

مطلع سعدین و مجمع بحرین

تالیف

عبدالرزاق سمرقندی

جلد دوم جزء اول

تا تاریخ ۸۳۳

فہرست محتویات جزء ھٰذا

دیباچۂ طبعِ ثانی

کچھ عرصہ سے مطلعِ سعدین باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ اب مناسب معلوم ہوا کہ اس کے جزءِ اوّل کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ مفصّل دیباچہ انشاء اللہ کتاب کے ختم ہونے پر شائع ہوگا۔ سردست ان سطور سے اس اڈیشن کے متعلق دو تین امور کو واضح کرنا مقصود ہے۔

حواشی میں جابجا زبدۃ التواریخِ حافظ ابرو سے بعض عبارتیں منقول ہیں، منقول عنہا ایک نہایت ناقص نسخہ ہے جو باڈلین لائبریری آکسفورڈ میں محفوظ ہے[1]۔ چونکہ مطلع کا یہ حصّہ زیادہ تر زبدۃ التواریخ پر مبنی ہے یہ ضروری معلوم ہوا کہ وہ عبارتیں جو مطلع کے مضمون کو واضح تر بنا دیتی تھیں یا جو صاحبِ مطلع نے حذف کر دیں مگر وہ بعض مفید اطلاعات پر شامل تھیں۔ ان کو باوجود خلل اور نقص کے بعینہا درج کر دیا جائے اُن سے پُورا فائدہ تو اسی صورت میں حاصل ہو سکتا تھا جب کہ وہ ہر طرح کے نقص سے خالی ہوتیں۔ مگر مغلوط نسخہ کی وجہ سے یہ میسّر نہ آسکا، تاہم وہ عبارتیں ایک حد تک مفید ہیں، اور بہت سے مقامات پر ذرا غور کرنے سے ان کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

کاتب نے نقل کرنے میں ایک غلط فہمی کی بناء پر بعض اعلام پر خط لگا دیئے ہیں۔ ان کو کاپیوں میں کاٹنا دشوار تھا؛ ساری کتاب میں اس طریق کو

---

[1] اس کا نمبر ایلیٹ ۴۲۲ ہے

جاری کرنا ہی ممکن نہ تھا، اس لئے جہاں جہاں یہ خط لگے ہیں رہنے دیئے گئے ہیں۔
متعدد احباب نے اس ضخیم کتاب کی تصحیح و ترتیب میں امداد دی، دوست گرامی داؤد خان شیرانی المتخلص باختر نے عزیزم محمود علی بی اے کی معیت میں پورے متن کو مختلف نسخوں سے مقابلہ کرنے میں امداد دی، اور مہینوں وہ دونوں اس شغل میں مصروف رہے، ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے کتاب کی تین نہایت مفید فہرستیں تیار کیں یعنی فہرست اسمائر رجال، فہرست اسماء امکنہ، اور فہرست اسمائر کتب، اور بعض پروفوں کی تصحیح میں بھی امداد دی۔ ان سب اصحاب کی خدمت میں تہ دل سے ہدیہ تشکر و امتنان پیش کیا جاتا ہے۔

محمد شفیع

دیباچۂ طبع اوّل

کئی برس سے راقم حروف کا ارادہ تھا کہ مطلع سعدین کا متن شائع کیا جائے، ۱۹۱۸ء میں کرائسٹ کالج کیمبرج کے کتاب خانہ میں اس کتاب کا ایک نفیس نسخہ اتفاق سے مجھے مِلا۔ اس وقت اور مصروفیتیں مانع تھیں۔ اس لئے کچھ نہ ہو سکا۔ لاہور واپس آنے کے بعد پروفیسر میکلین سے۔ جو بعد میں کرائسٹ کالج کے ماسٹر ہو گئے۔ درخواست کی گئی کہ وہ نسخہ مذکورہ کے روٹوگراف بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ انہوں نے کمال عنایت سے روٹو بھجوا دئے۔ اس کے بعد اور نسخوں کی تلاش ہوئی اور انڈیا آفس، اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے نسخے مستعار مل گئے، مرحوم استاذ براؤن اس وقت زندہ تھے۔ ایٹن کالج ان کی پُرانی درسگاہ میں اس کتاب کے دو نسخے تھے، یہ دونو نسخے انکی سفارش سے میرے پاس آگئے۔ ان میں سے ایک بیکار سا تھا وہ واپس کیا گیا۔ دوسرا مقابلے کے لئے استعمال ہوا۔ اسی طرح مسٹر اے۔ جی ایلس (سابق لائبریرین انڈیا آفس لائبریری) نے اپنا بے مثل نسخہ پروفیسر براؤن ہی کی تحریک سے مقابلہ کے لئے بھیجا اور وہ بھی زیر مقابلہ رہا۔ غرض متن نقل ہو کر مقابلہ کے بعد چھپنے کے لئے مرتب ہوا۔ مگر کتاب اتنی ضخیم تھی کہ اس کی طباعت کے لئے کوئی بندوبست نہ ہو سکا۔ اس لئے کتاب کو اُٹھا کر رکھ دیا گیا کہ جب خدا کو منظور ہوگا اس کی اشاعت ہو گی، کئی برس کے بعد آج خیال آیا کہ متوکلاً علی اللہ اورینٹل کالج میگزین میں اس کی طباعت شروع کر دی جائے، اگرچہ کتاب ضخیم ہے اور دیر میں ختم ہو گی۔ مگر اگر توفیق رفیق ہوئی تو جس طرح طباعت شروع ہوئی اس طرح ختم بھی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ،

مفصل دیباچہ تکمیل طباعت کے بعد لکھا جائے گا۔ بالفعل ناظرین کو کتاب سے روشناس کرنے کے لئے کچھ اجمالی حال کتاب اور مصنّف کا ریویو[1] سے لے کر یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مطلع سعدین و مجمع بحرین ایران اور متصلہ ممالک کی تاریخ ہے جو ۷۰۴ھ سے ۸۷۵ھ کے واقعات پر شامل ہے، اس کا مصنّف کمال الدین عبدالرزاق بن اسحٰق سمرقندی ہے جو ۸۱۶ھ میں ہرات میں پیدا ہوا۔ مولانا (جلال الدین) اسحٰق اردوی شاہرخی میں قاضی اور امام تھے۔ مولانا اسحٰق کا انتقال ہوا تو ۸۴۱ھ میں عبدالرزاق نے جس کی عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی۔ مولانا عضدالدین کے رسالہ اسم و حرف کی شرح لکھ کر سلطان شاہرخ کے سامنے پیش کی اور شاہی ملازمت میں لے لیا گیا، ۸۴۵ھ میں شاہرخ نے اسے بادشاہ بیجانگر کے پاس سفیر بنا کر بھیجا، تین سال کے بعد وہ وہاں سے واپس آیا، ۸۵۰ھ میں اس کو گیلان میں سفارت ہی کی تقریب سے بھیجا گیا، اسی سال شاہرخ کا انتقال ہوا، اس کے بعد عبدالرزاق اس بادشاہ کے جانشینوں کے پاس یکے بعد دیگرے ملازم رہا، اور بالآخر سلطان ابوسعید کی ملازمت کے بعد وہ ۸۶۷ھ میں ہرات میں شاہرخ کی خانقاہ کا شیخ مقرر کیا گیا۔ اور ہرات ہی میں ۸۸۷ھ میں فوت ہوا۔ مصنف نے تولیت خانقاہ ہی کے زمانہ میں (۸۷۲ھ سے ۸۷۵ھ تک کے عرصہ میں) مطلع سعدین تالیف کی۔

مطلع سعدین دو جلدیں ہے۔ پہلی جلد کا آغاز ابوسعید بہادر خاں کی ولادت سے ہوتا ہے جو ۷۰۴ھ میں ہوئی اور اس جلد کا خاتمہ تیمور کی وفات اور خلیل سلطان کے جلوس پر ہوتا ہے، شاہ مذکور سمرقند میں تخت نشین ہوا۔ یہ دونو واقعات ۸۰۷ھ

---

[1] فہرست مخطوطات موزہ برطانیہ ص ۱۸۱ ببعد۔

کے ہیں، پس یہ جلد قریباً ایک صدی کے واقعات پر مشتمل ہے،

دوسری جلد کا آغاز شاہرخ کے جلوس سے ہوتا ہے۔ جو ۸۰۷ھ میں ہرات میں واقع ہُوا۔ اس جلد کا خاتمہ ابوالغازی سلطان حسین کے جلوس ثانی پر ہوتا ہے جو صفر ۸۷۵ھ کا واقعہ ہے۔ یہ جلد مصنّف نے پہلے ۸۶۴ھ کے واقعات پر ختم کر دی تھی مگر بعد میں اس کو صفر ۸۷۵ھ تک پہنچایا۔ پس یہ قریباً ۶۸ سال کی تاریخ ہے۔ اور بالفعل اسی دوسری جلد کا شائع کرنا ہمارے پیش نظر ہے۔

مؤلف کے اہم ترین مآخذ میں شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ بن عبدالرشید الخوافی المدعو بحافظ ابرو (المتوفی ۸۳۳ھ) کی کتاب زبدۃ التواریخ ہے۔ کتاب کے اس حصہ میں جس کا مضمون زبدہ کے ساتھ مشترک ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولف زبدۃ التواریخ کی تلخیص کر رہا ہے حتیٰ کہ اشعار و امثال و اقوال تک بھی اسی کتاب سے دے دیتا ہے۔ گو اس کے سامنے اس حصہ کے لئے بھی کچھ اور مواد ضرور تھا۔

ان تمام امور کے متعلق مفصل بحث انشاء اللہ العزیز ختم کتاب پر دیباچہ میں کی جائیگی سردست صرف مجمل اشارہ ان مطالب کی طرف مقصود ہے،

ذیل میں ان اختصارات کی تشریح دی جاتی ہے جو متن کے حواشی میں استعمال ہوئے ہیں۔

مطلع سعدین کے خطی نسخے

(۱) ک

یہ مطلع سعدین کا وہ کامل نسخہ ہے جو کرائسٹ کالج کیمبرج میں موجود ہے۔ اور مؤلف کے خود نوشتہ نسخہ سے منقول ہے۔ دیکھو ورق ۲۵۱ ب یعنی کتاب کی جلد اوّل کے آخر جہاں مُصنّف نے لکھا ہے، وذلک صبح یوم الخمیس منتصف ربیع الاول سنہ احدی وسبعین وثمانمایہ حررہ مؤلفہ الفقیر الی الملک الخلاق عبدالرزاق بن اسحٰق السمرقندی

تاب اللہ علیہ توبۃ نصوحا بالنبی و آلہ الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، چند سال ہوئے اس نسخہ کا فوٹو ہیں نے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے لئے منگوایا تھا۔ متن اسی نسخہ پر مبنی ہے۔ اصل نسخہ کا خط باریک نستعلیق ہے۔ ورق ۵۲۸ ہیں اور ہر صفحہ ہیں ۲۲ سطر یں ہیں۔ دوسری جلد ورق ۲۵۲ ب سے شروع ہوتی ہے۔ جلد اول کے آخر ہیں منقولہ بالا عبارتِ مؤلف کے بعد کاتب نے لکھا ہے کہ کتابت جلد اول کی پنجشنبہ ۱۰۔ جمادی الثانی ۹۸۶ھ کو اور جلد ثانی کی ۲۷ ذوالحجہ ۹۸۹ھ کو ختم ہوئی۔ کاتب نے اپنا نام "ابن حسن محمد" دیا ہے۔ دوسری جلد کے خاتمہ پر اس محمد بن حسن نے اپنا نام نہیں لکھا، لیکن ایک کتاب کے کسی سابق مالک نے لکھا ہے:-

انتقلت الی مبایعۃ ثم وھبتھا لولدی، اس کے نیچے مہر ہے جس پر لکھا ہے: افوض امری الی اللہ عبدہ محمد یوسف ۱۲، سرورق پر لکھا ہے:- ھومالک الملک قدجعل ھذہ النسخۃ الشریفۃ من مستملکات اقل خلائق ابن معین الدین محمد بن نعمت اللہ الصومالی (؟)

(۲) آ

یہ نسخہ صرف جلد ثانی پر مشتمل اور مسٹر اے۔جی۔ ایلس (سابق لائبریرین انڈیا آفس لائبریری) کے ذاتی کتاب خانہ کی ملکیت ہے، اس کی تاریخ کتابت رجب ۹۷۰ھ ہے اور کاتب کا نام حبیب اللہ بن حسام، کاتب نے لکھا ہے: نقلت من خط المولف؛ کئی اعتبار سے یہ مطلع کا بہترین نسخہ ہے جو میری نظر سے گذرا۔ مسٹر ایلس نے غایت درجہ مہربانی فرما کر یہ نسخہ مقابلے کی غرض سے میرے پاس بھیجا اور وہ چند ماہ تک میرے پاس زیر مقابلہ رہا۔ متن اس کا فی الجملہ ک سے مطابقت رکھتا ہے،

(۳) بآ

مطلع سعدین کی جلد دوم کا یہ نسخہ انڈیا آفس کی لائبریری میں ہے اور فہرست کتابخانۂ مذکور مرتبۂ ابتہ (Ethe) میں عمود ۸۳ پر نمبر ۱۹۳ کی ذیل میں اس کا حال دیا ہے، اوراق ۴۶۳، سطور ۱۹، تقطیع ۹ × ۷ انچ، مکتوب سطح ۷ × ۶ ۴، خط نستعلیق کتابت ۹۹۲ میں ختم ہوئی، یہ اور ذیل کا نسخہ انڈیا آفس کی عنایت سے مستعار ملا اور دونو مقابلہ کے لئے استعمال کئے گئے،

(۴) ببؔ

یہ بھی جلد دوم کا نسخہ ہے، اور انڈیا آفس کے کتاب خانہ میں ہے۔ دیکھو فہرست ابتہ نمبر ۱۹۴، اوراق ۲۹۷ تقطیع کلاں (۱۵ × ۹ ۳/۴ انچ قریباً، جدول کے اندر کی سطح ۹ × ۵ انچ قریباً)، کاغذ زر افشان، پہلے دو صفحوں پر لوح اور کتاب میں پورے پورے صفحہ کی دس تصویریں، بعض مقامات سے یہ نسخہ ناقص ہے، اس کی تفصیل انشاء اللہ دیباچہ میں دی جائیگی، یہ نفیس نسخہ فولاد محمد بن یار محمد بخاری نے ۱۰۱۰ھ میں بخط نستعلیق لکھا،

یہ نسخہ بھی فی الجملہ کؔ سے مطابقت رکھتا ہے،

رسؔ

یہ نسخہ جلد دوم کا رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کی عنایت سے مقابلہ کے لئے ملا۔ اس کا مفصل حال ولیم مورلے (W. Morley.) کی فہرست مخطوطات تاریخیہ کے ص ۹۶ پر دیا ہے،

اوراق ۳۷۹، تقطیع ۱۰ ۳/۴ × ۶ ۱/۴ انچ، سطور ۲۳، خط نستعلیق، تاریخ کتابت ندارد، بظاہر بارھویں صدی میں لکھا گیا ہوگا،

اک

یہ ایٹن کالج لائبریری کا نسخہ جلد دوم ہی پر شامل ہے۔ تقطیع ۱۱ ۱/۲ × ۸ ۱/۲ انچ (مکتوب سطح ۸ × ۷ ۳/۴ انچ)، سطور ۲۱، خط نستعلیق، تاریخ کتابت ندارد،

مطلع سعدین کی اس جلد کے کچھ اجزا قاترمیر نے Notices et Extraits des mss. میں شائع کئے تھے اور ان کا ترجمہ بھی فرانسیسی میں کیا تھا اور شاہرخ کے بعض حالات زندگی بھی مطلع سے لے کر ملخصا اسی جلد میں شائع کئے تھے اس نسخہ کی علامت حاشی میں قؔ ہے۔

اختصارات

رک	=	رجوع کنید
-----	=	ندارد
+	=	افزودہ است یا می افزاید،

فہرست منابع جن سے حواشی میں استفادہ کیا گیا

توضیح (۱) جن کتابوں کا مفصل پتہ حواشی میں درج ہے وہ اس فہرست میں شامل نہیں ہیں،

" (۲) فرہنگ الفاظ ترک و مغولی کے منابع کی فہرست فرہنگ کے شروع میں درج ہے،

" (۳) علامات و اختصارات راجع بہ نسخ خطی دیباچہ طبع اول میں درج ہیں،

ابن عرب شاہ ، عجائب المقدور فی نوائب التیمور لابن عرب شاہ (طبع یورپ)

بابر نامہ ، طبع وقف خیری گیب

تاریخ سیستان ، مرتبہ ملک الشعراء بہار ، طہران ۱۳۱۴ھ

تاریخ مبارک غازانی ، از رشید الدین فضل اللہ ، طبع وقف خیری گیب ،

تعلیم و تربیت (مجلہ) شمارۂ ۱۱ و ۱۲ = سعدی نامہ ، طہران ۱۳۱۶ھ ،

جہانگشای جوینی ، طبع وقف خیری گیب ،

حبیب السیر ، بمبئی سنہ ۱۸۴ء

حدود العالم (ترجمہ) ، طبع وقف خیری گیب ،

خمسۂ نظامی ، بمبئی ، ۱۳۲۸ھ ،

دانشمندان آذربایجان ، تالیف محمد علی تربیت ، طہران ۱۳۱۴ھ ،

دستور الوزراء ، از خواندمیر ، طہران ۱۳۱۷ھ ،

دولت شاہ ، تذکرۃ الشعراء از امیر دولت شاہ ، بہ تصحیح استاذ براؤن ، لیڈن ۱۹۰۱ء ،

دیوان حافظ ، لکھنؤ ۱۳۰۱ھ ،

ذیل جامع التواریخ رشیدی ، از حافظ ابرو ، طہران ۱۳۱۷ھ ،

روضة الصفا، طبع بمبئی،
سفرنامۂ چین، اوریئنٹل کالج میگزین بابت نومبر ۱۹۳۰ء
شیراز نامہ، تصحیح بہمن کریمی طہران ۱۳۱۰ھ،
فارس نامہ ناصری، طہران ۱۳۱۳ھ،
قصائد ظہیر فاریابی، لکھنؤ ۱۸۸۰ء،
کلیات انوری، لکھنؤ ۱۲۹۶ھ،
کلیات خاقانی، لکھنؤ ۱۲۹۳ھ،
کلیات سعدی، بمبئی ۱۳۰۹ھ،
کلیات سلمان ساوجی، طبع آقا میرزا محمد ملک الکتاب،
معجم البلدان یاقوت، طبع لیپزک،
نزھہ (= نزہۃ القلوب)، از حمداللہ مستوفی، طبع وقف خیری گیب،
یزدی (= ظفرنامۂ یزدی) بہ تصحیح مولوی الھداد، کلکتہ ۱۸۸۷-۸۸ء،

اَرْوِن	The Army of the Indian Moghuls by William Irvine (London, 1903).
تاریخ مِلّت گُرجی	A History of the Georgian People by W.E.D. Allen (London, 1932).
ترکستان	Turkestan by E. Barthold (Gibb Trust Fund Publication).
زامباور	Manuel de Genealogie et de Chronologie pour l'Histoire de l'Islam by E. de Zambaur (Hanovre, 1927.)

سفرنامہ وامبیری یا سفرنامہ آسیای وسطی	Travels in Central Asia by Vambery (London, 1864.)
شارموای	Expédition de Timoûr-i-Lenk ou Tamerlan Contre Togtamiche Khân de l' Oulôus de Djoûtchy en 793 de l' Hegire par Charmoy
شجرات بادشاہان اسلام	The Muhammadan Dynasties by S Lane-Poole (London, 1894).
فہرست ریو	Rieu's Catalogue of the Persian Manuscripts in the British Museum (London, 1879).
لیسترینج	The Lands of the Eastern Caliphate by G. Le Strange (Cambridge, 1905).

لین پول = شجرات بادشاہان اسلام

ہوڈی والا	Studies in Indo-Muslim History by S. H. Hodivala (Bombay, 1939).
یول	Cathay and the Way Thither by H. Yule. Edition of 1866 in two Volumes.

فهرست مطالب کتاب مطلع سعدین

(ورق ۲۵۲ ب)

بسم الله الرحمن الرحیم

وبه نستعین

فاتحهٔ کلام حمد و ثنای ملک علامی باید که ثنای ستایش[1] از ضمیر منیر چون خورشید جهانگیر تا مدارج سپهر برین بر آید و خاتمهٔ مقال شکر و سپاس ذو الجلالی[2] شاید که انتماء[3] آلایش[4] از سکینهٔ سینه تا معارج سعود صعود نماید که له الحمد فی الاولی و الآخرة مالک الملکی تکرم احسانه که صدای خطبهٔ انی جاعل فی الارض خلیفة برای اعزاز انسان فراز[5] منبر نه پایه سپهر بادار رسانید و پادشاهی تعظم سلطانه که نقد دولت بشریت را در دار الضرب عنایت بسکهٔ لقد کرمنا بنی آدم تمام عیار گردانید و لوای ارتقای انسان را بشرف و رفعناه مکانا علیا[6] برافراشت و پای عرش فرسای ایشان را بر سریر سلطنت و فضلناهم علی کثیر ممن خلقنا[7] قاعدهٔ جلوس ارزانی داشت، الهی در داستانی که طوطی وحی پرداز و شاهباز سدره پرواز بزبان عجز و نیاز نغمهٔ لا احصی سراید از زمزمهٔ مرغان بی زبان جز اعتراف بقصور چه آید و چه شاید[8] و در میدانی که دست اقتدار شهسوار گردون گذار با وجود رفعت رایت لولاک ع

اعلاء لوای ما عرفناک فرباید از عقد تحریر هر فقیر و از نظم تقریر هر حقیر چه بندد و چه گشاید ع[9] دانسته شد که هیچ ندانسته ایم ما[10] [ع]

و العجز عن درک الادراک ادراک نظم[11]

---

[1] ک: ستایش، آ: سنائش، [2] آ: ذو الجلال، [3] رس: اسماء، [4] ب: اعلایش،

[5] رس: برفراز، [6] رس —، [7] با، خلقنا تفضیلا [قرآن مجید ۱۷: ۷۲]

[8] آ —، [9] ک: یعجز، [10] آ: بیت، رس: شعر،

دراوجی که خورشید لرزان بود کجا ذره را حد جولان بود

بیت

حدیث حمدم[1] و دریای کبریای جلال چو شبنمیست که بر بحر میکشد رقمی

وصلات صلوات زاکیات و تحف تحیات طیبات نثار بارگاه ماه فلک جلالت، مهر سپهر رسالت، مهر ختم نبوت، دُرّ دُرج فتوت، سزاوار خلعت نامی[2] لولاک، شائسته سریر اِنّآ اَرْسَلْنٰکَ، نور حدقه بیناء مَا زَاغَ، نور حدیقه بیناء[3] ابلاغ نظم

چراغ افروز چشم اهل بینش طراز کارگاه آفرینش

سریر عرش را نعلین او تاج امین وحی و صاحب سر معراج

سلطانی که در نهضت همایون سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی براق برق سرعت تا آن مقام راند که

۱۰ ع روح الامین بمنزل الا له[4] مقام[5]

[ورق ۲۵۳] باهمه احترام باز ماند نظم

زسیر و سلوک تو جبریل واماند که با تو نیارد کسی همعنانی

و[6] عالیشانی که هنگام خلوت خاص حدیث اختصاص لی مع الله وقت[7] بر زبان اخلاص چنان گذراند[8] که ملک مقرب و نبی مرسل را در حریم احترامش مجال گنجایش نماند ع

ما از کجا و مدح وثنای تو از کجا

بیت[9]

سید و سرور آفرینش علی الاطلاق شهسوار مضمار بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ[10] مکارم الاخلاق، المصطفی المجتبی ابوالقاسم

محمد کازل[11] تا ابد هرچه هست بآرایش نام او نقش بست

صلی الله علیه و [علی] آله[12] [واصحابه] وسلم

اما بعد چنین گوید حاوی این اوراق الفقیر الی الله الهادی عبدالرزاق بن[13]

---

[1] رس: جدم، [2] آ: ب، [3] آ: سای، [4] آ: المقام رس، د مقام[5] — این اشاره است به قرآن مجید سوره ۳۷ (ص):
۱۶۴، [6] آ: دشعر رس، بیت. [7] آ: ب، [8] آ: کذرانید، [9] ک: لاأتم، [10] ک آ: کزازل، [11] فقط در رس،
[12] از دی کرده بدر رس،

اسحق السمرقندی تاب[1] الله علیهما که چون بتوفیق ملک قدیر قلم[2] تحریر از رقم تقریر نصف اول کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین فراغت یافت اکنون شعشعهٔ آفتاب اندیشه از مشرق عنایت ملک علام برافق اتمام[3] نصف دوم خواهد تافت و شروع در وقوع احوال اولاد امجاد صاحب قران غفران مآل از محض موهبت ایزد متعال مامولست؛ و همچنین شرح وقایع و نشر بدایع سایر بلاد و دیار و اخبار ملوک نامدار و آثار حکام کامگار از فیض فضل ایزد متعال و لطف پروردگار مسئول؛ انّه خیر مامول و اکرم مسئول

ع باد در این طریق ز توفیق یاوری!

تشبیب سخن و ترصیف تالیف

هوشمند سخن شناس ع[3] بی[4] شبهت والتباس* داند

که منشی بر کمال وَهُوَ الَّذِی اَنْشَاَکُمْ بمقتضی وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ درجات[5] ۱۰ سخن را که طراز مآثر و اعزاز مردمی است در افراد گرامی آدمی بغایت متفاوت نهاده و مراتب آن[6] مواهب متباعد فتاده[7]؛ چه بعضی سخنان را حکم اصوات حیوانات باشد که هنگام عرض[8] حالات کیف[9] ما اتّفق صدور[10] می یابد و باز سخن را در رفعت منزلت و علو منقبت مرتبه ایست که قوت بشری با وجود کمال قدرت سخنوری بآوردن مثل آن وفا نمی نماید[11] وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا . و از جواهر خورشید تاب که عنایت ملک وهاب بر ارباب الالباب فرو فرستاده و مطالع آفاق را از اشراق آن نیر عالم افروز روشنی داده گوهر سخن است اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ

---

[1] ک: طاب الله علیهما [2] آ: — ، [3] بآرس: — ، [4] ک: شبهه والتماس ،
[5] فقط ک: — ، [6] آ: این ، [7] بآرس: افتاده ، [8] بآبب رس: عروض ، [9] ک: کیفیت
[10] ب: صدوری ، [11] قرآن مجید ۱۷ (الاسری): ۹۰؛

الکتاب **بیت**

گر بُدی گوهری ورای سخن　　آن فرود آمدی بجای سخن

و سخنِ جان پرور بلسان روح ناطقه بقای ابدی یابد و چون شعاع آفتاب بر همه عالم تابد بل چراغ روح همین درون را فروغ بخشد و لمعهٔ خورشید در بیرون درخشد امّا نور سخن شمعی است که برون و درون را بشعلهٔ در گیرد که لمعان آن تا ابد فروزان باشد و هرگز نمیرد و عمر باقی سخن باشد که هم سخنور را حیات جاوید دهد و هم آنکس را که بسخن نام بُرده زنده و باقی دارد **نظم**

باقی بذکر شاعر طوسی ست در جهان　　ناموس کارنامهٔ کاووس و تهمتن

حسن کلام انوریست اینکه میکند　　تا این زمان حکایتِ احسان بوالحسن

(۲۵۳ ب) و چون از جنسِ انس و معشرِ بشر ارباب همم عالی که صاحب مکارم و معالی ۱۰ بوده اند همیشه اندیشهٔ بقاء ذکرِ ستوده فرموده اند از حضرت عزت عزّ شانه بخضوع و خشوع این موهبت مسألت نموده اند علیٰ ما ورد فی التنزیل حکایةً عن الخلیل وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ" و از نوع مکرّم بنی آدم انبیاء علیهم السلام و سلاطین معزّز و موقّر حضرت پروردگارند و حظّ اوفر و نصیب اوفی این دو طایفه مستوفی دارند و تفوّق تامّ و تصرّف عام بین الانام این دو زمرهٔ عالی مقام را حاصل است و عموم تعلقِ ایشان جمیع اشیا را شامل، چه انبیا از اسرار مُلک و ملکوت خبر دهند و خلایق را بطریقِ عبادتِ خالق افسر سعادت بر سر نهند، و سلاطین باصابت رای و اضاءتِ تیغ کشور کشای ظلمتِ ظلم فرونشانند، و آبِ

---

۱ رس: او، ۲ آ: بلکه، رس: بلک، ۳ آب: ـــ، ۴ بارس: اوبرده، ۵ بب: قطعه، ۶ مراد از مجد الدین ابوالحسن عمرانی است، رک به قصاید انوری (لکهنو ۱۸۸۰ء) ص ۴۴، ۹۷، ۱۲۱، ۱۷۹، ۲۲۹، ۲۴۴، ۲۷۲، ۳۱۲، ۳۸۵، ۳۵۲، ۳۹۵، ۳۹۷، ۴۱۲ ببعد، ۵۸۶، ۶۰۳ ببعد، ۶۰۹ ببعد، ۷ درخبر امن الواضح، ۸ ک: علیها، ۹ آ: علیه، ۱۰ با: معزز، ۱۱ آ: تمام،

عنایت که انبیا از چشمهٔ سار هدایت بیرون آورده در جویبار عدالت جاری گردانند قطعه

مکن خیال که بی نورِ شمعِ شرعِ رسل — بعقل خویش کسی ره بر د بکوی نجات

اگر نه هیبت سلطان کند حمایت ملک — درین جهان ندهد کس نشانِ امن و ثبات

لاجرم سابقانِ مضمارِ سخن و ناقدانِ اسرارِ چرخِ کهن اخبار و آثار این دو طایفهٔ نامدار درتحتِ ضبط و قیدِ ربط آورده اند، و در بیان وارداتِ[1] افعال و صادرات اقوال ایشان احوال و اوضاع جهانیان ظاهر می شود، و عالمیان را ازان فواید و منافع میرسد، و آن صناعت فنّی معتبر شده و بعلمِ تاریخ اشتهار یافته، و علماء دران فن بهر زبان در هر زمان بنظم و نثر مؤلفات ساخته و مصنّفات پرداخته اند، جزاهم الله [تعالی] خیر الجزاء، و چون این فقیر[2] بر سَنَنِ سُنَنِ والدِ مرحوم مدّتی مدید ملازم مجلس همایون حضرت خاقان سعید معین السلطنة والخلافة والدنیا والدین میرزا شاهرخ افاض الله علیه غفرانه بیبود و 10 ذره وار در پرتو آفتاب فایض انوار[3] جولان می نمود خواست که در نصفِ دوم کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین احوال حضرت مغفرت مآل و اولاد امجاد و اقرباء سلطنت انتما و حالات سایر وُلات و ولایات بیان کند، و بموجب قضیّهٔ مرضیه شکر المنعم واجب [و ثنای مواجب] اکرام و دعاءِ مواهب انعام فی الجمله باتمام رساند، و احوال ایران و توران بل اکثر جهان تا این زمانِ فرخنده نشان اگر سعادت مساعدت نماید گفته آید، بنا برین معنی خاطر فاتر بترتیب[4] و تهذیبِ وقایع اشتغال فرمود[5] و ضمیر کسیر در تالیف و ترصیف بدایع آتش طبیعت و قادر را با وجود جمود[6] اشتغال فرمود، اگر چه مناسب علو همت و ملایم

---

[1] بآ رس : وکرنه ،
[2] نقفک : ارادت ،
[3] ازروی آ و بآ و رس ،
[4] و آ بب : فقیر حقیر ،
[5] رس : الانوار
[6] ازروی آ بآ بب د رس ،
[7] بآ رس : — ،
[8] آ ک : ترتیب ،
[9] و آ : نمودو ، بآ رس : نموده ،
[10] آ : جمود و حمود ، بآ : جمود و حمود ، بب : جمود و خمود ،

حدّت طبیعت آن بود که از حقایقِ علوم و دقایقِ معقول و مفهوم و انکشافِ اسرار و استطلاع[1] انوار استفسار[2] نماید و میدانِ امتحان را[3] با فرسانِ اتقان[4] و ایقان بپیماید[5] الا ان[6] ملکا[7] و رائی ولا یترکنی ورائی هذا* و چون غزالِ مشکین خالِ قلم در خیالِ این رقم نافه کشای شد و خامهٔ عنبرین شمامه در مشامِ این مرام عطرسای گشت زبان بدان شان[8] داد و راز دل چنان در میان نهاد که خضر آئین چون از چشمهٔ نوشین یعنی ظلماتِ دوات آب حیات بردارد اصلِ داستان و حکایت در لباسِ ساده تر در نظر [ورق ۲۵۴] مردم دیده در جلوه آرد تا زلالِ اصلِ مقال و خیالِ سحر حلال بواسطهٔ استعاراتِ غریب و سببِ تشبیبات و تشبیهاتِ عجیب تیره و آشفته نشود و اگر چه گاه گاه شاید که بلبل [طبع][9] سخن ساز در هواء انشاء پرواز نماید و احیاناً در چمنِ دستان سرائی و انجمنِ سخن آرائی داستانها سازد و نواها سراید،

[۲۵۴ ر]

۱۰

و چون در اثناء حکایات و انهاء و اقعات بذکر اسامی نامی[10] شاه زادگان گرامی یعنی فرزندانِ جهانبانِ حضرت صاحبقران احتیاج میشود اگر هر نوبت زبانِ قلم شکرین[11] رقم بفتحِ بابِ حلاوتِ القاب کامیاب گردد هر آینه موجب اطناب آید، قرار با خامهٔ گوهرنگار آنست که در مقامِ تعبیر از نام امیر کبیر یعنی [ع] تیمور مؤید جهانگیر چنانچه در دفتر اول نقش پذیر شده[12] حضرت[13] صاحبقران نویسد، و هنگام احترام

---

۱ ک: استطلع ۲ آ با ب ب ر س: استفسار و استخبار، ۳ آ: —،

۴ فقط ک: اتفاق ۵ آ ر س: بنماید ۶ ک: ملک،

۷ ک: ولا یترکی الخ ب —، ر س: لا یترکنی و راسی هذا، اک: لا یترکنی و رای هذا ـ آن ملکا و رائی بظاهر ماخوذ است از قرآن مجید ۱۸: ۷۸، ۸ ک: سان، آ: سان، با و ر س و اک مثل متن، ۹ فقط ک —، ۱۰ با ر س —،

۱۱ از روی آ و با و ب: ۱۲ فقط ک: شد، ۱۳ فقط آ —،

نام پادشاهِ عالی مقام یعنی ع شاه رخ پادشاهِ دین پرور
حضرت خاقان سعید نگارد، و هرگاه نام پادشاه سعید شهید[1] ع[2]
یعنی جناب حضرت سلطان ابوسعید خواهد که بر زبان آورد[3] حضرت خلافت
پناهی قائم مقام آن دارد، اگرچه بسیار افتد که اسامی نامی این[4] سلاطین بصریح مذکور
شود و اسامی گرامی باقی شاهزادگان که هر یک آفتاب سپهرِ سلطنت و ماهِ آسمانِ مملکت
بودند بنام مشهور مسطور خواهد شد شعر

تا فروغِ گوهرِ معنی ببیند چشمِ عقل — کلکِ دُرِّ نظم در سلکِ سخن زین سان کشید

امید بعنایت الهی مباهی است که تا از حروفِ معانی و ظروفِ مبانی بر عذارِ اخبار[5] و
رخسارِ آثار رقمی باشد انوارِ اشراق این کتاب در مطالع و مشارقِ آفاق چون شعاعِ
آفتاب فروغ بخشد و طلعتِ جهان افروزِ آن چون شعشعهٔ روز در اطرافِ عالم درخشد ۱۰
و جواهرِ مقاصد[6] بر حسبِ مساعدِ همت[7]* انتظام یابد و آفتابِ سعادت بر وفقِ ارادت
بر طلعتِ ایام تا ابد شعر[8]

تجلّی علی الآفاق اشراقُ نورِه — و شمسُ الضحی احلّت[9] رداءَ ظهورِه[10]

ع[11] مقبولِ خاص و عامِ جهان باد[12] والسلام*

---

[1] فقط آ ب ــ، [2] آ ب ر س ــ، [3] آ ب ب ر س: آرد، [4] آ: آن،
[5] ک: اخیار، [6] آ: مقصود، [7] آ ر س: معاضد سمت، ا ک: مساعد سمت،
[8] ب ب ــ، [9] ک: جلّت، آ ر س مثل متن، [10] فقط ر: طهوره، [11] ب ب ر س ــ،
[12] ب ب ــ،

ذکر جلوس حضرت خاقان سعید معین السلطنة والدنیا والدین میرزا شاهرخ بهادر بر سریر سلطنت

قال الله تعالی هُوَ الَّذِی جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ [دَرَجَاتٍ] سزاوار خلافت حضرت باری وجهانداری وشایستهٔ سریر سلطنت وکامگاری سعادتمندی تواند بود که منظور علوّ همتش تقویت دین مبین باشد ونصب عین ضمیر منیرش تمشیت احکام شرع سیّد المرسلین، آئینهٔ تیغ ظفرپیکرش چون بمصقلهٔ تائید الهی انجلا پذیرد در جام جهان نمای رای ممالک آرای او جز صورت نیکخواهی انطباع نگیرد، و تاج و تارک خلافت افسر سروری شاید که لمعان جواهر تابان آن باگوهر عالم افروز آفتاب همتاب آید زلال تیغ آبدارش رخسار گلزار عدل را
۱۰ سرخ روی دارد و غنچهٔ پیکان جوشن گذارش خار ظلم از سینهٔ مجروح هر دلخسته بیرون آرد، نهال آمال او چون در چمن اقبال بالا کشد سایهٔ عنایت بر سر سوختگان آفتاب عنا اندازد، و گلبن امید او چون غنچهٔ مراد بار آرد بنسیم جان پرور عدالت مشام ایام معطر سازد، [و] همگی همت بر افاضت خیرات واشاعت مبرّات
(۲۵۴ ب) صرف نماید | وتمامی نهمت بر تعظیم سادات وعلما وتکریم مشایخ وصلحا بذل فرماید، ولله الحمد والمنّة که عنایت قادر مختار بمقتضی وَاللهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ابواب سعادت بر روی ارباب دولت گشاد و ارادت حضرت پروردگار

---

۱ با: ـــ، ۲ ک: فی الارض، اما رک به قرآن مجید ۶: ۱۶۵، ۳ فقط ک: ـــ، ۴ با: مبین، رس: متین، ۵ با رس: العین، ۶ با: ـــ، ۷ با: ملک، ۸ آ: نیکوخواهی، ۹ از روی با، رس، ۱۰ آ: تکرّم، ۱۱ ک: مر،

بموجب واللّٰه یؤیّد بنصره من یشاء عنان ممالک ایران و توران بقبضهٔ اقتدار کامگاری داد که در استحقاق تاج خلافت گواهش عدل است و در استعداد سریر سلطنت[1] حجّتش بذل، آفتاب فضل[2] او بر خشک و تر تابان و ابر احسان او بر بحر و بر باران، تا تخت سلطنت بفرّ طلعت سلاطین فروغ یافته آفتابی باین سعادت از اوج سپهر خلافت نتافته نظم

خاقان[3] اعظم کآسمان بوسد زمینش هر زمان ❊ بر فرق و فرقش[4] فرقدان اعلام اعلا داشته

جمشید افریدون علم، اسکندر دارا حشم ❊ ایران و توران بوده کم[5] شرقاً و غرباً داشته

خورشید طلعت ماه رخ خاقان عالم شاهرخ ❊ بر راه او صد راه رخ شاهان والا داشته

حضرت خاقان سعید معین الخلافة والسلطنة والدّنیا والدّین شاه رخ بهادر که خلف صدق حضرت صاحبقران قطب الدّولة والدّین امیر تیمور کورگان وقرّة العین آن شهنشاه عالم ستان بود سریر سلطنت جهان را بفرّ ذات همایون ۱۰ صفات مشرّف ساخت، و آفتاب معدلت او سایهٔ سعادت بر سر جهانیان انداخت و آنحضرت ارکان دولت و اعیان حضرت را بعواطف[6] پادشاهانه و عوارف خسروانه اختصاص فرمود و همه را بغایات عنایات خاطر جوئی نمود، و احکام همایون خبر مصحوب مردم دانشور باطراف ممالک بحر و بر در طیران آمد، و حکّام ولایات انقیاد احکام جهان مطاع نموده شرایط اطاعت بظهور آوردند و عازم درگاه جهان پناه شده در سلک خدّام انتظام یافتند، و رقاب سروران[7] جهان و سرهاء سرفرازان دوران در طوق اطاعت و حلقهٔ عبودیّت آمد و خاک درگاه اشرف بوسه جای

---

[1] ب، آ: بسریر، [2] ب، آ، رش —، در ب فیض بجای فضل،

[3] رک به بیت خاقانی: خاقان اکبر کآسمان بوسد زمینش هر زمان ❊ بر فرق و تدش فرقدان سعد سعود فارخته،

[4] رش: فرق فرشش، [5] آ: بوده کم، ب، آ: کم بود،

[6] ب، آ —،

صناد پد ایران و توران شد و لبساطِ بارگاه ہمایون سجده گاه حکام عراق و خراسان گشت،
و بلادِ خراسان تا بیستان و مازندران تا آب آمویہ[1] بدستور زمان حضرت صاحبقران
در قبضهٔ اقتدار نواب کامگار قرار یافت، و خطبه و سکّه بنام و القاب ہمایون زیب
و زینت گرفت، و مواعیدِ عالمیان بوفا مقرون شد و امید جهانیان برحسب دلخواه برآمد،

بیت

آن وعده که اقبال همیداد وفا شد ۔ وآن کار که ایام همیخواست برآمد

واین جلوس سعادت نشان در ماه مبارک رمضان در دار السلطنة هراة بخیر و خوبی
وقوع یافت واهل عالم از بشارت این جلوس بکرّم تخصیص مقیمان ولایت خراسان
انتظام عقود خلافت و استحکام خلودِ سلطنت بدعا[2] مسکنت مسألت نمودند و جهان
در کنف امن و امان آرام گرفت ۱۰

نظم

روحانیان اندر نهان وردِ دعایش در دهان ۔ تیغ جهانسوزش جهان برفرق اعدا داشته
کرّوبیان از جاه او راضی برسم و راهِ او ۔ پیوسته دو لتخواه او سر بر مصلّا داشته

ذکر توجّه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر و مرمّت فرمودن شهر هراة و دیگر وقایع و قضایا

(۲۵۵ ر) حضرت خاقان سعید خورشید وار بر سپهر سلطنتِ اقلیم چهارم برآمد و رایاتِ
ظفر آیات تا اوجِ انجم برآمد و ضمیر آفتاب تاثیر بمناظم جهانگشائی و مراسم فرمان روائی
التفات فرمود و عقود دولت در سلک سعادت انتظام یافت، و درین اثنا بسامع

[1] زبدة التواریخ: مازندران با توابع و مضافات از ری تا لب آب آمویه، [2] ک: بدعاو، تصحیح قیاسی است، [3] د آ ـــــ،

جلال پیوست که میرزا خلیل سلطان دار السلطنهٔ سمرقند را مستقر دولت ساخته بارگ عالی درآمد و خزائن عالم را در قبضهٔ تصرف آورد، رای انور زاده الله اشراقاً[1] اقتضاء آن فرمود که پیش از آنکه فتوری بقواعد سریر سلطنت حضرت صاحبقران راه یابد آفتاب عنایت حضرت خاقانی[2] بر آن مملکت تابد، امراء عظام امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان[3] و امیر علی[4] کوکلتاش و امیر خواجه راستی[5] را بضبط خراسانات[6] تعیین نمود، و رایات خورشید فر و اعلام ماه پیکر از دار السلطنهٔ هراة بجانب ماوراء النهر عزیمت فرمود، و از نقوز[7] رباط امیر عبد الصمد ولد امیر سیف الدین را[8] با احضار لشکرها باد غیس روان داشت، و خضر خواجه و شیخ حسن قوچین را تفحص اخبار سمرقند برگماشت، و در منزل درهٔ زنگی[9] امیر سعید[10] خواجه از طرف ماوراء النهر رسید و اخبار آن دیار بمحل عرض رسانید، و آنحضرت ارکان دولت را حاضر ساخته بموجب نص وشاورهم فی الامر قرعهٔ مشورت در میان انداخت، و هر کس بقدر فراست و حسن کیاست در مهمات ملکی سخنی[11] که صلاح دولت در آن بود عرضه داشت می نمودند[12]، عاقبت رای ملک آرای بر آن قرار یافت که چون رایات همایون را بواسطهٔ عزیمت ماوراء النهر شاید[13] بعد دیاری شود بنا بر احتیاط شهر هراة را مرمت و عمارت بباید کرد، و از آن زمان که حضرت صاحبقران فتح هراة فرمود[14] دروازها کنده و دیوارها رخنه شده[15] آن[16] شهر

---

۱ فقط ک: شرفا، ۲ با ب رس: خاقان سعید،
۳ زبدة التواریخ ——، ۴ آ: علیکا، با: علیک،
۵ زبدة التواریخ: رایتی، ۶ با رس: خراسان،
۷ با: تقوز، بب: لقوز، رس: تقور، ۸ بب ——،
۹ ک آ با: زنگی، رس: رنگی ۱۰ زبده: سعید، ۱۱ آ: سخن، ۱۲ فقط بب: می نمود،
۱۳ رس: باید توجه فرمود، ۱۴ با: فرموده، ۱۵ با: انداخته، ۱۶ با رس ——،

خراب بود، فرمانِ عالی نفاذ یافت که امیر جلال الدین فیروزشاه، قبة الاسلام هراة را که امروز تختگاهِ سلاطین و مطلع خورشیدِ اربابِ یقین و کعبهٔ حاجات و قبلهٔ مرادات است معمور سازد قطعه

گر کسی پرسد ز تو کز شهرها بهتر کدام | گر جوابی راست خواهی گفت او را گو هری
این جهان را همچو دریادان خراسان چون صدف | درمیانِ آن صدف شهر هری[1] چون گوهری

و امیر فیروزشاه بهراة آمد در مدت اندک مرمت باره و فصیل و دروب و مفاتله[2] بنوعی استحکام فرمود که مزیدی بران متصور نتواند بود[3]* و بروج آن سر باوج کشید و خندقش بحضیض رسید، و با آنکه چند پادشاه بزرگ در بناء آن شهر سعی نموده اند و در عمارتِ آن غایتِ اهتمام بذل فرموده چنانچه این رباعی ازان خبر می دهد:

رباعی ۱۰

لهراسپ نهاد است هری را بنیاد | گشتاسپ در و بناء دیگر بنهاد
بهمن پس ازو عمارتی دیگر کرد | اسکندر رومیش همه داد بداد[4]

امّا عمارتی که تجدید[5] یافت بسیار زیاده از عمارتِ سلاطین سابق است و بر آنها فایق، و امیر شهید[6] خواجه بموجب حکم جهان مطاع متوجه ولایت طوس و مشهد مقدس[7] و نسا و ابیورد و نشاپور و سبزوار شد که ازان حدود[8] پر خبر بوده[9] قلعهٔ طوس را معمور گرداند، و موکب همایون از آب مرغاب گذشته بلنگر[10] شیخ زاده بایزید[11] رسید و در آن | منزل امیر زاده[12]* سلطان حسین که در زمان واقعهٔ حضرت صاحبقران (۲۵۶ب)

---

[1] ک، جو، [2] آ: مقابله، این کلمه مکرر است بر[12] س ۹، [3] آ رس: نمود، آ؛ [4] کذا در ک و ل و روضات الجنات نسخهٔ خطی کلیهٔ پنجاب اما در آ و رس (نیز روضة الصفا خاتمه ص ۴۸ س ۱۲): بباد، [5] در زبده و رینجا و بهر موضع دیگر: سعید، [6] آ رس: طرفها و حدود، [7] آ رس: باشد و، [8] آ: ملنگر، آ: بلشکر، رس و زبدة التواریخ: بلنگر، [9] رس: ماتر بد، [10] آ: امیرزا، رس: مرزا،

در نواحی تاشکند از امراء برگشت (و شرح آن در جلد اوّل مفصّل گذشت[1])، از طرف
ماوراء النهر آمد و حضرت خاقان سعید او را نوازش فرمود، و در[2] آن اثنا خضر خواجه و
شیخ حسن توچین که برای استخبار بطرف سمرقند رفته بودند باز آمدند و شرح جلوس آن
مظهر کرم نصیر الدّوله والدّین میرزا خلیل سلطان بموقف عرض رسانیدند، و آنحضرت امیر
حمزهٔ فتوقو[3] را برسالت[4] پیش میرزا خلیل سلطان فرستاد و بزبان رفق پیغام داد که پدر
بزرگوار انار الله برهانه که جُنّهٔ نوایب[5] بود برحمت ایزدی پیوست، و تو مرا امروز بجای
برادر و فرزند از جان شیرین[6] و روشنائی چشم گرامی تری، و هرچه ترا آرزو
باشد از خزاین و ممالک و عساکر دریغ نیست، اما کبر سِن و[7] معرفت مقادیر حَشم و
وقایع رعایت عبید و خدم اصلی مبین[8] و حبلی متین است اگر بعضی امراء بسبب بُعد
مسافت و مخافت فتنه و آفت در غیبت ما اتفاق[9] کرده اند حالا مصلحت ۱۰
آنست که از سر بصیرت کامل پیش آئی[10] تا هرچه رای باشد بر آن اتفاق نموده عمل
نمائیم، و رایات ظفر آیات از اندخود گذشته بکنار جیحون رسید و بموجب فرموده پل بستند،
و امیرشاه ملک از جانب بخارا آمده احوال شاهزادگان نور حدقهٔ سلطنت مغیث الدّین[11]*
میرزا الغ بیگ کورگان و نور حدیقهٔ مملکت غیاث الدّین* میرزا ابراهیم سلطان بعرض[12]
رسانید و موجب ارتیاح و سبب انشراح گشت،[13] و ایلچی میرزا خلیل سلطان رسید

[1] آ: گشت، [2] رس: درین، [3] ق، مش متن، آ: قتوقو، رس: قیونو، [4] آ، رس: برسم رسالت، [5] ک بب: نواب، [6] آ: شیرین تر [7] رس: در، [8] آ: —، [9] آ، رس: اتفاقی، [10] آ، رس: ما آیی، [11] آ، رس: —، [12] رس: بعز عرض، [13] زبدة: و ناگاه،

بعرضه داشت از قبل شاهزاده که بنده[۱] دولتخواه و اینی[۲] آن حضرتم وایل و الوس
بندگی حضرت در خراسان، یقین که آن ملک باز نخواهند گذاشت و این ولایت
را به بنده و اینی[۳] و نائی* (؟) تفویض خواهند فرمود، کدام بنده این شغل را از من
مستعدتر تواند بود؟ اگر ملتمس مبذول فرموده حقوق پدر فرزندی رعایت نمایند و
بدولت وسعادت معاودت فرمایند خزینه و مال فرستم و بهرچه اشارت نفاذ یابد
بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید درخواست قبول فرموده مراجعت نمود و امیر
شاه ملک رابطلب شاهزادگان به بخارا فرستاد، و امیر[۴] زاده سلطان حسین در حوالی اندخود
بی موجبی از اردوی اعلی فرار نمود، و از سمرقند خبر آمد که میرزا خلیل سلطان از[۵] سمرقند*
بیرون آمده بالشکر آراسته عازم کنار آبست و امرا که در بخارا بودند این خبر شنیده
۱۰ بسبب مخالفت امیر رستم طغای[۶] بوقا* که داروغهٔ آنجا[۷] بود از بخارا[۸] بیرون آمدند و
در رکاب شهر دو* شاهزادهٔ عالیجناب از آب گذشته باردوی همایون پیوستند و امیر
شیخ نورالدین نیز ملحق شده، و امیر عبدالصمد لشکر هاء بادغیس را آورده ضمیمهٔ سپاه ظفر
پناه آمدند و حضرت خاقان سعید بدوکه[۹] آمده، خبر رسید که پیر[۱۰] علی تاز* از میرزا
خلیل سلطان جدا شده. ببلخ آمد، آنحضرت امراء عظام امیر شیخ لقمان برلاس و
امیر چرکس و امیر یوسف خواجه را بآن جانب فرستاد و امیر شاهملک که موجب فرموده

---

۱ آب ـ ، ۲ ک، آینی، آ: اینی، با: ذاتی، رس: درهی،
۳ ک: اینی و نائی، آ: نائی، با: وناهی و آیی، ب: اینی و نابے، رس: بنائیبی ومناکی، زبده (ورق ۱۰ ب) مثل متن، ۴ با: میرزا، رس: مرزا،
۵ با آس ـ ، ۶ آ: طغا موقا، آ: طغای بوغا، رس: طغای لوغا،
۷ با: آنجا، رس: انجا، ۸ با ـ ، ۹ آ با رس: بدوکه، ب: بدوگه،
۱۰ ک: امیر ملی تاز، با: پرعلی تاز، رس: پرعلی باز، آ مثل متن،

پیش ازین بضبط[1] کنار آب رفته بود* درین ولا عرضه داشت او رسید مضمون آنکه از[2] طرف سمرقند* میرزا امیرک احمد و امیر[3] شمس الدین عباس* و امیر ارغونشاه آمده اند، اگر آنحضرت عنایت فرموده امیر شیخ نورالدین را فرستند[4] تا با ایشان (ورق ۲۵۶) سخن گوید[5] حاکمند[6] حضرت خاقان سعید فرمود که امیر[7] شمس الدین و امیر[7] ارغونشاه پیش ما آیند تا شیخ نورالدین پیش[8] فرزند خلیل سلطان رود* و بهرچه شرط و عهد کنند[9] وفا کرده آید، امراء آن طرف آمده و امیر شیخ نورالدین رفته بخدمت میرزا خلیل سلطان رسید و بموقعت عرض رسانید که[10]: امیر صاحبقران سریر سلطنت جهان را وداع فرمود و مملکت بسیار و خزاین بیشمار گذاشت اکنون فرزندان باید که در صداقت دوست و عداوت دشمن شرایط آقا و اینی[11] نگاه دارند و بموجب فرمودهٔ وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ در جمیع امور عمل نموده در مدد یکدیگر سلسله وار طریق موافقت مسلوک دارند، و قطره کردار متعاقب هم شیوهٔ متابعت سپارند، و اگر عیاذاً بالله نزع[12] الشیطان که انسان هر آینه از آن معصوم نتواند بود در راه آید[13] جادهٔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کشاده باید[14] چنانچه غباری بر آبهٔ خاطر خطیر ننماید و در مقام مقاومت خصوم کنفسٍ واحدةٍ باشند تا اختلال[15] باحوال ممالک راه نیابد و هر کس را خیال محال

---

[1] آ ب رش: بکنار آب رفته بود که ضبط آن حدود نماید،
[2] ب آ رش ــــ،
[3] آ رش: فرستد
[4] ب آ رش: کہ،
[5] ب آ رش: کویند،
[6] آ: راپیش .. .. فرستند، رش: رافرستند پیش فرزند خلیل سلطان،
[7] ب ب: کنید، [8] در زبده قایل مطالب مندرجهٔ متن سلطان شاهرخ است و وی شیخ نورالدین را می گوید که آن همه را بخلیل سلطان برساند، [9] ک: اینی، [10] ک آ ب: نزع، [11] ب آ رش ــــ،
[12] آ: باید، رش: ماند [13] ک: اخلال،

در ضمیر نقش پذیر نشود، اگر میانِ اخوان سُنّتِ رافت بتنوع باشد و طریقِ عاطفت
مسلوک آید عقدِ[۱] الفت انتظام گیرد و کارِ موافقت التیام پذیرد، بباید که حضرتِ ما
را قبلهٔ مرادات و کعبهٔ مرامات شناسد[۲] تا دوستان مسرور و دشمنان مقهور گردند،
و مملکت قرار یابد و دولت پایدار ماند،

و درین ولا امیر سلیمان شاه که[۳] حضرت صاحبقران او را هنگام مراجعت از
یورش شام و روم در حدود رَی گذاشته تا نواحی رستمدار و[۴] فیروزکوه* بدو ارزانی داشته بود
و او خبر واقعهٔ هائلهٔ آنحضرت شنیده و از صدمت و صولت معزّ الدین میرزا امیر[۵] انشاه رسیده
و ولایت باز گذاشته بخدمت حضرت خاقان سعید رسید و بتقبیلِ انامل شریف[۶] فایض گشت
و* مفتخر و سرافراز شده بمزید اعزاز از امراء کبار امتیاز یافت، و امیر پیر محمّد شُنکوم[۷] که سرداری
ولایت ساری بعهدهٔ دلاوری او بود چون از فرار امیر سلیمان شاه آگاه شد او نیز ساری را ١٠
غارتیده[۸] با یکهزار سوار بدار السلطنهٔ هراة آمد و یک روز توقف نموده روز دیگر* عازم اردوی
اعلا شد و بسعی امیر سلیمان شاه و امیر جهان ملک که از عداوت دیرینه[۹] کینهٔ او در دل داشتند
و سخنان ناملایم بعرض رسانیدند بیاساق رسید، و امیر شیخ نور الدین پیش میرزا
خلیل سلطان در تمهید قواعد محبّت جانبین و تاکید معاقد مودّت طرفین سعی بلیغ نمود،
و میرزا[۱۰] خلیل سلطان متعهّد شد و متقبّل گشت که هر چه حضرت[۱۱] خاقان سعید فرماید بواجبی تقدیم
نماید، و امیر شیخ نور الدین مراجعت نموده بموقف عرض رسانید که چنان مقرر شد که

---

۱ آ —، ۲ با: شناسند، ۳ آ —، ۴ زبده —،
۵ رہس: امیرانشاه، ۶ آ: فیاض، ۷ زبده مثل متن، آ: شسکوم، با: شتکوم،
۸ با رہس —، ۹ آ: دیرینهٔ، ۱۰ ک: امیرزا،
۱۱ با —،

خانیکه بیگم را[1] بعضی خزائن پیش میرزا [پیر[2] محمد بن] جهانگیر بجانب بلخ[3] فرستند، و
خزائن خاص شاه‌زادگان میرزا الغ بیگ گورگان و میرزا ابراهیم سلطان همچنان با
خازنان و نوکران ایشان که در سمرقند مانده‌اند باردوی همایون روان دارند، و ممالک آن
طرف جیحون میرزا خلیل سلطان را مسلّم باشد. حضرت خاقان سعید آنچه امیر شیخ نورالدین
مصلحت دیده بود تجویز فرمود و امیر[4] شیخ نورالدین و امیر عبدالصمد و یکنه بخشی[5] و الله‌داد
خازن را تعیین نمود که از جیحون عبور نمایند و تمام مهمّات سرانجام نموده (۲۵۶ ب)
باز آیند، و آنحضرت را عزیمت معاودت بدارالسلطنه* هراة تصمیم یافت، و امیر
سلیمان شاه عرضه داشت که تومان او در آن نزدیک از راه در آمده‌اند و اسپان
لاغر دارند[6] اگر فرمان شود چند روز در نواحی اندخود و شبرغان گذرانند. حضرت خاقان
سعید[7] ملتمس مبذول داشته فرمود که چون امرا که بآن طرف آب رفته‌اند باز آیند ۱۰
باتفاق متوجه درگاه عالم پناه شوند، و پیش ازین نوکر امیر سیّد خواجه از حدود خراسان
آمده عرضه داشته بود که خواجه سلطان علی سبزواری سر از جادهٔ انقیاد پیچیده با جمعی
سربداران اظهار زبردستی و گردن افرازی میکند، و درین ولا امیر مضراب از جانب
هراة آمده بود، فرمان همایون شد که امیر مشار الیه بمدد امیر سیّد خواجه متوجه سبزوار
گشته دران دیار دیّار نماند، و رایات نصرت آیات ع بفال فرّخ و روز خجسته سوی هراة
عنان جهانگشای منعطف ساخت، و بیست و ششم ذی قعده نزول اجلال[8] فرمود،

---

[1] آ ب، [2] ک ب، از روی آ و ب نوشته شد، در ب "میرزا جهانگیر" نوشته است بجای جهانگیر،
[3] زبده: کابل (بجای بلخ)، [4] آ ب س —،
[5] فقط ک: بخش، [6] ک: دارد، [7] زبده: سعید،
[8] آ ب: جلال،

ذکر یاغی شدنِ خواجه سلطان علی سبزواری[1]

در وقتی که امیر سید خواجه بعمارت قلعهٔ طوس مشغول بود خبر آمد که خواجه علی[2] پسر خواجه مسعود سبزواری[3] حقوقِ نعمتِ حضرت صاحبقران فراموش کرده با جمعی سربداران به پشتیِ مشتی اراذال[4] دستِ تصرّف باطرافِ ولایت دراز کرده مملکتِ موروث[5] ملک خود میداند، امیر سید خواجه علی الفور با سپاهی که ملازم داشت عزیمت نمود و در شهر ذی قعدهٔ* بموسم بهار که سبزه و ریاحین بفرّ فروردین سر بر آورده بودند در مرغزار رادکان[6] فرود آمد، و مسرعان باحضارِ لشکرهاء اطرافِ قهستان و طوس و مشهد مقدّس و ابیورد و نسا و بازر[7] دوانید، وامیر مضراب رسیده هر دو امیر باتّفاق شش صد سوار نامدار بسبیل منغلای بجانب سبزوار فرستادند، وخواجه علی خبر یافته دویست سوار مسلّح باستقبالِ ترکان روان کرد و در نواحی بحرآباد هر دو فریق بهم رسیده، ازترکان شش قشون بودند و سبزواریان یک قشون، حمله کرده بر قول ترکان زدند و آتش حرب بالا گرفته نائرهٔ قتال و جدال التهاب و اشتعال داشت، سبزواریان کهنه گرگان جنگها دیده و کار آزموده بودند اکثر ترکان را بقتل آوردند و سرّ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ بظهور پیوست بیت

نه یکسان بگردد سپهر بلند گهی شاد دارد گهی مستمند

---

[1] زبده: سعید، [2] آ با رس ـ ، [3] آ با رس: سلطان علی سبزواری، بب: سلطان علی، [4] ک: ارزال، [5] آ با بب رس ـ ، [6] ک بب آ: اوکان، با آ بب رس مثل متن، [7] آ با: یازر، بب: یازره، رس: باور، اما رک به نزهة القلوب ۱۵۹، [8] با: وامیر سید (بجای رسیده)، رس: وسید خواجه،

چون امیر سید[1] خواجه آگاه شد کمر انتقام بسته فی[2] الحال* سوار گشت و بتعجیل تمام ایلغار
کرده با دو هزار سوار بآن موضع رسید، در میدانِ محاربه تن هایی سر دید و از آن[3] بی باکان
کسی را نیافت، و از آنجا متوجه جاجرم گشته، جمعی بی عاقبتان بجنگ پیش آمدند و سپاهیان
زخم دار شدند[4]، امیر سید خواجه را دو زخم رسید امّا اظهار نکرد و با آنکه[5]* چند روز فتیله و
مرهم می نهادند، هیچ یک از مقرّبان نیز آگاه نشد[6]، و قلعهٔ آنرا بدو سه روز نقب زده چون
خانهٔ زنبور مشبک ساختند و در و دیوار انداخته قتل بافراط واقع شد، و از آنجا عازم
فریومد گشته[7] و مردم آنجا نیز پناه بقلعه برده جنگهاء سخت کردند، امیر سید خواجه فرمود
که باغات و درختان ایشان را بر کنند[8]، مردم فریومد سادات و علماء را شفیع ساخته
امیر سید خواجه از گناه ایشان در گذشت و بساوری قناعت نموده متوجه مزینان شد
و قلعهٔ ایشان را مسخر ساخته عزیمت سبزوار نمود [ورق ۲۵۷] و[9] در ظاهر سبزوار
فرمود* که لشکر گرد خود جر کنده هر روز از صباح تا شام در هر دروازه صدای نقارهٔ
جنگ بلند آوازه بود، و شبها پاس داشته، دَه روز برین گذشت، ناگاه خبر آمد که پیرک[10]
پادشاه از مازندران[11] بولایت جوین[12] در آمد امیر سید خواجه سبزوار را گذاشته متوجّه
پیرک بادشاه شد، و خواجه سلطان علی نیز از سبزوار بیرون آمده به پیرک پیوست،
و از طرفین صفها راست شد، امیر سید خواجه در قول و امیر مضراب در میمنه و بوزبوقا

---

[1] زبده: سعید، [2] آ س ـــ، [3] آ: از (بجای ازان)

[4] آ با ب ر س: شده، [5] ک: بانکه، آ با ب ر س: باانکه،

[6] ک: نشدند، آ ب مثل متن، [7] آ: گشتند،

[8] با ر س: کنند، [9] با ب ـــ، [10] جمیع نسخ: پرک،

[11] آ: ولایت مازندران [12] فقط ک، خوین، زبده، جوین؛

و شیخ سلطان وابابکر در میسره، و[۱] از آن طرف[۱] پیرک بادشاه در قلب و خواجه سلطان علی بر میمنه و جمعی مازندرانیان بر میسره مقرر شد، و از جوانب جنگ پیش بردند، میمنهٔ پیرک پادشاه بقوت خواجه سلطان علی میسرهٔ امیر سید[۲] خواجه را بر داشت و میمنهٔ امیر سید خواجه بزور بازوی کامیاب[۳] امیر مضراب بیت

تهمتنی که بروز وغا توان گفتن　　که از زمین و زمان سر کشد باستقلال

میسرهٔ پیرک پادشاه را بر داشته از پیس قول او در آمد، پیرک پادشاه که آثار مردانگی اظهار میکرد روی از صف کارزار برتافت بیت

چه گفت آن سپهدار نیکو سخن　　که با بددلی پادشاهی مکن

خواجه سلطان علی چون خبر فرار پیرک پادشاه یافت در عقب گریختگان شتافت و لشکر منصور غنیمت گرفته، امیر سید خواجه د[۴]و روز در قفای ایشان رفت و بسیاری[۵] را بقتل آورد* و بجانب سبزوار باز آمد،

ذکر احوال میرزا امیر[۶]انشاه گورگان و فرزندان [او[۸]]

امیرزاده ابابکر و میرزا عمر

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام ممالک عراق عرب و آذربایجان و اران و موغان و گرجستانات[۹] و شروانات را بمیرزا امیر[۱۰]انشاه و فرزندانش

---

۱ ازروی آ ب و رس،　۲ زبده : سعید،　۳ آ رس —،

۴ ک ق : در، تصحیح از روی زبده و آ و ب و رس،　۵ ق : بسیار قتل کرد، آ : قتل بسیار کرده،　۶ آ : امیرزا،　۷ آ ب رس : میرانشاه (بهر موضع)　۸ فقط ک —،

۹ آ رس ک : گرجستان،　۱۰ فقط آ : جهانشاه،

میرزا ابابکر و میرزا عمر ارزانی داشته بود، چنانچه سبق ذکر یافت و در مجلد اوّل پرتو اندیشه برآن تافت، و میرزا عمر هرچند خوردتر بود در یرلیغ چنان نوشته بودند که در جانقی و امور کلیه پیش او جمع آیند و از صواب دید او تجاوز ننمایند، و او خود را از روی حکم بر پدر و برادر فایق میدانست، و آن زمستان در قراباغ قشلاق فرموده بهار عازم ییلاقِ الاطاق گشت، و امیر شیخ ابراهیم شروانی و امراء اطراف خدمتها بعرض میرسانیدند، و میرزا ابابکر با وجود کبرِ سن انقیادِ حکم حضرت صاحبقرانی نموده پدر را در ولایت دیاربکر گذاشت و مصاحب والده اش خانیکه[۱] پیش میرزا عمر آمد و شرایطِ تعظیم و مراسمِ پیشکش بجای آورد و اجازت خواسته بدیاربکر رفت، و همچنین امیر شیخ ابراهیم و امراء اطراف اجازت یافتند، و میرزا عمر

۱۰ امیر جهانشاه جاکو را که ملازم بود[۴] از راه گوکچه تنگیز بجانب قراباغ فرستاده متوجه دارالملک تبریز شد، مردم نخچوان از جمعی مفسدان که قلعهٔ آلنجق را پناه ساخته خرابی میکردند شکایت نمودند، و حضرت صاحبقران در وقت تفویض آذربایجان بمیرزا عمر فرموده[۵] که قلعهٔ آلنجق را خراب کند، میرزا عمر پیش امیر جهانشاه فرستاد که قلعه را ویران سازد و در حدود دزاقره[۶] شکارکنان میرفت تا در [دوم[۷]] ربیع الآخر[۸] یشنبه غازان نزول فرمود | اکابر تبریز استقبال نموده همه را بتشریفات فاخر (۲۵۸ب) مستظهر گردانید، و چند روز در تبریز گذرانیده اوایلِ فصلِ خزان از راه پشکین و اهر[۹]

---

۱ و : امیرزاده ، ۲ ب ب ــ ، ۳ فقط و : خانیکه ،

۴ با رس : ملازم او ، ۵ ک رس : فرموده بود ،

۶ زبده : قرادره خوی ، با : اقره ، اک : درقرات ، ب : مثل متن ،

۷ ازروی آ و زبده ، ۸ فقط با : الاول ،

۹ ک : ابهر ، تصحیح از روی زبده و با و رس ،

عازم قشلاقِ قراباغ شد

و در حدود اهر[1] با آنکه اوّلِ خریف بود سه روز برف و باران و صاعقه چنان قوی شد که مجالِ حرکت نماند، و بیست و دوم جمادی الاولی بقراباغ در[2] یورت ده عمران شادُرْوانِ عظمت ارتفاع یافت، و امیر شیخ ابراهیم از جانبِ شروان آمده چند تقوز اسپ و استر و شتر و غلامان و جانوران و اجناس برسم پیشکش بعرض رسانید، و اجازت یافته بمملکت خود باز رفت، و میرزا عمر آن زمستان بعیش گذرانیده، آخرِ سال خبر آمد که حضرت صاحبقرانی جهانِ فانی را وداع فرمود،

ذکرِ عصیانِ امیر جهانشاهِ جاکو و کشته شدنِ او

چون خبرِ واقع محقق شد جمعی مفسدان امیر جهانشاه را بر [آن][3] برداشتند که چند نوکرِ معتبرِ میرزا عمر[4] را از میان برمی باید داشت تا اختیارِ تمام مارا باشد، و امیر جهانشاه اکثر ایام بشُربِ مدام گذرانیدی و هشیاری او عینِ مستی بودی بسخنانِ مفسدان فریفته شد، صباح بیست و دوم رمضان بدرگاه راند و مولانا قطب الدّین او یهی را که راهِ نیابت داشت و امیر داراب قوپنچی و شیخ محمد نواچی و عبدالخالق پسر تیمور سکورچی[5] را بقتل آورده عازم سراپرده شد، میرزا عمر دل از جای نبرده پای ثبات بفشرد، و ایناقان و خانه بچگان را جیبا پوشانیده سوار شدند و هر ساعت مدد زیادت میشد، جهانشاه رو براهِ گریز آورد و امراء[6] عمر تابان

---

[1] ک: ابهر، تصحیح از روی زبده و با و رس، [2] از روی زبده با ب در س، [3] کذا و زبده، امیرزاده، [4] کذا در ک و زبده، ب: شکرجی، ا ک: شکورجی، [5] فقط ک: پوشیده، عبارت زبده: فرسوتا اناقان و خانه بچکان و یساولان که حاضر رکاب بودند جیبا پوشیده سوار شدند،

[6] زبده: امراء میرزاده عمر امیر عمر،

و بابا حاجی و برادرش پسرانِ امیر شیخ محمد تواچی مقتول و امیر عبدالرزاق و ایلتش تیمور[۱]*
یساول و عاشق در عقبِ جهانشاه گمراه رفته نماز عصر او را بچنگ گرفتند،
و بابا حاجی پسر شیخ محمد مقتول را جمعی اغرا[۲] کردند تا او را بموجب قصاص بقتل
رسانید، و امیرزا عمر خبر یافته سرزنش نمود امّا چاره نبود، و درباره فرزندانِ او
بخلافِ گمانِ مردم مرحمت فرمود و اموال او و جمعی که با او موافق بودند قریب دو
هزار تومان بعضی بدیوان گرفته باقی بتاراج رفت[۳]، و میرزا عمر از یورتِ قشلاق
کوچ کرده و از آب ارس گذشته روز عید رمضان در ظاهر نهر برلاس بقریۀ نعمت آباد
نزول فرمود و طوی بعظمت کرده از آنجا[۴] باوجان آمد، و خبر رسید که میرزا ابابکر
با غلبۀ تمام و لشکر و احشام[۵] از عراق[۶] متوجه شده به بیش پرماق[۷] رسید و جهت
۱۰ قتل امیر جهانشاه سر مخالفت دارد، میرزا عمر چهل و هفت قشون مکمّل، هر قشون
پانصد سوار غیر پنجهزار[۸] اغرق قول عرض کرد، درین اثنا امیر حسین[۹] برلاس از
پیشِ میرزا ابابکر آمده عرضه داشت که او بر جادۀ اطاعت مستقیم است، میرزا
عمر امیر حسین[۱۰] را بانعام و اکرام مخصوص گردانید و فرمود که خیمۀ نه پایه که پیش
ازین ترتیب نموده بود[۱۱] در اوجان زدند و عازم سلطانیه شد، و روز بروز امراء
اطراف آمده غلبه و ازدحام تمام بهم رسید و در زنجانه رود که سرحدِ عراق عجم است
امیر سونجک و امیر دولتخواجه اناق از جانب میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر

---

۱ زبده: اشتمر ۲ آ ب ر ش: اغوا، ۳ آ و: گرفت، زبده مثل متن،
۴ آ و، قربان، زبده مثل متن، ۵ ک و زبده، احتشام، آ ر ش آ ب مثل متن،
۶ آ ب ر ش و زبده: عراق عرب، ۷ ک: براق آ: یراق،
۸ بعدش آ +: سوار، ۹ زبده: میر حسین، ۱۰ ک: حسن،
۱۱ ب: —،

رسیده عرضه داشت نمودند که میرزا ابابکر در مقام انقیاد است، میرزا عمر[1] بیست
و دوم شوّال در قرق[2] سلطانیه نزول کرده فرمود که خندق کنند، میرزا
(۲۵۸ ر) ابابکر لشکر گذاشته با معدودی[3] پیش آمد [ورق ۲۵۸] میرزا عمر در باب گرفتن
او مشورت کرده، امیرزاده[4] عمر تابان و جمعی منع کردند و سایر امرا موافقت نمودند
و میرزا ابابکر بی تأمّل باردوی در آمد، رسیدن و گرفتن یکی بود، و نوکران او را
غارت کرده او را بقلعهٔ سلطانیه محبوس داشتند، و فرمان شد که امیر حسین[5] برلاس
اغروق و خواتین و احشام او را در گوزل[6] درهٔ سلطانیه مضبوط دارد، و میرزا
عمر اوائل ذی قعده بطرف درگجین[7] و همدان رفته تا آخر ذی الحجّه آنجا بود
و اکابر ساوه و قم و لرستان و کردستان پیشکشها بعرض رسانیدند[8] و بعنایات
۱۰ مخصوص شدند، و میرزا امیرانشاه[9] چون خبر گرفتاری میرزا ابابکر شنید متوهّم شده
عازم دارالامان خراسان[10] شد و بحدود کالبوش[11] آمده چند روز آنجا[12] بود، دران
وقت که امیر سید[13] خواجه بدفع سلطان علی اشتغال داشت،

---

۱ با: غرق، رس: قرق، (زبده: لعروق بجای درقروق)، ۲ بعدش در آ رس +: چند،
۳ با بب رس: امیر، ۴ آ: درقلعهٔ،
۵ ک: حسن، آ: مثل متن، زبده: بیر حسین، ۶ زبده: کورل،
۷ با رس: درکزین، بب: کجین، ۸ آ: رسانیده،
۹ آ رس بب: میرانشاه، ۱۰ با رس: هرات،
۱۱ بب زبده: کالپوش، آ: کالبدش، ۱۲ زبده: دران مرغزار توقف نمود،
۱۳ زبده: سعید خواجه بن شیخ علی بهادر،

ذکر فرزندان میرزا عمر شیخ - میرزا[1] پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر[2] و میرزا بایقرا

چون خبر واقعهٔ حضرت صاحبقران بممالک فارس رسید میرزا پیر محمد که ارشد اولاد مرحوم میرزا عمر شیخ بود در دار الملک شیراز استیلا داشت و برادرش میرزا رستم در اصفهان، و برادر دیگر میرزا اسکندر[3] در همدان بود، میرزا پیر محمد امراء خود را مثل لطف الله بن[4] بابا تمور* بن آقبوقا و امیر نیکو سیرت جلبانشاه[5] برلاس وغیرهما جمع آورده از هر کس مشورت طلبید، بعضی گفتند تبقلید امیر[6] محمد مظفر منشور مملکت از خلفاء بنی عباس که در مصر اند آورده تغییر یاساق مغول نماییم، و جمعی گفتند متابعت میرزا عمر کنیم، و فوجی بر آن بودند که میرزا امیر[7] انشاه را پادشاه گوییم، میرزا پیر محمد که اعقل زمانه بود فساد آن رایها با مراء نمود و گفت حضرت صاحبقران در حال حیوة والدهٔ[8] ما را مملکت آغا بحضرت خاقان سعید[9] داد، و ما را باو باز بست، و یورت بزرگ با و میرسد،

---

[1] تفصیل اسماء فرزندان میرزا عمر شیخ را در عنوان این فصل در زبده ندارد، [2] کذا در نسخ مطلع، اما نام میرزا بایقرا درین فصل مذکور نیست، بلا حمن در نسب نامهٔ آل تیمور در آخر ترجمه آیین اکبری، ج امیرزا پیر محمد، میرزا رستم و میرزا اسکندر را در زمرهٔ ابناء میرزا بایقرا ابن میرزا عمر شیخ شمرده است، [3] ک زبده: بن بابا تیمور، آ مثل متن ، ل ک: بایان تمور، یزدی ۱: ۶۵: بیان تمور [4] زبده: آقبوغا، رس د با: اقبوقا، ب. اقنوقا، [5] آ: حلپانشاه، ب ب: جلپانشاه، با رس: حلبانشاه، زبده مثل متن، [6] زبده: ابنای [7] فقط اک: امیر اسکندر [8] زبده: والده ما را با میرزاده اعظم اعدل جوان بخت امیرزاده شاه رخ بهادر

مناسب آنکه اورا آغا وا لغ دانسته در صددِ سکه و عنوانِ خطبه نامِ آنحضرت را یاد کنیم و چون سلامت در ذاتِ مبارکِ اوست شاید بهمین قدر راضی شده زیادت متعرض نشود، مجموع امرا و ارکان دولت آفرین کرده رای برین قرار یافت، و ایلچی مقرر ساخته مکتوبی نوشت، مضمون آنکه: این بنده بندگی آن درگاه نقشِ صحیفهٔ دل و عنوانِ نامهٔ جان دارد، و تا رمقی از حیوة باقی باشد سر از فرمان نخواهد تافت، و در متابعت و مطاوعت خواهد کوشید، و در خلالِ عرضِ احوال بیت شاه نامه را برین[1] منوال ارسال نموده بود[*] که

همه بندگانیم شهرخ پرست	من و رستم اسکندر و هر که هست

و در ممالک سکّه و خطبه بنام و القابِ آنحضرت کرده، رؤسِ منابر و وجوهِ دنانیر بلقب شاه رخی آراسته دارد و با برادران باخلاصِ تمام گوش هوش بر راه نهاده

۱۰ تا از بارگاهِ اعلی اعلاه[2] الله تعالی چه مثال فرستند تا در امتثالِ آن غایتِ جهد بذل کند، و چون قاصد رسید و عرض حال رسانید حضرت خاقان سعید فرستاده را معزّز و مکرّم داشته فرمود که ازان فرزند در عالم[3] عزیز تر که خواهد بود و بحمد الله[4] که خاطر از مهمّات آن طرف بکلّی جمع شد، چه در مصالحِ ممالک بوجهی قیام خواهد نمود که موجب فراغت خاطرِ خطیر تواند بود، و هر چند آن فرزند ارجمند | بعدل و (۲۵۸ ب)

انصاف و محاسنِ اوصاف چنان آراسته است که از مواعظ و نصایح مستغنی است امّا باید که رعایای ممالک[5] که بدیوان آن فرزند اختصاص دارند در حرزِ حمایت الشفقة علی خلق الله داشته بذلِ عاطفت در بارهٔ برایا وسیلهٔ تحصیلِ رضای حق تعالی شناسد که الخلق عیال الله فاحبّهم[6] الیه ابرّهم بعیاله وحسنِ معاشِ پدرِ مرحوم بزرگوارِ خود را در آن ممالک مجدّد و مؤکّد گرداند که الولد الحرّ

---

[1] زبده: منخول گردانید، [2] ک: اعلی، آ و زبده مثل متن، [3] با ، بب ، رس: همه عالم
[4] ک: بحمد لله [5] آ و زبده: ممالکی [6] نسخ مطلع: فابرهم، تصحیح از روی زبده،

یقتدی[1] بآبائه الغر تاذکر آن بر صحائف روزگار مؤبد واثر آن بر صفحات لیل ونهار مخلد ماند،

وازجانب کرمان ازپیش امیر ایدکو برلاس نیز [قاصدی[2]] آمده همین معنی بعرض رسانید[3] که در ممالک کرمان خطبه وسکه بنام آنحضرت تزیین منابر وصور نقود گردانید،[4] [و] تنکجات* مسکوک شاه رخی آورد، حضرت خاقان سعید ایلچیانرا انعام واکرام فرموده بازگردانید،

وچون فرستاده بشیراز بازرفت وشرح اکرام واعزاز بازگفت میرزا پیر محمد بضبط مهمات ملکی قیام نموده محمد سربدار وامیر تیمور ملک را بدار العباده یزد فرستاد وبجهت داروغگی یزد عبدالرحمن ایلچیکدائی[5] وداروغه ابرقوه سلطان محمود خلعتها فرستاده بدار الملک شیراز طلبید، وایشان سمعاً وطاعةً گفته کلید دروازها واختیار خزائن ودفاتر بفرستادگان دادند، وپیشکشهاء سنگین یراق کرده عازم شیراز

۱۰ شدند، وامیرزا[6] پیر محمد دربارهٔ ایشان عنایت بسیار کرده داخل امراء بزرگ ساخت، وحکم فرمود که مجموع کهنه سپاهیان فارس وعراق که در[7] خرقه وبهر حرفه درولایات[8] متفرق بودند جمع کرده داخل دفتر مرسوم سازند ومال ومتوجهات آن سال را در وجه علوفه بلشکر قدیم وجدید مبذول داشت،[9] ومنصب وزارت رابخواجه نیکوسیرت رکن الدین محمد تفویض فرمود، مشار الیه وظیفهٔ کفایت ورعایت رعیت بجای آورده قانون مال[10] مملکت رابدستور قدیم جمع بست وامناء[11]

---

[1] ک: بلعیدی، [2] ک آ ب ــ، ازدی با نوشته شد، زبده: امیرزاده پیر محمد لوکر امیرزاده اوکو از کرمان رسید، [3] ک: رسانیدند، آ: رسانند، [4] زبده: گردانیده اند برسم بیلاک ونشانی تنکجات، [5] ایلچیکدائی، آ: ایلچیکدا ییے، بب: ایلچیکدای، [6] آ با بب: میرزا، رش: مرزا، [7] زبده: بعضی درحرفه (خرقه) وجمعی بهرخرقه (حرفه)، [8] با رش: ولایت، [9] زبده: مال و [10] زبده: الواب المال قدیم [11] زبده: سرلوک (بلوک) رادرعهدهٔ متصرفی امین واهتمام مستوفی صاحب تمکین تعیین فرمود،

بولایات فرستاد*، و میرزا پیر محمد چند نوبت ایلچی بجانب کرمان روان داشت و بایلی دعوت کرده، امیر ایدکو آن سخنان ناشنیده انگاشت ع

آمد شدِ ایلچیان بجایی نرسید

و میرزا رستم از جانبِ اصفهان آمده میرزا پیر محمد او را نیک[1] دید و دو سه روز نگاه داشته تربیت و عنایت فرمود و اجازتِ مراجعت داد* و[2] فی الواقع میرزا پیر محمد را لطفی شامل و کرمی کامل و رعایتِ صلهٔ رحم و محافظتِ حقوقِ مسلمانان و عزّتِ مهمانان در نصابِ کمال بود، و حکمی نافذ که هیچ آفریده بی حکم یک من کاه نتوانستی ستادن[3]، و اخراجاتِ صادر و وارد و رولایات از مال بود*،

و در آن ولا میرزا اسکندر را از همدان ایلچی فرستاد و پیغام داد که میرزا عمر امیر جهانشاه جاکو[4] را فجاءةً هلاک کرد و پدر بزرگوار خود میرزا امیرانشاه را از مملکت عذر خواست، حی شاید که از ممرّ او بدین جانب ملالی عاید شود بنا بر آن کوچ همراه متوجّه فارس وعراق شدیم، بهر کجا صلاح دانند اشارت فرمایند، میرزا پیر محمد دانست که آمدنِ او بی فتنه نخواهد بود، مکتوبی مصحوب[5] معتمدی باستقبالِ او فرستاد مضمون آنکه: ایل و الوسِ آن طرف که در تصرّفِ آن برادرند شاید که از جلاء وطن تنگ آیند و میان ما و آذربایجان خلاف واقع شود، صلاح آنست که آن برادر [در ـ ظ] مقرّ عزّ خود ساکن باشد و چون تا غایت از میرزا [عمر] حرکتی ناملایم صادر نشده من بعد هم نخواهد شد، [ورق ۲۵۹] میرزا اسکندر بجواب التفات ننموده عزم جانب عراق و فارس جزم فرمود، و امراء او چون توکل اُروس[6] بوقا و بایزید ارُوس[7] بوقا

---

[1] آ: نیک دیده و یک دو روز الخ، با آ ب ب رس: نیک دید و یک دو روز الخ زبده: نیکو پرسید و روز دیگر او را اجازت مراجعت داد، [2] زبده ـــ، [3] در آ ب ب رس اک: ستاند (بجای ستادن) با: ستاد، [4] آ: جاکو، [5] آ: مصحوبی، [6] ازوی آ، [7] آ: ادرس، با رس: ادس،

تیمن و یونس جلایر و سید علی جلایر و سیف الدین [و][1] قمر الدین و ذوالقرنین مغول
چون دانستند که میرزا اسکندر مخالفت برادر میکند و[2] اسباب دیگر [نیز ؟] موجب
فرار بود*، این جماعت اتفاق کردند و خزاین و اسپان[3] خوب گرفته گفتند نسبت
خلاف بما خواهد شد و در معرض خطاب خواهیم افتاد، بهم[4] شب سوار شدند* و اینجویان[5]
و ایوا[6] غلانان بایکدیگر سوگند خوردند و[7] مستوی[8] بن محمد جیبه[9] که یکدست و پای اورا
امیر الله داد در قضیهٔ میرزا پیر محمد [بریده بود][10] چنانچه در اواخر مجلد اول مسطور
است و میرزا اسکندر بجهت قدمت [خدمت][11] او نسبت با خاندان میرزا عمر شیخ اورا
در جرگهٔ امراء بزرگ میداشت او نیز با مخالفان موافق شده بیرون رفتند، میرزا
اسکندر را محل توقف نماند، با یوسف قورچی و شیخم مغول و ترمش و الله داد بن تیمن
که در[12] غایت حسن بود* و برندق اوزبک و علیشاه آزاد و نیکخواجه اوزبک قریب ۱۰
پانزده نفر روی باصفهان آوردند[13] و از جماعت گریخته توکل اروس بوقا و تیمن و
سید علی و یونس و[14] مستوی* پیش میرزا عمر رفتند، و یوسف و شیر علی و دیگر ایوا غلانان
که اکثر خزینه با ایشان بود بخدمت میرزا امیرانشاه پیوستند، و میرزا اسکندر بعد
از یکماه از اصفهان متوجه فارس شد و میرزا پیر محمد را دیده،

---

[1] از روی زبده، [2] عبارت زبده: و مادهٔ چند دیگر نیز بود که موجب مخالفت ایشان گشته،
[3] با بب زبده: اسباب، [4] آ —، [5] ق: اسجان، زبده: اسجویان، [6] فقط رس: اتواغلانان، [7] زبده: تا بجائی که [8] زبده: مصطفی [9] کذا در کت ق: جیبه، زبده —، [10] کت —، از روی نسخ دیگر ثبت شد، [11] از روی آ، زبده: خدمت (بجای قدمت خدمت)، [12] زبده —، [13] ق با بب رس: آورد

بعد از دو روز ناگاه از جانب آذربایجان خبر آمد که میرزا عمر میرزا ابابکر را گرفته عازم عراق و فارس است، و آشوبی در آن ممالک افتاد، و برادران مشورت کرده اتفاق نمودند که در اصفهان مصاف دهند، و میرزا پیر محمد مملکت یزد را بمیرزا اسکندر داده او در روز بکیسی[1] سلطان را به یزد فرستاد و خود بمدد اصفهان روان شد، و میرزا عمر با لشکر گران بهمدان آمد، میرزا رستم حاجی مسافر را برسالت پیش او فرستاد، و میرزا عمر او را نیک دیده و سخن صلح شنیده بازگردید و برادران امین شدند، و میرزا اسکندر[2] به یزد رفت،

و میرزا پیر محمد از شیراز بعزم تسخیر کرمان براه شبانکاره [ونیریز[3]] عزیمت نمود، و میرزا اسکندر از یزد بیرون آمده بموکب میرزا پیر محمد پیوست و برسم منغلای روانشد، و خبر یافت که جمعی بهادران کرمان باستقبال آمده در کمین اند، میرزا اسکندر عنان ریز بر سر ایشان رانده گروه انبوه بقتل آورد و بسیاری[4] در قید اسار گرفتار آمدند[5]، و بدین یک حملهٔ دلاورانه سهمی در دل کرمانیان افتاد که دیگر کسی پا از دروازه[6] بیرون ننهاد و جناب نقابت[7] مآب، سیادت انتساب، امیر نعیم الدین سید نعمت الله[8]* از کرمان بیرون آمد، بیمن نفس آن سید بزرگوار میان فریقین صلح شد اما تا صورت مصالحه روی نمود بیرونهای کرمان ویران شده قاعاً صفصفاً گشته بود، امیر ایدکو پیشکشهاء پادشاهانه فرستاد و میرزا پیر محمد میرزا اسکندر را تربیت و نوازش نموده اجازت جانب دار العبادهٔ یزد فرمود و خود بسریر سلطنت شیراز باز آمد و دران ایام میان برادران اتحادی[9] تمام بود اما پیش ازین قضایا

---

[1] کذا در، رس، بآ، بب و یزدی ۲: ۱؛ ک آ: بکیسی، [2] ق: —، [3] ق: از روی ق، رس: تبریز، زبده: شبانکاه تبریز (بجای شبانکاره و نیریز)، [4] بآ، بب، رس: بسیار [5] ق، بب: آمد [6] زبده: در دروازه [یعنی در دروازهٔ کرمان]، [7] زبده: مرتضی اعظم سید نورالدین نعمت الله، [8] ق: سادریها، زبده: سادری، [9] ق: اتحاد،

میرزا رستم خبث باطن امیر سعید برلاس را دانسته بود و هر دو چشم او را میل کشیده در قلعه محبوس داشت، و چون در یک چشم او اندک روشنائی مانده بود نیم روزی مستحفظان قلعه را مغلطه داد و اگر راه بیراهه چند شبانروز [1] تاخته (۲۵۹ب) خود را بشیراز انداخت، و میرزا پیر محمد چشم از عیب آنکه دشمن برادر را نگاه میدارد پوشیده نظر بران داشت که چون وقتی عدوّ [2] دولت من بود این زمان لایموت و لایحیی ذلیل وار پناه بحمایت این دولت آورده است مروّت اقتضاء آن میکند که از گذشته گذشته او را تربیت فرماید، میرزا رستم را این معنی ناخوش آمده پیغام کرد که او چند بار نسبت با این خاندان حرام نمکی کرده و خدای تعالی توفیق داد که چشم [کثر [3]] او را میل کشیدیم، این زمان چون گرگ از تیر خورده و مار دُم کنده [4] است، کدام عقل قبول کند که او در فکر [5] صلاح این خاندان باشد؟ میرزا ۱۰ پیر محمد دانست که اجتهاد خطا کرده امّا الباس اعتذاز بران پوشیده چند جهت که موجب اطمینان میرزا رستم باشد پیغام داد و مکتوبات و تبرّکات فرستاد، و اگرچه او قبول کرد امّا سر رشته یگانگی را عقده در میان افتاد بیت

رشته [6] چو گسست [7] می توان بست امّا گره در میان [8] بماند

ذکر فرزندان میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران بعد از واقعهٔ هائله

میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران را دو پسر بود، بزرگتر میرزا محمد سلطان

---

[1] ا رس ب ب: شبا روز، [2] ک زبده: عدوی [3] ازروی و زبده: کج، [4] و زبده: بریده، [5] ا ب ب رس: را [6] ا: هر رشته که بگسلد، [7] و: لیکن بمیان گره، [8] و —،

که آنحضرت اورا ولی عهد ساخته بود و تقدیر ملک قدیر عز شانه ولی را پیش از مولی بعالم بقا برد، چنانچه در یورش روم شرح آن گفته شد[۱]، و حکایت[۲] فرزندان او گذارش پذیرد انشاء الله تعالی، و پسر خرد[۳] تر میرزا جهانگیر میرزا پیر محمد ست پادشاه[۴] ممالک بلخ و طخارستان و قیلان[۵] (کذا) و قندهار و کابل و غزنین و ساحل [سند و] هندوستان[۶]، و چون آفتاب دولت حضرت صاحب قران زوال یافت میرزا پیر محمد بمجرد استماع این خبر هائل عنان عزیمت بصوب مدینة الرجال بلخ تافت،

وقائع سنه ثمان وثمانمائة

تتمهٔ حکایات که در خراسانات واقع شد

سابقاً مذکور شد که خواجه سلطان علی سبزواری باغی گشته و امیر شید خواجه لشکر کشیده اورا شکست، در افتتاح این سال خبر آمد که میرزا[۷] میرانشاه[۸] متوجه خراسان است، حضرت خاقان سعید فرمود که امیر حسن[۹] صوفی ترخان

---

۱ زبده: وصورت آن قضیه در هشتصد و پنج در سفر روم شرح آن داده آمده است،

۲ آ بب رس: حکایات ۳ ک: خوردتر

۴ در زبده گفته است که وی "والی ممالک بلخ و قندهار و کابل و غزنین تا سرحد ساحل سند و اقصای ممالک هند بود" ۵ آ بب: قتلاں، ق: قتلان، رس: قتلان، قیلان ظاهر تصحیف قتلان یعنی ختلان است، رک به ۳ و ۱۴ و ۱۳ ح ۲، ۶ در ک ندارد اما در ق: هندوسند، و در آ "هندوستان وسند" و در زبده: سند و اقصای ممالک سند" دارد، ۷ ق: زبده: خراسان

۸ زبده: سعید، ۹ زبده: امیرزاده اعظم امیرانشاه ۱۰ زبده: حسین،

وامیر جهانملک و امیر فیروزشاه با پنجهزار سوار نامدار باستقبال روند مقرّر آنکه اگر آنجناب بداعیهٔ ملک گیری ویاغی گری آمده باشد بدفع او قیام نمایند واگر براهِ برادری و ایلی برحسب اقتضاءِ وقت میل این طرف نموده آنچه وظیفهٔ خدمت باشد بجای آرند، ومکتوبی مصحوبِ ایشان ساخت مبنی برقواعد نام وننگ ومنبی از قواعد صلح وجنگ، مضمون آنکه:

حضرت صاحبقران هریک از فرزندان را مملکتی داده وظیفه آنکه بحفظ آن ممالک بنوعی قیام نمایند که قصوری بآن راه نیابد ونقصانی باروقِ همایون عاید نشود چه بسبب حرکت نادانسته فرزند عمر بصّرالله بعیوب نفسه ممالک آذربایجان که تختگاه پادشاه ایران است از دست رفت فاما ولایت ارّان وموغان وارامنه وگرجستان در تصرّف بندگان آنحضرت است، اگر بضبط آن ولایات التفات نمایند انسب خواهد بود، بحمدالله جناب شهریاری اعقل روزگارست، درین باب تأمّلی کامل وتعقّلی شامل فرموده بوسوسهٔ فتنه پیشگان شرّاندیش که صلاح خویش در فساد جهانی بینند رخصت شروع در معامله نبیند لیشند که موجب خرابی خاندان وسبب استیصال دودمان گردد بیت

بر شیشهٔ خویشتن مزن سنگ بالشکر خویشتن مکن جنگ

وا ین مبالغت درباب صلح بسبب عجز نیست بل مقصود تمام قیامِ [ورق ۲۶۰] ناموس ونام است، واگر عیاذاً بالله چهرهٔ موافقت بناخن مخالفت خراشیده

---

۱ زبده لعدش ... بن ملکت ۲ ک: طرب، آ و زبده مثل متن، ۳ همه نسخ مطلع و زبده همینی،

۴ این مضمون در زبده لفظاً مطابق با مطلع نیست ، ۵ زبده: امروز وظیفه ،

۶ ب: مارونق، زبده: ارق، — اوروق یا اوروغ بمعنی خاندان وقبیله است، ۷ یعنی عمر بن میران شاه ،

۸ زبده: وبعضی از ارامنه تا بجدود طرابزین [طرابزون؟] ۹ آ ب ر س: قیام والتفات ،

۱۰ ک: لدّ ، ۱۱ آ: جهان، زبده: مثل متن ، ۱۲ فقط آ و ر س: مشروع، ۱۳ آ: نظم،

شود و آتش قتال اشتعال یابد بمصداق المکافاة فی الطبیعة واجبةٌ چون موادّ خصومت در حرکت آمد ممکن که مؤدّی بمرضی شود که تداوی آن صورت نه بندد و تدارک آن در حوصلهٔ امکان نگنجد، در عواقب آن تأمّل باید فرمود و رنج[1] و خسران[2] آنرا * بمیزانِ خاطرِ وقّاد و ضمیرِ نقّاد ملاحظه نمود، طریقهٔ که وسیلهٔ بهبود و ذریعهٔ[3] مقصود باشد مسلوک باید داشت تا اعدا را مجال اعتراض نماند و ترک و تازیک زبانِ طعن دراز نکنند، و چون بموجب فرمودهٔ حضرت صاحب قران فرزندان در مملکت یکدیگر مدخل نسازند و بضبطِ ولایتِ خویش پردازند و بدادهٔ قناعت نموده شکرِ موهبت بجای آورند[4] مقدّمهٔ لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم را نتیجهٔ واضح باشد[5] بحمد اللّه[6] ذاتِ بیمثال[7] در ضمانِ اقبال است و احوال بحسب وقت [نه[8]] بمقتضی اُمنیّت[9] امید واثق است و رجاء صادق که هر زمان از بارگاهِ صمدیّت و درگاهِ اَحَدیّت خلعتِ مزید کامرانی[10] و منشورِ آمال و امانی در تزاید باشد بحقّ محمّدٍ و آله، 10

امراء متوجّه شده در سبزوار با میر سیّد خواجه پیوستند و باتّفاق عازم کالپوش[11] گشتند که میرزا امیرانشاه[12] آنجا بود، و خواجه سلطان علی سبزواری بعد از انهزام باسترآباد رفته بود و خبرِ آمدنِ موکبِ میرزا امیرانشاه شنیده پیش آنجناب آمد، و امراء مذکور بکالپوش رسیده امیر سیّد خواجه و امیر مضراب بشرفِ بساط بوسِ آنجناب مستسعد گشته پیغام حضرت

---

[1] آ ب: رنج، زبده: زیان و رنج [2] ک: خسر آنرا، زبده مثل متن،

[3] ک: ربقهٔ، تصحیح از روی ق، [4] آ ب ر س: آرند،

[5] ک: باشند، زبده: است، [6] ک: للّه [7] آ ب ر س زبده: بیهال،

[8] از روی آ و ب، ب: و نه، [زبده: نه بمقتضای امانت بر وفق ارادت]، [9] ک: کاردانی، ق و زبده مثل متن، [10] زبده: سعید، یزدی ۲: ۲۵۴ و دیگر مواضع مثل متن، [11] ک: کالبوش، ر س: کالبوس، ق آ ب مثل متن، زبده: کلبوش، [12] ق ب: میرانشاه، [13] ک ق: کالبوش،

خاقان سعید چنانچه شرح داده آمد رسانیدند، و میرزا امیر انشاه اظهار یکجهتی نموده فرمود
که جناب برادری سلطانی را سعادتِ ازلی و دولتِ ابدی داده اند، محرّرانِ دیوانِ
فلک[۱] قانونِ مُلکِ[۲] او را تحریر کرده اند و منشیانِ قدر منشورِ پادشاهی او را مسطور
گردانیده[۳]، تا بر[۴] بساطِ سلطنت قوّتِ آمد شد یافته در همه احوال* محمود خصال و مرضی
فعال روزگار گذاشته و ما را امید سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ و بشارتِ و نجعل[۵]
لکما سلطاناً بسمعِ تحقیق شنوانیده، امیر سید[۶] خواجه و امیر مضراب وظیفهٔ دعا و ثنا
باد[۷] رسانیده عرضه داشتند که اگر کسی سر از ربقهٔ پادشاهی تابد و حقوقِ ولی نعمت
فراموش کند بر همه دفع او واجب و لازم باشد، و آنجناب را معلوم است که جرأت
و جسارتی[۸] که سلطان علی با این خاندانِ سلطنت نمود هیچکس ننمود، چنگ در فتراکِ
جنگ زد و چون کمندِ قبض[۹] با و محیط شد بانواعِ حیل فرار[۱۰] کرد و همچنان بر سرِ اصرار ۱۰
پناه باین آستانه[۱۱] آورده، اگر جزای عصیان خود نیابد در هر گوشه فضولی خیالِ فاسد
بدماغ راه دهد، اگر جناب سلطنت مآب او را بصورتِ اجازت باین بندگان سپارند
مناسبِ عزّت و دولت باشد و الّا این[۱۲] بندگان تا* او را بدست نیارند روی باز
گشتن ندارند، ملتمس باجابت مقرون شده سلطان علی و سلطان حسن[۱۳] پسر* پیرک
باد[۱۴] شاه و جمعی را که با ایشان بودند بامیر سیّد خواجه سپردند، و او فی الحال ایشان

---

۱ زبده: ملک، ۲ زبده: مملکت ۳ ک: گردانیدند، آ: مثل متن، ۴ زبده: تا از بند
مهد آزاد شده است. . . بر بساط شهریاری قوت حرکت آمد شد یافته و بر تصرفات قبض و بسط فرمان
دهی مادر گشته [= نادر گشته؟] در همه احوال الخ، ۵ آ، رس: اجعل، زبده: و نجعل، اما رک به قرآن مجید ۲۸
(القصص): ۳۵، ۶ زبده: سعید ۷ ک: باد، و آ: مثل متن، زبده: تقدیم، ۸ ک:
خسارتی، زبده: خسارت ۹ ک: فیض، زبده مثل متن، ۱۰ ک و زبده: فرار، ۱۱ آ: خاندان،
۱۲ ک: تا این بندگان، ۱۳ زبده: حسین پسر خوردتر، ۱۴ در زبده بعدش +: و خاتون پیر بادشاه،

را به اردوی خود برده سلطان علی را مقید بهراة فرستاد و بقیهٔ سبزوار یان را آسیب یاسا داد، هٰذَا جَزَاءُ مَنْ قَابَلَ النِّعْمَةَ بِالكُفْرَانِ، درین اثنا امیرزاده ابابکر از حبس سلطانیه خلاص یافته پیش پدر آمد و از قصهٔ سلطان علی دلماندگی نمود و فرمود که چون پناه بما آورد سپردن او بدشمن از مروت دور بود، دیگر مردم را بر ما چه اعتماد ماند، و بعد از مشورت عزیمت آذربایجان مصلحت دیدند و ایشان بآن طرف رفته [امرای بندگی حضرت] بقشیلاق خود باز آمدند ا و ممالک خراسان کرة بعد اخری در تحت ضبط و قبضهٔ اقتدار قرار یافت،

(۲۶۰ ب)

ذکر حکایات که در عراق و آذربایجان واقع شد

میرزا عمر چون میرزا ابابکر را در قلعهٔ سلطانیه محبوس ساخت از سر فراغت بضبط مملکت پرداخت، درین ولا درویشی تقوی شعار بابا بیکی نام در ولایت مراغه پیدا شده کرامات مثل آنکه کلوخ در دست او قند و نبات می شد مشاهده کردند، ۱۰ و میرزا عمر بعد از مبالغهٔ بسیار چیزی هم ازان نوع مشاهده نمود با وجود آن حکم بقتل او فرمود، بابا در وقت رفتن فرمود روزی ما چنین مقدر بود اما بعد از من مشاهده کنید که چها واقع شود، در هفدهم محرم که سه روز از قتل بابا گذشته بود خبر آمد که

---

۱ آ : یاساق، ۲ ک : قابل ۳ در زبده بعدش + : پسر پیر پادشاه سلطان حسین و خاتون او را مصاحب خود داشت، ۴ ب آ ب رس : میرزا، ۵ ک : آذربیجان ۶ از روی زبده، ۷ ب : قضایا ۸ ب : بابا نکی، رس : بابا سکی، زبده : بابا نکی ۹ زبده : چون شغبندهٔ [شعبدهٔ] او بتحقیق پیوست امیرزاده عمر بهادر فرمود تا او را سیاست کردند، ۱۰ آ : هفتدهم، ۱۱ زبده : بابا نکی

امیرزاده[1] ابابکر در قلعهٔ سلطانیه جمعی[2] را با خود یار ساخته و عادل خزانچی و عیسی قورچی
و شیخ حاجی را که بر سر او رفته اند قتل کرده* و قلعه را مسخر ساخته و خزانه و جیبا و
اسلحه گرفته مردم پیش او جمع آمدند، و امیر حسین[3] برلاس* و والدهٔ میرزا ابابکر که در
گوزل[4] دره بودند خبر خلاص او شنیده با تمام اغرق بسلطانیه [در[5]] آمدند و میرزا ابابکر
اموال قلعه قسمت کرده از راه ری عازم خراسان شد، میرزا عمر این احوال شنیده از پیش
ریاق ایلغار کرده بدو روز بسلطانیه آمد، و امیر عبدالرزاق بن خداداد[7] * را در

---

۱ آ: میرزا ۲ زبده: معلوم کرده است که قصد او خواهند کرد، جمعی را با خود متفق گردانیده
و شمشیر بدست آورده امرا و جمعی که [در] قلعه بودند ازین واقعه خبردار شده بر سر او رفته اند و
تنها بنفس خود عادل خزانچی و عیسی قورچی و شیخ حاجی برادر عجب شیر را بقتل آورده،
۳ زبده: بیر حسین برلا ۴ زبده: کورن ۵ از ردی آ،
۶ بعدش فقط در با+: بیان این سخن آنکه میرزا عمر نمی خواست که این امر برملا واقعه شود لاجرم
فرمان داد که شربت مسوم [مسموم] در خفیه بخورد او دهند، چون شربت مذکور پیش شاهزاده
نامدار آوردند از آشامیدن امتناع نمود، عادل خزانچی و عیسی و [کذا] نورجی که باشمر آن کار بودند
صورت امتناع شاهزاده بعرض میرزا عمر رسانیدند، جواب چنین فرستاد که او را در شب نحیه
[نحبه] هلاک کنند، منهی از کیفیت حادثه میرزا ابابکر خبر داد و پیش ازین یکی از نوکران عادل خزانچی
شمشیری درمیان علف پنهان کرده پیش میرزا ابابکر برده بود آنروز عاقل و عیسی در مجلس
میرزا ابابکر بشراب خوردن مشغول شدند تا چون شب شود بآن فعل شنیع اقدام نمایند و در آخر روز
نرد باختن آغاز کردند و انتظار عاقل ایناق می کشیدند میرزا ابابکر فرصت غنیمت شمرده بهانه رعاف
بخانه درآمد و بدست خود بند بشکست و با شمشیر برهنه بیرون دوید و عادل و عیسی را فی الحال
بقتل آورد و وردی انتقام بسرای عاقل نهاد و ادرا نیز ازمیان برداشت و قریب ده کس نامی را
بدست خود بکشت و قلعه را متصرف گشت، ۷ آ با: بب رس: خدایداد، زبده: اجداید

عقب او فرستاد و در حدود قزوین هر دو فریق بهم رسیده از صباح تا شب جنگ
کردند، میرزا ابابکر بطرف ری رفت و امیر عبد الرزاق باز آمد، میرزا عمر جمعی معتمد
را در سلطانیه گذاشته از راه سجاس[۱] و سرای آباقا روان شد، درین اثنا شیخ
خسرو شاهی از جانب سمرقند رسیده [آنرا][۲] امیرزا عمر مستقبل[۳] شد که هرچه از خزانهٔ
سلطانیه برده اند باندک زمانی حاصل کند و عمال را در مصادره کشید،
و میرزا عمر از راه اوجان عزم سر[۴] او کرده میخواست که امیر بسطام جاکیر را[۵] که پیش ازین
تخلفی ورزیده بود بدست آورد، امیر بسطام از راه قراباغ با میر شیخ ابراهیم ملحق شد
و باتفاق از آب کر گذشته در بردع نشستند، میرزا عمر پیش امیر شیخ ابراهیم
فرستاد که امیر بسطام را گرفته پیش من فرست، امیر شیخ ابراهیم عذر معلول گفت
۱۰ که حالا تابستانست و آنحضرت زمستان بقراباغ خواهد آمد بنده امیر بسطام را
باردوی همایون رساند، میرزا عمر غضب کرده و از آب ارس گذشته بموضع بابی[۶]
فرود آمد و امیر شیخ ابراهیم و امیر بسطام و پسران قرامان و سیدی احمد شکی از بردع
بکنار آب کر رفتند* و آبرا پناه ساخته و خندق زده متصد جنگ نشستند، و
میرزا عمر بتعجیل رفته نزدیک آب کر فرود آمد، و یکهفته هر دو لشکر در برابر هم بودند،
درین اثنا خبر آمد که میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر از حدود خراسان بازگشته بجلکاء عراق

---

۱ ک: سجاب، آ: سجاس، رس: سنجاس، با ب: مثل متن، زبده: سجاس، ا ا ر ک
به نزهة القلوب ص ۵۶ و ۶۲، ۲ با زبده: ابقا، ۳ از روی نسخ دیگر،
۴ رس: شیراز، زبده مثل متن، ۵ ک: جاکیرا، آ ب با و زبده مثل متن،
۶ ک (بهر موضع): ابراهیم، ۷ آ ب، ۸ فقط زبده: معقول ۹ آ: باپی، رس: بالی،
با مثل متن، زبده: بابی، ۱۰ زبده: لپسر، ۱۱ زبده: دکلانتران دترالکه در بازارحوق بردع
نشسته بودند چون خبر توجه امیر زاده عمر معلوم کردند بکنار کر فتند [رفتند]، ۱۲ زبده: زنکبار ربیشه،

عجم در آمدند[1] وسلطان بخت بیگه نیز با ایشانست، و در آن ایام میرزا ابابکر
دختر توگل اروس[2] بوقا خواستاری نموده طویها کردند و از بسطام بسه روز بدامغان
آمدند و دامغانیان ساوری و پیشکش فرستادند[3] و[4] لشکریان را در شهر نگذاشتند[5]،
وسمنانیان[6] بسبب فضولی که پیشتر نسبت بالشکریان میرزا[7] میرانشاه* کرده و
بعضی را غارتیده بودند درین کرت مجموع جلا کرده پناه بکوه بردند، چنانچه در سمنان
کسی نبود، و لشکریان سمنان را غارتیده[8] بخوار آمدند، میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر
امیر حسین[9] برلاس را بقلعهٔ شهریار[10] فرستاده خود نیز متعاقب رسیدند و قلعه را بتصرف
گرفتند[11]، و آنجا دانستند که امیرزا عمر باوجود هوای تابستان بجانب قراباغ
بجنگ امیر شیخ ابراهیم رفته، میرزا ابابکر اغروق را در سوق[12] بلاق* گذاشته
باده هزار مرد[13] بسلطانیه رفت، جمعی که آنجا بودند قلعه تسلیم نمودند میرزا ابابکر ۱۰
خواتین مرزا عمر و امراء او را بهرکس بخشید، و امرا و لشکریان میرزا عمر بمیانج گرم[14]
رود [ورق ۲۶۱] این خبر شنیده از و برگشتند و پیش میرزا ابابکر رفتند، [۲۶۱ ل]

---

۱ صاحب زبده افاده فرموده که چون میرزا امیرانشاه و پسرش رجوع بعراق کردند "بعضی از امراء که با ایشان بودند میل خراسان کرده بپیش بندگی حضرت [یعنی شاهرخ] آمدند" ۲ با رس زبده: ارس ۳ آ: فرستاده ۴ زبده: اما، ۵ ک: گذاشته، بب: بگذاشتند، رس: بگذاشتند، تصحیح از روی آ با و زبده (و زبده بعدش افزوده: وامیرزاده ابابکر چون تعجیل مینمود در رسیدن بعراق بدیشان ملتفت نشد، واز دامغان بسه روز بسمنان در آمدند) ۶ آ: سمنانی ۷ با رس ـــ، ۸ ک: غارتیده، ۹ آ: پیر حسین زبده: بیر حسین، ۱۰ آ با بب رس: شهرباز، زبده مثل متن، ۱۱ آ بب رس: گرفت، ۱۲ با: ساوخ بلاغ، رس: ساوج بلاق، زبده: ساق بلاق ۱۳ با رس: سوار ۱۴ ک آ: گرمرود، با رس و زبده مثل متن، در نزهة القلوب ص ۸۶ ذکری از میانج دگرمرود می آرد،

میرزا عمر با امیر شیخ ابراهیم صلحی شکسته بسته در هم بسته[1] مراجعت نمود، و نوّاب او
شیخ خسرو شاهی و بد نفسان دیگر تدبیری انگیخته گفتند: از متموّلان[2] چیزی بقرض
می باید گرفت و براه بر مال آینده نوشت که لشکر را بخرج احتیاج است، میرزا
عمر بخلاف رضا رخصت داده بیان قوچین و شیخ خسرو شاهی و سایر ظالمان
به تبریز رفتند و بدو روز مبلغ دویست تومان عراقی نقد کردند، و اکثر اکابر
تبریز از خان[3] و مان برافتادند، و جمعی را حکم بود که بقلعهٔ سلطانیه برند، امیر
بیان بزنجیر[4] ایشان را* از تبریز بیرون آورده، به اوجان رسانید، و میرزا عمر از
راه اردبیل[5] بمیانج گرم رود رسیده دانست که لشکریان تمام مواشی[6] رعایا را
غارتیده بودند، و بسلطانیه رفته، و آنجا خبر استیلاء میرزا ابابکر بر سلطانیه محقق
۱۰ شد، امراء مثل عمر تابان و سلطان سنجر[7] امیر سیف الدین* و عبدالرزاق خداداد[8]
و غیرهم[9]* بطرف میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر رفتند و باقی متفرق شدند، نشان
زوال ملک آنست که بر بیچارگان ظلم روا دارند، کرا در خاطر گنجید که اساس
دولتی چنان مؤکّد بسهل فرصتی از هم فرو ریزد! و میرزا ابابکر عمر تابان[10] و فرزندان
او را تربیت کرده باقی امرا را بیاسار[11] رسانید و امیر بیان و شیخ خسرو شاهی در اوجان

---

[1] صاحب زبده می گوید که میرزا عمر بالضروره جمعی را از اکابر و موالی برای صلح درمیان کرده
"مثل مولانا قاضی سکل (کذا) و مولانا نظام الدین شامی مؤلف کتاب ظفرنامه و غیرهم"

[2] فقط رس: که از (بجای از) [3] آ: خوان، [4] آ: ایشان را بر جر،

[5] آ: ارده بیل، [6] ک ت آ: گزمردو، زبده مثل متن، [7] زبده: سلطان سنجر
بن امیر الخ [8] آ: خدایداد، با بب رس: و خدایداد، عبدالرزاق پسر خداداد است
(رک برص ۲۷ س ۶) [9] زبده: و عاشق و پدرش امیر یحیی برادر کالو با پسران و بسیاری از بسیاری
دیگر، [10] آ: تابان را، [11] آ: بیاساق،

خبر ویران شدن میرزا عمر شنیده ایشان نیز بازمانه یار شدند و مالها بسلطانیه پیش میرزا ابابکر آوردند، و شیخ ظالم بفرمودهٔ میرزا ابابکر مصلوب[1] گشت، و میرزا ابابکر تخت زرین ترتیب نموده میرزا امیرانشاه را به پادشاهی نشانید[2] و چند روز بعیش گذرانید[3]،

و میرزا عمر از جانب گاورود بمراغه رفت و بمدد امیر خالق[4] ترکمان و سالیق برلاس و جمعی از مردم سلدوز عازم تبریز گشته، علیکه پسر خالق[5] برسم منغلای به تبریز آمد و بیراهی آغاز کرده ترکمانان ناموس مردم می بردند، رعایا غوغا کرده خواجه پیرعلی را که حکم[6] صدهزار آورده بود[7]* کشتند، [و][8] دروازها محکم کرده ایستادند، میرزا عمر کسان بنصیحت فرستاده، شهریان گفتند: میرزا عمر شاه و شاهزادهٔ ماست اگر بشهر آید حاکم است اما ترکمانرا نمیگذاریم، میرزا عمر ترکمانان را اجازت جنگ داده ایشان مسلح[9] رو بشهر نهادند، و قاضی غیاث الدین و خواجه عبدالحی[10]* قزوینی ۱۰

ع جان کمروار بر میان بستند[11]،

و جنگهاء مردانه کرده ترکمانان را در شهر مدخل ندادند، و درین حال آمدن میرزا ابابکر محقق شده میرزا عمر بطرف مراغه عزیمت[12] نمود،*

---

۱ با: مغلوب، صاحب زبده گوید در روز جمعه بیست و هفتم ربیع الآخر سنه ثمان و ثمانمایه در سلطانیه مصلوب گشت، ۲ با رس: نشانید، ۳ آ ب: گذراند،

۴ آ ب: جالق، زبده مثل متن، ۵ آ ب و زبده: جالق،

۶ زبده: حکم امیرزاده عمر آورد که مردم شهر مبلغ صدهزار دینار بجهت اخراجات لشکر بدهند،

۷ از روی با ب رس، ۸ با رس —، ۹ فقط در آ —،

۱۰ زبده: عبدالمحسن، و این مطابق است بر ص ۴۳ س ۷، و غالباً همین صواب است،

۱۱ با: بسته، زبده مثل متن،

۱۲ با، رس: رفت،

ذکر احوال مظفر الدین میرزا ابابکر و جلوس او باستقلال بر تخت سلطنت

میرزا ابابکر[1] را مخصوصان او بر آن داشتند که سلطنت بنام خود کرده اختیار بدیگری[2] ندهد، آن سخن بسمع رضا شنیده طوی عظیم[3] فرمود و بر تخت نشسته پدر را خلع کرد و احکام بعنوان[4] این اعلام باطراف فرستاد، و امیر[5] بیان به تبریز آمد[*]، رنود و اوباش که پیشتر ترکمانانرا در شهر نگذاشته بودند امیر بیان را نیز مدخل ندادند بخیال آنکه این جماعت از پیش خود به تبریز آمده اند و میرزا ابابکر هنوز در ری است، امیر بیان در شنب غازان نزول کرد و خبر یافت که امیر دولدای و خواجه[6] بردی بمدد میر سند و او را فوتی حاصل شد، روز دیگر قراول خبر داد که شیخ قبائی[7] [قبانی] و قاضی عماد الدین از طرف مخالف با دو هزار مرد رسیدند، و همین روز خواجه بردی[8]

۱۰

خبر آورد که فردا امیر دولدای[9] با لشکر ها میرسد[10] ع

خواب از چشمش[11] برفت امشب که فردا کی رسد

---

[1] در ابتدای این فصل صاحب زبده می گوید: امیر زاده ابابکر در غرهٔ جمادی الاول سنهٔ ثمان وثمانمایه از دار السلطنهٔ سلطانیه بطرف ری روانه شد که پدر و مادر و اغراق را انجا گذاشته بود و در راه شکار کرده و عشرت کنان تا بقلعهٔ شهریار برفت و پدر و مادر و امرا را بدید و هر کس را بقدر او تشریفات و انعامات مخصوص گردانیده، لبعضی از امراء خاصه و اناقان او گفتند الخ، [2] فقط ک: بدیگر، [3] آ: بعظمت، [4] ب: بانواع، [5] زبده: در یازدهم جمادالاول مذکور امیر بیان توجین و بهلول برلاس و اصحاب دیوان بتبریز آمدند، [6] زبده: خواجه بیر حسین (بجای خواجه بردی بهر موضع)، [7] ک: قبائی، آ، ب: قبالی، رس: قسانی، زبده: قبانی (در دو موضع وقسانی در یک جای)، [8] آ: ؛ [9] بارس: سوار، [10] فقط ک: بولدای، زبده مثل متن، [11] بارس: چشم،

امیر بیان توقف نمود[۱] و با چهار صد سوار بران دو هزار زد، رسیدن همان (۲۶۱ ب)
بود و شکستن مخالفان همان، درین اثنا امیر بیان شنید که شیخ قصاب با جمعی
بمدد این جماعت از شهر می آید، ترک تکامشی[۲] کرده روی بطرف شیخ قصاب آورد
و بیک حمله رمهٔ او نیز گوسفندوار از بیم سنان بیان رم خوردند، و امیر بیان بشنب
غازان باز آمد[۳]، روز دیگر امیر دولدای آمد، تبریزیان[۴] دانستند که میرزا ابابکر میرسد
باستقبال امیر دولدای آمده[۵] او را بشهر در آوردند، امیر دولدای در راه شیخ قصاب
و خواجه عبد المحسن قزوینی را[۶] و جمعی پیشوایان را گرفته خواست که سیاست کند
امیر بیان مانع آمد، و امرا دو شب در شهر بودند[۷] و بهلول برلاس را داروغه در
شهر گذاشتند و بطرف مراغه رفتند،

ذکر رسیدن میرزا ابابکر بدار الملک تبریز

۱۰

میرزا ابابکر در آخر جمادی الآخر[۸] بعظمت تمام در دولتخانهٔ تبریز فرود آمده لشکریان
در موسم زمستان بخانهای تبریزیان در آمدند و خرابی تمام باحوال رعایا راه یافت؛
ناگاه خبر آمد که میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر در معاونت میرزا عمر اتفاق

---

۱ ساس: بنمود، ۲ ک آ: تکامشی، اما رک به لغات نوائیه، در با زیر این کلمه
نوشته است: تعاقب، ۳ آ ـــ، ۴ رس ـــ،
۵ آ ب با رس ـــ، ۶ آ: بوده، ۷ زبده: بیست و هفتم،
۸ آ: الاخری (بجای الآخر)

نموده اند و میرزا رستم اغروق میرزا ابابکر را که در ساوق بلاق[1]* بود غارتیده، میرزا ابابکر امیرک منجمان را[2]* با جمعی پیشتر فرستاده خود نیز از تبریز روان شد و لشکر او هرچه یافته غارت کرده کاروانی متموّل که از سلطانیه می آمدند[3] (کذا) نیز غارت یافتند[4]، و از راه سلطانیه عازم اصفهان شده بجربادقان رسید، و لشکرهای میرزا عمر و میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر پیش آمده بدو سه منزلی[5]* یکدیگر رسیدند، درین ولا خبر آمد که امیر بسطام تبریز را گرفت، میرزا ابابکر مهم[6] تبریز را اهم دانسته ایلچی پیش شاهزادگان فرستاده بجانب آذربایجان[7] بازگشت، شاهزادگان مشورت کرده گفتند قریب پنجاه هزار سوار و پیاده جمع آمده و میرزا ابابکر روی گردان و پدر و مادر را ازو ناراضی و لشکریان دودل و مخالفان ممالک را متفرق، فرصت غنیمت است، و رای بر آن قرار گرفته در عقب او روان شدند، میرزا ابابکر در غروق[8] ارغون[9] بولایت سجاس خبر توجه ایشان شنیده مراجعت نمود و عازم اصفهان شد، و امرا و لشکریان را گفت درین یورش با من یکجهت باشید اگر خدای تعالی مرا فرصت بخشد از سخن شما تجاوز نکنم و بهرچه صلاح بینند عمل کنم و بهر طرف که خواهید عزیمت نمایم، و[10] در حدود درگزین بهم رسیدند[10]*،

---

[1] با: ساوخ بلاغ، رس: ساوج یلاغ، زبده: ساوق بلاق، نزهة القلوب: ساوج بلاغ.

[2] با ب رس: منجان را، رک بر ص ۲۴۹ س ۳، در زبده ذکر امیرک را درین موضع ندارد، [3] آ: آمد،

[4] آ، یافت [5] زبده: چنانچه ما بین فریقین دو منزل بیش نبود، [6] آ ب رس —،

[7] آ: اذربیجان، [8] با: قروق، رس، عرق، زبده —، برای قروق ارغون رک بر لیسترنج ص ۲۲۲،

[9] رس: اغرون، زبده —، [10] زبده، برین مقرر کرده متوجه اصفهان شد و در روز چهارشنبه غرهٔ ذی القعده سنه ثمان و ثمانمایه بحدود درگزین،

ذکرِ رفتن میرزا عمر بطرف عراق فارس[1]* و باتفاق میرزا پیر محمد و برادران بجاربه[2] آمدن

میرزا عمر از تبریز براهِ مراغه بهمدان آمد، حاکم آنجا ارشیون[3] گفت مارا طاقتِ مقاومتِ میرزا ابابکر نیست پیش از هجوم سیلِ بلا فکرِ نجاتی باید کرد، و بعد از تأمّل عازم شیراز شدند که از میرزا پیر محمّد* استمداد نمایند، از حدود جُربادقان قاصد فرستاده میرزا رستم را آگاهی داد[4]، میرزا رستم خواصِ خود را پنج روزه[5] باستقبال روان کرده خدمتهای لایق بجای آوردند، و در حدودِ اصفهان میرزا رستم با سادات و علما پیش رفته او را باحترام تمام بشهر آورده طویها کرد، میرزا عمر میرزا رستم را گفت: سلاطینِ ماضی در ایّامِ نکبات و حدوثِ بلیّات بیکدیگر ملتجی شده توقّعِ اشفاق داشته اند و اگر دران باب اهمال ورزیده اند علی مرّ الدهور

۱۰ برزبان نزدیک و دور مطعون و مهجور بوده اند و من بمهمّی کلّی آمده ام و تا شما برادران جمع نشوید برابرِ میرزا ابابکر نمیتوان رفت، وظیفه آنکه ایلچی فرستاده میرزا پیر محمّد و میرزا اسکندر را طلب داریم و تا آمدنِ ایشان اغروقِ میرزا ابابکر که در سوق بلاق[6]* غافل نشسته بدست آریم، برین قرار ایلچی فرستادند، و از اصفهان [ورق ۲۶۲] ایلغار کرده بر سر اغروقِ میرزا ابابکر رسیدند و (۲۶۲ ل)

---

[1] آ: عراق و فارس، زبده: اصفهان و آن دیار و آن نواحی، [2] با: میرزا ابابکر د بجای آمدن، بظا هر داد را از " و باتفاق" حذف کرده باشد اما ضبط نکرده ام، [3] بب: ارشیون، رس: ارسیون، زبده: ارشیون، [4] زبده: فرزندان امیرزاده عمر، [5] آ: دادند، [6] فقط با: روزه راه، [7] با: ساوخ بلاغ، زبده: ساوق بلاق ری،

اصفهانیان همه را گرد[1] هیچ[*] کرده خواتین و اطفال و قمایان و اسپان[2] و استران و شتران گرفتند و سلطان بخت بیگم و یک حرم میرزا میرانشاه را کوچانیده از ساری[3] قمش ری بازگشتند، و توکل برلاس و امیرک منجم[4] و امراء دیگر که بر سر اغروق بودند[5] و دور شراب میخوردند با وجودِ مستی در عقب آمده جنگی سخت کردند، امّا چون لشکر میرزا عمر غلبه بودند[6] چیزی نتوانستند ستد و تمام اموال به اصفهان رسید،

میرزا عمر عازم[7] شیراز شد و میرزا پیر محمد بخود استقبال کرده بازارها آرایش داد و او را بحرمت عظیم بشهر درآورد، و چند روز طویهای بزرگ فرموده نوکرانِ او را بعواطف پادشاهانه نوازش نمود، و زمستان بعیش گذرانیدند اوّل بهار متوجّه اصفهان شدند و میرزا اسکندر از طرف یزد رسیده باتفاق بجرباد قان آمدند و میرزا ابابکر نیز با سپاهی[8] خویش پیش آمده در نواحی ۱۰ درگزین در موضع خرزه[9] بهم رسیدند، دو لشکر چون امواج بحر اخضر بر یکدیگر زدند

بیت

دُهاده درآمد ز مرد و سپاه	جهان شد ز گردِ سواران سیاه

چندان تیغ بر یکدیگر زدند که شمشیر آهنین دل بر حالِ جوانانِ طرفین خون گریست، و چندان خدنگ جان ستان ریختند که پشت کمان از بارِ آن اندوه منحنی ست، ازان زمان که تیغ صبح از نیامِ بام برآمد تا آن هنگام که شادُروانِ شام باز کشیدند آتشِ قتال التهاب و نائرهٔ جدال اشتعال داشت، چهار هزار سوار

[1] ک آ بآ رس: کرد هیچ، بب: کرد نیچ، زبده: کرد بیچ، [2] زبده: اسبان، [3] بآ: سارو، [4] آ: منجان، بآ بب رس: منجان، زبده: منحان، — رک ب ص ۴۴ س ۲، [5] آ: بود، زبده مثل متن، [6] آ: عازم، [7] آ: سباه، [8] آ: خرسره، بآ رس: جزیره، زبده: بموضعی که بخرزه معروفست از توابع درگزین — مذکوراست در بیهقی ۱: ۶۲۲، [9] زبده: در اوّل ذی قعده سنه ثمان و ثمانمایه،

وپیاده از طرفین بقتل آمد، و هر دو لشکر عنان برتافته ع

بمنزلگه خویش باز آمدند

و[1] از طرفین آن شب تا روز پاس داشتند*، علی الصباح هر دو سپاه در جنبش آمدند، میرزا ابابکر با هفتصد سوار نامدار بر قلب لشکر میرزا پیر محمد زده از پیش براند و دیگر از امجال توقف نماند و هزیمتیان تا اصفهان عنان باز نکشیدند،

و لشکر میرزا ابابکر غنیمت بسیار گرفته، در ییلاق آلغر بلاق[2]* جهت گرمی هوا چند روز توقف نمود، و امیر زیرک و امیر عمر تابان را با پسر و برادر بدین[3] گمان که میل خراسان دارند* و در جنگ سستی نموده اند بقتل آورده عازم اصفهان شد، و امیر پیر حسین برلاس با[4] جمعی امرا* از جهت قتل امیر[5] زیرک و امیر عمر[6] متوهم شده فرار نمودند و باصفهان در آمده[7]، اصفهانیان اکثر رعایاء بیرونها را با علوفهٔ که میسر شد بشهر در آوردند و قلعهٔ طبرک را استحکام داده، میرزا ابابکر بیک فرسخی اصفهان رسیده فرمود که کسی باغات و عمارات را تعرض نرساند تا مگر اصفهانیان مطیع شوند، و سه روز توقف نموده با خواص[8] نوکران بکوچهٔ[9] باغها* در آمد، و مردم شهر فرصت یافته بجنگ پیش آمدند و بسیار زخم دار شده از طرفین بازگشتند، و شب تا روز پاس داشتند[9]، میرزا ابابکر روز دیگر با مجموع لشکر میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته بکوچهٔ[10] باغ* در آمد و جنگ در پیوست، و دو هزار

۱۰

[1] زبده ـ، [2] آ: الغربلاق، با: الغیر بلاغ، زبده: الیغر بولاق،

[3] زبده: متهم بودند بدانک بجانب خراسان خواهند رفت، [4] زبده: والوس اعلان،

[5] ک: میرزا، آ و زبده مثل متن، [6] با زبده: عمر تابان، [7] آ ب رش: آمد، با: آمدند، [8] زبده: ملوجهٔ باغات اصفهان، [9] آ: داشت، با مثل متن،

[10] زبده: بکوچهٔ باغها،

آدمی از مردم شهر بقتل آمده سه سردار گرفتار شد و اهالی شهر گریخته و لشکریان تا در دروازهٔ لُنبان[1] رفته مردم را در زیر دست و پای اسپان در آوردند و اگر میرزا ابابکر رحم نفرمودی بیشتر[2] آن بود که شهر مسخّر میشد*،

روزی دیگر سادات و اکابر ایشان طلبیده قبول کردند که هرچه از سوق[3] بلاق* ری آورده اند باز دهند و خطبه و سکّه بنام میرزا میرانشاه[4] کنند، و هرچه از احشام ری برده بودند باز فرستادند و روز دیگر میخواستند که بجمیع شرایط قیام نمایند، میرزا ابابکر از آن قرار | برگشته[5] گفت، وظیفه آنکه شهر را بقهر بستانیم و هرچه خواهیم (۲۶۲ ب) حاصل کنیم، وصباح لشکرها سوار شده[6] و تورها[7]* و نردبانها برداشته بدر شهر آمدند[8] و از طرفین جنگ بسیار کردند، شهریان چون دانستند که میرزا ابابکر نقض عهد کرد ترک باغات گرفته[9] محافظت خود نمودند، و لشکریان در[10] حوالی ۱۰ شهر خرابی بسیار نمودند*، و میرزا عمر دانست که این شاهزادگان در برابر میرزا ابابکر کاری نمیتوانند کرد از ایشان جدا گشته عازم خراسان شد،

درین ولا میرزا ابابکر شنید که شیخ حاجی عراقی سلطانیه[11] را محاصره کرده و امیر شیخ ابراهیم به تبریز آمده (و) امیر بسطام جاگیر[12] در تبریز است، میرزا ابابکر با اصفهانیان

---

[1] ک آ: لنبان، بب د بُستان، رهس: لبنان، زبده —، لُنبان دهی است باصفهان (فرهنگ آنندراج)،

[2] زبده: اکثر آن بودی که در شهر میسر شدی بسبب آنک اکثر اهل شهر بغایت سراسیمه و مضطرب گشته بودند، [3] بآ: ساوخ بلاغ، زبده: ساوق بلاق [4] آ: امیرانشاه

[5] ک: گشته، بارس: مثل متن، [6] آ و زبده: کرده [7] آ: آمد، رهس: مثل متن، زبده: رفتند،

[8] آ: کرده و تورها — برای تورک به یزدی ۱: ۱۰۱، ۱۳۵، ۶۵۴، ۶۸۳، و آن سرپیست قد آدم رک به شامواحی ص ۶۶ [9] زبده: مدت یکماه در حوالی اصفهان هرچه ممکن بود از خرابی بجای آوردند [10] زبده: قلعهٔ سلطانیه [11] بعدش زبده + : شروانی،

[12] زبده: جاگیرد،

گرگ آشتی کرده مراجعت نمود و بدرگزین رسیده شیخ حاجی از در سلطانیه[1] بر خاست و بطارم رفت و خبر آمدن سلطان احمد به تبریز تیز شد، و بقایای قضایا در سال آینده شرح داده آید، انشاء الله تعالی،

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد و قتل میرزا[3] سلطان حسین*

میرزا سلطان حسین نبیرهٔ حضرت صاحبقران بود از جانب مادر جوانی[5] بهادر اما* بغایت متهتک و بی عاقبت، پیشتر گذشت که[6] در حوالی اندخود* بی موجبی از اردوی حضرت خاقان سعید فرار نمود و در[7] نواحی کش پیش میرزا خلیل سلطان رفته بعنایت مخصوص شد، و میرزا خلیل سلطان چون وجهی[8] که از خزانه* جهت میرزا پیر محمد بن میرزا[9] جهانگیر مقرر کرده بودند نداد و میرزا پیر محمد[10] در بلخ بود میرزا خلیل سلطان جمعی امرا را چون امیر الله داد و امیر ارغونشاه و تیمور خواجه و خواجه یوسف[11] را در رکاب میرزا سلطان حسین بکنار جیحون فرستاد تا از طرف میرزا پیر محمد[12] خبر باشند، ناگاه میرزا سلطان حسین را خیال سلطنتی در دماغ پیدا

---

[1] زبده: قلعه سلطانیه [2] ک: خواست، زبده: خواسته، [3] بب رس ک: امیرزاده الخ، یا: سلطان حسین میرزا،

[4] زبده: از مادرش و بدرش امیر محمد موسی که برادر تومان آقا بود، آما رک به یزدی ۲: ۳۵۰، که نام پدر سلطان حسین را محمد بیک بن موسی نوشته است،

[5] ک: اما جوانی بهادر، تصحیح از یزدی ی، - وی درین وقت ۲۶ ساله بود، رک به یزدی محل مذکور، [6] زبده: که بعد از وفات حضرت صاحبقرانی در آخر رمضان سنه سبع و ثمانمایه پیش بندگی حضرت صاحبقرانی ..... آمد، در حوالی اندخود الخ، [7] زبده: در اوایل شوال سنه المذکور، در نواحی [8] در زبده ذکر بعضی از خزائن بندگی حضرت کرده است که خلیل سلطان مقرر کرده بود که پیش پیر محمد فرستد، [9] آ، ب رس -، [10] زبده: پیر محمد جهانگیر [11] آ ب رس - [12] بارس: باخبر،

شد امرا را طلب داشت و فرمود[1] که* امری حادث شده که غیر امرا دران محرم[2]
نیست[3]، جمیع امرا در خانهٔ[4] او جمع شدند و او بر در خرگاه نشسته ببیت
نوکر خود را نیزها، مار آسا بدست و تیرها، قضا مضا در شست با تیغ و خنجر و گرز
و سپر فرمود که امرا را مقید ساختند امیر تیمور خواجه و خواجه[5] یوسف را شربت شهادت
چشانیدند[6] و باقی امرا امیر الله داد و امیر ارغونشاه و مبشر و سعادت را لرزه براندام
افتاده زانو زده زبان تضرع بکشادند، بعد از شرایط پیمان و غلاظ ایمان
خون ایشان بخشیده نایب خود ساخت، و خانیکه حرم میرزا محمد سلطان را که از سمرقند
بطرف بلخ پیش میرزا [پیر] محمد میرفت غارت کرده و اموال و تجملات پادشاهی
گرفته بنوکران داد، لشکرها طوعاً و کرهاً فرمان او را منقاد شدند، و لشکر آراسته
عازم سمرقند شد،   ۱۰

و میرزا خلیل سلطان خبر یافته انگلکاء[7] فراوان* بلشکریان داد و او[8] آخر ذی حجه[9]
از سمرقند بیرون آمد ع بطالعی که قضا از و بود بفتح بشیر، و بادکردار بیت

بزین اندر آمد که زین راند ید   همان نعل اسپش زمین راندید

و در نواحی کش در موضع جکدالک[10] ع بیکدیگر رسیدند آن دو لشکر
و پیش از انکه صفها راست شود امیر الله داد و امیر ارغونشاه و باقی امرا بطرف
میرزا خلیل سلطان رفتند و اکثر لشکر نیز موافقت نمودند، و ذلك فی ثامن[11]

---

[1] آ: فرمود و گفت ، [2] ک رس: مجرم، آ شل متن، [3] رس: نیستند،
[4] زبده: خوابگاه، [5] آ ب: امیر خواجه ، [6] آ: چشانید، با: جشانیده،
[7] از روی زبده ، [8] زبده: ادکلکای بی قیاس — در اللغات النوائیه اوکالکا بمعنی عطیه است،
[9] آ: آخر ذی الحجه، زبده شل آ باضافه "سنة سبع و ثمانمایه"
[10] زبده: جکدلک، [11] ب: —،

محرم الثامن[1] لِثمانَثَمانمائه[2]، میرزا سلطان حسین چاره فرار[3] دید و میرزا خلیل سلطان مظفر و منصور بسمرقند آمد، و میرزا سلطان حسین در نواحی اندخود و شبرغان به امیر سلیمان شاه پیوست و بحسن تدبیر و لطف تقریر امیر سلیمانشاه را از راه برده میان ایشان پیمان بایمان اتقان[4] و استحکام یافت و عهود بخلود [ورق ۲۶۳] استقرار پذیرفت، میرزا پیر محمد پیش امیر سلیمانشاه فرستاد[5] [و] قبایح افعال (۲۶۳و)
[و] فضایح اعمال او را برشمرده گفت: سلطان حسین دشمن من است او را گرفته پیش من فرست، امیر سلیمان شاه بآن سخن اصلا التفات ننمود، امیر زاپیر محمد ازین حمیّت چون آتش برافروخت و بسان برقِ خاطف[6] و بادِ عاصف برسرِ ایشان شبخون آورد، ع طاقت پنجهٔ شیران نبود روبه را،
۱۰ عازمِ هراة شدند و شرفِ دستبوس حضرت خاقان سعید یافته بعواطفِ پادشاهانه مخصوص گشتند و آنحضرت درباب ایشان مشورت فرموده فرمان شد که ولایتِ[7] سرخس سیورغال امیر سلیمان شاه باشد و حالا صد هزار دینار کپکی و اسپانِ خوب عنایت نموده مقرر شد که بجانبِ خراسان رفته به امیر مضراب و شیدِ[8] خواجه بپیوندد، و این دران وقت بود که میرزا امیرانشاه در حدودِ کالیوش[9] بود، و درباب آن خودرای یعنی امیر[10] زا سلطان حسین ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت عرضه داشتند که آن نادان فتّان[11] و مبتاک بی باک در زمانِ حیاتِ

---

[1] رس ـــ، [2] ک: الثمانمائه، [زبده، وکان ذلک من (فی) محرم الحرام سنه عشر وثمانمایه !]
[3] رس: درفرار، [4] ک با: اتفاق، [5] فقط رس: خط فرستاد،
[6] ک، حاطف، زبده: خاطر، [7] زبده: بال ولایت، [8] زبده: سعید،
[9] ک: کالیوس، با: کالپوش، بب مثل متن، زبده، کلبوش، [10] آ با بب رس: میرزا،
[11] بب: قتّال، زبده مثل نسخ مطلع،

حضرت صاحبقران در سمرقند و باز در شام یاغی[1] شد، و بعد از فوت آنحضرت با امرا خلاف کرد، و درین ایام از اردوی ظفر اعلام بی موجبی روگردان شده پیش میرزا خلیل سلطان رفت و امراء او را بقتل آورده قصد او کرد و اموال خانیکه بتاراج داد اکنون نباید که ناگاه و عیاذاً[2] بالله فتنهٔ بزرگ ظاهر شود که جبر کسر [آن][3] را جز بهانهٔ تقدیر در خزانهٔ تدبیر چیزی نماند[4] و در احوال او دلائل نفاق و در افعال او مخایل شقاق ظاهر و پیدا و باهر و هویدا است ع

بود نشان عداوت عیان ز سیمایش

یرلیغ همایون از موقف جلال نفاذ یافت و امیر نوشیروان برلاس میرزا سلطان حسین را در بیرون [درب][5] عراق بقتل رسانید، امیر سلیمان شاه که با او عهد و میثاق داشت در طوس این خبر شنیده تنگدل شد و اظهار خلاف کرد، ۱۰

ذکر یاغی شدن امیر سلیمان شاه و سایر قضایا که در خراسان وقوع یافت

امیر سلیمانشاه قاصد فرستاده پیغام داد که اگر حضرت خاقان سعید نوکری این بنده را خواهانست امیر شاه ملک را از پیش براند و نوشیروان برلاس را بقتل رساند، چون این پیغام ناخوش بسمع اعلی اسمعه الله البشائر رسید آتش غضب زبانه زده باحضار لشکرها مثال داد و عزیمت جانب طوس و مشهد تصمیم

[1] رک به یزدی ۲ : ۶۸۰ و ۱۴۳ ، [2] آ ب ب رس ، زبده : العیاذ [3] قیاساً افزوده شد، ک آ با زبده — ، [4] ک : نماید، تصحیح از روی با رس ،

[5] از روی آ ب ب و زبده ، رس : عرب ، ا — درب عراق نام درب مغربی هرات بود، رک به پیشتر پنج ص ۲۰۹ ،

یافت، و رایات همایون با لشکر ها و ازدحام تمام بساری قمش[1]* جام رسید و آنجا
نوکر امیر سلیمانشاه آمده عرضه داشت که امیر عبدالصمد بن امیر سیف الدین را
که داماد و محل اعتماد او بود طلبیده، حضرت خاقان سعید امیر عبدالصمد را رخصت
فرمود [و[2] فرمود] که امیر سلیمانشاه را گوید که در معارک و مقامات مشهور خدمات
پسندیده از تو بظهور آمده، و حقوقی که ترا در دولت قاهره ثابت است از شرح و
بسط استغنا دارد، و همیشه بجلیهٔ[3] هنر مترشح (کذا) و به کمال عقل متوشح*، و
بوسایل فضایل متمسک و بآداب آداب متعلق، و بسماحت خلق و فصاحت نطق
و طهارت ذیل و غزارت[4] فضل و رزانت رای[5] و متانت فهم[6] و نزاهت نفس
و نباهت قدر از امراء زمانه ممتاز و بیگانه[8] بوده و حضرت صاحب قران ترا بمثابهٔ
فرزندان و برادران دانسته، روز بار[9] از* اهل اعتبار و وقت کار شمشیر آبدار[10]، ۱۰
واعتقاد و اعتماد ما بر سیرت خوب و سریرت مرغوب[11] در تزاید و تضاعف است
میباید که بی اندیشه متوجه شوی و اگر کسی[12] را* شکایتی باشد بحضور بغور آن رسیده آید،
امیر عبدالصمد پیغام رسانیده[13] امیر سلیمانشاه عذری چند ناسموع ر۲۶۳ب
تقریر کرده گفت جمعی چند[14] در اضاعت حقوق من سعی مینمایند و حالا

---

۱ آ: بسار و قمس، زبده: بسیاری غمش ۲ از روی آ، ۳ زبده: بجلیت
هنر خرد موشح و کفایت معظلات مهمات ملک مترشح، ۴ ک آ ب ب زبده: غرارت،
رس: غرازت، ۵ زبده: عقل، ۶ زبده: رای ۷ ک: نیاهت، ب ب: پاهت،
۸ نسخ دیگر: یگانه ۹ ک ت د بازار، زبده: ازان روز باز درمیان امراء ارکان دولت از معتبران
ممتاز [آ: از معتبران ممتاز] و در وقت کار در دل دشمنان حضرت همچون تیغی جان گداز،
۱۰ آ بعدش + : بوده ۱۱ رس: تودر، ۱۲ آ ب ب رس: ازکسی، آ:
کسی، (زبده: اگر چنانچه از کسی شکایتی دارد)، ۱۳ آ: رسانید ۱۴ آ ـــ،

ملازمت آنحضرت بعسل مصفی ماند که از بیم نیش زنبوران بنوش آن نتوان رسید،
تنعمات[1] فراوان و لذات بیکران از آن دولتخانه دیده ایم[2] اکنون که سیر در
لوزینه و نمک در پالوده باشد[3] چه حلاوت ماند، و امیر عبدالصمد در
آمدن مبالغه مینمود و امیر سلیمانشاه مقرر کرد که امیر جهانملک آید تا یراق[4] ببینیم*
و امیر سلیمانشاه بجانب قلعهٔ کلات رفته آنرا محکم ساخت و بعضی متمردان پیش او جمع آمدند،

حضرت خاقان سعید در ولایت جام میرزا الغ بیگ را بر سر اغروق
گذاشته و امیر شاهملک[5] را در رکاب او باز داشته از قریهٔ خرجرد ایلغار
فرمود، و چون رایت آفتاب آیت سایهٔ همایون بر صحرای طوس و مشهد
مقدس[6] انداخت امرا که در سرحد خراسان بودند و میرزا امیرانشاه[7] و میرزا ابابکر
۱۰ را بجانب[8] عراق* یراق تمام ساخته روان فرمودند درین ولا باز آمده شرف
بساطبوس یافتند، و امیر عبدالصمد از پیش امیر سلیمانشاه آمده سخن او بعرض
رسانید و آنحضرت برحسب التماس او امیر جهانملک را پیش او فرستاد و میرزا
الغ بیگ و امیر شاهملک با اغروق به اردوی همایون پیوستند، و امیر جهانملک رفته و
سخن گفته امیر سلیمانشاه بوعده وفا نکرد و چون جهانملک باز آمد آنحضرت امیر معراب را بجانب کلات فرستاد،
درین ولا قاصد[9] امیر چرکس[10] بن[11] امیر تومان* رسید و بموقف

---

[1] ببب: نعمات [2] آ: ام [3] بآ ببب رس زبده: پیدا شد، [4] رس: بر فاقت ببینیم، زبده: من فرزند خود را مصاحب او پیش بندگی حضرت فرستم و بعد از دو ماه خود نیز متوجه شوم

[5] بقول صاحب زبده غرض از گذاشتن شاه ملک آن بوده که شکایت امیر سلیمن شاه از آنجا زود بود چون او حاضر نباشد شاید که امیر سلیمان شاه رغبت آمدن کند" [6] آ ـــ، [7] آ: میرانشاه

[8] بآ ـــ، [9] صاحب زبده گوید که قاصد از جانب ماخان آمده بود، [10] ببب رس: جرکس، آ: حرکس، زبده: جرکش [11] بآ ـــ، آبب رس: بن تومان، زبده: بن تیمان،

عرض رسانید که جماعت ترکمانان قراتتار[1] که حضرت صاحبقران ایشان را
از ولایت روم کوچانیده بمملکت ماوراء النهر رسانیده بود از آنجا گریخته
بدین سرحد آمده اند، حضرت شاهرخی امیر سید[2] خواجه و امیر شاهملک و
امیر جهانملک را فرمود که ایلغار کرده سر راه ایشان را[3] بگیرند[4]، و امیر سید خواجه
در اثناء راه پسر پیر پادشاه سلطان علی را که از سمرقند گریخته به استراباد میرفت
گرفته پیش حضرت فرستاد، آنحضرت او را تربیت کرده با خاتون پدرش بجانب
پیر پادشاه روان فرمود، و برادر سلطان علی سلطان حسین[5] را نگاه داشت،
و پیر پادشاه را استمالت داده پیغام داد[6] که بدستور زمان حضرت صاحب قران
آن ولایت بر ایشان مقرر است باید که تردد بخاطر راه ندهد[7] و از سر استظهار
پیش ما آید که درباره او عاطفت زیادت بظهور خواهد رسید، و رایات همایون ۱۰
متوجه کلات گشت، امیر سلیمانشاه کلات را گذاشته بجانب سمرقند گریخت،
وحضرت خاقان سعید بزیارت معظم وتربت مکرم صاحب السیر والطیر سلطان
ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره[8] مشرف شده سعادت زیارت بجای آورد، و اولاد
بزرگوار آن بزرگوار را نوازش فرمود، و امراکه بر سر راه اقوام قراتتار[9] * رفته
بودند جمعی را مقید ساخته بحضرت رسانیدند، و آنحضرت امیر سید[10] خواجه را
بجانب کلات فرستاد که آنچه از امیر سلیمانشاه مانده باشد ضبط نماید و آن نواحی

---

[1] آ: قراتاتار — رک بر یزدی ۲: ۵۰۱، [2] زبده: سعید، [3] بآ ب: رس —، [4] آ: کرند، ب رس: کیرند [5] آ بآ ب: حسن، در زبده گفته است که وی برادر خوردتر سلطان علی بود،
[6] آ: فرستاد، [7] آ: نداده،
[8] رس بآ ب بعدش + : العزیز [9] آ: قراتاتار زبده: تتار [10] زبده: سعید،

را از متمردان پاک ساخته قلعهٔ[1] که سلیمانشاه عمارت کرده خراب کند، و رایاتِ ظفر آیات بجانب دارالسلطنه هراة عود نموده هفتم جمادی[2] الاول* نزول فرمود،

درین اثنا ایلچی شاه قطب الدین از جانب سیستان آمده عرضه داشت که شاهانِ فراه شاه علی و شاه غیاث الدین پسران شاه جلال الدین یاغی خواهند شد[3]، و متعاقب همین خبر رسید، امیر حسن جاندار نامزدِ آن طرف شد که آن فتنه را تسکین دهد و هر دو برادرِ یاغی[4] را بدست آورده بیاسار رسانید و آن مملکت را از شر آن[5] ناپاکان* ایمن گردانید، [ورق ۲۶۴] (۲۶۴ ا)

ذکرِ عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان و شرح بقایای قضایای خراسان

۱۰ رای آفتاب اشراقِ سلطانِ آفاق یراق آن دید که میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک بجانب اندخود و شبرغان رفته ضبطِ آن طرف نمایند و رعیت را در باب دارائی و فرمان روائی آنچه یراق و مصلحت دانند فرمایند، و ایشان بآن سرحد رسیده چند سوار بزبان گیری از جیحون گذرانیدند، و سواران علیسی و

---

[1] ک آ مثل متن، در نسخ دیگر و زبده: قلعه‌را،

[2] با آ: ربیع الاولی، زبده: جماد الاول سنه ثمان و (ثما) ن مایه،

[3] آ: رسیدن، در زبده: متعاقب دستوا ز چند کس از شاه قطب الدین رسید ند و همین معنی عرضه داشت،

[4] آ: یاغی شده را بیاساق رسانید،

[5] آ: الیشان — آ[6] ـــ ،

خضر خواجه[1] را گرفته باز آمدند، میرزا الغ بیگ، خضر خواجه را پیش حضرت[2] خاقان سعید
فرستاد و عیسی را بجانب میرزا پیر محمد که در مدینة الرجال بلخ بود روان
فرمود، و امیر سید[3] خواجه مهمات قلعهٔ کلات که بعهدهٔ او بود[4] ساخته و
پرداخته بشرف بساطبوس رسیده مساعی او مقبول آمد، و چون بتجدید
پیرک پادشاه را گریزانیده و پسر او را گرفته و سرداران را بر انداخته و
خراسانات[5] را مضبوط ساخته بود و او خود پسر امیر شیخ علی بهادر که[6] شجاعت[7]
و دلاوری او محتاج بشرح[8] نیست حضرت خاقان سعید او را تربیت فرموده،
در کلیات مهمات ملکی و مالی صاحب اختیار مطلق و امیر الامرا شد، و روی
بضبط مملکت آورده عرضه داشت که مودود[9] گرم سیری تا غایت شرف
بساطبوس نیافته، فرمان اعلی نفاذ[10] یافت که امیر جهانملک متوجه جانب غور و ۱۰
گرمسیر شده دفع سرکشان و متمردان آن نواحی نماید، و درین ولا امیر[11] موسی کا و
امیر نمدک ولایت خوارزم را گذاشته* سعادت ملازمت دریافتند و بعاطفت پادشاهانه
مخصوص شدند[12]، و چون فصل شتا بآخر رسید رکاب نصرت انتساب بجانب
ییلاق بادغیس در حرکت آمد، و در منزل [قزل[13]] رباط خبر محاربهٔ

---

[1] در زبده بعدش + : نوجبین ، [2] آ — ، [3] در زبده بعدش + : بن جهانگیر

[4] زبده : سعید [5] آ، بپ رس — ، [6] با آ : خراسان ،

[7] کپ : شجاعت، آ مثل متن [8] آ بپ رس : شرح [9] کپ : داود ،

اما بر ص ۶۲ س ۵ مثل متن ، زبده : مودود [10] آ با آ : نفاذ [11] بقول صاحب زبده ،

"امیر موسا کا از خوارزم و امیر نمدک از خیوق آن ولایت را باز گذاشته" آمدند — در آ خوارزم

بجای "خوارزم را" [12] آ بپ رس : شد ،

[13] از روی زبده و با بپ و رس ، آ : قزلی ،

میرزا پیر محمد با میرزا خلیل سلطان رسید، و در موضع ستر کی[1] از طرف ماوراء النهر مهد علیا رقیه[2] خانیکه که دختر امیر کیخسرو بود [برسیده] فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطان زا آکه بیکی که حرم محترم میرزا الغ بیگ بود رسانید[3]، و حضرت خاقان سعید نشاط و انبساط فرموده چند روز بعیش و عشرت گذرانید ع

در جهان به ز عیش کاری نیست

ذکر محاربهٔ امیرزا پیر محمد جهانگیر و میرزا خلیل سلطان

در آن زمان [که] میرزا الغ بیگ و امیر شاه ملک به اندخود و شبرغان[4] رسیدند، امیر شاهملک بکنار[5] آب رفته پل بست، و میرزا خلیل سلطان بلب آب آمده قراولان او از پلی که امیر شاهملک بسته بود گذشته با نوکران امیر شاهملک جنگ کردند و دو تخواجه قرابت مشارٌ الیه[6] بقتل آمد، و از طرفین رسل و رسایل آمد شد کرده بر مصالحه قرار یافت، و میرزا خلیل سلطان بجانب سمرقند رفته امیر شاهملک نیز بازگشت، و میرزا پیر محمد امیر شاهملک را طلب کرده و در بلخ ملاقات کرده، میرزا پیر محمد از میرزا خلیل شکایت بسیار نمود و خواصّ او گفتند:

---

[1] زبده بعدش +: جهانگیر، [2] آ: سترگی، ب: سترگے، در زبده این لفظ را "سترکاء" نوشته است در ضمن احوالی که در مطلع بر ص ۶۰ سطر آخر مسطور است [3] عبارت زبده: رقیه خانیکه [که] دختر امیر کیخسرو خواهر سلطان محمود بود پرسید [برسید] و فر[زند] سعادتمند امیر زاده محمد سلطان نور الله مرقده اکه بیکی که حرم محترم امیر زاده ...... الغبیک گورکان بود رسانید، [4] فقط در ک ندارد [5] زبده: بجدود آمویه [6] ک: که بکناره غالباً محل صحیح این که در سطر بالا بود، [7] با آ: امیر (بجای مشار الیه)،

میرزا پیر محمد ولی عهد حضرت صاحب قرانست و تخت باو میرسد که او آقاست،
و میرزا پیر محمد[1] ایلچی پیش میرزا خلیل فرستاد و پیغام داد که حضرت صاحب
قران کجا وصیت فرموده که تخت و مملکت خلیل سلطان را باشد. میرزا
خلیل سلطان جواب گفت که: آن قادری که تخت و مملکت بحضرت امیر[2]
داده بود بمن نیز عنایت فرمود، و میرزا پیر محمد و امیر شاهملک ازین جواب
در تاب شدند و بدین سخن کلمهٔ اختلاف از هر کناره درمیان آمد ع

حدیثی بُوَد مایهٔ کارزار

(۲۶۴ ب) | لشکرها ترتیب داده از آب گذشتند و از آن طرف میرزا خلیل سلطان
لشکریان را احسان بیکران فرمود [ع] ومن وجد الاحسان قیداً تقیّدا[3]

---

[1] در ک "خلیل" را قلم زده بالاش "پیر محمد" نوشته، آ: خلیل اینی (بجای پیر محمد)، با آ ب: خلیل اینی و،
— در زبده بعدش مضمون سطر ۶ و ۷ (" و بدین سخن ..... کارزار") آورده
و پس از آن ذکر ایلچی فرستادن و جواب خلیل سلطان و لشکرکشی جانبین را،
[2] با ب: صاحبقرآن، [3] ب ب: تقیدا، در زبده درین موضع گوید: و آنچنان خزینه که
[مکرراً] از مدتها مدید باز آنچه در خزانها ملوک و پادشاهان و خاندانها قدیم ممالک [مکرراً] ایران و توران
و توابع آن چون روم و شام و هند و افرنج جمع گشته بتدریج در مدت حکومت امیر صاحب قران
انار الله برهانه در خزانهٔ ارک سمرقند جمع آمده از نقود و جواهر و اسلحه و اقمشه هر یک علاحده
چنانکه اگر خزینه را خواستی که تحقیق کنند مجموع محاسبان آنکه در هیچ دور رقم سیاهه [در اصل:
سیاست] چنانک درین دور ورزیده اند و بکمال رسانیده نبوده از [....] و احصا و ضبط
واستیفاء آن عاجز گشتندی جز نام و ننگ و دعای خیر چیزی باقی نگذاشت،
— نیز رک به یزدی ۲: ۷۲۲ بعد،

ودر حوالی نسف دو سپاه جنگجوی شیرخوی روی در روی آورده جنگ پیش
بردند و بزخم نیزه و تیر و گرز و شمشیر از پردلان نفیر برآمد بیت

تیرها در مغزها کرده مقر همچون خرد نیزها در شخصها همچون روان گشته روان*

غالب و مغلوب ممزوج شده ضارب و مضروب مخلوط گشته بود، میرزا خلیل
سلطان بقوّت بازوی دلاوران ماوراء النهر و جلادت پهلوانان خراسانی و
بهادران عراقی که هر یک چون برق از میغ تیغ* آتش میفشاندند و گرد نبرد
بباران خون می نشاندند بر قول میرزا پیر محمد حمله کرده از جای برداشتند و اول
جماعت ارلات گریخته جوانغار و برانغار پریشان شدند* و میرزا الغ بیگ
و امیر شاهملک چون دیدند که قول از جای رفت ایشان نیز عنان برتافتند
١٠ و احمال و اثقال بلخیان بدست سمرقندیان افتاد و خانیکه گرفتار گشت، و میرزا
خلیل سلطان درباره گرفتاران کرم فرموده همه را در حریم امن و نعیم احسان
جای داد و ذلک یوم الاثنین الثانی من رمضان،

و حضرت خاقان سعید این خبر شنیده عنان جهانگشای بآن صوب معطوف ساخت،

له در زبده گفته است که از ان طرف خلیل سلطان و جمعی خراسانیان و عراقیان و امیر برندق جهانشاه با
جند نوکران بر دست راست و امیر ارغون شاه و امیر سلیمان شاه بر دست چپ، و از ین طرف
امیرزاده پیر محمد در قول بر دست راست او نوشیروان برلاس و بر دست چپ امیر شاهملک
و یادگار شاه ارلات، ٢ زبده: کشته روان همچون روان، ٣ ک س: مجروح، آ مثل متن،
(زبده: ضارب بمضروب و غالب بمغلوب مختلط گشته) ٤ آ: تیغ میغ ٥ آ ب: می فشاند
٦ آ ب: می نشاند، ٧ زبده: گریختند امیرزاده پیر محمد روی برتافت
٨ بالبعدش +: و امان، زبده: عدل (بجای امن) ٩ آ با ب س
زبده: داد، ١٠ زبده: کان ذلک فی،

و میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک بشرف ملازمت رسیده[1] بموجب اجازت یکماه در ولایت بادغیس توقف کردند که اسپان ایشان فربه شود[2]، و در منزل ناری قشون امیر قناشیرین[3]* که آنحضرت او را پیش میرزا خلیل سلطان فرستاده بود مصحوب نوکر او باز آمده عرضه داشت که میرزا خلیل سلطان[4] ع عذر خواهی نموده میگوید که[5] ما بر همان عهد و پیمانیم امّا چون میرزا پیر محمد از آب گذشته بولایت ما در آمد با نیز جنگ کردیم و خدای[6] تبارک و تعالی نصرت داد*، حضرت خاقان سعید مزید جاونی قربانی[7]* را با نوکر میرزا خلیل سلطان فرستاد و پیغام داد که ما نیز بر همان عهدیم ع

بر همانیم که بودیم و همان خواهد بود

۱۰ امّا امیر سلیمانشاه[8] و ارغونشاه و احمد جهره بولایت ما در آمده خرابی کرده اند و چون سپاهی سپاه ما دیده اند کأنّهم حُمُرٌ مُستَنفِرَةٌ فَرَّت مِن قَسوَرَةٍ گریخته اند، اکنون ما تا کنار آب عزیمت داریم میباید که خلیل سلطان نیز بکنار آب آید تا ماجرای گذشته[9] داشته[10] ع

---

۱ زبده: پیش از رسیدن ایشان خبر رسیده بود که امیر سلیمان شاه و امیر ارغوان شاه و احمد جهره از آب گذشته اند و بحدود ولایت شبورغان و اندخود در آمده اند، بموجب آن خبر عزایم بادشاهانه . . . . در مسارعت بدان طرف تعجیل نمود، ۲ با: شوند ۳ آ: قناشیرین، زبده و ب مثل متن، ۴ آ ب رس —، ۵ فقط در ک، ۶ با —، در نسخ دیگر و زبده "تبارک و" را انداخته، ۷ ک: جادنی و قربانی (اما رک ب ص ۶۲ س ۴)، با حاونی قربانی، رس جانی قربانی، آ و زبده مثل متن، یزدی ۲: ۲۲۵ این کلمه را چون غبانی نوشته است، ۸ زبده بجای سطور آینده تا "عزیمت داریم" چون این جرأت معلوم شد ما نیز متوجه شدیم اکنون ما نیز تا کنار آب عزیمت داریم الخ ۹ با: ما را ۱۰ زبده: گذاشته،

عهد و میثاق تازه گردانیم

و اگر خود نیاید امراء معتبر فرستد تا با کسانِ ما سخن گفته بهر چه مقرر[1] شود از آن نگذریم، و چند روز موکب فیروز در ییلاق بورافان[2] و ایلار توقف نمود، و از انجا مزید جاونی قربانی[3]* آمده و دولتخواجه چنگیز[4] خان* را همراه آورده عرضه داشتند که آنحضرت هر کرا صلاح دانند بکنار آب فرستند که ما امیر الله داد و امیر ارغونشاه را تعیین[5] کرده ایم، آنحضرت امیر مضراب را بدین مهم نامزد فرمود و جناب قاضی قطب[6] الدین* عبدالله را مصاحب او ارسال نمود، و امیر جهانملک[7] که بطرف گرمسیر رفته بود مودود را شکسته و مستاصل ساخته و از حدود ولایت بیرون تاخته و قلعه در[8] فشای* را عمارت کرده،

۱۰ و امیر سیفل[9] گرمسیری و حسام الدین غوری را کوتوال نشانده با الجایی[10] بسیار باردوی همایون رسید، و علی بیگ که با جهان ملک بود پیش آمده از امیر شاهملک نقل کرد که من بسبب بزرگی سید[11] خواجه بلشکر نرفته ام، آنحضرت عتاب بسیار فرمود که چه راه اوست که این نوع سخن گوید، و بایسنغر تواچی را پیش او فرستاده فرمود که مقرر آن بود که یکماه در بادغیس

---

[1] بب — زبده مثل متن، [2] آ: لولاقان، با: یوراقان در زبده: " چند روز در ییلاق بوارقان نمود و از انجا کوچ فرموده بالمارفت " و در سطور آینده (ص ۶۳ ح ۲) المار نوشته است، [3] با: جاونی قربانی، نیز رک به ص ۶۱ ح ۷، [4] زبده: جنکیرچه، [5] آ: معین، با رس: مقرر [6] زبده — ، [7] زبده بعدش + : بن ملکت، برایش رک به یزدی ۱: ۶۵۰، [8] زبده: درساسی [9] آ: سیفل، زبده: سیفل [10] بب: اولجای، [11] زبده: سعید [12] آ: بای سنقل بب: بای سپقل، رس: بای سنقل، یا: بازسیفل، زبده — ،

توقّف نماید، حالا چند روز زیادت شد، باید که فی الحال متوجه شود و اگر بلشکر نمی آید در ولایت مانباشد[1] و بهر جا خواهد رود، و آنحضرت از ایلاق[2] متوجّه دارالسلطنة هراة [ورق ۲۶۵] گشته و آب مرغاب گذشته پیش از لشکر (۲۶۵ ل) بایلغار بشهر آمد، و امیر شاهملک از راه یکه اُلنگ[3] بجانب میرزا پیر محمد جهانگیر رفت[4]]،

ذکر مخالفت امیر سید خواجه بن امیر شیخ علی بهادر

امیر[5] سید خواجه چنانچه مذکور شد[6] راه امیرالامرائی یافته مجموع مهمات کلّی[7] و جزوی[8] بقول و قلم او منوط و مربوط بود و او خود را مستغنی دیده بموجب کلّا[9] اِنّ الاِنسانَ لیطغی اَن رآه استغنی مزاج او از مناهج اعتدال انحراف یافت و رفتن امیر شاهملک ضمیمهٔ آن شد که سودای حکومت باستقلال در دماغ پیدا کرد، جمعی امیرزادگان مثل پسران امیر سیف الدین عبد[10] الصمد[11] و طاهر[12] و فاضل[13] و پسرانِ امیر اوچ قرا شمس الدین و شیر علی[14] و ابو[15] مسلم و محمد بیگ و تیمور ملک دولدای و محمد فضل الله بوعدهاء او فریفته

[1] آ ـــ، [2] آ ب ب رس : هر [3] زبده : الماربرص ۶۲ ح ۱۲ الما ،
[4] آ : النک با : اولنک ، بب مثل متن [5] از ردی آ ، رزبده : دبیش از انکه بندگی حضرت پر سید [بر سید] امیر شاهملک از انکه (کذا) اولنک بجانب امیرزاده بیر محمد بن امیر جهانگیر رفته بودند) [6] کذا در زبده درعنوان ، [7] در زبده لبعد عنوان + : در آخر این سال هشتصد و هشت ، [8] زبده : سعید [9] رک به ص ۵۷ ، [10] آ : ملکی ، با : ملکی و کلی ، بب : کلی و ملکی ، رس : ملکی و مالی ، از بده موید متن است ، [11] زبده : امیر عبدالصمد ، [12] رس ـــ ، [13] ک : شیخ را ، رک به ص ۶۷ س ۳) ، [14] زبده : شیر ، [15] ابو مسلم بن اوچ قرا مذکور است بر ص ۱۰۵ ،

شده از بندگی[1] حضرت روگردان گشتند، و امیر سید[2] خواجه نماز شام غرّهٔ ذی الحجه[3] باتّفاق این جماعت از[4] جرقالنک[5]* سوار شده متوجّه جام گشت، چون این صورت بر رای انور که ع یک ذرّه ز نورش آفتابیست[6]
روشن شد فی الحال در نیمشب با جمعی که حاضر بودند پای عزیمت در رکاب سعادت آورده متعاقب او روان شد، علی الصباح در صحرای نو[7] برگ* بدیشان رسیده کسی[8] فرستاد که چرا یاغی شده اید، و آن حضرة یکسواره در میان ایشان راند، همه پیاده شده در گریه و زاری آمدند[9] و بگناه معترف گشته در پای آنحضرت افتادند، آنحضرت مرحمت فرموده کرامت عفو ارزانی داشت و همه را فرموده که سوار شده ملازم رکاب ظفر انتساب باز
۱۰ گشته به پل[10] سالار رسیدند و آنحضرت اعتماد کرده پیشتر[11] بشهر آمد، جمعی که موافق سید[12] خواجه بودند گفتند اگر ترا معاف دارد فردا هر[13] یک مارا* بعقوبتی کشد که مرغان هوا را بر حال ما گریه آید، ما کوچ ترا از خود جدا[14] نمی کنیم، همه باز اتّفاق نموده عازم صوب جام و طوس شدند، و حضرت خاقان سعید عزم انتقام جزم فرمود[15]،

---

[1] رس: بندکان، [2] زبده: سعید [3] در زبده بعدش +: سنه ثمان و ثمانمایه، [4] با: جرقالنک، زبده: از فیتول خود که ظاهر دار الامان هرات .... که بجرقالنک معروف است، [5] بب رس: آفتابست [6] زبده: موبزک [7] زبده: کس، [8] آ: شدند، [9] بب رس: بل، با: پیل، زبده: بسر یک سالار رسید، [10] بب — ، زبده مثل متن، [11] ک: مارا هر یک، بب مثل متن، زبده: هر یکی را از ما [12] زبده: جدائی مر [13] آ: فرموده،

درین اثنا توکل تیمور تواچی از پیش امیر[1] مضراب آمده عرضه داشت که ما در کنار آب بسیار بودیم میرزا خلیل سلطان بوعده وفا نکرد، وحکم شد که امیر مضراب بپایهٔ سریر اعلی آید، وآنحضرت امیر[2] امیر حسن صوفی ترخان وامیر فرمان شیخ را پیش سید خواجه فرستاد وپیغام داد که توکیستی؟ وچه خواهی شد؟ کجا از پیش من بهتر خواهی بود؟ هرچه رفت وگذشت الماضی لایذکر ما گناه تو عفو فرمودیم وهمان موجه[3] وراه معیّن داشتیم

بیت

بیا وهمچنان بر جای خود باش که زآن مقبول تر باشی که بودی

امراء بسید[4] خواجه رسیده[5] ونصیحت کرده، مفید نیامد، وآنحضرت میخواست که اورا بعنایت باز آورد قطعه

برفق وعدل جهان را بطاعت آورده است اگرچه حکمش عاجز نبود از اکراه

رسیده خاک جنابش زقدر بر افلاک فتاده نام بزرگش زجود در افواه

چه گفته اند بیت

کس درختی که پرورد عمری بی ضرورت زبیخ برنکند[6]

درین ولا خبر آمد که مودود گرمسیری باز بسر حد غور آمده خرابی میکند، آنحضرت امیر اویس بن امیر آقبوقا[7] وطغای[8] مرکن[9] را نامزد آن طرف فرمود، واعلام ظفر اعلام ببیست وسیم ذی الحجة الحرام[10] از دار السلطنة هراة بصوب طوس در

۱۰

---

[1] ب: میرزا، زبده مثل متن، [2] ک: سید، زبده، سعید،
[3] آ ب ر س زبده: موجه، با: مورچه، [4] ک: بسیذ، [5] آ ر س: رسید، در با این بیت را ندارد، [6] آ: —، [7] زبده: اقبوقا،
[8] زبده: طغای، [9] ر س: مرکز، زبده مثل متن، [10] بجایش در زبده: سنه ثمان وثمانمایه،

جنبش آمده مرغزار شبرتو که فراش ربیع در فضاء آن دیباهٔ هفت رنگ بازکرده
بود مخیم اقبال و معسکر اجلال آمد، و امیر مضراب که درکنار آب آمویه بود
ملحق شد، و از جانب طبس نوکر امیر یوسف جلیل که داروغه آنجا بود مکتوبی
گرفته آورد که امیر رشید خواجه بدست نوکر برادر خود یوسف خواجه بمیرزا اسکندر
نوشته بود مضمون آنکه: خراسان برای شما مستخلص میگردانم، چون اینمعنی
بظهور آمد دیگر امید بهبود نماند ا و از جانب سید خواجه معتمدی آمده نموده
که او بر مخالفت مصر است،

۲۶۵ب

وقائع سنه تسع و ثمانمایه

ذکر نهضت خاقان سعید بجانب طوس و مشهد مقدس

۱۰ غرهٔ محرم الحرام سپاه گردون احتشام بجانب جام حرکت نموده جمعه هشتم
ماه آن بقعهٔ متبرک بظلال مواکب و نعال مراکب مکلل و مهلل* گشت د

---

۱ آ، ب رس: بشرتو، زبده: بشرنو، ۲ آ: دیباجه، زبده مثل متن،
۳ زبده: و دوران منزل خرم هفته توقف فرمود در خلال آن احوال امیر مضراب الخ،
۴ آ و زبده: غلیل، ۵ ک: سیذ،
۶ آ با بعدش +: امیر، ۷ زبده: یادکار ازقوجینان که از نوکران
بندگیحضرت بود با سعید خواجه بوده ازو برگشته هم در منزل بشرتو ببساط بندگیحضرت رسید،
۸ آ: گفت، ۹ ب ب: شام، ۱۰ زبده: بیستم،
۱۱ زبده: مشکل و مهلک،

حضرت خاقان سعید بصفای عقیدت وحسن ارادت بمزارِ مبارک وتربت متبرکِ مهبطِ انوارِ الکشف والالهام شیخ الاسلام احمد جام قدّس سرّهٗ نزول فرمود وشرایطِ زیارت بجای آورده از روحِ مقدّسِ آن آفتابِ هدایت قطبِ سپهرِ ولایت استمداد نمود واولادِ بزرگوار اورا رعایت فرمود و صِلات وصدقات بمستحقّان رسانید وازانجا بقریۂ خرجرد آمده، نوکرِ میرزا عمر بهادر رسید وعرضه داشت که احرامِ خدمت بسته لسببِ عدمِ اسبابِ سفر آهسته می آید، آنحضرت دلداری نموده فرمود که فرزند و برادر ست مملکت وخزانه دریغ نخواهد بود، روزِ دیگر که شهسوارِ انجم تیغِ زراندود ازقرابِ نیلگون برکشید از لمعانِ آن عرصۂ گیتی منوّر گردید رای عالم آرای اقتضای آن فرمود که عرضِ لشکر واحتیاطِ اسلحه وجیبا نماید نظم

۱۰

بفرمود تا لشکرِ نامدار ... شدند ازپی جیبه دیدن سوار

برآراستند[1] ازپی عرضِ صف ... گرفته همه تیغ و نیزه بکف

شد ازبیرق [و][2] گونه گونه درفش ... هوا سرخ وزرد وکبود وبنفش

توگفتی جهان[3] سربسر آهن است[4] ... ویا کوهِ البرز درجوشن است

هوا[5] گشت ازگرد چون آبنوس ... بلرزید ارکان زآوازِ کوس[*]

آنحضرت چون شاهِ انجم برابلقِ گردون سپر سوار گشته تومان تومان وقشون قشون احتیاط فرمود[6] ولشکریان شعر

بیکره همه نعره برداشتند[7] ... سنانها بگردن برافراشتند[8]

---

[1] زبده : برآراسته ، [2] ازروی آ ، زبده : یرنوش (بجای بیرق و) [3] زبده : زمین سربسر زآهن ، [4] فقط با — ، [5] زبده : فرموده میکذشتند [6] زبده : برداشتی ، [8] زبده : برافراشتی ،

که شاها زمانه بکام تو باد سپهر و ستاره غلام تو باد

چون رای همایون از عرض حِیبا باز پرداخت آفتاب مرحمت آنحضرت بار دیگر سایهٔ عاطفت بر حال سید[1] خواجه انداخت و کمال رافت نیز رخصت نمیداد که جمعی که بی اختیار فرمان بردار او شده اند مرکز دایرهٔ عنا و سوختهٔ نایرهٔ بلا شوند بیت

که آتش چو در بیشه یا بد گذر در آن بیشه نی[2] خشک ماند نه تر

نوکر او باغار یا قدی[3]* را پیش او فرستاده ملتمسات او را تقبل نمود و مطالب او را تعهد فرمود، و باغار یاقدی* باو رسیده آنچه شنیده بود رسانید امّا ع

چو گوش هوش نباشد چه سود حسن مقال

۱۰ حضرت خاقان سعید چون استمرار او بر شیوهٔ عناد معلوم فرمود آتش حمیّت زبانه زده بر براق برق حدّت، باد سرعت، سوار شده لشکر منصور چون کوه آهن در حرکت آمد و از نواحی قریهٔ خرجرد نهضت نموده در[4] حوالی رباط سنگ بست شانزدهم محرّم نزول فرمود و از آنجا بمنزل یاقوته* بمسامع جلال رسید که سید[5] خواجه ننگ[6] اسپ فرار ننگ برکشید* و بصوب قلعهٔ کلات که دیدهٔ گردون مثل

---

[1] با: امیر سید، زبده: سعید خواجه، [2] ک: نی، [3] زبده: قاریا فدی،

[4] با: اوسط محرم قریه یا قوه مشهد منزل همیون شد، رش: شانزدهم محرم منزل یاقوته آمده، زبده: شانزدهم محرّم سنه تسع بحوالی رباط سنک بست نزول فرمود از انجا قرادل روان گردانید چون رایات همایون بمنزل یاقوته اولنک فرود آمدند خبر رسید که چون امیر سعید خواجه از وصول رایات همایون واقف شد الخ، [5] زبده: سعید،

[6] زبده: ننک اسیب قرار فرنک برکشیده، ک: فراد (بجای فرار)،

آن حصنی[1] حصین* ندیده رفت، وخواست که آنجا متحصّن شود، جمعی[2] بیخرد آن که
با او بودند فوجی[3] را* سعادت ازلی مساعدت نمود و ارکان دولت را شفیع ساختند

بیت
گرفتند تیغ و کفن صفدران   نهادند رو بر زمین در زمان

مکارم[5] اخلاق آنحضرت همه را لطف عفو و کرامت امان[4] ارزانی فرمود و بعزم[6]
زیارت قطب سپهر ولایت، واختر برج سیادت[7]، دُرِ دریای سعادت[8]، و ثمرهٔ
شجرهٔ نبوّت، نور حدیقهٔ امامت[9]، نور حدقهٔ رسالت بیت

علی ابن موسی رضا[10] گوی و بس   که القاب باید ز اسمش شرف[11]

بمشهد مقدّس آمد، ومراسم تعظیم و شرایط تکریم مزار مورد الانوار بجای آورد
وسادات عظام را انعام واکرام فرمود، وعازم راذکان شده در آن فضای
۱۰ دلکشا [ورق ۲۶۶] قبّهٔ سراپرده وبارگاه باوج مهر و ماه برآمد، (۲۶۶ ل)
درین اثنا بعرض همایون رسید که خواجه علی نصر الله ترشیزی قلعهٔ شردارود[12] را معمور
ساخته دعوی هواخواهی امیر سیّد[13] خواجه میکند، آنحضرت امیر مضراب را نامزد آن صوب

---

۱ آ: حصن حصین، با بت رس: حصن حصینی، زبده: حصی حصین،
۲ شاید "ازجمعی" باید خواند، عبارت زبده: این طور است: بصورت [بصوب] قلعه کلات . . . . بامعدودی جند [که] از زیور خورد [خرد] عاطل بودند خواست که بدان قلعه متحصن گردد وفوجی عظیم را از اسپاهان که ملازم او بودند سعادت ازلی و [. . . .] مساعدت نمود الخ،
۳ بعدش در آت +: را، با بت رس مثل متن، ۴ آ —، با بت رس مثل متن،
۵ آت —، ۶ زبده: و در روز دوشنبه هژدهم محرم مذکور . . . . عنان . . . برسمت مشهد مقدس . . . معطوف فرمود، ۷ ک: سعادت، تصحیح از روی آ با بت و زبده، ۸ ک: ولایت، تصحیح از روی آ با بت رس و زبده، ۹ ک: امانت، آ با بت رس و زبده مثل متن، ۱۰ با بت: الرضا، زبده: الرّضای، ۱۱ در با بعدش +: علیه الصلوه والسلام، ۱۲ زبده: شردارود - رک به زیر ص ۱۳۳ س ۱۴، ۱۳ زبده: سید،

فرموده[١] علی نصرالله فرار نموده و امیر مضراب جهات او را گرفته* بموجب حکم عازم هراة شد،
و آنحضرت امیر بوته[٢]* را فرمود که بتحقیق[٣] احوال سید خواجه [[٤] نماید، امیر بوته
تفحص نموده تحقیق کرد که امیر سید خواجه] متوجه کلات شده، و آنجا شنیده
که امیر علیکه[٥] و جمعی امرا با لشکرهای سرخس و مرو عازم اردوی همایونند در
مضیق حیرت فرومانده و اَلفِرَارُ فِی وَقْتِهٖ ظَفَرٌ خوانده در گرمای عظیم عزم
مازندران کرد، و پیشتر امیر عبدالصمد و امیر شمس الدین اوچ[٦] قرا[٧]* پیش پیرک
پادشاه بمازندران روان کرده بود، چون مضمون این خبر از انهاء امیر بوته*
بر رای انور عرض یافت و امیر علیکه که کوکلتاش آنحضرت بود با لشکر عظیم ضمیمهٔ
سپاه ظفرپناه[٨] آمد* حکم همایون نفاذ یافت که تواچیان لشکرها مرتب ساخته
دفترها (ء) سان[٩] بعرض رسانند و حضرت خاقان سعید امراء تومان و قشون و ١٠
صد[[١٠] ه] ود [ه] را تا آحاد مردم سپاهی[١١] انعام و اکلکا فرمود،
و عاشر[١٢] صفر از مرغزار رادکان عازم مازندران شد، و در یلغر آغاج[١٣]* خبوشان

---

[١] زبده: بعد کیفیت تخلفات علی نصرالله را سیورغال امیر مضراب کرد، [٢] آ: بوته، آ با ب رس و زبده مثل متن، [٣] ک: بتحقیق، تصحیح از روی آ ب، [٤] از روی آ و ب و با و رس، اما در با کلمهٔ 'امیر' را ندارد، و در رس 'حال' بجای احوال نوشته است، زبده، برعقب امیر سید خواجه بروند و تحقیق احوال او کرده بیاورند، [٥] زبده: علیکا بهادر، [٦] ک: اوج قرا، [٧] با: ـ، [٨] آ: لشکر ظفرقرین، [٩] ب ب: پسان، با رس مثل متن، ک زبده: شان، [١٠] از روی آ، زبده: لشکرها..... آراسته گشت و دفترها شان تومنات و قشونات [قشونات] مزین ساخته بعرض همایون رسانیدند، کرم عمیم . . . .
دربارهٔ امرا و اسفهسالاران و بهادران و لشکریان و کافهٔ خدم و حشم . . . عنایت و عاطفت مبذول فرموده الخ،
[١١] آ: سپاهی را، [١٢] در زبده رحلت از رادکان غیر مورخ است در روز دوشنبه عاشر صفر تاریخی ست که در و
منگلی تیمور را بجانب پیر پادشاه فرستادند چنانکه می آید، [١٣] ک: ینغرا علج، آ: یلغرا عاج، با: یلغر آقاج، ب ب: یلغرا عاج،
رس: یلغور یاغاج، زبده: یلغور اغاج،

امیر شاهملک از جانب بلخ باردوی اعلی رسید، و از ییلاق سملقان[1] آنحضرت منگلی تیمور نایان را که بآداب[2] رسالت مشهور بود بجانب پیرک بادشاه فرستاد مضمون رسالت آنکه: سید خواجه را از حضیض مرتبهٔ بندگی بذروهٔ فلک سروری و امارت رسانیدیم، سودای فاسد استقلال حکومت بر دماغ او استیلا یافته بنوعی که از مرتبهٔ قبول علاج گذشته، و موادّ ردیّهٔ عناد چنان با مزاج او ممزوج شده که شربتهای موافق نصایح و مواعید مفید نیفتاد، و بتخریب بلاد و تعذیب عباد دست فساد برگشاد و چون از توجّه ما آگاه شد بیت

نادیده زدور برق شمشیر بگریخت چنانکه روبه از شیر

اکنون چنان استماع افتاد که عزیمت آن طرف[3] داشته، توقّع آنکه گلشن موافقت را بآب اخلاص تازه دارد، و فتنهٔ[4] جافیه[5] را که سر از ربقهٔ طاعت پیچیده اند و پای از دایرهٔ خدمت بیرون نهاده در حوالی مملکت نگذارد، بیت ۱۰

ارباب عقل را نبود میل اختلاط با دوستان دشمن و با دشمنان دوست

و یقین شناسد که بعنایت ربّانی و بتایید آسمانی قدرت مراعات دوستان و قوّت مکافات دشمنان حاصل است وَاللهُ الهَادِی اِلَی الصَّوَاب، و اگر این معانی بسمع خرد نشنود و صورت وخامت عدم موافقت ما بنظر

---

[1] آ ب س: سلمقان، زبده: سملغان، [2] زبده: من کلیک تیمور بایان را که بادای. (اما رک به ص ۲۴۲ ح ۱۰)،
[3] زبده: ببر. [4] آ: جانب،
[5] ب: فئه، [6] ر س —،

بصیرت مشاهده نکند عواطف مابعواصف مبدّل گردد و آنچه در مشیّت حق باشد بنوعی بظهور رسد که دست تدارک بدامن آن نرسد وسیعلم الّذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون
و چون منگلی تیمور بصوب مازندران روان شد موکب همایون چند وقت جهت حرارت توقّف نمود و عزم شکار فرمود،

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید در ییلاق سملقان

حضرت خاقان سعید در نواحی ییلاق سملقان هوای صید و نشاط شکار فرمود و تواچیان جار رسانیدند که لشکر بیرگه شکار صحاری و جبال را در نوردند و وحوش و حیوانات را بصحرا رانند، و آنحضرت براق برق صفت زیر زین آورده و عنان بهلال نعل ماه سیر زهره جبین داد، پادشاه زادگان آفتاب پیکر و امراء
۱۰ ثوابت لشکر و وزرای عطارد شعار و سپاهیان مرّیخ اقتدار و اسپان صرصر حملت و سگان شیر صولت بر اثر شکار تاخته تیر نشاط هر طرف می انداختند، سُرین آهو بپر عقاب پوشیده گشت، و اوج هوا و صحن صحرا از پرنده و چرنده خالی شد (۲۶۶ب)

نظم

برگشادند دست را بشکار — بر شکاری زمانه گشت حصار
یوز بگرفت گردن آهو — باز بدرید سینهٔ تیهو

---

[1] زبده بعدش + : سخط ، [2] ک : وسیعلمو ، زبده : سَیَعلَمُونَ ،
[3] زبده : استراباد ، [4] آ ، آب ، ب ، ہس و زبده : روز ، [5] زبده : گرما ،
[6] آ ــ ، [7] آ : سلغان ، ہس : سلقان ، [8] آ ، آب ، ب ، ہس ــ ،
[9] آ : بیرکه ، ک ، ب ، ب : پرکه ، با ، ہس : هرکه ، ر زبده : جهت برکهٔ شکار [دیرکه ـ جرگه] [10] ک : نوردند ؛ زبده : نوردند ، [11] آ ، آ : بادشاه زادکان ، زبده مثل متن ، [12] ک : توابت ،

گشته یازان[1] بسوی گور کمند چون شهاب از قفای دیو نژند
شد هوا همچو ابر فروردین از پر باز و باشه و شاهین

خاکِ شکارگاه از خونِ شکاری گونهٔ لعلِ بدخشانی گرفت، و سنگِ خارا رنگِ یاقوتِ رمّانی پذیرفت، و چند روز بنشاط شکار گذرانیده، دران اثنا قاصد رسید و بموقف عرض رسانید که میرزا عمر بهادر نزدیک اردوی همایون رسید ع بر امیدِ دستبوسِ حضرتِ اعلی رسید

ذکر رسیدن میرزا عمر بهادر بخدمت حضرت خاقان سعید

میرزا عمرِ بهادر را چون با پدر و برادر امید مصالحت نماند چنانچه شرح آن گذشت[2] و در ممالک فارس نیز مجال توقف نبود روی[3] امید بدرگاهِ سلاطین پناه آورد و عرض حال فرستاد مضمون آنکه التجا و اعتماد جز بحضرت خاقان سعید ندارم بیت 10

جز آستان توام درجهان پناهی نیست سرمرا بجز این در حواله گاهی نیست

والحالة هذه[4]* بجهتِ ضعفِ مراکب و هرگونه مآرب دور از سعادتِ دستبوس در منزلِ نخجیر[5] مانده ام، حضرت خاقان سعید فی الحال کسوتهای خاصه و اسپان نامدار و تاج و کمر فرستاده فرمود که در سبزوار که ممرّ او بود ما یحتاج مرتّب داشته شرایطِ احترام بجای آورند[6] نظم

سراپرده و خرگه و سیم و زر قطار و مهار و کلاه و کمر

---

[1] زبده: بازان، ،آ: باران، ،ب رس شل متن، [2] رک به ص ۸۸، [3] آ: ، درزبده پیش ازین زیادتی دارد که افاده می کند که میرزا عمر از شیراز براه صاغند، چهارده، و تون، بسبزوار رسیده، [4] ب: [5] آ با ب رس: آوردند،

ز اسپان تازی که[1] بشتافتی بتگ روز بگذشته دریافتی

میرزا عمر در سبزوار جمیع مایحتاج مرتب ساخته[2] عازم اردوی همایون شد، و غرهٔ ربیع الاول[3] در ییلاق سملقان[4] بموضع خواجه قنبر[5] سعادت دستبوس یافت و مناسب مآثر[6] پادشاهانه بکمال اعزاز ممتاز شد و خدم[7] و حشم او بخلعتهای فاخر و اسپان نامدار مکرم گشته و از غایت شفقت که درباره خود معاینه دید مضمون

یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین ظاهر ساخته

بزبان حال فحوای این مقال به ادا میرسانید که بیت

احوال بنده باز قوامی[8] گرفت نو اسباب عیش و امن نظامی گرفت نو

درین ولا منگلی[9] تیمور[10] مصحوب خواجه مکی[11] که پیر پادشاه از جانب استراباد

۱۰ فرستاده بود رسیدند و سخن پیر پادشاه بعرض رسانیدند[12] مضمون آنکه: چون آنحضرت این ولایت را بمن مسلم دارد و جماعتی که پناه آورده اند به بنده بخشد و بدار السلطنت هراة مراجعت نماید بنده ایشانرا با فرزند بملازمت فرستد تا در عبودیت راسخ باشند، چون ملتمسات زیادت از طور پیر پادشاه بود آنحضرت بجانب استراباد نهضت نمود اما بسبب گرما و حرارت هوا در رفتن شتاب نمی فرمود ع[13]

که گرما ضرر می رساند بسی

---

[1] زبده: کو، [2] زبده: جو، [3] بب مهش: یافته (و زبده مویداوست) با: داشته، [4] زبده: الآخر سنه تسع و ثمانمایه، [5] با مهش: سلمقان، زبده: سملغان، [6] زبده: فر، [7] بب: مآرب، زبده: مفاخر [8] ک: خدام، آو زبده مثل متن، [9] زبده: قراری [10] زبده: منکلیک تیمور نایمان [11] بب: مکی، [12] آ: رسانید، [13] با —،

ذکر محاربهٔ که در مازندران واقع شد و انهزام پیر پادشاه و امیر سید خواجه

اوّلِ خزان که خسروِ انجم سایهٔ همایون بر برجِ میزان انداخت و بارِ دیگر بزر
تمام عیارِ مغربی هر دو پلّهٔ ترازوی روز و شب برابر ساخت و فرّاش بادِ عرصهٔ
بوستان را ببساطِ زرّبفت[1]* و دیبای شمعی بیاراست و از پی انهزامِ گرما نسیمِ
اعتدال آیین بهوا برخاست حضرت خاقانِ سعید بجلکاءِ مازندران در
آمده اواسط[2] ربیع الآخر* بنواحی قلعهٔ شماسمان[3] نزول فرمود، و نوکر پیر پادشاه
بایزید چوپان[4] در انجا بود[5] ع　　رای عالی بران قرار گرفت
که چون منبعِ حیوةِ این طایفه سرچشمهٔ استراباد است هرگاه بعنایت الله تعالی
آن چشمه انباشته شود هر آینه اینها چون ماهی بر خشک مانند، بنابران اصلا ۱۰
بآن[6] قلعه التفات ننمود قطعه[7]

لشکرِ شاهِ جهانگیر بخصمان ضعیف　　عیب باشد که شود ملتفتِ جنگ و جدال
ننگ بازان بود آنروز که عصفور کشند　　عارِ شیران بود آن روز که گیرند شغال

[ورق ۲۶۷] و سپاه گران[8] بجانب استراباد روان شد و قراولان در موضع (۲۶۷ل)
خراسخانه محاربه کرده چند بهادرِ پیر[9] پادشاه گرفتار شده بیاسا[10] رسیدند، و آفتابِ

---

[1] آ ـــ ،　　[2] زبده : زربافت ،　　[3] زبده : اوساط الخ ،
[4] با : شماسان ، رس ، ساسان ،　　[5] ک با بب رس : جوبان ، آ : چوبان
[6] در زبده درین موضع افزوده که بایزید " تمرّد و عناد بیش گرفت " ،　　[7] آ : بدان ،
[8] آ با بب رس : بیت ،　　[9] آ با بب رس : پیکران ،
[10] با رس ، پیرک ،　　[11] آ : پیاساق ،

رایت ظفر پیکر بر صحرای استراباد طالع شد، پیر پادشاه با لشکرِ بسیار بعدِ اوراقِ اشجار و قطراتِ امطار ظاهر استراباد را معسکر ساخت، لشکرِ منصور بموضع سیاه[1] بلاد* رسیده بنا بر احتیاط خندق میکندند که ناگاه پیر پادشاه با سپاهی[2] همه چون غنچه* و لاله درعِ فیروزه و خفتانِ لعل پوشیده و مانند نرگس خود زر بر سر نهاده و بیدوار تیغ خلاف کشیده از بیشه بیرون آمدند[3] بیت

چو آمد با سپاه از بیشه بیرون زمین گفتی روان شد همچو گردون[4]

پیر پادشاه در قول و شمس الدینِ اوچ قرا و شبیر[5] علی و جعفر صاحب[6] بر جوانغار، و امیر شید[7] خواجه و عبد الصمد و سید شمس الدین در برانغار، میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته ع رو بمیدانِ جنگ آوردند

۱۰ و لشکر منصور ترکِ[8] خندق* گرفته در برابر آمدند [از][9] جوانغار میرزا عمر بهادر و امیر یوسف جلیل[10] و امیر جهانملک حمله کردند و از قول امیر علی ترخان و تمام ترخانیانِ دلاور عزم رزم جزم نمودند، و از برانغار میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک و امیر موسی کار بر دشمنان زدند[11]، دو لشکر چون دو دریای مواج[12] از صرصر حمله[13] در حرکت آمدند و بسانِ امواجِ دریا بهم رسیدند نظم

---

[1] ک: سباه بلاد، زبده: سیاه بلا، آ: سیاه پلاد، با: سیاه بلاو، بب: پسیاه بلاو، رس: سیاه بلاد، تصحیح قیاسی ست، [2] زبده: با ترتیب و ساری [سازی] که در روز کارخانه خیال مثل آن مصور نکرد همه چون غنچه، [3] آ با بب رس: آمد، [4] بعدش در زبده +:

میان گرد بید ابود لشکر چو در میغ تنک تابنده اختر ÷ چنان آمد همی لشکر با نبوه که کرد دشت کرد و دشت را کوه

[5] وی هم پسر اوچ قراست، رک بر ص ۶۳ س ۱۲، [6] با رس: و صاحب، (آما در زبده، واو را انداز و بعدِ 'جعفر')، [7] زبده: سعید، [8] زبده: ترک جر کندن، [9] از روی با بب رس، زبده: از طرف (بجای جوانغار)، [10] با رس زبده: خلیل، [11] در زبده +: و از برانغار قول امیر سید علی ترخان و امیر سید احمد ترخان و امیر فرمان شیخ، [12] آ: حمله، زبده مثل متن،

بجنبید هر دو سپاه گران　　تو گفتی که شد کوه و بیشه روان[1]

ز پیکان پولاد و پرّ عقاب　　سیه گشت رخشان رخ آفتاب

واز عکس سنانهای خون افشان و تاب تیغ شعله نشان روی هوا پر شهاب
درفشان گشت واز خسته وکشته دشت و پشته برابر شد، عاقبت بتایید ربّانی
تباشیر صبح شادمانی از افق سعادت حضرت خاقان سعید دمید و نسیم عنایت
از مهبّ الطاف سبحانی وزید و پیر پادشاه با صد حسرت و آه روی براه فرار
آورد وچون دست ستیز و آویز بسته و پای هزیمت و گریز گشاده یافت
روی از صفت نبرد گردانیده بسوی بیشه و جنگل شتافت، وسپاه منصور دست
قهر بر آورده دشمنان را از پا در آوردند، وعنان اوامر ونواهی استراباد و
مملکت جرجان بل تمام مازندران در قبضهٔ اقتدار بندگان کامگار در آمد ومجموع　۱۰
لشکر از نفایس اموال چون کوه و دریا توانگر گشتند، واز انجا که غایت مرحمت
آنحضرت بود عنان از دست چابکسوار غضب ستانده[2] و[3] آتش خشم جهانسوز
بآب لطف نشانده خطّ لا تثریب علیکم الیوم بر صحایف[4] جرایم مردم آن دیار کشید،
و پیر بادشاه بجانب خوارزم رفته سیّد خواجه و عبد الصمد راه دراز شیراز پیش گرفتند

ع　همه کبود لب و زرد روی و سرخ سرشک

وشمس الدین اوچ قرا
وسیّد حسام خواهر زادهٔ سیّد خواجه[6] التجا بدرگاه عالم پناه آوردند وبعنایت مخصوص شدند،
وفتح نامها باطراف ممالک در پرواز آمد و آوازهٔ این فتح همایون در بلاد ربع
مسکون دایر و سایر شد، وسیّد عزّ الدین هزاره جریبی[7] که از کبار سادات آن مکارم صفات امتیاز داشت و

---

[1] در زبده بعدش دو بیت زاید را دارد، [2] ک: سانده، [3] آ ـــــ،
[4] آ: صفایح، [5] زبده: سحید، [6] زبده: سید خواجه خواهر زاده امیر سعید خواجه،
[7] زبده: امیر سیّد عزّ الدین، با رش: هزار (بجای هزاره)،

خاندانِ ایشان همیشه در مقرّ عزّ خود بحکومت و دارائی رعیّت آن ولایت متعیّن برادر خورد[1] بملازمت فرستاده پیشکشهای مناسب بعرض رسانید، و در مجموع آن ولایات سکّه و خطبه بنام و القاب همایون مشرف گشت،

و مولانا جلال الدین لطف الله صدر که در آن زمان سر آمدِ صدورِ جهان بود برسم رسالت عازم ولایت ساری شد، و شرایطِ رسالت بجای آورده، حاکم آنجا مرتضی اعظم رضی الدین سید مرتضی عهد و پیمان مؤکّد بایمان ساخت که مدّت العمر سر از خطِ[2] فرمان بر ندارد ا و خدمتِ مولوی را رعایت بسیار فرمود[3]، (۲۶۷ ب) و همچنین[4] مولانا صدر الدین[5] ابراهیم [صدر بهزاده جریب] پیش[6] سید عزّ الدین رفت و ایشان نیز آدابِ ایلی و انقیاد بجای آوردند ع زود باشد که جهان جمله شود تابعِ [او][7]

ذکر تفویض ممالکِ مازندران بجانب میرزا عمر بهادر[8] و ولایتِ خراسان بمیرزا الغ بیگ گورگان

۱۰

چون ممالک مازندران مفتوح و مستخلص شد ایالت و حکومتِ آن ولایت بجانب میرزا عمر بهادر مفوض گشت و زمامِ حلّ و عقد و عنانِ قبض و بسط آن نواحی

[1] زبده بعدش + : باصد کس ، [2] در زبده بجایش نوشته است : با سید ناصر الدین بجانب ساری روان گردانید که از ایشان عهد و پیمان ستانده بسوگند مؤکّد گردانید ،

[3] با رس ــ ، [4] ک و زبده ــ ، از روی نسخ دیگر ثبت شد (امّا در با رس : بهزار جریب بجای بهزاده جریب) [5] زبده : با

[6] زبده : بهزار جریب و سمنان فرستاد (بجای رفت) [7] ک ــ ، از روی نسخ دیگر ثبت شد ، [8] آ ب ــ ،

برلقهٔ اختیار و قبضهٔ اقتدار نواب میرزا عمر گذاشته تمام[۱] ولایت گرگان و دهستان و استراباد و دامغان بجانب شاه[۲] مومی الیه[۳]* سپرده آمد و اسباب سلطنت او مهیا داشته امرای شجاعت پیشه ضرغام[۴] اندیشه در سلک ملازمت او منتظم شد[۵] و حضرت خاقان سعید نصایح پادشاهانه و آداب خسروانه فرموده گوش هوش او را به لآلی مشفقانه گران گردانید* و چون خاطر خطیر ازان خطب کبیر فراغت یافت عنان جهان کشای بصوب مملکت خراسان تافت ع

با فتح و نصرت همعنان باز آمد از مازندران[۶]

و بولایت خراسان درآمده بمقتضی اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوا آدَابَهُمْ ایالت ولایت طوس و خبوشان و کلات و باورد[۷] و نسا و یازر[۸] و سبزوار و نیشاپور[۹] بجانب اختر سپهر شاهی سایهٔ الطاف الهی مغیث الدوله و الدین ۱۰ میرزا الغ بیگ کورگان تفویض فرمود و حسن معدلت و لطف مرحمت دربارهٔ بلاد و عباد تعلیم فرمود و عزیمت دار السلطنت هراة تصمیم یافت، درین اثنا بمسامع جلال رسید که امیر موسی کاکوچ خود را بخوارزم فرستاد و او نیز متعاقب خواهد رفت خدمتش را مقید بهراة رسانیدند، و آنحضرت چهارم جمادی الاول[۱۰]

---

[۱] در اکثر نسخ: جناب میرزا، [۲] در زبده می گوید که "خراج و معاملهٔ ولایات مذکورهٔ متن" با توابع و لواحق و مضافات آن بکلی بوی باز گذاشت" [۳] آ ، ر، س: شاه زادهٔ مشار الیه، ب: شاه مشار الیه [۴] زبده: ضراعت ، [۵] بجایش در زبده می گوید: و امیرزاده الغبیگ و امیر شاهملک را مقرر فرمود که زمستان در استراباد قشلاق کنند، [۶] در زبده گفته است که سلطان براه شماسان حرکت فرمود، [۷] آ و زبده: ابیورد، ر، س مثل متن، [۸] ک: یارز، آ، ب مثل متن، زبده: بارز، رک به ترکستان ص ۴۳۰، [۹] ب، آ: نشابور [۱۰] زبده: الثانی، آ، ر، س: الاخر،

در دار السلطنت هراة نزول فرمود وصول مستقر دولت موافق بلوغ جرم نیر اعظم بود بمحاذات نقطهٔ انقلاب شتوی[۱] و دران ایام در خراسان قحط غلا[۲] رکذا واقع شد که در هیچ تاریخ مثل آن نشان نداده اند خاصه[۳] در شهر هراة چنانچه یکمین گندم بوزن شرع که دویست وپنجاه مثقال باشد بمبلغ سه دینار کپکی که[۴] دو مثقال نقرهٔ مسکوک تمام عیار بود رسید* وحضرت خاقان سعید بموجب الشفقة علی خلق الله فرمان داد که انبارها کشادند ویکمین غله بیک دینار کپکی بمردم دادند[۵]

خویش را گر نیک خواهی نیک خواه خلق باش

[والله الموفق والمعین][۶]

ذکر شهادت میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بر دست پیر علی تاز لعین*

میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بن سلطان صاحبقران امیر تیمور گورگان پیر علی تاز را از حضیض خدمتگاری باوج سرداری رسانید[۷] و اورا* در امور مملکت ورعیت صاحب اختیار مطلق گردانید وازین نکته غافل ماند که هرگاه بادشاه[۸]

---

۱ ک: شتوی، رس وزبده: شوی، ۲ کذا ایضا در آ، ب، غلایے، رس: غلالی، زبده: غلانی، ۳ با رس —، ۴ زبده: رسید که از زمان سه دینار و [والصواب: دو] مثقال نقره سلوک [مسکوک] تمام عیار بود،

۵ در زبده مصراع ثانی هم دارد یعنی ح زانکه هرگز بد نباید نفس نیک اندیش [را]، و بعدش +: بتدریج دران ایام قریب سی هزار خروار غله از انبارها د[ا]ده سلطانی بدین طریقه بیرون آوردند،

۶ ک با رس —، از روی آ و ب اما در ب "والمعین" را ندارد،

۷ زبده: میر بادشاه، در با ب "لعین" را ندارد، ۸ با رس —،

اطلاقِ عنانِ غیرِ چنان گذارد مجالِ مؤاخذه نماند، و دلیلِ عجز و فتور و ضعف و قصور باشد بلکه بحقیقت مشارکت در مملکت خواهد بود و ازان آفتها[۱] خیزد که دست تدبیر بدامن[۲] آن نرسد و فتنها آید که صورت تسکین آن در آینهٔ خیال جمال ننماید، القصّه میرزا پیر محمد ایوانِ بزم بر میدانِ رزم اختیار کرده بخلوتگاهِ عیش خرامید و اسبابِ شادمانی مهیّا گردانید، نهالِ نشاط در بوستانِ خرمی باب آتش فام پرورش می داد و غنچهٔ خوشدلی بنسیمِ طرب میکشاد، واز ابتداء صباح تا انتهاء رواح بنغمات خسروانه از تنعّمات[۳] [تنقّمات ؟] خسروی غافل، و باوتارِ ملاهی از اقطارِ پادشاهی متشاغل، سرودِ رُوددر ودِ سلطنت او میداد و او درخواب، و آهنگِ چنگ مرثیهٔ او میخواند و او بیخبر در شراب، چون اشتغالِ او از حدِّ اعتدال گذشت اختلال در امورِ مملکت ظاهر گشت، و پیر علی تاز را تمکّن زیادت شد و خیالِ استقلال در دماغِ او جا گرفت، و[۴] بعضی (ورق ۲۶۸) معتمدان باخود متفق ساخت و مضمون اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا پیش خاطر نیاورد، و ماه مبارک رمضان استقبال نموده محتسبِ شرعِ شریف بر سرِ بازارِ وجود نداء فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ بگوشِ ساکنانِ عالمِ سفلی میرسانید واز دیوان حکم ربّانی منشورِ سعادت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بطغراء کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ موشّح میگردانید، بوستانِ عیشِ اربابِ طرب بی آب شد و آفتابِ اصحابِ مناهی و ملاهی بی تاب گشت شعر

رمضان آمد و شد کارِ صراحی از دست		بدرستی که دلِ نازک ساغر بشکست

۱۰ (۲۶۸ و)

---

[۱] ک: فتنها، تصحیح از روی نسخ دیگر و زبده، [۲] در زبده بعدش +: تدارک

[۳] آ: شعمات، زبده: شنمات، [۴] آ با ب رس ـ،

میرزا پیر محمد از فروغ مُقدمِ رمضان در خلوت گاهِ باطن شمع انابت افروخته بود و بقطراتِ سرشکِ ندامت شمع سان بیسوخت، درچنین وقتی[۱] پیر علی تاز بی باک ناپاک روز چهاردهم رمضان گرد سراپردهٔ آن شاهزادهٔ سلیم القلب درآمده او را با جمعی خواص شربتِ شهادت چشانید و مرغ روحش از قفس[۲] تن پروازکنان بشاخسار طوبی برآمد و به ارواح شهدا فی مَقعَدِ صِدقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُقتَدِرٍ آرام گرفت، میرزا سید احمد میرک[۳] در شبرغان بود متوهم شده بخدمت حضرت خاقان سعید رسید و شرح واقعه بعرض[۵] رسانید، آنحضرت را امواج غم در بحرِ خاطر در تموّج آمده افواج الم در سینه مسکن ساخت، عاقبت رضا بقضا داده گردن تسلیم نهاد

نظم[۶]

گرچه این حال سخت واقعه ایست	چتوان حکم کردگار این بود

وامیر مضراب وامیر حسن صوفی ترخان وامیر نوشیروان بموجب فرمان دررکاب میرزا[۷] سید احمد میرک بطرف بلخ روان شدند،

و درین ولا از جانب غور خبر آمد که اسپهبد غوری جمعی غوریان و سیستانیان را گرد آورده دران حدود فتنه و فساد میکند، آنحضرت ببیست و دوم رمضان عزیمتِ اسفزار[۸] فرمود و امیر حسن جاندار و امیر جهانملک را بطرف غور فرستاده غرّهٔ شوال بمستقرِ دولت باز آمد، و اسپهبد غوری از توجه سپاه آگاه شده راه فرار پیش گرفت

---

۱ فقط س : وی، ۲ آ : قفص، با : قفص،

۳ زبده –، ۴ با س –، ۵ با س : بعزعرض،

۶ با ب س : بیت، ۷ زبده : امیرزاده،

۸ ک : اسفرار، س : اسفراین، زبده : سبراز،

وامرا جهات[1] او غارت کرده جمعی[2] که موافق او بودند بیاسا[3] رسانیدند و آن حدود ضبط نموده باز آمدند،

و پیر علی تاز چون میرزا پیر محمد را از میان برداشت و مملکت وسیع در قبضهٔ تصرف آورد[4] سوداء ارتقاء مدارج سروری بر دماغ او استیلا یافت و کدوی سرش بشراب غرور پر گشته کلاه آزرم[5] از سر بی شرمی برگرفت، و سر بی مغز او که از خرد موئی بهره نداشت بتاج رعنائی[6] بیاراست، و چشم دل[7] او که از نور بصیرت بی نصیب بود دلبسر مژهٔ شوخ چشمی جلا داد و ندانست که غدر و ظلم را دوامی و مکر و باطل را نظامی نباشد، و زلف مستعار که بر رخسار تزویر و پندار نهاده انگشت نمای دیده وران عالم بصیرت گردد نظم[8]

هر کو[9] زموی دروغ زلف نهد بر عذار   روز[10] عروسی شود شانه حکایت کند   ۱۰

و حضرت خاقان سعید را آتش خشم مشتعل گشته صرصر قهر و حمیت در وزیدن آمد و بجهت دفع مفسدان و قلع متمردان عزیمت بلخ میفرمود[11]، ناگاه خبر آمد که میرزا عمر بهادر بر سبیل طغیان عازم خراسانست،

ذکر مخالفت میرزا عمر بهادر بن میرزا امیرانشاه کورگان

چون میرزا عمر بهادر[12] در مازندران متمکن شد و نوکران را اقطاع تعیین

---

۱ زبده: مخلفات،   ۲ آ با رس، جمعی را،   ۳ آ: بیاساق

۴ آ: آورده،   ۵ بب با رس: آرزم، آ مثل متن،

۶ زبده: سروری،   ۷ ک: و دل، آ رس و زبده مثل متن،

۸ با بب رس: بیت،   ۹ در زبده ترتیب این دو مصراع برعکس متن است،

۱۰ زبده: کاه،   ۱۱ بب: فرمود،   ۱۲ آ با رس —،

فرمود. غلبهٔ تمام پیش او جمع آمدند و لشکر[۱] بجانب ملک رَی فرستاده دو[۲]
هزار خانه وار مغول را که با اغروقِ میرزا ابابکر بود[۳] ند کوچانیده بمازندران
آورد و بآن جرأت داعیهٔ تسخیر خراسان پیدا کرد، و شیخ حسن محفقی[۴] با جمعی
(۲۶۸ب) که ملازمِ امیر شاهملک بودند دل دگرگون کرده پیش میرزا عمر بهادر[۱] رفتند
وگفتند لشکرِ خراسان از امیر شاهملک آزرده است چون سایهٔ شما بران
دیار افتد همه بی اختیار[۵]* پیش شما می آیند، میرزا عمر حقوقِ رعایتِ حضرت
خاقان سعید فراموش کرده بسخنِ بی دولتان فریب یافت و چون برقِ [خاطف][۶]
از مازندران بجانب خراسان شتافت، و امیر شاهملک[۷] در ولایتِ طوس از
توجّه میرزا عمر آگاه شد و مُسرعی چون باد پیشِ بندگی حضرت[۸] فرستاد[۹]، حاوی[۱۰]
۱۰ اوراق عبدالرزاق از معتمدی شنید که چون خبرِ توجّهِ میرزا عمر بحضرت خاقان
سعید رسید مقرّبی بعرضِ همایون رسانید که دران زمان که میرزا عمر آمد گفتم که
اعتماد را نمیشا[۱۱]ید چه با پدر و برادر وفا نکرد ع باکه وفا کرد که با ما کند،

---

[۱] آ: لشکر [۲] آب: –، رس: وهزار (ا مارک به ص ۹۶ س ۷)،
[۳] آ، بود، [۴] آ آ رس: محفی، ب: مجنجی، زبده: مخفّجی، در زبده بعدش +:
ازامرای قرشون، [۵] زبده: باختیار، [۶] ک –، از نسخ دیگر ثبت شد،
[۷] در زبده +: که امیرِ لشکرِ امیرزاده جهان و جهانیان ..... الغبیک کورکان .. ... بود"
[۸] زبده: قلعه (بجای ولایت) [۹] آب: خاقان سعید (بجای حضرت،) رس: حضرت خاقان سعید،
[۱۰] در زبده این هم گفته است که امیر مذکور بنا بر حزم و احتیاط احمال و اثقال را بطرف سرخس روان
کرد، [۱۱] اما صاحب زبده هم می گوید: "و این ضعیف را [از] یکی از اکابر استماع افتاد که
بوقت توجه بدان صوب یکی از خواص ..... عرضه داشت الخ" و بعدش مضمون را مشل مطلع آورده
است، [۱۲] بعدش در زبده +: او را می باید گرفت،

بدان سخن التفات نفرمود بدنتیجه این داد، آنحضرت فرمود که ما باو بدنکردیم
و[1] اینکه مملکت من باو دادم یا ملک ازان منست چنین نیست* ع

بقا بقای خدا دان و ملک ملکِ خدا

بهرکه خواهد دهد و ازهرکه خواهد ستاند تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، بیمنِ این
عقیدت و حسنِ این نیت ع همه ملوک و سلاطین مطیعِ او گشتند،

القصّه آنحضرت از دارالسلطنة هراة هژدهم شوّال بسعادت و اقبال
ابردار برخنگ[2] بادسیر، کوه پیکر سوار گشته بچلکاء بادغیس درآمد، و در منزل
قزل رباط نوکرِ امیر مضراب آمده عرضه داشت که پیر علی تاز قصد ارلات
کرده امیر یادگار شاه ارلات ازو گریخت و با میر مضراب پیوست[3]، آنحضرت
فرمود که امیر مضراب بالشکرها در لبِ آب مرغاب نشیند که حالا رایات[4] منصور 10
متوجهِ میرزا عمر[5] است، و درین ولا مهد عالیه خانزاده از جانب سمرقند
رسید و میرزا محمد جوگی[6] بهادر[7] را رسانید[8]، و حضرت خاقان سعید در فاتحه[9] این سفر
باین مسرت تفاءل[10] نمود و طوی بزرگ فرموده ایشانرا بجانب دارالسلطنة هراة
فرستاد و رایاتِ همایون عازمِ جام[11] شد، و در نواحی[12] قریهٔ بردویه*

---

[1] زبده: وانکه میگوئیم فلان مملکت باو دادم یا آن مملکت ازان منست یا ازان پدرم بود چنین نیست،

[2] آ ب زبده: نوند، رس: نوند اسپ، آ[1]: نوید، [3] در زبده +: وحشم ارلات متفرق شد،

[4] آ ب رس: رایات، [5] آ —، [6] آ: چولی، آ[1]: چوکی، زبده مثل متن،

[7] آ[1] رس —، [8] آ: رسید، [9] زبده: فاتح، [10] آ: تفال،

[11] ک: جازم، تصحیح از نسخ دیگر و زبده، [12] ک: نواحی برودیه (اما برص ۸۹ س ۷ مثل متن)،
آ آ[1] ب[1] رس مثل متن، زبده: نواحی در [ده ؟] بردویه (کذا بهرجای در زبده، نیز
در جهانگشای ۲ : ۱۳۵)،

هر دو لشکر بهم رسیدند و در حال میرزا عمر بمقاومت و جدال پیش آمد و ازین طرف اعلام ظفر اعلام افراخته شد و صفها راست بایستاد، جگه[1] تواچی[2] که ستون قلب میرزا عمر بود قلب گاه شگافته[3] و شتافته[4] پیش آنحضرت آمد، دیگران چون آنحال معاینه دیدند فی الحال[5] بهر طرف پریشان گردیدند نظم[6]

بی درد سر نیزه و آمد شد پیکان — آن فتح که مفتاح امان بود بر آمد

و بنصرت[7] یزدانی و قوت ربانی ماه منجوق[8] شاه جهان سر بعیوق افراشت و دبیر تقدیر طغراء فتح و نصرت بر علم[9] دولت آنحضرت نگاشت، و میرزا عمر چون شهباز چتر همایون را بال اقبال کشاده دید مرغ صفت پای بست دام اضطراب گردید، و پای از میدان جنگ باز کشیده عنان بدست نامرادی داد و با جمعی اندک و خوف بسیار روی بوادی فرار نهاد، ۱۰

و این فتح روز[10] دوشنبه تاسع ذی[11] قعده در حوالی برد[12] ویه جام اتفاق افتاد و غنایم بسیار در قبضهٔ اقتدار سپاه ظفر شعار آمد و حضرت خاقان سعید بصدق نیت شرایط شکر حق تعالی بجای آورده اسیران را در حریم امن و امان ماوی[13] داد و عرصهٔ خراسان از آسیب ظلم و طغیان ایمن گشت، و فتح نامه ها باطراف ممالک روان شد، و سواری بسرعت تمام عزیمت هراة نموده

[1] زبده: جنک، بب: وجکهٔ تواچی، با رس: حکه تواچی، [2] ک: شقافته، زبده: کریخته، [3] با —، [4] با رس: بیت، بب —، [5] زبده و: بحول، [6] با رس —، [7] در زبده بعدش + اقبال، [8] زبده: منشور مملکت، [9] زبده: روز دویم، [10] زبده: ذی الحجه [11] ک: برد ویه، تصحیح از روی زبده و آ، نیز رک به ح ۱۲ صفحهٔ گذشته، [12] ک: مأوای، آ: ماوا، بب: ماوا،

مهتر عمر تباوگانی[1] که پیک میرزا بایسنغر بهادر[2] بود هم بعزم رسانیدن خبر متوجّه شد و هر یک را داعیهٔ آنکه بیک روز بهراة آید و آن مسافت که زیادت از سی فرسخ است بیک روز بپیماید، مهتر عمر برباطِ تومان آغا که نزدیک کوسویه است رسید و سوار را آنجا دید و خود را لنگ ساخته پیشِ او آمد و گفت مرا نیز جهت رسانیدنِ خبرِ فتح فرستادند امّا مرا قوّت رفتار نمانده، و سوار سخن او باور کرده مهتر عمر پی[3] غلطی داد و براه ایستاد و زرد گاه روز بشهر آمده خبرِ فتح آورد و بانعام و اکرام چنان [ورق ۲۶۹] ممتاز (۲۶۹ا) شد که همه عمر بی نیاز بود[4]، و آنحضرت میرزا الغ بیگ را مجدّداً بحکومتِ خراسان و مازندران معیّن ساخته هم از جام شاهزادهٔ عالی مقام عازمِ ولایتِ طوس شد، و رایاتِ همایون ع[5] 10

دولت و اقبال یار فتح و ظفر رهنمون

متوجّه دار السلطنهٔ سمرقند [والصواب : هرات] گشت،

و در منزلِ امرودک قاصدی[*] از طرفِ کرمان آمد و بموقفِ عرض رسانید که امیر ایدکو برلاس را مرضی صعب طاری شده و دیعتِ حیوة را بمتقاضی اجل سپرد، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن،

---

[1] بت : بتادکانی، آ آبا رس مثل متن، [2] آبا رس —،

[3] آ آبا : پی، بت : بے، رس : بی، [4] آ —، [5] زبده : بجانب دار الملک مراجعت نمود چون بمنزل امرودک رسیدند قاصدی، (درک : دو منزلی امرودک بجای منزل امرودک و در آ : دو منزل امرودکر، و در آبا بت رس : دو منزل امرودک) ؛ از سطور بالا ظاهر است که در زبده ذکر سمرقند نیست فقط دار الملک مذکور است و مراد ازان هرات است،

[*] نیز رک به ص ۸۹ س ۱۲،

ذکر رفتن امراء بجانب غور و آوردن میرزا عمر از طرف مرغاب

درین ولا از جانب غور خبر آمد که جمعی مفسدان با[1] ملک[2] صالح پسر ملک اسمعیل*
از هندوستان بغور آمده و محمد سپهبد غوری که پدران او در زمان ملوک کرت[3]
حاکم غور بوده اند باو یار شده و بنیاد فتنه و فساد و ظلم و بیداد کرده اند،
و عمّال[4] که ضابط اموال بوده اند بدرجهٔ[5] شهادت* رسانیده و رعایا را بجور
و تعدّی پایمال گردانیده، حضرت خاقان سعید خواست که رکاب عالی
بعزم آن طرف در حرکت آورد[6] امراء عرضه داشتند که کفایت این مهمات و دفع
چنین جزئیات بکمین بندهٔ[7] این* درگاه آسمان رفعت و برآوردهٔ این بارگاه
10 کیوان رتبت حوالت باید نمود نظم[8]

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس آلودن ‏ ‏ تو بنشین و اشارت کن بچشمی و با بروئی

فرمان همایون نفاذ[9] یافت که امیر شیخ لقمان برلاس و امیر حسن جاندار[10] بدفع

---

[1] زبده: گروهی از غور و [دراصل: او] وبعضی از سجستان مقدهم [دراصل: مقدیم] بجای با؛ در نسخ دیگر مطلع: مقدهم (بجای با)، [2] زبده: پسر ملک اسمعیل بن ملک مصلح (کلمهٔ «بن» غالباً از سهو کاتب افزوده شده است، رک به ص ۹۰ ح ۴)، [3] ک: کرد، زبده: الکرت، آ آ ب ب مثل متن، [4] زبده: چندتن از کارکنان و عمال [5] آ: بشهادت، [6] آ: آرد، [7] ک آ: این بندهٔ، [8] آ ب ب س: بیت، [9] آ: نفاذ، [10] زبده بعدش +: با چند هزار سوار پیاده در متابعت ایشان روند و بدفع الخ

آن حادثه قیام نمایند،

و میرزا عمر بهادر[1] که در صحرای بردوّیه[2] جام انهزام یافت اگرچه بی درعِ داودی نمی خفت و بی جوشنِ سیمابی[3] نمیرفت و از شعلهٔ رمحش روشنی در دلِ کیوان می تافت و بزخم خدنگ سینهٔ سندان می شگافت [عاقبت[4]] چون قضا رسید ازان همه حزم و احتیاط هیچ فایده ندید و در حوالی آب[5] مرغاب بدستِ نوکرانِ امیر مضراب گرفتار شد

ع همانجا درع[6] داودی بینداخت

زخمی سنگین[7] بر سرو بندی گران بر پای بارودی همایون که در منزلِ امرودک بود رسانیدند، و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده محفهٔ پادشاهانه عنایت نمود و طبیب و جرّاح ملازم ساخته بدار السلطنهٔ هراة[8]* فرستاد و شاهزاده در[9] تغوز رباط* جان شیرین بهزار حسرت داد، و بیست[10] و پنجم ذی قعده در مزار امام فخر الدین الرازی مدفون گشت ع امیدِ دراز و عمر کوتاه چه سود،

و آنحضرت اوایل ذی حجه مستقرِ دولت نزول فرمود، وصول کوکبهٔ عید اضحی موافق نحرِ اعدا اتفاق افتاد و منتصفِ ماه عرصهٔ بادغیس بنور ظهور موکب منصور آراسته شد، و آنجا بررای انور عرضه داشتند که امرا که بجانب غور رفته اند بموقف عرض میرسانند که یاغی گروه انبوه است و مودود گرمسیری در صددِ مددِ ایشان، بنابر احتیاط نزدیک رفتیم تا بهرچه فرمان شود عمل نمایم،

---

۱ با ر س ـــ ، ۲ کذا در جمیع نسخ مطلع ، ۳ آ : سیمانی ،
۴ ک آ ـــ ، از روی نسخ دیگر ثبت شد ، ۵ با ر س ـــ ،
۶ آ : درعی ، ۷ زبده : سنگی ، ۸ با ر س : بهرات
۹ ک : در نغور رباط ، آ ب : در تغور رباط ، با ر س مثل متن ، زبده : بتغوز رباط که یکمنزلی شهر است ،
۱۰ صاحب زبده گوید که آن روز چهار شنبه بود ،

آنحضرت از ییلاق کبنو امیر جهانملک و امیر سید احمد ترخان و امیر فرمان شیخ را[1] روان فرمود* و امراء بهم پیوسته بیاغی رسیدند و حسام انتقام کشیده دریکدم کار ایشان بہ[2] اتمام رسانیدند[3] و دران دیار دیار نگذاشتند، و محمد سپهبد گریخته ملک صالح[4]* گرفتار گشت و او را مقید بهراه آورده بهر عبرت دیگران بر[5] در میدان* مصلوب شد [بیت[6]

برکشد دشمن ترا گردون لیک بر نگذراند از سر دار*]

و باقی فتنه[7] جافیه[8] را بدار البوار فرستاده امرا و سپاهیان با غنایم فراوان ع[9] بدرگاه عالم پناه آمدند

ذکر واقعات ممالک آذربایجان

میرزا ابابکر سال گذشته[10]* ماه شعبان در تبریز بود که خبر آمد که میرزا عمرو ۱۰
میرزا رستم اغروق او را که در ری[11] بود غارت کرده باصفهان بردند، میرزا ابابکر محمد[12] دوانی و زین[13] الدین قزوینی را در تبریز برای عمارت بارو گذاشته عازم[14] اصفهان شد*، محمد[15] دوانی دروازها و بارو[16] و سنگ انداز و تیر گذارها

---

[1] زبده: با چند قوشون بمدد ایشان فرستاد، [2] آ: بآخر،
[3] ب: رسانید، [4] زبده: پسر ملک اسمٰعیل ملک مصلح [5] زبده —،
[6] ک —، از روی آ ب و رس، اما در آ 'نگذرند' بجای 'نگذراند'،
[7] ک: فتنه، [8] آ: خافیه، [9] آ —، [10] یعنی ششصد [؟]
[11] زبده: ساوق بلاق ری، [12] زبده، امیر محمد (بجای محمد) [13] زبده: خواجه زین (بجای زین)، [14] زبده: خود بر عقب امیرزادگان برفت، [15] صاحب زبده می گوید که دوانی "خلق تبریز را الزام کرده در گرد تبریز دروازها الخ" ساخت، [16] آ رس: باروها،

ساخته راهها مسدود گردانید و رعایا را | استمالت داده بزراعت و
عمارت مشغول شدند، ناگاه خبر آمد که امیر بسطام جاگیر[1]* عزیمت تبریز
دارد و امیر شیخ ابراهیم نیز[2] متوجه است، دوانی[3] را طاقت مقاومت هیچکدام
نبود کسان پیش بسطام[4] فرستاده صلح کرد و بسطام بیستم شوال[5]* به تبریز آمد
وچند روز معاش پسندیده کرد و جمعی تمام[6] پیش امیر شیخ ابر[ا]هیم که[7] در بیرون
تبریز نشسته بود* از امیر بسطام سخنی چند رسانیدند که بوحشت [رشید]
امیر شیخ ابر[ا]هیم منصور[8] برادر بسطام را با پسرش محمد[9] مقید ساخت، و[ا]میر[ا]
بسطام شنیده فی الحال غرهٔ ذی حجه بقصد آنکه بحرب و شبیخون کاری از پیش
بَرَد از شهر بیرون آمد و جمعی او را مانع شده بطرف سراو رفت، و محمد دوانی
و شیخ[10] قصاب و خواجه شیخ محمد کججی[11] و خواجه محمد دمشقی[12] و خواجه زین الدین قزوینی[13] 10
را[14] با خود برده به بشکین[15] رسید، و در[16]* ییلاق قشقا[17] بر کوهی بلند در مرغزار فرود

---

[1] زبده: نظام الدین بسطام جاگیر ببسکین [= به پیشکین] رسیده،
[2] زبده: نیز از آب ارس عبور کرده ، [3] آ با رس: امیر بسطام
[4] زبده: در روز جمعه بیستم شوال سنه ثمان و ثمانمایه، [5] درآ با رس:
تمام ، [6] زبده — ، و در سطور آینده صاحب زبده گوید خبر مقید شدن منصور و محمد
"روز جمعه غرهٔ ذی الحجه سنه ثمان و ثمانمایه در تبریز بامیر بسطام رسید"
[7] فقط ک — ، [8] زبده: امیر منصور [9] آ با رس —،
[10] با رس: شیخ محمد [11] آ ب: کججی، — منسوب به کجوجان؟ [12] آ —،
[13] اکثر نسخ مطلع، دمشقی، با —، تصحیح از روی زبده، در سطور آینده در مطلع نیز وی را قزوینی نوشته است،
[14] زبده: را از اصحاب تبریز (بجای را)، [15] ک: بشکین، با: بشکین، رس: بشکین، زبده:
بسکین، تصحیح قیاسی ست، [16] زبده: در حدود هول و تخطیلا در [17] با: فشا، رس: فشا،

آمد[۱]، و شیخ قصاب و قاسم انگوتی[۲] که قراول بودند از احشام که امیر شیخ ابراهیم می برد[۳] چند خانه و چیزی مواشی بازگردانیدند، امیر بسطام چون دانست که امیر شیخ ابراهیم عازم تبریز است تبریز یا نزا اجازت داده بطرف اردبیل[۴] رفت[۵] و محمد دمشقی[۶] وزین الدین قزوینی ببغداد[۷] افتادند* و محمد دوانی و کجی[۸] هفتم[۹] ذی حجه بقبتول امیر شیخ ابراهیم رسیدند، و فی الحال ایشانرا مقید ساخته مال خطیر حواله[۱۰] داشت[۱۱]، و آخر ماه بتبریز آمد و چند روز بعشرت گذرانید و از انجا باوجان رفت، درین اثنا خبر آمدن سلطان احمد شنید[۱۲]، فرمود که مدتها مارا با این خاندان مبارک طریقهٔ اخلاص مسلوکست[۱۳]* چون عرصهٔ ملک خالی بود و رعایا از طمع هر کس در زحمت، آمدیم و محافظت کردیم، اکنون که خداوند خانه تشریف آورد ما بخانهٔ خود رویم، از اوجان کوچ کرده[۱۴] منصور جاکیر و پسرش راکه مقید داشت گذاشته پیش امیر[۱۵] بسطام فرستاد و عازم شروانات[۱۶]

۱۰

---

۱ در زبده بعدش +: وسه روز انجا اقامت کرد، ۲ زبده: انکوی، آ: انکوری، بب: انکولی، با: الکوتی، رهس: الکوسی، ۳ ک: بزد، ۴ زبده: اردویل، ۵ آ ــــ، ۶ با بب رهس ــــ، ۷ زبده: عازم بغداد شدند که بیش سلطان احمد روند، ۸ آ رهس: کحی، با بب: کجی، زبده: خواجه محمد کجی، ۹ زبده: هفدهم، ۱۰ زبده: برایشان حوالت، ۱۱ در زبده بعدش افزوده که بتاریخ ۱۹ ذی الحجه امیر شیخ ابراهیم بباغچه ارغوان نزول فرمود از روز بسبب آنکه گفتند روزی نیک نیست در شهر رفت، و در روز یکشنبه ۲۹ بشهر در آمد، ۱۲ زبده: بجانب اذربایجان شنید، ۱۳ با: مسلوک بود، ۱۴ بعدش در زبده +: بطرف سراو و اردویل روانه شد چون بحدود سراو رسید منصور الخ، ۱۵ آ با بب رهس ــــ، ۱۶ زبده: شروان،

شد، و سلطان احمد اواسط[1] محرم بدار الملک تبریز آمد و مجموع اکابر آذربایجان
و تبریزیان شادمانی نموده شهر را آیین بستند و عهد قدیم تازه کردند و شیخ
علی اویرات[2] و محمد سارو[3] ترکمان پیش سلطان احمد آمده اسبها کشیدند، سلطان
گفت بیت

بجا[4] آورید حق نمک ‌‌ ‌ بکام شما باد چرخ فلک

خواجه محمد کججی[5] و امیر جعفر[6] و خواجه مسعود شاه و خواجه زین الدین قزوینی را
دیوان[7] ساخت* و باز گیرانیده[8] اموال ستاند و دیگر[9] باز* تربیت فرموده
بر سر کار آورد، و درین ولا خبر آمد که میرزا[10] امیرانشاه و میرزا ابابکر در محاربهٔ
اصفهان مظفر شده[11] و باز گشته* عازم تبریزند، سلطان احمد متوهم شده،
باغلبهٔ[12] تمام* متوجه اوجان شد و با امراء مشورت کرده مصلحت عزیمت ۱۰
جانب بغداد دیدند[13]، سلطان[14] روان گشته لشکریان آذربایجان پریشان شدند،
میرزا ابابکر هشتم[15] ربیع الاول بتبریز آمد[16] و بسبب طاعون بشهر

[1] بقول صاحب زبده نزولش در تبریز در روز شنبه ۲۳ محرم بود، [2] زبده: اوزلات
[3] زبده: سارق و (بجای سارو)؛ بظاهر سارو و سارق یکی است، رک: ظفرنامه ۱: ۶۲۵ س ۷،
[4] آ: بجای، [5] آ، ا، ب: کججی، رس: کجی، [6] نظام الدین جعفر،
[7] زبده: بدیوان تبریز و ضبط مملکت مقرر فرمود، با: صاحب دیوان، ش ک: گردانیده، تصحیح از نوی آ،
[9] ک: دیگر باز، آ، باز، [10] زبده: امیرزاده، [11] زبده: و از انجا بسلطانیه آمد،
[12] صاحب زبده گوید که هفت هزار پیاده از شهر تبریز و نواحی و بلوکات جمع گردانید،
[13] حافظ ابرو می گوید که در سعید آباد مکتوبی از آن شیخ علی ابوتراب گرفتند که از جملهٔ ارکان دولت او
بود، و سلطان احمد ازین معنی بهم برآمد و امراء او صلاح در رفتن بجانب بغداد دیدند، "بتوهم آنکه ناگاه
لشکر ابوتراب پیش از ایشان ببغداد زوند" [14] با: سلطان احمد، [15] زبده: بیست و هشتم، [16] آ: رسید،

در نیامده بشنب غازان [نزول] فرمود و از آنجا بطرف نخجوان رفته بطرف
ملک عز الدین بکردستان فرستاد، و ملک آمده در باب قرایوسف سخن گفتند
و بر محاربه قرار یافت و هر دو سپاه رزمخواه نزدیک یکدیگر رسیده آب ارس
میان فریقین حایل بود، غره جمادی الاولی دلیران طرفین نیز را سفیر ساخته
سوال و جوابی داشتند، روز دیگر* میرزا ابابکر از آب گذشت و صفها راست
کرده بمحاربه مشغول گشت نظم

آبابکر با لشکری بیشمار* در آمد بهیجا چو اسفندیار
دلاور قرایوسف پهلوان بمیدان در آمد چو رستم روان*

میرزا ابابکر جنگهاء مردانه کرد اما لشکر او روگردان شده جمعی گرفتار گشتند و
۱۰ میرزا ابابکر نیز برگشته بمرند آمده تبریز را غارت فرمود* و لشکریان او در
هیچ بیمین بیسار نگذاشتند و فقراء و مساکین اماکن [و مساکن] را وداع
کرده بسیاری بشکنجه هلاک شدند، و شیخ قصاب دو نوکر امیر مزید بکنه

---

۱ ازروی زبده و با ۲ زبده: براه مزید [مرند] بجدود، ۳ بقول حافظ
ابرو این روز روز شنبه بود، ۴ زبده: صباح چهارشنبه، ۵ حافظ ابرو اسمای
سالاران میمنه و میسره و قلب هر دو جانب را نیز دارد، ۶ صاحب مطلع ازده بیت
زبده فقط بیت اول و آخر را آورده است، ۷ آ ب با: لشکر پیشمار،
۸ زبده: ترکمان ۹ زبده: پیل دمان، ۱۰ در زبده +: و از آب ارس
بگذشتند او ر [ا] محل مقام نماند از آب بگذشت، ۱۱ آ: آند و،
۱۲ زبده: فرمود که تبریز و نواحی از ا غارت کنند، ۱۳ ازروی نسخ دیگر ۱۴ آ: بسیار،
۱۵ صاحب زبده برین می افزاید که "روز دوشنبه و سه شنبه غارت بود" و شیخ قصاب خبر مزیت
امیرزاده ابابکر شنیده "جمعی برخود کرده و تاختی کرد در روز دوشنبه که شهر را (باقی حاشیه بر صفحه ۹۵)

راکه چند[1] اول بودند بقتل آورد و دیگران ترک تالان کرده گریختند، و شیخ
قصاب شب در صحرا آتش بسیار افروخت، و میرزا بگمان آمدنِ ترکمانان
کوچ کرد[2] [و[3]] شیخ قصاب [ورق ۲۷۰] در عقب[4] تا سعید آباد[5] آمد و میرزا (۲۷۰ و)
ابابکر بسلطانیه رفته قلعه را محکم کرد[6] و آن زمستان در ملک رِی گذرانید*،

ذکر عصیان بیان قوچین و قتل او و باقی قضایا

میرزا ابابکر[7] در رِی* شنید که بیان قوچین در قلعه شهریار[8] یاغی شده است
و پیش میرزا عمر بمازندران فرستاده که برادرت از لشکر ترکمان روگردان
و خراب و ضعیف در قزوین غافل نشسته، جمعی[9] پیش من فرست تا بسر

(بقیه حاشیه ص ۹۴) تالان می کردند" بعدش عبارتی ممسوخ دارد که درج ذیل است:
"تا ببینند دو دو تات رسید امیر زید بکنه در حدود صوفیان اوّل مانده بود نوکران شیخ قصاب ده کس
از ایشان گرفته بقتل آوردند دیگران هزیمت شدند با میرزاده ابابکر خبر رسانیدند که لشکر ترکمان رسید"
[برای صوفیان که بظاهر به غرب تبریز بود رک به نزهة القلوب ص ۷۹] ۱۶ آ: مزید،
زبده: زید، [1] ک: کمینه، زبده و آ مثل متن، بآ: بکنه، رس: بکیه، نیز رک بر ص ۱۲۳ س ۱،

حاشیه این صفحه: — [1] ک: جنداول (امارک به لغات نوائیه و رساله فضل الله خان)،
بآ رس: جنداول، [2] زبده: والا در خاطر داشت که چند روز توقف کند تا لشکر نیکو
ساخته شود، [3] ک —، از روی نسخ دیگر، [4] زبده: عقب ایشان، [5] بآ:
سعدآباد، [این مقام بر چهار فرسنگ بود از تبریز، رک به نزهة القلوب ص ۱۸۳] [6] آ: کرده،
زبده: کردند (فاعل ایشان بجای میرزا ابابکر)، [7] زبده: بطرف ساوق بلاق ری رفتند و زمستان انجا
گذرانیدند، [8] زبده: امیرزاده، [9] بآ رس —، [10] ک: شهر، تصحیح از روی آ و نسخ دیگر
مطلع و زبده — برای قلعه شهریار رک به لیستر ینج ص ۲۱۷، [11] زبده: شما خود توجه نمایند با[نماید تا] باتفاق،

او رویم[۱]، میرزا ابابکر آگاه شده شیرین بیگ[۲]* را در قزوین گذاشته عازم شهریار شد و قلعه را محاصره نمود، و امیر بیان جنگها سخت کرد و لشکریان میرزا ابابکر مردانه پیش رفته فصیل را گرفتند و اهل قلعه را دل و دست از کار رفت و امان طلبیده قلعه را تسلیم کردند، میرزا ابابکر قلعه را به علی[۳] صدیق سپرده امیر بیان و کسان او را بیاشا[۴] رسانید، و[۵] در وقتی که میرزا ابابکر قلعه را محاصره داشت میرزا عمر لشکری از مازندران بری فرستاد تا بسراغروق میرزا ابابکر رفته* دو هزار خانه وار مغول بجانب استراباد راندند، چنانچه شرح داده آمد[۶]، و[۷] میرزا ابابکر بساوه رفته مال امان بر رعایا حواله کرد، و امراء بجانب کردستان روان ساخته اموال بسیار آوردند، و خود بطرف درگزین و همدان روان شد.

۱۰ درین اثنا[۸] عمر کتوک[۹]* به سمع میرزا ابابکر رسانید که جمعی امراء

---

[۱] بعدش در زبده + : امیرزاده عمر این معنی را فرصتی دانسته آن مقدار که توانست مردم جمع کرده بدان طرف روان گردانید، [۲] زبده : شیر، [۳] آ، رش ـ : [۴] آ : بیاساق، [۵] زبده : و درین حال که امیرزاده ابابکر بجنگ قلعه مشغول بود آن لشکر که امیرزاده عمر فرستاده بود چون معلوم کردند که امیرزاده ابابکر بر در قلعه است ایشان بسراغرق رفتند، (آ : سر بجای بسر)، [۶] رک به ص ۸۴، رک : آید، بجای آمد، [۷] در زبده این قصه را مشرح تر آورده است و گفته که محمد پسر کوچک طاهر دطیفور برادر طاهر را بابکر یگر مخالفت شد و چون میرزا ابابکر برسید ساوه را بدو تسلیم نمودند و بیرون آمدند، میرزا ایشان را مقید کرده بقلعه سلطانیه فرستاد، و در ساوه سه روز مقام کرده مال امان بر رعایا حواله داشت، و ساوه را بایکتمور داد و بطرف همدان روانه شد، [۸] در زبده فهرست این امراء داده و آن شامل است بر توکل ارس بوقا و پیر حسن [حسین] برلاس و اسمعیل انکا و شیخ محمد داروغه و نوشروان برلاس و خواجه پیر حسین و خواجه بردی [۹] زبده : بعضی از اصحاب امیرزاده ابابکر،

اتفاق کرده اند که میرزا ابابکر را از میان برداشته میرزا امیرانشاه[1] را
تقویت کنیم و سلطانیه و قزوین تالان کرده بخراسان رویم. میرزا[2]
ابابکر، عمر کتوک را گفت* که قطعاً این سخن باکس مگوی که من هم شنیده ام،
و امراء توکل ارس بوقا و پیر حسین برلاس و اسمعیل اتگه را طلبیده همه[3] را گرفت
و تعلقات ایشانرا بعلی صدیق سپرد[4]* و خواست که نوشیروان برلاس و خواجه
بردی را نیز بگیرد، ایشان خبر یافته گریخته بودند[5]، این جماعت را که گرفته بود
حاضر ساخته احوال پرسید، توکل ارس بوقا گفت: ما را اسمعیل اتگه برین داشت،
گفت که اینجای من تعیین میکردید؟ گفتند: میرزا امیرانشاه را، گفت: او
خبر داشت؟ گفتند: نه، همه[6] را بقتل رسانید و سر هر یک بولایتی فرستاد[7]، و
پدر را بند فرمود، و قتلغخواجه[8] یساول و عمر کتوک را که این خبر رسانیده بودند ۱۰
هر یک را کمر مرصع که خراج مملکتی بود عنایت فرمود، و از امرای پدر هر کرا
ازین قضیه خبر بود بقتل رسانید[9] و از سر زمین درگزین بقروق ارغون* رفت

ع چند روزی بکام دل گذراند

---

[1] آ: میرانشاه، [2] زبده: در اثنای آن حال عمر کهول با امیرزاده ابابکر چون این معنی معلوم کرد باعمر گفت، [3] صاحب زبده درین محل گوید که "ایشان را گرفته سوار شده روی بخانه توکل نهادند و در راه برادر توکل را نیز گرفتند و بخانه فرود آمد و زن و دختر و مال و منال او را گرفته بعلی صدیق سپرد"، [4] در زبده +: خانه و اموال ایشان را تالان کرده بخانهٔ خود فرود آمد، [5] زبده: این چهار تن را [6] بعدش در زبده مضمون آن "نصیحت پادشاهانه" را آورد که "حضرت خاقان سعید" هنگام عنایت کردن مملکت ماوراءالنهر میرزا الغ بیگ فرموده و در مطلع بر ص ۱۴۷ س ۵ آورده است بذیل وقایع ۸۲۳ه پس این نسخهٔ زبده مضمون چندین اوراق مطلع را ندارد، بظاهر اصل این نسخهٔ زبده ناقص بود درین موضع ازین که مضمون نصایح در وسط صفحه مخلوط است بمضمون قتل امراء [7] با: قتلقخواجه، ب: قتلخواجه [8] آ: آورد [9] رک بر ز ص ۶۴

ذکرِ مخالفت که میانِ فرزندانِ میرزا عمرشیخ واقع شد

میرزا اسکندر خبرِ وفات امیر ایدکو شنیده در مملکتِ کرمان طمع کرد و ایلچی بشیراز فرستاده میرزا پیر محمد را استدعا نمود و پیش از آمدنِ[۱] جوابِ شیراز متوجه شده بر فسنجان[۲] رسید، مردم آنجا بامیدِ مددِ کرمان محاربه کرده، چون از طرفِ کرمان مایوس شدند امان طلبیدند، میرزا اسکندر از گناهِ ایشان گذشته کسی را نیازرد و بکوبنان[۳] آمده داروغهٔ آنجا گریخته بود بر آنجا [نیز[۴]] مسلط شد و در قلعهٔ رفسنجان[۵] و کوبنان[۶] معتمدان گذاشته عازمِ یزد شد، و پسرِ امیر[۷] ایدکو صاحب سلطان با غلبهٔ تمام بکوبنان[۸] آمد، و میرزا اسکندر غنایمی که گرفته بود بیزد فرستاده از سه فرسخی کوبنان[۹] باز گشت و در برابرِ لشکرِ کرمان ساعتی ایستاده آخرِ روز بکوبنان[۱۰] [در آمد] لشکرِ کرمان با آنکه بسیار بودند هم[۱۱] در ۱۰ شب بجانبِ کرمان عود نمودند و قراولان اسکندری فرسنگی در پی رفته کسی ندیدند و میرزا اسکندر عازمِ یزد شد، و بعد از آن کرمانیان رفسنجان[۱۲] و کوبنان[۱۳] از گماشتگانِ میرزا اسکندر انتزاع نمودند،

---

[۱] بعدش در اک + : در فارس و عراق و کرمان ، [۲] آ ــــ ،
[۳] آ : بر فستحان ، راس : بر سحان ، [۴] ک : بکوبنان ، نزهة القلوب ص ۱۴۲ : کهبنان ، رک به لیستر ینج ص ۳۰۹ ، [۵] از روی آ ،
[۶] آ : رفیستحان ، رس : فستحان ، [۷] ک : کوبنان [۸] فقط آ : امید ،
[۹] ک : بکوبنان ، [۱۰] ک ــــ ، از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد ،

و درین سال میان فرزندان میرزا عمر شیخ بسعایت مفسدان و خباثت
حاسدان اراقم وحشت در جنبش آمد و آتش فتنه اشتعال یافته بآن رسید که میرزا پیر محمد
فرمود که میرزا اسکندر را بند کردند و بیزد را بمعتمدی سپرده (۱) خزاین آن را نقل بشیراز کرد (۲۷۰ب)
و داروغگان مواضع و سرحدها پیش میرزا پیر محمد آمدند غیر عمر قورچی که داروغهٔ نایین بود ابا
نمود، و میرزا پیر محمد عازم اصفهان شد و از راه فیروزان درآمده بشکستن بندها
و تخریب عمارات و تضییع زراعات فرمان داد و چون میرزا رستم صاحب فراش
بود و کسی بجنگ پیش نیامد میرزا پیر محمد از نزدیک اصفهان بازگشته بشیراز
آمد و برای خانزاده یراق راه حج فرمود و میرزا اسکندر را مقید بخراسان فرستاد،
و او در چارده فرسخی طبس بند گسیخته از راه بیابان بنایین اصفهان آمد و میرزا
رستم رسیدن او فوزی عظیم دانسته او را بتعظیم تمام به اصفهان آورد، و میرزا پیر محمد ۱۰
از استماع اتفاق ایشان متوهم شده نوکران میرزا اسکندر که در شیراز بودند
بند فرمود، و میرزا اسکندر باعث شده باتفاق میرزا رستم متوجه شیراز گشتند،
میرزا پیر محمد فرمود که از سرحد بند عضد تا دامن قلعه ماران کنار رودخانه
را که محل گذارست نگاه دارند، و تیمور خواجه را برسم منغلای بدرهٔ تنگ
فاروق فرستاد، و میرزا اسکندر بمشهد مادر سلیمان علیه السلام رسیده
بقریهٔ گمهر رفت و درین حال تیمور خواجه از طرف مخالف آنجا رسید و

۱؎ ک: نایین، ۲؎ برای آن رک به نزهه ص ۵۱ س ۱۹، فیروزان شش فرسخ بود از اصفهان، ۳؎ آ: باغات،
۴؎ ب —، ۵؎ آ ب مس —، ۶؎ مس: گذر، ۷؎ آ: متعلا، ب: منغلا،
۸؎ آ ب مس: بدر — قصبهٔ فاروق مذکور است در شیراز نامه ص ۱۲۳، ۱۴۲، ۹؎ آ: بکهر،
مس: کمبر، ب مثل متن، — برای گمهر رک به شیراز نامه ص ۱۲۳، مشهد مادر سلیمان بنام
است مقبره کمبوجیه (Cambyses) را،

و آن زمین چنان هموار است که اگر کنجشکی حرکت کند می نماید، میرزا اسکندر
بی التفاتانه بر ایشان تاخت[۱] و همه را پریشان ساخت* و تیمور خواجه
مضیقی، همچو تنگ فاروق گذاشته و از آب گذشته بقول خود ملحق شد، میرزا
پیر محمد دانست که این جرأت اسکندریست، بعد از مشورت جمیع تومانات و
قشونات کنار آب گرفته گذارها نگاه میداشتند، میرزا اسکندر از تنگ فاروق
گذشته بقصبهٔ کنارهٔ[۲] آمد و میرزا رستم با لشکر قول رسیده از گرفتن گذرها متحیر
ماند و روز باخر آمده ابری[۳] تاریک در هم پیچید، میرزا اسکندر گفت اگر امشب
باران آید و فردا آب بزرگ شود گذار دشوار است بهر طریق امشب از آب
می باید گذشت، بر این قرار جمعی را در گذار[۴] کنکری که مشهورترین گذارها[۵]ست
۱۰ در برابر لشکر فارس باز داشته نقاره میزدند و میرزا اسکندر از گذار جشنیان[۶]
بر آب زده چون باد گذشت، و مستحفظان باقی گذرها این خبر شنیده و گذرها
گذاشته همه گریختند، میرزا پیر محمد با وجود چنین گناهی بزرگ چون محل نازک
بود از[۷] مستحفظان* بازخواست نکرده عازم شیراز شد، و باد و باران چنان
قوی شد که گویی فزع اکبر بود یا طوفان دیگر روی نمود، هر دو لشکر متعاقب
یکدیگر نماز شام بشهر رسیدند، میرزا رستم در برابر دروازهٔ سلم[۸] لشکرگاه زده
بسبب لای بدامن کوه رفت، و مدت محاصره بچهل روز کشید و اکثر ایام
صبح تا شام جنگ و جدال و حرب و قتال بود، و چون فتح میسر نمیشد اصفهانیان

---

۱ آ، ب: پریشان، ۲ رک به نزهة القلوب ص ۱۸۸، ۳ ابر، ۴ آ: گذر، ۵ آ: گذرها، ۶ آ: حشنان، ۷ با رس —، ۸ ک: سلمه، تصحیح از روی نسخ دیگر و نزهه ص ۱۱۴ س ۲۲، این دروازه را در قدیم درب سلم گفتند و منسوب است بابوزکریا سلم بن عبد الله از قدمای شیراز و آلان موسوم است به دروازه شاه داعی (شیرازنامه ص ۱۷

مصلحت چنان دیدند که گرمسیرات شیراز را فرو پیچیده و احشام ولایات را
در نور دیده از خرابی هیچ دقیقه فرونگذارند، و گرگین لاری باایشان بود، اصفهانیان
ولایات و گرمسیرات غارت و تاراج کرده و غنیمت بسیار گرفته عازم اصفهان شدند،

وقایع سنه عشر و ثمانمائه

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب بلخ

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بدولت و اقبال جهت دفع
پیر علی تاز عازم بلخ شد و سپاه ظفر پناه در حرکت آمده نوزدهم محرم از
ییلاق بادغیس توجه نمود و تا لنگر شیخ زاده* بایزید عنان کمیت جهان پیمای
باز نکشید، و اوایل صفر همای رایت سلطانی سایه میمون بر خطهٔ اندخود
انداخت و آن بلده را از بیداد فتنهٔ جافیهٔ ایمن ساخت، و پیر علی تاز جرأت		۱۰
نموده تا پل خطب پیش آمده و سر پل گرفته بنشست، و موکب همایون
بمنزل [ورق ۱۷۲] دوکه رسیده از طرف بلخ دانهٔ خواجهٔ قوچین و بعضی		(۱۷۲ و)
نوکران میرزا پیر محمد آمده عرضه داشتند که چون پیر علی تاز از توجه رایات
ظفر آیات خبر یافت روی از میدان ستیز تافته به بیابان گریز شتافت،
آنحضرت میرزا سید احمد و امیر یادگارشاه و امیر نوشیروان و امیر حسن

---

۱ با ہس ـــ،		۲ آ ـــ،		۳ با ہس : پیرزاده،
۴ ک با بب : فتنهٔ،		۵ بب : حافیه،
۶ با : حطب،		۷ آ : دایه ما		ہس : دا،

صوفی و امیر چهارشنبه و امیر جهانملک را در عقب او فرستاد ، و امرا باو رسیده پیر علی با معدودی بیرون رفت و احمال و اثقال او بدست لشکر منصور افتاد ، و از آنها که با او بودند هر کرا سعادت مساعدت نمود باردوی همایون رسیده امان طلبید و چنانچه از مکارم اخلاق آنحضرت معتاد بود همه را خلعت امان کرامت فرمود ، و ببیستم[۱] ماه صفر باقبقر[۲] بلخ منزل همایون شد و بمسامع جلال رسید که جمعی از حشم غُلم متوجه ختلان اند ، آنحضرت امیر حسن جاندار را در عقب ایشان روان ساخته و او همه را تاخته[۳] متفرّق گردانید ، و چون شهر بلخ را غبار[۴] موکب همایون معطّر ساخت و همای چتر سلطانی سایه بران ولایت انداخت امرا که در عقب پیر[۵] علی تاز رفته بودند[۶] او را[۷] از ولایت بیرون کرده ع[۸] با فتح و ظفر معاودت فرمودند ۱۰

و سلطان محمود ولد امیر کیخسرو[۹] حاکم ختلان و خواجه علی پسر امیر النجاتیو حاکم سالی[۱۰] سرای[*] پیشکشها فرستاده وظیفهٔ خدمتگاری بجای آوردند ، حضرت خاقان سعید امیر قنا[۱۱] شیرین[*] را بسمرقند روان کرد و ازان طرف امیر الله داد[۱۲] و سیدی و منصور خماری بشهر ترمذ[۱۳] آمده بودند و منصور بدولت ملازمت رسید ، آنحضرت امیر جهانملک و امیر فرمان شیخ را پیش[۱۴] امیر

---

[۱] آ : بستم ، [۲] آ : باقبقر ، با : تاقبصر ، سه س : ماقبقر ، [۳] ک : یافته ، آ : ماخته ، [۴] بب : – ، [۵] سه س : – ، [۶] آ : – ، [۷] با : – ، [۸] با بب : وحاکم ، [۹] با سه س : الحاتیو ، آ : اطلاتو ، بب : اولجایتو ، [۱۰] آ : سرای ، [۱۱] ک : قلان شیرین (اما مثل متن در سطور آینده) ، آ : قناشیرن ، با سه س : قناشیرین ، [۱۲] فقط آ : رسید و (بجای و) ، [۱۳] بب : ترمد ، [۱۴] ک : –

از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد ، در با بب سه س میرزا خلیل سلطان (بجای خلیل سلطان) ،

الله داد فرستاده پیغام داد که ما با خلیل سلطان بر همان عهدیم ، امرا رفته
و با امیر الله داد سخن گفته باز آمدند، و آنحضرت امیر فرمان شیخ را پیش [
میرزا خلیل فرستاد که فرزند سعادتمند بیگی کا ن ادام الله عصمتها[1] را
بیاورند، و امیرزاده خلیل سلطان مصحوب امیر قتا[2] شیرین ایلچی فرستاده
شانقار و پیشکش بسیار و بیلاکات بادشاهانه روان کرد، در ین اثنا
خبر آمد که پیر علی تاز دریکه[3] النک نشسته ، آنحضرت امیر مضراب و امیر
توکل برلاس و امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علی بیک بکاول را نامزد
آن طرف فرمود و فرمان اعلی نفاذ[4] یافت که قلعهٔ هندوان[5] بلخ که
مدت سی و نه سال بود که حضرت صاحبقران در مبداء پادشاهی آنرا
خراب کرده بود معمور سازند، و لشکری و رعایا چند گاه باهتمام تمام بعمارت 10
آن تل خاک مشغول شده معمور ساختند، و ایالت ولایت بلخ را بمیرزا
قیدو که فرزند ارجمند شاهزادهٔ سعید شهید میرزا پیر محمد بود تفویض فرمود
و امیر شمس الدین اوچ قرا و امیر توکل برلاس را که نوکران آنحضرت
بودند بمیرزا قیدو داد ، و امیر جهانملک را فرمود که چند گاه[6]* در بلخ توقف
کند که مملکت بر میرزا قیدو قرار گیرد، و موکب همایون مراجعت نموده
در شبرغان نزول فرمود، و درین ولا امیر فرمان شیخ از جانب سمرقند
رسیده مهد عالی بیگی کا[7]* را رسانید و موجب مزید مسرت آمد، آنحضرت خطهٔ
اندخود را سیورغال امیر سید احمد ترخان ساخت ، و رایت معلودت

---

[1] کذا ایضا در آ ، در نسخ دیگر : عظمتها ، [2] آ با رس : قتا [3] آ : بکیه ، ب : یکه ، [4] ک آ با : نفاد ، [5] برای قلعه هندوان بلخ رک به لیستر رینج ص ۴۲۲ ، [6] ک : چندان ، [7] آ : اعلی بلکی کا ،

بصوب دار السلطنهٔ هراة برافراخت و منتصف ربیع الآخر مستقر دولت باز آمد

خجسته باد بنا بیدِ ایزدِ متعال وصول رایت حضرت مستقرِ جلال

و امراء که بطلب پیر علی تاز رفته بودند باو رسیدند و آتش قتال برافروختند، پیر علی رایت ضلال برافراخت امّا

ع عاقبت جز فرار چاره ندید

رخسارِ امید تیره و چشمِ امل خیره روی بعقبهٔ هندوکش آورد و امراء

ع مظفّر و منصور باز آمدند

و از تقدیر الٰهی دران معارک امیر علی بیگ که نوکرِ نیکِ حضرت بود سعادت شهادت یافت، و فرزند او امیر عبد العلی سالها در سلکِ معتبران انتظام داشت، و امیر جهانملک نسق مهمات ولایت بلخ و ایالت میرزا قید و نموده و اهل شرّ و فساد را گوچانیده و موافقانِ پیر علی تاز را بیاسا رسانیده باز آمد، ۱۰

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مازندران کرّت ثانی

(۱۲۷ ب)

چون موکب [همایون] حضرت خاقان سعید از یورش بلخ بدار السلطنه هراة رسید نوکر میرزا الغ بیگ آمده عرضه داشت که پیر بادشاه مردمِ اوباش و خسایس الناس و مردم جاونی قربانی و توکلی را جمع کرده و بمازندران آمده قلعهٔ استرباد را محاصره دارد و شمس الدین علی جمشید قارن که بموجب حکم کوتوال آنجاست در مضیق ضرر و معرضِ خطر است، چون این حکایت عز استماع یافت فرمان

---

۱ ب: بیت، آ: سه ۲ فقط در ک، ۳ فقط ک: عبدل علی، ۴ آ: رسانده، ۵ آ ـ، رش: کرت ثانیه، ۶ از روی آ با ب رش، ۷ ب: خساس، ۸ رش: جانی، ۹ آ با ب و رش ـ ۱۰ آ: ضرر خطر،

همایون نافذ شد که امیر مضراب بسرحد سیستان و گرمسیر[1] رفته قشلاق آنجا کند و شاه زاده[2] نور دیدهٔ دولت و نهال باغ سلطنت ابوالفتح ابراهیم سلطان را در دارالسلطنة هراة گذاشته امیر نمدک را پیش او باز داشت، و موکب همایون هژدهم جمادی الآخر بمنزل بشترو[3] فرمود، و در قصبهٔ کوسویه لشکرها[4] را تعیین نمود[5] که هر کس براهی رود، نهضت حضرت خاقان سعید براه جام و مشهد قرار گرفت، و امیر حسن جاندار و امیر فیروزشاه و امیر شیخ علی حنک[6] و امیر عجب شیر براه زاده[7] و محولات رفتند و رایات نصرت آیات بموضع طرق مشهد مقدس رسیده امیر شاهملک بعز بساطبوس[8] فایز شد، و آنحضرت شرایط قبهٔ[9] مقدسهٔ منوره بجای آورده و استمداد نموده برایکان[10] رفت و آنجا بعرض رسانیدند که خراسانیان از پیر پادشاه جدا شدند، و میرزا الغ بیگ گورگان در قصبهٔ خوجان شرف دستبوس یافته آداب طوی[9] و پیشکش بجای آورد، و در منزل خواجه قنبر امیر یادگار شاه[10] ارلات و امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علیکه کوکلتاش بالشکرهای بادغیس و سرخس و مرو و ماخان[11] و سایر آن ولایات رسیدند، و ابومسلم پسر[12] امیر اوچ قرا[*] از طرف مازندران آمده عرضه داشت که پیر پادشاه از آوازهٔ

---

[1] فقط ب ب، [2] ک: زاده، [3] ک: شبرتو، ر س: تشریف، آ مثل متن،

[4] آ: لشکرها جمع نموده، [5] آ: حنک، با: جنک، ب ب: حبک، ر س مثل متن،

[6] ک: زاده، با: راده، [7] با ر س ـــ (در ک

بساطبوس بجای بساطبوسی، آ مثل متن)، [8] ر ک به نزهة القلوب ص ۱۵۱ س ۱۲

[9] ک: آداب وطوی، آ مثل متن، [10] با ب ب ر س ـــ،

[11] کذا در جمیع نسخ و بظاهر همین صواب است نه ماجان که لیسترنج (ص ۴۰۳) تجویز نموده،

[12] آ ـــ،

سپاه ظفر پناه راه فرار پیموده بجانب رستمدار رفت، و موکب همایون بتعجیل
روان شده ماه رایت خورشید فراز افق صحراء استرباد طالع شد و مملکت مازندران
دیگرباره مضبوط و محفوظ گشت و فتح نامها باطراف ممالک روان داشته چوبین[1]
توچیین را بجانب سمرقند پیش میرزا خلیل سلطان ارسال فرمود[2] و قلعه استراباد
را محکم ساخته کوتوالی آن برابو لیث[3] مقرر شد و قلعه شاسمان[4] را عمارت نموده
شیخ سلطان را بمحافظت آن گذاشت و مهمات مملکت استحکام یافته کلیات
سلطنت انتظام گرفت بیت

نظام حال[5] زمان و قوام کار جهان ‌ ‌ ‌ تمام گشت باقبال شهریار جهان

وقشلاق در[6] مازندران یراق دیده مرتضی[7] اعظم امیر سید عز الدین هزاره[8] جریبی
بسعادت ملازمت مشرف گشت و عنایت آنحضرت که همیشه شامل حوال سادات ۱۰
بود خطهٔ[9] دامغان[10] را سیورغال او فرمود، ومقالید امور و نواهی جمهور مملکت
مازندران ضمیمهٔ دیگر ممالک فرموده بنواب کامیاب شاهزادهٔ عالیجناب
میرزا الغ بیگ بازگذاشت و عنان جهانگشای بصوب خراسان معطوف
ساخته لشکرها را[11] اجازت فرمود[12]، وشکارکنان از طرف سرخس درآمده تاسع
ذی قعده مستقر دولت و سریر[13] مملکت یعنی دار السلطنة هراة از شرف
پای بوس آنحضرت عزت وجلال وسعادت واقبال یافت،

---

[1] ک: جوبین، آ: چوپین، آ۲: جونین، ب: حوبین، ر س ق: حوبین،
[2] آ۲ ب ر س ق: تعیین فرمود، [3] آ: لیس، [4] آ: ساشما، آ۲ ر س ق: شماسان،
[5] آ: حال جهان، آ۲ ر س ق: کار جهان، [6] آ: از، [7] آ: مرتضی، [8] آ: هزاده،
آ۲ ر س ق: هزار، [9] آ: —، [10] آ۲: دامغان، [11] آ ب: —، [12] آ: داد، [13] آ: —،

ذکرِ عصیانِ امیر جهانملک و جمعی که با او موافق بودند و مآلِ حالِ ایشان

امیر جهانملک پسرِ امیر ملکت[1] برادرزادهٔ امیر خاری[2] از قبیلهٔ قوچینیان[3] بود
و در زمان طفولیتِ حضرتِ خاقان سعید ملازم بود و بدقایق خدمتگاری و رقایقِ
جان سپاری بنوعی قیام نمود که قرینِ اعزاز شد و از اقران ممتاز گشت، چون سریرِ سلطنت
عالم بوجودِ آنحضرت مشرّف و مکرّم شد جهانملک [ورق ۲۷۲] در میدانِ خدمت گوی (۲۷۲ ر)
سبقت از همگنان ربوده و چون قصه امیر سید خواجه واقع شد موجه و منصب او بجانب
جهانملک[4] تفویض رفت، و اوامر و نواهیِ او در وصل و فصلِ احوال و فرع و اصل
اموال مطاع و مسلّم شد، از شراب قوّتِ دولت و مستی قدرتِ حکومت دماغ او مخبط
گشت، و سر از ربقهٔ اطاعت و روی[5] از قبلهٔ مطاوعت برتافت، و سببِ جزوی آن بود ۱۰
که چون[6] آنحضرت از مازندران لشکری بجانب سیستان مقرر می فرمود و باحضارِ لشکرها
مثال داده بود[7] و خواجه غیاث الدین سالار که صاحبِ دیوان ممالک بود مفردی
پرداخته و دفتری ساخته می نمود و بنام امراء و ارکانِ دولت دفعه دفعه جمع کرده
بهر بیضهٔ مرغی و بهر منی گوشت گوسفندی و بهر یکمن جو ده من و بهر توبرهٔ کاه خرواری
بر[8] نسخهٔ تقریر نوشته بود و ثران[9] سال اجناس قیمتی تمام داشت و خواجه

---

[1] ک: بلکت، ب ب: مملکت، تصحیح از روی آ، نیز رک به ص ۳۲ ح ۱، و یزدی ۱: ۶۵۰ س ۸، [2] با:
حماری، ب ب ص ت: خاری (بنا بر حماری صحیح است رک به یزدی ۱: ۲۱۶ س ۹)، [3] آ با ب ب: قوحینان،
ص ت: قوحساں، [4] آ با ص ت: امیر جهان ملک، [5] با ص ت: کردن، [6] آ با ب ب ص ت —،
[7] رک به دستور الوزراء ص ۳۴۳، [8] آ: دبر، [9] آ —،

غیاث الدین این حشو یا ترا در دفتر خود باز کرد و تیولات اتراک را یکی در چهار تبسیر گرفت و همه را از خود رنجانید بلکه با اولو الامر[1] عاصی گردانید ، فذلک این حساب بآن مفضی شد که چون این دفتر بعرض همایون رسد و حضرت حواله دارد و مال نباشد بی غرضی باید کشید ، جمعی نادانان[2] بر عصیان متفق گشتند ، و در سلخ ذی قعده امیر جهانملک با خویشان و امیر حسن جاندار با پسرش یوسف جلیل و سعادت بن تیمور تاش با برادر و بهلول بن باباتیمور (کذا) و سلطان بایزید عثمان و نمدک با یکدیگر عهد کردند که قصد حضرت خاقان سعید کنند ، امّا چون عنایت پروردگار نگهدار آنحضرت بود شمهٔ ازان معنی معلوم فرمود و امیر مضراب را که از جانب سیستان آمده بود طلب داشته ، مخالفان دانستند که سخنی بسمع
۱۰ اعلی رسیده ، خواستند که بلشکری که عازم سیستان بود ملحق شوند ، بدین عزیمت بطرف جز علنک[3] رفتند ، آنحضرت با جمعی بهادران که ملازم رکاب همایون بودند سوار شد ، و امیر مضراب بعاصیان رسیده جنگ سخت درپیوست و مضراب بهادر را زخمی[4] عظیم[5] [بررو] رسیده بشهر درآوردند و آن بیاقیتان از آب کازو باز[6] گذشته آب را حصار ساختند و آنحضرت برین طرف آب ایستاده لشکری که نامزد سیستان بود جوق جوق به بندگی حضرت می پیوستند و جماعت عاصی هر یک بطرفی جستند ، سعادت بی سعادت[7] را با برادرش و احمد آقبوقا[8] را قشونیان[9] امیر حسن صوفی[10] ترخان در بادغیس گرفته آوردند و

[1] آ رس : اولی الامر ، بب : اولی العزم [2] با رس : مشدند ،
[3] آ : نادان ، [4] با بب رس : جر غلنک ، آ مثل متن ، [5] آ : زخم عظیم ، با رس : زخمی ، [6] فقط ک ــ ، [7] بب : کاردبار (؟) [8] آ و نسخ دیگر : دولت
[9] بب رس : اقبوقا ، [10] آ : صومان احمد صوفی ،

سعادت بیاسا[1] رسیده برادرش واحمد آقبوقا را آزاد کردند و جهانملک و نمدک را امیر چرکس در ماخان گرفته مقید بجانب هراة فرستاد و در چهل[2] دختران شربت فنا چشیدند ع اینست سزای هر که عصیان ورزد[3]

وامیر حسن جاندار و پسرش یوسف جلیل[4] از راه بیابان طبس باصفهان پیش میرزا رستم [رفتند[5]]، وسلطان بایزید را در حوالی جام گرفته بشفاعت میرزا ابراهیم سلطان حیوة یافت ع عاصیان را از شفاعت هست[6] امید نجات

اِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ[7]،

ذکر آمدن پیر علی تاز بحدودِ بلخ و قتلِ او

میرزا قیدو از بلخ قاصد فرستاده عرضه داشت که پیر علی تاز باز مردم جمع کرده و از بدخشان مدد یافته متوجه بلخ است، حضرت خاقان سعید ۱۰ بهادران نصرت شعار برسم ایلغار نامزد آنطرف فرمود و لشکرِ منصور در حوالی بلخ به پیر علی تاز باز خوردند و در حملهٔ اوّل پیر علی تاز سر خود گرفته بدخشانیان بولایت گریختند، سرداران هزارهٔ پیر[8] علی[9] مشورت کرده گفتند تا این خمیر مایهٔ فساد درمیان ما خواهد بود یاغی گری کم نخواهد شد اتفاق

---

۱ آ: پیاساق، ۲ ب ب س س: جل، آ با: چل،

۳ آ با: ورزید، ۴ با: خلیل، ۵ ازروی آ با ب س س

۶ ب ب: بیت، ۷ بعدش در فقط آ +: رءوف رحیم

۸ در با س س بعدش +: خود،

۹ آ با: درهم پیر علی،

نموده اورا گرفتند و سر بی مغز او که آرزوی[۱] گاه داشت پُر کاه کرده بدار السلطنهٔ
هراة فرستادند قطعه

تیغت ز کلّهٔ سر بی مغز دشمنان — نسترن چرخ را چو همای استخوان دهد
هر سر سبک که با تو زبان آوری کند — ایام گوشمال بگرز گران دهد

(۲۷۲ب) و اهالی آن ولایت به[۲] بستر[۳] فراغت، آسوده در دعای دوام دولت[۴]
افزوده[۵] دند،

حکایتِ ممالکِ فارس و بلادِ عراقِ عجم

میرزا پیر محمد عزم انتقام سالِ مقدم مصمّم گردانیده الکلکاء فراوان بلشکریان
داد و بیراق تمام آهنگ راه عراق و اصفهان کرد، و میرزا رستم بغلبهٔ سالِ
۱۰ مقدم مغرور شده آمدن امیر حسن جاندار، فرزندانِ نامدار او موجب از دیاد غرور
گشت، دوران ایام بسببِ طاعون بسیار[۷] از اهالی اصفهان فرو رفتند، میرزا
رستم در ییلاق گندمان خبر لشکر فارس شنیده جمعی او را بصلح دلالت کردند و او
از روی عُجب گفت "جمعی کاروانیان شیراز از برای ما تبرّکات می آورند"
میرزا پیر محمد نزدیک رسیده میرزا رستم اغروق را گذاشت و دو فرسنگ پیش رفته
و موضع جنگ اختیار کرده فرود آمد[۸] و قراولان طرفین یکدیگر را دیده آن شب تا روز پاس داشتند،
علی الصباح میرزا پیر محمد طنطنهٔ کوس حربی ساخت و از نفیر رغو هیبتِ کورکه[۸] زلزله
در گنبدِ گردون انداخت وصفوفِ لشکر آراسته در برانغار حلبانشاه[۹] برلاس که رستم نسان بود و
و طاهر [بن[۱۰]] امیر سیف الدین را باز داشت و قول را با میر سعید برلاس

---

[۱] ک: آرزوی گاه داشت، آ ب ب رس: آرزو گاه بود، [۲] آ ب ب رس: بر، [۳] ب ب ب آ رس: دولت ابد
مقرون، [۵] آ ب: فر و ود ند، [۶] آ: یراق، [۷] آ با رس: بسیاری، [۸] آ ب ک مثل متن، در باقی نسخ: کورکه،
[۹] آ: حلبانشاه، [۱۰] فقط در ک ب

و شیخ محمد جوان و صدیق سپرده در جوانغار خواجه حسین شربت دار با امرای
نامدار مقرر شد، و از طرف میرزا رستم در قول سلطان شاه و قاضی احمد صاعدی[1]
بود، و در جوانغار صادر اغلن و میرزا اسکندر، و در برانغار میرزا رستم
و امیر حسن جاندار قرار یافت، چون هر دو صف در برابر ایستادند میرزا
رستم تعجیل نموده بر لشکر فارس حمله کرد و بهادران طرفین و دلاوران جانبین
در یکدیگر افتاده داد مردمی و مردانگی دادند، عاقبت اصفهانیان رو بگریز نهادند،
میرزا رستم بکاشان آمد و امیر حسن جاندار و فرزندانش و سلطان شاه و
محمود آقبوقایی[2] ملازم بودند، میرزا رستم ایشانرا در کاشان گذاشته خود با فرزندان
متوجه خراسان شد و شرح آن آید[3] انشاء الله تعالی، و میرزا اسکندر نیز عزیمت خراسان نمود،
۱۰ میرزا پیر محمد چون انتقام خود کشید فرمان فرمود که هیچ آفریده را با کسی کار نباشد
وغیر آنکه در روز جنگ فرود آورده اند متعرض نشوند، اصفهانیان چون
مژدهٔ امان شنیدند فوج فوج و قشون قشون میرسیدند و میرزا پیر محمد
چنانکه عادت پسندیدهٔ او بود همه را نوازش و تربیت [می[4]] فرمود، و
لشکر فارس چند روز در مرغزارهای[5] شهرک[6] و گندمان نشستند تا اولاغان[7]
فربه شدند، و امیر حسن جاندار بیچاره وار با فرزندان از کاشان پیش[8] میرزا پیر محمد
آمد و در همان ولا ایلچی حضرت خاقان سعید رسید و خبر گریختن ایشان رسانید، میرزا
پیر محمد مجموع را بند فرمود و محمد قبچاقی[9] و عیسی تکاول[10] (کذا) را بدرقه تعیین نمود

[1] فقط ک: ساعدی، [2] آ-، [3] آ رهس: آقبوقاهی، با: آقبوقا، بب: اقبوقایے،
[4] رک به ص ۱۳۷، [5] فقط در ک -، [6] با: مرغزار، [7] رک به نزهة القلوب ص ۱۸۵،
[8] آ: الاغان، [9] آ-، [10] آ: قبجاقی، [11] آ: سکاول، بب رهس: بکاول، با: لکاول،
(اگرچه بکاول قریب است و تکاول را در کتب لغه نیافتم اما صورت این کلمه در ک و آ موید بکاول نیست)،

دبهمراه[1] ایلچی بخراسان فرستاد، امّا چون بندیان از بلوک برآن[2] گذشتند[3] بندها شکسته] و محافظان رابسته گذاشته سر خود گرفتند، و میرزا پیر محمد خاطر از معاملهٔ کاشان و جربادقان و سایر بلوکات اصفهان بلطف و عنف جمع فرموده عازم اصفهان شد، و غلّهٔ اصفهان با آنکه آفتاب بسنبله رفته بود از جهت بلای وباناءِ[4] زویده[*] مانده بود، چون میرزا پیر محمد قدم مبارک در شهر نهاد از ملال و با هیچ اثر نماند و دیگر باره شهر معمور شد، و میرزا پیر محمد فرمود که دفترهای مالی و خراجی[5] را تمام در آب شستند، و اصفهان را بفرزند خود میرزا عمر شیخ داد، و امیر سعید برلاس و شیخ محمد جوان[6] و فاضل[7] را پیش او گذاشت، وضبط مال دیوان را بخواجه مظفرالدین مسعود نطنزی[8] رجوع [فرمود[9]] و شیخ یساول را بحکومت کاشان فرستاده بشیراز معاودت فرمود، و در مستقر[10] دولت آرام یافت، ۱۰

ذکر محاربهٔ میرزا ابابکر و امیر قرا یوسف[11] و کشته شدن معزالدین میرزا امیرانشاه گورگان

(۲۷۳ و) سابقاً مذکور شد که میرزا ابابکر چند نوکر معتبر خود را [ورق ۲۷۳] در موضع

---

[1] آ با ب ر۶س : همراه ، [2] آ : پراهان ، ر۶س : براهان ، برای براآن ، رک به نزهة القلوب ص ۵۱ و لسترنج ۲۰۶ ، [3] ازروی آ ، با ب ر۶س : بندها را شکسته ، [4] آ ب : نادروده ، [5] آ با ب د۶س : خارجی [6] با ر۶س — ، [7] آ : فاصل ، [8] آ ب : نطنزی ، ر۶س : نظیری ، [9] ازروی با ب ر۶س [10] بعدش در با + : ترکمان ،

دَرگُزین[1] گشته[2] بقروق ارغون رفت و چندگاه آنجا ساکن بود، ناگاه خبر آمد که
شکرالله جمال الدین بلغر[3] و بردی بیگ و شرفشاه طارمی او را خزدی حجه[4] شیخ حاجی
عراقی را کشتند، میرزا ابابکر طبل بشارت فرمود و از قروق[5] ارغون براه سُجاس
بگوزل دره آمده و یک دو ماه آنجا بوده، شکرالله شرف دستبوس یافت و
بمنصب[6] عالی[7] وزارت مشرّف شد، درین اثنا خبر عزیمت [امیر] قرا یوسف
بجانب سلطانیه محقق شد، میرزا ابابکر درویش قوشچی را با دویست مرد جلد در
سلطانیه گذاشته از جلکاء[8] ری بپای کوه دماوند رفت و تابستان آنجا گذرانید؛
و امیر قرا یوسف و امراء ترکمنه[9] بسلطانیه آمده یکشب آنجا بودند، روز دیگر سلطانیه
را غارت کرده مردم او را خانه کوچ تبریز و مراغه و اردبیل بردند، و درین
ولا سلطان معتصم پسر سلطان زین العابدین بن شاه شجاع که دختر زادهٔ سلطان[10] ۱۰
اویس[11] بود از صدمت حضرت صاحبقران فرار نموده باز آمد و پناه بقرا یوسف*[12]
آورد و قرا[13] یوسف* او را تربیت فرموده بهمدان و لرستان فرستاد و خود به
تبریز رفت، و میرزا ابابکر خبر مراجعت قرا یوسف شنیده عازم سلطانیه شد،
و درین ولا دانست که شکرالله بلغر با امیر سید رضا کیا[14] حاکم گیلانات بیعت

---

۱ آ: دررکزن، ۲ ک: کذاشته، تصحیح از روی آ ب ر س، و ص ۹۷،
۳ با: بلغر، ر س: یلغر، ۴ مذکور است بر ص ۴۸،
۵ آ آ ب: عزوق، ر س: فرق، برای این موضع که در کوه سجاس بود رک به
نزهة القلوب ص ۶۴، ۶ آ: بعالی منصب، ۷ از روی آ ۸ ک: جلکاه،
با: جلکار، ۹ با ر س: ترکمان، ۱۰ ر س: ویس — م ۸۳۶ه، رک برایش و
برای معتصم بر زمباور ص ۲۵۳ ببعد، والده معتصم بنت شیخ اویس جلایر بود، بر ص ۶۴، ذکر گشته شدن معتصم می آید،
۱۱ آ: بامیر قرا یوسف، ۱۲ آ ب: امیر یوسف، با ر س: امیر قرا یوسف، ۱۳ آ —،

کرد و از قزوین بر رود بار رفت، میرزا ابابکر بقزوین آمده خواجه شرف الدین خالدی[۳]
وسید عز الدین را با جمعی بطلب لشکر الله فرستاد، وایشان اورا ایمن ساخته بقزوین
آوردند، و میرزا ابابکر مال خطیر بر وحواله کرد چنانچه بشکنجه هلاک شد، و میرزا ابابکر
اواسط جمادی الاولی بسلطانیه آمده دو شب درمیان بار دبیل رفت و آن نواحی
را سه روز غارت کرده غنایم باقروق[۳] رسانید، و مراغه را نیز غارتید[۴] لشکریان[۵] با
عورات و اطفال بی رسمیها کردند، و در جیجمال[۶] قشلاق فرموده لشکر بکردستان
فرستاد تا غنایم[۷] بسیار آوردند، و تا بهار آنجا بعیش گذرانید، و در آنجا شنید
که امراء جاونی[۸] قربانی[۹] نوروز و عبد الرحمن با پنجهزار سوار از طرف سمرقند براه
خوارزم و مازندران بجدود ری رسیده اند، میرزا ابابکر قاصد فرستاده همه را استمالت
۱۰ داد و ایشان در توابع درگزین باردوی او ملحق شدند و مجموع بانعام و اکرام مخصوص
گشتند، و با ایشان در باب امور ملکی مشورت نموده رای بر آن قرار یافت که عازم
آذربایجان شده آن مملکت را از ترکمانان[۱۰] مستخلص سازند و عزم تبریز کردند،
و از آنطرف [امیر][۱۱] قرا یوسف آگاه شده شانزدهم ذی قعده بشنب غازان
آمده و تبارزه گرد او خندقی کندند و امیر بسطام جاگیر با برادران منصور و
معصوم و پسرش اخی[۱۲] فرج * و امیر حسین سعد و برادرش محمد[۱۳] تا قریب ببیت

---

۱ یعنی قصبهٔ دیلم، رک به لیسترنج ص ۱۷۳، ۲ آ: خالد، ۳ آ: باغروق (در باب رس هم اغروق نوشته بجای اقروق)، ۴ آ: غارت کرده، ۵ ک آ: لشکر یازا، ۶ ک ب: حجمال، آ: حیجال، با: چیجال، رس: حمال؛ برای سلطان آباد جیجال (در کردستان) رک به نزهه ص ۱۰۷، ولیسترنج ص ۱۹۳، ۷ آ: غنیمت، ۸ رس: جانی، ۹ با: قرمانی، ۱۰ آ: ترکمانان، ۱۱ ازروی آ، ۱۲ آ: امیر فرح، ۱۳ کذا ایضاً در آ،

هزار سوار و پیاده پیش قرا[1] یوسف* جمع شدند و بیست و چهارم ذی قعده در منزل سر دُرود[2]* تلاقی فریقین واقع شد میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته از طرفین روی بحرب آوردند بیت

دلاور قرا یوسف نامدار بهیجا درآمد چو اسفندیار[3]

امیر بسطام در میدان تاخت و دو کس را ناچیز ساخت و پیر عمر و بیرم بیگ و جلال الدین خلیفه چند کس را زخم رسانیده گریزانیدند[4]، میرزا ابابکر از مشاهدهٔ این حال بیت

بغرّید برسانِ ابر بهار چو شیری که بیند بمیدان شکار

ترکمانان را که پیش آمده بودند گریزانیده جلال الدین دیزک[5] را بقتل آورده ولشکرِ طرفین چنان برهم تاخت که غالب از مغلوب کسی باز نشناخت شعر ۱۰

ز تبریز تا دامن[6] سردرُود روان گشت خونِ سپاهی چو رُود

ز بسیاری کشته در کارزار نبُد هیچ کس را مجالِ گذار

میرزا ابابکر چون شیر[7] گرسنه و گرگ[8] درنده [ا هر طرف می تاخت و مرد می انداخت[9] و بر هر طرف که حمله[10] می کرد*] ع اگر بر فریدون زد از پیش بُرد ر ۲۷۳ ب

بعد از زمانها که در دریای قتال غوطه خورده بود چون بمقام خود باز آمد سپاه را برهم زده دید و در میانِ گیر و دار و اثنای کارزار قضا بساطِ سلطنتِ پادشاه

---

[1] آ ب: امیر یوسف، آ رس: امیر قرا یوسف، [2] ب ب: سرود، آ رس: شرور، برای سردرود ← ک به لیستر ینج ص ۱۶۳، [3] آ: اسپندیار، [4] آ ب رس: کذرانیدند، [5] آ رس: زیرک، [6] آ رس: منزل، [7] آ: کرک، [8] آ: سشیر [9] نقطک ــ، [10] آ ب ب رس: کرد،

معزّالدین میرزا امیر[1] انشاه را در نوشت و دبیرِ تقدیر[2] منشورِ فنا بنامِ او نوشت
ببیت

آن کیست که نگذرد ازین راه   او نیز گذشت ازین گذرگاه

میرزا آبابکر[3] عزیمتِ هزیمت نموده بسلطانیه رفت و ترکمانان غنیمتِ فراوان گرفتند، و ترکمانی سر سلطانِ سعید شهید میرزا امیرانشاه را پیشِ قرا یوسف[4] آورد، قرا یوسف قهر کرده فرمود که گردنش زدند و سر پادشاه سعید را با بدنش[5] بعزّت تمام شسته در سرخاب مدفن[6] ساختند، و بعد از مدّتی شمس غوری نام درصورتِ درویشان استخوان او را بما وراء النهر رسانیده در قبة الخضراء کش مدفون شد ع کُنج خاکست گنج را مسکن

صبح اگر درین واقعه جامه درید صادقست و ماه اگر درین حادثه چهره خراشید محقّق، سحاب اگر درین غم بجای آب خون بارد سزاست و دریا اگر[7] درین ماتم کف بر سر آرد روا، آفتاب را مهر نشاید خواند که بعد از وی برا فروخت و شفق [را][8] مشفق نباید گفت که دلش برو نسوخت، و [امیر][9] قرا یوسف میگفت که اگر[10] او را زنده پیش من می آوردند بواجبی رعایتِ او میکردم، و قرا یوسف برین فتح نامدار سجدهٔ شکرِ حضرت پروردگار بجای[11] آورده و امرا

---

۱ بعدش فقط در آ + : کورکان،   ۲ آ : تدبیر،   ۳ ک : ابکر

۴ آ ب : امیر یوسف، با ہس : امیر قرا یوسف،

۵ آ : شسته بابدنش، با ب ہس : بعزت شسته بابدنش،

۶ با : مدفون   ۷ در آ "اگر" را بعد "ماتم" آورده است،

۸ فقط ک ــ،   ۹ فقط آ ــ،   ۱۰ آ ب رس : بجا،

ودلاوران را تربیت فرموده اجازت داد، امیر بسطام بولایت خود اردبیل[1]
رفته وبا ساختگی تمام عازم عراق عجم شده بسلطانیه آمد، و پیشتر درویش
حامد آلشتی[2] را که در حُسن مشارٌ الیه بود برسالت پیش درویش قوشچی که از قبل[3]
میرزا ابابکر کوتوال قلعه[4] سلطانیه بود فرستاد و بانواع استمالت داد[5]،
اصلا مفید نیفتاد، وامیر بسطام از منتصف محرم سنه احدی عشر [ه]
تا اواسط صفر بحرب و ضرب گذرانیده روز جمعه هفدهم صفر قلعه فتح شد[7]، و
مهمات آنرا مضبوط ساخته کوتوالی آن را به برادر خود معصوم[6] داد، وامیر قرا یوسف[8]
امیر بسطام را انعام واکرام تمام فرموده ایالت عراق عجم را برو مسلّم داشت[9]،

حکایت سلطان احمد بغداد

۱۰ سلطان احمد درین سال اعنی[10] سنه عشر* باستحکام بارو وحفر خندق
بغداد سعی واجتهاد نمود، واواخر سال شاهزاده علاء الدوله ولد سلطان از حبس
سمرقند خلاص یافته نزدیک بغداد رسید وسلطان استقبال نمود، وچون چشم
او بر قرة العین افتاد از غایت اشتیاق پیاده شد و فرزند گرامی[11] در پای
پدر نامی[12] افتاد ویکدیگر را کنار گرفته پدر اورا دلداریها نمود وبشهر در آمده

---

[1] با: اردهبیل، [2] با: الشی، بب رهس: آلتشی. آ شل متن، بظاهر این نسبت است
به الیشت یا الیشتر رک به نزهه ص ۱۰۷، مع ح ۴، [3] آ: قبیل، [4] فقط در رک
این کلمه را بالای سطر افزوده است، [5] با رس: نوید داد، [6] بب رهس:
امیر معصوم، [7] بب —، [8] رک به ح ۳ ص ۱۱۸، [9] با بب رس —،
* برای شجرهٔ نسب علاء الدوله پسر سلطان احمد رک به زمباور ص ۲۵۳، وبرای ذکر اسیری وی به یزدی ا:
۶۳۸ و ۶۴۱، [10] آ —، [11] آ: نامی [12] آ: گرامی،

چند روز بعیش گذرانیده، و بعد از چندگاه سلطان شاهزاده را بحِلّه فرستاد تا
آنجا بفراغت دادِ عشرت داد، و بادشاه احمد بر عادتِ معهود بشرب خمور[1]
ولذّت ولدان وحور مفطور[2] بود، و آخر ماهِ شعبان[3] شاه علاء الدوله را پسری آمد
شیخ حسین نام نهادند، و سلطان بجهت[4] طوی بطرف حلّه رفت و جشنی بزرگ
مرتّب ساخته مدّتی بعیش مشغول بودند، و سلطان باز آمده زمستان در بغداد
گذرانید و بهار فرزند را طلب داشته بخوشوقتی بسر بردند ع
هر[5] وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار

وقایع سنه احدی عشرة[6] وثمانمائه

ذکر جشن سُنّت ختانِ شاهزادگان

حضرت خاقان سعید بر مقتضی[7] سنّت نبوی علیه الصّلوة والسلام فرمود که فرزندان[8]
که عنوان صحیفهٔ شادمانی و جمال چهرهٔ کامرانی و میوهٔ دل و ثمرهٔ عمر[9] بیت
دو گوهرِ کانِ[10] بختیاری   دو دُرّی برج کامگاری
غیاث الدولة والدین میرزا بایسنغر و جلال الدین[11]* محمد[12] جوکی بهادر سنّت

۱ ک آ با: خمر، باقی نسخ مثل متن، ۲ با ر س: منظور، ۳ واضح نیست، از ظاهر عبارت گمان شعبان ۸۱۰ می شود اما اگر آمدن علاء الدوله در اواخر همین سال است تناقضی دارد با ص ۱۷، س ۱۱، شاید از "اواخر سال" (ص ۱۱) مراد از اواخر ۸۱۰ باشد، ۴ آ و نسخ دیگر: جهت، ۵ از حافظ؟ است و مصراع ثانی بشکل "وقوف نیست که انجام کار چیست"
۶ آ با ر س: مقتضای، ۷ آ با ر س: ـ، ۸ با: عمر و زندگانی، ۹ با ر س: درج، ۱۰ با: ـ، ۱۱ ک آ: محمود،

۱۲ تصحیح از روی با ب س و ش و کذا ایضاً در نسب نامهٔ تیموریه که لین پول مرتب کرده در شجرات بادشاهان اسلام مقابل ص ۲۶۸،

موکّد و قاعدۂ ممہّد[1] بجای آرند، و فرمانِ ہمایون نفاذ یافت کہ اسباب طوی و ما یحتاج
ہمیا گردانند، صیبتِ [ورق ۲۴۰] این سنّت سامعان عالم بالا شنیدند و آوازۂ (۲۴۰و)
این جشنِ ہمایون باطرافِ ربع مسکون رسید، ماہ کہ سیّارِ اقطار السموات و سیاحِ
منازل و مقامات است طبل بشارت این سُور و کوس نشاط این سرور بر
بامِ آسمان فرو کوفت، و عطارد کہ مستنبطِ علوم و مستخرجِ احکامِ نجوم است ارتفاعِ
قوس النہار بدرجہ و دقایق حاصل کردہ طالعِ وقت مشتمل بر صعود دولت و
سہمِ سعادت اختیار کرد، و ناہید کہ پردہ سرای سراپردۂ سپہر است زمزمۂ
چنگ بچرچنگ رسانیدہ نغمۂ عود از سعود گذرانید و بحرکتِ شوق[2] فلک وار
در چرخ آمد، و آفتاب چون ابر نیسان گوہر فشان و چون شاخِ خزان درم
ریزان شد و عقیق بخرمن و یاقوت بدامن آوردہ لعل از خارا و دُر از دریا ۱۰
نثار کرد، و بہرام کہ سپہدارِ انجم و سالارِ کشور پنجم است چون چاؤشان بخدمتگاری
برخاست[3] و صفہا از چپ و راست بیاراست، و سعد اکبر بر فراز شش پایہ
منبر خطبۂ تہنیت بہ ادا رسانید و از برای دفع عین الکمال[4] وَ اِنْ یَکَادُ وِردِ
خویش گردانید، و کیوان کہ پیر درّاک و صومعہ نشین قُلّۂ افلاکست عُودِ قماری
بر مجمرِ خورشید نہاد و طلسم دولت بر صفحۂ ماہ کشید، و در دار السلطنۂ ہراۃ
بموضع باغ شہر خرگاہہاء صد سری و ہشتاد سری و خیمہاء سقرلاط و سایہ
بانہاء ابریشمین سر بعیُّوق افراخت و تختہاء زر و نقرہ بخوشہاء لعل و مروارید
ترصیع و تزیین یافت، بساطِ نشاط از بخارِ عنبر غالیہ سای شد و مجلسِ انس
از بخورِ عبیر نافہ کشای گشت، و بازارہا و دوکانہا بر مثالِ باغِ ارم خرّم و آراستہ

---

[1] آ: معہد، [2] آ وغیرہ: شوقی، [3] ک: برخواست، آ مثل متن،

[4] ب: کمال،

کشادند، و قبهاء خوب منظر مانند دُرج پُر گوهر و برج پُر اختر برسم آیین تزیین دادند، ساقیانِ سیمین ساق ساغرِ زرّین بر دستِ بلورین نهاده و بلعلِ شکر فروش هر طرف صلاء عیش در داده بیت

درجامِ زر ز عکسِ رخِ او شراب ناب گفتی که لعل ناب و عقیقِ گداختست

مغنّیانِ خوش الحان نواهای خسروانی در بزمِ آن خسرو ثانی میسرایدند و آوازِ رُود و سرود بچرخِ چنبری میرسانیدند[1]، و رامشگرانِ زُهره طبع بزیر و بم چنگ و عود هوش از دل و دماغ می ربو[2]دند و دل و جان را فرح بر فرح میفزود، و در هر جا[3] مجلس* بسان بهشت برین آراسته و ساقیان نازنین مانندِ حورعین نشسته و برخاسته[4]، چند روز متصل بعیش و نشاط و عشرت و انبساط اشتغال بود

۱۰ و حضرت خاقان سعید دربارهٔ خواص و عوام انعام و اکرام تمام فرمود و این جشن همایون در دارالسلطنهٔ هراة او اخر ربیع الثانی بخوبترین وجهی روی نمود

ع مجلسِ عیش و نشاط و خرّمی آراستند

ذکر احوال میرزا ابابکر بعد از واقعهٔ میرزا میرانشاه

چون میرزا ابابکر بسبب واقعهٔ پدر مغفور و انهزام لشکرِ نکسور در ممالک آذربایجان[5] و عراق نتوانست بود عازم دارالامان کرمان شد و سلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس که بعد از پدر و برادر حاکم آنجا بود موکب او را به تعظیم و اجلال استقبال نمود و گفت: ما بنده و بنده زادهٔ این خاندانیم اگر بار النسبت[6]* به فرزندان و فرزندزادگان حضرت صاحبقران خدمتی بدست بر آید کدام دولت

---

۱ ب ب رس: می رسانید، ۲ آ: ربود، ۳ آ: گاه مجلسی، ۴ ک: خواسته، ۵ ک: آذربایجان، ۶ آ با ب ب: بنسبت

ورای آن تواند[1] بود ممالک وخزاین ودفاین همه مبذولست واز انحضرت قبول
مأمول ، وچند روز ببطوی وعیش گذرانیدند ، میرزا ابابکر سلطان اویس را
بادشاهی باستقلال دیده درخاطرش شعلهٔ حسد زبانه کشید ومعنی لا یجتمع
فحلان[2] فی شَوْلٍ ولا سیفان فی غِمْدٍ[3] بظهور پیوست ، وازجانبین
وحشت ونفرت آشکارا گشت ، میرزا ابابکر فکر گرفتن سلطان اویس داشت ،
وسلطان [اویس[4]] نیز بر لوح اندیشه[5] [این[6]] صورت[7] را می نگاشت ، (۲۰۴ ب)
میرزا ابابکر بسعی بسیار خود را از آن ورطهٔ خونخوار بیرون انداخت وعزم جانب
سیستان باخود مقرر ساخت ، ودر فصل تابستان روی به بیابانی نهاد که آب
آتش فشانِ آن نمودار حمیم است وهوای هاویه سانش آیت عذاب الیم ،
وبحدود سیستان آمد ، شاه قطب الدین بمقدم او شادمان گشته موکب او ۱۰
را باکرام تمام تلقی نمود وپنداشت که موافقت با او موجب استغنا از استرضای
حضرت خاقان سعید خواهد بود ، ومیان میرزا ابابکر وشاه قطب الدین عهود
ومواثیق استحکام یافت ، واستماع این اخبار سبب آن شد که عزم[8] یورش
سیستان مصمم گشت ،

ذکر عزیمت خاقان[9] سعید بجانب سیستان

حضرت خاقان سعید عزم یورش سیستان جزم فرمود ورایات ظفر آیات از

---

[1] ک: توابد، با: خواهد، [2] ک: خملان، آ: مخلان، [3] آ: عمد.
[4] فقط در ک ــ، [5] آ: سینه، [6] از روی آ و با و بب،
[7] آ: اندلیشه، [8] آ ــ، [9] با بب رس: حضرت خاقان (بجای
خاقان) ،

دار السلطنهٔ هراة عاشر جمادی الاولی جنبش نمود **بیت**

بعزم نیم روز شهنشاه کامیاب — لشکر کشید تیغ زنان همچو آفتاب

و چون موکب نصرت شعار بقصبهٔ اسفزار[1] رسید رای اعلی اقتضاء آن فرمود
که لشکر منصور حبیبا نمایند، صحرا در صحرا جوشن و برگستوان[2] بود و جهان در
جهان خود و خفتان و پلارک و سنان نمود، از[3] درفشیدن آینهاء چینی در هر
جانب خورشیدی لامع[4] و از لمعهٔ تیغ و سنان در هر طرف برقی ساطع **بیت**

تو گفتی که روی زمین زآهنست — ز نیزه هوا نیز در جوشن است

سپاه ظفر پناه متوجه فراه گشته بحدود آن ولایت در آمدند، و شاه اسکندر نیالتکین[5]
که والی آن ولایت بود قلعهٔ فراه را استحکام تمام داده بود، و حصار فراه در اصل
حصنی[7] حصین و قلعهٔ متین و ساکنان آن بحصانت و جلادت مغرور گشته و ۱۰
مددگاران سیستان[6] با آن غرور همداستان شده بودند، لشکر منصور چون قضاء
مبرم بر حوالی آن قلعهٔ محکم فرود آمد **بیت**

دژی بود با آسمان هم نورد — نبرده کسی نام آن در نبرد

قلعهٔ پای بر ایوان کیوان نهاده و عیوق در مقابلهٔ مواضع[8] مقاتلهٔ آن از چشم
فلک فتاده[8]، و با این رفعت مقام در غایت حصانت و استحکام، و هزار مرد
کار دیده گرم و سرد روزگار چشیده که نسر طایر از زخم تیر ایشان بر[9] خطر[10] بود و

---

[1] ک: اسغرار، آ ب ب ر س: اسفرار، برای مراحل از هرات تا اسفزار تا فره رک به نزهة ص ۱۷۸،

[2] آ: برکستوان، [3] ک: ار، [4] آ: طالع، [5] آ: نالتکس، آ: بالتکیتس، ب ب: بیالتکن، ر س: بنالتکیس، [6] برای دی رک به سیستان از جی.پی.ٹیٹ (G.P. Tate) کلکته ۱۹۱۰ء،

[7] آ آ ب ب ر س: حصن، [8] آ: موضع، [8] آ: افتاده، [9] آ ر س: بر، آ ب ب: پر،

[10] ک: حذر، تصحیح از ردی آ،

کوه را سنخ از بیم تیغ نشان[1] حذر مینمود در آنجا ساکن بودند، جمعی بهادران
سیستان و دلاوران زاولستان مثل هندو بوقا و محمود شمس و محمود غوری و
سیه سوار و محمود[2] سیه سوار و عمر[2] سیه سوار بکنار دیوار حصار آمده مستعد[3] جنگ
وقتال بر پشت دیوار حصار ایستادند، لشکر منصور را چون چشم بر ایشان
افتاد جمعی از پردلان زمانه و بیباولان در[3] خانه که پلنگان کوه قتال و شیران
بیشهٔ جدال بودند مثل محمود شاه چهره و شاه محمود نکودری و یوسف عراقی و
خداداد[4] و حسین خلج و بایزید پندار[5] (؟) ع

شیران جنگ جوی و پلنگان تند خوی

حمله کردند و از دیوار ها گذشته پیاده در میان باغی در آمدند و کار[6] زار تیر و
کمان بریش و گریبان رسید و باهم بر آمیخته بسیار گرز و شمشیر برهم ریختند، ۱۰
سیستانیان چون دست برد سپاه ظفر پناه دیدند فرار نموده در قلعه خزیدند
ودم درکشیدند[7]، امراء دولت و اعیان حضرت منجنیقها ساخته عراده[8] ها افراخته
و از اطراف سنگها انداخته بحفر خندق و کندن نقب مشغول شدند، سه نقب
بعهدهٔ امیر مضراب، و یکی بعهدهٔ امیر علی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر حسن[9] صوفی ترخان
و یکی بعهدهٔ امیر علیکه کوکلتاش، و یکی بعهدهٔ امیر جلال الدین فیروزشاه و یکی بعهدهٔ
نوشیروان، و یکی بعهدهٔ فرمان شیخ، و یکی بعهدهٔ امیر سید علی ترخان، و یکی بعهدهٔ
امیر یوسف خواجه و امیر[10] بکنه[*] و مولانا ابراهیم صدر، و یکی بعهدهٔ امیر خاوندشاه،
و یکی بعهدهٔ امیر موسی شیخ و امیر محمد مشرف و جماعت سربداران، سپاه سپهر

---

[1] آ ب: بر، ب آ: پر، [2] بظاهر محمود و عمر ابنای سیه سوارند، [3] بمعنی خانهٔ سلاطین و امرا که در عرف هند دربار گویند (فرهنگ انندراج)، [4] کذا در ک ۰ آ وغیره: خدایداد، [5] آ: پیدار، ب: بندار، رس: بندار ۰ — بیندار؟ بایندر؟ [6] کذا در ک آ رس، و شاید که "کارزار" باشد، [7] آ ب، کشید، ک: کشید، [8] ک: عرابها، تصحیح از ز دی آ، [9] رک به ص ۳۲ س ۱۲، [10] آ: ب: بالک بکنه، رس: امیر بکنه، نیز رک به ص ۹۵ ح ۱۷،

مواکب از اطراف و جوانب خندق میکندند و نقب پیش میبردند، و اهلِ حصار نیز جنگهای مردانه [ورق ۲۷۵ ه] میکردند ده شبانروز بنوکِ پیکانِ جهان سوز و زبانِ سنانِ شعله افروزِ آتشِ قتال التهاب و اشتعال داشت و چهار دیوارِ آن حصارِ استوار چون چشمِ زره و خانهٔ زنبور شد، اهل قلعه دلایلِ عنایتِ الهی و مخایلِ قدرتِ بادشاهی مشاهده نموده بعین الیقین بر ایشان روشن شد که اگر از تیغِ شاهِ جهان امان نجویند مجالِ تلافی و امکانِ تدارک نماند، شاه اسکندر نیالتکین[۱] و پهلوان شمس دراز[۲]* و باقی نقبای[۳] قلعه از اوجِ رفعت[۴] بحضیضِ مسکنت آمده امیر شاهملک را شفیع ساختند و شفاعتِ او محلِ قبول یافته آنحضرت رقمِ عفو بر جراید جرایمِ ایشان کشید، و چنان قلعهٔ که طریقِ استخلاص آن بر خسروانِ جهان بسته بود گشاده شد، شاه اسکندر و سرداران قلعه بساطِ بارگاه بوسیده آوازِ «وَ اِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ» بر آوردند، آنحضرت گناه ایشانرا بذیلِ کرم پوشیده همه را تربیت و نوازش فرمود، و چون خاطرِ همایون از مهمِ فراه فراغت یافت عنانِ جهانگشائی[۵] بصوبِ قلعهٔ اوک[۶] تافت و پهلوان شمس دراز را با معارفِ سیستان که از قلعهٔ فراه بیرون آمده تربیت یافته بودند مجدداً خلعت پوشانید و برسمِ رسالت پیشِ شاه قطب الدین فرستاد، مضمون آنکه: همیشه عنایتِ ما شاملِ احوالِ پادشاهان بوده، و شاه شاهان ابوالفتح که بشرفِ ملازمتِ حضرت

(ورق ۲۷۵ ه)

۱۰

[۱] آ: نیال تکین، ر س: بنالتکین، (ب غیر واضح نوشته است) [۲] فقط با: ملک شمس الدین دراز، [۳] فقط ک: نقبهای، [۴] ب ب: رفعت نخوت (بجای رفعت)، با ر س: نخوت، [۵] فقط درک [۶] آ با ر س: جهانگشای،

* رک به ظفرنامه ۱: ۳۶۲ س ۱ و سیستان خصوصا به ص ۱۲۲ و ۲۱۵ و ۲۸۷ و ۳۲ و ۸۰،

* مذکور است در مواضع عدیده در یزدی شلاگ ر ۱: ۶۶۷، ۲: ۳۴۸،

صاحبقران مشرّف گشته بوده در سلوک بلوک و[1] برکهٔ[2] شاهان بحرمت روزگار میگذرانید
وچون او برحمت [حق تعالی[3]] پیوست مملکت سیستان براعقاب او مسلّم داشته آمد
وسخن[4] غرضخواه ونمّام درحقّ ایشان محلّ استماع نیافته ، وچون ممالک تعلّق
بدیوان ما گرفت همچنان برقرار آن مملکت را بایشان عنایت فرمودیم ، واز
غایت اعتقاد واعتماد که برجانسپاری ایشان داریم شاهان فراه که مدّتهاء مدید
در لشکرهای بعید حضرت صاحبقران را کوچ[5] دادند بر موجب مکتوب ایشان که
ذکر یاغی گری شاهان بعرض رسانیدند[6] سیاست فرمودیم ، والحالة هذه مخالفت
ازیشان غریب وعجیب مینماید ، میباید که بعقل رجوع کرده تأمّل نماید که آخر این
کار بکجا خواهد رسید ، وایشان را از عادت ما معلوم شده باشد که عفو از زلّت[7]
زیردستان وتجاوز از هفوات گنه کاران سیرت[8] حمیده وسنّت پسندیدهٔ ماست ، ۱۰
باید که برخلاف گذشته متوجّه درگاه عالم پناه گردند که دربارهٔ ایشان غایت عنایت
ظهور خواهد یافت ، حق علیم است وکَفَیٰ بِه[9] شَهِیداً که ما قصد ملک وجان او
نداریم واز انچه پیشتر بودند عزیزتر خواهند بود ، واگر بنبیهٔ تنبیه از گوش غفلت
برنکشند واز خواب غرور بیدار نشوند واز [هَوَاجِسِ[10] خِذلان و] وساوس شیطان[11]
روی نتابند هرآیینهٔ عواصف[12] سُخط[13] درحرکت آید وآتش غضب زبانه زند ، و
برجمعی اخیار[14] که نه باختیار درمیان آن اشرار اند آن رود که در شریعت معدلت

---

[1] ک : برکهٔ ، با : برکت ، ر ، س : جرکه ؛ [2] ک ، آ — ، در نسخ دیگر دارد ،
[3] آ — ، [4] با ، ر ، س : کوج ها ، [5] فقط با : رسانند چون ،
[6] ک : ذلت ، [7] آ : سیر [8] فقط آ : بالله [9] ک — ، از روی آ نوشته شد ،
[10] ک : شیطانی ، [11] در نسخهٔ عواطف ، بود امّا بدبختانه ضبط نشد که درکدام نسخه ،
[12] ک : سخت ، تصحیح از روی آ ، [13] ک : اختیار کرده ، تصحیح از روی آ ،

جایز نباشد، بنابرآن صبر می نماییم و بحبل حلم اعتصام می فرماییم ایشان نیز در نص فمن بدّله بعد ما سمعه فانّما اثمه علی الذین یبدّلونه[1] احتیاط تمام بجای آورند و بغور فرمودۀ نحن الزمان من رفعناه ارتفع و من وضعناه اتّضع[1] رسند

وچون آن جماعت عزیمت سیستان نمودند موکب همایون دایره وار گرد اوک در آمدند، و قلعۀ آن را که بلاش مشهور ست نقطه کردار در میان گرفتند، شاه نصرت پسر شاه محمد با فوجی بهادران سگزی[2] بحصن اوک در آمده بجنگ وجدال بیرون آمدند و دلاوران لشکر منصور حملهاء | بهادرانه پیش بردند، (۲۷۵ ب) اهل حصار پشت بر دیوار استوار داشته چون آتش در حجر و عرض در جوهر ثابت و پایدار ایستاده جنگ را آماده بودند، لشکر منصور آب رود را از ایشان باز گرفته و ایشان بآب چاهی که در قلعه بود روز میگذرانیدند، جاخویان[3] ۱۰ نقب زده آب چاه را نیز از ایشان ستدند، شاه نصرت که بحصانت حصار و مردان کار مغرور بود روی نیاز بر زمین تضرّع نهاده از سر عجز امان طلبید، و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده لشکر از پای دیوار حصار باز خوانده و دربارۀ شاه نصرت عاطفت فرمود، و اهالی قلعه کاه[4] و نک [و قلعۀ[5]] گوین[6] که از توابع اوک بود احوال قلعۀ فراه و اوک مشاهده کرده ایشان نیز امان طلبیده بیرون آمدند[7] و بمرحمت و عنایت مخصوص گشتند،

وچون آن ولایات مسخّر و مفتوح شد رایات همایون بجانب زره[8] در حرکت آمد، وچون بلب هیرمند رسید با آنکه شاه قطب الدین سعادت خدمت دریافت کسی نیز نفرستاده، آتش قهر بادشاهانه بالا

---

[1] ک: ارتضع، [2] ک: سکری، [3] آ: جاحویان، [4] کر و نک معجم البلدان (۴ : ۲۶۹)؟ [5] ک —، از روی آ ثبت شد، [6] آ: کرین، با رش: کوهی، [7] ک: بیرون آمده امان طلبیدند، آ مثل متن، [8] آ: دزه، ب: ررد،

گرفت، و فرمان[1] فرمود که بندها را شکستند، سه بند مشهورست که از عهد رستم بسته اند یکی بند رسّتک[2] و دیگری[3] بند شهر و دیگری[4] بند بلغاغانی[5] که محکم ترست همه را ویران ساخته روی به نهب[6] و غارت و تخریب عمارت آوردند، و از اثر بی‌عنایتی در مواضع و مزارع، هیچ باقی نگذاشتند و باوجود غلّهٔ بسیار در اندک مدّتی قحط از آن دیار برآمد و لشکر قیامت اثر[7] بولایت وَیتن[8] درآمد و خرابی بسیار شد، و میرزا رستم که از عراق بدرگاه عالم‌پناه آمده بود و بنوازش[9] پادشاهانه اختصاص یافته فرمان همایون نافذ شد که باتّفاق امیر مضراب بولایت زره رفتند و همین طریق مسلوک داشتند، و چون آثار تسلّط و اقتدار دران ممالک به نهایت رسید حضرت خاقان سعید عزیمت معاودت فرمود، و ایالت ولایت اوک به پهلوان جمال بکم[10] رجوع فرمود، و ولایت فراه بشاه اسکندر پسر شاه علی که از[11] شمایل ۱۰ او آثار مردانگی و انوار فرزانگی واضح و لایح بود مفوّض شد، و چون ماه رمضان که اثر اوّله رحمة و اوسطه مغفرة و آخره عتق من النار در حق آن وارد ست نزدیک رسیده بود آنحضرت اوقات فرخنده ساعات آن را از نقص[12] رخصت سفر صیانت نمود، و سلخ شعبان بسعادت و اقبال در مستقر

---

[1] آ: —، [2] ک آ: راسکگ، با ب: راشلک؛ سیستان ص ۱۵۹ ح ۱: راسکک، [3] کذا در ک و ب؛ با ر س: یکی را، [4] آ: سدیگر، [5] آ: بلغاغاقی، با ب: بلعاغانی، ر س: بلعاهانی؛ سیستان (محل مذکور): بلغان، [6] ک: بنهیب، آ: نهیب، [7] فقط ب: —، [8] با ب: ویتن، ر س: دبتن، — ذکری ازین ولایت در مظانّ نیافتم و محتمل که تصحیف قرنین است (برایش رک به معجم البلدان ۴: ۷۳)، [9] ک: بنواش، [10] با ب ر س: بکم، آ شل متن اما معنی این لفظ را ندانم، [11] آ: از، [12] فقط ر س: نقص،

دولت نزول اجلال فرمود ع   چون آفتاب برج شرف را جمال داد

ذکر آمدن ایلچیان خطای[1] کرت اول

هر سعادتمندی که حضرت حق جل[2] و علا[3] او را بلطف شامل خلعت اجتبا[4] پوشانید و براصنا[5] [ف] برایا حاکم و آمر گردانید و آن دولتمند در سر و ضرا سرا و جهرا از حدود الٰهی تجاوز جایز ندارد و حق نعمت بافاضت عدل[6] و احسان که زبدهٔ اعمال انسانست گذارد و با وفور استغنا و ظهور استعلا باعتقاد تمام اعتراف آرد که لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ و یقین داند که از راه بشریت میان ذریت آدم تفاوتی نیست و تمایزی که حاصل است جز عطیت فضل رب الارباب که يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ نتواند بود، و استیفاء

۱۰ این دولت و استبقاء این موهبت برعیت پروری و مرحمت[7] گستری میسر گردد، هر آینه زمانه غاشیهٔ همت [او][8] بر دوش نهد و گردون حلقهٔ اطاعت او در گوش کشد[9] مقصود ازین تشبیب و مطلوب ازین تهذیب آنست که چون موکب همایون از یورش سیستان باز آمد ایلچیان پادشاه خطای که جهت

(۲۷۶ ا) رسانیدن تعزیت حضرت صاحب قران [ورق ۲۷۶] فرستاده بود باپیلاکات و تنسوقات رسیدند و سخن پادشاه خود بعرض رسانیدند، و حضرت خاقان سعید دربارهٔ ایشان مرحمت و عنایت نموده اجازت مراجعت فرمود ۱۱

---

[1] آ: ختای، [2] آ ـ، [3] آ با رس: تعالی، [4] آ با: اجتبا،

[5] ک: اصنا، تکمیل لفظ از روی نسخ دیگر، [6] با ب با رس: معدلت،

[7] قیاسا افزوده شد، [8] ک: کند، آ شل متن،

ذکرِ عزیمت بیلاقِ بادغیس و از انجا عزمِ ماوراء النهر

چون اوقاتِ شریفِ ماهِ مبارکِ رمضان باتمام رسید و شرایطِ عیدِ صیام که از کبایر[1] (کذا) شعایر اسلام است بجای آورده شد و نیّرِ اعظم شرف خانهٔ خویش را مشرّف ساخت شعر

بازفرّاش چمن یعنی نسیمِ نوبهار — برچمن انداخت فرشی از پرندِ هفت کار

وباغ و راغ بحلّهاء رنگین تزیین یافته کوه و صحرا رشک نگارخانهٔ چین شد، حضرت خاقان سعید فرزند دولتمند میرزا ابراهیم سلطان را بامارتِ دارالسلطنهٔ هراة باز داشته امیرجلال الدین فیروزشاه را ملازمِ او گذاشت و فرمان فرمود که امیر لطف الله و[2] بابا تیمور [لطف الله بابا تیمور ؟] و امیر حمزه قتوقو[3] بسرحد سیستان رفته برخبر باشند، وموکب منصور پنجم ذی قعده بطرف بادغیس روان شد، و مثالِ همایون باحضارِ لشکر ها نفاذ یافت و باندک مدّتی سپاهی که حدِّ آن در وهم نگنجد و عدِّ آن را میزان اندیشه نسنجد در ظلِّ رایتِ نصرت آیت که مطلع آفتاب فتح و ظفر است جمع آمد، و درین اثنا بمسامع جلال رسید که میرزا خلیل سلطان بدست امیر خدایداد حسینی[4]* گرفتار شده و مملکت ماوراء النهر بهم برآمد،

---

[1] آ: کبار،
[2] آ ـــ، رک به ص ۲۵ س ۶،
[3] آ، ب، س: قرصتی
[4] س: خداداد حسینی؛ (یعنی خداداد پسر حسین رک به ظفرنامه ۱: ۴۶۳)،

ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال[1] و نهضت همایون بسعادت واقبال[2]

چون میرزا خلیل سلطان شنید که حضرت خاقان سعید در بادغیس لشکرها جمع فرمود او نیز بالشکر فراوان بحوالی کش آمد و آنجا خبر یافت که امیر خدایداد حسینی بکنار آب خجند رسید، میرزا خلیل امیر الله داد و امیر ارغون شاه را باسه هزار سوار نامزد آن طرف فرمود و هر دو لشکر در حدود[2] دیزاق* نزدیک هم رسیدند و چند روز در[3] برابر* هم بوده، امراء از میرزا خلیل مدد طلبیدند، و میرزا خلیل[4] باچهار هزار سوار ایلغار کرده و از سمرقند گذشته در قریهٔ شیراز فرود آمد، و خدایداد آگاه شده روز[5] خود را بمخالفان نمود و شب همه شب رانده

۱۰ روز دیگر نماز پیشین چون برق خاطف بمیرزا خلیل سلطان رسید و شعلهٔ حرب برافروخت، و سمرقندیان پریشان شدند، و میرزا خلیل سلطان[6] بحصار ویران شیراز در آمد، و امیر خدایداد در زمان شیراز را گرفته او را بدست آورد، و این واقعه* سیز[7] دهم ذی قعده وقوع یافت، امیر خدایداد[8] امثله و احکام می نوشت و مهر

---

۱ ازروی آ، ب رش، ۲ ک: حدوق دیزاق، آ: حدود براق، رش: حدود براق، تصحیح ازروی آ؛ دیزاق غالبا همان دیزک است که مذکور است در لیستر نج ص ۴۷۵ و ۴۸۰ ترکستان در مواضع عدیده (رک به فهرست آن کتاب)، و یاقوت ۲: ۱۰۷ که "الدیز کی و یقال الدیزقی" نوشته است، ۳ ک: اربرابر، آ: برابر، تصحیح ازروی آ، ۴ آ —، ۵ آ آ: خلیل سلطان، ۶ ک رش: زور، تصحیح ازروی آ، ۷ آ رش —، ۸ بعدش از ب چند اوراق افتاده است، ازین موضع تا ص ۱۴۹ س ۱۱ (در باب بزرگی خرد نشمرد) را در ب ندارد، ۹ آ: خداداد،

میرزا خلیل میکرد و باطراف ممالک ارسال مینمود تا تمام ولایت ماوراء النهر خداینش[1] را مسخر گشت،

چون این اخبار بعرض[2] حضرت خاقان سعید رسید موکب همایون بیست و یکم ذیقعده عازم ماوراء النهر شد، و آنحضرت امیر چرکس را پیش میرزا خلیل فرستاده بود، امیر خدایداد نوکر خود[3] و نوکر* میرزا محمد جهانگیر را همراه چرکس فرستاده، در رباط قتلغ[4] تیمور باردوی همایون رسیدند و عرضه داشتند که [امیر] خدایداد میگوید که من بندهٔ آنحضرتم و این صورت بنابر خدمتگاری بظهور آمده، اکنون بهر نوع که حکم شود بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید چوبین[5] توچین[6] را با نوکر خداداد پیش او فرستاد و پیغام داد که حالا اختیار[7] نمانده و ما امیر سیم[8] هرچه یراق باشد چنان خواهد شد[9] انشاء الله تعالی، [امیر] خدایداد باید که بی تردد متوجه گردد که عنایت پادشاهانه شامل احوال اوست، و آنحضرت ششم ذی حجه بلب آب رسید، 10

و امیر شیخ نورالدین در وقتیکه | اجازت جانب ماوراء النهر میخواست (۲۷۶ ب)
عرضه داشته بود که هرگاه موکب همایون عازم ماوراء النهر شود من نیز به اردوی اعلی ملحق خواهم شد، و بهمان بلجار[10] به بخارا آمده، امیر خدایداد خبر یافت که امیر شیخ نورالدین به اردوی همایون میرود، از دارالملک سمرقند برسم ایلغار سوار شد و بر سر شیخ نورالدین تاخت و مردم او را تاراج و مار ساخت و بسمرقند باز رفت،

و موکب حضرت شاه رخی از آب عبور فرمود و امیر خدایداد میرزا احمد میرک

---

۱ اک: مسلم، ۲ آ اک رس: بعز عرض، ۳ اک —،
۴ آ: قتلع، اک: قتلع، ۵ از روی آ با رس، ۶ ک: جوبین، با رس:
جوسن، ۷ ک: توشچی، تصحیح از روی آ؛ نیز رک به ص ۱۰۶ س ۱۸، ۸ اک: اعتباری،
۹ از روی آ نوشته شد، ۱۰ آ: بلجار،

ومیرزا سیدی احمد را بتسخیر ولایت حصار فرستاده بود، شاهزادگان پیش از انکه فرمانی باستحضار ایشان نفاذ یابد بار دوی اعلا آمدند و تربیت و نوازش یافتند، وشاه ملک آغا را که خاتون میرزا خلیل بود و عبد الخواجه بار دو رسانید، و در خزانه[1] خبر آمد که خدایداد را چون دندان طمع در کام ناکامی شکست و کعبتین ایام بر مراد او نگشت میرزا خلیل را بند فرموده بسرعت تمام عزیمت هزیمت نمود، وموکب همایون بدولت واقبال متوجه مستقر جلال شد، وپیشتر امیر علاء الدین علیکه را با امنائی[2] دیوان بضبط شهر و خزاین روان فرمود، واکابر سمرقند تا رباط یام[3]* آمده شرایط استقبال ومراسم تعظیم واجلال بجای آوردند، ومیرزا محمد جهانگیر[4] وباقی امراء شرف دستبوس یافتند[5]، وسابع عشرین ذیحجه دار السلطنهٔ سمرقند مستقر موکب همایون

١٠ آمد، اکابر واشراف دعا وثنا بادا رسانیده نشاط وانبساط نمودند، وآنحضرت همه را بتشریفات پادشاهانه وعنایات خسروانه رعایت[6] ونوازش فرمود، وامیر شیخ نور الدین وامیر مبشر بشرف ملازمت مستسعد گشته درسلک امرای عظام انتظام یافتند،

ذکر قضایای فارس وعراق درین سال

میرزا پیر محمد[7] بعد از ضبط ممالک عراق وفارس متوجه حویزه وشوشتر وسایر بلاد خوزستان[8] شد چه امیر خاند[9] سعید برلاس وشیخ زاده [۱۰و] توکل که حکام

---

[1] آ با: خزار، مہ س: حزار، اک: خوار، [2] ک: آمنای، [3] آ: سباط یام اک: رباط بام [4] اک –، [5] ک: یافته، آ شل متن، [6] ک: عنایت، آ شل متن، [7] پسر عمر شیخ، [8] ک: خورستان، [9] با رش: خواند، [10] از روی آ،

آن نواحی بودند مخالفت مینمودند، ومیرزا پیر محمد از منزلِ راهرمز[1] عبدالله پروانچی وعبد خواجه[2] ومولنا صنع الله را پیش شیخ زاده[3] [و[4]] توکل فرستاد وعهد نامه روان کرده پیغام داد که اگر انقیاد نمایند قطعاً متعرضِ عرض وسر ومال وناموسِ ایشان نشوند[5] وبه کارِ ماضی نکنند واز جریمهٔ خاند سعید گذرد واهالی آن ولایات[6] را از آفات[7] مصئون دارد وچون پیغام بامراء رسید مشورت کرده قرار دادند که باستقبال بیرون آیند، ومیرزا پیر محمد دریک فرسخی شوشتر فرود آمده امراء باخزاین وپیشکشهای فاخر بیرون آمده شرف بساطبوسی[8] دریافتند وبعواطف بادشاهانه مخصوص شدند،

ومیرزا پیر محمد در شهر شوشتر بدار الاماره نزول کرد، وچند روز بدولت گذرانیده[9] عازمِ دزفول شد، وآنجا دوسه روز بوده[10] مهمات سرانجام نموده متوجه حویزه[11] گشت، ودر کنارهٔ رودِ چهارده انگه اصولِ[12] احشام[*] کرد واعیانِ اعرابِ جزائر[13] مصحوب سید یونس وسید عبدالله پیشکشهاء نیکو فرستادند، ومیرزا پیر محمد ممالک خوزستان را مسخر ساخته[14] وبیات که از مضافاتِ بغداد است تاخته بواسطهٔ تغیرِ هوا که سبب تب وموجب تعب بود— چنانچه امیر خاند سعید برلاس رحلت نمود— عنانِ دولت بصوبِ شیراز بازگردانید[15]، ودر آن ولایات معتمدان نشاند، ۱۰

---

[1] ک آ: راهرمیر، رش، راهرمن عبدالله، اک: ومیر عبدالله؛ وشاید که "از منزل راهرمز میر عبدالله" باید خواند از انکه بقول حمدالله مستوفی (نزهه ص ۱۱۱) راهرمز را در ایامش "رامز" می خواندند،

[2] ک: عیدخواحه، بآ رش: عبدالخواجه، اک: عبدخواجه، [3] ک: زاده

[4] از روی آ [5] ک: نشوند، آ رش مثل متن، [6] آ اک: ولایت، [7] آ: آفت

[8] اک رش: بساطبوس، [9] آ: گذرانیده و، [10] ک: اصول واحشام، بآ اک رش: اصول احشام،

[11] اک: حویزه، رش مثل متن، بآ —، [12] بعدش فقط در اک +: افامن هذه القرى اذا یاتیهم باسنا بیاتا وهم نایمون، [13] آ: گرداند،

تتمّهٔ قضایای فارس وعراق واحوال میرزا اسکندر

چون میرزا پیر محمد با برادران محاربه کرده غالب آمد و میرزا رستم بخراسان رفته پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد، چنانچه گذشت[۱]، میرزا اسکندر نیز عازم دارالامان خراسان شده چندگاه در قریهٔ احمد که میان تون وطبس واقع است بسر برد، وچون روزگار خواست [ورق ۲۷۷] که آن راز آشکار کند اسکندر بجهت محافظت آب حیات عمر عزیز در ظلمت شب وَاللَّیْلُ اَخْفیٰ لِلْوَیْل[۲] (۲۷۷ ر)

ازراه بیراهه وبیابان بجانب بلخ وشبرغان روان شد، وبآن ولایات رسیده جمعی باو پیوستند، ومیرزا قیدو که در بلخ بود متوهم شده قصد او کرد واز طرفین لشکرها برابر[۳] آورده، میرزا اسکندر تاب مقاومت نیاورد ومردم او متفرق شدند، خواست که تغییر[۴] وضع کرده از جیحون عبور کند ومتوجه اوزکند[۵] شود، ۱۰

شبهنگام چهرهٔ که محلّ اعتماد او بود فرار نمود وآن عزیمت فسخ کرده دربیابان سرگردان میگشت [بیت[۶]

تکاورانی در زیر زین درآورده چو ابر گاه مسیر وچو برگاه توان]

تا بحوالی اندخود رسید، حاکم آنجا امیر سیّد احمد ترخان که حضرت خاقان سعید آن ولایت باو عنایت فرموده بود خبر یافته استقبال نمود وشرف دستبوس یافته خدمات شایسته بجای آورده[۷]، امّا عرضه داشت به پایهٔ سریر

---

۱ رک به ص ۱۲۷ ، ۲ بآ: لویل ، ۳ فقط بآ: دربرابر ، ۴ آ ک رش: تغیر ،
۵ آ ک: اورکند ، ۶ ک — ، ازروی آ نوشته شد ، در بآ فقط مصراع
اوّل را دارد این طور: تکاور از بی رفتن بزیر الخ ، ۷ آ بآ رش: آورد ،

اعلی فرستاد و شرح قضیّه اعلام داد، و میرزا اسکندر از نیمعنی بر حذر می بود لیکن

بیت

هر نیک و بدی که در شمارست چون در نگری صلاح کارست

دست رضا در دامن قضا زده سر بگریبان توکّل فرو برده بود بیت

راه رو گر صد هنر دارد توکّل بایدش مرغ زیرک چون بدام افتد تحمّل بایدش*

و پای صبر در دامن تحمل کشید، امّا بمقتضی عَسَی اَن تَکرَهُوا شَیئاً وَّهُوَخَیرٌ لَّکُم

آنچه میرزا اسکندر از آن میترسید سبب بهبود او گردید، و نوکر سیّد احمد آمد

و نشان جزم آورد که گماشتگان حدود و مستحفظان طرق پیرامون متعلقان

میرزا اسکندر نگردند، و هر طرف که خاطر مبارکش میل نماید خدمات پسندیده نموده

بسلامت گذرانند، و مکتوبی در باب سفارش او به برادرش میرزا پیر محمد اصدار ۱۰

یافته بود مضمون آنکه:

جناب فرزند اعزّ [اکرم] ارشد نور الدّولة والدّین میرزا پیر محمد اَطَالَ اللّٰهُ تعالیٰ

بقاءَهُ ! میباید که در جمیع احوال نصّ وَاَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰهُ اِلَیکَ را

قدوه گردانیده اقاصی و ادانی را از حسن اشفاق بهره مند دارد، و بموجب

اُولُوا الاَرحَامِ بَعضُهُم اَولیٰ بِبَعضٍ، هیچ آفریده اقتباس انوار این همم را مستحق تر از جماعتی

که فضیلت صلهٔ رحم دارند در خیال نتوان آورد، طایفه که سر وجود از یک گریبان

بر آورده اند و پای نشو و نما در یک دامان کشیده، ثریّا شکل از یک مطلع طلوع

کرده و بروج وار از پی یکدیگر بر آمده، و چون جواهری که از یک عقد منتشر

---

۱ در آ این مصراع را بعد 'تحمل کشید' (س ۶) می آورد. ۲ با ک دش: امیر سید

۳ از روی آ افزوده شد، ۴ ک: بقاؤه، ۵ آ —،

۶ ک: دامن، آ مثل متن،

شود وکلماتی که از یک لفظ منتشر[۱] گردد، و این حالات جز میانِ اِخوَة و اَخَوات و اقارب [و[۲]] [عَصَبات[۳]] نتواند بود که این جماعت را زیادتِ ارادت و اعتقاد در حقِ یکدیگر باشد، و اگر ناگاه عیاذاً باللہ خدشۂ درمیان آید راهِ نمّام و حاسد بسته جادۂ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ گشاده دارند، مقصود آنکه فرزند میرزا اسکندر را باز طلبیده بعنایت و شفقت مخصوص سازد، و ناحیتی از اطرافِ مملکت بدیوان او گذارد،

چون این مکتوب بمیرزا اسکندر رسید با خواص خود مشورت نموده عزمِ صوبِ عراق و فارس جزم کرد بامیّد آنکه شاید محرّکِ الْعِرقِ نَزَّاعٌ زنگِ نزاع از آیینۂ خاطرِ برادرِ بزرگوار زدوده باشد، و وسیلۂ صِلۂ رَحِم رَحْم در دلِ او آورده، برین قرار [و[۴]] براق] متوجّه فارس و عراق شد ع

هر روز بمنزلی و هر شب جایی

می بود و بیابان و بادیه می پیمود، و چون سرهای راه مضبوط بود و حدود مسدود تغییر[۵] وضع نموده صحرا بصحرا ایلغار[۶] تاخت تا بیست و ششم ماه مبارک رمضان نگا[ه] تنگ شام از تنگِ اللہ اکبر شیراز گذشته و منغلفا[؟] زرا بیرون گذاشته پیاده (۲۰۷ب) از دروازۂ سعادت درآمد و بخانۂ خواجه حسین طبیب رفته، در حالتِ افطار خبر بمیرزا پیر محمد رسید و دست از طعام بازکشیده او را باحترام تمام طلبید[۷] و انواعِ اشفاق و دلداری نموده و اسباب بادشاهی مرتّب داشته در محلّۂ مُوَرْدَستان در خانۂ رمضان آقا که اختاچی شاه شجاع بود بخیر و سعادت نزول فرمود ع

---

۱ کآ : ببشر، آ : متنشر، بآ : مُستبشر، اک، منتشر،

۲ قیاساً افزوده شد، ۳ ازروی آ، ۴ ازروی آ،

۵ آ بآ رس : تغیر، ۶ آ بآ اگ رس ــــ، ۷ آ : طلب فرمود،

ماه در منزل شرف آمد

ذکر احوال سلطان احمد و قضایا که در بغداد و خوزستان واقع شد

سلطان احمد خبر مراجعت میرزا پیر محمد از ولایت خوزستان شنیده متوجه شد، و نخست بحویزه رسیده پیش از طلوع آفتاب قلعه را[۱] خبر[۲] چون حلقهٔ انگشتری در میان گرفت، مستحفظان آن زمان سر از خواب غفلت بر آوردند که اشعهٔ تیغ یاغی از چهار طرف ایشان تابان بود و سراسیمه [بر - ظ] اسپان سوار شده رو بگریز نهادند و ندانستند[۳] که ع زهری که بجان رسید تریاک چسود، جنگ[۵] آوران[۴] همه را در شمشیر گرفته، هر که از تیغ خلاص شد اسیر گشت، سلطان کسی را نگشت، و پیر حاجی کوکلتاش خبر حویزه شنیده و قلعهٔ دزفول[۶] گذاشته بطرف ۱۰ شوشتر گریخت و امیر الس[۷] در شوشتر چنان ترسیده بود که بصد سلسله در قلعهٔ سلاسل توقف نمی نمود خود را برامهرمز انگند، و میرزا پیر محمد خبر عزیمت سلطان احمد شنیده بود و تولک[۹] و نوشیروان برلاس را بمدد امراء خوزستان[۱۰] [فرستاده، امرا در رامهرمز بالس[۱۱] رسیدند و بضبط قلعه داری قیام نمودند، سلطان خوزستان را[۱۲] مسخر[۱۳] ساخته عازم رامهرمز شد، مولانا قطب الدین قاضی با امرای میرزا پیر محمد گفت:

---

۱ آ با: ناخبر، ۲ اک: شعشعه، ۳ آ با اک: آوردند،
۴ اک: نبنداشتند، ۵ آ: نکاولان، ۶ بعدش دربا + : را
۷ با: الیس، ۸ برای قلعهٔ سلاسل که در شوشتر بود رک به یزدی ۱: ۷۳۶، ۸ آ -، ۹ اک: توکل ۱۰ آ: خورستان،
۱۱ ک -، ازردی آ با اک نوشته شد، ۱۲ با: بالیس، اک: الش،
۱۳ با -،

اگر جنگ خواهید کرد عَلَفه و عَلوفه آماده است واگر بیرون خواهید رفت پیشتر بیرون روید تا رعایا در بلا نمانند، امرا و رعایا سوگند خورده یکدل شدند و پیادگان شهر با قراولان سلطان مُبارِزیها[1] نمودند، ناگاه نیم شبی سوادِ اغروقِ سلطان بامشاعل فراوان پیدا شد، امرای میرزا پیر محمد هریک بطرفی گریختند[2] و رعایای بیچاره در دامِ بلا گرفتار ماندند، سلطان قاضی قطب الدین را با جمعی پیادگان قتل کرد و باقی رعایا بشوشتر رانده قلعهٔ رامهرمز را بازمین هموار ساخت، و مقصود نیزه دار را بکوتوالیِ قِلاعِ خوزستان[3] معیّن کرد درین اثنا شنید که پسرش علاء[4] الدوله عاصی شده متوجّه تبریز گشت، سلطان عزیمت بغداد نمود، داوویس نامی که مادرش در حرم سلطان بود[5] دعوی فرزندی سلطان میکرد سلطان بیست هزار دینار حقّ السّکوت انعام فرمود و او را نصیحت نمود که بعد ازین مثلِ این سخنان[6] نگوید ع او نیز ز سلطان بهمین راضی شد، ۱۰

ذکر مخالفت سلطان علاء الدوله با پدرش سلطان احمد

سلطان احمد[7] درآن[8] زمان که در خوزستان بود پسرش سلطان علاء الدوله متوهّم شده از بغداد براه حِلّه[9] و اربیل[10] بآذربایجان رفت، امیر قرا یوسف آگاه شد که شاهزاده بی اجازت پادشاه آمده، مختصر خرج الیومی تعیین نمود و ماه رمضان گذشته جمعی[11] را ملازم فرمود که شاهزاده را بسر حد ولایت او رسانیدند، در حدود

---

۱ فقط اک: مبارزها، ۲ آاک: گریخت، ۳ آ: خورستان
۴ درآ و اک قبلش +: سلطان، ۵ آ با اک: می بود، ۶ آاک: سخن، — برای این داویس رک ص ۱۱۷
۷ آ: آن، ۸ کذا در جمیع نسخ، رک ب ص ۱۱۸، ۹ ک: اردبیل،
با: ارده بیل، تصحیح ازروی آ، ۱۰ آاک —،

خوی گردان ملک[1] عزّالدین او را گرفته پیش ملک بردند، ملک او را دو ماه نگاه داشته خدمات شایسته بجای آورد، و امیر قرا یوسف بملک عزّالدین نوشت که شاهزاده بی حکم پادشاه آمده بود ما بدآن سبب او را رعایت ناکرده عذر خواستیم او نیز باید که همین طریق مسلوک دارد تا موجب ملالت و خرابی رعیّت[2] نشود، ملک عزّالدین را طاقت مقاومت او نبود شاه زاده را اجازت فرمود، و آن بیچاره را مرغ روح از قفس تن پریده[3] از جان سیر شد و بجانب اردبیل میل کرد که چند روز در صحبت [ورق ۲۷۸] شیخ سالک ناسک شرف الدین علی[4] صفوی[5] گذراند قطعه (۲۷۸ ا)

با من پدر که باد پُر از نور مرقدش ‌‌‌‌‌‌‌‌ گفتا گر افتدت ز غمِ دهر مشکلی

یا در پناهِ همّتِ صاحبدلی گریز ‌‌‌‌‌‌‌‌ یا التجا نمای باقبالِ مقبلی ۱۰

چون بنواحی تبریز آمد جمعی بی باکانِ بطّال چون لشکرِ دجّال هجوم کرده شاهزاده و نوکران او را مقیّد گردانیدند و خبر بامیر قرا یوسف رسانیدند[6] و او شاهزاده را بقلعهٔ عبد الجوز[7] فرستاد، بیچاره زخم قوی بر بازو و در خاطر هزار آرزو و از متکای سلطنت در مقامِ محنت افتاده[8] و تخت و ملک بر باد داده چهرهٔ بخت را بناخن تغابن میخراشید و جُز صبر هیچ چاره نمیدید ع

صبر است دوای من و در د اکرم انیست

---

[1] بظاهر مراد از ملک عزّالدین بن عبدل والی جزیرهٔ ابن عمر و جبل جودی وغیر هماست، رک به زمباور ص ۲۶۶، [2] آ: تشویش، [3] در رک اولاً 'طلبیده' نوشته بود، باز بالای آن 'پریده' نوشته است و 'طلبیده' را قلم زن نکرده، [4] آ: شرفالدین علی صغری، اک: شرف الدین علی صفری، تصحیح از روی آ؛ بظاهر مراد از سلطان علی بن صدر الدین موسی صفوی ست، رک به روضة الصفا ۲:۸، [5] آ اک: بامیر یوسف رسانید، [6] آ: عبد الجواز، اک: عبد الجوذ، [7] آ: افتاد،

وقایع سنهٔ اثنی[۱] عشر و ثمانمایه

بقیهٔ حکایات[۲] ماوراء النهر

حق سبحانه و تعالی چون سر بر سلطنت سمرقند را که مملکت موروث حضرت
خاقان سعید بود ع بی درد سر نیزه و آمد شد پیکان
با آنحضرت عنایت فرموده شکر نعمای نامتناهی الهی بواجبی ادا نمود، و امیر خداداد
با اهل بغی و فساد روی بمغولستان نهاد، آنحضرت اوایل محرم امیر خضر خواجه و
امیر حسن کاو خواجگی را فرمود که بخراسان رفته با امیر لطف الله و امیر حمزه قتوقو[۳]
که در حدود سیستان اند ملحق شده مدد یکدیگر باشند، ولدنیا (؟) ترخان را پیش
خداید اد[۴] فرستاده پیغام داد که: پیشتر معروض داشته بودی که از برای شما
کاری کرده ام، اکنون ما از آن کار منت داریم و ثبات قدم این جانب بطریق ۱۰
وفا و راه صفا دانسته باشد، و تربیت دور و نزدیک و تقویت ترک و تازیک
شنیده، چون امری واقع نشده که موجب اجتناب باشد چرا بما ملحق نمی شود و
روی گردانست، چون لدنیا[۵] (؟) ترخان باو رسیده رسالت ادا کرد امیر خداداد
گفت: امیر شیخ نور الدین آنحضرت را برین مزاج نخواهد گذاشت اگر او را مقید
سازند من بخدمت آیم، آنحضرت از جواب ناصواب او غضب فرمود و بعزم
رزم او نهضت نمود ع آتش قهرش معاذ الله کز و سوزد جهان

---

۱ کت: اثنی عشر، ۲ آ: حکایت، ۳ اک: تتوقتو، با: تیوقو، ۴ در آ، با، ک قبلش: امیر، ۵ آ: لدنیا، با: ولدینا، اک: دربنا،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بطرف مغولستان وکشته شدن امیر خدآداد

حضرت خاقان سعید را عزیمت جانب مغولستان تصمیم یافته از دار السلطنهٔ
سمرقند بقریهٔ شیراز آمد، و میرزا رستم و امیر سید علی ترخان و امیر شاهملک و امیر
نوشیروان را منغلای ساخته بشاه رخیه* فرستاد و میرزا امیرک احمد و برادرش
میرزا بایقرا و امیر سلطانشاه برلاس و امیر حسن صوفی را نامزد خجند فرمود، و
آنحضرت ییلاق اوراتپه را منزل همایون ساخته، از امرای منغلای خبر آمد
که امیر خدایداد عرضه میدارد که [اگر] امیر شیخ نور الدین بدین جانب آید هرچه
یراق باشد بتقدیم رسانیم، آنحضرت [امیر] شیخ نور الدین را روان فرمود،
۱۰ و درین اثنا از نگارخانهٔ غیب صورتی روی نمود که مثال آن در آیینهٔ
خیال کسی نبود، و شرح این سخن آنست که امیر خدایداد از مغولستان طمع مدد
داشت و از محمد خان پادشاه آنجا نقش معاونتی بر لوح اندیشه می نگاشت
و محمد خان برادر خود شمع جهان* پادشاه را بالتماس امیر خدایداد بمدد فرستاده
بنواحی تاشکند آمد، و امیر خدایداد باستبشار تمام استقبال نموده شرایط
خدمت بجای آورد و ندانست که عَسَیٰ اَن تُحِبُّوا شَیْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَکُمْ،

---

۱ آ،آک: خدای داد، ۲ ک: منغلای، ۳ یعنی بناکت، رک: ابن عربشاه ص ۷۶ و به ظفرنامه ۲: ۶۳۶
(الیستر ینج برص ۲۸۲ قولی مختلف را نقل نموده) ۴ آک: محمد (که درست نیست)، ۵ در اک بعدش +: و امیر شاهملک
۶ ک: منغلای، آ: منغلا، با: منغلای ۷ از روی آ و اک، ۸ از روی آ و با و اک، ۹ اک: ترخان، —
برای نسب نامهٔ محمد خان بن خضر خان بن تغلق تیمور رک به زامباور ۲، ۲۷۲، ۱۰ آ اک: پادشاه جهان، ۱۱ با: پاشاه جهان را،

شمع جهان در قضیهٔ خدایداد باخواصّ خود تأمّل نموده فرمود که با وجود چندان عنایت[1]
که حضرت صاحبقرانرا درباره او بود با فرزندان او چه وفاداری نمود شعر

(۲۷۸ ب)
وفا مجوی از او ور سخن نمی شنوی بهرزه طالب سیمرغ و کیمیامی باش

برین یراق اتفاق کرده او را بقتل آورده سر او را پیش امیر شاهملک فرستاد قطعه

برای کارزار دشمن شاه که جانش خصم بود و طبع دشمن
گهی از غنچه سازد دهر پیکان گهی بر آب پوشد باد جوشن

جمعی را که ممدّ و معاون خود تصوّر کرده بود سبب هلاک او شده شرّ آن شریر
کفایت کردند وکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ بیت

ای کرمش کار جهان ساخته بی من و تو از همه پرداخته

ذکر تفویض مملکت اوزجند[2] بمیرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ

10

چون ممالک ماوراء النهر در قبضهٔ اقتدار خاقان کامگار قرار یافت و انوار
عاطفت آنحضرت براطراف آن ولایت تافت رای اعلی اقتضا فرمود که میرزا
امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ را که در ملازمت آنحضرت طریق جانسپاری مسلوک
داشته بود تربیت نموده مملکت اوزجند[3] را سیورغال او فرمود، و برادر[4] او[*] میرزا
بایقرا را[5] و امیر مضراب و امیر موسی کا را تعیین نمود که بآن ولایت روند و
مهمّات آن نواحی ساخته و رعایا نواخته باردوی همایون باز آیند، و امرای
منغلای سر[6] خدایداد و پسر او[*] الله داد را که در قلعهٔ شاهرخیه بود آورند و بعنایت[7]

---

[1] رک به یزدی ۱: ۲۵۶، [2] اک (بهرجای): اورجند، با: روزی چند (!)، [3] آ: اوزچند، با: روزجند، [4] ک: برادر او، امارک برص ۱۴۱اس ۵، [5] آ —، [6] اک: امیر، [7] با —،

بادشاهانه اختصاص یافتند، و امیر شیخ نورالدین که بموجب حکم عازم ملاقات خدایداد
بود چون عنایت ایزدی قضیهٔ اورا کفایت فرمود امیر معاودت نمود و عرضه
داشت که لشکر مغول بولایت آمده مبادا که خرابی کنند اگر اجازت باشد بجانب
ولایت خود رود، و آنحضرت اجازت فرمود بشرط آنکه زود باز آید و امیر شیخ
نورالدین قبول کرد، و آفتاب رایت همایون سایهٔ دولت بر ولایت خجند انداخت،
و بمسامع جلال پیوست که بعد از واقعهٔ امیر خدایداد نگاه بانان امیرزا خلیل سلطان
باتفاق او بطرف الاقلعه رفتند و به امیر خالق پسر امیر خدایداد* پیوستند، فرمان
همایون نفاذ یافت که امیر شاهملک و جمعی امراء نامدار بجانب الا روند و ایشانرا
بدست آرند، و رایات ظفر آیات عازم دار السلطنهٔ سمرقند شد،

ذکر آمدن میرزا خلیل سلطان* پیش حضرت خاقان سعید

امیر شاهملک بطرف الآن کوه رفته قلعهٔ آنرا محاصره کرد، میرزا خلیل سلطان
پیغام فرستاد که راه من باز دهید که از قلعه بیرون میروم، و عبدالخالق* نیز گفت
شما از در قلعه برخیزید که من پیش حضرت خاقان سعید می آئیم، امیر شاهملک ترک
محاصره کرده عازم اردوی همایون شد، و شیخ نورالدین بمیعاد مقرر نیامد، آنحضرت
مولانا قطب الدین قرمی و امیر توکل قرقرا را که از اقران بکیاست و فراست
ممتاز بودند و در زمان حضرت صاحبقران باموره کلی قیام می نمودند پیش امیر شیخ نورالدین
فرستاد [و] مضمون سخن آنکه: مقرر چنان بود که بزودی مراجعت نماید، سبب توقف

---

۱ با ک: پسر امیر خدایداد عبدالخالق، اک: امیر عبدالخالق پسر امیر خدایداد، ۲ اک: شاهملک
۳ ک: الان، با: الاکوه، آاک مثل متن — بظاهر مذکور است در زبده ص ۲۳۹، ۴ آ: امیر
عبدالخالق، ۵ آ: روم، ۶ آبا: عالی، ۷ آ —، ۸ از روی آبا اک،

چیست؟ امیر] شیخ نور الدین گفت: عنایت آنحضرت درباره خود بسیار بسیار مشاهده کرده ام و از تقصیرات شرمنده ام بیت

عذرِ تقصیر بخواهیم که در خدمت رفت ... گر خدا خواسته باشد که بخدمت برسیم

امیدوارم که درین ولا از آمدن معاف دارند و چون رایاتِ همایون بجانب خراسان عود نماید این بنده بخدمت میرزا الغ بیگ کورگان بیت

کمری بر میانِ جان بسته ... جان کمروار بر میان بسته

حاضر شوم، و میرزا خلیل سلطان از جانب الان کوه آمده با امیر شیخ نور الدین پیوست، و مولانا قطب الدین صدر و امیر توکل باز آمده معذرت امیر شیخ نور الدین عرضه داشته، حضرت خاقان سعید را عذر او مسموع نیفتاده عنانِ عزیمت بجانب او انعطاف داد، و در آقسولات یحیی کا* نوکر قدیم میرزا خلیل سلطان آمده احوال او

۱۰

بعرض رسانید و آنحضرت [ورق ۲۷۹] او را بمواعید مستظهر ساخته (۲۷۹ر)

باز گردانید، میرزا خلیل سلطان باز یحیی کا را فرستاد که آنحضرت عهد و میثاق کرده که از امرا هر کس باین طرف آید این فرزند همراه او عزیمت اردوی همایون نماید، آنحضرت امیر شاهملک و امیر حسن صوفی و امیر علیکه کوکلتاش را تعیین فرمود و هر چند عالمیان را معلوم بود که بر قولِ آنحضرت اعتماد میتوان نمود امّا چون معاهده میانِ اصنافِ جهانیان ... ع ... رسمیست قدیم و عادتی مالوفست

آنحضرت بدلِ صافی و اعتقادِ پاک بر زبان آورد که: دل و زبان درین سخنان یکسان دارم که اصلاً و قطعاً قصدِ جانِ فرزند خلیل سلطان نکنم، و او را عزیز و مکرّم دارم، و اگر کسی قصد او کند کاینا من کان بقدر وسع در دفعِ آن کوشم،

---

۱ آ ــ، ۲ ک: الان، آ مثل متن، ۳ با ــ، ۴ اک: اقسولان، ۵ ک: یحیی کار، ۶ آ ــ، * رک به ظفرنامه ۲: ۶۳۷ ببعد،

وسخن غرضخواه درحق او نشنوم، امراء این عهود از آنحضرت شنوده عزیمت نمودند
و بجدو دأترار آمدند که [میرزا] خلیل سلطان و شیخ نور الدین در اترار بودند،
امیر شاهملک درکنار آب توقف نمود و امیر حسن صوفی و امیر علیکه را روان فرموده
و امراء ملاقات کرده سخنان حضرت خاقان سعید بعرض رسانیدند، و امیر شیخ
نور الدین نیز حاضر بود، میرزا خلیل سلطان بعنایت مستظهر گشت و بر عهد
و میثاق اعتماد نموده عزیمت اردوی همایون فرمود، و در موضع آزون آتا بشرف
دستبوس مشرف شد، آنحضرت او را باعزاز و اکرام تمام در آغوش آورد و مجلس
انس ساخته اسباب عیش پرداخته شد، و آرای متفرق و اهوای منتشر بر
ولای دولت قاهره متفق و مجتمع گشت،

۱۰ و موکب همایون بجانب دار السلطنت هراة معاودت نمود، و آفتاب اوج
معالی عزم برج شرف و مرکز سعادت فرمود، و آوازهٔ این فتح همایون و بشارت میمون
در اقطار آفاق و اطراف ممالک ربع مسکون انتشار یافت بیت
صیت فتحش چو پرتو خورشید		رود از شرق تا بغرب جهان

ذکر عنایت فرمودن مملکت ماوراء النهر و ترکستان بمهر سپهر سلطنت و کامگاری میرزا الغ بیگ کورگان

حضرت خاقان سعید ایالت مملکت ماوراء النهر و ترکستان را بفرزند
سعادتمند راحت روح و قوت دل قرة عین مغیث الدین میرزا الغ بیگ

---

۱ ازروی آ، ۲ آ ک قبلش +: امیر، ۳ آ ـــ،

کورگان عنایت فرمود، و هرچند آن فرزند دولتمند در تقدیم اسباب عدالت و تنفیذِ احکامِ سیاست بہیج[۱] تہییج[۲] و تحریض[۳] [به] تصریح[۴] و تعریض* محتاج نه، اما آنحضرت از راه شفقت پدرانه و نصیحتِ پادشاهانهٔ مشفقانه[۵] فرمود که حق تعالے[۶] این موہبتِ عظیم و عطیتِ جسیم ما را ارزانی داشت و با[۷] عجزِ آلت و قصورِ حالت بنظرِ اجتبا مخصوص ساخته فرمانِ ما را در اقطارِ عالم نفاذ داد، و ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ باید که قدرِ دولت و پادشاهی دانسته شکر نعمای الٰہی بجا آورد و ابوابِ انصاف و انتصاف بر روی اربابِ حاجات کشاده دارد و بمقتضی يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ در جمیع امور عمل نماید، و علماء را که وَرَثَۂ انبیاء اند علیہم[۸] السلام* بچشمِ اکرام ملحوظ و بنظرِ انعام محظوظ داشته در حوادث دینی از مقتضی ۱۰
فتوی ایشان در نگذرد، و خاندانِ عالیشان متعالی مکان شیخ الاسلام برہان الملة والدین عبدالجلیل[۹]* المرغینانی[۱۰] که بصاحب ہدایه مشہور است مکرّم و معظّم دارد، و فرزندانِ ایشان را که ابًا عن جدٍّ مشایخ اسلام و صنادیدِ ایام اند بر ہمگنان تقدیم نماید، و در ہمه احوال ملاحظۂ جاه و جلالِ ایشان رعایت

---

[۱] آ: تقید، [۲] آ: بہج، [۳] ک: تہیج، [۴] ک: تحریص، تصحیح قیاسی است،
[۵] با: –، [۶] آ: –، [۷] با: تا، [۸] ک: علیہما السلام،
[۹] نام و نسب صاحب ہدایه (م ۵۹۳) در کشف الظنون ۲: ۶۴۸ برہان الدین علی بن ابی بکر است و در براکلمن ۱: ۳۷۶، علی بن ابی بکر بن عبدالجبیل، آ: عبدالحلیل،
[۱۰] در ک +: وهو ابن عماد الدین [ا]بی بکر بن جلال الدین محمد بن ابو (کذا) بکر بن عبدالجلیل بن ابو (کذا) بکر بن محمد عمر بن عامر بن ابی عبدالله بن ابی بکر عبد الرحمان بن قاسم بن محمد ابی بکر الصدیق رضی الله عنه،

فرماید، وقضاة را در اجراء احکام شرعیّه قوی دست دارد، و دهاقین را که
سبب آبادانی | عالم و واسطهٔ ارزاق بنی آدمند از ظلم وحیف مصُون (۲۷۹ ب)
داشته بعدل وداد مقرون سازد، وطایفهٔ متجنّده را که نگاه داران حریم
دولت وحافظان حوزهٔ[1] مملکت اند بگشاده رویی وخوش سخنی مطیع ومنقاد
گرداند، ومواجب ومرسومات ایشانرا بوقتِ میعاد بتمام رساند، وجمعی[2] که در
شرایط جانسپاری بواجبی قیام نمایند در ازدیادِ انعامِ ایشان افزاید وبعضی
که طریقِ خذلان مسلوک دارند گوشمال بسزا فرماید، فی الجمله در همه احوال
بر جادهٔ خَیرُ الاُمُورِ رفته از افراط وتفریط محترز باشد، ودر سرحدها مردم
کاردیده گرم وسرد روزگار چشیده معیّن سازد ومعموری قلاع آن بقاع بواجبی پردازد،

حضرت خاقان سعید اسباب سلطنت فرزند سعادتمند مهیّا فرمود ۱۰
وامرای شجاعت پیشهٔ غضنفر[3] اندیشه ووزرای صاحب کیاست صائبی[4] کفایت
تعیین نمود وزمامِ حلّ وعقد وعنانِ قبض وبسط آن ولایت باصابتِ رای
صایب وفکر ثاقب امیر اعظم نوبین اعدل اکرم امیر غیاث[5] الدین شاهملک*
بازگذاشته اعتماد بر وفورِ عقل وظهورِ دانش او فرمود تا چنانچه از فرطِ درایت
او سزد روی بنظمِ امور مملکت آورد[6]،

---

[1] آ: حوضهٔ [2] در نسخهٔ زبده این مطالب را مفصلاً بر ورق ۹۶ ب س ۵ ببعد دارد. وچنان
که سابقاً بر ص ح ۹۰ ۶ گفته شد مضمون مطلع صفحات ۹۷ س ۹ (سر هر یک... ابولایتی فرستاد) تا ص
۱۴۷ س ۵ (جمعی که الخ) را در زبده ندارد وغالباً اصلی که ازو این نسخهٔ زبده نقل شد ناقص بود
واوراق عدیده را در این موضع نداشت، [3] ک: غطنفر، زبده: ضراعت، [4] آ: صالی
[5] در زبده: شاهملک طاب ثراه، [6] بعدش در زبده زیادات دارد مثلاً این که امیر موصوف "پیوسته
منهیان وجاسوسان [در ا] قاضی بلاد واطراف روان داشتی"،

ذکرِ تفویضِ ولایتِ حصارِ شادمان بمیرزا محمد* جهانگیر ابن میرزا محمد سلطان

چون خاطرِ خطیر و ضمیرِ آفتاب تاثیر کلّیاتِ[1] مهماتِ مملکتِ ما وراء النهر و ترکستان[3] را منظم فرمود موکبِ همایون[4] بصوبِ ممالکِ خراسان مراجعت نمود ولایتِ حصار شادمان را بمیرزا[6] محمد[2] جهانگیر* بن میرزا محمد سلطان برسم سیورغال ارزانی داشت[5] وحاصلِ آن ولایت را بخواب او* بازگذاشت[7] و ابوابِ نصایحِ پدرانه مفتوح داشته فرمود که: در همه احوال نیکوکاری را عمده سازد اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ[9] و شرطِ الشفقةُ عَلٰی خَلقِ اللّٰهِ بجا آورد، و عمّال را[8] فرماید که میان رعایا سویت نگاه دارند و جانبِ ضعفاء را برای استرضاء اقویا فرو نگذارند[10] و نگذارد که از دستورِ متداول و قانونِ متعارف عدول نمایند[10] و رسوم محدث

۱۰ پیدا کنند[10] و از کمالِ[11] سیاست و فرطِ فراستِ او هر متغلّب در رنج و بلیّت متقلّب باشد[10] فرزندِ اعزّ این وصایا که بهترین هدایاست بسمعِ رضا اصغا نماید و در کلّ[12] احوال این شرایط را مقتدا و پیشوا سازد[10] و شاه زاده [[13] را شادمان بحصار] شادمان روان فرمود،

---

[1] زبده: طخارستان و توابع آن بامیرزاده اعظم امیرزاده بیر محمد (امارک بر ح)
[2] آ ـــ، محمد سلطان پسر غیاث الدین جهانگیر برادر شاهرخ سلطان بود [3] زبده: ترکستان با توابع و لواحق آن، [4] ک: همایون را، آ مثل متن، [5] زبده بعدش +: بانواع و مصافات (کذا)، [6] زبده: امیرزاده بجای میرزا، [7] کذا ایضاً در زبده و همین صوابست، [8] زبده: بجهت اخراجات دیوان او، [9] ک: من احسن عملاً، تصحیح از روی قرآن مجید ۹: ۱۲۱، [10] آ ـــ، [11] فقط ک: اکمال، زبده مثل متن، [12] از روی آ،

ذکرِ سیورغالِ فرمودن ولایتِ قندهار و کابل بخدمتِ میرزا قید و بهادر*

موکبِ همایون از جیحون عبور نموده ولایت قندهار و کابل و غزنین تا کنارِ آب سند و افغانستان که در زمانِ حضرت صاحبقران مفوّض بمیرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر* بود حضرت خاقان سعید بفرزند ارجمند او میرزا قید و بهادر عنایت فرمود و فرمود که: آن ممالک را باحسان و معدلت رونق و طراوت دهد و اندیشهٔ ظلم و بیداد و جور و فساد را که عاقبتِ وخیم و غایلهٔ عظیم دارد بر ضمیر منیر نگذارند

ع آیینه همان به که بر و گرد نباشد [فَالْمُلْكُ يَبْقَى مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَبْقَى مَعَ الظُّلْمِ]

و عنانِ عادت و سیرت بدستِ عقل و بصیرت سپارد، و گوشِ هوش بر مضمون عَلَيْكُمْ بِالنَّمَطِ الْأَوْسَطِ دارد، و نام خوب که مجدِّدِ طراوت ملک و دعای خیر که مؤکّدِ قاعدهٔ دولتست در بابِ بزرگی خرد نشمرد*، ۱۰

ذکرِ تفویض ممالکِ بلخ و مضافاتِ آن بجانبِ میرزا ابراهیم سلطان بهادر

رای اقالیم کشای حضرت اعلی اقتضاء آن فرمود که ایالتِ ولایتِ بلخ و طخارستان

---

۱ زبده: امیرزاده قیدو بن امیرزاده پیر محمد بهادر، ۲ زبده: امیر و امیرزاده پیر محمد امیر جهانگیر، ۳ از روی آ و با و زبده (اما در آ: سقی بجای یبقی و در زبده: العدل بجای الکفر)، ۴ بعدش در زبده زیادتی دارد منجمله آن این که "در اعطا و انفاق انجاز و اشفاف (اشفاق) بحد بتدبیر (تبذیر) و اسراف نرساند، ۵ در زبده می گوید: و نواب خویش را .... امر کند تا .... اقتنای (اقتنای) ذخیرهٔ نیکونامی را در باب بزرگی [خرد] نشمرند و در تحصیلات اموال از قانون معهود و رسم قدیم نگذرند و نام خوب که ممدّ طراوت ملک بود و دعای خیر که موکّد قاعدهٔ دولت شود .... حضرت ما و روزگار آن فرزند حاصل آرند، ۶ نسخهٔ ب که (باقی حاشیه بر ص ۱۵۰)

تا سرحدّ کابل و بدخشان[۱] بفرزند دولتمند آفتابِ آسمانِ دولت، ماهِ سپهرِ مملکت، ابو[۲] الفتح میرزا ابراهیم سلطان[۳] تفویض نماید و رفع و خفض[۴] و بسط و قبضِ آن ممالک بیُمنِ عدلِ (ورق ۲۸۰) شامل و حُسنِ[۵] عقلِ کامل او رجوع فرماید، بنابران نشان (۲۸۰ ر)
همایون نفاذ یافت که شاهزاده که در دار السلطنهٔ هراة قایم مقام حضرت خاقانی[۶] بود متوجه اردوی اعلی گردد، و شاهزاده امتثالِ مثالِ عالی فرموده و[۷] از هراة عزیمت نموده شانزدهم[۸] ماه رجب در خطهٔ اندخود بشرفِ ملازمت مشرّف گشت[*]
آنحضرت هرچند نجابتِ[۹] قرّة العین علیه[۱۰] عَینُ اللهِ * بعین الیقین میدید و فروغ نور الٰهی در جبین مبین او مشاهده مینمود و معاینهٔ میدید[۱۱] اما چون مهر و شفقت پدر در حقِ فرزند بمنزلهٔ آفتابست [[۱۲] در] اضاءت چشم[۱۳] آنحضرت مشعلهٔ از
۱۰ رای انور خویش که لمعه الیست از بوارق یَهدِ [ی] اللهُ لِنُورِهٖ مَن یشاءُ و

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۱۴۹) مضمون ص ۱۳۰ سطر آخر تا ص ۱۴۹ س ۱۱ را نداشت باز درین جا شامل مقابلهٔ متن می شود،
[۷] فقط ب: مملکت، [۸] زبده: طخارستان با توابع، [۹] آ و زبده — ،
بعدش در زبده می گوید که بندگی حضرت "بعد از تسخیر بلاد ماوراء النهر در رجب سنه اثنی عشر و ثمانمایه عنان عزیمت بر صوب خراسان . . . . منعطف گردانید"۔ [۱۰] آ با: اقلیم،
(حاشیهٔ این صفحه) [۱] در زبده بعدش + : که التفات خاطر عاطر بنا ظم احوال آن دیار بیشتر بود،

[۲] زبده: مظفر الدنیا والدین ابرهیم سلطان بهادر، [۳] ک: حفض، زبده: خوض، [۴] آ: حس، زبده مثل متن،
[۵] آ: خاقان، [۶] آ — ، [۷] زبده: روز یکشنبه شانزدهم رجب المذکور امیرزاده جوانبخت از دار الملک
هراة . . . . بر حسب فرمان متوجه آن طرف گشت و چون بخطهٔ اندخود رسیدند و بسعادت
[دست] بوس حضرت سلطنت شعاری مشرف گشت، [۸] آ با: بجاب،
[۹] زبده: عین الله علیه، [۱۰] آ با ب: می گردید، [۱۱] ازدوی آ و
نسخ دیگر مطلع د زبده، [۱۲] با: جسم،

پیشوای عزایم او گردانید[1] و فرمود که: در مصارف اعمال و تصاریف[2] احوال تقوی و پرهیزگاری که زادِ معاد[3] و عتادِ یوم التنادست فَإِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوَی پیرایهٔ عادت و سرمایهٔ سعادت سازد، و قوی و ضعیف را در قضیّهٔ[4] معدلت یکسان داند، و رایت ظلم و آیت جور منکوس و مطموس گرداند، و از دعای ستم رسیده که اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ پهلوتهی کند[5]، و قاعدهٔ[6] خیرات و بناء حسنات ممهّد و مشیّد دارد، و نام نیک را ابدالدّهر باقی گذارد بیت

نماند بگیتی کسی پایدار همان به که نیکی بود یادگار،

چون کلیّات مهمّات آن ولایات برحسب ارادت سرانجام یافت موکب همایون بفال سعد و طالع میمون متوجّه دار السلطنهٔ هراة شده شانزدهم ماه شعبان[7] در مستقرّ دولت و سریر سلطنت نزول اجلال[8] فرمود ع

10

چون آفتاب آمده در خانهٔ شرف

ذکر گشته شدن سلطان علی بن پیر بادشاه بن لقمان بادشاه[9] بن طغاتیمور خان[*]

حضرت خاقان سعید نوبت دوم که لشکر بمازندران کشید[10] پیر بادشاه پناه

---

[1] ک: تصالیف، آو زبده مثل متن، [2] زبده: میعاد، [3] ک: قبضه، تصحیح از روی آو زبده، [4] بعدش در زبده افزوده است که "در وقت حرکت و اقامت [از] مصلحت عام و نظم کلی فارغ و غافل نباشد و آنچه هیچ [بنج] امال و ترفیه احوال رعایا باز گردد و بتقدیم رساند و در حفظ حصون و قلاع شرایط حزم و احتی[یا]ط بجای آورد"، [5] ک: عاقدهٔ، تصحیح از روی آو زبده، [6] بعدش در زبده + : سنه اثنی عشر و ثمانمایه، [7] آ: جلال، [8] زبده — [*] برای طغاتیموریان رک بر زامباور ص ۲۵۶، [9] آ —، زبده: طغاتیمور، [10] در ۸۱۰،

بولایت رستمدار بر دو شرح آن گذشت[۱]، چون موکب همایون معاودت نمود پسر پیر بادشاه سلطان علی بالهام دولت و تلقین سعادت بعزم بساطبوس متوجه گشته در[۲] حوالی مهنه* مبارکه باردوی همایون رسید و آنحضرت درباره او تربیت و عنایت فرمود[۳] و در پرورش سیستان ملازم بود، بعد از فتح قلعهٔ فراه ناگاه بی موجبی فرار نمود و برستمدار رفت که پدرش آنجا فوت شده بود، امیر کیومرث رستمداری او را مددی تمام کرد و نوکران پدر او و بعضی مردم[۵] هر جائی* پیش او جمع شدند و خبر توجه رایات ظفر آیات بجانب ماوراء النهر شنیده[۶] تسخیر استراباد با خود قرار داد، و چون میرزا الغ بیگ کورگان متعاقب موکب[۷] منصور روان شد و نوکر معتمد خود ابو اللیث را در استراباد گذاشت سلطان علی باغوا و افساد جمعی عازم

۱۰ استراباد گشت، و ابو اللیث اسباب محاربه ساخته هر دو گروه با لشکر انبوه بهم رسیدند، و آتش قتال اشتعال یافت، و زخمی[۸] کاری به سلطان علی رسیده هلاک شد و سپاه منصور غنیمت نامحصور گرفته سر سلطان علی را بهراة رسانیدند،

ذکر آمدن امیر سید علی[۹]* از ساری و باز او را بولایت او رسانیدن

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام حکومت آمل[۱۰] و ساری و[۱۱]

---

۱ رک بر ص ۱۰۵ سطر آخر ۲ زبده پیش ازین + : بجانب دار الملک ، ۳ آ : در مهنه ، زبده : در دشت خاوران بحوالی مهنه ، ۴ بعدش در زبده + : او را عزیز و مکرم گردانیده بمحلی مرغوب و مکانی مضبوط فرود آورده و مواجب نوکران و حواشی تعین [تعیین] فرمود ،

۵ آ: هرجائی ، آ : مردم هرجا ، زبده : مردم اوباش و هرجائی ، ۶ ک : شنید ، تصحیح از روی آ ، ۷ آ : لشکر ، ۸ صاحب زبده افاده فرماید که " از گشاد تیری از بندگان دولت زخمی بسلطان علی رسید ، ۹ زبده : علی کیا — برای نسب نامه وی رک بر زامباور ص ۱۹۳ ، ۱۰ آ —

توابع* بجناب مرتضاء[1] اعظم امیر سیّد علی بن امیر سید کمال الدین بن[2] امیر سید قوام الدین عنایت فرموده بود، و بعد از واقعهٔ آنحضرت حضرت شاهرخی نیز آن ممالک را برو[3] مسلّم داشت، و درین ایام که آنحضرت در ماوراء النهر بود امیر[4] سید مرتضا برادر امیر سیّد علی مذکور بمعاونت سادات هزاره جریب که داماد ایشان بود لشکری جمع آورده* قصد برادر کرد، او[5] التجا بدرگاه عالم پناه آورد، و آنحضرت درباره (۲۸۰ ب) او عنایت نمود و تقبّل فرمود که او را به مملکت او رساند، و صاحب[6] اعظم خواجه شمس الدین محمد مشرف سمنانی را مقرر فرمود که مصاحب امیر سیّد علی بولایت ساری رفته امیر سیّد مرتضا[7] را گوید که: حضرت صاحبقران ولایت آمل و ساری با میر سیّد علی عنایت فرمود و ما نیز مقرر داشتیم، حالا استماع میرود که جناب مرتضوی[8] او را از آن ولایت اخراج کرده از ینجانب تحاشی ننمود، اینمعنی از کیاست و فراست او دور ۱۰ می نماید، چه عالمیان را معلوم است که ما عنایت و رعایت درباره[9] ایشان* لازم میدانیم و ملتمسات ایشانرا بانجاح مقرون میگردانیم، و عاقل بی موجبی وحشت[10] حضرتی که منبت نهال آمال او بوده بدل راه ندهد، و[11] باید که مراسم متابعت بتقدیم رساند و روی از جادهٔ اطاعت نگرداند، و این سخن بنابر رشدی که از ناصیهٔ روزگار مرتضوی شنیده ایم

---

[1] آ (بهرجای): مرتضی .. [2] بب اک –، [3] آ: براو،

[4] زبده: برادران امیر علی سید مرتضی که داماد سید عزیز الدین پسر عماد (؟) است که مملکت تونس و مرار حربت [هزاره جریب] و قریم [فریم] و سمنان در تصرف ایشانست لشکر جمع کرد؛ در ک: مرتضای (بجای مرتضا، آ: مرتضی؛ و هزاره جریب (بجای هزاره جریب، در با: هزار جریب، ادر بب: سزاره جریب، [5] زبده: صاحب زاده، [6] ک: مرتضا، آ مثل متن؛

[7] زبده: جنان بندکان، [8] در ک قبل ازین لفظ «ک» را افزوده است،

[9] آ –،

واثقیم که بسمع قبول خواهد شنود، واگر در دل اندیشهٔ فاسد و در دماغ غروری باطل دارد ببیرون خواهد کرد، ما امروز در خراسان که مرکز دایرهٔ دولتست باهشتاد[1] هزار سوار مکمل نشسته ایم وخاطر از جوانب جمع، وضبط آن مملکت ظاهراً احتیاج نهضت رکاب همایون نداشته باشد، چه لشکرها که در آن حدود اند و انتظار اشارت میبرند اگر جناب مرتضوی نصیحت و فرمان نشنود شنوانند[1]،

خواجه شمس الدین محمد مشرف وامیر سید علی باستراباد رسیده[2]* خواجه محمد بساری[3] رفت وامیر مرتضا را نصیحت کرده، بجایی نرسید، خواجه محمد باز آمد و امیر سیّد[4] علی در استراباد نوکران[5] امیر خضر خواجه و فوجی از مردم ساری جمع آورده بطریق شبیخون بساری رفت، وسیّد مرتضا را بیرون کرده مملکت بر و قرار گرفت،

ذکر آمدن سرداران[6] و ایلچیان اطراف بتهنیت فتح ممالک ماوراء النهر

در آن ولا که رایات[7] همایون از مملکت ماوراء النهر معاودت نمود امیر بیکی[8] شاه بدخشانی که شاه بهاء الدین برادران اورا بقتل[9] آورده بود* او گریخته بپناه بدرگاه عالم پناه آورد و حضرت خاقان سعید اورا نوازش نموده بمواعید امیدوار گردانید، و از طرف خوارزم ایلچی امیرزا[10] انکه* رسیده تهنیت فتح ماوراء النهر رسانید

---

[1] ب: شنوانید، [2] زبده: باستراباد رسیدند امیر علی در استراباد توقف نمود، [3] ک: ساري، آ مثل متن، [4] آ: - [5] زبده: استعداد خود کرده بود و بعضی از نوکران امیر خضر خواجه و دیگر از مردم سپاهی که در اطراف بوده جمله اتفاق [ق] نموده‌اند، [6] زبده: بیگی شاه از بدخشان در رسیدن، [7] آ، ب: رایت، [8] زبده: بیگی (ازک بترکستان ص ۳۹۱ بعد)، [9] زبده: بقتل رسانیده قصد او کرد، [10] ک: امیرزا انکه، آ ک: امرانکه، با: انکه، ب: انکه، زبده: امیرانکه،

وآنحضرت دربارهٔ او رعایت فرموده اجازت داد، ونوکران فولادخان وامیرایدکو بهادر وامیر البسی[1] که صاحب اختیار دشت قبجاق[2] و ممالک اوزبک بودند برسم رسالت رسیدند وبیلاکات بادشاهانه از شانغار[3] وجانوران شکاری[4] رسانیدند، مضمون[5] رسالت آنکه:

حسن مکارم اخلاق ولطف مآثر اعراق[6] آنجناب در ممالک آفاق خصوصاً در ولایات دشت قبجاق[7] اشتهار تمام دارد ودرین ایام چون خطهٔ فاخرهٔ سمرقند که منشاء دولت ومبداء سعادتست بفر قدوم مبارک زینتی تازه یافت وبتجدید آن ولایات تعلق بفرمان برداران آن[8] دیوان گرفت واجب نمود[9] شرایط تهنیت بجای آوردن، ملتمس آنکه بعد الیوم اصلاح ذات البین واتفاق[10] جانبین حاصل باشد بیت:

چو ما دوست باشیم با یکدگر — بود راهها ایمن از شور وشر

۱۰ آنحضرت ایلچیان را انعام فرموده بکلاه وکمر بادشاهانه نواخت واز برای فولاد[11] خان وامیرایدکو وامیر البسی* بیلاکات خسروانه معین ساخت، وامیر حسن کارا که بحسن خلق و لطف نطق موصوف بود مقرر فرمود که پیش فولادخان رود واز برای شاهزادهٔ جوان بخت میرزا محمد جوکی بهادر کریمهٔ از خاندان خانی ودودمان چنگیزخانی خواستاری نماید (ورق ۲۸۱) ودختر امیرایدکو را که از قوم منکقوت[12] اند نامزد گرداند، وامیر حسن کا (۲۸۱ر)

[1] زبده: ا بے، با: الیسی، آ: السی، برای فولادخاں رک به زمباور ص ۲۴۶ [2] آ زبده: قفچاق، [3] آ ب ب—، با: و (بجای از) [4] زبده: شونقار، [5] زبده بعدش +: وغیره از تنسقات آن دیار، [6] مضمون رسالت در مطلع مختصر تر است از زبده، [7] ک: اغراق، زبده: اعراف، [8] آ: قفچاق، [9] زبده —، [10] با: بود، زبده مثل متن، [11] زبده: وفاق، [12] در زبده این اسما را حذف کرده است درین موضع، (در با بب "الیسی" بجای البسی)

[13] آ: منکتوت، زبده: منکفوت، با ب ب ا ک مثل متن،

عزیمت نمود، دُرّین اثنا* جمعی ترکمانان که در اُقرنجه و دهستان بودند و در فتنهٔ پیبر بادشاه فرار نمودند* برهنمونی بخت کلانتر ایشان تیمور سالار ایل و الوس خود جمع کرده و بیورت اصلی آورده بشرف بساطبوس رسید آنحضرت گناه ایشان عفو نموده احتشام را دران مقام یورت داد و همه آسوده خاطر آرام گرفتند و نشستند*،

ذکر فرستادن جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی بجانب سیستان

درسال گذشته گذشت که موکب ظفرنشان از یورش سیستان بازگشت و عزیمت ماوراء النهر فرمود اکنون چو بدولت و ظفر باز آمد

حکام سیستان تمهید معذرتی نموده عرضه داشتند که اگر آن حضرت جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی را روان فرماید و خون اهالی سیستان بخشیده هر آینه ایشان ۱۰
ایمن شده بخدمت شتابند آنحضرت ملتمس مبذول داشته جناب ارشاد انتساب را

ا زبده: جون امیر حسن کا با ایلجیان متوجه آن جانب کشت دراثنای این حال، ۲ ک: اقرنچه، آ ب: اُقرنچه، زبده: اقرنجه، لیسترینج ص ۴۵۷: اُقرنچه، ۳ با: قرار نمودند، زبده: متفرق شده بودند و هریک بطرفی کریخته، ۴ زبده: کلانتران، ۵ زبده بعدش +: وغیره، ۶ با: -، آ ب: الحمدلله (بجای ونشستند)، ۷ ک: درین، ۸ ازروی ب، ک آ -، ۹ ک: جه ۱۰ آ: جو،

۱۱ در زبده بعدش +: ادام الله تائیده وخرس د؟) تمهید را که از دودمان زهد و تقوی (و) خاندان درس و فتوی قطبی مدار الیه و عالمی معتمد علیه است در سداد و تعون ورساد [رشاد] و تدین و احاطت بعلوم اسلام و تبحر در معرفت شرایط و احکام بدرجه است که ابنای روزکار از بخار [بحار] خصایص او مغترف [مغترف] اند و بفضیلت سبق و مزیت تقدم او معترف علم را بزیور تقوی آراسته ا لخ، ۱۲ آ ب بعدش +: ادام الله میامن برکاته، ۱۳ بخشند؟

رخصت عزیمت فرمود و اکابر سیستان استقبال نموده وظیفهٔ احترام بجای آوردند،
وجناب شیخ عنایت و مرحمت که حضرت خاقان سعید وعده فرموده بود به اهالی آن
ولایت رسانید، اکابر آنجا مثل شاه[1] مسعود برادر شاه قطب الدین و قاضی سابق حرب
و باقی اعیان سیستان با تیغ و کفن بدرگاه عالم پناه آمدند[2] جناب شیخ زبانِ فصاحت
بشفاعت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ برگشاد و اَنْ تَعْفُوا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی
برخواند و بموقف عرض رساند که قدم صدق این جماعت از موضع ثبات لغزیده است
و آنحضرت را درین باب اقتدا[3] بسنت الٰهی باید کرد که با کمالِ قدرت و جلال بر مآثم
و جرایم بندگان وقوف می یابد و در عقوبت اِهمال و اِمهال میفرماید، و چون از در توبه
در آیند توبهٔ ایشان قبول میفرماید، و روشنست که سیستانیان مدّتها نسبت با این
خاندان طریقهٔ خدمتگاری و وظیفهٔ جانسپاری بجای آورده اند، و حالا اگر در کفرانِ نعمت ۱۰
قدمی گذارده اند و خاطر منوّر آنحضرت آزرده جزای[4] خویش دیدند، و زهر قهر چشیدند،
و انگشت ندامت گزیدند، و الحالة هٰذه بامّید رحمت پادشاهانه ع

با تیغ و کفن بزینهار آمده اند

آنحضرت را بواعثِ مرحمتِ جبلّی در حرکت آمده شفاعتِ جناب شیخ قبول فرمود،
و خطّ عفو بر جرایدِ جرایم ایشان کشید، و همه را انعام و اکرام نموده شاه[5] نصرت ولد شاه
محمود که در قلعهٔ طوس محبوس بود اطلاق فرمود و مصاحب اکابر سیستان پیش پدرش
شاه محمود فرستاد، و شاه مسعود ملازم اردوی همایون گشت،

---

[1] مذکور نیست در شجرهٔ ملوک سیستان که در سیستان ص ۱۰۴ درج است،

[2] آ آب اک بعدش + : بیت ما جان فدای خنجر تسلیم کرده ایم خواهی بدار خواه بکش رای رای تست

[3] ک : اقتدی [4] آ آب زبده : جای ، اک : جایی ، در ک جای را بجزای تصحیح نموده،

[5] رک به سیستان ص ۱۰۴ ،

ذکرِ آبادان گردانیدنِ شهرِ مرو[1]

حضرت خاقان سعید پانزدهم ذی قعدهٔ[2] بطالع سعد و اختر همایون بر صوب
بادغیس که متنزّهات آن در فصلِ بهار خرّم[3] تر از روی نگار* و خوشتر از وعدهٔ دلدار[4]ست
نهضت فرمود، و چون قواعدِ سلطنت بعمارت استقرار می یابد و معاقدِ خلافت بزراعت
نشو و نما می نماید خاطر انور حضرت چنان اقتضا فرمود که شهر مرو را که بمرورِ زمان مدروس
و ویران بود بحال عمارت باز آورد[5]، و آن خطه که از مشاهیر بُلدانِ خراسان است و
تختگاهِ سلاطین کامران و بدست بُردِ روزگار و حوادثِ لیل و نهار درهم[6] ریخته* و از
عمارات آن جز رسوم و اطلال نمانده عمارت کنند، و سنه [از - ظ][7] [ثمان[8]] عشر و
ستمائه که تولی خان پسر چنگیز خان حکم بویرانی آن فرمود تا این سال که بنیاد عمارت
شد | صد و نود و چهار سال گذشته بود، القصه آنحضرت فرمود که در مجموعِ بلادِ (۲۸۱ب) ۱۰
خراسان ترک و تاجیک دور و نزدیک روی بدین مهم آورند، و نخست آب که قوام
معیشت انسان بدان منوط بل اصل خلقت اشیا بر آن مربوط است جاری ساختند،
و فرمانِ همایونِ نفاذ[9] یافت که آب مرو که از نهر مرغاب است و بند آن از آب برده و جوی[10]
اپناشته جوی را باز روبند و بند[11] را ببندند، و بدین امر خطیر از امراء کبیر علاء[12] الدین* علیکه

---

[1] بعدش در آ + : بیمن معدلت خاقان سعید، [2] بعدش در زبده + : سنه اثنی عشر و ثمانمایه

[3] زبده : خوشتر از جبههٔ یار، [4] زبده : خرم تر،

[5] بعدش در زبده + : چه عرصهٔ وسیع آن قابل عمارت و زراعت بسیار است،

[6] زبده : اطراف و جوانب آن درهم ریخته، [7] در نسخ مطلع ـــ؛ از روی زبده نوشته شد، نیز

رک به ترکستان ص ۴۴۶ ببعد [8] آ : نفاد، [9] آ : کنند، زبده : کشند،

[10] زبده : بند مرغاب، [11] آ : علاء الدوله امیر، زبده ـــ،

کوکلتاش و امیر موسی، و از دیوانیان[1] امیر علی شقانی[2] مقرر شدند، و کاری که فرضاً[3] پادشاه
با خیل و سپاه بیکسال نتواند کرد، باندک مدتی و سهل فرصتی باتمام رسید، و زمینهای چون
دل عاشقان خراب و بسانِ[4] کارِ هنرمندان بی آب[5] چون رخسار خوبان و عذارِ لاله رویان
طراوت و صفا و رونق و بها یافت، و اطراف و جوانب که مساکنِ ارانب[6] و اماکنِ ثعالب
بود منبتِ[7] درختانِ ریّان و مبیتِ مرغانِ خوش الحان گشت، و سالِ اول پانصد زوج
عوامل بزراعت مشغول شد، و خلایق بتمدّن و توطّنِ آن مایل شدند، طول جوی از[8] سر
بند تا دروازۀ علمدار که مقبرۀ بُرَیدَه و حَکَم (علمداران حضرت رسول الله علیه و آله وسلّم)
است دوازده فرسنگ[9] و عرض[10] در اوایل بیست گز تا پانزده گز و عمق از پنج گز کمتر نیست،
و در شهر مساجد و بازارها و حمّامات و خانات و خوانق و مدارس و دیگر بقاع خیر ساختند،
و چون آب رفته بجوی مرو باز آمد و عمارت شهر ساخته [و پرداخته][11] شد امراء متوجه پایۀ 10

---

[1] زبده: اصحاب کتاب، [2] ک: شعانی، با: شغانی، ب: شعانی، زبده: شقانیے، تصحیح از روی آ، نیز رک جلد ۲ ص ۲۴۸، [3] زبده: کار یکساله پادشاهے صاحب [ا]قتدار که با خیل و حشم بسیار والوس و لشکر بیشمار بدان قیام نمایند بود، [4] زبده: وچون روی کار، [5] با: تاب، زبده مثل متن، [6] ک: ازانب، [7] ک: مثبت، ک: منیت، ب: مُنبت، [زبده: منیت [منبت] و مغرس درختان رمان [ریان] و سیب مفرش [مبیت و مفرش] مرغان [خوش الحان کردد]، [8] زبده: از سر بند مرغاب تا بد دوازده [بدروازه] علمداران معروف است که مقبره [بُرَیده] و حکم است والیشان علمداران حضرت رسالت علیه افضل الصّلوة و اکمل التحیات اند [اند] وآن دروازه بدیشان منسوب است قریب دوازده فرسنگ (در ک یزیده بجای بُرَیدَة، تصحیح از روی با آ ب؛ بجای "رسول صلی الله علیه وآله وسلّم اند" آ: رسول الله علیه السلم، و در ب: رسول الله علیه الصلوة والسلام)؛ برای بُرَیدَه بن الحَصیب والحکم بن عمرو الغِفاری، رک به معجم البلدان ج ۴ ص ۵۱۱ و ۵۰۷ و مواضعی که در حواشی معجم البلدان ج ۵ ص ۳۴۱ و ۴۰۲ مذکور است؛ - در ک "اند" نوشته است بجای "است"، [10] زبده: عرض نهر مرو را در اوایل بیست گز گرفتند و در اواخر بیازده گز رسید، و عمق آن در مواضعی که زمین هموار بوده از پنج گز هیچ جا کمتر نیست، [11] از روی آ و زبده،

سریر اعلا گشتند و حضرت خاقان سعید تا آب مرغاب[1] [برفت، و] بسبب گرمی هوا بجانب ییلاق کیتو باز آمد و در ان فضای دلکشای آداب عید اضحی بجای آورده عازم دار السلطنة هراة شد

بیت[2] بیمن عون الهی بدولت و اقبال — رسید موکب عالی بمستقر جلال*

ذکر وقایع ممالک فارس و عراق[3]* و شهادت میرزا پیر محمد و جلوس میرزا اسکندر[4]

سابقا[5] بموقف عرض رسید که میرزا اسکندر بشیراز آمده میرزا پیر محمد او را دلجوئی نموده[6] و عزم تسخیر ولایت کرمان فرموده و مراحل پیموده بمنزل دو جاهه[7]* (۹) رسید، خواجه حسین شربت دار که[8] میرزا پیر محمد او را از طبیب زادگی بمرتبهٔ امارت رسانیده و در ملک و مال صاحب اختیار مطلق گردانیده* آن[9] ناپاک با جمعی بی باک بر غدری[10] اتفاق کردند و نیم شب در خرگاه آن بادشاه عادل سلیم القلب در آمده او را بدرجهٔ شهادت رسانید[11]، و میرزا اسکندر آگاه شده با دو رفیق طریق[12] شیراز پیش گرفت[13] و بعد از دو شبانروز[14] با قبال و

١٠

---

[1] در نسخ مطلع — قیاسًا افزوده شد، زبده: برفت و چون هوا گرم بود بجانب کیتو مراجعت نمود، [2] زبده: بمبارکی و سعادت بمقر عز و جلال نزول فرمودند، [3] زبده: ذکر قایعی که درین سال هشتصد و دوازده در فارس و عراق واقع شد الخ، [4] بعدش با +: بعون مهیمن خلاق [5] رک ب ص ۱۳۶، [6] در زبده بعدش +: و امیرزاده اسکندر نسبت برادر طریقهٔ خدمت و ملازمت پیش گرفت، [7] آ: دو حامه، ب: دو جاسه، زبده: دو جامه، در نزهة ص ۱۸۰ منزلی بنام خرمه در نسخه سوم مذکور است ۱۶ فرسخ از شیراز بجانب کرمان، شاید که آن مراد است، [8] زبده: که یکی از نوکران و تربیت یافتگان امیرزاده سعید شهید و مغفور و مبرور بود و او را از مرتبه رکابداری بدرجه امارت و سرداری رسانده خیال سلطنتی در دماغ پیدا شده، [9] ک: و آن، [10] آ: زبده: غدری، [11] با: رسانیدند، زبده: رسانند، [12] با زبده: راه [13] در زبده بعدش اولا مضمون ص ۱۶۱ س ۵ تا ۹ را آورده پس از آن مضمون ص ۱۶۰ س ۱۲ بعد را، [14] آ ب: شبا روز، زبده: مثل متن،

سعادت از دروازهٔ[١] دولت درآمد و بخانهٔ امیر تیمور خواجه که قایم مقام میرزای سعید
شهید بود رفته صورت واقعه باز گفت[٢] امراء که در شهر بودند آن حرکت از میرزا اسکندر
گمان بردند[٣]، و چون[٤] لشکریان رسیده شرح قضیه باز نمودند* اعیان و کُلویان فارس
با میرزاده[٥]* اسکندر ببیعت کرده او را بپادشاهی برداشتند، و خواجه[٦] علاء الدین محمد[٧] که
کلانتر کلویان بود بضبط شهر و بارو[٨] و قیام نمود، و خواجه حسین[٩] بعد از فراغ [از] واقعهٔ
پادشاه سعید برادر[١٠] خود خواجه علی را فرمود که بوثاق* میرزا اسکندر رفته[١١] او را نیز
شربت شهادت چشاند[١٢] و [ع[١٣]] او همعنان باد بشیراز رفته بود
و امیر[١٤] عبد الصمد* همان زمان بطرف یزد رفت، و باقی امراء مطیع حسین ناپاک[١٥]
شدند، (ورق ۲۸۲) و آن ملعون بعظمتی[١٦] هر چه تمامتر* بظاهر شیراز آمده و[١٧] در (۲۸۲ ر)
میدان[١٨] سعادت چتر بالای سر او داشته* از چهار طرف شهر جنگ انداخت[١٩]، و بدرب ١٠
موردستان[٢٠] آمده با کلو علاء الدین محمد سخن گفت و جوابهای محکم شنید، و میرزا
اسکندر در درون دروازه آن سخنان را شنید*، و آن روز تا شب از طرفین
تیراندازیهاء مردانه و جنگهای بهادرانه کردند[٢١] و[٢٢] آخر روز یکی از امراء از دروازهٔ

---

١ این دروازه مذکور است در شیرازنامه ص ۱۶، و لیستر ینج ص ۲۵۰، ٢ زبده: تیمور خواجه و جماعت امرا، ٣ ب: نمی بردند، زبده مثل متن، ٤ زبده: ناگاه متعاقب این خبر امیر شیخ برسید و برو (کذا) مصدوقهٔ آن حال گواهی داد باور کردند،
٥ آ: با میرا، ٦ در زبده ذکری ازین خواجه و کلویان نیست، بظاهر صاحب مطلع مأخذی دیگر را نیز پیش نظر داشت درین موضع، ٨ ب: بازار — برای باروی شیراز رک به نزهة ص ۱۱۴، لیستر ینج ص ۲۵۰ و شیرازنامه ص ۴۲، ٩ ب: حسن، از روی آ، ١٠ در زبده بجایش: با جمعی بطرف وثاق
١١ ک: رفت، تصحیح قیاسی ست، ١٢ ک ب: چشانید، آ (و مآل عبارت زبده) مثل متن،
١٣ ک آ —، از روی نسخ دیگر ثبت شد، ١٤ زبده: امیر طاهر [طاهر]
با امیر عبد الصمد [رک به ص ۱۶۳ س] ١٥ فقط در ک، زبده: شربت دارد بجای ناپاک) ١٦ زبده: بی باک (بقیهٔ حاشیه بر صفحهٔ ۱۶۲)

مُوردستان بشهر درآمد و خواجه حسین آگاه شد سراسیمه واز راه جعفرآباد عازم
یورت گشت، و امراء و لشکر میل میرزا اسکندر کردند، و میرزا اسکندر شمشیر کشیده
فرمود که دروازهٔ موردستان کشایند تا امراء و لشکریان درآیند، و دران شب دیجور
عبورِ یوم النشور بر صراط ظاهر شد، روز دیگر صباح آن نابکار نمک بحرام مخدوم کش
بجانب کرمان فرار نمود* و میرزا اسکندر جمعی را که شرار شرارتشان زبانه کشیده بود
سیاست فرمود، و مملکت فارس بی مانع و منازع بحکم استحقاق و حقّ وراثت
بتحت تصرف و تسخیر درآمد بیت

درثنا اسکندر ثانیش گر گویم رواست | زانکه سدّ مملکت به از سکندر داشته*

و امراء که میرزا پیر محمد ایشان را بطریق منغلای بکرمان فرستاده بود از این خبر متفرق
گشته عازم شیراز شدند*، امیر صدیق در راه حسین لعین را گرفته و یک گوش او ۱۰

(بقیه حاشیه ص ۱۶۱) جمهور امرا که در لشکر بودند بعد از دو روز دیگر بترتیبی هرچه تمامتر، زبده — میدان سعادت
بظاهر بیرون دروازهٔ سعادت بوده باشد، برای دروازهٔ سعادت رک به نزهه ص ۱۱۴، الیستر بینج ص ۲۵۰ و شیرازنامه ص ک،
محلهٔ بنام موردستان مذکور است در شیرازنامه ص ک و کب، زبده (ص ۱۱۴ا): چون شب درآمد
بعضی از امرای میل بجانب امیرزاده اسکندر کرده [؟] ندو چنین استماع افتاد که اوّل کسی از اتباع امیرزاده سعید شهید که بلشکر
امیرزاده اسکندر ملحق شد امیر جنید تواجی بود، حسین شربت دار دید که او را کاری از پیش نمیرود و هر زمان نکبت و خذلان او
زیادت میشود روز دیگر علی الصّباح با معدودی چند بطرف کرمان قرار [فرار] نمود؛ (در با کشادند بجای کشایند و درآمدند بجای درآیند)
——— برای جعفرآباد رک به شیرازنامه ص س، صحرا جعفرآباد بیرون دروازهٔ اصطخر (دروازهٔ اصفهان حالی) بوده در
شمال مشرق شیراز (شیرازنامه ص ک) (حاشیه این صفحه) با: مزاحم، زبده مثل متن، زبده — در ابتدای این فصل صاحب
زبده گفته بود که میرزا پیر محمد چون بداعیهٔ تسخیر کرمان چند منزل قطع کرد بعضی امراء لشکر بطریق منقلا روان کرده امیر صدیق
و توکل و امیر بیان و عبد الکریم و آن لشکر منقلا راس (؟) ک ... بطریق قراول روان شد زبده: ایشان بعضی از مواضع
کرمان غارت کرده بودند که ناگاه آن خبر بدیشان رسید که بجانب شیراز معاودت نمودند و از یکدیگر متفرق شدند،

بریده با خنجر برسم نشانی پیش مرزا اسکندر فرستاد[1] و اورا بمزار شیخ سعدی قدس سره[2] آورده بعضی از ریش و بروت او[3] تراشیدند و آرایش خاتونانه[4] کرده بر گاو[5] نشانند[6] و کلاه دولت برسر نهاده پیش میرزا اسکندر آوردند، میرزا اسکندر از و پرسید که چرا قصد قتل برادرم[7] کردی؟ گفت اگر من قصد او کردم ترا خود بدنیامد، میرزا اسکندر کارد کشیده بدست خود چشم راست او را از حدقه بیرون آورد و فرمود که او را بزخم چماق هلاک[8] کردند و سر او را با صفهان فرستاده تنه شوم[9] او را بعد از [دو][10] سه روز که آویخته بود[11] ند سوختند، و مجموع امرا پیش میرزا اسکندر جمع آمدند و داروغه[12] یزد[*] با آنکه نوکر قدیمی[13] خاندان عمر شیخ[*] بود مخالفت نموده امیر عبدالصمد و طاهر[14] را گرفت و بیک[15] ملک آغا را که مخدومه او بود غارت کرده[*] از شهر بیرون راند، و میرزا اسکندر خبر یافته امیر عبدالله و عبدالکریم و خواجه[16] محمود خوارزمی را بمحاصره یزد فرستاد و خود[17] عازم اصفهان شد، و در صحرای کوشک[18] زرقورلتای[19] فرمود،

10

---

[1] بجای س ا تا س ۲ (و او را بمزار . . . . سوختند) در زبده فقط این جمله را دارد: باعقوبتی تمام او را هلاک کردند، [2] با ب ـ، مزار سعدی در شرقی شیراز است، رک بشیراز نامه ص ۱۲۸، [3] بعد در بآ + : را [4] بب: خاتونان، [5] ک: کاو، [6] بآ: نشانیدند، [7] بب: دادام، [8] بآ: زم، [9] بآ بب ـ، [10] از روی آ بب، [11] آ بب: بود، [12] زبده: کوتوال شهر و قلعه یزد، [13] بآ: قدیم عمر شیخی، زبده: قدیمی خاندان عمر شیخ، [14] زبده بعدش + : که بدانجا رفته بودند، در رک به ص ۱۶۱ سح ح ۱۳) [15] ک: بیک ملک الخ، آ: بیک ملک الخ، زبده: و خاتون معظمه بیک ملک اقا را که دران واقعه سراسیمه گشته بود غارت کرد و با اکثر پرستاران حرم بے حرمتی کرد مخدومه خود را، [16] زبده ـ، [17] زبده بجایش: بنفس خود بعد از ضبط ممالک فارس و نواحی آن، [18] زبده: کوشک زد، نزهه (ص ۱۲۴): کوشک زرد (نسخه دیگر: کوشک زر)، رک برای کوشک زرد (یا زرد) بلیسترنج ص ۲۸۲، [19] آ: قوریلتای،

ذکر سلطان معتصم

وپیش ازین سلطان معتصم بن[1] زین العابدین بن شاه شجاع که امّید گاه دودمانِ اویسیّه ولپشت وپناهِ خاندانِ مظفریّه بود[2] [گشته شد،[3] احوال چنان بود که] چون پدرش را بسمرقند بردند او بجانب شام افتاد وبعد از واقعهٔ حضرت صاحبقران عازم[4] عراق وآذربایجان شد* وامیر قرا یوسف او را نیک دید[5] وروزی چند در تبریز بعیش گذرانید[6] بعد ازان باتّفاق امیر بسطام[7] جاگیر وره‌نمونی قاضی احمد صاعدی[8] عزمِ اصفهان کرد ومیرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد وامیر سعید برلاس[9] وامیر* جلبانشاه که در اصفهان بودند باستقبال رفته[10] وجنگ ناکرده متوجّه یزد شدند* وامیر شاه نوکر جلبانشاه[11] در کاشان بود باتّفاق صاحب اعظم خواجه غیاث الدین سیدی احمد ضبط شهر کرده وخود را از کاشانیان وکاشانیان را از لشکر سلطان معتصم نگاه داشتند وشرطِ حزم بجای آوردند

۱۰

وامیر فاضل از میرزا عمر شیخ که عازم یزد بود جدا شده در کوشک[12] زر پیش

---

[1] بعدش در آ + : سلطان، زبده مثل متن — مادر معتصم دختر شیخ اویس بن حسن ایلکانی (۷۵۷-۷۷۶) بود، [2] در نسخ مطلع —: زبده: کشته بر... [یک کلمه محو شده] احوال چنان بود که، [3] زبده: متوجه عراق گشته چند گاه در کردستان گردانید واز انجا تبریز بپیش امیر یوسف رفت، (در آ آذربیجان بجای آذربایجان)، — رک به ص ۱۱۳ بذیل وقایع ۸۱۱ه،

[4] بعدش در زبده + : اکابر تبریز مجموع بپیش او تردّدی کردند ازان جهت که نبیرهٔ سلطان اویس بود،

[5] زبده: نظام، [6] در زبده بعدش + : وامرای ترکمان واذربائجان وعراق،

[7] زبده: وفاضل وامیر (بجای وامیر)، [8] آ با: حلبانشاه، ب (بهر موضع): جلپانشاه، زبده مثل متن، [9] زبده: وبهم نارسیده بازگشتند وقلعه وشهر اصفهان بازگذاشته خانه خیر (کذا) متوجه یزد شدند وفاضل در ولایت برآن باتفاق جماعتی از امرا (ز) ایشان جدا گشته روی بجانب امیرزاده اسکندر آورد؛ (رک به ص ۱۱)، [10] در زبده ذکر امیر شاه وکاشان (س ۸ تا س ۱۰) را نداردد، [11] رک به ص ۱۶۳ ح ۱۸،

میرزا اسکندر آمد و صورت | حال بعرض رسانید[۱]، میرزا اسکندر امیر صدیق[۲] و امیر کیومرث (۲۸۲ب)
و بیان را[۳] در عقب امراء که جنگ ناکرده بطرف یزد رفته بودند فرستاد و خود[۴] متوجه
سلطان معتصم گشت[۵]، و در حوالی آتشگاه[۶] هر دو لشکر بهم رسیدند[۷] و جنگ در پیوست[۸]
و[۹] اصول و اعیانِ فارس بجانبِ سلطان معتصم رفته و دشمن دلیر گشته نزدیک قول
میرزا اسکندر راندند* اما لشکر اسکندری به نیروی بازوی[۹] حیدری دود از دودمان
مظفری بر آوردند و سپاهِ سلطان معتصم پشت داده روی بگریز نهاد، اکثر سرداران
آذربایجان[۹] و عراق[۱۰] دستگیر شدند و[۱۱] پای بند تقدیر گشتند* و سلطان معتصم بدر
اصفهان رسیده خواست که اسپ از جوی جهاند و شاهزاده مردی[۱۲] گران بود خود را ناگاه بتوانست
داشت بقفا[۱۳] افتاده*، دلاوری از عقبش رسیده سر او را از بدن جدا کرده و آتش فتنهٔ
او فرونشست، و ملک فخر الدین نطنزی[۱۴] نیز کشته شد[۱۵] و امیر بسطام جاگیر بجانب ری ۱۰

---

[۱] در زبده گفته است که میرزا اسکندر حال اختلال امرای اصفهان و نزدیک شدن معتصم و جماعت لشکر اذربایجان از تقریر فاضل و جماعت خبرگیران معلوم فرمود، [۲] بعدش در زبده + : [با] تومان و قشونات که تعلق بدلیشان داشت، [۳] ب ب : بنفس خود، یا : بنفس نفیس، زبده : بنفس خود با همه لشکر، [۴] بعدش در زبده افزوده است که میرزا اسکندر فاضل را بنوازش بادشاهانه سرفراز گردانید و از منزل فوشه [قومشه ؟] بعضی امرا را (که نام ایشان شمرده است) بطریق منقلا روانهٔ اصفهان کرد، [۵] برای این مقام رک به زبده ص ۵۰، [۶] بعدش صاحب زبده گوید که " امرای که باصفهان رفته بودند بعد از دخول در شهر و تصرف دروازه قاضی احمد صاعدی بغوغاء عامهٔ شهر از جا در انکه (جا دد انگه) ایشان را اخراج کرد امرا بار دو معاودت کردند و روز دیگر که اغرق ملحق شد تعبیه صفوف براراسته مقابل همدیگر بایستادند؛ (بعدش می گوید که سلطان شاه که در میمنه بود بر دشمن غلبه کرد و مقابل خود را از جای براند و امرای ساقه و قول دشمنان را منهزم کردند) [۸] زبده —،
[۹] آ : آذربیجان، [۱۰] آ : عراقیان، [۱۱] زبده : و ایشان را در پی کرده تا بحوالی اصفهان برفتند،
[۱۲] آ : مرد، [۱۳] آ : برقفا افتاد، [۱۴] ک : نطنزی، با : منظفری، زبده : نطنزی، [۱۵] زبده —،

رفت* وقاضی نظام‌الدین[ا] احمد صاعدی طوق تعصّب درگردن انداخته باتّفاق[ب] رعایای چهاردانگه ودودانگه ازکوتاه اندیشی اهل درازپیش گرفت* وهرچند میرزا اسکندر ایلچی فرستاده فائده نداد ومسموع نیفتاد[ج]، وبدان واسطه آن بهار وتابستان تا[د] نصف خزان دربیرون اصفهان خرابی تمام واقع شد*، درین ولا میرزا رستم[ه] ازحضرت خاقان سعید اجازت یافته نزدیک اصفهان رسید، قاضی احمد صاعدی که[و] ازمتهوّران جهان برسرآمده بود* با دیگر سرداران استقبال نمود، ومیرزا اسکندر خبر[ز] یافته امیرعبدالصمد را که ازحبس یزد خلاص شده بجانب ورزنه آمده بود روان فرموده* وامیرخان سعید برلاس را بتاخت[ح] جرباذقان تعیین نمود* وموکب اسکندری عازم دارالملک شیراز شد،

۱۰ وجمعی[ط] امرای میرزا پیرمحمد که ازاصفهان متوجّه یزد بودند وامرای میرزا اسکندر صدیق وکیومرث وبیان[ی] (که - ظ) متعاقب ایشان عزیمت نمودند بکدیگر رسیده جنگ کردند* ولشکر[یا] میرزا اسکندر غالب آمد[یب]، امیر جلبانشاه[یج] برلاس بصدیق وکیومرث پیوست، وامیر[ید] شیخ محمد جوان وامیرخان[یه] سعید برلاس از[یو] راه کرمان بخراسان رفته بمیرزا

ا زبده ــ، ب زبده: سرداران اصفهان را بعضی بوعد ووعید ورباعای (رعایای)، چهاردانگه ودودانگه ازکوتاه اندیشی اهل درازدرپیش نهادند، ج بعدش درزبده +: واخرکاربدان انجامید که غلات بیرون شهرسوخته شد وخانمان اهالی ولایت برداخته گشت، د زبده: منتصف خریف بمکاوحت ومباینت کذرانیدند، ه زبده بعدش + بن امیر عمرشیخ بهادر، و زبده ــ، ز زبده: عبدالصمد را بورزنه فرستاد، (آ: درزنه (بجای ورزنه) اک: ورزن، برای این مقام رک به نزهة ص ۵۱) ح زبده: نامزد میرزادکان (جرباذقان) کرد (مکررا)، برای جرباذقان یا گل پایگان رک به لیسترینج ص ۲۱۰، ط زبده: اما قضیه یزد ببشتر تقریر کرده شد که امرای اصفهان متوجه یزد شدند وامیرزاده اسکندر (بقیه حاشیه برصفحه ۱۶۷)

رستم پیوست و باعث گشته و اجازت یافته بعراق آمد* چنانچه مذکور شد،
وامراء میرزا اسکندر که بمحاصرهٔ یزد رفته بودند یزدیان تبنگ آمدند[۱] و امیر عبدالصمد
را از حبس بیرون آورده* جهت صلح پیش میرزا اسکندر فرستادند[۲] و طاهر را نیز گذاشتند
و ابابکر که سردار یزدیان بود طاهر را قایم مقام خود ساخته نیم‌روز[۳] از قلعه بیرون آمد*
طاهر فرصت غنیمت شمرده در قلعه که بطرف شهر بود در[۴] بست* و دروازهٔ بیرون را گشاده
قاصدی همعنان باد پیش امراء فرستاد و امراء لگام ریز در قلعه تاختند و مهمات آن
مضبوط ساختند[۵] و بسیار از اشرار بقتل آمدند* و میرزا اسکندر امیر یوسف جلیل[۶] را بحکومت یزد مقرر فرمود،
وچون ممالک فارس و بعضی از عراق عجم میرزا اسکندر را مسخّر و مسلّم
شد عرضه داشتی بخدمت حضرت[۷] خاقان سعید فرستاد[۸] و پیغام داد که بعد از واقعهٔ
جانسوز برادر[۹] سعید شهید کارها بر سنن استقامت بفرّ دولت قاهره منتظم است* و ۱۰

(بقیه حاشیهٔ صفحه ۱۶۶) صدیق و کیومرث را بر عقب ایشان بفرستاد چون بدان جماعت رسیدند جنگ کردند الخ،
(در با جمعی از امرای بجای جمعی امرای)، [۹] آمدن میرزا رستم مذکور است بر ص ۱۶۶ س ۴، [۱۰] آ: امراء دیجای لشکر،
[۱۱] ب ـ، [۱۲] آ: آمدند، [۱۳] رک بر ص ۶۴ ح ۸، [۱۴] زبده: بامعدودی اندک روی بکرمان نهادند و
در انجا نیز راه نیافته خود را بخراسان انداختند و با میرزاده رستم ملحق (ملحق) شده و او را باعث گشته بران که
از بندگی حضرت اجازت توجه بجانب عراق طلبید؛ ـ عبارت متن درین موضع خالی از ایجاز مخل نیست،
حاشیهٔ این صفحه :ـ [۱] زبده: عبدالصمد را گرفته بودند اطلاق کردند، [۲] آ و زبده: نیمروزی،
با مثل متن، [۳] زبده: بجهتی یراغی از خانه بیرون آمد، [۴] زبده: ببست، [۵] زبده: وبموجب
فرمان امیرزاده اسکندر اکثر آن جماعت بقتل رسانیدند، [۶] آ: حلیل، با و زبده: خلیل، [۷] آ: بحضرت،
[۸] زبده: بعد از ذکر واقعه دل گداز جان سوز و نایرهٔ تن کاه جگر دوز براد [ر سعید شهید خود . . . . . . صورت
واقعات اینجانبی بعز عرض رسانید که بفر دولت قاهره... بعد از چنین واقعه شکر باری تعالی وجسامت [واجب
است] که کارها بر سیان (سنن ؟) استقامت و وقف (؟) ایثار و اختیار منتظم گشت، [۹] یعنی میرزا پیر محمد،

عرصهٔ ممالک از مزاحمت[1] اضداد مستصفی[2]، و التماس نمود که از برادران[3] هر که صلاح داند
نامزد عراق گرداند تا ممدّ و معاون یکدیگر باشند، و حضرت خاقان سعید رقم اختیار
بنام میرزا بایقرا[4] کشید و طبل و علم و عبید و خدم و سایر اسباب بادشاهی مرتّب داشته
(ورق ۲۸۳) روان فرمود، و[5] بمیرزا اسکندر نوشت که چون لطف یزدانی و فضل (۲۸۳ر)
ربّانی اسلاف ما را بمحض عنایت نفاذ امر و جریان حکم کرامت فرمود و از اسلاف
باخلاف رسید و خدای تعالی آن فرزند را مقالید امر و نهی مملکتی که تختگاه[6] سلیمان
علیه السلام بدو منسوبست ارزانی داشت شکر[7] آن بجا باید آورد تا موجب دوام
دولت گردد، و بر موجب ملتمس او سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ میرزا بایقرا را
متوجّه آن صوب گردانیدیم، باید که طریقهٔ عاطفت مسلوک دارد تا عقد الفت
۱۰ انتظام گیرد و کار موافقت التیام پذیرد، بحمد الله که جناب فرزندی ازین وصایا
مستغنی است امّا بنا بر تذکار تکرار می نماید، منتظر از خصایص کرم و لطایف شیم فرزندی
آنست که برادران و صلت[9] رحم را در ظلّ شفقت خویش دارد، چه رعایت اقارب را
در ثبات دولت اثری[10] است هر چه عظیم تر، اکنون صدق شفقت ما بر اخوان خویش

۱ ک: مزاحیت، زبده مثل متن، ۲ ک: مستغنی، آ ب: مستصفی، زبده: مستصفنی، تصحیح قیاسی ست، ۳ زبده: برادران او، ۴ در زبده بعدش +: که بصهامت (بشهامت) و جلادت و بهادری موسوم بود، ۵ زبده: و مضمون این کلمات (بجای و)؛ صاحب مطلع حسب عادت خود مضمون را مختصر تر از زبده درج نموده، ۶ برای وجه تسمیه مملکت فارس به ملک سلیمان و تختگاه سلیمان رک به مجلهٔ تعلیم و تربیت طهران شماره ۱۱ و ۱۲ سنه ۱۳۱۶ ص ۸۹، ببعد، ۷ در زبده می گوید که شکر بجای باید آورد تا بمزید انعام مخصوص گردد و از جهت استدامت آن مواهب سنیه بر نهج عدل و طریق احسان سلوک باید کرد، ۸ ک: سند، ۹ آ ب: صله، زبده مثل متن، — صلة رحم را مصنف گویا بمعنی خویش و اقارب آورده است، مثل اهل رحم، ۱۰ ک: است،

لازم شناسد، وپیوسته طریقِ مکاتبات مسلوک داشته ابوابِ مراسلات مفتوح دارد وآرزوئی که باشد اعلام نماید تا در اتمامِ آن وظایفِ[1] اهتمامِ[2] مبذول افتد وباجابت موصول گردد، انشاء الله تعالی،

ذکرِ فرستادنِ میرزا[3] خلیل سلطان بجانبِ عراق[4] وآذربایجان[*]

میرزا خلیل سلطان ملازمِ حضرت خاقان از ماوراء النهر بهراة آمده بود وآنحضرت اورا در محلِّ نیک فرود آورده مواجب بواجب[5] تعیین نمود و نوکرانِ اورا رعایت فرمود، ومیرزا خلیل سلطان چند روز بعیش گذرانیده خدمت پیش گرفت، وروز و شب خود را نقشِ شادُروانِ قصرِ دولتِ آنحضرت ساخته ملازمتِ پایهٔ تختِ سلطنت را قبلهٔ حاجات دانست، آنحضرت را مهر ومحبّت در حرکت آمده اسبابِ سلطنت او مهیّا فرمود، وامراءِ نامدار مثلِ امیر حمزه[6] قتوقو[7] وبیک فولاد[8] وخضر سپاهی[9] وصدر حسن وخواجگی را با ده هزار سوارِ نامدار[10] تعیین[11] نمود که متوجّهِ عراقِ عجم وآذربایجان شوند که تعلّق بدیوانِ پدر[12] مرحوم[13] [او] امیرزاده[*] میرانشاه[*] داشته، وهرجا توانند متخلّص گردانند وهرکجا مصلحت دانند مقام کنند، وآنحضرت فرمود که رایاتِ همایون متعاقب متوجّهِ آن بلادست، ومیرزا خلیل هفتمِ[14] ذی قعده[*] عازمِ عراق گشت، ودرین اثنا نوکرِ میرزا اسکندر هرقوجاق[15]

---

[1] ک: وضایف، با: —، [2] بب —، [3] زبده: امیرزاده،

[4] زبده —، (در آ بب (قریباً بهر موضع): آذربیجان)، [5] ک: یواجب، تصحیح ازروی آ و زبده، [6] کذا ایضا در بب و زبده، [7] بب: بولاد، زبده مثل متن، [8] ک: سپاهی، آ و زبده: اسپاهی، [9] زبده —، [10] فقط ک: دو، زبده مثل متن، [11] آ و بب و زبده —، [12] عبارت زبده واضح تر است یعنی: امیر حمزه قتوقو...... وغیرهم با مقدار ده هزار سوار در زمرهٔ او معدود گردانید[ه] مقرر فرموده که متوجه عراق الخ، [13] زبده: پدر مرحوم مغفور میرزا او، [14] زبده: روز جمعه هفتم ذی القعده سنه اثنی (کذا) عشر (کذا) وثمانمایه، [15] آ: هرقوجاق، بب: سرقوجاق، با: قوجان، زبده: صور قوداق، نیز رک به ص ۲۰۶ س ۱۰،

توچین از جانب فارس رسید، و بیلاکات بادشاهانه بعرض رسانید[۱] و اخبار آن دیار باز گفت و آنحضرت او را تربیت و عنایت فرموده[۲] خوش باز گردانید و سخنان خوب فرستاد*،

ذکر وقایع عراق[۳] عرب و عجم و احوال سلطان احمد

سلطان احمد سال گذشته که تسخیر ولایت خوزستان فرمود مقصود نیزه دار را در آن قلاع[۴]* تعیین نمود و عازم دار السلطنهٔ بغداد شد[۵]، و آخر زمستان او را در بغداد عارضه پیدا شده بدلالت اطبا میل هوای بیلاق نمود[۶] تا زیارت[۷] شیخ المشایخ اویس قرنی قدس سرّه آمد، و مزاج او روی بصحت آورد[۸] و امرا او را بعزیمت جانب سلطانیه دلالت کردند و نمودند که بسطام جاگیر باصفهان رفته و پسرش بایزید کودکی در آنجا نشسته[۹]* بمجرد آوازهٔ شما قلعه باز میگذارد، و خرمشاه در گزینی زیادت مبالغت کرد[۱۰]، سلطان بهمدان آمد و شنید[۱۱] که بسطام شکسته حال از اصفهان باز

---

[۱] زبده: و پیش کشها که امیرزاده اسکندر فرستاده، [۲] بعدش در زبده +: و شرائط تهنیت و رسم خدمت بجای آورد، [۳] زبده —، [۴] ک اک —، از روی نسخ دیگر، — (عنوان در زبده این طور است: ذکر احوالی که درین سال هشتصد و دوازده در بغداد و عراق و (کذا) عجم واقع شد بنسبت سلطان احمد) [۵] زبده: در ششتر، [۶] بعدش در زبده +: و زمستان در بغداد گذرانید، [۷] در زبده گفته است که در ۲۲ محرم ۸۱۲ھ "با جمعی ملازمان و اناقان عزیمت بیلاق فرمود"، [۸] اک: زیادت، با: زمان، — برای مزار اویس قرنی رض رک به نزهة ص ۱۹۲ و ۱۹۳، بظاهر مزاری که در کردستان است مراد باشد، مشاهد اویس رض در دیگر مواضع هم هست رک به معجم البلدان ۲: ۵۹۶؛ [۹] زبده: بسر خود بایزید با هزار مرد در آنجا گذاشته، و او کودکی است، [۱۰] زبده: شنید که امیر بسطام از اصفهان مراجعت نموده شکسته و خراب حال چنانکه با پانزده نوکر بسلطانیه رسیده، — رک به ص ۱۶۵،

گشته* واز عزیمت سلطان آگاه شده معصوم برادر خود را در سلطانیه گذاشت

وبارده بیل[۱] رفت، سلطان ا در قروق[۲] سلطانیه فرود آمد، وحکام اطراف (۲۸۳ب

بتخصص سید عبدالرزاق که بتغلب حاکم قزوین شده بود پیش سلطان

آمده وبتشریفات بادشاهانه مخصوص شد، سلطان قاصد[۳] پیش معصوم فرستاده

وعدهای نیکو داد او التفات نکرد، سلطان گفت صبر کنیم تا خود پیش ما آید، درین

اثنا از بغداد خبر آمد که اویس نامی بفرزندی سلطان منسوب شده وجمعی مفسدان

خیال سلطنت در دماغ او نشانده اند، سلطان را مجال توقف نماند، بسرعتی[۴]

تمام بحوالی بغداد آمد وعقد جمعیت آن جماعت از هم ریخته هر[۵] کس بجانبی گریختند*

ومانع بن شیث[۶] که خمیرمایهٔ آن فساد بود واویس مذکور گرفتار شدند[۷]،

ذکر احوال آذربایجان وامیر قرایوسف[۸]

۱۰

امیر قرایوسف موسم بهار با میر شمس الدین محمد[۹] دواتی[۱۰] وامیر سیدی[۱۱] احمد*

---

[۱] آ: باردیل، (در زبده هم اردبیل نوشته است)، [۲] آ: غرق، بب: قرون،

[۳] با: قاصدی، زبده: کس، [۴] آ: بسرعت، (در زبده گفته است که سلطان احمد "متوجه

بغداد شد و روز هفتم بجد و بغداد رسید" برای این اویس رگ بہ ص ۱۳۸)، [۵] زبده: بعضی بدست افتادند و بعضی بگریختند،

[۶] آ: شعیب، اک: نسیب، زبده: شب، [۷] زبده برین افزوده است

که چندتن دیگر هم" درقید اسیر [اسار؟] افتادند ولشکر درعقب هزیمتیان برفتند وهر کدام

می یافتند بدیگران می رسانیدند وکرت دیگر احوال ان طرف برنهج استقامت باز آمد و باقی

آن سال سلطان احمد در بغداد بعیش وخرمی گذرانید، [۸] بب: قرایوسف ترکمان؛

زبده: یوسف (بجای قرایوسف)؛ در زبده بعدش +: ودرین سال اثنی عشر، [۹] با: محمود،

زبده مثل متن، [۱۰] آ: دوالی، زبده: دواسیے، [۱۱] زبده: سیداحمد لبسر جلال الدین .... بعد،

و ازون[1] شمس الدین عزیمت صحراء موش[2] کرد، و ملک[3] صالح والی ماردین[4] خبر فرستاد که امیر قراعثمان[5] قصد ماردین کرده، اگر بفریاد نرسند اختیار از دست خواهد رفت، امیر یوسف[6] از راه بیابانی[7] که از انجا براق باد نمیتوانست گذشت و فلک را از دیدن آن سر حیرت میگشت بجد و د آید[8] آمد، و امیر قراعثمان لشکر بصحرا[9] کشیده هر دو سپاه بهم رسیدند و میان ایشان محاربهٔ عظیم رفت، صحرای موش وحوش و طیور را بساطی شد پُر[10] فایده و سماطی پُر مایده، عاقبت قرایوسف[11] غالب آمد و قلعهٔ ماردین را تصرّف نموده داروغه[12] نشاند، و لشکر[13] را اجازت داده آن تابستان در ییلاق الاطاق گذرانید[14] و فصل خزان بدولتخانهٔ تبریز آمد[15]، و لشکر بجانب ولایت تنگی[16] فرستاد[17]، والی آنجا امیر سیدی[18] احمد بالشکر در برابر آمد[19]، و مردم قرایوسف یراقِ جنگ ندیده[20] بعضی مواضع شروان را غارتید ندو به ۱۰

---

[1] آ: اوزن، با: اوزون، زبده مثل متن، [2] رک به لیسترینج ص ۱۱۶، [3] آ: امیر، زبده مثل متن، برای ملک صالح بن داؤد ارتقی رک به زمباور ص ۲۲۹، [4] زبده: میردین، [5] در زبده بعدش + : با فوجی ترکمان خونخوار و دلیران روزکار، — برای قراعثمان بایندری آق قوینلو رک به زمباور ص ۲۵۸، [6] در زبده گوید که امیر شمس الدین بدلیسی و امیر سهبند و دیگر امرای آن دیار در رکاب امیر یوسف روانه گشتند، [7] آ: بیانی، [8] زبده (بهر جا درین سطور) 'امد' نوشته است و گفته که قراعثمان قلعهٔ 'امد' را استحکامی هر چه تمامتر داده بود، نیز رک به ص ۱۴۱ ح، [9] با ب: بصحرا موش (زبده: در صحرای 'امد' فریقین بهم رسیدند)، [10] ک زبده: بر [11] آ: امیر قرایوسف، زبده: امیر یوسف، [12] نامش در زبده: امیر بیر علی، [13] کذا در نسخ مطلع بدون 'را'، [14] در زبده گفته است که امیر یوسف "در ربیع الاول سنه اثنی عشر و ثمانمائه از انجا (یعنی از ماردین) مراجعت نمود، [15] تاریخ آمدنش بدولتخانهٔ تبریز در زبده: [...] نزدهم جمید الآخر سنه اثنی عشر و ثمانمایه، [16] با: تنگی، ب مثل متن، زبده —، شکّی ولایتیست در ارمینیه برود کر قریب به تفلیس (معجم البلدان ۳، ۳۱۱) [17] در اواسط رجب (زبده) [18] زبده: سید احمد پسر سید علی، [19] بکنار آب کر آمد (زبده)، [20] ک: دیده، نسخ دیگر مثل متن،

تبریز آمد، ودهم ماه شعبان سلطان احمد کس فرستاده التماس نمود که چلکاء همدان
راجهت ییلاق باینجانب گذراند، امیر یوسف التفات ننموده فرستاده را اجازت[1]
داد*، و بیست[2] و هفتم شعبان ملک عز[3] الدین شیر[4] (کذا) با پیشکشهای لایق آمده
امیر یوسف را از فرستادن لشکر بجانب شروان منع کرد و کسان[4] بشروان روان
کرد*، امیر شیخ ابراهیم را بر صلح دلالت کرد، واو بنا بر صلاحِ مسلمانان شکسته بسته
صلحی برهم بست، و[5] امیر یوسف[6] آن زمستان در تبریز گذرانید و خشک سال
بود، فصل بهار عاشر ذی قعده خبر آمد که کیا مرد طالقانی و مزید[7] بکنه[8] نواحی قزوین
را غارت کردند، امیر بسطام در حدود قزوین بایشان رسید[9]* و آتش حرب برافروخته
بسطام غالب شد، وامیر یوسف از الاطاق[10] باونیک آمد*، و آنجا جمعی از شیخ حسن[11]
حاکم آرزنجان (کذا) شکایت کردند، امیر یوسف چهل و پنج روز محاصره کرده مردم [آرزنجان][12] ۱۰
بتنگ آمدند و تضرع و زاری نمودند، امیر یوسف مرحمت فرمود و شیخ حسن پیشکشهاء
مناسب فرستاده خود نیز بخدمت آمد، وامیر یوسف او را تربیت و عنایت فرمود
و در ولایت ارض[13] یک *قلعهٔ نیک[14] داد و] آرزنجان[15] را بناصر الدین پیر عمر که
وزیر او بود تفویض فرمود و این احوال در شهور[16] سنهٔ ثلث[17] عشر* و ثمانمایه واقع
شد، و در این[18] ولا خبر آمد که سلطان احمد عازم[19] تبریز است*،

---

[1] آ ب: اجازت فرمود، زبده: اجازت مراجعت داد، [2] زبده –، [3] آ: شیر
(کذا ایضاً در مطلع ص ۲۳۳)، زبده –، [4] زبده: مولانا عبدالرحمن جندشی (؟) وامیر حاجی مسافر را
با نوکر خود بطرف شروان فرستاد، [5] آ –، [6] با: (بهر موضع): قرایوسف،
[7] ک: مزمد، با اک زبده: مزید، [8] آ: بکنهٔ، با: تکیه، زبده مثل متن،
[9] در زبده گوید که اخی فرخ [فرج؟] پسر امیر بسطام خبر شنیده [به؟] بدر فرستاد، امیر بسطام در ۲۶ سوال آگاه
شده متوجه آن طرف شده است و در روز جمعه ذی القعده در حدود قزوین بیکدیگر رسیدند، (بقیهٔ حاشیه بر صفحهٔ ۱۷۴)

وقایع سنهٔ ثلاث عشر [ة] و ثمانمائه

ذکر نهضت پادشاه برجیس قدر بهرام قهر بولایت ماوراء النهر*

حضرت خاقان سعید عزم یورش ماوراء النهر جزم فرمود و سبب این عزیمت آن بود که در اواخر ذی الحجه[۳] خبر آمد که امیر شیخ نور الدین گرد[۴] فتنه بر انگیخته و خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته با جمعی بی باک[۵] بحوالی سمرقند آمد، و امیر شاهملک از سمرقند[۶] بیرون آمده [و] نزدیک قزل رباط بهم رسیدند[۷] و یک شب از طرفین پاس داشتند بیت

سفیده[۸] چو بر زد ز کهساره سر   پدید آمد از دور رخشان سپر[۹]

(بقیه حاشیه صفحه ۱۷۳) [۱۰] زبده: از تبریز متوجه الاطاق شد و در راه شکار کنان بجدود داولنک رسید (کذا)؛ باویک بجای باونیک؛ یاقوت این کلمه را اُوْنیک ضبط کرده است، اما لیسترینج ص ۱۶۸ اُوْنیک دارد؛ [۱۱] زبده جبین؛ [۱۲] ک ـ؛ از روی آ ثبت شد و زبده نیز مؤید آن است؛ [۱۳] آ: ارض سک؛ زبده: ارخن یک؛ تصحیح قیاسی است، برص ۱۴۲ شهر ارغن مذکور است، شاید که ارخن و ارغن یکیست و صواب آنست که در زبده است؛ [۱۴] ز: سک؛ ب: ینک؛ آ: سک؛ اک زبده: سک؛ [۱۵] آ ب: (بهر موضع) از زنجان؛ [۱۶] زبده: اوایل شهور؛ [۱۷] بجای ثلاث عشرة؛ [۱۸] زبده: از بغداد عازم؛

حاشیهٔ این صفحه: ـ [۱] نسخ مطلع و زبده: ثلاث عشر؛ [۲] آ: بماوراء النهر؛ [۳] بعدش در زبده +: سنه اثنی عشر (کذا) و ثمانمائه؛ [۴] زبده: یاغی گشته است و لشکر بسیار فراهم آورده از باساقیان [یاساقیان] و احشاء [احشام] آن نواحی باغلبه هرچه تمامتر؛ [۵] از روی آ ب اک؛ [۶] زبده: چنانچه بین العسکرین قریب یک فرسنگ زیاده نبود؛ بهم رسیدن ایشان بقول صاحب زبده "روز یکشنبه پانزدهم ذی الحجه سنه اثنی عشر (کذا) و ثمانمایه" بود؛ [۷] آ و زبده: سپیده؛ [۸] بعدش در زبده +: بینداخت این چادر لاجورد   بیاراست گیتی بدیبای زرد؛

هر دو لشکر صفها آراستند[۱]، از طرفِ امیر شیخ نور الدین چند پشته بود و لشکر[۲] او تمام نمی نمود دستِ[۳] چپ و راستِ او بهم پیوسته بیکبار جمله حمله کردند[۴] [ورق ۲۸۴] (۲۸۴ ل)
و برقولِ امیر شاهملک زده از جا بر گرفتند، و امیر وفادار گرفتار شده شکستی تمام بلشکرِ امیر شاهملک رسید، و شاهملک[۵] باز گشته* بطرف قراتپه[۶] بیرون رفت و[۷] بکوه الافسراق* که میانهٔ کش و سمرقند ست پناه برد،

و چون مضمون این قضیه[۸] بمسامع جلال رسید فرمان فرمود که امرای نامدار چون[۹] مهر و سپهر تیغ زن و سپهر دار[۱۰] مثل امیر مضراب بهادر و امیر یادگار شاه ارلات و امیر توکل برلاس و امیر نوشیروان برلاس و امیر محمد صوفی[۱۱] ترخان و[۱۲] امیر یوسف[۱۳] خواجه و امیر عجب شیر[۱۴] متوجهِ ماوراء النهر شوند، و جمعی امراء چون امیر[۱۵] حسن صوفی ترخان*

---

۱ درزبده + قریب یک فرسخ عرض لشکر ایشان بود، ۲ زبده: صف لشکر،

۳ زبده: دست چپ و راست امیر شیخ نور الدین بتدریج بقول او بپوست و لشکر مقابل تصور آن کردند که یمین و یسار یاغی نکرع. بمیت کریز دارند که از جائی خود نابدا شدند و بعضی گفتند مکر میخواهند که نکری کنند و کمین کرده و ایشان را در کشند و بسبب بشتها و کروه بسیار بر کیفیت این وقوف نیافتند و بعد از آنک عساکر شیخ نور الدین تمام بقول او بپوست یکبار جمله حمله کردند،

۴ درزبده گوید که شاه ملک از انجا متوجه شهر شد و در نزدیک شهر جمع آمدند و صلاح ندیدند که بشهر روند

۵ ک: قراتپه، آ: قراتبه، ۶ زبده: و میل بجانب کوه کرد و بالافسراق، (با: الاقراق بجای الافسراق)، ۷ درزبده گفته است که "لشکری جرار چون مهر سپهر دار و بسان شهاب و سماک [سماک نیزه دار و خنجر کذار با مرای عظام .... مثل" فلان و فلان .... "متوجه آن طرف کردانید"، ۸ اک با: سردار، بب: سپر، ۹ ک: صوانی، ۱۰ از "وامیر یوسفخواجه" تا "امیر حسن صوفی ترخان" را فقط در آ ندارد، ۱۱ بعدش درزبده +: ابن شیخ علی بهادر، ۱۲ بعدش درزبده +: و دیگر امرائی قشونات. ۱۳ زبده: امیر اعظم امیر حسین صوفی ترخان و امیر الیاس خواجه"،

وامیر محمد بیگ وامیر محمد خواجه نامزد ولایت قُومِس ومازندران شدند که از آن حدود با خبر باشند، وشاهزادهٔ جوان بخت معزّ الدین میرزا بایسنغر قایم مقامِ آنحضرت در دار السلطنة هراة مقرر شد[1] وموکبِ همایون بطالعِ سعد وفالِ میمون چهاردهم محرّم بعزمِ یورش ماوراء النهر نهضت نمود،

ودر منزلِ مَرُّوذ[2] از جانب سمرقند عرضه داشتی رسید که بزرگانِ سمرقند مقدّمهم خواجه کا[3] الدین[4] عبدالاوّل وخواجه عصام الدین وقاضی صلاح الدین ومولانا قطب الدین وامیرک دانشمند وخواجه فضل[4] الله ابو اللّیثی[4] فرستاده بودند[5] مضمون آنکه: روز دوشنبه شانزدهم ذی حجه خبرِ محاربهٔ امیر شیخ نور الدین وامیر شاهملک بسمرقند رسید، وهمان روز محمد اَلبُقْر[6] ابدر[7] دروازه[8] آمده سخن شیخ نور الدین رسانید[9]، سمرقندیان بتیر چرخ اورا چنان زدند که بر پلاس نهاده پس بردند، وروز جمعه امیر شیخ نور الدین[9] خود بدر[7] شیخ زاده

۱۰ آمد که محافظت آن باهتمام خواجه عصام الدین واولادِ شیخ زاده ساغرجی[10] بود وسخن گفته، کس[11] جواب نداد، وبدرب آهنین رفت که خواجه عبدالاوّل وقاضی صلاح الدین آنجا بودند وسخن گفت، خواجه عبدالاوّل گفت، ما مردمان طالب علیم مارا با حکومت کار نیست، حاکمِ ما میرزا شاه رخ است، فرزند خود را با[12] ناپی[13] این جا

---

[1] بعدش در زبده +: وامیر علیکا را نیز مقرر فرموده بودند که در هراة باشند، [2] ک: مرود، زبده: مرو، — مَرُّوذ تلفظ مروالروذ است جمیع اهل خراسان را، رک به یاقوت ۴: ۵۰۵، [3] آ وزبده —، [4] زبده: فضل بن ابو اللیث سمرقند، [5] در زبده می گوید که عرضه داشتی از فلان وفلان آمد" و نوکران امیر موسی کا وامیر بابا تیمور نیز مصاحب رسید"، [6] ک وزبده: البقرا، [7] زبده: بدر دروازه شهر، [8] زبده —، [9] مذکور است در یزدی ۲: ۶۹۰، [10] ک: ساغرچی، آ مثل متن، زبده: صاغرجی، [11] آ: کس، [12] آ: با قایی، ک: بامینی، د عبارت زبده: فرزند خود را اینجا گذاشته بود: بادي [ناپی ؟] نیز نصب فرموده"،

گذاشته بود شما ایشان را گریزانیدید، ما شما را تا اجازت حاکم نباشد اختیار نخواهیم
داد، و بزرگان بعد از عرض این سخنان التماس نموده بودند که هر چند زودتر این
جمع فقرا را از دست ظالمان خلاص دهند، حضرت خاقان سعید قاصدی[1] چون
باد بسمرقند فرستاد* و از سرعت نهضت همایون بشارت داد،

و در منزل جیجکتو[2] بای بخشی* نوکر امیر شاهملک عرضه داشت آورد که میرزا
الغ بیگ در کنار آب بموضع کلف پول[3] نشسته و این بنده با امیر نوشیروان متوجه سمرقند
گشت، و در موضع قلبله[4] از جانب امیر مضراب خبر آمد که امیر شیخ نور الدین رسید[5]،

و شرح آن چنانست که چون شیخ نور الدین ظفر یافت امیر[6] رستم طغای بوقا را
بضبط بخارا فرستاد، و چنگیز[7] اغلان را بکش، و خود متوجه سمرقند شد، و چون آنجا
اختیاری نیافت عم زادهٔ[8] خود امیر شیخ حسن را فرمود[9] که بکنار آب رفته حصار ۱۰
کرکین را محاصره کنند[10]، درین اثنا پسر امیر خداداد حسینی بی اجازت امیر شیخ
نور الدین بمنزل[11] و ولایت خود رفت* و وهنی تمام بحال او راه یافت، و فادار
را که مقید داشت بقتل آورده بترمد آمد، و میرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان
را که در ولایت حصار[12] بود بهر[13] حیله و تدبیر پیش خود آورد*، درین اثنا شنید که امیر

---

[1] زبده: نوکری سلطان نام که برسوم سفارت و آداب رسالت تجلّی [تحلّی ؟] یافته بود مصاحبت [مصاحب] ایشان روانه گردانیده، [2] کذا ایضا در زبده — برای جیجکتو (یا چاچکتو = طالقان) رک به لیسترینج ص ۴۲۴ ح، [3] با آ ب: بول، زبده —، اسم این موضع را یاقوت و مستوفی کالف نوشته اند و لیسترینج کالف یا کلیف، [4] با: قلیله، زبده: قیله، [5] زبده: بترمد آمده است (بجای رسید)، [6] زبده: امیرزاده، [7] ک: جنکیز، زبده، خکر، [8] در زبده گوید که شیخ حسن عمزاده او بود، [9] با آ ب: مقرر فرمود، [10] آ: کند، در زبده: بعضی از عساکر خود با امیر حسن . . . . داده مقرر گردانید که بکنار آب روند و حصار کرکین را محاصره کنند)، [11] آ: بولایت خود رفت، زبده: متوجه کوشه شد، [12] زبده: حصار شادمان، [13] در زبده (بقیهٔ حاشیه بر صفحه ۱۷۸)

شاهملک بسمرقند آمد[1] و رایت* ظفرنشان از طرفِ خراسان بآمویه رسید، شیخ[2] نورالدین میرزا محمد جهانگیر را بجانب سمرقند برد و باُمیدِ آنکه شاید مردم آنجا او را پیش آیند و جنگیز[3] اغلان و عبد[4] الکریم امیر سیف الدین* را در ترمذ برابرِ امیر مضراب گذاشت، و سلطان بایزید را بکلف ا فرستاد که مقابلِ میرزا الغ بیک (۱۴۸ ب) رانگاه دارد، و خود بسمرقند رفته بر شهر دست نیافت، دو سه روز در باغ[5] دلکشا و کان گل گذرانید،

و چون حضرت خاقان سعید بمنزل قاقتو[6] رسید نوکرِ امیر شاهملک آمده سر دولت تیمور[7]* تواچی را باردوی همایون رسانید[8] و آنحضرت با لشکرهای بحر جوش بکنارِ جیحون ابکلف آمد که میرزا الغ بیگ آنجا بود، و سلطان بایزید که از مخالفان در برابر[9] کرو فری نمود چون خبرِ وصولِ رایاتِ فرقدسای و اَعلامِ سپهرآرای شنید رو[10] بگریز نهاده خیمها انداخت* و مضمون مَن نَجَی برأسه

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۱۷۷) تفصیل این را دارد، یعنی این که نورالدین میرزا محمد جهانگیر را "تطمیع کرده استدعا نمود که من این مملکت را از بهر تو گرفته ام و از برای تو شمشیر می زنم و امیر صاحب قران . . . . بتو وصیت کرده است امیرزاده اعظم بدان ملتفت نشد تا چند کرت مکرر گردانید" و بعضی از نوکران قدیمی امیرزاده محمد سلطان . . . . مثل امیر مبشر و امیر جنید ایان (؟) و حمزه سلدوز و غیره را فریبی چند داد که شما چرا این امیرزاده را نمی آرید من رستم (؟) سمرقند نخواهیم (کذا)، بود بولایت خود باز میکردم شما اگر او را پیش من می آورید امیر و حاکم بسمرقند کردد و شما هر یک امیری معتبر شوید ایشان بدین قول فریفته شدند و امیرزاده محمد جهانگیر را بی اختیار [پیش] شیخ امیر نورالدین آوردند،

حاشیهٔ این صفحه: — [1] آ: رفت و رایات، [2] آ: امیر شیخ، [3] آ: عسکر، ب: جنکر، با: جیکز، زبده: جنکز، [4] زبده: عبدالکریم بن امیر یوسف الدین، [5] زبده: کوشک — برای حال این باغ رک به یزدی ۲: ۶ بعد، و بابرنامه بذیلِ واقعات ۹۰۳ هـ، و برای کان گل رک به یزدی ۱: ۱۲، و ۲: ۶۳۵، [6] آ: قاقتو، دیگر نسخ و زبده مثل متن، [7] آ: دولتیمور، با، ب: دولتیمور، زبده مثل متن، [8] بعدش در زبده +: که او را امیر شیخ نورالدین فرستاده بود که لشکرهای نواحی سمرقند را ضبط کند، [9] در زبده گوید که بکردار مرغابی آب آمویه را بنا (کذا) ساخته دو سه ساعت توقف نمودند بعد از آن روی بگریز آورده خیمها بینداختند، [10] آ، با: آورده، بجای نهاده،

فقک درہم دست آویز ساخت، و چون خبر گریختن سلطان بایزید در ترمذ بجنگیز[۱]
اعلان و عبدالکریم رسید ایشان نیز فرار[۲] بر قرار[۳] اختیار کردند، و فرمان قضاجریان
نفاذ یافت که عساکر منصوره باد پایان آتش گذار در آن دریای مُغرق که دجله و
فرات نسبت بآن جوئیچه[۴] باشد و کُرّ و اَرَس در جنب آن چشمه نماید و سند و هیرمند
در پهلوی آن جدول تقویم باشد رانند، و روز جمعه هفتدهم صفر موکب منصور از
آب عبور فرمود، و امیر مضراب[۵] نیز از گذر ترمذ گذشته باردوی اعلا آمد[۶] و[۷] آنحضرت
میرزا الغ بیگ و امیر مضراب را جانب کش فرستاده باهستگی روان شد بیت

همی رفت با هوش و رای و درنگ که سرعت پشیمانی آرد بجنگ[۸]

امیر شیخ نورالدین چون از عبور سپاه ظفر پناه[۹] آگاه شد تجلّدی نموده از حوالی
سمرقند عازم کنار آب گشت، امیر شاهملک سوار و پیادهٔ سمرقند جمع ساخته ۱۰
بافیلان و بزرگان بعزم رزم امیر شیخ نورالدین بیرون آمد*، و او عطفهٔ عنان
کرده برایشان[۱۰] تاخت و صولت او سمرقندیان را پریشان ساخت[۱۱]، و اسلحه و

---

۱ آ: بجبکر، با، ب: بجنگر، زبده: بجنگز، ۲ ک: قرار، ۳ ک: فرار،
۴ ک: جوئیچه، آ: جوعه، زبده مثل متن، ۵ در زبده گوید که امیر مضراب و لشکر ها که در ترمذ
بودند نیز از آب گذشته باردوی همایون ملحق شدند، ۶ آ۔، ۷ بعدش در زبده+:

زتندی پشیمانی آیدت بار تو در بوستان تخم تندی مکار

۸ زبده: از گذشتن بندگیحضرت از آب، ۹ زبده: متوجه آنطرف گشت، چون بمنزل خور . . . بلاق
رسید شاهملک لشکر سوار و پیاده سمرقند جمع گردانیده از سمرقند بیرون آمد و پیلانی [پیلانی] که در سمرقند
بودند آراسته گردانیده بیرون آورد و بزرگان سمرقند نیز با ایشان موافقت نمودند باستعدادی هر چه تمامتر بر عزیمت
آنکه از عقب شیخ نورالدین بروند و بردی زنند، ۱۰ آ: برایشان، ۱۱ بقول صاحب زبده هنوز لشکر ها بیکدیگر
نرسیده بودند که سمرقندیان بگریختند،

اموالِ گریختگان را گرفته شوکت او زیادت شد، و از غایتِ غرور با خود مخمّر کرد که در برابرِ لشکر منصور آید، و بزرگانِ سمرقند[1]* امیر شاهملک را بر واقعهٔ کرّت ثانی ملامت گونه میکردند، امیر از بزرگان متوهّم شده ایشان را از شهر همراهِ خود بیرون آورد، و میرزا احمد میرک[2]* با پانصد سوار از ولایتِ خود بمددِ امیر شاهملک رسیده باتّفاق عازم اردوی شدند[3]، و سایر امراء و سپاهیانِ سمرقند بشرفِ بساطبوس مشرف گشتند، و میرزا الغ بیگ قوچینان نواحی کش را جمع آورده بموکب ظفر قرین پیوستند* و غلبه و کثرت تمام در سلک خدمت انتظام یافت[4]،

وامیر شیخ نورالدین نیز مستعد جنگ و جدال و حرب و قتال شده[5] در حوالی قزل رباط و آب یام میمنه و میسره و قلب و جناح بسوار و پیاده برآراست* و شرایط سپاه آرائی و مراسمِ[6] لشکرکشی بجای آورد* ، و سپاهِ حضرت خاقان سعید بتاییدِ ملک مجید آراسته بود[7]، و در وقتی که هر دو سپاه صف کشیده در برابر هم رسیدند امیر شیخ نورالدین (۱۰) در حق امیر مبشّر[8] بدگمان شده او را بقتل رسانید و[9] فرمودهٔ مَن أعَانَ ظالماً

---

[1] زبده: در شهر سمرقند بزرگان، [2] زبده: امیر احمد، [3] صاحب زبده می گوید: و امیر بابا تیمور خان در سمرقند تعیین کرد و باقی امراء و مردم سپاهی که در سمرقند بودند با جمعهم متوجه بساطبوس بندگی حضرت گشته و لشکرهای توچیان (کذا) که در حوالی کش بودند مجموع با میرزاده . . . الغبیگ کورکان پیوستند و باتفاق متوجه اردوی همایون گشت، (در آ حوالی بجای نواحی) [4] در زبده +: و عساکر منصوره . . . . در کنار آب قشقه جمع گشتند، [5] صاحب زبده گفته است که شیخ نورالدین در حوالی قزل رباط و آب [یام] لشکرهای خود ساخته گردانید و "چون رایات همایون متوجه او گشت میمنه و میسرهٔ خود تعبیه داد و قلب و جناحین بسوار و پیاده مرتّب و مزیّن گردانیده الخ — برای آب یام رک به یزدی ۱: ۱۷۰، [6] با: لوازم، زبده مثل متن، [7] در زبده (بر ورق ۱۳۱ و ۱۳۲) اعیان هر دو سپاه را که در چپ و راست وغیره بودند نام بنام شمرده است، [8] زبده —،

سلطنه الله علیه سر[1] خویش ظاهر گردانید* دلاوران طرفین روی سوی میدان آورده آتش حرب بالا گرفت و نایرهٔ قتال اشتعال یافت، یک پسر امیر خدایداد از جانب مخالف جنگهاء مردانه کرد و میرزا[2] احمد میرک* پیش رفته اورا گریزانید وبابیدو را[3] فرود آورد[4]* و قوچینان آثار شجاعت ظاهر کردند، و آنحضرت که[5] ع

همیشه باد منصور و مظفر[6]

بخود آهنگ جنگ فرمود، و یُردلان قول و دلاوران قلب بیکبار در حرکت آمدند ونسیم فتح[7] و ظفر* بر عَلَم دولت حضرت خاقان سعید وزید، وشیخ نورالدین [مغرور] منهزم گردید و در یک ساعت چنان لشکر[8] بی عدد پایمال بلاو پی سپر رنج وعَنا شدند* نظم[9]

چاک دامن، تیره دل، افگنده سر، کوتاه عمر چون گل، وچون لاله، وچون نرگس، وچون یاسمن ۱۰

[ورق ۲۸۵] بعضی را که سعادت ازل رهنمونی کرد روی عجز بر آستان بیچارگی (۲۸۵ ر)
نهاده آیت فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ را عذر خواه جرم وگناه ساختند وجمعی را که مستحق سیاست بودند آنحضرت عنایت فرمود،

و روز شنبه نهم ربیع الاول صورت واقعه روی نمود، و یازدهم ماه باز چتر همای فر سایهٔ دولت بر دارالسلطنهٔ سمرقند انداخت واز شعاع آفتاب اعلام واز تابش ماه خیام اطراف آن بلده را منور ساخت،[10] و زیارت والد بزرگوار یعنی[11] صاحب قران

---

[1] زبده: الله داد ردی و بابیدو بر دست چپ شیخ نورالدین بودند و احمد میرک بر قنبول دست راست شاهرخ سلطان، [2] زبده: امیر احمد، [3] زبده: فرود آمد، [4] زبده: توجیان، [5] آ ـ، [6] آ ـ، [7] ک ـ از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد و زبده هم مؤید آنست، [8] در زبده گفته است که سپاه بجد شیخ از آتش تیغ آبدار اندک بقا گشتند و بیل حمله جمله پایمال بلا و پی سپر رنج وعنا شدند، [9] نسخ دیگر: بیت، [10] از "وزیارت والد" تا "استمداد فرمود" را در زبده ندارد، [11] آ ب: و (بجای یعنی)،

نامدار دریافته بسیار مزارات متبرکه قیام[1] نمود، واز روحانیت اکابر آن دیار و بلاد استمداد فرمود، واهالی سمرقند بار دیگر از چنگِ نوایب و قبضهٔ[2] حوادث خلاص یافته شرایطِ تهنیت بجای آوردند و آنحضرت هریک را باندازهٔ رتبت بر بساطِ قربت مجال داده[3]، و[4] امیر شاهملک را با سپاهی نامدار بجانب اُترار فرستاد* تا هرکرا از اَتباعِ شیخ نورالدین در آن دیار بیند[5] مستاصل گرداند[6]، وچون مهمات[7] ممالکِ ماوراء النهر بتازگی نظامی گرفت و کارها بتازگی قوامی یافت حضرت خاقان سعید بفالِ میمون وطالع مسعود عزیمتِ مراجعت فرمود و بیستم ربیع الاول* از دار السلطنهٔ سمرقند بصوبِ خراسان روان شد، و در حوالی کش بر رای اعلی[8] عرضه داشتند که حمزهٔ سلدوز[9] و جمعی فتنه انگیز بعد از انهزام شیخ نورالدین بجانب حصار شادمان رفته هنوز

۱۰ دست از عناد و فساد کوتاه نگردانیده اند، آنحضرت امیر مضراب را بدفع فساد آن مفسدان فرستاد، و موکب ظفر شعار از خزار[10] ایلغار کرده عنانِ جهانگشای بسمندِ غزال رفتار غزاله دیدار داد، وچون خورشید بر سبز خنگِ فلک سوار گشته روان شد، و اوایل[11] ربیع الآخر در دار السلطنهٔ هراة نزول فرمود ع

اَعلامِ تو بر عالمیان میمون باد

---

[1] تیمن وتبرک (بجای قیام)، [2] بب وزبده: دست، [3] در زبده +: ابواب فوائد وعوائد بر شریف و دنی و فقیر و غنی کشاده آمد علی الخصوص جماعتی که در محافظت ونگاه داشت شهر بیعی [سعیی] نموده بودند بزیادتی عنایة و تربیت مخصوص گشتند، [4] زبده: فوجی از حشم منصور در متابعت منصوره امیر شاهملک وامیر یادگارشاه و امیر موسی کا و سلطان بایزید امیر عثمان (کذا) بر تعاقب هزیمتیان جو ابر و باد روان و بفرمان شدند، [5] آ و دیگر نسخ: داند، [6] در زبده (ورق ۱۳۷ ا) گفته است که "امرا و عساکری که بطرف اترار وان نواحی رفته بودند دران موضع خرابی بسیار کرده بودند و اتباع شیخ نورالدین دران دیار بکلی مستاصل گردانیده و متعلقان اورا بر انداخته واکثری از جماعت که این فتنه برانگیخته (بقیه حاشیه بر صفحه ۱۸۳)

ذکر آمدن ایلچیان اطراف چون موکب همایون در مستقر دولت آرام گرفت

چون دار السلطنهٔ هراة از سعادتِ نزول موکبِ همایون رونق وصفا یافت و
انوارِ عدالت آثار بر اطراف آن بلده تاخت و جهانیان را بعنایات[1] بغایات[2] بهره مند
گردانید و مراسم خیرات و مناظم[3] حسنات باقصی الغایة رسانید لاجرم صنادید عالم روی
امید بدرگاه معظم نهادند و خود را ذرّه وار در تاب آفتاب دولت آنحضرت جلوه دادند،
[[4] و رُسُل و رسایل با صنوفِ و ضّایل[5] و فنونِ وسایل بدرگاه سلاطین پناه فرستادند،] امیر اید کو
بهادر از ولایت اوزبک و دشت قبچاق[6]، و امیر شیخ ابراهیم از ولایت دربند و شروانات، و
امیر سیّد عزّ الدین از هزاره[7] جریب*، و پسر امیر سیّد علی کیا از بلدهٔ ساری، و امیر حسن کیا از قلعهٔ
فیروزکوه[8]، و از ولایت گرمسیر و قندهار، چند روز متعاقب ازین ولایات ایلچیان　　۱۰
میرسیدند و پیشکشهاء مناسب گذرانیده سخن حکّام خود را بوسیلهٔ امراء عظماء بعرض

(بقیه حاشیهٔ صفحه ۱۸۲) بودند در زمرهٔ عبید و سلک موالی معدود و منتظم شدند، ۸ زبده: در روز پنجشنبه
بیست و هفتم ربیع الاول، ۸ آ: حالی؛ زبده مثل متن، ۹ زبده (مصحّفا): ببلیدوز، ۱۰ با: خرار،
زبده: موضع حزار، ۱۱ زبده —،

حاشیه این صفحه:— ۱ آ و نسخ دیگر: بغایات عنایات، ۲ زبده: معاهد، ۳ از روی اک و باد ب؛
در زبده گوید که "ایلچی" امیر اید کو و "نوکران" امیر شیخ ابراهیم و "خویشان" سیّد عزّ الدین و "پسر" امیر سید علی کیا و
"نایب" امیر حسن کیا و "امراء صده جات" از قندهار و گرمسیر آمدند، ۴ اک —، ۵ آ: قنغاق، برای
حدود این دشت رک به لین پول ص ۲۲۴ ح، و شارموای ص ۳۹، نیز رک به نزهه ص ۲۵۸، ۶ با: هزار جریب،
زبده: هزارهٔ جریب و قدیم [تصحیف قدیم؛ رک به لیسترینج ص ۳۷۲]، ۸ در دماوند؛ رک به لیسترینج ص ۳۷۱،

میرسانیدند، درگاه جهان پناه سجده گاه ملوک جهان و بوسه جای صنادید ایران و توران گشت، بیت

زبسکه بر در او سجده میبرند ملوک — مجال نیست قدم راز ازدحام جباه

حضرت خاقان سعید ایلچیان را بکرامت تشریف و عنایت انعام مشرف ساخت وهمه را عنایت[1] بغایت نموده اجازت فرمود،

ذکر[2] آمدن مودود گرمسیری و پیرک بدرگاه عالم پناه*

امرای[3] گرمسیر و قندهار که ایلچیان بدرگاه عالم پناه فرستاده بودند در اثنای عرضه داشت باز نمودند که* پیر محمد پسر امیر قتلو[4] برادر امیر تومان قندهاری که به پیرک مشهور است بر مودود خروج کرده[5] او را از ولایت بیرون تاخت[6]، و مودود و پیرک متعاقب رسیده | خاک درگاه عالم پناه را سرمهٔ دیدهٔ امید ساختند (۲۸۵ب) و مودود و پیرک که ضِدّان لا یجتمعان[7] بودند، با یک در خانه ملازمت مینمودند بیت

چنان بساخت جهان را هوای دولت او — که از طبیعت اضداد رفت ناسازی

امرای[8] بزرگ در دیوان اعلا معاملهٔ ایشان را پرسیدند و بغور قضیه[9] رسیدند، صورت

---

[1] آ: غایت عنایت، با: غایت رعایت، [2] زبده (۱۴۰اب): ذکر منازعت مودود گرمسیری و پیرک و آمدن ایشان پیش بندگیحضرت، [3] زبده: امرای صده جات که از ولایت گرمسیر و قندهار آمده بودند در پایه سریر اعلی عرضه داشتند که (کلمات "و بدرگاه عالمپناه" را فقط در ک دارد)، [4] کذا ایضا در اک و زبده، آ: ﻗﻠﻮ، ب: قتلو، با: قتلو، [5] در زبده افزوده است که اکثر مردم آن ولایت با پیرک اتفاق نموده اند، [6] کذا ایضاً در زبده [7] در نسخ مطلع ب، از روی زبده نوشته شد، [8] زبده (۱۴۱ا): بعد از تفحص و تحقیق معاملهٔ ایشان چنان معلوم شد که در اول گناه از طرف مودود بود و پیرک بران حرکت از (کذا) بعون عنایت بندگان حضرت سلطنت شعاری .... اقدام نمود آن دلیری باستظهار مرحمت و عاطفت نواب کامیاب کرد؛ [9] با، ب: "از جانب مودود خاسته" بود بجای "از جانب مودود بود"

واقعه در آینهٔ عدالت چنان روی نمود که غبارِ کدورت بحقیقت از جانبِ مودود بود*،
حضرت خاقان سعید گذشته را عفا الله عما سلف[1] برخوانده و آینده را مثالِ عالی ارزانی
داشت که حکومت به پیرک مفوّض باشد[2] و مودود[3] در پایهٔ سریر اعلی بملازمت[4] قیام نماید*،

ذکرِ عمارت مدرسه و خانقاهِ حضرت خاقان سعید که درین سال باتمام پیوست

درین سال که موکب همایون فال از ولایت ماوراء النهر معاودت فرمود دار السلطنهٔ
هراة درغایت معموری و آبادانی بود، و مدرسه و خانقاهی که حضرت خاقان سعید
بنیاد فرموده بود باتمام پیوست، وحسن تمامِ آن بلده را از طراوت و لطافتِ
آن بقاع روی نمود، و درین مقام جوادِ[5] خوش[6]* خرامِ قلم بدستیاری رقم چند قدم
۱۰ درصفات دار السلطنهٔ هراة خواهد پیمود،

درصفت دار السلطنهٔ هراة

دار السلطنهٔ هراة بلده ایست دلکشاتر از بوستانِ ارم وخطهٔ جانفزا تر
ازگلستان های عالم، سوادش چون گیسوی ماه رویان دلاویز و معمورهٔ چون
چهرهٔ سیمبران طرب انگیز، خواصِ دمِ عیسی در انفاسِ نسیمش مضمر وحیاتِ
آبِ خضر ونشاطِ بادهٔ جان پرور درصفات هوایش مخمّر، هوای جانفزایش

---

[1] ک: عفی، [2] زبده برین +: وفیما بعد بر امثال این حرکات اقدام نماید [3] زبده بعدش +: هم، [4] زبده: بملازمت رکاب فلک فرسای مشغول گشت، [5] مضمون این عبارت را تا آخر س ۵ ص ۱۹۰، در زبده ندارد، [6] ک: جوادش، آشل متن،

در لطافت و اعتدال مایه بخش نسیم بهار، قصرهای زرنگارش بر کنار آبهای خوشگوار جنّتٌ تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، نعت عمارات دلپذیرش اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ، وصف طربخانهاء بی نظیرش الَّتِی لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ، مصر را از سوز فراق روی عزیزش جامه در نیل، و نیل را از غیرت زلال او سنگ در قندیل بیت

از آب روی رود هری بر جمال مصر نیل کشیده را نبود رونق و بها[1]

آبش خاک را در چشم کوثر فشانده و چشمهٔ حیوان را در ظلمات حیرت نشانده، و بُلدان خراسان که اشرف ممالک اقلیم رابع تواند بود و دار السلطنت [هرات] [2] در آن بلدان قریب بمرکز واقع است، چه طول هر اقلیم از مبداء که جزائر خالداتست صد و هشتاد درجه گرفته اند و عرض از خط استوا نود درجه، و ازین نود درجه شصت[3] و شش معمور است باقی در طرفین از افراط گرما و سرما مقام نوع[4] مردم نمی تواند بود، و طول هراة نود و چهار درجه و کسر[5] بیست و عرض آن سی و چهار درجه و کسری[6]، پس ازین[7] تقریر بوضوح پیوست که دار السلطنت هراة اقرب بلاد است نسبت بامرکز معمورهٔ عالم فَالْاَقْرَبُ اِلَی الْمَرْکَزِ اَوْلَی بِالْاِعْتِدَالِ و یَتَرَتَّبُ[8] علیه غَایَةُ الْفَضْلِ وَنِهَایَةُ الْکَمَالِ، حضرت خاقان سعید چون آن بلده را مستقر سریر سلطنت و مرکز دایرهٔ خلافت فرمود فرمود که بازارها که قدیم الایام تمام پوشیده نبود و مردم بازار از گرد و غبار و تزاحم اقطار زحمت بسیار می یافتند آنهارا شگافتند و بنیاد

---

[1] ک: ازان، اک با ب: از، [2] ک: بهار، نسخ دیگر مثل متن، [3] ازروی با ب اک، [4] آ ب اک: شصت، با مثل متن، [5] ک: انواع، تصحیح از روی آ، [6] ٢٢ دقیقه (فرهنگ انندراج ٣: ١٧٧)، [7] ٣٠ دقیقه (فرهنگ انندراج همان موضع)، ازین روی در نزهة ص ١٥٢ س ١ کب باید خواند در طول و ل در عرض (بجای کب در هر دو موضع)، [8] آ: از، [9] ک: تیز تلفت،

بازارها بگچ و آجر[۱] برآورده طاقهای عالی بستند و جاجا از بهر روشنائی باز
گذاشته و باقی را فراهم آوردند، بازارها هر یک در چشم جهان نگاری و در
چمن روزگار بهاری روی نمود، وضع چهار سوی مربعی متساوی الاضلاع
واقع بر مرکز دایرهٔ خیر البقاع، واز چهار دروازه چهار بازار بآن محل میرسد،

وضع مدرسه وخانقاه معارف پناه

برطرف شمال شهر تحت القلعه در جانب جنوب مدرسهٔ عالی وخانقاهی
(ورق ۲۸۶) متعالی پیوسته هم، و در میان آن بقعه صحن سرائی بزرگ و (۲۸۶ا)
صُفّه و طاقی[۲] رفیع و بر دو طرف، دو منارهٔ بلند قامت، بدیع استقامت، ارتفاع
یافت؛ واز شعشعهٔ طلا ولاجورد انوار بهجت آثار بر در و دیوار آن
بقعه تافت، مهندسان دقیق اندیشه و بنّایان[۳] چابک عمل، نازک پیشه، ۱۰
غایت صنعت و کمال دقت بظهور آوردند، و قواعد معاقد آزاد را اعلای[۴] معارج
متانت و اقصی مدارج رصانت برآوردند، و درین سال یعنی[۵] سنهٔ ثلثة
عشر[۶] این دو بقعهٔ بدیع منوال بشرف اتمام و حدّ کمال رسید، در عرصهٔ روی
زمین از سر حد روم تا اقصای[۷] چین [درس و فتوی را] موضعی بنزاهت
و موقعی بطراوت آن دو بقعه نشان نمیدهند، نفایس کتب مشتمل بر اصول
و فروع و محتوی بر معقول و مشروع در صنادیق پرداخته و مُعَدّ و مهیا ساخته،
و افراد علماء اعلام بتدریس زمرهٔ انام و افادت خواص و عوام معیّن شده،

---

[۱] آ: گذاشت ، [۲] آ: طاق ، [۳] آ: بنا آن ، ب: بنا آن ، با مثل متن ،
[۴] آ: اعلی ، [۵] آ۔ ، د مطلع: ثلث بجای ثلثة [۶] آ با ب اک : اقصی ،
[۷] فقط در ک ۔۔ ،

ریاضِ دین بزہاتِ[1] تقوی و جوابِ فتوی ایشان شاداب[2] و سرسبز* طلّاب مُجِدّ و اہلِ تحصیلِ مستعدّ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ بیت

چو صبح دوم جملہ پاک اندرون   كَانُوا قَلِيلًا[3] مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ

و نفسُ العلمِ لا یعطیک بعضہ حتی تعطیه کُلّک [بکلّک[4]] هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ بر صفحۂ صدقِ رغبت نگاشته، و از فواضلِ انعام بادشاہِ اسلام مایحتاج و اسبابِ معاش چون وظایفِ درس و تکرار مرتب داشته هٰذَا ذِكْرٌ[5] وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ[6] و از نحاریر[7]* علماء امه و صنادیدِ فضلاء ائمّه که مشتری از آفتاب دانشِ ایشان فروغ[8] سعادت اقتباس نماید و عطارد از دقّتِ فطنتِ ایشان اسرارِ علوم التماس کند چهار دانشمند متبحّر که عناصرِ کردار هر یک مدارِ کارخانۂ دینِ متینِ سیّد المرسلین بودند برسم تدریس در مدرسۂ کریمه تعیین نمودند: نخست[9] جنابِ مولاناءِ اعظم، قدوۂ نحاریرِ امام مولانا جلال الدین یوسف اوبهی، و دیگر جنابِ عالی مرجع الافاضل و الاهالی مولانا جلال الدین یوسف حلّاج[10]، و دیگر[11] مولاناءِ اعظم اکرم حاوی الکمالات مولانا نظام الدین عبدالرحیم بار[12] احمد، و دیگر[13] مولانا الامام افضل علماء الانام خواجه ناطر الدین لطف الله خواجه عزیز الله مقرر شدند، و در[14] روز اجلاس حضرت خاقان سعید در آن بقعۂ مبارک تشریفِ حضور

---

[1] با: بذہاب، اک: بزہادت و   [2] در نسخ دیگر بالعکس،

[3] قرآن مجید ۵۱ (الذاریات): ۱۷،   [4] از روی آ، نسخ دیگر باستثنای اک که کلمه را مسخ کرده است،

[5] آ: لذکر،   [6] قرآن مجید ۳۸ (ص)، ۴۹،   [7] ک: از انجاریر،   [8] در آ اول ذکر مولانا نظام الدین آورده است،   [9] رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۱۴۳،

[10] ک، اک: حلاج،   [11] بب اک: سه دیگر، با: سوم،   [12] کذا در ک بب اک، آ: بار، با و حبیب السیر: یار،   [13] آ با بب اک: چهارم،   [14] همه نسخ: دو، حبیب السیر: در،

ارزانی داشت، واکابر ایام و مفاخرِ انام حاضر شدند، و این علماء اعلام بدرسِ علومِ اسلام چون فقه و تفسیر بتقریرِ دلپذیر اشتغال نمودند، و در میدانِ بیان گوی سبقت بچوگانِ رویت از همگنان ربودند، و منصبِ شیخی خانقاه معارف پناه بجناب شیخ الاسلام اعظم[1] قدوة مشایخ العالم خواجه علاء الدین علی چشتی تفویض رفت، و شرحِ بزرگی مشایخ آن خاندان محتاج شرح و بیان نیست [ع] وَالْاَمْرُ اَوْضَحُ مِنْ نَارٍ عَلٰی عَلَمٍ[2]، و همچنین در خانقاه سایرِ[3] مباشرانِ اعمال و متصدّیانِ اشغال از امام و مؤذّن و واعظ و دیگر کارکنان[4] مقرّر شدند[5]، و اوقافِ[6] شایسته برین دو بقعهٔ مبارکه بر[7] سبیلِ اشتراک مقرّر گشت، و درین تاریخ یعنی سنه اربع و سبعین احوالِ این دو بقعه در غایتِ جمعیت و رفاهیت[8] است و منصبِ شیخی بخادم الفقرا حاوی این اوراق عبد الرزاق 10
ابن اسحق مفوض است ع هر کسی پنج روزه نوبتِ اوست
القصه قبة الاسلام هراة بیمنِ تختگاهِ حضرتِ خاقان سعید مجمعِ اساطینِ سلاطین و مطلع خورشید بادشاهان روی زمین و کعبهٔ احرار و ابرار و قبلهٔ | اخیار و احباب و مسکنِ اقطاب و اوتاد و مأمنِ زهاد و عُبّاد گشت (۲۸۶ ب) قطعه

از جماعت روزِ جمعه جامعِ مجموعِ او میکند با کعبه روزِ حجِّ اکبر همسری
اهلِ فضلِ او همه کامل در انواع علوم بوده هر یک نادری در عهد خویش از نادری

و کار شهر هراة دران مرتبه رواج و رونق یافت که لطافت متنزّهاتش دجلهٔ اشک بر رخسارِ بغداد روان ساخت، و طراوتِ ثمراتش[9] [سمر] سمرقند را در

---

1 آ: الأعظم. 2 برای زیادتی درین موضع رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۱۴۳، 3 ک: ساز، 4 آ: معین، 5 ک اک با: اوقات، تصحیح از روی نسخ دیگر، 6 ک: کر برد بجای بر، 7 در فارسی گاهی بر تشدید یاو آرند، رک به فرهنگ آنندراج 8 ک: مساکن، تصحیح از روی 9 ک با اک —، از روی آ د نسخ دیگر،

گوشهٔ طاق نسیان انداخت مصراع وین بود از دولتِ سلطانِ اعظم شاهرخ
وشرح بناء دار السلطنهٔ هراة واحوالِ بلوکات وحالاتِ ولایات قلم دو زبان
بشرح وبیان تقریر نموده وتحریر فرموده هر کرا میل مطالعهٔ آن باشد گو رسالهٔ
که علیحده دران باب مسطور ست بنظرِ اشرف مشرّف سازد ع
تا میلِ آن کرا بود وچون کند نظر

ذکرِ بناءِ باغ سفید[۱] وبنیادِ کوشک*

حضرت خاقان سعید فرمود که بر جانب شرقی شمال[۲] هراة بموضعی که پیشتر
بباغِ سفید موسوم بود[۳] در فضائی چون عرصهٔ امید وسیع وبنائی چون ذروهٔ فلک
رفیع مهندسان دانا وبنّایان[۴] توانا روز جمعه ببیست[۵] وچهارم* ذی قعده بطالعِ
۱۰ سعد وساعتِ میمون عمارتی بنا[۶] نهادند، ودرهاء باغ جنان[۷] بر روی جهانیان
گشادند، وبخوبترین صورتی طرح کشیدند، وچهرهٔ اوّلُ الفکرِ آخرُ العملِ بچشم بصیرت
دیدند، اساسی[۸] که تا بنیادِ جهان ونهادِ عالم است کس مثلِ آن نشان نداده، باغی
که شمیم نسیمِ آن نکهتِ مشک وعنبر بمشامِ جان فرستاده، وکوشکی که علوّ قدر از
چرخ برین گذراند، واوجِ رفعت تا ذروهٔ مشرقی[۹] رساند قطعه[۱۰]

---

۱ آ ب ، (زبده: "عمارت" بجای "بنیاد")، ۲ ب ب ا ک زبده: شمالی،
۳ عبارت زبده: حضرت سلطنت شعاری ... بطالع [طالع] سعد ..... اختیار کرده و
برجانب شرقی شمالی شهر هراة بموضعی که ... موسوم بود جند موضع دیگر بران مضاف (مضاف)
گردانیده، بزرگان ... وبنایان ... درفضائی ..... درروز جمعه ... بنیاد نهادند،
۴ آ ب ب: بنا آن ، ۵ ب آ: چهاردهم ، زبده: وچهارم ، ۶ آ زبده: بنیاد،
۷ ک: جهان، تصحیح از روی آ و نسخ دیگر، ۸ ک: اساسی، آ مثل متن، ۹ آ: مشرق، ۱۰ زبده: نظم،

چمن از دلکشی چون عارضِ دوست ‌‌‌‌ سرایش از خوشی چون چهرهٔ یار[1]
یکی را سعدِ گردون کرده معمور ‌‌ یکی را بختِ میمون بوده معمار

چهار طاقِ ایوانِ مقرنس آن را بطاقِ مقوسِ کیوان رسانیده[2] و کنگرهٔ قصرِ رفیعش از نطاقِ[3] مشتری گذرانیده[4]، ایزار دیوارِ آن از احجارِ یشم مفروش و تماثیلِ[5] منبّت[6] بر آن مثبت و منقوش، هر کس فسحتِ آن دید یا بآن نزهت سرا رسید روحِ روح پرورِ فردوسِ اعلا شنید بیت

گلابست گوی بجویش روان ‌‌ همی شاد گردد ببویش روان

نقاشانِ چابک دست در هر خانهٔ کارنامهٔ پرداخته و بر هر غرفهٔ منظرهٔ چون نگارخانهٔ چین ساخته، عمارتی چنین عالی و اساسی چون کریاس گردون متعالی بیمنِ دولت و علوّ همت آنحضرت باندک مدّتی تمام شد ع ‌ ١٠

در غایتِ لطف و خرّمی گشت تمام

ذکرِ نهضتِ همایون بصوبِ ییلاقِ باذغیس وآمدنِ ایلچیان از ممالک

موکبِ نصرت شعار اوایلِ بهار میلِ ییلاق فرمود و اواخر ذی قعده بجانب

---

[1] بعدش در زبده +:

یکی از وی ارم باطل نیز هست (بنزهت) ‌ یکی از وی حرم نازل بمقدار
وزان باد بهشت از وی باطراف ‌ روان آب حیات این را در انهار
ز چوب طوبی این را ساخته در ‌ ز طین خشت [جنت] آن را کرده دیوار

[2] زبده: رسیده، [3] ک: بنطاق، آ: شل متن، [4] زبده: کنگرهٔ قصر رفیعش بر طاق مشتری پیوسته، [5] بعدش در زبده +: و عرصهٔ حوالی، [5] زبده: نمایند [تماثیل] مصور و طلسمات منبت، [6] با —،

بادغیس عزیمت نمود، و در آن فضای خرّم طبقاتِ لشکرها با خیل و حشم در ظلِ رایتِ فتح آیت که مطلعِ خورشید فیروزیست جمع آمدند[۱]. و ابان تواچی که بولایتِ اوزبک پیش امیر ایدکو رفته بود عود نمود و بعرض رسانید که امیر ایدکو[۲] در تعظیمِ قدر و تفخیمِ امر هیچ دقیقهٔ نامرعی نگذاشت و بورودِ مکتوب سر افتخار بر فلک افراشت[۳]، و از کلماتی که بر زبانِ فصیح امیر ابان رجوع کرده بود و حکایاتی که به اداءِ عذبِ او حواله نمود استنشاقِ[۴] روایحِ مصافات و موالات بمشامِ صدق میرسید، مضمون آنکه: بنده و خدمتگارِ آن حضرتم و بهرچه فرمایند فرمان بردار، توقع از اعطافِ آنحضرت آنکه همین طریقه مرعی داشته در رفعِ حجابِ مغایرت و فتحِ بابِ مودّت راه مراسلت و مکاتبت که سلوک مخلصان بآن تواند بود مفتوح و مسلوک فرمایند و بسخنانِ صاحب غرضان التفات ننمایند بیت

۱۰ قول صاحب غرضان گوش مکن بهرِ خدا [ورق ۲۸۷] (۲۸۷ و)

یار ما باش که ما از دل و جان یارِ توییم

و بخدماتِ لایقه اشارت دریغ ندارند که در اتمام آن آثار دولتخواهی بظهور رسانند، و همچنین[۵] از اطراف ممالک که پیش ازین ایلچیان آمده بودند و

---

[۱] زبده (۱۴۳ ا ب): و از اطراف و اکناف عساکر همایون روی بدان جانب آوردند امیرزاده اعظم امیر سیّد احمد و امیر توکل برلاس از بلخ و شبورغان متوجه اردوی همایون گشتند و از ولایت ختلان رفته [رقیه؟] خانیکه و محدوم [مخدوم؟] و بروالدنیان (؟) کریم داد و سلطان محمود اولجاتو و لشکرهای آن نواحی با جمیعهم ببساط بوس رسیدند؛ د در آ فیروزست بجای فیروزیست، [۲] ب ب زبده: ادکو، [۳] بعدش در زبده+: و بردست امیر بآن [ابان] مفاوضه منطوی بر معانی و الفاظی که طراز وسایل [رسایل] گذشته تواند بود و روی رزمه ورزانج (؟)، ماضی تواند شد فرستاد، [۴] ک: استفشاق،

مصحوب ایشان قاصدان رفته مجموع شادمان و خرم باردوی معظم رسیدند،

ذکر قضایا که در عراق عجم واقع شد

چون میرزا اسکندر ممالک فارس مضبوط ساخت کمند همت بلند بر کنگرۀ قصر[1] تسخیر عراق عجم انداخت، وامیر عبدالصمد وامیر صدیق را بجانب اصفهان روان فرمود، وایشان بقصبۀ ورزنه[2] آمدند و قلعۀ آنرا محکم ساخته[3]، میرزا رستم خبر یافت[4] و قلعه را محاصره کرد، و میرزا اسکندر آگاه شد امیر تولک وامیر یوسف جلیل[5] را بمدد فرستاد وخود نیز متوجه شد، میرزا رستم از آمدن تولک و یوسف جلیل واقف گشته باستقبال ایشان آمد، ایشان مرد میدان رستم نبودند پناه بقلعۀ خرابۀ دستجرد[6] بردند، میرزا رستم و میرزا بایقرا که در آن زودی بعراق آمده بود عزم محاصره کردند، ناگاه شنیدند که میرزا اسکندر بقصر زرد رسید میرزا رستم عازم اصفهان شد و میرزا اسکندر چنان تعجیل آمد که بعضی رستمیان را اسکندریان گرفتند و همچنان بسرعت می آمدند، میرزا رستم سه فرسنگ استقبال نموده هر دو لشکر بهم رسیدند مصرع

غریو کوس و بانگ نای برخواست

وآن دو لشکر چون امواج بحر اخضر یا افواج دشت محشر برهم زدند و میرزا اسکندر ظفر یافته میرزا رستم باصفهان درآمد و میرزا اسکندر بموضع آتشگاه[7] فرود آمد،

پیش ازین میرزا خلیل سلطان بموجب فرمان خاقان سعید از خراسان با ده هزار سوار بجانب عراق وآذربایجان آمده بود چنانچه شرح آن گذشت[8] و مقرر چنان بود که هر جا خواهد ساکن شود، واو چند گاه در ولایت ری می بود، درین ولا میرزا رستم کس فرستاده استمداد نمود و میرزا خلیل سلطان بقصد مصالحه میان برادران عزیمت فرمود و هر چند پیغام صلح پیش میرزا اسکندر فرستاده مفید نیفتاد، و میرزا اسکندر دریک طرف اصفهان مقام داشت میرزا خلیل سلطان از طرفی دیگر باصفهان درآمد، و میرزا اسکندر هر روز جمعی بدروازه

---

[1] ب: مثل متن، آ: تسخیر قصر، با: قصر، — نیز رک بر ص ۲۱۴ ح ۰۶ [2] آ: ورزنۀ، — برای این موضع رک بر زنزھ ص ۵۱، [3] آ: ساخت، اک: ساختند، [4] آ: یافته، [5] ب: جیل، با: خلیل، [6] قال ابوموسی باصبهان عدة قری تسمی کل واحدة دستجرد (یاقوت ۲: ۵۷۳)، [7] در ناحیۀ ماربین اصفهان قلعۀ بوده است (زنزھ ص ۵۰)، [8] رک بر ص ۱۶۹،

فرستاده از طرفین جنگهاء سخت میکردند امّا از عدم قوت قوّت اصفهانیان فوت شده از تعذّر اسباب معیشت طاقت ایشان طاق شد، میرزا رستم بضرورت اصفهان را گذاشته عازم جانب امیر قرا یوسف گشت، و میرزا اسکندر جمعی را تا قم [۱] در عقب* فرستاد امّا نرسیدند، و میرزا خلیل سلطان در اصفهان بود و میرزا اسکندر همچنان عناد و خصومت می نمود، درین اثنا جمعی از لشکر شول و اکراد بی اجازت میرزا اسکندر برگشتند، بدین [۲] سبب* ترک محاصره گرفته عازم شیراز شد، و اصفهانیان برنج غلا و بلای قحط مبتلا شدند [۳] و آتش جوع مشتعل گشت و صعوبت نایافت از حد گذشت، از مواشی آنچه داغ استحلال بر جبین داشت هر کس بهر چه ممکن بود می خرید و بهیچ جا نمیرسید، تمام چوبهای عمارات و ستونهاء ایوانات بجای هیزم بسوخت **بیت**

بسوخت آتش قهر تو جمله [۴] را تر و خشک ‏ ‏ ‏ چنین بود چو در افتد بمرغزار آتش

۱۰ و در ایام در بندان اصفهان گویند میرزا خلیل سلطان بسر پالیز درویشی رسید که در شهر باب چاه مزروع گردانیده بود و درویش خربزهٔ آورده شرط خدمت بادا رسانید، میرزا استحسان که درویش را رعایتی فرماید میسّر نشد، درویش را | عذر خواهی نمود فاعتبروا یا اولی الابصار،

(ورق ۲۷۸ب)

میرزا خلیل از اصفهان به ری آمد و عرضه [۵] داشت بپایهٔ سریر اعلا فرستاد مضمون آنکه چون در اصفهان از جهت قحط نمیتوانست بود بجانب ری عود نمودیم* اکنون بهر چه فرمایند عمل نماید،

---

[۱] ب آ : از عقب، اک مثل متن، در ب ندارد، ‏ ‏ [۲] ب آ : بدین سبب میرزا اسکندر (بجای بدین سبب)، ‏ ‏ [۳] در آ واو را ندارد، ‏ ‏ [۴] ب آ ب اک : جمله (بجای جمله را)

[۵] در زبده ۱۴۶ ب گفته است که صورت این قضایا در رمضان ۸۱۳ه بر شاهرخ سلطان رسید و متعاقب نوکر امیرزاده خلیل سلطان بها در رسید و عرضه داشتی رسانید مضمون آنکه در اصفهان روی مقام بنمود (نبود) نوکران متفرق می شدند و چون از جهت فوت قُوت [قُوت] فامساک بمعروف نداشت مانع او تسریح باحسان نمی توانست شد پیش از آن که این چند معدود نیز متفرق گشتند متوجه جانب ری شده ایم"،

ذکر آمدن سلطان احمد به تبریز و قتل او بفرمان امیر قرایوسف بن امیر قرامحمد ترکمان

سلطان احمد دوازدهم[1] محرّم[2] از دار السّلام بغداد عازم آذربایجان شد و در نواحی همدان اکراد آن بلاد را در قبضهٔ اقتدار آورد، شاه محمّد بن امیر[3] قرایوسف در ییلاق اوجان واقف شده[4] عزیمت خوی نمود و سلطان بیست و هشتم ربیع الاوّل در دولتخانهٔ تبریز نزول فرمود و کسان در عقب شاه محمد فرستاده در سلماس[5] باو رسیدند و او را گریزانید[6] و درین حال امیر قرایوسف در[7] ولایت ارزنجان بود[8] و ضبط و یاسامشی مهمات آن نواحی می نمود و شرح آن گذشت[9] چون این خبر شنید متوجه تبریز شد، و روز جمعه بیست و هشتم ربیع الآخر سلطان و قرایوسف[10] در قریهٔ[11] اسند که دو فرسخی تبریز است بهم رسیدند و از طرفین صفها کشیده، اسباب مقاتله و جدال[12] ترتیب داده ابواب محاربه و قتال گشادند[13] بیت[14]

زپیکان الماس و پرّ عقاب ... نبُد هیچ پیدا رخ آفتاب

زسرخاب[15] سرخ آب[16] برسان رود ... گذر کرد بر دامن سرد رود

---

[1] زبده: بردست، [2] زبده: روز دوازدهم محرم سنه ثلاث عشر و ثمانمائه، [3] درک ندارد، — برای شاه محمد رک به زمباور ص ۲۵۰، [4] زبده: بموضع قراباغ سلماس، [5] با: گریزانیدند، آ مثل متن، [6] زبده (مصحفا): بلشکری بمحاصرهٔ آذربایجان برده بود، [7] رک به ص ۱۶۳، ۱۶۴، [8] در زبده افزوده است که امیر بحدود نوشهر عرض لشکر خود کرده جلیبا دید اجدش بحدود تبریز آمد سلطان از دولت خانهٔ تبریز بسمت عراق [بسمت عراق ؟] نزول کرد و تعداد لشکر بغداد کرد و بیست هزار خانه بحساب در آمد، [9] آ اک: امیر یوسف، با ب: امیر قرایوسف، [10] فقط زبده: آیند، [11] آ: مجادله و قتال، [12] صاحب زبده گفته است که چون امیر یوسف بقریهٔ مذکور رسید دلاوران طرفین محاربه نمودند تا روز جمعه مذکور امیر یوسف و سلطان احمد با لشکرهای جرّار صف قتال ترتیب داده دست بحرب گشادند، [13] این ابیات را در زبده دارد، [14] ک: بسرخاب، — سرخاب نام کوهیست در نواح تبریز، و سرد رود نام ناحیه بطرف جنوبی مایل بغرب بیک فرسنگی شهر تبریز (نزهه ص ۸۷)، و سرد رود نام رودی هم هست که به سرخاب رود متصل شود در شمال تبریز (لیستر نج ص ۱۶۳

آتش حرب برافروخت و تاب التهاب جان دلیران میسوخت[1]، سلطان بنفس خود جنگهای
مردانه و کوششهای بهادرانه فرمود امّا ع

چون سعادت نه بود کوشش بسیار چه سود[2]*

وسپاه سلطان مرد میدان ترکمانان[3] نبود بیت[4]

قضارا یکی تیر زهر آب دار	گذر کرد بر بازوی شهریار
دلیران احمد شه سرفراز	گرفتند در پیش راه دراز
هزیمت غنیمت شمردند زود	سراسیمه گشتند برسان دود

احمدیان رو بهزیمت نهادند و یوسفیان[5] دست بغنیمت کشادند، سلطان خود را بباغی انداخت،
و یکی از لباس تبریز بهاء الدین جولاه[6] نام امیر یوسف را مطلع ساخت و جمعی بطلب او رفته[7]
۱۰ چون چشم بادشاه برایشان افتاد بیت

بدانست شه کامد او را زمان	بدست قرا یوسف ترکمان

بحکم رضینا بقضاء الله تعالی این بیت[8] خواند که بیت

چو با من بود لطف یزدان پاک	نباشد ز مردن مرا هیچ باک

دست به بند و گردن بکمند داده پیش قرا یوسف آمده، و بعد از انواع حکایات بفرمان امیر
مشار الیه بجبنه[9] (کذا) هلاک شد[10]، و چون این خبر بعرض حضرت خاقان سعید رسید از خواجه عبدالقادر گوینده[11]

---

[1] در زبده اعلام بعضی از امراء جانبین که در میمنه و میسره بودند درج نموده است، [2] ب: جسود، [3] آ: ترکمان، [4] این سه ابیات از جمله هفت ابیات است که در زبده دارد، [5] زبده: قرا یوسفیان، [6] زبده: جولا، [7] زبده: اعلام لشکریان امیر یوسف کرد و امیر یوسف چون ازین حال خبر یافت تلمش و لشکری بر سرش را آن شخص همراه گردانیده بطلب احمد فرستاد، [8] فقط ک: دو بیت، [9] با آ: بجبنه، ب: بخبه، زبده: بعد از انواع حکایات حکم کرد او را بجفته هلاک گردانیدند، [10] در زبده ندارد، [11] برای کمال الدین عبدالقادر بن غیبی الحافظ المراغی رک به دانشمندان آذربایجان ص ۲۵۸-۲۶۴، ولادتش در ۷۵۴ و وفاتش در ۸۳۸ واقع شد،

که بها لها ملازم سلطان می بود پرسید که برای سلطان احمد هیچ ساخته[1]، خواجه[2] این رباعی گفته[3] [و عملی ساخته] بموقف عرض رسانید رباعی

عبدالقادر ز دیده هر دم خون ریز — بادور سپهر نیستت جای ستیز

کان مهر سپهر خسروی را ناگاه — تاریخ وفات گشت قصد تبریز[4]

فی الجمله سلطان احمد را بعد از هلاک دو شه[5] روز بر خاک انداختند بسبب آنکه فتنه انگیزان می ساختند که سلطان بسلامت بیرون رفت، تبریزیان اجازت خواسته بموجب وصیت سلطان در عمارت دمشقیه پهلوی مادر و برادر مدفون شد[6]

سپردند[7] تبریزیانش بخاک — سوی خانه رفتند دل چاک چاک[8]

وشاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس که ملازم عم[9] به تبریز آمده بود و سلطان علاء الدوله بن سلطان احمد که در قلعه عبد[10] الجوز محبوس بود شربت شهادت چشیدند و بدمشقیه[11] سر نهادند* ۱۰

و سلطان[12] در وقت عزیمت تبریز*[13] از پادشاه شروان امیر شیخ ابراهیم استمداد نموده بود و او پسر خود گیومرث را روان فرموده، و در روز هزیمت (ورق ۲۸۸) سلطان احمد گیومرث نزدیک رسیده[14] متحیر[15] بماند ع

نه رای*[16] سفر کردن[17] و نه روی*[18] اقامت

---

[1] زبده: گفته، [2] زبده: خواجه عبدالصمد (مصحفا بجای خواجه عبدالقادر) [3] از روی آ، ورک ندارد، [4] زبده، خواجه ... این رباعی در تاریخ وفات او گفته بران عملی ساخت و در بندکی عرضه داشت، [5] فقط در ک و با، از "قصد تبریز" بحساب ابجد ۸۱۳ حاصل می شود، [6] در زبده ندارد، [7] در ب از کلمهٔ بیت تا کلمهٔ ایشان ص ۲۰۵ س ۱ (پادشاهان را نصیحت تلخ آید چه ایشان) را ندارد، بقول حافظ ابرو سلطان حسین برادر سلطان احمد در عمارت دمشقیه [بتبریز] مدفون شد (ذیل جامع التواریخ ص ۲۲۱)، [8] در زبده پیش ازین بیت افزوده: —

زکیسو برادر بد و مادرش — بدیگر طرف خویش و هم خواهرش،

[8] زبده: کشته، [9] زبده: سلطان احمد

[10] فقط با: عبد الجواز، (نیز رک به ص ۱۳۹ ح ۵)، زبده: عبدالحوز، [11] زبده: و ایشان هر دو را نیز نقل دمشقیه کردند، [12] زبده: دران ایام که سلطان احمد از بغداد متوجه تبریز میگشت، [13] با: تبریز رسید، [14] زبده: فی روی، [15] ب: فی برای (رای)،

امیر قرا یوسف او را گرفته در قلعهٔ ارجیش[1] حبس فرمود، و امیر شیخ ابراهیم هرچند مال تقبل نمود مفید نبود[2]
چون امیر یوسف[3] را این فتوحات میسر شد از غارت و گناه تبریزیان که مدد سلطان احمد[4]
کرده اند گذشته[5] از راه مرند عزیمت یورت خود نمود، و چند گاه آنجا بوده بعزم قشلاق[6] به تبریز آمد،
درین اثنا شنید[7] که میرزا رستم از محاربهٔ برادر و قحط اصفهان روگردان شده متوجه تبریز است[8]*
چنانچه ذکر آن گذشت[9]، امیر قرا یوسف شرایط تعظیم تقدیم نمود و چند روز طویهای رنگین
فرمود، و بعزم[10] روان داشتن* میرزا رستم اواسط[11] رجب بطرف مراغه آمد، و در حدود دیلمان[12]
امیر محمد ساروتی[13] ترکمان از جانب عراق عرب آمده بتشریف و نواخت مشرف شد، و اواخر[14]
رجب* میرزا رستم را با نوکران خدمتهاء خسروانه و خلعتهاء ملوکانه تعیین نمود و اسبان خوب کشید
و جمعی نوکران اعتمادی ملازم ساخته روان داشت، و خود در غایت عظمت و نهایت
اُبّهت بطرف[15] تبریز رفت*،

---

[1] آ با: ارجیس، آا: ارجیس، ا زبده ارجیس، (اماآرک به نزهة ص ۱۰۰، ولیستر نج ص ۱۸۳) که ارجیش نوشته اند برای ارجیس، [2] بعدش در زبده افزوده است: و مدتی دران بند بماند، [3] با: قرا یوسف [4] در آ ندارد، [5] از زبده معلوم می شود که امیر یوسف بعد از قتل سلطان احمد حکم کرده بود که تبریز را نهب و غارت کنند بجهت آنکه تبریزیان معاونت سلطان احمد کرده بودند، [6] زبده: در روز پنجشنبه بیست و چهارم جماد الاخر بشهر تبریز نزول کرد و همدران روز خبر رسید، [7] زبده: امیرزاده رستم بن امیر شیخ عمر بهادر . . . . از اصفهان بسبب آنک مدتے بود که امیرزاده اسکندر اصفهان را محاصره کرده بود و اهالی آن بقحط و تنگی مبتلا گشته التجا با میر یوسف کرده . . . . در روز یک شنبه بیست و هفتم (ببیست و ششم جمادی الآخر سنه المذکور ر ۴، ا ب) بتبریز رسید، [8] رک به ص ۱۹۴ س ۲، [9] در ک ندارد، [10] زبده: جهت روانه کردن، [11] زبده: روز سه شنبه رجب سیزدهم، [12] فقط آ: لیلان، برای این مقام رک به لیستر نج ص ۱۲۵، [13] بعدش در زبده افزوده است: که از امرای بزرگ تراکمه عراق عرب بود، [14] آ: آخر رجب، زبده: در روز دوشنبه (جمعه ر ۵، ا ل) بیست و ششم رجب المذکور، [15] زبده: بتبریز مراجعت نمود و آن زمستان در بتبریز (کذا) گذرانید،

وقایع سنه اربع عشر و ثمانمائه

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بسعادت و اقبال در ییلاق بادغیس بود چنانچه صریر قلم سخن[1] پرداز* شرح آن باز نمود[2]، و درین اثنا میرزا عمر[3] شیخ بن میرزا پیر محمد* از جانب فارس و عراق بخدمت آنحضرت آمد و سبب آن بود که میرزا اسکندر چون آن ممالک در تصرف آورد صلاح وقت دران دید که میرزا عمر شیخ و میرزا سلطان علی بن میرزا رستم را که برادرزادگان او بودند از[4] مملکت عذر خواهد* چه ایشان را استعداد سلطنت از روی وراثت و استحقاق متعین بود، متوهم شد که ناگاه جمعی ایشان را بران دارند که سر بطلب ملک برآرند و اختلال بسلطنت و زوال بدولت او رسد و شاه زادگان ازین معنی منزه و مبرا بودند فی الجمله ایشان متوجه دار الامان خراسان شده او[5] اخر محرم در ییلاق بادغیس سعادت دستبوس یافته منظور نظر کیمیا خاصیت گشتند، ۱۰ و هم در ییلاق بادغیس ایلچی هندوستان رسید که خضر خان[6] پادشاه[7] بعضی ازان ممالک اظهار اذعان نموده قاضی مولتان را که واسطهٔ عقد اکابر آن دیار بود با تحف و هدایا ارسال نموده نام و القاب آنحضرت را زینت منابر و نقش دنانیر ساخته[8] بعرض رسانید[9] و آنحضرت ملتمسات او

---

۱ آ ک: سخن ساز قصه پرداز، ۲ رک بر ص ۱۹۱، ۳ ک: امیر شیخ الخ، زبده: امیرزاده پیر محمد (که درست نیست)، ۴ زبده: از خطهٔ مملکت و حوزهٔ سلطنت خود بطرفی روانه گرداند، — از زبده ظاهر است که میرزا سلطان علی = میرزا علی (رک بر ص ۲۶۵ ح)، ۵ آ: آخر، زبده: در اواخر، ۶ آ: خوان، ۷ ک: پادشاه یا (که غلط است، در زبده گوید: خضر خان که بادشاه بعضی از ممالک هندوستان بود اظهار اذعان و انقیاد نموده) ۸ بعدش در زبده افزوده: التزام باج و خراج نموده، ۹ بعدش در زبده گوید: بندگی حضرت عز استماع ..... ارزانی فرمودند و او را بمحل رفیعی مضبوط و مکانی مرموق فرود آوردند،

بایجاب مقرون گردانیده و[1] تشریفات گرانمایه[*] پوشانیده انعام واکرام نمود و اجازت مراجعت فرمود و حمزهٔ چهره[2] نوکر میرزا الغ بیگ[3] رسید و یکی[4] را از مغولان مقید رسانید[*] و عرضه داشت که امیر شیخ نورالدین پیش محمد خان بادشاه مغولستان رفته و او شمع جهان را بمدد[5] او فرستاده قریب سیرام[6] رسیدند و شرح این سخن گفته آید انشاء الله تعالی،

وسلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس از جانب کرمان قاصد فرستاد که میرزا اسکندر ممالک فارس و عراق مضبوط ساخته عازم کرمان شد و در نواحی کرمان خرابی بسیار میکند،

درین ولا باز نوکر میرزا الغ بیگ آمده و مغولی را در بند آورده اخبار سار[7]ی (کذا) عرض کرد و شرح آن آید[*]،

بعد ازین حضرت خاقان سعید خاطر خطیر از طرف ماوراء النهر جمع ساخته لشکرها را اجازت فرمود و از عرصه بادغیس عنان مرکب کامرانی بمستقر جهانبانی انعطاف داده[8] در دار السلطنة ۱۰ هراة باغ زاغان مرکز پرکار دولت و نقطهٔ دائرهٔ خلافت | آمد[9]، (۲۸۸ب)

و درین ایام نوکر امیر شیخ ابراهیم از مملکت شروان[10] رسیده پیشکشهاء پادشاهانه بعرض رسانید[11] و آنحضرت فرستاده را عنایت فرمود و رعایت کرده باز گردانید،

و از جانب سمرقند خبر آمد که امیر شاه ملک بجانب مغولستان[12] رفته و الجای بسیار گرفته و این سخن محتاج بیان است[13]،

---

[1] در زبده گوید که بعد از چند روز بتشریفات گرانمایه بهره مند گشتند، [2] ک: حمزهٔ چهره، [3] اک: نورالدین الغ بیگ، [4] زبده: یکی از مغولان باخود رسانید، [5] سابقاً بر ص ۱۴۱ گفته است که شمع جهان برادر محمد خان بود، نیز رک به زمباور ص ۲۷۲، بر ص[22] نام پدرشان خضر خواجه هم می آید، [6] آ: بسیرام، [7] آ: سار الخ، اک: بسیار، در زبده "اخبار ساری عرض کرد" را ندارد، ــ بظاهر تصحیف ساری است که بمعنی طرف وناحیه است در رسالهٔ فضل الله خان ولغات نوائیه، [8] آ: داده بیستم را، با اک: ببیستم شهر صفر، زبده: در بیستم صفر سنه اربع عشر وثمانمایه، [9] زبده: ممالک شروانات، [10] با اک: مغول، [11] ک آ: نیست، [12] با اک مثل متن،

ذکر یاغی شدن امیر شیخ نور الدین کرت ثانی

سابقاً مذکور شد که امیر شیخ نور الدین در حوالی سمرقند منهزم گشت[1] امّا همچنان سودای استقلال در خیال داشت[2] و هر زمان سر راهی میگرفت و هر طرف فتنهٔ می انگیخت، نوئین اعظم امیر شاه ملک عرضه داشت بپایهٔ سریر اعلیٰ فرستاد که شیخ نور الدین ترک یاغی گری نمیکند اگر فرمان شود صوران[3] را محاصره کنیم شاید که آن صید وحشی بدام آید، حضرت خاقان سعید فرمود که صلاح و فساد آن طرف بعهدهٔ اوست هر چه مصلحت داند چنان کند[4]، و امیر شاه ملک اواسط[5] رمضان سال گذشته[6] از سمرقند متوجه صوران گشت[7] و امیر موسی کا و امیر حمزه ترخان را منغلای[8] ساخت، و امیر شیخ نور الدین خبر یافته راه گریز پیش گرفت و پناه بمغول برد، امرا منغلا در عقب رفته بازماندگان او را اثر شیر در گله و گرگ در رمه نمودند و باز آمدند، امیر شاه ملک پیش امیر عبد الخالق پسر امیر خدایداد حسینی که در آن ملک صاحب طرفی بود فرستاد و پیغام داد که چون لشکر ما غود نماید هر آینه ۱۰
شیخ نور الدین ایمن گشته بصوران آید، باید که در کمین باشد که احتمال دارد که او را بدست آرد[9]، امیر عبد الخالق که میان او و امیر شیخ نور الدین عداوتی عظیم بود مصرعه

تیغی کشیده بر سر ره در کمین نشست

امیر شیخ نور الدین بی خبر در ولایت در آمد و امیر عبد الخالق ناگهان بر و تاخت و جنگ بسیار کرده جمعیت او را پریشان ساخت و امیر شیخ نور الدین با سی سوار باز بجانب مغول رفت،

---

[1] رک بر ص ۱۸۱، و زبده افزوده است که تاریخ این واقعه نهم ربیع الاول سنه ثلث عشر و ثمانمایه بود،

[2] بعدش در با اک افزوده: سودای سلطنت ز سر این گدا زفت [3] زبده، صور آرا — برای صوران (یا صبران) رک بر لیستر ینج ص ۴۸۶، [4] آ با اک زبده: بتقدیم رساند، [5] زبده: در سیزدهم رمضان شریف سنه ثلاث عشر و ثمانمایه، [6] بعدش در زبده افزوده: چون بندرگاه (کذا) رسیدند، [7] ک: متعلای، آ: منغلا، با: منقلا، (زبده: منقلای لشکر گردانیده ایشان از طرف صوران نامزد فرمود) [8] زبده: که او نیز الخ ٭

وامیر عبدالخالق اگرچه اورا میتوانست گرفت اندیشه کرد که اگر اورا از میان بردارد امیر شاه ملک اورا نیز در آن طرف نگذارد، فی الجمله امیر عبدالخالق از جملهٔ غنایم ده[1] هزار اسپ گرفت[*] و مریض شده بعد از هفتده[2] روز وفات یافت بیت

بفیروزی[3] اندر بترس از گزند — که یکسان نگردد سپهر بلند

امیر شاه ملک جای اورا بعد از تسخیر آن[4] بلاد[*] بتیمور ملک پسر دولدای داد که در شمایل و دلایل مردانگی ومخایل فرزانگی مشاهده می افتاد، امیر شیخ نورالدین پیش محمد خان پسر خضر خواجه بادشاه مغولستان رفت[5] وسعی کرد که ایلچیان امیر شاه ملک راکه آنجا بودند گرفتند[*] وخان پانزده هزار مرد مقرر فرمود که همراه برادر او شمع[6] جهان متوجه ماوراء النهر شوند[7] وامیر شاه ملک توقف[8] یافته صورت حال عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی کرد[9] ومیرزا الغ بیگ در سمرقند توقف نمود وامیر

۱۰ شاه ملک عزم رزم مخالفان جزم کرد، ومغولان بمحاصرهٔ قلعه سیرام که در تصرف کسان امیر عبدالخالق بود اشتغال داشتند که خبر توجه امیر شاه ملک یافتند، عازم جانب او شدند، وامیر شاه ملک از عزیمت ایشان آگاه شد[9]، تدبیری اندیشید که موافق تقدیر آمد، وشرح آن چنانست که شائستم[10] که نوکر شایستهٔ او بود با دو هزار سوار نامدار مقرر فرمود که ایلغار کرده بولایت بینگی[11]

---

[1] زبده: قریب ده هزار اسب بدست لشکریان عبدالخالق افتاد، [2] کذا در ک، آ با اک زبده: هفده، [3] آ با اک: بپیروزی، ... بعدش در زبده سه بیت دیگر را دارد، [4] زبده: ایالت سیرام وآن نواحی بدو در [بدو] مقرر فرمود، [5] زبده: ومحمد خان (کذا) بیشتر ایلچیان پیش امیر شاه ملک (کذا) فرستاده بود امیر شیخ نورالدین بنمامی وسعاوت (سعایت) بدانجا رسانید که محمد ایلچیان شاه ملک را گرفت، [6] زبده: شاه جهان — در زبده هژده هزار دارد بجای پانزده هزار، [7] در زبده اسمای امرای نامدار این لشکر را نیز دارد، [8] زبده: عساکر ماوراء النهر ساخته کردانیده امیر... الغبیک کورکان در دار السلطنه سمرقند توقف فرمود وامیر شاه ملک بالشکر های آراسته متوجه ایشان شد، [9] آ با: شده، [10] آ: شایسم، با: شاه لیستم، اک: مثل متن، زبده: شائستم، [11] آ: یکی، ک با اک: نیکی، زبده: ینگی، بظاهر یانگی است که بقول بابرنامه (طبع وقف گیب) ورق ۱ ب همان اطرار (در یک نسخه طراز) است در همین کتاب بورق ۱۰ ینگی نوشته است، نیز رک به ترجمهٔ بابرنامه از بیوریج ص ۲، ۱،

در آیند و[1] بخانهای مغولان که دران ولایت بود دستبردی نمایند[2] شائستم[3] روز و شب بسرعت سیر نموده بنوعی شتافت که مخالف از بستر امن در خواب غفلت خفته[4] یافت و آن مجموع را غارتیده خانها را زیر و زبر گردانید، والجای[5] بسیار گرفته شش[6] هزار اسپ بخدمت امیر شاه ملک رسانید، مغولان[7] این خبر شنیده از هم فرو ریختند و هر یک بطرفی گریختند[8]،

و امیر شاه ملک احوال معاودت مغولکان عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی نمود در وقتی که موکب همایون (ورق ۲۸۹) در ییلاق بادغیس بود، آنحضرت لشکر ها اجازت داده بمستقر دولت مراجعت فرمود چنانچه ذکر آن گذشت[9]، اینست شرح احوال که قلم عنبرین خال بر طیب وعده آن مقال مشک سای گشت،

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراءالنهر

چون امیر شیخ نور الدین از طرف مغولان طرفی بر نبست و دندان طمع او در کام ناکامی شکست روی بحیله آورده کسان بمغولستان فرستاد و بصورت عرضه داشت پیغام داد که: بارها گفتم که ۱۰ امیر شاه ملک با شما دوست نیست و غدر[10] میکند، باور نمیکردید، اینک تمام الوس را بر هم زد، اگر تدارک این قضیه نخواهید کرد ضرر او زیادت خواهد شد، محمد خان با لشکر فراوان عازم ماوراءالنهر

---

[1] زبده: خانهای اکثر از لشکر که متوجه آن طرف گشته بودند در ولایت بولایت نیکی بود، [2] با: مثل متن، نیکی بود ..... شائستم را ..... فرمود که ایلغار کرده از راه بشکند (کذا) بولایت نیکی درانید، [3] در با: ندارد، [4] با آک آ، الجاء، [5] بقول زبده از جملهٔ غنایم ۱۲ هزار اسپ گرفته بودند ازان جمله ۶ هزار در راه تلف شده و ۶ هزار دیگر پیش شاه ملک رسانیدند، [6] بقول زبده مغولان را این خبر در قرآسمان که از توابع اترار است رسید، (این قرآسمان مذکور است در شرف نامهٔ یزدی ۱: ۴۹۹)، [7] در زبده بعدش گفته که: امیر شیخ نور الدین بعد از انکه از مقاومت و قتال و جنگ و جدال مایوس شد و با امرای مغول قاعده وداد و رسم (رسم) اتحاد بنیاد نهاده بود دختر خود را نامزد بادشاه جهان (شمع جهان) کرده چون این قضیه دست داد با پانصد سوار متوجه صوران گشت و انجا قضیه مصاومت (مصاهرت) و مناکحت باتمام رسید، [8] رک بر ص ۲۰۰، [9] آ آک با: عذر، زبده: مکر و غدر می کند

شده، خبر بسمرقند رسید و میرزا الغ بیگ شرح واقعه بپایۀ سریر اعلیٰ رسانید، حضرت شاهرخی باحضار لشکرها فرمان فرمود و بدولت و سعادت عزیمت ماوراء النهر جزم نمود، و چهار شنبه سلخ ربیع الاول[1] از دار السلطنه هراة بباغ مختار آمد و بالشکرهای جهان روان شده، بآب مرغاب رسید، و قاصد میرزا الغ بیگ خبر رسانید که مغولان بولایت خود بازگشتند،

و شرح این حال از روی اجمال آنست که محمد خان از تختگاه خود بموضع علان[2] باشی که میان بنگی[3] و صور انست آمد، و میر شیخ نورالدین ملحق شد، محمد خان با اعیان دولت خود مشورت نموده، مردم کار دیده، تجربه یافته، گفتند چه موجب ست که ما برای شیخ نورالدین با قومی با قوت و با جمعی با شوکت دشمنی کنیم و حال جنگ معلوم نیست، ایلچی حافظ نام پیش امیر شاه ملک فرستاده پیغام داد که سابقاً میان ما عداوتی بنود و صورت نزاعی که روی نمود به انگیز صاحب غرضان بود، این زمان با تو دوستی می‌کنیم[4] اگر میان

۱۰ تو و شیخ نورالدین نزاع باشد ما او را حمایت نمی‌کنیم[5]، امیر شاه ملک ایلچی را رعایت کرده خوشدل بازگردانید و نوروز بخشی[6] را با بیلاکات پادشاهانه بخدمت محمد خان فرستاد و از جانبین قواعد مصادقت تاکید یافت،

درین اثنا نوکر میرزا الغ بیگ ملک یساول رسید و بموقف عرض رسانید که میان میرزا الغ بیگ و امیر شاه ملک کدورتی واقع است[7]، آنحضرت از جهت معاودت مغول و خبر ملک یساول در عزیمت جانب ماوراء النهر متردد بود و چند روز در النگ جیحکتو توقف نمود و امیر سید علی ترخان جهت تحقیق اخبار بسمرقند ارسال فرمود، امیر سید علی تفحص احوال نموده دانست که از آن وقت که آنحضرت امیر شاه ملک را[8] عنایت فرمود و در ممالک ماوراء النهر صاحب اختیار ساخت[9] تمام امور بر وفق رای جمهور بفکر صایب و نظر ثاقب منتظم گردانید، و با میرزا الغ بیگ در مقام نصیحت و دولتخواهی است،

---

[1] در زبده افزوده: سنه اربع عشر و ثمانمایه، [2] با: علان ماسی، اک: غلان ماشی، زبده: جلان ماس، [3] آ: نیکی، با: ىکی، اک: نیکی، رک به ص ۲۰۲ ح ۱۱، [4] زبده: می‌کنم، [5] زبده: می... نمی‌کنم، [6] در زبده افزوده است که محمد خان بر همان قول که کرده بود بولایت خود مراجعت نمود، [7] اک: شد، [8] زبده: حضرت سلطنت شعاری امیر شاه ملک را منظور نظر عنایت گردانیده در ممالک ماوراء النهر بنیابت فرزند اعز الغبیک کورکان مقرر کرد،

اما اکثر طباع خاصه بادشاهان را نصیحت تلخ آید، چه ایشان همه وقت طمع ایام را شیرین و خوشگوار بکام خود خواهند و همه عالم را فرود خود بینند، و اگر امیر بنابر مصلحت[2] خلاف رای شاهزاده کرده باشد اصحاب اغراض آن را بر[3] بی حسابی و سبک داشت حمل کنند* و بنوعی دیگر باز نمایند، و چگونه گمان توان برد که نصیحت موجب عداوت گردد بیت

دارو سبب درد شد اینجا چه امید است   زایل شدن عارضه و صحت بیمار

امثال این قضایا از قید حساد و مکر اضداد بعید و بدیع نیست خاصه بر درگاه سلاطین[4]، فی الجمله امیر سید علی ترخان باز آمده شرح احوال بعرض رسانید و از ان طرف امیر شاه ملک متوجه مغول شد، حضرت خاقان سعید خواست که ضبط مملکت بنوعی نماید که مناسب | ناموس سلطنت باشد، بنابران (۲۸۹ ب) موکب ظفر نشان عازم سمرقند شد و بقبة الاسلام بلخ آمده بر جیحون[5] پل بستند و موکب منصور بیست و یکم جمادی[6] الاولی عبور فرمود، و میرزا الغ بیگ و جمیع بزرگان در منزل قشقا شرف دستبوس یافتند ۱۰ و آنحضرت چون آفتاب در بیت شرف [در] دار السلطنه سمرقند نزول نمود و بمزار اکابر[7] آن دیار و صاحبقران نامدار رفته صلات و صدقات بمستحقان رسانید، و مرغزار کان گل لشکرگاه گردانید و بعد از چند روز نوکر امیر شاهملک سر امیر[8] شیخ نور الدین را آورد[9]، و شرح این سخن از نوادر وقایع است،

---

۱ رک بر ص ۱۹۷ س ۷، ۱ — از لفظ 'بیت' بر آن صفحه تا لفظ 'ایشان' برین صفحه س ۱ از بـ ساقط شده است، ۲ بـ با: مصلحتی احیانا زبده: و اگر احیانا جهت مصلحتی خلاف رای او کرده باشد، ۳ زبده: بر دلیری حمل کرده، ۴ در زبده، بادشاهان و ملوک که و ابدا در میان ایشان حقد و حسد و بغض و عداوتست، ۵ زبده: آب آمویه، ۶ با ک: الاول.. زبده: الاول سنه اربع عشر و ثمانمائه، ۷ در زبده ندارد، ۸ یقول زبده بادشاه درکان گل نزول فرمود .... مدتی چند روز برای آبادانی مملکت ـ انتظام امور ولایت بر در شهر مقام فرمود ... بعد از ان شش روز که بکان گل مقام فرموده بودند نوکر امیر شاهملک رسید، ۹ در آ ندارد،

شرح قتل امیر شیخ نور الدین بحسن تدبیر امیر شاهملک بدست قداق

هر کرا[۱] تسییر درجهٔ طالع بجرم[۳] قاطع رسد هر آینه از نظر سعادت اثر نحوست یابد و هر صورت که با خود نقش بند دغیر آن در آینهٔ خیال جمال[۴] نماید بیت

هزار نقش بر آرد زمانه و نبود ‌ ‌ ‌ یکی چنانچه[۵] در آیینهٔ تصور ماست

و کسی را که درین معنی شکی باشد و حکایات گذشته را باور نکند گو بچشم عبرت صورت این حال مشاهده نمای و بگوش هوش این حکایت[۶] استماع فرماید (کذا) چه در تواریخ قدما و مؤلفات فضلا، چنین حادثه مطالعه نرفته و معاینه نگشته،

و کیفیت واقعه چنان بود که چون امیر شاهملک عزیمت مغولستان نمود و در کنار سیحون عزم پل بستن نمود امیر شیخ نور الدین آگاه شده قاصدی پیش جنگیز[۸] اغلان فرستاد و پیغام داد ۱۰ که من با امیر شاهملک بد کرده ام و خود عذر خواهی نمیتوانم[۹] نمود توقع آنکه میان ما واسطه شوی و هر چه ازین طرف تقبل نمائی بتقدیم رسد، جنگیز[۱۰] اغلان رمضان اوزبک را که از اعیان نوکران او بود[۱۱] بچرب زبانی آب لطف با آتش عنف امتزاج میفمود[*] روان نمود و فرمود که: امید بجناب امارت مآب آنست که ملتمس رد نکند و نصیحت قبول فرماید چه معلومست که درخت دشمنی میوهٔ پشیمانی بار آرد و تخم نزاع ثمرهٔ انقطاع دهد، شمار اسوابق مودت و لواحق محبت در میان بوده اگر آنجناب نصیحت بسمع رضا اصغا نماید من قبول میکنم که امیر شیخ نور الدین بعد ازین[۱۲] در مقام رضاجوئی در آید،[*] امیر شاهملک گفت: اگر سر صلح و صفا دارد تومان آقا[۱۲] و برادر شیخ حسن

---

[۱] کذا در ک، در زبده نیز در بعضی جایها بظاهر بالعمم نوشته است، [۲] با: تیسر، [۳] ک زبده: بجرم، [۴] آ: جمال خیال، [۵] آ ب: چنانکه، [۶] ک: حکایات، [۷] مثل متن (زبده: بگوش هوش حکایت این واقعه استماع نمای)، [۸] آ، بهر موضع: جنگیز، زبده: جنکز، ب ب: جنکیر، آ: حکر، [۸] زبده آ ب: کرد، [۹] آ: جنکیر، زبده: جنکز، [۱۰] در زبده ندارد، [۱۱] زبده: بر امثال حرکات گذشته اقدام نماید و از انجم مقرر گردانید و شوید تجاوز نکنند (نکند)، [۱۲] زبده: آقا، [۱۳] از ازواج امیر تیمور رک به یزدی ۱: ۱۴۰ و ۲۹۲، شاید که بعد مرگ امیر شیخ نور الدین داوند نش، رک به یزدی ۲: ۲۷،

ونوکرش شنکم[۱] وپسرش محمود شاه را پیش ما فرستد تا سخن او اعتماد را شاید، این مثل مشهور است
که هرکه شیر گرم خورده تا آب پُف نمیکند نمیخورد، شیخ نورالدین ما را بسیار بازی داده است،

چون امیر شیخ نورالدین از جانب جنگیز[۲] نومید شد علی[۳] کا* نوکر امیر عمر تابان را که مدت چهار
ماه در بند داشت پیش امیر موسی کا و امیر دولتخواجه فرستاد که شما تا کی جانب شاهملک اند[۴] اگرفته
اید؟ وقت آمد که طرف ما گرفته[۵] آشتی دهید*، اگر او بدرشتی سخن گوید او را بلطف و نرمی از آن
منع کنید، امرا[۶] سخن گفته، امیر شاهملک ایشان را پیش امیر شیخ نورالدین فرستاده خود متعاقب
بصوران آمد و قاصد روان داشته گفت: اگر* بگناه[۷] اعتراف کرده[۸] میگوئی "بد کردم" من با تو
صلح میکنم و اگر نه میان من و تو جنگ است، امیر شیخ نورالدین گفت اگر امیر شاهملک با
دو نوکر بدر قلعه آید[۹] تا من نیز با دو نوکر بی رسول و پیغام سخن کنیم بهتر باشد، برین قرار هر دو یکدیگر
را دیده سلام کردند کنار گرفته پرسیدند،

۱۰

امیر شاهملک گفت: همه عالم را معلوم است که حضرت صاحبقران ترا بمنزلهٔ فرزندان تربیت
فرموده بدرجهٔ بزرگ امارت رسانید، و تو خود انصاف ده که هیچ آفریده با این خاندان این جرأت

---

۱ آ: شکوم، ب ب مثل متن، زبده: سینکم، ۲ آ: جنکر اغلان، ب ب: جنکیز، زبده: جنکر اغلان
۳ زبده: علی، ۴ کذا در ک آ ب ب: اندا، در ب ندارد، زبده: آند: را . . . . برای این کلمه
رک بر لغات نوائیه ص ۳۰، و تاریخ مبارک غازانی ص ۸ و ۳۰۸، ۵ زبده: نیز بگیرید و برفق مخالطت و
مواسا و ملاطفت میان ها، آشتی پیدا سازد (سازید) ۶ در موضع زیادتی هست در زبده و حاصلش آنکه موسی کا
و دولتخواجه شیخ را گفتند که اگر وی التزام نماید بهر چه امیر شاهملک فرماید ایشای پای در میان نهند. شیخ
"باز خبر فرستاد و خود بر عقب روانه شد ایشان بیک روز پیشتر بصوران رسیدند امیر شاهملک بروز دیگر
برسید و پیش امیر شیخ نورالدین فرستاده و خود بر عقب روانه شد اگر الخ"، ۷ ب ب: بکناه او، ۸ آ: کرده،
۹ ک ب: درآید، آ شل متن، زبده: ایند،

بی حرمتی کرده که تو می کنی حالا الماضی لا یذکر ع

که گفته اند بزرگان که از گذشته نگویند

(۲۹۰ر) من برکرم حضرت خاقان سعید اعتماد دارم (ورق ۲۹۰) که تو اگر در مقام اعتذار آئی تر ا
گزندی نرسد، امیر شیخ نور الدین گفت ریسمان که بگسیخت[۱] درست نمیشود و اگر شود[۲]
پیوند گره باقی ماند[۳] بیت

رشته[۴] چو گسیخت می توان بست* اما بمیان گره بماند

سخن صلح قرار نگرفت، امیر[۵] شاهملک تومان آغا را اسلام کرده و زمان حضرت صاحبقران
را یاد آورده در گریه شد[۶] و امیر[۷] شاهملک شیخ نور الدین را گفت: روز بلند شد و هوا گرم
از برای ما شامیانه و خوردنی فرست تا زمانی بیاسایم بیت

۱۰ چندروزی که درین مرحله فرصت داری خوش بیاسای زمانی که زمان این همه نیست

بدین سخن او را فریب داد، آه از دنیای غدار و فریب آن[۸] با یکدیگر!
القصه موسی کا[۹] و امیر دولتخواجه چند[۱۰] نوبت* آمد شد کرده، سخن صلح بجای نرسید امیر شاهملک

---

۱ آ: پیوند درست، زبده: دیگر باره درست نمی شود، ۲ آ: می شود گره باقیست، با: و اگر پیوند کنند گره باقی ست، در ب کلمهٔ "و اگر شود" را ندارد و "است" دارد بجای "ماند"، زبده: و اگر پیوند کنند البته گره باقیست، ۳ زبده: رشته جو گشت [گسست] و اتوان بست، ۴ با ب: لیکن، زبده مثل متن، ۵ در زبده گفته است که امیر شاهملک از دروازه بر کنار خندق بسوی برجی که تومان آقا در انجا بود روان شد که او را داشت (کذا) که اگر بطرف او میل کنند و دریابد که قصد او دارند در پیش او صحرا بود تا ختهٔ بمردم خود بپیوندد"، ۶ از زبده مفهوم می شود که آنکه گریه کرد تومان آقا بود نه امیر شاهملک، ۷ در ک ندارد، ۸ با: اهل آن، ب مثل متن، ۹ در ک ندارد، از روی آ نوشته شد، ۱۰ در زبده ذکر چند نوبت نیست، فقط یک بار رفتند و او را نصیحت کردند که سلطان شاهرخ را ببیند و الا فرزند یا برادر خود را بفرستد، و چون مفید نیفتاد پیش شاه ملک آمدند *

چون دید که امیر شیخ نورالدین صلح نمیکند فکر هرقداق با امراء در میان آورد، امرا گفته او از آن نیست
که همچنین قصد او توان کرد ع

کجا همای بدام کسی درآرد سر

امیرشاه ملک با امراء دیگر* سخن نگفته، با خود گفت: این کار جز بدلیری نمیشود و این سر با کسی نباید گفت ع

گر اهل عقلی این همه با خویشتن بگوی

امرا را گفت: یک بار دیگر این بی دولت را نصیحت کنید که اگر خود و فرزند پیش بندگی حضرت نمیروند
دو نوکر* نیک خود را فرستد تا بازگشتن را ناموسی باشد*، امرا رفته و امیر شیخ نورالدین با دو سوار نزدیک
قلعه ایستاده با ایشان سخن می گفت، امیرشاه ملک هرقداق را گفت: تو مرا بجای برادری بل بیشتر، اگر
امروز قدم جرأت در پیش نهی و بر این معنی که در خاطرم آمده اقدام نمائی شاید که ظفر روی نماید و نام دلاوری
بر روی روزگار باقی ماند، درین حال که امرا باز گردند ترا پیش شیخ نورالدین باید رفت و او چون ترا بیند ۱۰
هرآینه طلبیده در آغوش خواهد گرفت، چون تو نزدیک رسی پیاده شو و چون سر فرود آرد که ترا در آغوش
گیرد او را دلیر و مردانه چنان در آغوش گیر که دستهای تو بر پشت او بهم رسد او را محکم گرفته از اسپ
فروکش او را بزیر آوردن عهدهٔ تو و ترا نگاه داشتن عهدهٔ ما،

و هرقداق بدر قلعه رفته چون چشم شیخ نورالدین بر وافتاد آواز داد هرقداق پیاده شد چند کرت
زانو زد و امیر شیخ نورالدین خم شده و آغوش باز کرده او را در بغل گرفت چون دست هرقداق غدار از پشت
امیر بهم رسید بهر زوری که داشت او را فرو کشید و چون بر زمین افتاد زانو بر سینهٔ او نهاد و شمشیر از میان کشیده،

---

۱ در ک ندارد، ۲ زبده: امیرشاه ملک فرموده که من یک فکر کرده ام الخ ۳ در باآ (بهر موضع) پر قداق ،
۴ با: دیگر با امرا ۵ زبده: یک نوکر ۶ زبده: که ما را نیز ناموسی است تا بازگشتن را سببی باشد، ۷ در باب
و زبده ندارد، ۸ با: دلیرانه، اک بب مثل متن، ۹ در زبده گوید که امیرشاه ملک فرموده تا دویست سوار جوشن پوش
شمشیر گذار دو تیر پرتاب از در قلعه دورتر معد بایستادند و هرقداق بدان طرف رفت ، ۱۰ زبده: آواز داد و او را اکرم
برسید، ۱۱ در زبده ندارد، ۱۲ آ: او،

دو نوکر شیخ نور الدین که در بیرون قلعه بودند بر هرقداق تاختند و یکی شمشیر بر بازوی او فرود آورد[1]، و هرقداق
شیخ نور الدین[*] را بزانو نگاه داشته شمشیر حوالهٔ سوار کرد و چنان زد که لبهای اسپ بریده شد و اسپان[2] رم
کرده[3]، شمشیر بر روی شیخ نور الدین مظلوم[4] فرود آورد چنانکه انگشتهای دست او که منع تیغ میکرد و بینی با
یک نیمهٔ کاسهٔ سر جدا شد و امیر شاهملک اندرون[5] بر بالای بلندی[*] چشم بر ایشان داشت، چون هرقداق
دست بالا کرد[6] امیر شاهملک با دویست سوار مکمّل تاخته بدر قلعه رسید و هرقداق هنوز بر سینهٔ شیخ
نور الدین بود، چون مدد رسید برخاسته[7] یک دو شمشیر دیگر بر سر او زد و سرش از تن جدا کرده بر خاک مذلّت انداخت،

امیر شیخ نور الدین اگرچه روزی چند با امیر شاهملک شطرنج منازعت باخت و در بساط مقابله
و مقاتله اسپ مخاصمت تاخت و در پس فرزین بند فریب مکمن ساخت عاقبت نظر از بازی خصم
برداشته و فیل بند غدر او[8] را عدم انگاشته[*] در خانهٔ مات نشست و رقعهٔ حیات بر افشاند بیت

۱۰ به پیل بازی خود گرچه ساخت فرزین بند | بیک پیادهٔ شه رخ ز اسپ دور افتاد (۲۹۰ب)

امیر شاهملک هرقداق[9] را که چنان امر خطیر ازتکاب نمود تربیت و نوازش بسیار فرمود و او را گفت که:
همه عمر[10] ممنون تو خواهیم بود، هرقداق[11] عرضه داشت که اگر من در خدمت مشقتی تحمّل کردم[12] بامید رضای مخدوم
بر من آسان گشت، و کار چنین جز بمساعدت دولت نتواند بود، و کدام خدمت ازین زیادت باشد که
نام خدمتگاری بنده در میان الوس باقی ماند، و این همه نتیجهٔ فکر صواب بندگی مخدوم است،

امیر شاهملک بعد ازین واقعه قلعه صوران را محاصره کرد حضرت خاقان سعید امیر شاهملک را
طلبیده فرمود که اهالی قلعه از تو در وهم اند تو پیش ما آی تا ما کس فرستاده ایشان را طلب داریم، امیر
شاهملک کمر فرمان بسته روی بحضرت بهشت صفت که وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا آورد ع

دست مدار از کمر مقبلان

---

۱ در ک ندارد، از روی آ نوشته شد، ۲ فقط آ: اسپها، زبده: اسپان ایشان، ۳ زبده: پس شمشیر الخ
۴ در زبده ندارد، ۵ در زبده ندارد، ۶ در زبده افزوده است: تا شیخ نور الدین را در آغوش گیرد، ۷ ک: برخاسته
۸ ک: عذر او را عدم نگاشته، آ مثل متن، (زبده: از فیل بند مکر و عذر روزگار این کشته الخ)، ۹ زبده: چون، ۱۰
زبده: هرقداق بهادر، ۱۱ در آ ندارد، ۱۲ ک: کردی، آ مثل متن،

ذکرِ معاودت حضرت خاقان سعید از جانب ماوراء النهر

چون مهمات[1] ولایاتِ ماوراء النهر به تجدید مضبوط شد و اطرافِ ممالک از آسیبِ بی باکان محفوظ گشت حضرت خاقان سعید عزمِ مراجعت فرموده موکب منصور از کان گل کوچ کرده بگوگ گنبد[2] آمد، آنجا امیر[3] میرزا احمد میرک[4] کمر انقیاد بسته شرفِ دستبوس یافت و بعنایت مخصوص شد، و امیر شاهملک نیز بسعادت ملازمت مشرف[5] شد[6] و آفتاب ملطفت از اوجِ جلال بر چهرهٔ احوال او تافت، و میرزا الغ بیگ در همان منزل طوی عظیم کرده پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید، و امیر شیخ حسن برادر امیر شیخ نور الدین عرضه[7] داشت فرستاده اظهار انقیاد کرد[8]، آنحضرت توکل چهره را فرستاده فرمود که اگر ایلی تومان آقا[9] را پیش ما فرستد، و چون میان میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک اندک غباری شده بود فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شاهملک عازم[10] خراسان شود[11]، و موکب عالی با کوکبهٔ دولت و اقبال در دار السلطنة هراة نزول[12] اجلال فرمود، و بعد از چند روز بانوی عظمی تومان آغا[13] رسیده، و آنحضرت در تعظیم شرایط تکریم تقدیم نموده[14] قصبه کوسویه[15] را به رسم سیورغال بر نوّاب او مسلّم داشت و حالا[16] در آن قصبه و نواحی از آثار خیر او مدرسه و خانقاه و رباط بغایت معمور ست، ۱۰

---

[1] ورا ۲ او زبده ندارد، [2] زبده: بگوکه گنبد، [3] زبده: امیرزاده، امیرک احمد، [4] آ ب: استسعاد یافت، [5] در زبده افزوده است: ایل و حشار (کذا) و را سر کرده کسان او را ضبط نموده با بندگی حضرت سلطنت شعاری اظهار اذعان و انقیاد نموده، [6] زبده: بمصاحب اردوی همایون متوجه خراسان گردد، [7] آ مثل متن با ب: جلال [8] آ: آقا، [9] در زبده افزوده که تومان آقا را بجلی عالی فرود آوردند و گوهرشاد آقا با مجموع آقایان و خواتین باستقبال او رفتند و او را اعزاز و اکرام تمام کرده طویها کردند، [10] بقول زبده (۱۰۰ ب) مال متوجهات این قصبه در زمان صاحب قرانی سیورغال این خاتون بود، [11] زبده: حالا که روز تحریر است دران موضع ساکن است و عمارات خیر از رباط و خوانق و مدارس ساخته،

ذکرِ وفات میرزا خلیل سلطان و والده‌اش خانزاده[1]

موکب منصور چون بدار السلطنه هراة رسید[2] خبر واقعهٔ جانسوز و نایبهٔ جگر دوز شهزاده جهانبان[3] نصیر الدین* میرزا خلیل سلطان شنید که در ملک[4] ری بعارضهٔ دو سه روزه شانزدهم رجب* باحسرتِ شباب بمنزل تراب رفت[5] از حدوثِ این حادثه و نزولِ این نازله دلهای عزیزان در آتش و جانها در کشاکش ماند بیت

از بسکه خونِ دیدهٔ احباب موج زد ... از گریه چرخ بر سرِ طوفان حباب شد

هنوز گوش از صدمهٔ[6] صدای زلزله[7] کوسِ رحیلِ خلیل خلاص نیافته طنینِ ارتحال والده‌اش مهد علیا خانزاده در شرفاتِ قصرِ دماغ و غرفاتِ حجرهٔ[8] خیال پیچید ع

داغی نگشته نیک که داغی دگر رسید

و آن بانوی کبری در مشهد مقدس رضوی وفات یافت و[9] در جوار روضهٔ بزرگوار مدفون شد*[10] مثل آدمی

10 و احوال او و سر انجام و مالِ او چون مسافریست که منزلِ او مهد ست و مسکنِ آخر لحد و میان این دو منزل مرحله چند معدود و چند روزی محدود، هر سالی چون مرحله، و هر فصلی چون رباطی و هر ماهی فرسنگی و هر هفته میلی، و هر روزی قدری، و هر ساعتی مسافتی، و هر دمی قدمی، و آدمی در رواین گشته و از منزلِ آخرت فارغ گشته رباعی

بنگر که به بُن رسید افسانهٔ عُمر ... آمد بگداز شمعِ پروانهٔ عُمر

تو غافل و خوش نشسته و باد اجل ... هم گاهِ امید برد و هم دانهٔ عُمر

ذکرِ قضایای ممالک فارس و عراق[11]

(۲۹۱ا)

---

1 آ ب، 2 زبده: از طرف عراق الخ، 3 زبده ب، 4 زبده: ممالک، 5 زبده: مرضی دو سه روز شب چهارشنبه شانزدهم رجب سنه اربع عشر و ثمانمایه، 6 تا باب آ زبده: صدمت، 7 زبده: زلا[ز]ل، 8 زبده: حجر، 9 زبده ب، 10 زبده ب، 11 در اصل (ک)، اوراق متعددی ترتیب شده، و ترتیب درست با عداد ورق داغ اصل اینست، ۲۹۸ا، ۲۹۲ا، ۲۹۹ب، این اوراق را بتصحیح ۲۹۱ا-۲۹۱ب، ۲۹۴ا نوشته شده است،

میرزا اسکندر[1] در ماه صفر لشکر معتبر از ممالک فارس مرتب[2] [ساخته] عازم ولایت کرمان شد و اوّل بسیرجان رسیده محاصره کرد[3] سیرجانیان بارهٔ بیرون را بطرح ریخته در قلعهٔ کوه گریختند[*] و میرزا اسکندر جمعی بمحاصره گذاشته متوجه کرمان شد و هر جا لشکر او رسید از عمارت و زراعت اثر نماند، فوجی از امرا[4] برسم ایلغار بطرف بم و جیرفت و سایر گرمسیرات فرستاده خود بنواحی کرمان آمد[5] و جمعی که محاصرهٔ سیرجان میکردند بعیش مشغول شده طریقهٔ حزم[6] فرو گذاشتند اهل قلعه ناگاه شبخون آوردند و بی تدبیری نمودند چنانچه امرای محاصره بیک اسپ و تازیانه به اردو آمده، میرزا اسکندر غضب فرموده گریختگان را بنوعی ادب کرد که سبب عبرت دیگران شد، و میرزا اسکندر امیر عبدالصمد را بجانب خبیص فرستاده سلطان حسین[7] بدفع او از کرمان روان شده[8][*] میان ایشان جنگی سخت بوقوع پیوست[9]، عاقبت برهان الدین عبدالصمد ظفر یافت و همچنین امرا که بگرمسیرات رفته بودند غالب شده هر دو گروه مظفر و منصور باز آمدند،

میرزا اسکندر بر ظاهر کرمان نزول فرمود کرمانیان مرتضاء[10] اعظم سید شمس الدین بمی را قدّس سرّه بیرون فرستاده مال و خراج[11] قبول کردند، میرزا اسکندر بنا بر حسن اعتقاد که در بارهٔ سید اعظم داشت و نیز شنید که میرزا رستم از درگاه قرا[12] یوسف عود نموده باصفهان رسید و قطب الدین طارمی یاغی شد، این

---

[1] بعدش در آ افزوده است: در ممالک فارس اساس سلطنتی نهاد، [2] از روی با، ب، ک، آ ـ، [3] در زبده گفته است که جماعتی را بانباشتن قلعه خندق داشتند و بعضی را بحفر برج و باره گماشت تا سیرجانیان از محاصره و مقاتله بتنگ آمدند تا غایتی که بارهٔ بیرون را بطرح ریخته در قلعه کوه گریختند و بسهل فرصتی شهرستان سیرجان بگرفتند و قلعه را مدت چهل روز محاصره کردند کاری دست نمیداد ـ برای سیرجان و قلعهٔ کوه رک به لیسترنج ص ۳۰۰ و ۳۰۲، [4] در زبده اعلام بعضی از اینها را درج نموده است، [5] آ، با، ب: ـ، [6] آ: حرم، [7] ب: حسین برلاس والد امیر ایدکو برلاس، با: حسین برلاس، اک مثل ب اما 'ولد' نوشته است بجای 'والد'، زبده: سلطان حسین، [8] بقول زبده: اهل کرمان سلطان حسین را فرستادند، [9] بقول زبده: یکی از اصحاب عبدالصمد زخم خورده با میرزاده اسکندر رفت و تقریر کرد که عبدالصمد از مقابله کرمانیان عاجز است، امیر اسکندر امیر جلبان شاه را بمساعدت عبدالصمد فرستاد و وی هنوز نرسیده بود که کرمانیان منهزم شدند، [10] آ: مرتضی، در زبده امیر بجای مرتضاء اعظم سید (و طاب ثراه بجای قدس سره) [11] آ: حرج، با، ب: خرج، زبده مثل متن، [12] آ: امیر قرا یوسف،

معانی[1] سبب آن گشت که التماس سیّد قبول کرده صلح نمود و بجانب شیراز معاودت فرمود[2]،

وچون میرزا رستم از جانب تبریز باصفهان آمد خواجه احمد صاعدی که صاحب اختیار[3] بود[4] باسایر اکابر عراق استقبال نمود، و میرزا رستم یکدو ماه در اصفهان کامگار و کامران گذرانید، وچون خواجه احمد صاعدی خلاف احکام رستمی میکرد میرزا رستم در باب قتل او با رکان دولت مشورت نموده قرار داد ندکه چون بمبارکباد عید اضحی که درآن نزدیک واقع بود بیاید او را تنها بمجلس آورده از میان بردارند، و بموجب مقرر عمل نموده کار او تمام شد ع

نشنیده که هر که بمرد[5] او تمام شد

اصفهانیان با میرزا رستم دل دگرگون کردند و میرزا اسکندر نزدیک اصفهان رسیده[6] میرزا رستم طاقت مقاومت نداشت، بضرورت عازم خراسان شد[7]،

ذکر احوال امیر قرا یوسف و فرزندان او درین سال

۱۰ چون امیر قرا یوسف خاطر از جانب سلطان احمد جمع نمود و تختگاه دار الملک تبریز را تصرف نمود ارادهٔ[8] اش آن بود که اسم خانیت درمیان اولاد او باشد بنابرین تختی زرین ساخت و طوی بزرگ

---

[1] با: معامله، زبده مثل متن، [2] در زبده درین موضع ذکر سبب رفتن امیرزاده رستم به تبریز را اگر آورده است چنانکه بر صفحه ۱۹۸ (وحواشی آن صفحه) گذشت، [3] زبده: اختیار اصفهان بود، [4] آب: بمیرد، [5] آ: رسید، [6] در زبده این واقعه را مفصّل تر نوشته است که بیشترش تکرار وقایع است که در مطلع ص ۱۹۳ مذکور است مثلاً این که میرزا اسکندر امیر عبد الصمد را بالشکری بورزنه فرستاده، رستم بالشکری بسر ایشان آمده بود و ایشان را محاصره کرده، امیرزاده اسکندر یوسف خلیل و توکل ابد و عبد الصمد فرستاد و خود نیز متعاقب ایشان روان شد، رستم چون از رسیدن یوسف وغیره خبردار شد از ظاهر ورزنه باستقبال ایشان رفت واز جانبین آتش حرب مشتعل شد، درین حال امیرزاده اسکندر بکوشک زرد رسید و قاصدی بورزنه فرستاد این قاصد را گرفته پیش رستم بردند، و لشکرش که قریباً سه هزار (سوار و پیاده) بودند ساختگی جنگ کردند، اما آخر منهزم شدند و بجانب شهر رفتند و لشکر میرزا اسکندر در آتش گاه فرود آمد و رستم بالضروره ترک اصفهان گفته متوجه خراسان گشت، [7] آ زبده: –، [8] آب: ارادتش،

ترتیب داد و اکابر اعیان آذربایجان را احضار نمود و پیر بوداق[1] که[2] ارشد اولاد او بود بتاج و کمر سرافراز ساخت و بپادشاهی برداشت و بر تخت زرین نشانده نوکروار[3] پیش او بخدمت قیام نمود[4] و چند روز طویهای بزرگ فرمود و خلعتهای پادشاهانه و کمرهای خسروانه باعیان آذربایجان و امرای ترکمان داد و همه پیشکشهای مناسب گذرانیدند و بعد از طوی برصدر فرمان چنین نوشتند که[5]:

سلطان پیر بوداق[6] یرلیغیدین ابوالنصر[7] یوسف بهادر نویان سوزمیز[8]

و هم درین سال شاه محمد پسر بزرگتر امیر قرا یوسف بغداد مسخر کرد و آنچنان بود که بعد از واقعهٔ سلطان احمد اولاد شاه زاده ولد بن شاه زاده[9] شیخ علی بن سلطان اویس یعنی سلطان محمود و سلطان محمد و سلطان اویس حاکم بغداد شدند و میان[10] ایشان اختلاف عظیم شد، امیر شاه محمد بن امیر یوسف در اردبیل بود[11] این اخبار شنیده طمع ملک بغداد کرد، | وایلغار کرده ناگاه بدروازهٔ سوق (ورق سلطان فرود آمد[12] و درین حال سلطان محمود پسر بزرگتر شاه ولد حاکم بود و از قبل او عبدالرحیم ملاح ۱۰ صاحب اختیار، جمعی اشرار امیر بخشایش را که در زمان پادشاه شحنه و داروغه بود گفتند: باوجود تو این

---

[1] ک (بهر موضع): پیر بوداق، آ (بهر موضع): پسر بداق، آ ب: پر بداق، زبده: بیر بوداق، [2] با: راکه (بجای که)، [3] زبده: بر طریق نوکران دست ادب پیش گرفته خدمت نمود، [4] با مثل متن اما نوشت بجای نوشتند، زبده: و در احکام و امثله که ازین روز باز باطراف و جوانب میفرستاد چنین می نوشته، [5] ک: یرلیغ الدین الخ، آ مثل متن، زبده، خان یرلیغند ابونصر، [6] ک: سوزمیز، با: سیوزم، آ مثل متن، زبده، سوزومیز و بعدش افزوده: و درین سال چون فصل تیرماه باخور رسید زمستان تبریز آمد و قشلاق آن سال در تبریز بود)، [7] در زبده گوید که بعد از سلطان احمد از اعقاب او فلان و فلان (مثل متن)، و مادر سلطان اویس [و] رندی [وندی] سلطان بنت سلطان اویس (بودند) و غالباً ازینجاست که در مطلع بهر موضع وندی سلطان را دختر سلطان اویس نوشته است و حالانکه وی بنت حسین بن سلطان اویس است، رک برزامباور ص ۲۵۳، (د) با — زبده مثل متن — در محمدن فی انسکلپیڈیا صفحه ۲۴۸ و زامباور ص ۲۵۳ نامش شاه ولد است و نام الدش علی،

[9] در زبده گفته است که ایشان هر روز یکی را بضبط شهر تعیین نمودندی و روز دیگر او را بقتل آوردندی، چنانکه در اندک مدت چند کس راکه بمرتبه امارت رسیده بودند چون عبدالرحیم ملاح و ناصرالدین رحیلی و بخشایش شحنه بقتل رسانندند، [10] آ ب —، [11] در ک نمره این صفحه ۲۹۸ [ب] است، [12] در زبده گفته است که تا در بغداد رسیدن وی هیچ کس از اهل بغداد خبر نداشت، [13] بقول زبده وی در زمان سلطان احمد بکشتی بانی شهرت داشتی، و هر روز یکی را از اعیان شهر گرفته قتل کردی و بعضی را مصادره کردی و مردم بغداد ازین معنی مستاصل شده بودند،

کشتی بان را چه محل حکومت باشد اتفاق کرده ملاح را بقتل آوردند و بغداد پر غوغا شد اولاد شاه ولد و دندی[1] سلطان* بنت سلطان اویس بغداد بطرح رنجیده بجانب شوشتر گریختند و شاه محمد بغداد را گرفت و قلعه هبت و بعضی کردستانات در قبضه تسخیر آورد و سالها دران مملکت فرمان او روان بود،

وقایع سنه خمس عشر و ثمانمائه و تتمه سنه اربع عشر

میرزا رستم[2] اواخر شهور سنه اربع [عشر] پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد بیت

نهاده روی بدرگاه او وضیع و شریف کشاده گوش بفرمان او قضا و قدر

و شرف دستبوس یافته آنحضرت او را بحسن اشفاق و مکارم اخلاق معزز و مکرم داشت و چشم عنایت و نظر عاطفت بر انتظام احوال او گماشت و بار دیگر درباره او التفات پادشاهانه و اهتمام خسروانه بذل نمود، و اسباب سلطنت مرتب داشته بجانب عراق فرستاد* و آنحضرت زمستان در هراة اتفاق قشلاق فرمود،

ذکر عزیمت زیارت مشهد مقدس معلی و بعضی قضایا و حکایات

چون سپاه سرما روی بانهزام و انتها آورد و مزاج هوا آغاز نشو و نما کرد و نسیم اعتدال بخش صبا در تربیت اطفال نامیه آثار انفاس مسیحا نمود و آفتاب جهان تاب بدستیاری ابر گوهربار اظهار اسرار زمین فرمود رای حضرت خاقان سعید که طلیعه آفتاب مطلع غیب و جام جهان نمای مجلس لاریب است اقتضا آن کرد که موسم عید اضحی زیارت مشهد مقدس رضوی که اهل تحقیق آن را برابر حج داشته اند بجا آورد و نهم ماه ذی قعده* از دار السلطنه هراة عزیمت فرمود بوقتی

---

[1] زبده: رندی سلطان، [2] زبده: دل از بغداد برداشته بیرون آمدند، [3] آ ـــ، [4] زبده: امیرزاده رستم عمر بن (صواب‌ش: بن عمر) شیخ بهادر، [5] ک، با ب ـــ، [6] در زبده گوید که میرزا رستم" با طهارت نفس و ذکاء عرق بکمال عقل و فرط شهامت و وفور خورد (کذا ــ خرد؟) و کیاست و محاسن اخلاق و سوابق اخلاص مذکور و موصوف" بود، [7] زبده: او را باز طرف عراق روا [نه فرمود]، [8] ک: معلا، آ ب ـــ، : معلا مزکی، [9] ک: الطفاء، تصحیح از روی آ و زبده، [10] با: حج اکبر، [11] زبده: روز دوشنبه نهم ذی القعده سنه اربع عشر و ثما[نمایه]،

که بیت

هزار نافه به هر گوشه[1] گشاده صبا	هزار عقد بهر منزلی گسسته سحاب

درین[2] اثنا[*] بسمع اعلی رسید که مودود گرمسیری که التجا بدرگاه عالم پناه آورده بود چنانچه مذکور[3] شد و مدت چندگاه در هراة ملازم درگاه همایون بود چون مدت توقف او مدید شد و منازع[4] او بعنایت[5] مخصوص گشت[6] مودود در روزی چند دم اللیل حبلی[7][*] می زد و به لعل[8] و عسی[*] تعلل[9] میکرد درین وقت[10] که موکب منصور عزیمت مشهد مقدس[11] فرمود مودود فرصت غنیمت دانسته در اثنای راه عازم گرمسیر شد آنحضرت[12] بتفحص احوال او کسی بهراة فرستاد، و چون قوت دولت آنحضرت چنان بود که هر که خلاف او بدل گذراند جان نبردی واگر پشت بر دولت او کند محنت روی باو آوردی لاجرم چون مودود عزیمت گرمسیر نمود در منزل برسین[13] جماعتی بلوچان که علی تیمور رئیس و مهتر ایشان بود در شکار باو دوچار شدند علی تیمور ازو پرسید که بدین طرف چگونه افتادی جواب داد که آنحضرت مرا بولایت فرستاد، علی تیمور گفت که	۱۰
عنایت نامه باید نمود والا موقوف بود[14] مودود تیغ کشیده چند تن از بلوچان مجروح گردانید و بعضی را بدرجهٔ شهادت رسانید علی تیمور فرار نمود و مودود تاخته در عقب او بود، تیمور پسر علی تیمور از پس مودود

ع	چو ابروی[15] خوبان کمانی بچنگ

---

[1] زبده: بقعه، [2] زبده: رقعه، [3] زبده: کشیده، [4] زبده: جون دوسه کوچ برفتند، [5] رک به ص ۱۸۴، [6] کذا ایضا در زبده، [7] بعدش در زبده افزوده: واز امارت ولایتی که متقلد حکومت آن بود معزول شد، [8] آ: الیضل جبل، [9] ک: بعلی، تصحیح از روی آ و زبده، [10] آ ب: تعللی، [11] آ —، [12] در زبده گوید که بعد از آنک موکب میمون چند منزل کوچ فرموده معلوم شد که مودود بیورت خود فرو نیامده، بهرات فرستاده تفحص نمودند که سبب چیست، معلوم شد که این خیال در خاطر دارد که قندهار و گرمسیر رود و در آن نواحی فتنه انگیزد، [13] کذا در نسخ مطلع و زبده، ق: ترسین، در منظان ذکرش یافته نشد، [14] زبده: باید بود تا حکم برسد، [15] زبده: جانان، — در زبده مصراع اول هم دارد:

کمر چون دل عاشقان کرده تنگ

تیری بر شانهٔ او زد که از سینه اش بیرون آمد و از اسپ افتاده تیر فنا از شصتِ قضا بهدفِ
جان او رسید، جماعتی بلوچان مودود و دیان را مقیّد ساخته با سر مودود بهراة فرستادند و قاصدی
که از اردوی همایون تفحّصِ حالِ مودود آمده بود با سرِ مودود بیک روز بهراة رسید ع
هر که بر تافت سر از حکم تو جان داد بباد،
و چون موکبِ همایون بطالعِ سعد و اخترِ فرخنده قطعه

بوقت آنکه ببرجِ شرف رسد خورشید	بگاه آنکه بصحرا کشد صبا لشکر
دهانِ لاله کند ابرِ معدنِ لؤلؤ	کنارِ سبزه کند باد مسکنِ عنبر

بمشهد مقدس معلّی[3] رسید و شرایط زیارت بجا آورده صدقات بمستحقّان رسانید،
و درین ولا امّ تضا، اعظم سیّد عزّ الدین حاکم مملکت قومس که چند جا ذکر بزرگی او گذشته
۱۰ از راهِ[4] حسن اخلاق و صفای عقیدت بشرفِ ملازمت رسید و پیشکشها که از چنان بزرگی مناسب
چنین حضرتی باشد گذرانید و عزّ قبول یافته بعواطفِ پادشاهانه سرافراز شد و در سلکِ امرای
کبار و ملوک نامدار و سادات عظام انتظام یافت، و نوکر امیر سید علی از بلدهٔ ساری و برادرِ
امیر حسن کیا از فیروزکوه آمده پیشکشها و عرضه داشتها گذرانیدند، و جمال حالِ ایشان بزیورِ اخلاص
آراسته شد، و رایاتِ همایون بجانب دار الملک عود نموده امیر سید عزّ الدین چون دولت و
سعادت ملازم بود، و آنحضرت از راهِ بادغیس بموسمی که نقّاش چابک دست طبیعی در تصویرِ
حُلَلِ ربیعی دستکاری مینمود شکار کنان و صید افگنان جمعه عاشر محرّم الحرام در دار السلطنهٔ
هراة مقام و آرام فرمود،

آمدنِ ایلچیانِ بادشاه خطای

[1] آ آ ب ب: شست، [2] آ: جماعت مـ، (زبده: بلوچان در قرب یکساعت متعلقان مودود را با جمعهم مقید کردانیدند)
[3] ک: معلا، آ: رضوی، [4] آ: مرتضی، [5] زبده: بزرگی و شهامت، [6] زبده: اغاز نهاده بود،

درین ولا از ولایت خطای ایلچیان از پیش دای منک[1] خان پادشاه چین و ماچین و سایر آن ممالک رسیدند، فرمان همایون نفاذ یافت که شهر و بازارها آیین بندند و هر صنعت ور کمال هنر ظاهر کرده دکان خود را آرایند[2]، و امراء برسم استقبال بیرون رفته مقدم ایشان را بر خود مبارک داشتند، و همه را به تعظیم تمام در شهر آوردند، زمانی بود چون روز جوانی فرح افزای و هنگامی چون شب وصل غم زدای، حضرت خاقان سعید فرمان فرمود که باغ زاغان را چون باغ جنان آراسته یساولان بهرام صولت ضرغام سطوت هر کس را محل و مقام تعیین فرمودند، و حضرت خاقان سعید[3] خورشید طلعت چون آفتاب براوج رفعت و سریر سلطنت برآمد، و عظماء امراء ایلچیان را بشرف دستبوس رسانیده و تبرکات گذرانیده سخنان [ایشان[4]] عرضه داشتند و مکتوب پادشاه خطای باین عبارت بود :

صورت[5] مکتوب پادشاه خطای

۱۰

دای منک پادشاه معظم نامه ارسال میفرماید بدیار[6] سمرقند مرشاهرخ بهادر را[7]، ما فکر می کنیم[8] خداوند تعالی جمیع خلایق بیافرید آنچه درمیان زمین و آسمان است تا هر یک براحت و رفاهیت باشند، ما بتائید امر خدای تعالی[9] خداوند ممالک روی زمین گشته ایم بمتابعت حکم الهی جهانداری میکنیم، بسبب[10] این میان دور و نزدیک فرق نمیکنیم همه را برابر و یکسان نگاه میداریم، پیش ازین شنیدیم که تو نیک عاقل و کاملی و از همگنان بلندتری بامر خداوند تعالی اطاعت مینمائی و رعایا و عساکر را پرورش داده، درباره همگنان احسان و نیکوئی رسانیده، بسبب آن نیک دلشاد گشتیم،

---

[1] دای منک لقب خانواده بود که در چین بعد یوان (یعنی مغولها) فرمانروائی کردند، نام پادشاه چین مذکور متن «یونگ لو» بود، مأخوذ از حاشیه ق ص ۲۱۳ ، [2] ک : آرایند، آ مثل متن، برای منظومهٔ در ذکر آذین بندی پیشه وران سمرقند رک یزدی ۲ : ۶۰۵ بعد ، [3] تا ب ب آ ــ ، [4] از روی آ ، [5] در زبده این مکتوب را درج ننموده است ، [6] ک : بدیدار، آ مثل متن ، [7] تا ب ــ ، [8] ب : کنم ، [9] ک : تعر ، [10] آ : سبب ،

علی الخصوص ایلچی فرستادیم تا کمخا و ترقو[1] خلعت* رسانید، چونکه ایلچی آنجا رسیده تو نیک تعظیم امر ما نموده و مرحمت ما را نیک ظاهر گردانید[2]، همه خرد و بزرگ شاد گشته اند، فی الحال ایلچی فرستادی تا خدمت و تحفهٔ اسپان و متاعهای آن دیار رسانیدند، بجد صدق نمودن ترا دیدیم که شایستهٔ ستایش و نوازش باشی، پیشتر دور مغول بآخر رسید، پدر تو تیمور[3] فوما[4] یام خداوند تعالی اطاعت آورده تا ای زوی | پادشاه اعلی بار اخدمت نموده تحفهٔ ایلچیان منقطع نگردانیده، (۲۹۲ب) سبب این مردمان آن دیار را امان داده و همگنان را دولتمند گردانید[5]، دیدیم که تو همت و روش پدر نیک متابعت نموده[7]، اکنون دو جیجون[5] بای از کسان[6] هزارهٔ سوچو[8] و دانگ چنگ* صدهٔ سون قوبجی[9] با جمعهم فرستادیم با تهنیت و خلعت کمخا و ترغوها تا صدق ظاهر گردد، بعد ازین کسان فرستیم تا آمد و رو کنند تا راه منقطع نشود، تا تجارت و کسب بمراد خویش کنند،

۱۰ خلیل سلطان دادر[10] زادهٔ تست می باید که وی را نیکو تربیت نمائی تا حق زادگی خویش بجای آورده باشی، تو می باید که بصدق و رای ما متابعت نمائی، اینست که اعلام گردانیده میشود،

و مکتوب دیگر همراه این مکتوب فرستاده بودند، یکی بیلاکات که فرستاده بودند در انجا مفصل کرده

---

[1] یعنی خلعت ترقو، صاحب فرهنگ انندراج ۱ : ۶۶۷ ص گوید که ترغو نوعی از بافتهٔ ابریشمی سرخ رنگ باشد، [2] ک با : خورد، بب مثل متن، [3] ک : تور، [4] ک : خوما، تصحیح از روی ق، با بب : فوما، آ اک : قوما – فوما = کورگان (رک به ق ص ۲۹۴ ح ۲) [5] ک با : جیجون بای، آ : جیحون بای، ق ص ۲۱۵: Doutchioun - Bai، [6] ک : کسای و، اک با : کسان و، [7] بب –، نسخهٔ قاتر میر بظاهر "از کسان هزارهٔ سوچو" (Sou-tcheou) می داشت، [8] با : دان جینک، اک : داک جینک، آ : دانگ چنگ، بب : دانگ چینگ، ق : Dan - Tching [9] آ : قوتجی، اک با : قوبجی، – ق : du sadah de Soun - Koutchi [10] دادر بلغت ماوراءالنهر بمعنی برادر باشد، (فرهنگ انندراج ۲ : ۵)

وکی بر مثال خط راه که ایلچیان را باشد و هر که مکتوبی (صواب مکتوب) بزبان فارسی[1] و خط فارسی نوشته[2]
و در همان مکتوب بخط مغولی مضمون سخن بزبان ترکی نوشته، و در همان مکتوب بخط خطای همان مضمون
بزبان خود نوشته، حضرت خاقان سعید مکتوب را اصغا نموده دقائق آن را بفکر دوربین ادراک
فرمود و بعد از اطلاع بر مقاصد همه را باسعاف[3] مقرون ساخته فرمان شد امرا ایلچیان را الوی دهند،

ذکر آمدن ملک قطب الدین از سیستان

درین اثنا ملک قطب[4] الدین[5] بن ملک محمود که پیشتر از مراسم بندگی متقاعد بود[6] اعتماد
بر لطف حضرت خاقان سعید نمود، و بدار السلطنة هراة آمده امراء کبار را شفیع انگیخت و
دست در دامن اعتذار آویخت، امراء عرضه داشته که هر چند ملک قطب الدین در خدمتگاری
از موضع ثبات لغزیده است رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا[7] گویان با تیغ و کفن عازم درگاه عالمپناه است،
وغبار[8] وحشت از آیینهٔ ضمیر منیر آنحضرت زدوده ملک قطب الدین سعادت دستبوس یافت ۱۰
و باُمید مرحمت آنحضرت بجلوهٔ نو مستظهر گشت و قدرت استدعای وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ[9]
در رو پدید آمده از گناه استغفار و اعتذار نمود. بیت

عذر به آن را که خطائی رسید — آدم از ان عذر بجائی رسید

وقبول کرد که هر سال خواسته و احمال آراسته بخزانهٔ عامره فرستد و بخدمت شائسته قیام نماید[10] و آنچه
از خراج گذاشته باقی باشد به ادا رساند و وظیفهٔ بندگی بجا آرد، آنحضرت ملک نیمروز را بجانب
ملک تفویض فرمود[11]،

---

۱ آ: پارسی، ۲ آ: بنشته، ۳ ک: باشعاف، آ مثل متن، ۴ زبده: قطب الدین علی — ۵ بقول مصحح تاریخ سیستان ملک قطب الدین، در سیستان از ۸۲۲ تا ۸۴۲ فرمانروائی کرد. (تاریخ سیستان ص ۱۳۱ ح ۱ و دیباچهٔ آن کتاب ص هه. امّا آنچه در متن است خلاف آنست، ۶ در زبده افزوده است که باوجود آنکه حضرت سلطنت شعاری لشکر بدان دیار کشیده او تمرد و عصیان نمود و پیش بندگان حضرت نیامد، ۷ قرآن مجید ۷: ۲۳، ۸ زبده: چون این پای مردی نمودند و غبار وحشت از خاطر اشرف زائل گردانید سعادت بساط بوس ..... دریافت، ۹ قرآن مجید ۳: ۱۹۲، ۱۰ زبده: مقرر فرموده آنکه انچه از خراج ماضی بیش او باقی مانده است ادا کند، ۱۱ زبده: برین شرائط مملکت نیم روز را در اسلم باشد،

ذکر روان فرمودن ایلچیان خطا

چون مهمات ایلچیان خطا کفایت شد اجازت انصراف یافته معاودت نمودند، و شیخ محمد بخشی برسم رسالت با ایشان روان شد، و چون پادشاه خطا تا غایت دین اسلام قبول نکرده بر مقتضی شریعت نمیروند حضرت خاقان سعید ازروی دوستی دو نصیحت نامهٔ عربی وفارسی فرستاد تا باشد که بنور هدایت ایمان مشرف شوند،

صورت مکتوب عربی

بسم الله الرحمن الرحیم لا اله الا الله محمد رسول الله

قال رسول الله یعنی محمد [۱] علیه السلام لایزال من امتی امة قائمة بامر الله لاینصر من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلك لما اراد الله تعالی ان یخلق آدم وذریته، قال کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف فعلم ان حکمته ـ جلت قدرته وعلت کلمته ـ من خلق نوع الانسان [احیاء ؟] آثار العرفان واعلاء اعلام الهدی والایمان وارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره

۱ زبده: پادشاهان، ۲ زبده: بسواد، ۳ آ: ب ـ، ۴ در ک بعدش افزوده است: علی ولی الله، آ با ب ا ک زبده ـ، ۵ زبده ـ، ۶ ک: محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم، ب ج زبده: محمد علیه الصلوٰة والسلام، تصحیح ازروی آ و ا ک، ۷ رک به مشکوٰة المصابیح طبع کانپور ص ۵۸۳ و ۵۸۴، درآن موضع لایضرهم هم دارد بجای لاینصر ۸ این جمله از اضطراب معنوی خالی نیست زیراکه لما اراد ظاهر می کند که مقوله آتیه قبل از خلق آدم گفته شد وحال آنکه درنفس مقوله کلمه فخلقت الخلق برضد آن دالست، ۹ زبده ـ، ۱۰ ک: قدرت ۱۱ ک: کلمه ۱۲ کذا در ک وزبده، اما بظاهر کلمهٔ (غالبا بروزن اعلاء مثلا احیاء) مضاف آثار بوده ازاصل ساقط شده، ۱۳ قرآن مجید ۹ : ۳۳،

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ، ليعلّم الشرائع والاحكام
وسنن الحلال والحرام (ورق ۲۹۳) واعطاه القرآن المجيد (۲۹۳و)
معجزةً ليُفحِمَهم[1] به المنكرين ويقطع لسانهم[2] عند المنازعة
والخصام وابقى بعنايته[3] الكاملة وهدايته الشاملة آثاره الى
يوم القيام ونصب بقدرته فى كلّ حينٍ وزمانٍ وفرصةٍ[4] و
اوانٍ فى اقطار العالمين من الشّرق[5] والغرب* والصّين ذا[6] قدرة
وامكان وصاحب جنود مجنّدة[7] وسلطان ليروّج[8] اسواق العدل
والاحسان ويبسط على روس الخلائق اجنحة الامن والامان
ويأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر[9] والطغيان ويرفع[10]
منهم [بهم] اعلام الشريعة الغرّاء وازاح[11] من بينهم الشرك والكفر 10
بالتوحيد الزهراء[12] فوفّقنا الله تعالى بسوابق لطفه ولواحق فضله
ان نسعى فى اقامة قوانين الشريعة الطاهرة وادامة قواعد
الطريقة الظّاهرة[13] وامرنا بحمد الله[14] ان نُفصِّل[15] بين الخلائق
والرعايا فى الوقائع والقضايا بالشّريعة النبويّة والاحكام

---

۱ ک اک : ليُعجِمهم، تصحيح ازروى آ ب زبده : لنفحم، ۲ ک :
السانُهم، زبده : لسانهم، ۳ آ : بعنايه ، زبده : بقضاية ،
۴ ک — ، ازروى ب وزبده، ۵ زبده : المشرق والمغرب ، ۶ ک آ : و
۷ ک : محيّدة ، ۸ ک : البروج ، زبده : لبروج ، ۹ زبده : الجور ،
۱۰ ک : يرقع ، ۱۱ ک : ازاج ، ۱۲ ک : الزّمرا ، ۱۳ آ ب :
الزاهرة ، اک : المزاهره ، ۱۴ زبده : تعالى وتقدس ،
۱۵ ک : تفضل ،

المصطفويه وتبنیٰ[1] فی کل ناحیة المساجد والمدارس وتعمر[2] الخوانق والصوامع والمعابد لئلا یندرس اعلام العلوم ومعالمها وینطمس آثار الشریعة ومراسمها ولان بقاء الدنیا الدنیة وسلطنتها واستدامة آثار الحکومة[3] وایالتها باعانة الحق والصواب واماطة اذی[4] الشرک والکفر عن وجه الارض لتوقع الخیر والثواب[5] فالمرجو والماٴمول من ذلک الجانب وارکان دولته ان یوافقونا فی الامور المذکورة ویشارکونا فی تشیید قواعد الشریعة المعمورة ویراسلون[6] الرسل[*] والقاصدین ویفتحون[7] المسالک للسایرین والتاجرین لیتأکد اسباب المحبة والوداد ویتعاضد وسائل المودة والاتحاد ویستریح[8] طوائف البرایا فی اطراف البلاد وینتظم اسباب المعاش بین[9] صنوف[*] العباد والسلا[م] علی من اتبع الهدی والله رؤف بالعباد،

صورت مکتوب فارسی

بجانب دای منگ پادشاه ازشاه رخ سلطان سلام[12] مالاکلام چون خداوند تعالی بحکمت بالغه وقدرت کامله آدم علیه السلام[13] بیافرید وبعضی فرزندان اورا پیغمبر[14] ورسول گردانید

---

[1] ک: نبنی، [2] آ: نعمر [3] فقط ک: حکومته [4] زبده: ــ، [5] ک: الصواب، [6] ک: نراسلون، [7] ک: تفتحون، ب: یفتحون، [8] زبده: الاخرة (الاخوة)، [9] ک: التسرع، زبده: یتشرح، [10] زبده: لصنوف، [11] ک: العیاد، ب: الغباد، زبده شل متن، [12] زبده: ــ، [13] زبده: الصلوة والسلام، [14] ب آ: ــ، زبده: بیغمبر،

وبراستی[1] بخلق فرستاد تا آدمیان را بحق دعوت کنند، و باز بعضی ازین پیغمبران[2] چون
ابراهیم و موسی و داود علیهم السلام[3] کتاب داد و شریعت تعلیم کرد و خلق آن
روزگار را فرمود تا بشریعت عمل کنند و بر دین ایشان باشند، و مجموع این رسولان
مردم را بدین توحید و خداپرستی[4] دعوت کردند و از آفتاب و ماهتاب[5] و ستاره و
شیطان[6] و بت پرستیدن باز داشت و هر کدام را ازین رسولان شریعتی مخصوص بود اما همه
در توحید خدای[7] متفق بودند، چون نوبت رسالت و پیغمبری برسول ما محمد مصطفی صلی الله
علیه وسلم[8] رسید شریعتهای دیگر منسوخ گشت و او رسول و پیغمبر آخر الزمان[9] شد و همه عالمیان
امیر و سلطان و غنی و وزیر و فقیر و صغیر و کبیر را بشریعت او عمل می باید کرد و ترک ملت
و شریعتهای گذشته می باید داد، اعتقاد بحق و درست اینست و مسلمانی عبادت ازینست، و پیشتر
ازین بچند سال چنگیز[10] خان خروج کرد و بعضی فرزندان خود را بولایتها و مملکتها فرستاد چون جوجی خان[11] را ۱۰
بحدود سرای و قرم و دشت قبچاق[12] فرستاد و در آنجا نیز بعضی پادشاهان چون اوزبک و
جانی خان و اروس خان[13] بر سر اسلام و مسلمانی بودند و شریعت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله
وسلم[14] عمل میکردند، و هولاگو خان را ببلاد خراسان و عراق و نواحی آن مقرر گردانید پیش ازان (۱۹۳ ب)

---

[1] آ زبده: ایشان را، [2] ک: علیهما الخ، [3] زبده: و عیسی و محمد علیهم الصلوة والسلام، [4] زبده: خداترسی،
[5] ک: ماه و ستاره و سلطان، تصحیح از (دوی) زبده، [6] زبده: —، [7] زبده: خدای تعالی، [8] یا آ:
وآله وسلم، [9] آ: زمان، زبده مثل متن، [10] آ: چنگز، ک، اک: چنگیر، ب: چنگیز یا چنگیز،
[11] زبده: جوجی خان را، [12] آ ب زبده: قبچاق، [13] زبده: اوزبک و جانی خان بود، ک: اروس بوشه
است صحیح الف، ۱۷۱ ک، بر الیس بیل مقابل ص ۲۰۲ نسب نامه آل جوجی بذیل اعداد ۱ و ۱۱ یا توم اوزبک
(غیاث الدین محمود) از ۷۱۲ تا ۷۴۱، و جانی بیگ (جلال الدین محمود) از ۷۴۲ تا ۷۵۸، و اروس خان از ۷۷۶ تا
۷۸۱ فرمانروائی کردند» (زامباور ص ۲۴۳، ۲۴۴)، [14] ب (بهر موضع): محمد علیه الصلوة والسلام، آ (بهر
موضع): محمد علیه السلام، زبده: محمد رسول صلی الله علیه وسلم،

بعضی از فرزندان او که حاکم[1] آن ممالک* بودند چون آفتاب شریعت محمّدی[2] صلی الله علیه و
آله وسلّم در دلِ ایشان بود همچنان بر سر اسلام و مسلمانی بودند، و بسعادت اسلام مشرّف
گشته[3] بآخرت رفتند، چون پادشاه[4] راست گوی* غازان و اولجایتو[5] سلطان و پادشاه سعید
ابو سعید بهادر، تا نوبت حکومت و فرمان روائی و سلطنت و کامرانی به پدر و مخدوم امیر
تیمور کورگان طاب ثراه[6] رسید، ایشان نیز در جمیع ممالک بشریعت محمّدی[7] صلّی الله علیه
و آله وسلّم* عمل فرمودند[8] و در ایام سلطنت و جهانداریِ ایشان اهل ایمان و اسلام را[9] رونقی
هرچه تمامتر بود، اکنون که بلطف و فضل خداوند تعالی این ممالک خراسان و ماوراء النهر
و عراق و غیرها[10] در قبضهٔ تصرف آمده در تمامی ممالک حکم بموجبِ شریعتِ مطهرهٔ نبویه میکنند،
و امرِ معروف و نهی منکر کرده[10] یرغو[11] و قواعد چنگیز خانی[12]* مرتفع است، چون یقین و تحقیق شد
که خلاص و نجات در قیامت و سلطنت و دولت در دنیا بسببِ ایمان و اسلام ۱۰
و عنایتِ خداوند تعالی است با رعیّت بعدل و داد و انصاف زندگانی کردن[13] واجب
است*، امید بموهبت و کرم الله[14] تعالی[15] آنست که ایشان نیز در آن ممالک بشریعتِ
حضرت[16] محمد رسول الله صلّی الله علیه و آله وسلّم* عمل کنند و مسلمانان[17] را قوت دهند تا باشد
که پادشاهی چند روزهٔ دنیا بپادشاهی آخرت که وَلَلْآخِرَةُ[18] خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى

---

[1] زبده: بادشاه آن مملکت، [2] زبده: محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم، نیز رک به ص ۵،
[3] زبده: گشتند و، [4] زبده: بادشاهان، [5] زبده: الجوتو، [6] زبده +: وجعل
الجنّة مثواه، [7] فقط در ک، آ: محمد علیه السلام، بب: محمد علیه الصلوة والسلام، زبده:
محمّد رسول الله صلی الله علیه وسلّم، [8] زبده: کردند، [9] آ: غیر او، [10] زبده: و ادربایجان وغیرها
[10] زبده: می کنند، [11] زبده: برعفو (!) [12] آ: حبکر خانی، با: چنکیر خان، بب: جنکیر خانی، ک:
جنکیز خوانی، [13] زبده: گردان، [14] آ: زبده: خداوند، [15] آ زبده –، [16] آ: علیه السلام،
[17] زبده: مسلمانی، [18] زبده: وَالْآخِرَةُ، رک به قرآن مجید ۹۳: ۴،

متّصل[1] گردد ،

ودرین وقت ازان طرف ایلچیان رسیدند وتحفها آوردند وخبر سلامتی ایشان ومعموری آن ممالک گفتند، محبّت ودوستی که میانِ پدران بود برموجب محبّةُ الآباءِ قرابةُ الابناءِ تازه گشت، ما نیز ازین طرف محمد بخشی ایلچی فرستادیم تا خبر سلامتی رساند[2]، مقرّر آنست که بعد ازین راهها کشاده باشند تا بازرگانان[3] بسلامت آیند وروند[4] *
که این [معنی[5]] سبب آبادانی ممالک ونیکنامی[6] دنیا وآخرتست، توفیقِ رعایتِ اتّحاد ومراقبتِ شرایطِ وداد رفیقِ اهل طریق[7] باد !

حضرت خاقان سعید فرمود که ایلچیان اطراف را چون ایلچی محمد[8] قرامان که با تحف روم آمده بود وملک قطب الدین سیستانی وایلچی[9] پیرک ازگرمسیر مجموع ملتمسات ایشان را ساخته وهمه را بانعام واکرام نواخته اجازتِ مراجعت نمود ع ۱۰
بازرفتند خوشدل وخرّم ،

ذکر شاهان بدخشان ورفتن ایلچی بجانب ایشان

شاه بهاء الدین بدخشانی قاصدی پیش حضرت خاقان سعید فرستاده بود والتماس نموده

---

[1] زبده: مفصل، [2] زبده: برساند، [3] ک: بازرجانان، زبده: بازارگانان ، [4] زبده: بسلامت روند وآیند ، [5] ازروی زبده ، [6] آ زبده: نیکونامی، [7] ب: بادتم [یعنی تمّ] ، [8] امیر محمد قرامان که این ایلچی را فرستاد از ۸۰۵ھ تا ۸۲۹ھ درلائی قادنیه (Lycaonia) فرمان روائی کرد، رک به فهرست امراء این خانواده درلین پول مقابل ص ۱۸۴ ، [9] زبده (ورق ۱۸۸ الف): ایلچی محمد قرامان از بلاد روم آمده بود وتحف وظرائف آن دیار رسانیده وملک قطب الدین سجستانی که ذکر او گذشته وپیرک ازگرمسیر خود مجموع ملتمسات باجابت مقرون شده باوطان خود مراجعت نمودند ،

که معتمدی روان فرمایند تا مال ولایت فرستد و فرزندان[1] خود را بملازمت مشرف سازد، و آنحضرت امیر حمزه قتوقو را که از اعیان حضرت بود[2] ارسال فرمود و مشارالیه بآنجا رسید[3]، شاه[4] بهاء الدین خیال محال و اندیشهٔ استقلال بخاطر راه داده بود و انقیاد احکام نمود و با نوکران میرزا ایجل[5] در مقام مقاتله بود، امیر حمزه[6] باز آمده صورت واقعه بعرض رسانید، آنحضرت فرمود که امراء کبار امیر مضراب بهادر و امیر سید علی ترخان و امیر فیروزشاه متوجه[7] بلخ شده[8] در ظل چتر فلک سای میرزا ابراهیم سلطان در آیند*،

وامراء بر بلخ رسیده میرزا ابراهیم سلطان همه را انعام فرمود و شاهزاده و امراء عزیمت بدخشان نمودند و از راه بغلان[9] با شکمش[10] آمده شاه بهاء الدین بطرف بدخشان گریخت و لشکرها با امراء به بدخشان در آمدند

---

[1] زبده، فرزند،   [2] در زبده + : و در حسن رای و کمال دانش مشارالیه و متفق علیه،   [3] زبده : دید که شاه بهاء الدین در ا[ن] حدود دست تطاول کشاده و پای از حد خود بیرون نهاده است و اندیشهٔ فساد و نقش استقلال را بخاطر راه داده التزام طاعت قبول نکرد و بدان وعدهای وفا ننمود ملک آثار تمرد و عصیان ازو مشاهده کرد امیر حمزه مراجعت نمود و از و چنان دریافته بود که با اصحاب اطراف که حدود متصل است بر طمع مداخلتی می باشد و ترصد فرصتی می کند و باغوای جمعی مفسدان شریر و اغرای قومی فتان شور انگیز اقدام می نماید و با نوکران امیر و امیرزاده اعظم ایجیل (کذا) نویان که دران سرحد بود جنگ کرده و بنیاد مخاصمت و منازعت نهاد بنابرین مقدمان با جمعی از امرای راقم فرمان شد الخ،

[4] ک اک : ایچل، با ب : ایجل،   [5] ک اک : مقابله، ب : مقابله، آ مثل متن،   [6] آ ب اک، حمزه قتوقو،   [7] زبده : و از انجا بزیر رایت ...... ابراهیم سلطان ...... و امرای آن دیار مثل امیر توکل برلاس و امیر نوشیروان و غیرهما با لشکرها که دران حدود بودند باتفاق عازم بدخشان شوند،

[8] آ با : بقلان، ب و زبده مثل متن،   [9] ک : بشکمش، تصحیح از روی آ اک با و ب، زبده : بییلاق اسکمش،   [10] در زبده : بجای دو سه سطر آینده می گوید : انجا خبر تحقیق کردند که شاه بهاء الدین در اداکوه (ارگو؟) لشکرهای خود جمع کرده است متوجه او شدند چون عساکر منصور نصرهم الله تعالی بتاخان (کذا، بطالقان؟) نزول کردند خبر رسید (باقی حاشیه بر ص ۲۲۹)

و میرزا ابراهیم سلطان [۱] با لشکر پیاده در کشم توقف نمود و شاه بهاء الدین بکوهها سخت
و بیشهها پر درخت رفته بود [*] لشکر منصور از کان لعل گذشته بولایت سعبان [۲] و غند [۳] و پامیر [۴]
در آمدند و آن مواضع منبع آب جیحونست ، و از آنجا نیز گذشته ، احمال و اثقال شاه
بهاء الدین بدست لشکر افتاد ، و امراء بکوهها بر آمدند که در خیال مردم جبال نبود
(ورق ۲۹۴) که کسی بیگانه بدآنجا تواند رفت ، و هر که بایلی پیش آمد بمال و جان امان (۲۹۴ر)
یافت ، لشکریان بازگشته با غنیمت فراوان بشهر بدخشان رسیدند و حکومت آن ولایت
را به شاه [۵] محمود [*] برادر شاه بهاء الدین دادند که پیشتر بدرگاه عالمپناه آمده بود و آثار نیکوبندگی
بظهور آورده ، فرمان شد که در پناه رایت میرزا ایجل [۶] باشد ،

درین اثنا بمسامع [۷] جلال رسید [*] که حرم محترم میرزا الغ بیگ چون صدف بدر دانهٔ
آبستن است ، حضرت [۸] خاقان سعید از غایت وداد که [۹] نسبت با حفاد و اولاد داشت ۱۰

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۲۲۸) :- که شاه بهاوالدین بطرف بدخشان گریخت لشکرها بران سمت روان شدند
جون بکشم رسیدند دران موضع ..... ابراهیم سلطان .... بالشکرها بیاده توقف نمودند و جمعی کثیر از امرا ایلغار
کرده در پی شاه بهاوالدین میرفتند جون ببدخشان رسیدند شاه بهاوالدین گریخته بود و بطرف کوههای سخت رفته
عساکر منصوره بر عقب او روان گشتند بکان لعل رسیدند و ازان گذشته بولایت شغنان و عند نامیر در آمدند۔
برای موضع مذکوره متن و حاشیه رک به حواشی ق ص ۲۲۲ بعد و لیسترینج ص ۴۳۶ بعد و خریطه ۹ در آن کتاب
و خریطه های کرووڈ (Wood) در سفر تا منبع جیحون (لندن ۱۸۷۲ء) دارد ، و دیباچه آن کتاب ص ۹۱ و افغانستان
تالیف جمال الدین احمد طبع کابل ۱۳۱۳ھ (خریطه در آخر کتاب) ،

حواشی این صفحه :- ۱ از ک افتاده است ، از روی نسخ دیگر افزوده شد ، ۲ آ : سعان ، ب ق : سعیان ، ب :
سعان ، ک : شعبان ، ـــ قاترمیر این کلمه را سغنان می خواند (ق ص ۲۲۴ ح ۱) ، زبده : شغنان ، ۳ آ ب :
عند ، ک : عند ، ق مثل متن ، زبده : عند ـــ قاترمیر این کلمه را وغند (= واخان) می خواند (ق ص ۲۲۱ ح ۲) ، ۴ در جمیع
نسخ : بامیر ، ۵ زبده : شاه سلطان محمود ، ۶ زبده : اجل نویان ، ۷ زبده : از جانب سمرقند خبر رسید ، ۸ آ ب ـــ ، ۹ آ ب ـــ ،

فرمود که آن صدفِ شرف را قبل از میعادِ وضعِ حمل بخراسان آورند[1]، و بموجب فرموده محفهای پادشاهانه ترتیب کرده بابا آغایان و خواجه سرایان از سمرقند متوجهِ خراسان شدند ونزدیک دار السلطنة هراة آغایان و خواتین استقبال نموده بباغ زاغان فرود آوردند* وعاشرِ جمادی الاولی بیکی کاغان زادهٔ همایون قدم از کتمِ عدم بحیّزِ وجود آمد و چهارشنبه پانزدهم ماه مذکور طوی بعظمت فرمودند[2]،

ذکر احوال ولایت خوارزم که درین سال هشتصد و پانزده داخلِ دیوانِ اعلیٰ شد

چون احوالِ خوارزم[3]* درین دفتر مسطور نشده رقمِ قلم آنست که از ابتداء جلوس فرّخ فال سال بسال بطریقِ اجمال باز نماید وشرحِ وقایعِ آن ولایت تقریر داده آید، وصورتِ حال آنست که در زمانِ[4] واقعه حضرت صاحبقران امیر موسیٰ[5] کا* 10

---

[1] ک: آوردند، آ ب: مثل متن، [2] زبده (۱۹۰ ا)؛ فرمان شد در باغ زاغان چهار طاقها و تعبیها ساختند اسباب طوی و مایحتاج آن مهیا کردانیده خیمها و خرگاهها با تختهای زر و نقره بجوشهاء لعل و مروارید مرصّع و مزیّن کردانیدند، انچه در روغا [وعاء] وسع گنجید و دست اجتهاد بردامن آن رسید از اسباب عشرت وعیش مهیا شد لعابان شیرین حرکات ومشعبدان حابک [چابک] طرفات هنرهای نمودند و بازیها بیرون می آوردند چند روز منجمان ماهر ملازم بودند تا در روز جمعه ثالث جماد الاوّل سنه خمس عشر و ثمانمایه موافق لوئیل درین مکان مبارک بیکی کما (کیا) خانزادهٔ همایون قدم از کتم عدم بخیر [بحیّز] با وجود آمد، [3] زبده: واقعات خوارزم [4] درزمان آن دولت (یعنی زمان شاه رخ سلطان)، [5] زبده: موسی کیا بموجب حکم و فرمان آن حضرت (یعنی تیمور)،

حاکمِ خوارزم بود و قوم قراتاتار[1] که آنحضرت ایشان را در هشتصد و شش از مملکت روم آورد چنانچه در مجلّد اول مفصل است در زمانِ سلطنت میرزا خلیل سلطان از ولایت[2] ماوراء النهر گریخته بخوارزم[3] رفتند* و میان ایشان و امیر موسی[4] کا آتش جنگ افروخته شد[5] و شرارِ شرارتِ قراتاتار نواحی خوارزم را سوخته عزم روم کردند،
و امیر* ایدکو[6] امیر الامراءِ شادی خان[7] از جانب دشت به طمع خوارزم متوجّه گشت و امیر موسی کا بماوراء النهر رفته[8] امیر ایدکو در رجب سنه ثمان و ثمانمائه[11] خوارزم را گرفت[9] و امیر انگا[9] را حاکم گذاشته بجانبِ دشت[10] رفت*،

و جمعی عراقیان در روزِ عید رمضان[11] از میرزا خلیل سلطان روگردان شده از سمرقند عزم خوارزم کردند و آنجا رسیده[12] پیر پادشاه بن لقمان پادشاه بن طغاتیمورخان را که در مازندران

---

۱ زبده: تاتاران روم — رک به شرف نامه یزدی ج ۲ ص ۵۰۱ ببعد برای آوردن تیمور قراتاتاران را،

۲ آ —، ۳ در زبده گوید: و بعضی ازیشان بجانب خوارزم رفتند،

۴ زبده: کیا (بهر موضع)؛ ۵ زبده (۱۹۱ ب): و تاتاران غلبه بودند نواحی شهر را غارت کردند و امیر کوکه (الخ)، ۶ این لفظ در نسخ مختلفه صورتهای عدیده دارد درین موضع و در سطور ما بعد: بآ ادکو (و گاهی ایدکو) بب همواره ادکو، و آ ادکو (و گاهی آدکو) نوشته است، زبده: ارکو (و در بعض مواضع، ادکو) — رک به لین پول ص ۲۲۹ برای ادیکو ([illegible]) رئیس نوگائی ها 'بادشاه گر قبچاق' و بهمان کتاب ص ۲۳۲ برای سنین خوانین خانواده اوروس و توقتامش، شادی بیگ (از آل اُرُوس) از ۸۰۲ تا ۸۱۱ (۸۱۰ در زامباور و لین پول امارک به مطلع ص ۲۳۲) فرمان فرما بود،

۷ زبده +: بادشاه دشت قفچاق، ۸ بعدش در زبده +: و جماعت تاتاران متفرق گشتند، ۹ ک: ابکا، آ: الکا، باق: انکا، بب: الکا، اک: افکا، زبده: انکا (و جائی: انک و جای دیگر: آنکه)، ۱۰ زبده: دشت قفچاق معاودت نمود، ۱۱ زبده +: سنه ثمان و ثمانمایه، ۱۲ در جمیع نسخ و ق: پر، زبده: پیر، — پیر یا پیرک از بیت جوچی خان از ۷۰۹ تا ۸۱۲ حاکم مازندران بود،

از مصافِ حضرت خاقان سعید گریخته[1] پناه بخوارزم برده بود بپادشاهی برداشته زرِ بسیار که میرزا خلیل سلطان بیشمار بایشان داده بود برسم نثار پریشان کردند و عازم مازندران شدند، وقصهٔ آمدن ایشان بمازندران سبق ذکر یافت[2]،

وامیر انکا[3] برقرار حاکم خوارزم بود تا در شهور سنه احدی عشر شادی خان[4] وفات یافته فولادخان پادشاه شد وامیر ایدکو بیوسون معهود صاحب اختیار بود و انکا[5] را طلبیده بغلجه[6] راحاکم خوارزم ساخت، و فولادخان در شهور سنه ثلاث عشر[*] فوت شده تیمورخان[7] پسر [تیمور] قتلغ خان پادشاه شد و قصدِ امیر ایدکو کرد و او منهزم بخوارزم آمده و یراق[9] کرده بجانب الوس رفت[*]، و در موضع سام که ده روزهٔ خوارزم [است][10] آجق[11] بهادر و غازان[12] ازجانب تیمور

---

[1] در زبده (۱۹۲ ل) گفته است که "بیر [پیر] بادشاه بن طغاتیمور که در مازندران از مصاف" تیمور گریخته بود" او نیز بخوارزم رسید بیش امیر انک رفت وحامی جماعت عراقیان کشته ایشان رایمن (ایمن ؟) کردانیده، عراقیان در خوارزم خرید و فروخت بسیار کردند" و با پیر بادشاه بیعت کردند" " و زر بسیار بر سروی پاشیدند و از خوارزم متوجه مازندران گشت — پیر بادشاه در ۸۰۹ از مازندران بخوارزم رفته، رک به ص ۷۷،

[2] رک به ص ۵۵ و ۶۴ بعد، [3] ک : ایکا، با : انکا، آ : الکا، زبده : آنکه، [4] زبده : شادی بیگ [بیک] خان، [5] ک : ایکا، [6] ک : بغلجه، آ : لعلجه، با ب : نعلجه، اک : بغلجه، ق (ص ۲۲۶) : Bagledjeh، زبده : تغلجه، [7] بقول لین پول ص ۲۳۲ پولاد از ۸۱۰ تا ۸۱۵ فرمان روائی کرد، [8] از روی آ و زبده، در با نام این بادشاه را قتلغ تیمورخان نوشته است، نیز رک به ق ص ۲۲۶، [9] زبده : و بعد از دو سه ماه براق [یراق] لشکر کرده باز جانب الوس روانه شد، [10] ک — ، از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد و ق مطابق است بآنها، [11] با : آجق، اک : اجو، ق (ص ۲۲۶) : Adjik، زبده : احق، [12] زبده : حازان، با : فاذیان، [*] نغلجه زیر لیست که بندی آن رانیکه خوانند،

خان باور رسیدند و عزم رزم کردند[1]، بغلجه[2] که پیش ازین حاکم خوارزم] بود بقتل
آمده امیر ایدکو شکسته بخوارزم رسید، و این حال اوائل سنه اربع عشر[ة] بود، دکنه
و غازان متعاقب بخوارزم آمدند و امیر ایدکو را شش ماه محاصره کردند، درین ولا
خبر آمد که جلال الدین سلطان پسر تغتمش[3] خان تیمور[4] خان را شکسته اردوی اورا
غارت کرد و تیمور خان میرسد، و قاصد جلال الدین سلطان پیغام رسانید* که
پیش ازین تیمور خان بود برای او شمشیر می زدید اکنون من خان شدم[5] سعی نمایید
و ایدکو که دشمن ماست بدست آرید[6]، باز جلال الدین سلطان ا کس فرستاد که (۲۲۹ ب)
اگر ایدکو پسر خود سلطان محمود و خواهر[7] جلال الدین که همین پسر داشت* فرستد و
سکه و خطبه [[8] بنام ما کند با او جنگ نکنید و متوجه شوید، امیر غازان که[9] خواهر جلال الدین
سلطان در عقد او بود* میل صلح نمود و[10] دکنه که] خواهر تیمور خان داشت آن خبر نا بود ۱۰

---

[1] زبده +: در اوائل سنه اربع عشر و ثمانمایه، [2] آ: معلجه، با: بغلجه، بب: بغلجه، اک: تقلجه، ق: Bagledjeh، زبده: تغلجه، [3] آ: نقمش، با: تعلیتمش، بب: بقمش، زبده: تغمش، [4] زبده (۱۹۲ ب): با تیمور خان یاغی شد و جنگ کرده اورا بشکست، و اردوی اورا غارت کرده و تیمور خان با معدودی چند از پیش ایشان بگریخت، در عقب این خبر ایلچی از پیش جلال الدین سلطان بخوارزم رسید قلتقبوقا نام و استمالت نامه از جلال الدین سلطان بتمام امرا (که) از قبل تیمور خان خوارزم را محاصره داشتند مضمون رسالت آنک، [5] آ: شده ام، زبده مثل متن، [6] آ، آرند، [7] زبده: خواهر جلال الدین سلطان که همین سید محمود پسر ادکوا (کذا) داشت، [8] در ک ندارد، از روی آ و دیگر نسخ ثبت شد، [9] زبده -، [10] زبده (۱۹۳ ب): فاما امیر دکنه راضی نمی شد در اثنای این حال خبر رسید که تیمور خان که از پیش جلال الدین سلطان گریخته بود نزدیک رسیده است و می رسد و چون ان لشکر او بدر خوارزم فرستاده بود با عتماد آنک لشکر منست متوجه آنطرف گشته و امیر غازان بجهت آنک خواهر جلال الدین [داشت شیوه؟ جلال الدین؟] سلطان بود و امیر دکنه شیوه تیمور خان بود و او نیز خواهر تیمور خان را داشت و دکنه قطعا بر صلح امیر ادکو راضی نشد[11] در اثنای این حال خبر رسید که تیمور خان که از پیش جلال الدین سلطان گریخته بود و نزدیک رسیده است — با، بب، اک: تیمور خان (بجای تیمور مغلوک)،

انگاشت، درین حال تیمور مغلوک نزدیک خوارزم رسید[۱]، غازان دکنه را بشراب مشغول کرده نوکر خود جانخواجه[۲] را فرستاد تا تیمور خان برگشته بخت را بقتل آورد، وجلال الدین سلطان شنیده از امیر غازان منت دار شد و[۳] نشان فرستاد که غازان خانِ[۴] ماست فرمودهٔ او را حکم ما دانید، و امیر دکنه برای تیمور خان عزا داشت[۵]، و از امراء محاصره خضر اغلان بجهت اروغ[۶] بزرگتر بود، بعد از و دکنه، بعد ازیشان غازان، درین حال از همه زیادت شد، و امیر ایدکو صلح کرد و او بیرون آمده یکدگر را طوی دادند و امراء ترک محاصره کرده متوجهِ جلال الدین سلطان شدند،

قجولای[۷] بهادر در موضع بلوقیا[۸] بدیشان رسید و بطعنه گفت : خوارزم

۱۰ ناگرفته چرا بازگشتید ؟ امراء گفتند : ما مدتِ هفت ماه تمام محاربه و محاصره کرده باده هزار مرد نتوانستیم گرفت، ترا خود سه چهار هزار مرد بیش[۹] نیست صلاح بازگشتن است که ما سخنِ صلح گفته ایم و او پسرِ خود را پیش خان میفرستد، قجولای گفت : یک نفسِ من ایدکو را کافیست[۱۰]،

باین غرور عزم خوارزم کرد، و امیر ایدکو خبر یافته استقبال نمود، چون لشکرِ او کمتر بود براه مکر و فریب شب مراحل می پیمود [۱۱ و روز پنهان می بود]،

۱ک : خانخواجه، تصحیح از روی آ و ب ب د آ و زبده و ق و اک —، ۲ زبده + : چند بهادران دیگر با او تعیین کرده که بروید و تیمور خان را بقتل آورید، ایشان برفتند و تیمور خان را بقتل آوردند،

۳ زبده : و فی الحال ایلچی فرستاد مضمون آنکه، ۴ زبده : قائم مقام (بجای خان) ۵ زبده + : اما چون این حکم جلال الدین سلطان برسید او از اشارت [امارت ؟] لشکر معزول شد، ۶ زبده : اورق، ۷ آ : قحولای، اک : قجولای، زبده : قحولای ، ۸ فقط زبده : برقوقیا، ۹ بعدش در زبده + : حالا خود چهار هزار سوار دارم، ۱۰ ک —، از روی نسخ دیگر و ق نوشته شد، فقط زبده : و بروز فرمود [فرود] می آمد،

چون نزدیک رسیدند[۱] امیر ایدکو لشکر خود را دو بخش کرد* و جمعی را فرمود که چون بیاغی رسند جنگ پیش برند و هزیمت شده* پریشان شوند و گفته بود که نمد کهنه و جل اسب و توبره بر[۲] شکل بوقچها بسته* در وقت گریز هر طرف اندازند، چون امیر قجولای رسید و مردم امیر[۳] ایدکو جنگ پیش برده گریختند لشکر قجولای بتصور آنکه یاغی همین بود از حرص[۴] اُلجا در قفای هزیمتیان تاختند بیت

از آدمی عجب چه[؟] که ماهی در آب نیز جانرا ز حرص در سر کار[۵] دهان کند*

از طرف دیگر امیر ایدکو بهادر با تیغهای رخشان و سنانهای درفشان[۶] رسید، قجولای با آنکه لشکر او در پی یاغی رفته بود جز جنگ چاره ندید و کوششهای بهادرانه و حملهای دلاورانه کرده عاقبت بقتل آمد، و امیر ایدکو سر او را بخوارزم فرستاده فرمود که توق او را برپای کردند و نقاره چپان او نقاره میزدند و یاغی که در پی ۱۰ اُلجا رفته بود توق خود را دیده جوق جوق میرسند و در دام بلا افتاده گردن در ذل غل و دست در قید بند میدادند تا باین تدبیر هزار آدمی دستگیر شدند، و لشکر امیر ایدکو غنیمت گرفته بخوارزم باز آمدند و اسیر از ابندهای گران نهاده برعایا سپردند مقرر آنکه از بندیان هر که گریزد نگاه دارنده را بقتل آورده محله او را غارت کنند، و مردم شهر در زحمت افتادند،

---

[۱] زبده +: امیر ادکو کمتی [کمکی] بیدا ساخته لشکر خود را فرمود که اینجا توقف کنید تا از زمان که ایشان از ما بگذرند و در کوچ باشند ما خود را بر ایشان زنیم مردم خود را دو گروه کرد، یک قوم را بر کنار جکی [جنگلی] تعیین کرد که جون لشکر یاغی برسید می باید که صف کشیده آغاز محاربت کنید و جون ایشان حمله کنند هزیمت شوید،

[۲] زبده: برشکل بخچها [بقچها؟] بر قفجه بندد،

[۳] فقط آ، [۴] ق: حرض، [۵] زبده: سرور کار جهان،

[۶] بعدش در زبده +: عنان گشاده و سنان کشیده،

و درین سال یعنی [سنه[1] خمس عشر[ة]] حضرت خاقان سعید[2] لشکری نامزد خوارزم
فرمود، از امرای خراسان[3] امیر علیکا[4] و امیر الیاسخواجه با سپاه گران روان شدند
و از ماوراء النهر امیر[5] موسی کا با پنجهزار سوار عازم آن دیار شد* و نزدیک خوارزم
بهم پیوستند، و در آن زمان مبارکشاه پسر امیر ایدکو حاکم بود و بیکیجک[6] امیر دیوان
و صدر[7] قاضی*[8]، چون خبر لشکر محقق[9] شد اعیان ملک جمع آمده مشورت کردند[10] اکثر
صلاح در صلح میدیدند و بعضی براه جلا می رفتند، و باقی جنگ و کارزار اختیار
میکردند، درین اثنا امیر علیکا[11] ایلچی فرستاده استمالت گونه داد، و صلح جویان
ساوری بیرون فرستادند[12] و اکثر [مردم[13]] خوارزم دل بر صلح نهادند، نوکران
(۲۹۵ ر) امیر سید علی ترخان (ورق ۲۹۵) و امیر الیاسخواجه بطرفی رفته بودند[14] و جمعی را کشته
۱۰ و اسیر گرفته، خوارزمیان متوهم شدند و جمعی که اهل جنگ بودند جرأت نمودند
و غلبهٔ تمام از خاص و عام بیرون آمده جنگ در پیوست، و[15] چون سخن صلح
درمیان بود و لشکریان هر طرف پریشان خوارزمیان آن روز تا شب

---

۱ ک ب، از روی آ نوشته شد، ۲ زبده +: بمشورت و صواب دید امراء،
۳ در زبده +: امیر علی ترخان، ۴ با و ق +: کوکلتاش، در زبده نامش علی کیاست،
۵ زبده: حضرت مخدوم ..... مغیث الحق والدین الغبیک گورکان پنج هزار سوار مصاحب امیر موسی کیا
تعیین فرمود که باتفاق آن لشکر متوجه خوارزم شوند، ۶ زبده: بیلیک، ۷ زبده:
صدر که قاضی بود، صاحب اختیار مملکت این سه کس بودند، ۸ آ: مقرر،
۹ زبده: علی کیا، ۱۰ زبده: آوردند، ۱۱ از روی زبده،
۱۲ در زبده +: و خرابی بسیار کرده، ۱۳ زبده: و لشکر امرا بسبب آنکه صلح درمیان بود
استعداد جنگ ناکرده متفرق بودند؛ و بلی [پلی] بسته بودند بعضی از لشکریان پل بگذشتند و بعضی هنوز نگذشته بودند
که جنگ در پیوستند و شهریان دران روز جنگهای سخت کردند،

جنگ سخت کردند[۱]، وشب آوازه انداختند که امیر ایدکو و چنگیز[۱] اغلان رسیدند ونقارهٔ شادیانه زدند، امرا روز جرأت[۲] ایشان دیدند وشب خبر ایدکو شنیدند[۳] هم درشب عنان بعزم مراجعت تافتند، وخوارزمیان[۴] درعقب آمده احمال واثقال گرفتند[۵]،

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیّر شده[۶] فرمود که امیر سید علی ترخان و امیر شاهملک[۷] عزم رزم خوارزم نمایند، ولشکر ماوراء النهر نیز پیش ایشان آیند[۸] وآنحضرت هرکرا دانست که درآن نوبت بر رعیّت ظلم کرده بود عتاب وخطاب فرمود وفرمود که چون درین کرّت بتوفیق الٰهی خوارزم مسخر شود ازآنجماعت که درآن نوبت جرأت نموده اند انتقام کشند[۹] و باقی رعایا را آسیبی نرسانند،

۱۰ امراء نزدیک خوارزم رسیده شنیدند که پسر امیر ایدکو مردم خوارزم را خرخشهٔ

---

[۱] ب: جنکیز، آ: جنکر، اک آ: جنکیز، زبده: جنکز، [۲] فقط با: زور درحرب [زبده: چون روز از ایشان جراتی دیده بودند ودرشب آن خبر شنید]، [۳] بعدش در زبده: تصور کردند که این خبر راست [است] پلی که بسته بودند آن را آتش زدند الخ،

[۴] آ با ب اک: بهادران خوارزمی، [۵] بعدش در زبده (۱۹۶ ب) +: در ذی الحجّه سنه ست عشر وثمانمایه عساکر ماوراء النّهر که بخوارزم رفته بودند بدار السّلطنه سمرقند رسیدند، و باقی امراء که بجانب خراسان رفته بودند چون خبر آن حادثه به بندگی حضرت سلطنت شعاری رسانیدند آتش حمیّت زبانه زد، [۶] در زبده برینها اسمای امراء ذیل را افزوده است: شیخ لقمان، یادگارشاه، فرمان شیخ، نوشیروان برلاس، [۷] در زبده گفته است که بماوراء النهر نیز فرستاد که لشکر بخوارزم روانه گردانند "ایشان نیز کرت ثانی ساختگی لشکر کردند و متوجه شدند امیر سلطان شاه برلاس و دولت خواجهٔ عناق و امیر اسکندر رهند و بوتا"، [۸] فقط آ: ستانند،

بسیار کرده و مالِ بیشمار گرفته بدین بهانه که شما طرفِ مخالفان داشتید و ساوری بیرون بردید، و بعضی را کشته و جمعی را مقیّد ساخته، خوارزمیان ازو متنفر اند[1] و نیز شنیده اند که حضرت خاقان سعید کسی را که بر رعیّتِ خوارزم ظلم کرده گوش و بینی بریده، و بدین جهت رعایا طبعاً مایل این طرف اند، و پسر ایدکو متوهّم شده بجانبِ پدر گریخت، و امراء این اخبار تحقیق کرده بظاهرِ شهر فرود آمدند، و سادات و علماء و اعیانِ شهر با ساوری و پیشکش بیرون آمده شهر تسلیم کردند، و امراء مظفّر و منصور بجانبِ خراسان و ماوراء النهر بازگشته،

و امیر شاهملک چند روز ضبطِ امور و نسقِ مصالح جمهور و نظمِ قواعدِ مملکت و وضعِ قوانین معدلت فرمود و بمقتضی رای رزین[2] و خاطرِ دوربین تمام مهامِ خواصّ و عوامّ سرانجام نمود، و نوکرانِ نیک بمحافظت آنجا باز داشته متوجّه پایهٔ سریر اعلی شد و اوایل[3] سنه ست عشر[*] بدار السلطنه هراة رسید و بنوازشِ فراوان مخصوص گشت، و بعد از چندگاه حکومت خوارزم بدو مفوّض شد[4] و تا آخرِ ایّامِ حیوة در تصرّفِ او بود،

ذکرِ احوالِ فارس و عراق و گرفتن میرزا اسکندر شهرِ قم[5] را

میرزا اسکندر چون در ممالک فارس و عراق فرمان فرمای علی الاطلاق شد قصدِ تسخیرِ بلدهٔ قم کرد و چند ایلچی بطلب خواجه محمد قمی فرستاد، و از مردم خواجه امردی[6] خوش شکل بود او را نیز طلبید، و خواجه بهیچ وجه ملتفت نمی شد میرزا

---

[1] زبده : ازو متنفر گشته بودند، [2] ک : زرین، تصحیح قیاسی است، [3] زبده : در اوائل شهور سنه ست عشر و ثمانمایه، ک : بسنه ست و عشر[*] بعدش در زبده + : و مذ تهای ، [5] آ — ،

[6] فقط ک : مردی، در زبده ذکری ازین امر نیست ، [*] آ با بب اک : خواجه محمد،
— محمد قمی کوتوال قلعه گیو بود در ۷۹۵ھ بهنگام ایلغار امیر تیمور بآن نواحی (زبده ۱ : ۵۸۷)

اسکندر عزم محاصرهٔ قم نمود و قلاع نواحی آن را مسخّر فرمود و کوتوال قلعهٔ گیو[1] علی دمه سر نام را مقیّد به درِ قم بُرد و در قم مردم جنگی بسیار بودند، جنگهای سخت کردند، و میرزا اسکندر را کاری از پیش نمی رفت[2]، درین حال نصر الله صحرائی حاکمِ ساوه اندیشید که هرگاه قم فتح شود نوبتِ ساوه خواهد بود و با آنکه میان اُو و محمد قمی نیک نبود عمزادهٔ خود عماد گور را با چند سپاه جَلد بمدد فرستاد و خواجه محمّد را بدان سبب قوّت و شوکت زیادة شد، میرزا اسکندر از[3] ظاهر قم برخواسته خواست باصفهان رود، مظفّر فراهانی که معتمد خواجه محمّد بود کتابتی پیش میرزا اسکندر فرستاد و پیغام داد* که: اگر حکومت مالي قُم بمن تفویض کنند و بعهد و[4] سوگند موکّد سازند شهر تسلیم کنم، چون عهد و پیمان استحکام | یافت (۲۹۵ب) آن نمک بحرام آغاز مکر و فریب کرد و با خواجه محمّد راست آورد که رعیّتِ قم که ۱۰ اکثر در قلعه بودند بشهر روند تا محافظتِ شهر نمایند و مردم را در شهر متفرق ساخت، و خود با خواص و برادرزادهٔ خواجه محمد امیر محمود[5] در شهر برسمِ محافظت گشته در هر جا بهر بهانهٔ ملازمانِ امیر محمود را می گذاشت چنانچه با امیر محمود

---

[1] بعدش زبده + : چون قلعه کهو و غیره، [2] فقط با: کبو، ق مثل متن زبده (سه بار): کهو (عبارت زبده درین موضع: در قلعه کهو شخصی بود کوتوال از قبل خواجه محمد قمی علی دمه سیر نام او را گرفت) دَمَه آلت دمیدن آهنگران است، [3] در زبده +: باوجود که بغت [نفت ؟] بر دیوارها زده [زده] بودند (و) آب در خندق انداخته که دیوار ریض [ربض] و سور شهر خراب شود فتح آن میسر نشد، [4] زبده: را [از] در قم برخاست و امیر عبد الصّمد را در قلعه کهو بگذاشت و امیر عبد الله بروانجی را بمساعدت او تعیین کرد و بعد از ان بجانب اصفهان معاودت نمود، بعد از چند روز مظفر فراهانی که نائب خواجه محمّد قمي بود مکتوب پیش امیرزاده اسکندر و امرای او نبشت، [5] ک: -، [6] زبده: محمود بن خواجه ابراهیم بن خواجه عماد قمی، [7] ک: می گشت، [8] آ با ب مثل متن و ق موافق با آنها، (زبده: و بهر موضعی که میرسید یک ده (دد) هزار ملازمان امیر محمود انجا تعیین می کرد که بمحافظت مشغول باشند)،

بیش تر از پنج شش کس نماند[1] از دروازه کنکان بیرون رفته امیر محمود را گرفت*،
و فوجی از لشکر میرزا اسکندر که بمشورت مظفر کافر نعمت در خانقاه خواجه علی
صفی در بیرون همین دروازه بودند از کمین غدر بیرون آمده در شهر ریختند و
امیر محمود را مقیّد بپای قلعه بردند، خواجه محمد را در قلعه چندان کس نبود که بدفع
یاغی قیام تواند نمود بضرورت بیرون آمده، و اورا باصفهان بردند و خواجه
محمد را با برادرزاده[2] بقتل آوردند، و حکومت قم رجوع بعبد الله پروانچی شد
و ضبط مال حسب المعاهده بمظفر مقرر گشت و میرزا اسکندر درین سال اصفهان
را تختگاه ساخت[3] ع

اصفهان را صفای دیگر شد

ذکر احوال مملکت آذربایجان و امیر قرا یوسف[4] ترکمان

امیر قرا یوسف اواخر سنه اربع عشره و ثمانمائة در الاطاق ییلاق کرده اوائل سنه
خمس بدیار بکر رفت[5] و جهت پسر خود پیر بداق*[6] که[7] اورا به پادشاهی برداشته
بود چنانچه مذکور شد* طوی بزرگ ترتیب نمود و هزار گوسفند و یکصد مادیان
ذبح فرمود و امراء و اعیان آذربایجان و کلانتران ترکمانان را اسپان[8] نامدار*

---

[1] زبده: متوجه دروازه کرکان شد و گفت بیرون دروازه احتیاط کنیم چون از دروازه بیرون رفتند مظفر فرهانی امیر محمود را بگرفت،

[2] بعدش در زبده + بعد از تعذیت [تعذیب] بسیار،

[3] بعدش در زبده + : و اکثر عراق عجم و تمامت ممالک فارس در تخت [تحت] تصرف آورد،

[4] بعدش فقط در آ + : بن قرا محمد،

[5] در زبده + : که امیر قرا عثمان دران جانب بود،

[6] ک آ : پر بداق، با (دق و زبده) : بوداق،

[7] زبده: و جند کاه بود که اسم سلطنت بنام پسر پیر بوداق کرده بود چنانچه ذکر آن گذشت، ـــ رک به ص ۲۱۴ س ۱۱،

[8] زبده: اسب خاصه،

و پوستینهای زرنگار[1] داد و عمامهٔ سپاه را رعایت کرد، وصورتِ واقعه آن است که از
سردارانِ روزگار که نامِ ایشان بر اوراقِ لیل ونهار نگاشته اند کسی لشکری آراسته تر از امیر
قرایوسف نداشته، فی الجمله بعد از طوی متوجه بدلیس شده، والیِ آنجا امیر شمس الدین شرایطِ خدمت
بجا آورده[2] و از آنجا بقلعه ساور رفته[*] جمعی[3] بمحاصرهٔ آن باز داشت وبماردین آمده خزائن در
قلعه آن نهاد و کوتوالی[4] آن به قرابهادر داد[*] و بطرف آمد[5] و امیر قراعثمان روان شد
و مزروعاتِ آمد و جرموک[6] را چرانیده، اهالی[7] جرموک[*] امان طلبیدند و امیر قرایوسف
بقرار[8] آنکه هزار اسپ تسلیم نمایند امان داد[*] و ایشان در ادا تعلل نموده امیر یوسف
بغلبه قلعه را مسخر ساخت وقتلِ[9] عظیم شد[*]، و از آنجا[10] بشهر ارغن آمد و امیر قراعثمان بمحاربه
پیش آمده و شکست یافته بقلعه متحصّن شد[*] و امیر قرایوسف شهر غارت کرده[11] و بعزمِ معاودت
از آبِ فرات عبور[12] نموده متوجه صحرای موش گشت[*] و لشکر اجازت داده[13] بتبریز آمد،
وشنید که لشکرِ او که باردبیل رفته بودند بر اولاد جاگیر[14] دست نیافتند و امیر بسطام

---

[1] زبده: بتکلف، [2] زبده: ازانجا براه کوه حجران (کذا) روانه شد وبقلعه ساور (کذا) که در چهار روزنگی ماردین است نزول فرمود، [3] با: جمعی را، [4] زبده: کوتوالی آن قلعه بمبارزان قرار داد، [5] زبده (مکرر): امد، [6] زبده —، اما جردوک در سطور آینده، [7] زبده: آهالی آن نواحی، [8] زبده: عذر ایشان مقبول فرموده فرمان داد که هر کرا اسب که در میان ایشان باشد بدهند ویک روز دیگر بجهت آوردن اسبان توقف نمود، [9] زبده: وبسیاری بقتل آمدند تا بقهر وغلبه شهر بستند (بستدند) وخانها و بازارها آتش زدند وبسوختند ودرختان قلع کردند وعمارات باغات مندرس کردانیدند، [10] زبده: ازانجا معاودت نمودند متوجه قلعه شهر ارعن (کذا) شد امیر قراعثمان در حوالی جردوک بر سر کوهی بلند متحصن کشت وامیر یوسف بپای قلعه ارعن نزول فرمود، [11] آ: فرمود، [12] زبده: عبور کرد براه حماچون (کذا)، متوجه وادی موش شد، [13] زبده: خود در صحرای الاطاق بعیش وعشرت مشغول کشت بعد از چند روز ازانجا متوجه بتبریز کشت، [14] ک زبده: جاکیر،

در سلطانیه[1] است،

امیر قرا یوسف عزم عراق عجم کرد و اواسط[2] جمادی الاخری* بسلطانیه آمد و نامه[3] و پیغام در سمع اولاد جاگیر جاگیر[4] نیامد[5] و از سر[6] قهر اماکن و مساکن سلطانیه ویران شده، امیر یوسف بیستم[7] رجب بتبریز بازگشت،[8] از جانب تراکمه قراباغ و شروان فارغ نبود،

دوازدهم شعبان* از تبریز ایلغار کرد و بقراباغ آمده ایلچی پیش ابراهیم فرستاد و او را بصلح پیغام داد، امیر سیدی[8] احمد شکی و کشتندیل گرجی[9] با امیر شیخ ابراهیم اتفاق نموده بصلح در نیامدند، و امیر قرا یوسف از آب [ارس][10] گذشته از طرفین جنگ بسیار کردند* و امیر شیخ ابراهیم و برادر او شیخ بهلول و کشتندیل گرجی با[11] غلبه بسیار* گرفتار شدند، و امیر قرا یوسف کشتندیل گرجی و برادران او را با سی صد نفر از ازناوران[12]* گرج بتیغ آبدار آتش دوزخ فرستاد و شماخی را غارت کرده بآذربایجان[13] آمده* صد[14] تومان چهارپای[15] رانده، بیشتر بسبب سرما تلف شدند،[16] و امیر شیخ ابراهیم ۱۰

---

[1] زبده: قلعه سلطانیه، [2] زبده: در دوشنبه جمادی الآخر سنه خمس عشر و ثمانمایه، [3] زبده: و چند نوبت کسان پیش امیر بسطام فرستاد ... مفید نیفتاد رجای نامه .... نیامد، [4] یا: جاگیر، [5] آب اک: اثر، [6] زبده: در روز چهارشنبه بیستم، [8] و آن تراکمه و لشکریان که در قشلاغ قراباغ اران [آران] بودند متردد خاطر شد که مبادا که از طرف شروان خربی [خرابی؟] واقع شود ترتیب لشکر کرده در روز شنبه ثانی عشرین شعبان سنه خمس عشر و ثمانمایه الخ، [8] زبده: سید، [9] در آ (مصحفاً): کرجی، زبده بعدش +: و امرای گرجستان که با او (یعنی ابراهیم) متفق شده بودند، [10] از روی آب ب اک ق، در زبده گفته است: و در منتصف رمضان از قراباغ برآب قاینی (کذا) زده عبور فرمود، و چون بدان طرف رفت لشکر امیر شیخ ابراهیم در حرکت آمدند و آتش حرب برافروخت، [11] زبده: با برادرش و بیشتر سرداران گرج [12] ک: اززناوران، یا: ارناوران، ب اک: ازارناوران، برای ازناور که بزبان گرجی بمعنی شریف و بزرگ قوم است رک بتاریخ جهانگشای جوینی ۲: ۳، ۲۷۱ ح ۳، [13] زبده: و از شروان بجانب آذربایجان مراجعت نمود [14] زبده: قریب صد، [15] زبده +: از اسب و اشتر و گاو و گوسپند، [16] زبده +: و امیر یوسف در روز پنجشنبه سلخ شوال سنة المذکور بدار السلطنة تبریز نزول فرمود،

و شیخ بهلول و مولانا ظهیر الدّین قاضی[1] را مقیّد به تبریز آوردند و جمعی که بصلح راضی
نمی شدند بحبس و قید مبتلا گشتند (ورق ۲۹۶) امیر یوسف با امیر شیخ ابراهیم (۲۹۶ر)
مقرّر کرد که آلات[2] مرصّع* که در مجلس[3] شروان می داشته بخزانه سپارد[4] و شیخ بهلول
دویست تومان عراقی و مولانا قاضی صد تومان فرود آورده خلاص شوند، و اموالِ
مقرّری بادا رسانیده شیخ بهلول و قاضی اجازت یافتند[5] و امیر شیخ ابراهیم در تبریز
مانده، اوّلِ[6] بهار عنایت و احسان و کرامتِ امان شاملِ روزگار او شده عازم دیار خود
گشت، و امیر یوسف آخر محرّم سنه ست عشر(ة) بییلاق اوجان رفت* و منصور
برادر زادهٔ بسطام در تبریز محبوس بود،

وقایع سنه ستّ عشر(ة)

حکایت تزویج میرزا[7] محمّد* جهانگیر بن میرزا[8] محمّد سلطان ۱۰

حضرت خاقان سعید امتثالِ اوامرِ الٰهی نموده خواست که بر سنن[9] نبوی گوهرِ
شب افروز که دُرّ[10] دُرجِ سلطنت بود با کفوی مناسب امتزاج داده ازدواج فرماید
و اندیشهٔ عالم نورد در اطرافِ جهان جولان نمود و رقمِ این کار بر احفادِ حضرت
صاحبقران کامگار قرار فرمود و میرزا محمّد جهانگیر بن میرزا محمّد سلطان معیّن شد
و ارکانِ دولت و اعیان حضرت نثارها آورده زر افشانیها کردند، و چند دستِ رختِ

---

[1] زبده: بسر مولانا قاضی بایزید، [2] زبده: آلات ..... از طلا و نقرهٔ مرصعه، [3] ب: با، [4] در زبده تاریخ رخصت مراجعت شروان که شیخ بهلول را ادادند دارد یعنی روز پنجشنبه سابع عشرین ذی الحجه ۸۱۵ھ، [5] زبده: تتمه فصل زمستان در تبریز گذرانید و چون بوی بهار بمشام عالمیان رسید در روز پنجشنبه بیست و نهم محرم سنه ست و عشر و ثمانمایه بطرف اوجان و ییلاق سهند توجه نمود، [6] زبده: امیرزاده، [7] فقط ب، [8] ب: سُنَن سُنَن (بجای سنن)، [9] ک: دُر

فرّاش خانه از خیمه و خرگاه و مطبخ و آبخانه و سایه‌بان[1] و شامیانه مرتّب گشت، بغالِ هلال نعال و اسبانِ صبا رفتار و بختیان کوه پیکر هامون گذار قطار قطار[2] بیحساب در شمار آمد[2] و مجلس بسانِ آسمان بانوارِ کواکب آراسته و چون بوستان[3] بانواعِ ازهار[3] پیراسته گشت، و منجمانِ ماهر طالع وقت اختیار کرده سادات و قضات و اکابر و اشراف را بباغِ زاغان آوردند و چهاردهم[4] جمادی الاخری[4] دُرّی که در صدف سلطنت پرورده بود در عقدِ نکاحِ دُرّی برجِ دولت میرزا محمد جهانگیر آمد ع
مبارک باد این عقدِ همایون!

ذکر قشلاق فرمودن حضرت خاقان سعید در مازندران بعزم یورشِ[5] آذربایجان[6]

۱۰ از آن[6] زمان که واقعهٔ هایلهٔ بادشاهِ سعید شهید معزّ الدین میرزا امیرانشاه در

---

[1] آ با: سایبان، [2] زبده: ونقد وجنس بے حد و شمار نظم }:- از کمر ریز سلاطین و زرافشان ملوک / شام را در در کنار و صبح را زر در دهان
اکالیل مجوهر و حلاحل (کذا) معنبر ملبوسات فاخر مرصّع بفنون (بفنون) جواهر مهذب (مهذب) و مرتب اسباب طرب (د) نشاط ساخته و برداخته تعبیهای که رشک کنبد مقرنس بود بسته شد جمنهای باغ را در فصل تابستان کلهای (ی) ارغوانی و حلهای زعفرانی بدید آمد و بانواع اسلحه و الات مصقل از هر کوشه جون آفتاب می تافت، [3] اک بب: بانوار ازهار، با: بازهار انوار، زبده: و بوستانے بانوار ها بیراسته، [4] ک: جهاردهم جمادی الآخر، زبده: روز بنجشنبه جمادی الاخر سنه ست عشر و ثمانمائه، [5] زبده (۲۰۳ ب): و عزیمت یورش عراق و آذربایجان، [6] رک بر ص ۱۱۲، صاحب زبده می گوید که حضرت سلطنت شعاری را عزیمت قشلاق و مازندران ازین سبب شده بود که بعد از واقعه "حضرت امیر بزرگ" انقلاب بسیار در بلاد عراق عرب و آذربایجان بوقوع رسیده بود و قضیهٔ هائلهٔ امیر و امیرزاده امیران شاه بهادر واقع شده و قرا یوسف ترکمان در آن بلاد دست تسلط بر آورده و پای از حدِ خود بیرون نهاده" (باقی حاشیه بر صفحه ۲۴۵)

آذربایجان واقع شد پیوسته حضرت خاقان سعید عزمِ یورشِ آذربایجان داشت و نقش انتقامِ مخالفان بر لوحِ اندیشه می نگاشت، و از جهتِ حدوث وقایع که در بلاد ماوراء النهر و خراسان تا حدودِ هندوستان بوقوع می پیوست چنانچه شرحِ آن معروض گشت آن عزیمت در عقدهٔ تاخیر مانده بود*، اکنون چون بعونِ عنایت یزدانی و تائیدِ دولتِ آسمانی مجموع آن بلاد مضبوط شد و خبر انقلاب عراق عرب و مملکت آذربایجان و استیلای امیر قرا یوسف ترکمان بمسامع جلال رسید آنحضرت عزیمتِ تسخیرِ عراق و آذربایجان فرمود، و فرمانِ[1] جهانمطاع باطراف ارسال نمود مقرر آنکه لشکرهای ماوراء النهر و خوارزم از آن حدود بر خبر بوده احتیاط نمایند و باقی لشکرها بموعدِ لَا یَسْتَأْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ*[2] [رسیده باشند؟]، و آلاتِ مقاتله و ادواتِ مقابله ترتیب یافت، لشکرهای چون کوهِ آهن و دریای موج افگن منتظم گشت بیت ۱۰

سپاهی کوه[3] پیکر* فوج بر فوج چنانک[4]* از روی دریا موج در موج

سراسر[5] با سنانهای زرهِ سم ز سرتا پای در آهن شده گم[6]

(بقیه حاشیه ص ۲۴۴) در همان ایام که آن صورت بوقوع پیوست "حضرت سلطنت شعاری" را داعیهٔ حرکت بدان جانب بود "فاما فتنهای که در بلاد ماوراء النهر و خراسان و بلخ و طخارستان و زابل و کابل تا هندوستان بسبب اختلاف حضرات سپاه و هوای اعیان مملکت بوقوع بپیوست..... مانع و دافع رکضت همایون بود"۔ آ ب ب: میرانشاه (بجای امیرانشاه)، ۔ رک: ص ۲۹۵ که مضمونا انجام دارد،

حاشیه این صفحه :۔ [1] زبده : در رجب سنه ست عشر و ثمانمایه باحصار [باحضار] لشکرها مثال همایون بنفاذ انجامید که از مواضع خود در حرکت آیند و بوقت میعاد بمحل معلوم لا یستأخرون الخ رسیده باشند، و عساکر ماوراء النهر و خوارزم را فرمان شد که هم دران ولایت از حدود و جهات بر خبر باشند، ــــ آ : باطراف ممالک (بجای باطراف)، ــ "ولا یستقدمون" را در آ ب ب آ و ک ندارد، [2] در مطلع ندارد، در زبده وارد، [3] زبده : بی کرانه، [4] ک : چنان کز، ب ب و زبده مثل متن، [5] کذا ایضا در زبده (۲۰۴ ب) و + : گرفته هر طرف شیران جنگی ٭ کمان چاچی و تیران [تیر] خدنگی ٭

وچند زنجیر فیلِ کوه پیکر عفریت منظر که از سمرقند آورده بودند در مقدّمه مقرّر شده، هر یک بضخامتِ جثّه کوهی جسیم و بدرشتیِ هیکل طودی عظیم بیت

همه ژنده فیلان گردون شکوه — بتندی چو دریا بهیکل چو کوه

و[1] آنحضرت هژدهم رجب[*] از دار السلطنه هرات نهضت فرمود و چون[2] لشکرِ منصور

(۲۹۶ ب) به نیشاپور رسید رای انور مصراع

کافتاب از فروغ آن تابیست

چنان اقتضا نمود که مکتوبی بجانب میرزا اسکندر روان فرماید و از عزیمت همایون اعلام نماید، و دبیر روشن ضمیر نامه باین عبارت در کتابت آورده :

صورتِ مکتوبی[2] که بمیرزا اسکندر فرستاد

۱۰ فرزندی اعزّی خُلّد ملکه، بسلام مالاکلام مخصوص گشته معلوم فرماید که بفیضِ فضلِ[3] الٰهی و یُمن تائیدات نامتناهی[*] احوالِ این ممالک بر مناهج استقامت[4] استقرار یافته و امورِ این ولایات بر مجاریِ استدامت استمرار پذیرفته[*] و هر زمان از بارگاه صمدیت و درگاه احدیت دُررِ کرم

---

[1] زبده : برین سیاق بموسمی که کفهٔ میزان ..... ترازد (رک بر ص ۴۹ ۲ س ۴ ببعد) بر عزیمت قشلاق مازندران در روز یکشنبه هژدهم رجب المذکور الخ — فقط در آ صفر بجای رجب ،

[2] صورت این مکتوب در زبده درجایها متفاوت است از مطلع ، [3] زبده (۲۰۵ ب) : فضل ربّاني ویمن دولت روز افزون ، [4] زبده (۲۰۶ ب) : ایساق (کذا) جاریست و امور دولت بر مجازي (مجاری) اطراد (کذا) مستمر و لشکر ها جرار در سلک عبودیت منتظم اند و اعنه بیشمار در تحت فرمان ملازمند و همّت بر دفع اعداء ملک و فتح باقي بلاد مقصود (مقصور) و بوساطت فتح و نصرت یزداني و قوت قدرة آسماني هر دم از خزانهٔ فضل رباني و دیوان لطف سبحاني خلعت مزید کامراني و منشور حصول امال و اماني ارزاني میدارند ،

وغُررِ نعم نصیبِ دولت وقسمتِ[1] حشمت ما می آید* ، وهر مراد که بر خاطر گذرانیم[2] دولت مساعدت می[3] نماید* وروزگار موافقت میفرماید[4] ، اکنون همّت بر تفریقِ جمع وتمزیقِ شملِ قرایوسف ترکمان وضبط ونسقِ ولایاتِ آذربایجان مصروف[5] است* ، حالا عزیمت آنست که زمستان در مازندران گذرانیم وچون طلیعهٔ بهار پیدا شود رایاتِ شاهی افراخته سوار وپیادهٔ لشکر با اسپانِ پیل پیکر رُخ بدین مهم آورده فرزین بندِ خصم را کشائیم ودستبرد[6] با و نمائیم* ، چه از آن[7] زمان که نازلهٔ هایلهٔ برادر ومخدوم پادشاه سعید شهید بوقوع پیوسته* [پیوسته] تدارکِ آن قضیّه فرضِ عین بل عینِ فرض دانسته ایم[8] امّا بسبب بعضی قضایا که درین ممالک[9] واقع شد چنانچه جناب فرزندی را معلوم است توجّه بدان طرف میسّر نمیشد[10] امروز بحمد[11] الله تعالیٰ ممالکِ خوارزم وخراسان وزابل وکابل تا اقصای هندوستان ومملکتِ[12] ماوراء النّهر تا نواحیِ ترکستان ومازندران باتمامت طبرستان در تحتِ تصرّفِ بندگان[13] است وخاطر از جوانب

10

---

[1] زبده : ایام حشمت گردانیده می آید ، [2] زبده : گذرانیدیم (کذا) ، [3] زبده : کرد ، [4] زبده : نمود ، [5] زبده : موقوف ومقصور گردانیده ، [6] زبده (مصحفاً) : دست برخود بر نایم ، [7] زبده : ازان وقت باز که قضیه هائله برادر ومخدوم امیر وامیرزاده سعید شهید نور الله مرقده بوقوع پیوسته خاطر بر تدارک امر وانتقام از مخالفان موزع بوده و از استعداد قلع وقمع آن طایفه غافل نبوده ایم و ، [8] در ک — ، از روی ب اک نوشته شد — ، برای شرح این واقعه رک به ص ۱۱۶ ، [9] زبده — ، [10] زبده : طرف ، [11] بعدش در زبده + : وآن معنی ازحد قوّت بفعل نمیرسید ، [12] ک : لکد ، [13] زبده — ، [14] زبده (۲۰۶ ل) : بندگان دولت استقامتی بغایت وطراوتی تمام یافته است ودواعی اخلال [اختلال ؟] را از ساحت آن احسا بیے (؟) هرچه تمام تر ، از هیچ جهت تفرقه وپریشانی نیست که مانع رکضت همایون گرد[د] ، سکون وحرکت واقامت ونهضت بدین مهم موقوف ومصروف گردانیده ایم شکر الله که آفریدگار حق تعالی وتقدس بفضل شامل وانعام کامل خویش قوت — (در ک — تعا بجای تعالی) ،

جمع وحق تعالی قوت[۱] انتقام ارزانی فرموده[۲] صدهزار سوار هریک
چون ابری غرّان وبرقی رخشان در اُردوی همایون ملازم اند و
هیچ آفریده با این خاندان — که عقدِ ایامش از انفصام مصئون باد[۳]! —
این جرأت[۴] ننموده که قرا یوسف نموده[۵]، والحالة هٰذه، سودای استبداد
از سر بیرون نکرده[۶] به شیوهٔ مخالفت[۷] مستمر است انتقام[۸] ازو طبعاً
وشرعاً وعقلاً ونقلاً بر ما وشما از واجبات ودفعِ او از مفترضات
است[۹] اگر ما بایکدیگر راه مباسطت کشاده نداریم وجادهٔ اتّحاد
نسپریم ودر جذب منافع ودفعِ مضار متشارک ومتشابک نشویم
دشمن قوّت گیرد وطمع[۱۰] او در مملکت زیادت گردد، [۱۱] می باید[۱۲] که
در اوّل بهار با لشکر متوجّه شده در حدودِ ری اتّفاق ملاقات باشد[۱۳]
وبه هیئات مجموع[۱۴] روی بدین مهم آورده هرچه صلاح وقت باشد

---

۱ درزبده بعدش + : وقدرت آن درامکان میتوان آورد،   ۲ بعدش درزبده + :
وازعدت والت هیچ باقی نه،   ۳ زبده + : وتوالی شهر [شهور] و [ا]عوام
بدوام مقرون،   ۴ زبده : جرأت وحسارت [جسارت] نتوانست نمود،
۵ زبده : نکرده است بر شیوهٔ مخالفت وطریقهٔ ممانعت،   ۶ زبده : طبعا وشرعا
وعقلا انتقام این قضیه بر ما وشما از واجبات ودفع دشمن از مفترضات مهمات ملکی — ک :
نفرضات (بجای مفترضات)،   ۸ زبده : وطمع مداخلت،
۸ زبده بعدش + : وسعی وکوشش میباید نمود تا بیگانه را از میان سر داریم [برداریم] وآن
ممالک را از ..... [دو لفظ ناخوانا] . . . . وخبث وجود ایشان پاک گردانیم می باید،
۹ زبده : اوائل بهار با لشکرها ساخته متوجه شدند چنانچه در حدود ری بایکدیگر اتفاق ملاقات
افتد باجملگی،

تقدیم اُفتد[1] و پیش از ملاقات از امرا[2] هر کرا اصلاح داند فرستد[3] تا مشورت نموده هر چه مقرر شود باتمام رساند[4] انشاء الله تعالی [وحده[5]]،

و چون نامه تمام شد و شرف اختتام یافت در صحبت ابوسعید[6] ملک فرستاده آمد، و حضرت خاقان سعید بموسمی[7] که کفّهٔ میزان طیّار شد و خریف از جادهٔ اعتدال بطلوع سهیل میل انحراف نمود بیت

استاد زرگر مهر بگشاد دست و بازو | انگنده خوردهٔ زر در کفّهٔ ترازو[8]

و فرّاش خزان صحن باغ و بستان را بساط زربفت ساخته و هر طرف دیبای هفت رنگ انداخته قطعه

فرشی فگنده بود ز دیبای هفت رنگ | گیتی ز بهر مقدم سلطان کامگار

از فرق شاخ ریخته زرهای[9] بیحساب | بهر نثار موکب میمون شهریار

شکارکنان و صیدافگنان بجلکاء[10] ماژندران در آمد، اکابر و اشراف از اطراف و اکناف روی باردوی همایون آوردند، امیر عزّالدّین از هزاره جریب[11] و

[1] زبده: رسانیده آید (بجای افتد) و قبل الملاقات از امرای خود، [2] زبده: بفرستد تا جانقی و مشورت نموده بر هر نهج که مقرر گردد باتمام پیوسته آید — آ: رسد (بجای رساند)، [3] از روی آ ب اک زبده با: وحده العزیز، [4] کذا ایضاً در زبده، [5] در زبده (۲۰۷ ا) «بموسمی» تا «ترازو» را در اثنای ذکر نهضت خاقان سعید از هرات آورده (رک برص ۲۴۶ س ۴)، در ین موضع بجایش عبارت ذیل را دارد: بموسمی که سیاه تیرماه در صحن باغ و راغ کاری آغاز نهاد و فلک سبز کار (کذا) اشجار چون روی عاشقان رو زکار شد و میناء چمن باغ و بستان برنگ کهربا گشت شاخ زر بار و باکوهر گشت — در زبده (۲۰۵ ا) «حریف خریف بطلوع سهیل میل انحراف از جادهٔ اعتدال هوا کرد» دارد (بجای خریف ... نمود)، در آ و ب هم «حریف خریف» دارد (بجای خریف)، در با: حریف حریف — در زبده «چهرهٔ زر» بجای «خوردهٔ زر» [9] زبده: درهای، [10] زبده: بجلگاه، [11] آ ب اک: هزاره جریب، با: هزار جریب (درین موضع و مواضع دیگر)، ق مثل با، زبده: هزاره جریب سمنان، اک: هزاره، الخ،

امیر حسن[۱] کیا از فیروزکوه[۲] و امیر علی از آمُل و ساری، و حکام گیلانات بر درگاه جهان پناه جمع آمدند، و مناسب (ورق ۲۹۷) مراتب بعنایت و عاطفت مخصوص شدند و حاجات و ملتمسات بشرف عرض رسانیده باجابت مقرون شد، و اجازت یافته بر سر اشغال و اعمال خود رفتند،

(۲۹۷ ل)

ذکرِ مخالفت میرزا[۳] اسکندر و اظهار یاغی گری

در[۴] آن زمان که موکب ظفر نشان در قشلاق مازندران بود، ابو[۵] سعید* ملک از جانب اصفهان عود نمود و بعرض رسانید که مزاج میرزا اسکندر از قانون[۶] اعتدال* انحراف یافته است، و حال آنکه چون واقعه میرزا پیر محمد واقع شد چنانچه گذشت[۷] و میرزا اسکندر بر سریر سلطنت عراق و فارس متمکن گشت خطبه و سکه بنام

۱۰ والقاب حضرت خاقان سعید آرایش داد، و ایلچی[۸] جهت رسانیدن این خبر بخراسان فرستاد، اما چون خزاین بگوهر و زر مشحون گشت و عدد سپاه از ذرات آفتاب افزون شد رایت جلالت تا محدّب فلک الافلاک برافراشت و آیت سلطنت باقلام شهب ثواقب بر جباه کواکب نگاشت، هر روز آثار هیبت او در دلها بیشتر[۹] و هر ساعت ساحت ولایتش وسیع تر می شد* عَلَم بی نیازی بر بام آسمان برآورد و سر از ربقهٔ اطاعت آنحضرت بدر آورد و بی حجتی ظاهر و دلیلی باهر گمان برد که آنحضرت جهت تسخیر فارس و عراق بمازندران آمده، و به ظنّی خطا خود را

---

[۱] زبده: حسین، [۲] زبده: فیروزه کوه — برای فیروزکوه رک به ص ۱۸۳ ح ۷، [۳] زبده: امیرزاده،

[۴] زبده: بعد از چند روز که رایات همایون در نواحی مازندران گذرانید، [۵] زبده (مصحفا): امیر سعید،

[۶] زبده: قانون و قاعده بیشتر، [۷] رک به ص ۱۶۰ ببعد، [۸] زبده: قصاد و ایلچیان باتحف و هدایا

— رک به ص ۱۶۷ س ۸، [۹] زبده: متمکن تر، [۱۰] زبده: البسطی بود [نوو] زینتی تازه می یافت،

در معرض خطر[1] و بلا آورد* وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا[2]، شیطان آمال و بسیاری ملک و مال او را بر آن داشت که جواب ناصواب از سر غرور و گردن کشی در صحبت نوکری که همراه ابوسعید ملک آمده بود بعرض رسانید، آنحضرت بدان سخنان التفات نفرمود و فرمود که اگر نتواند آمد امیری با مقدار لشکر که یراق داند فرستد[3]، و نوکر او را رعایت نموده اجازت فرمود، و نوکر بخدمت میرزا اسکندر پیوسته صورت حال عرضه داشت، میرزا اسکندر را شقاوت بخت و نحوست طالع در چاه بلا و مهلکهٔ فنا انداخت بیت

بسا که شربت ناکامیش چشاند باز   بلی شقاوت اصلی چو در کسی آویخت

القصه مخالفت ظاهر کرده خطبه و سکه بنام خود ساخت و راه خراسان مسدود کرده سواران بسرحدها تاخت[3]، و جمعی از اصفهان بسمنان فرستاده صوفی آباد را غارت کردند* و فوجی از راه بیابان بقهستان خراسان آمده، چون مردم این دیار خبردار ۱۰ بودند مخالفان از ضرب تیغ خراسانیان فرار نمودند، میرزا اسکندر را جمعی خوشامدگوی بی عاقبت[4] بر مخالفت می داشتند و چنین امری خطیر را حسن تدبیر می پنداشتند، و او را خود درین معنی بکسی احتیاج نبود چه در عنفوان جوانی و ریعان زندگانی بگنج و سپاه مغرور و بتاج و سریر مسرور شد[5]، و شهوات نفسانی و لذات جسمانی هر روز با تجرع اقداح راح برواح می رسانید و هر شب در آغوش گل رویان صباح بصباح متصل می گردانید با وجود مداومت [مدام - ظ][6] سایر مسکرات و مخدرات دیگر در کار بود* مثنوی

---

[1] زبده: چنین امری خطیر آورد — برای آیتی که بعدش آورده است رک به قرآن مجید ۵۳: ۲۹، [2] زبده: بوقت یورش فرستد،

[3] زبده (۲۰۹ ل): بسرحدهای سوار تاخت فرستاد تا غایتی که از جانب ری سواران ایشان تا سمنان رسید و قریهٔ صوفی آباد را غارت کردند، [4] بعدش در زبده +: که بسبب معاس [معاش] ناپسندیده خود از ین حضرت در وهم بودند، [5] زبده: کامرانی، [6] زبده: بعد از حسو سلاف و رشف عقار بنگ و معجون و تغت و افیون بچندین تکلف و سوق (شوق) (جمله بظاهر ناتمام است)

چو خسرو کند میلِ مستی و خواب — شود بی گمان کارِ ملکش خراب

مقاساتِ رنج و تعب کردن است — ایالت نه بازی و می خوردن است

اگر شاه آگاه باشد مدام — همه کارِ عالم شود بانظام

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ لِلْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ،

ذکرِ ایلچی فرستادن میرزا اسکندر باطراف و اظهارِ خلاف*

میرزا اسکندر اظهار خلاف کرده نخست راهها مسدود فرمود و جمعی[1] تعیین نمود که نواحی ری* که ممرِ لشکرِ منصور بود آتش زوند، و این چنان است که دریا را بانباشتن ترسانند و زمین را از زلزله بفشردنِ پا ساکن گردانند، و دیگر از تخیلات[3] بیلاکات بسرحدها فرستاد | وشیوهٔ بغی وعنادِ خود را در خاطرها قرارداد، از آنجمله کافی اسلام (۲۷۰ب)

۱۰ را بطرفِ سیستان و قندهار و گرمسیر نامزد فرمود و چند سر اسپِ تازی[5] و زینهای زرین وخلعتهای فاخر[6] جهتِ سردارانِ ولایاتِ مذکور ارسال نمود، وشاه بهرام با کافی اسلام همراه بود و مکاتبات[7] مصدّر باین عبارت الفائم[8] باُمور المسلمین وولی امیرالمومنین السّلطان اسکندر (و)[9] من امره مطاع* روان کرد مضمون آنکه :-

حضرتِ عزّت جلّ وعلا از دیوان تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ

---

[1] زبده: بجوانب و گرفتار شدن کافی اسلام ، [2] زبده: و فرمود تا مراتع و آن نواحی ، [3] ک: تخلات ، ب، تخیلات ، با: تصورات ، اک: تخیلات ، در زبده صورت فقره این طوراست: یکی از تخیلات [تخیلات] او آن بود که بیلاکات بادشاهانه ترتیب کرد و بسرحدها روانه فرمود ، [4] زبده: با ، [5] زبده +: از جامها طلادوزی وغیره که پیش شاه قطب الدین برد بسجستان و همچنین بشاه بهرام علی حده بولایت قندهار و گرمسیر به برک [بیرک] و ملک محمد هر یک از بیلاکی معین ، [6] با ب آ ک: مکاتیب ، [7] ک: الفایم [8] آ، زبده مثل متن ، [9] ک: من امره المطاع ، زبده مثل متن ، دنیز رک بر ق ص ۲۶۲ الف؛ ک: علاء

سلطنتِ ممالک بما ارزانی داشته[1] بعنایتِ ازلی واثقیم که[2] هر روز
موادِّ این معانی در تزاید باشد[3]، حالا مطمحِ نظرِ سعی و مطرحِ شعاعِ
قصدِ ما آنست که بلادی[4] که در تصرفِ[5] جدِّ ما امیر بزرگ صاحبقران[6]
بوده بتمامی[7] مضبوط گردانیم، قرایوسف که خود را بوجودِ تراکمه
استظهاری تصوّر کرده بود[8] بیک حملهٔ ما را پای نیاورد بیت

سیل اگر[9] سنگ را بگرداند   چون بدریا رسد فرو ماند

وتا آن زمان که حضرت[10] شاه رخی با ما طریقِ[11] ایلی و خویشی و دوستی
مرعی[12] داشت[13] ما نیز رعایتِ جانب ایشان میکردیم، اکنون با لشکرِ
گران متوجّهِ مازندران گشته اند ما[14] نیز اصفهان را مُعسکرِ همایون
ساخته، مقرّرست که هفتاد هزار سوار اوایلِ بهار جمع باشند، ببباید   ۱۰
که ایشان با ما یکجهت بوده[15] سوار تا ختِ[16] ایشان بحوالی هراة رسد،
و چون این قضیّه را از پیش برداریم[17] آن ولایت[18] را با کابل و زابل
و بعضی خراسان سیورغالِ ایشان خواهیم فرمود،

---

۱ زبده: فرموده و بعنایت ازلی وثوق آن داریم، ۲ زبده +: و امداد مبانی آن روز افزون، ۳ زبده: بلادی را که در تحت تصرف دیوان، ۴ زبده: صاحب قران انار الله برهانه بوده بتمامت مسخر، ۵ زبده +: و بکثرت و عدت ایشان مغرور گشته، ۶ زبده (۲۱۱ ا): کوه، ۷ زبده: حضرت سلطنت شعاری، ۸ زبده: برطریق، ۹ زبده: بود، ۱۰ زبده: چون بدین جانب آمدند ما نیز لشکر جرّار و سپاهی بیشمار ساخته کردانیده ایم و مستعد [حر]ب و قتال گشته اصفهان را، ۱۱ زبده +: در اصفهان، ۱۲ زبده +: آن حدود را ضبط نمایند و لشکرها خود ساخته و جنان سازند که سوار تاخت، ۱۳ زبده: برخاسته می شود، ۱۴ زبده با بب: ولایات ۱۵ زبده، با بسیاری مواضع دیگر بدیشان ارزانی داریم و وعده جند که مواعید عرقوبی [عرقوبی بیش] نیست ان مدجو [مرجوّ] بل محصل تواند بود،

مثل مشهور ثَبِّتِ العَرْشَ ثُمَّ انْقُشْ را بر طاقِ نسیان نهاد[1] بیت

چنین گفت رستم خداوند رخش بدشت آهوی ناگرفته مبخش،

فی الجمله کافی اسلام عازمِ سیستان شد، قضارا در رباط اشتران نوکر[2] داروغهٔ[3]

طبس او را شناخته اسبان و بیلاکات را دید، عرضه[4] داشت بدار السلطنه هرات فرستاد،

و میرزا سیورغتمش که در هراة قایم مقام حضرت خاقان[5] سعید[6] بود فرمود که نشانی[7]

بنام ملک قطب الدین ارسال نمودند که کافی اسلام از طرفِ عراق بدان[8] جانب[9]

آمده می باید که او را پیدا ساخته بدین طرف فرستند، و از آنجانب خدمت کافی بنواحی

سیستان رسیده[10] از آمدنِ خود خبر داد، و ملک فی الحال کسان فرستاد تا[11] او را گرفته[12]

مقیّد ساخته و با مکتوبات و بیلاکات بجانب هراة بردند[13] و از هراة باردوی همایون

۱۰ رسانیدند[14]، حضرت خاقان سعید چون مکتوبات میرزا اسکندر با مهر و نشان و خاتمه

و عنوان دید حکایتِ مخالفت او که تا غایت محمول بر حسد و افترا بود[15] شکّی[16] در آن

داشت[17] بتحقیق باور فرمود و حجابِ ظنّ از چهرهٔ یقین رفع نمود، با وجود این صورت

---

[1] زبده: نهاده ممالک کابل و رابل (زابل) با بعضی خراسان بدیشان شیورغال [سیورغال] فرموده،

[2] زبده: نوکری ازان داروغه، [3] بقول صاحب زبده نوکر داروغه طبس آقای خود شیخ هندوشاه

(نام داروغه) را از انچه دیده بود خبر کرده، [4] با اک ب ب آ: اعلی، [5] در زبده گوید

که نشانی در قلم آوردند و" امیر موسی نوکری بتعجیل تمام بدین مهم بسجستان فرستاد که کافی اسلام از طرف عراق الخ

[6] با ب ب اک آ: آن جا، [7] زبده: ازان طرف کلفے چون برامرود (کذا) رسیده، [8] زبده:

که متفحص احوال او باشند و او را بگیرند و نگذارند که بجای دیگر رود درین اثنای نوکر امیر موسی از دار السّلطنة

هراة صینت عن الآفات بیش قطب الدّین رسید و نشان گرفتن کافی اسلام رسانید شاه قطب الدّین محمّد حسام

را با جند سوار دیگر بطرف زامرود (کذا) روانه ساخت تا کافی را بگرفتند، [9] زبده +: امیر موسی او را با نوکر

شاه قطب الدّین و نوکران خود و عرضه داشتهای خراسان باردوی همایون بجانب مازندران روانه کرد، [10] ب ب آ ـ،

آنحضرت خواست که [۱] در معرض معارضه نیاید* شعر

اذا انتَ قابلتَ المسِئَ بما اَتی فانتَ لعمری والمسیُٔ سواءُ

امراء عرضه داشتند که چون میرزا اسکندر آوازهٔ عصیان در جهان انداخت و عالم آسوده را آشفته ساخت اگر در سیاست [۲] او اهمال رود عقد سلطنت منتظم نگردد بیت

اگر نباشد تیغ سیاستِ سلطان بنای ملک بیکبارگی شود ویران

از راه معارضةُ الفاسدِ بالفاسدِ و دَفعُ الشرِّ بمثلِهِ عدول نباید نمود، آنحضرت فرمود که آنچه شما میگوئید عین صواب و مصلحت ملکست امّا اگر فرزند اسکندر از روی نادانی و غرورِ جوانی بر حرکاتِ ناشایست اقدام نمود تواند بود که به نصیحت پنبهٔ غفلت از گوشِ او بدر آید و بر قبایحِ اعمال و فضایحِ افعال خویش واقف شده از درِ توبه و انابت در آید، و اگر دشمن باشد ز دست [۳] او چه بر آید* بیت

اگر بصلح میسّر شود که با دشمن رهِ وفاق روی آشتی بِه از جنگ است

ما را نظر بر آنست که رعیّت زحمت نیابند، امراء دعا گفتند،

ذکر احوالِ عراقین و آذربایجان و توجّه میرزا اسکندر بعزمِ رزم و از راه [۴]* برگشتن

امیر قرا یوسف زمستان در تبریز گذرانیده اوّلِ بهار [۵] (ورق ۲۹۸ ر) بولایتِ خود رفت و امیر شیخ ابراهیم را که در تبریز مقیّد داشت گذاشت، چنانچه گذشت [۶]، (۲۹۸ ر)

[۱] نقط آ: درمقام الخ، زبده: رای ملک آرای خود در معرضِ معارضه مزخرفات بے معنے نیاورد، [۲] زبده — ، [۳] آ: بدست، — صورت فقره در زبده: او نیز با وجود آنک او را در دل شعیبتی (شغبی ؟) باشد چه بدست او برآرد، [۴] نقط آ — ، [۵] بعد ۲۹۷ ب یک ورق (که بورق داغ اصل نمره اش ۲۹۱ است) در نسخهٔ خطی بر موضعش نیست و بغلط بعد ورق ۲۹۸ مجلد شده، نمره اش بتصحیح درج می کنیم، آنچه در متن نمره اش ۲۹۸ ر است در نسخهٔ خطی ۲۹۱ ر درست و ۲۹۸ ب در همان نسخه ۲۹۱ ب است، [۶] آ، رک بص ۲۴۳،

و همچنین محمد[1] پسر منصور[2] برادرزادهٔ بسطام[3] جاگیر که در تبریز اسیر بود دربارهٔ او عنایت فرمود و ولایت اردبیل و خلخال[4] را برسم سیورغال باو کرم نمود و در آن ایام خلایق آذربایجان بقحط[5] و غلا[6] مبتلا بودند و نرخ غله[7] بپایه رسید ع

کز آن فراز تر اندر ضمیر پایه نماند

بیت

گشت چون پروین بقیمت سنبله　　　کار گندم این چنین بالا گرفت

قرا یوسف[8] تابستان بعراق عجم آمد و خرابی تمام بحال آن دیار خاصه سلطانیه و قزوین[9] راه یافت، ناگاه امیر یوسف شنید که محمد[10] پسر منصور[11] که امیر او را گذاشته بود باز مخالفت نمود، و در غرهٔ[12] جمادی الاولی خواجه جمال الدین صفوی[13] را در اردبیل

۱۰ گرفت[14] و اسپان و دواب[15] و نقود که موجود بود بباد تاراج داد و خواجه را در قلعهٔ فرج[16] که در حدود اردبیل است حبس کرد، و در نواحی همدان خبر آمدن میرزا اسکندر شنید[17]،

و شرح این سخن آنست که میرزا اسکندر عراق و فارس[18] ضبط کرده اصفهان را

---

۱ فقط آ: محمد منصور، زبده: امیرزاده محمد الخ، ۲ فقط زبده: امیر بسطام (بجای بسطام)، ۳ ق، djaghir، ۴ زبده + : و شاه رود با توابع و لواحق، ۵ فقط ک: بقحط، اک: بقحط غله، زبده: بجدب (بجدب) و قحط، ۶ زبده + : آن زمستان در تبریز گذرانیده و، ۷ زبده + : و همدان و درگزین از نهب و غارت و خرابی عمارت، ۸ زبده: محمد منصوری، ۹ ک: صوفی، ۱۰ آ و ق و زبده مثل متن — صورت واقعه در زبده (۲۱۳ ب): در غرهٔ جمادی الاول سنه ست عشر و ثمانمایه بدر خانه جمال الدین صفوی رفته در اردبیل وا و را بیرون خوانده و خواجه جمال الدین را از عقیدت او خبر نبود بعد از آنکه این معنی انکار کرد قوت مخالفت نداشت بضرورت با او موافقت نموده، ۱۱ زبده: فرج، ق: فرخ، ۱۲ در اک (و زبده) درین موضع عنوان ذیل را دارد: ذکر لشکر کشیدن میرزا [زبده: امیرزاده] اسکندر بجانب امیر [زبده: بعزیمت حرب] قرا یوسف و جنگ ناکرده بازگشتن [زبده: بمعاودت نمود (کذا)] ۱۳ آ: فارس را — در زبده (۲۱۴ ا) گوید که ممالک فارس تنها چهار چندگاه در تصرف او بماند و عراق در آن زمان بدان مضاف و منضم شد،

مستقرِ سریرِ سلطنت ساخته بود و در آنجا عمارات عِلّیه فرمود[1] و اساس سلطنتی نهاد ع
که از ملوک عجم هیچکس ندارد یاد

وشهبازِ همّتش در اوجِ رفعت پرواز نمود و بعزمِ تسخیرِ ملکِ آذربایجان از راهِ کُردستان توجه نمود و بالشکرِ بیشتر از چون وچند بحدودِ نهاوند رسید، و از آن طرف امیر قرا یوسف عزیمتِ او شنید و هر دو لشکر روی بیکدیگر آورده نزدیک آمدند، از قضای الٰهی امیر قرا یوسف را عارضهٔ عارض شد[2] و اثرِ ضعف ظاهر گشت و از مردمِ او بسیاری بیمار شد[3] و بضرورت مراجعت نمود، و میرزا اسکندر خبر یافته گفت، امیرزا[4] قرا یوسف از بیم ما گریخت و دستِ عجز در دامنِ ضعف و مرض آویخت، وشاهزاده سرِ افتخار بر اوجِ لامکان برافراخت[5] و کمندِ همّت بلند بر کنگرهٔ قلعهٔ آسمان انداخت، القصه در غایتِ عظمت به اصفهان آمد، و امیر[6] یوسف بهنگام　۱۰
مراجعت بقلعهٔ گاورود رسید امیر باباحاجی که آن قلعه را مأمن ساخته[7] به امیر یوسف دم مخالفت می زد درین ولا طریقِ موافقت[8] مسلوک داشته با تحفه و پیلاک پیش آمد، امیر یوسف او را اکرام تمام نمود و ولایات که در حوالی گاورود[9] بود سیورغال او فرمود و لشکرا اجازت داده عاشر[10] جمادی الاخری بدولتخانهٔ تبریز فرود آمد،

---

[1] زبده +: جز از ربض وقلعه وجه بجهت خاصه و دران عمارات تکلفات بیحد کرد، [2] زبده (۲۱۴ ب): د دلائل سستی بر صفحهٔ حال قلب وقالب بیدا آمده وچنان استماع افتاد روئی از جادهٔ صحت گردانیده بیمار شدند — در نسخ دیگر مطلع: بسیار (بجای بسیاری)، [3] فقط در ک، [4] آ و زبده: افراخت، [5] زبده: ازان طرف قرا یوسف چون بهست [بهشت ؟] رود رسید باباجی (کذا) که در تهابود تا قلعه کاورودا (کذا) مامن ساخته الخ — باق: کاورود (بجای گاورود)، اک: کاه رود، در نزهه ص ۸۰ گاودول وهشت رود را از ناحیت های ولایت مراغه شمرده است، [6] زبده: ادغان [اذعان] و انقیاد، [7] زبده: کارود، [8] زبده: روز چهارشنبه عاشر جمادی الاوّل سنه ست عشر وثمانمایه،

و درین سال شاه محمد بن امیر قرا یوسف از بغداد قصد امیر سارو[1] ترکمان حاکم شهر زور کرد و از طرفین کوشش نموده شاه محمد غالب آمد و امیر محمد[؟] را گرفته در قلعهٔ[2] هیبت[3] محبوس کرد و فرزندان[3] اورا در بغداد شهر بند فرمود[4] و بعشرت اشتغال نمود، و حاوی اوراق عبد الرزّاق بن اسحق السمرقندی[5] درین سال در دار السلطنه هراة دوازدهم شعبان از کتم عدم بملک وجود آمد قطعه

عیان نشد که چرا آمدم کجا بودم | دریغ و درد که غافل ز جان خویشتنم
چگونه طوف کنم در فضای عالم قدس | چو در سراچهٔ ترکیب تخته بند تنم
اگر ز خون دلم بوی شوق می آید | عجب مدار که همدرد نافه ختنم

امید آنکه عاقبت عافیت باشد انشاء الله تعالی[6]،

وقائع سنه سبع[7] عشر[8]

ذکر فرستادن میرزا بایسنغر از مازندران بخراسان

چون فصل زمستان به آخر رسید و نسیم جان پرور بهار در اطراف صحرا و مرغزار و چمن و گلزار وزید حضرت[9] خاقان سعید[*] فرزند سعادتمند بیت

جوان و جوان بخت روشن ضمیر | بدولت جوان و بتدبیر پیر

---

[1] زبده: محمد سارو، [2] زبده: هنیت (کذا) [3] زبده: زن و فرزند او را ببغداد برد، [4] بعدش در ب اک +: تاب الله علیهما، [5] اک ــ، در ب "انشاء الله تعالی" را ندارد، [6] فقط ک: سبع و عشر، اک و زبده +: و ثمانمایه، [9] زبده: حضرت سلطنت اعلا (کذا) اعلاه الله تعالی عزیمت ضبط و نسق ممالک عراق و ادر بایجان در خاطر داشت،

غیاث[1] السلطنة والدّین میرزا[2] بایسنغر را که به اشرف مراتب بادشاهی انوارِ مواهبِ الٰهی در جبینِ مبین او پیدا بود دلایلِ کامگاری[3] و مخایلِ شهریاری در ناصیۀ همایونش هویدا می نمود به[4] امارت مملکتِ خراسان* | تعیین فرمود، و (۲۹۸ب ه)
شاهزاده رکابِ فلک سای و عنانِ جهانگشای اوائل محرّم[5] از قشلاق مازندران بصوب خراسان معطوف ساخت،[6] و چون خورشید عالم آرا عزم[7] بیت الشرف کرده* سایۀ همایون بر آن بلاد انداخت، وچهارم[8] صفر در مستقرّ دولت نزول فرمود ع

غیرت[9] فردوس شد از قدم او هراة*

از یُمنِ موکبِ میمون وفروغِ طلعت همایون عالمیان در ظلالِ اقبال آسودند وجهانیان در مهادِ امن وامان غنودند **قطعه**

اسکندر آن زمان که سری[10] انهاد پی　　گر داشتی ز دولت[11] واقبالِ شه خبر
بر روی بجای خاک سرشتی همه[12] عبیر　　در وی بجای سنگ نهادی همه[13] گهر　　10

اکابر واشراف غبارِ موکبِ او راسرمه مثال در چشمِ افتخار کشیده می گفتند **بیت**

خاک سمِ سمندِ تر انکیه گاه ناز　　این هر دو گر دبالشِ مشکینِ دیده باد

ذکرِ تمرّدِ سید علی کیا در[12] ولایتِ ساری*

در آن زمان که موکبِ[13] ظفر نشان در قشلاق مازندران[14] بود* جمعی اربابِ غرض

---

[1] زبده: معزّ الحقّ والدّین امیرزاده، [2] زبده: بادشاهی، [3] زبده: بختیاری، [4] زبده: با مارتِ حکومت تمامت خراسان وبلاد شرقی آن، [5] رک برص ۲۵۵ ح ه، [6] زبده +: بسنه سبع عشر وثمانمایه، [7] زبده: بموسمی که خورشید عالم آرای روی بشرف خویش آورده بود، [8] زبده: روز چهارشنبه [سا] بع عشر صفر، [9] در زبده بجایش: چونکه درآمد شهر مرکب میمون شاه- غیرت فردوس شد از قدمش آن دیاره آب ینابیع اوست غیرت آب حیاة - خاک اراضی اوست نافۀ مشک تتار، [10] زبده - ، [11] زبده: همی، [12] زبده: در آمل وساری و باز انقیاد نمودن، اک: در ولایت ساری و باز انقیاد نمودن، [13] زبده: عساکر، [14] زبده: کهور [کبود] جامه واستراباد نشستند ومردم همه جنس بساری وآمل تردد کردند،

به سید علی کیا[1] رسانیدند که خویشان و برادرانِ او که صفت الاقارب کالعقارب دارند پیشِ امراء و نوّاب تقصیرات او می شمارند[2] و می خواهند که حکومتِ آن ولایت بدیگری دهند[3] و مزاج همایون به نسبت او دیگرگون است، و درین اثنا او را به اردوی همایون طلب داشتند، و او متوهّم شد [و] عذری معلول و سخنی نامقبول گفت، حضرت خاقان سعید را تعلّلِ او عجیب و غریب نمود چه بعنایت آنحضرت مملکتی وسیع در تصرّفِ او بود[4]، آنحضرت امراء عظام امیر مضراب بهادر و امیر الیاس خواجه را نامزد ولایت او فرمود[5] و فرمود که پیش از ملاقات [قاصد][6] فرستاده گویند که اگر به سخن صاحب غرضی متوهّم شدهٔ عالمیان را معلوم است که بی رخصتِ شریعت قصدِ ملک و مالِ هیچ آفریده نداریم و از طریق عدل و احسان عدول نمی جوئیم و راه ظلم و طغیان نمی پوئیم، می باید که خود را در ورطهٔ هلاک نیندازد و در کمندِ بلا مقیّد و مبتلا نسازد و در خرابیِ ولایت و خونهای ناحق نکوشد و صورت انصاف از چشمِ عقل نپوشد، اوّلاً عنایتی که در بارهٔ او کرده ایم بدیدهٔ بصیرت مشاهده نماید و

---

۱ زبده + : که حاکم آمل وساری بود، ۲ زبده : و دیگر تقصیر حد مسایتے (؟) که بدو نسبت کردند و گفتند حکومت آن موضع، الخ، ۳ زبده + : و قریب ده هزار سوار بل زیادت در فرمان داشت و ثامت [صامت] و ناطق جمع گردانیده و عقار و صناع [ضیاع] ساخته آن خفیض [حضیض] حول (کذا) باوج نباهت رسیده و بیک اشارت آن حضرت این همه در معرض تلف می افتاد، ۴ زبده + : بالشکرهای آراسته، ۵ زبده + : و او د [را] بدرگاه طلب دارند اگر ابا نماید قهرا و قسرا اقرا [او را ؟] با اتباع و ساع [اشیاع] در قید قهر و غل دل [ذل] کشیده جزاء سزاء کفران نعمت] بدو رسانند، ۶ درک ندارد، از روی نسخ دیگر نوشته شد، زبده : کس،

ثانیاً مآل آن قضیه که بکجا میرسد ملاحظه کنند، حالا بیست و چهار[1] سال است که حضرت[2] پدر مغفور ما آن مملکت به شمشیر گشاده و حکومت آن ملک هم بایشان داده و ما نیز بر همان قاعده مسلّم داشته ایم، باختیار نمی خواهیم که در فرمان آنحضرت تغییر واقع شود و الّا متصدّی این مهم بسیارند،

چون امیر سیّد علی کیا از توجّه امرا و فرمودهٔ حضرت اعلی خبر یافت کسان پیش امراء فرستاده خدمتها قبول کرد[3] و پسر خود را بالشکر و هدایا به اُردوی همایون فرستاد[4]، وآنحضرت گناه او بخشیده کرامت عقوارزانی داشت،

ذکر قضایای ولایت ماوراء النهر درین سال

سابقاً مذکور شد که در زمان عزیمت قشلاق مازندران فرمان شد که لشکرهای ماوراء النهر از همان حدود برخبر باشند، میرزا الغ بیگ ایلچی[5] فرستاده امیرک احمد ۱۰
را طلب فرمود[*] و او توهّم کرده اِبا نمود[6] و میرزا امیرک احمد گفت که از مزاج میرزا الغ بیگ می ترسم و نمی توانم آمد و بندهٔ[7] دولتخواهم، میرزا الغ بیگ امیر بایزید پروانچی را که معتمد او بود بجانب اندگان ارسال نمود و فرمود که سخن او سخن منست،

---

[1] زبده: سه (بجای چهار)، ق: موید متن، [2] فقط آ، [3] زبده: کردند و ایشان را شفیع ساخت و عذرخواهی بسیار نمود،
[4] زبده (۲۱۹ ال) +: تا در عداد دیگر بندگان منخرط شد امیر [امرا] شفیع گشتند و سخن او را عرضه داشتند،
[5] رک به ص ۲۴۵ س ۷، [6] زبده: ایلچی بطرف امیرزاده امیرک احمد فرستاد و او را بجهت جانقی مشورت طلب داشت،
[*] فقط آ: میرزا احمد میرک (بجای امیرک احمد) — برای وی رک به ص ۱۴۲، [6] زبده (۲۱۹ ب) +: و در گردن کشی اظها کرد و کرت دیگر کسان فرستاد و او را نصیحت نمود، عذری چند نامسموع تقریر کرد، [7] زبده: بنده و دولتخواه ایشانم و با امیرزاده اعظم چنان نمودند که امیرک احمد می گوید اگر حضرت امیرزاده از معتمدان خود یکی را بفرستند که با او عهد و بیعت کنیم چون دل قراری باشد و خاطر تسکین یابد این بنده امین شده پیش ایشان آید،

هر شرط و عهد که کند به آن وفا نمایم، امیر بایزید پیش او رسید چندانکه سعی کرد بجائی
نرسید اما[1] وعده کرد که پسر خود را بخدمت فرستد*، آن وعده بسر آمد و پسر نیامد، میرزا
الغ بیگ کورگان عازم اندگان شد و میرزا امیرک احمد قلاع آن نواحی محکم ساخته
بکوه رفت[2]، و (ورق ۲۹۹ ر) میرزا الغ بیگ قلعهٔ اخسی را که اعظم قلاع [او[3]] (۲۹۹ ر)
بود محاصره فرمود، و آن قلعه ایست که از شرفات آن سنبلهٔ فلک توان چید و از
غرفاتش غلغلهٔ[4] ملک توان شنید، اهالی قلعه بحصانت مغرور گشته آهنگ جنگ
راست کردند و لشکر منصور اطراف قلعه را چون چشمهٔ زره و خانهٔ زنبور ساخته،
قلعه مسخر گشت و اموال فراوان بدست لشکریان افتاد، و میرزا الغ بیگ رعایا را
در ساحت امن و حریم امان مقام داد، و پایندهٔ[5] بکاول را کوتوال ساخته بجانب
١٠ اندگان روان شد و میرزا امیرک احمد به کوههای سخت دور دست رفته بود،
میرزا الغ بیگ امیر موسی[6] کا* و امیر محمد تابان را بحکومت اندگان مقرر فرمود
و موکب منصور بسمرقند معاودت فرمود،

و میرزا امیرک احمد از مراجعت میرزا الغ بیگ خبر یافته با لشکری که از مغولستان بمدد
او آمده بودند عازم اندگان شد، امیر موسیکا (کذا) و امیر محمد تابان و امیر علی توچین بعزم رزم از
اندگان بیرون آمده بحوالی اوش[8] رسیدند، و چون از حال یاغی خبر نداشتند بی[9] احتیاط فرود آمدند*

---

[1] زبده: بمبالغه بسیار بدان رسید که وعده کرد پسر خرد [خود ؟] را بعد از چند روز بفرستد،

[2] زبده +: که موضع حصین بود، [3] فقط در ک ندارد، [4] زبده: زمزمه،

[5] ک با: پایندهٔ بکاول، زبده: بیابند بکاول، نی: Baiendeh Bekaoul،

[6] زبده: موسی، [7] در زبده این فصل عنوان ذیل دارد: ذکر آمدن امیرک احمد بحوالی اندکان و کشته شدن امیر موسی کا و محمد تابان، [8] در زبده ذکری از اوش نیامده است، [9] زبده: ایمن فرود آمدند و زیادت احتیاطی ننمودند،

وامیرزا امیرک[1] ازحال ایشان آگاه بود ناگاه بسر ایشان رسید، و امیر موسی کا
وامیر محمد تابان وامیر علی ودیگر بهادران رابقتل آورده، امیر رستم پسر امیر سلیمان
شاه بامخالفان جنگ کنان عازم اندگان شد ومیرزا احمد تا اندگان آمده جنگ
بسیار کردند وامیر رستم وباقی امراء اندگان[2] را نگاه داشتند، ومغولان الجا گرفته
بمغولستان بازگشتند[3]،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ممالک عراق وفارس

چون آفتاب عالمتاب بمحاذات نقطهٔ اعتدال ربیعی رسید و[4] جمشید خورشید
طناب[5] سراپردهٔ پادشاهی ازدنبال ماهی برگردن بره[6] بست واز آبگیر[7] حوت
بنزهتگاه حمل آمد[8] حضرت خاقان سعید[9] چهاردهم محرم مکرم[10] ازجلکاء مازندران[11] عزم
جانب ملک ری فرمود بیت

زنعل بادپایان تگاور زمین گفتی که گردونی ست دیگر

وچون رایات نصرت آیات سایهٔ همایون برخطهٔ دامغان انداخت ایلچی امیر

---

[1] آ: میرزا امیرک، اک بب با: میرزا امیرک احمد، [2] زبده: شهر وحصار نگاه داشتند چنانچه بر ایشان هیچ دست نیافت آخرالامر خایب وخاسر بطرف مغولستان معاودت نمود، [3] زبده (۲۲۱ب): یعنی خسرو ستارکان المناب، [4] ک: برهٔ، اک: برد، با آ شل متن، [5] زبده: بطن حوت بجراگاه حمل نعل [نقل] کرد، [6] زبده +: ازضبط ونسق ممالک خراسان وتوابع ومضافات آن بازپرداخت در روز چهارشنبه چهاردهم محرم سنه سبع عشر وثمانمایه جون عزامت [عزیمت] یورش تصمیم یافت، [7] زبده +: باسپاهی درسپاهی،

بسطام از سلطانیه رسید و بموقفِ عرض رسانید که: بندهٔ[1] خدمتگارِ آنحضرتم کمرِ خدمت[2] بر میان و حلقهٔ بندگی در گوش منتظرِ فرمان ع

بهر چه حکم کنی نافذست فرمانت

چون صیتِ نهضتِ همایون استماع نمود ارادت آن بود که برسمِ اقامتِ خدمت زمین بوسیدمی فامّا موانع روزگار بر خاطرِ نوّابِ معدلت شعار واضح باشد، اگر[3] اعلامِ فرخنده اِعلامِ عزمِ اینجانب نمایند ملتمس از نوّاب[4] کامیاب آنکه پیشتر شرفِ اِعلام ارزانی فرمایند تا حسب المقدور مایحتاجِ خدّام سرانجام نماید و تغارِ[5] لشکریان و نعلِ اسپان بعزّ قبول مقبول آید[6] بیت

کسی که عزّ قبول تو یافت در عالم　　بچشمِ همّت او ملکِ رَی نماید خوار[7]

۱۰ گوشِ هوش باستماعِ اخبارِ آنطرف نهاده و دل و جان به امتثالِ فرمان داده بیت

همه چشمیم تا پدید آئی　　همه گوشیم تا چه فرمائی

آنحضرت ایلچی امیر بسطام را تربیت فرموده نوکری همراه او فرستاد و پیغام داد که بر نیکو بندگی او اطّلاع یافتیم، باید که قلعه را استحکام داده پسر یا برادرِ خود را باردوی همایون فرستد ع

تا اعتماد بر سخنش بیشتر شود

و[8] چون موکبِ همایون بحوالی رَی[9] رسید جمعی نوکرانِ میرزا اسکندر از اصفهان

---

[1] زبده: بنده و — معروضِ امیر بسطام را در مطلع باختصار آورده است، [2] زبده: مطاوعت، [3] زبده: بندیی [بندی] از احوال آن طرف باز نموده که رایات همایون را عزیمت ان جانب بود توقع بنوّاب الخ، [4] زبده (مصحفا): تغاوق مثل متن، [5] زبده: بر اندازهٔ طاقت و توان ترتیب نماید، [6] ک: خار — ب ب اک مثل متن، ا، آ: جواز، این بیت را در زبده ندارد، [7] — ایهام است درین کلمه از ان که نام موضعی هم هست در حدود رَی، ر ک ب ح، [8] عنوان این فصل در زبده: ذکر گرفتار شدن [ن] امیرزاده یوسف خلیل (کذا) و سبب آن، [9] ب ب اک: بحوار رَی، آ آ: بخوار ری (ق مثل آن)، زبده: بحوالی خوار ری — برای خوار ری رک: نزهه ص ۱۴۳، ۱۸۱،

گریخته آمدند و بعرض رسانیدند که لشکری از اصفهان نامزد محاصرهٔ ساوه شد،
وسبب آن چنان بود که [در[1] وقتیکه] رایت ظفر نشان* در قشلاق مازندران بود
نصرالله صحرائی حاکم ساوه[2] التماس داروغه نمود و آنحضرت ملتمس مبذول داشته
نوکری بساوه فرستاد | ومیرزا اسکندر آگاه شده امیر یوسف جلیل[3] و امیر (۲۹۹ب)
جلبانشاه برلاس[4] و امیر بیان توچین[5] و امیر عبدالله پروانچی[6] و سعدالله را[7] نامزد
محاصرهٔ ساوه کرد*، حضرت اعلی برین حال واقف شده جمعی از لشکر منصور
نصرهم الله بانتصار نصرالله تعیین فرمود تا رعایای ساوه از مساوی[8] آن گروه خلاص
یابند، امیر حسن صوفی ترخان و امیر سید علی ترخان[9] و امیر دولتخواجه اناق و
امیر چهارشنبه باده[10] هزار سوار* نصرت شعار عازم آنجانب شدند،

۱۰ امرای میرزا اسکندر از توجه امراء و عزیمت حضرت اعلی خبر یافته بایکدگر
مشورت نمودند باتفاق گفتند: ما همه بنده[11] و بنده زادهٔ حضرت صاحبقرانیم

---

[1] ک ــ، از روی آ نوشته شد، زبده: دران ایام [کر] رایات همایون، [2] زبده +: نوکری پیش بندگی
حضرت فرستاد و اظهار دولتخواهی و یکجهتی نموده، [3] ب آ و ق (بهر موضع)، خلیل، زبده: وجلیل، [4] ب،
حلپانشاه، ب آ (عموماً) حلبانشاه (و دریک موضع مثل متن)، زبده مثل متن، [5] برای کلمهٔ برلاس رک به حاشیه ق ص ۲۵،
[6] فقط ک: توشجی، ق مثل متن، زبده: توجین، [7] زبده ــ،
[8] برای پروانچی رک به حاشیه ق ص ۲۵۰، [9] زبده (۲۲۳ب) +: با چند هزار مرد مقرر گردانیده که بروند ساوه
را محاصره کنند و نصرالله (را) قهراً و قسراً در غل ذل و قید قهر کشیده بدرگاه آوردند [آورند] چون امراء
مذکور متوجه ساوه گشتند آن جماعت از اصفهان گریخته پیش بندگی حضرت رسیدند و این معنی عرضه داشت،
[10] زبده، مساعی، [11] زبده ــ، [12] زبده: باسایر امرا و قریب ده هزار سوار،
[13] زبده: بندگان حضرت صاحبقرانی انارالله برهانه بودیم و (به) تربیت و عنایت و شفقت او هر یک امیری و بزرگی
شدیم امروز اگرچه امیرزاده اسکندر و (کذا) فرزندزاده آن حضرت است الخ،

اگرچه میرزا اسکندر نبیرهٔ آنحضرتست[1] امّا بر قول و فعلِ او اعتماد[2] نیست و حضرت شاهرخی فرزند[3] صاحب قرانیست[4] و فرزند بولایت از نبیره اولی باشد خاصّه فرزندی که فرمان فرمای اقالیم عالم و بادشاهِ رُبعِ مسکون باشد[5]، امراء چون این معانی در بیان آوردند هریک دیگری را در امتثالِ آنحضرت از خود راغب تر دیده مجموع اتّفاق کردند که بالشکرِ منصور جنگ نمی کنیم، و چون امیر[6] یوسف جلیل در قضیهٔ جهانملک چنانچه گذشت[7] با مخالفان اتّفاق داشت بر و اعتماد نکردند و اورا گرفته مقیّد ساختند و با امرای نامدار ملحق شدند، و هنوز آنحضرت در ملک رَی بود که این صورت در آئینهٔ فتح روی نمود و در فاتحهٔ این یورش بی قتل و کشش چنین فتحی میسّر شد،

۱۰ و چون موکبِ ظفر شعار بقلعهٔ شهریار آمد بیان توچین و پسر عبد الله پروانچی و سعد الله شرف زمین بوس یافتند و متعاقب نصر الله صحرائی بسعادتِ بندگی مستسعد گشت[8] و بعنایت سرافراز شد[9]، و رایات نصرت سایهٔ دولت بر ولایتِ ساوه انداخت، امیر حسن صُوفی و امیر سید علی[10] و سایر امراء با امرای میرزا اسکندر رسیدند و یوسف جلیل[11] را[12] مقیّد رسانیدند، و آنحضرت دربارهٔ امرای نو[13] در آمده غایاتِ عنایات بظهور آورده، امیر یوسف جلیل که بعد از واقعهٔ جهانملک در اطرافِ عالم سرگردان گشته و انواعِ حوادث بر سرِ او گذشته عاقبت باتّفاقِ پدر بزیارت کعبهٔ معظّم

---

[1] زبده: زیادت اعتماد، [2] ب ب: صاحب قرانی است، با: صاحب قرانست، [3] آ ب اک: است، [4] زبده: امیرزاده، [5] رک ب ص ۱۰۸، [6] زبده: حضرت سلطنت شعاری ایشان را تربیت و نوازش فرمود و بخلع فاخر مفتخر و سرافراز گردانید، [7] زبده +: ترخان، [8] زبده +: و جلبانشاه، [9] اک (متن ق) : خلیل، [10] در آ یک سطر انداز از "رامقید" تا "امیر یوسف جلیل"، [11] فقط اک: بزانو،

فایض شده و بعد از آن ملازم میرزا اسکندر گشته، چون پیش آنحضرت آوردند جریمهٔ اورا عفو فرموده گناه اورا نابوده انگاشت و بمضمون عَفَا اللّهُ عَمّا سَلَفَ بر لوحِ فرمودهٔ السلطانُ ظِلّ اللّهِ نگاشت تا یوسف جلیل[1] قوی دل و فسیح امل از گناه استغفار نمود شفیعُ المذنبِ اقرارهُ و توبتُه اعتذارُه[2]، و آنحضرت حکومتِ قم بعبد الله پروانچی ارزانی داشته امیر یوسف حاجی وزیر را بضبطِ قلعه و کوتوالی گذاشت[2]،

ذکر شکار فرمودن در صحرای[3] ساوه*

حضرت خاقان سعید در فضای دلکشای صحرای ساوه هوای صید و نشاط شکار فرمود بیت

چون رای بادشاه نشاطِ شکار کرد　　اوّل بلطف صیدِ دلِ روزگار کرد

10 وانگاه چون بمرکبِ[4] دولت سوار شد　　بر خسروانِ روی زمین افتخار کرد

در آن بیابان گور خر بسیار مهیا شد، خاصّه فصل بهار، لشکرِ[5] نامدار جبال و صحاری یرگه کرده قمرغهٔ شکار بهم پیوست* سگانِ معلّم در دویدن و یوزان[6] در غریدن و باز و شاهین و چرغ و لاچین* در پرواز آمدند قطعه

چون بازِ تو کشاده کند پرّ و بالِ خود　　خورشید را نهیب بود، ماه را حذر

---

[1] زبده: عَفَا اللّهُ عمّا سَلَفَ بر خواند تا یوسف جلیل، — در مطلع صورت این جمله غریب است، — فقط ک، سد (بجای الله) [2] زبده: آنجا مقرر کردانید، [3] زبده: صحراء جراو فراهان و آن نواحی، [4] آ با: بموکب، ب اک زبده مثل متن، [5] زبده (۲۲۶ ب): جرد (کذا) رسانید تا عساکر منصوره ..... اطراف واکناف جبال وصحاری را برگه [یرکه] کنند بعد از چند روز که قمرغهٔ شکار بهم پیوست الخ، — برای برکه و قمرغه رک به حواشی ق ص ۲۵۲،

[6] زبده: یوزان محکم درغریدن وانواع شکره از باز الخ،

فردا بزیر سایۂ طوبی کنند چرا   هر صید را که باز تو گیرد بزیر پر

وحوش را در دشت میدانِ دویدن و طیور را در هوا مجالِ پریدن نماند[1]،[2] آنحضرت
با امرای نامدار و وزرای سعادت یار و مبارزانِ بهرام اقتدار در بهترین ساعات
بر اسپانِ ماه سیر بلال نعال[3] چون خورشید بر سبز خنگِ فلک سوار شدند و از خونِ
وحشیان صحرا و بیابان لاله ستان[4] گشت و گورخر و آهوی (ورق ٣٠٠) بسیار   (٣٠٠ر)
کشته سباع را مایدۂ پر فایده بهم رسید[5]،
و موکب ظفر نشان بجراو فراهان آمد[6]* و پیشتر امیر حسن صوفی و امیر الیاسخواجه
قلعۂ ایغان[7] که در آن نواحی بود محاصره داشتند و هنوز فتح نشده بود، آنحضرت
جمعی را بمدد ایشان فرستاده بفر[8] دولت قاهره مسخر گشت*، و در مقام کورکان[9]
١٠ سه نفر از رؤسای اصفهان بآستانِ ظفر آشیان آمدند[10] و بعنایتِ پادشاهانه و
التفاتِ خسروانه اختصاص یافتند،

---

[1] زبده: بود،   [2] زبده +: عساکر منصوره جبل و صحاری در نوردیدند جمهور و (کذا) حیوانات صحرای را رانده بیک محل جمع گردانیدند،   [3] زبده: نعل،

[4] فقط ک: لاله استان،   [5] زبده: بعد از آن کوچ فرموده بنواحی نزول فرمود،— در آ: بجراد فراهان (بجای بجراو فراهان)، ورق: جرا و فراهان،

[6] ک: الغان، [7] آک: ایعان، [8] ق زبده: ایقان، بب: العان،

[8] زبده: چون این جماعت برسیدند و باتفاق از جوانب و اطراف بحفر و نقب مشغول گشت سکان حصار نیز کوشش بسیار نمودند عاقبة الامر [بفر] دولت قاهره ثبتها الله تعالی مسلّم و مسخر شد،

[9] زبده مثل متن، ق: Kourkan،   [10] زبده +: و احوال امیرزاده اسکندر مجمل و مفصل بعرض رسانیدند،

ذکر رسیدن موکب[1] ظفر نشان بحوالی اصفهان

چون رایات ظفر آیات نزدیک اصفهان رسید وبمرحلهٔ[2] باغ رستم که دو فرسنگی اصفهانست فرود آمد، [3]وهرکرا سعادت مساعدت نمود از اصفهان روگردان شده درسلک عبید وخدم منتظم گشت، شیخ[4] محمد* خویش امیر عباس گریخته رسید ومتعاقب او شیخ[5] علی قزاق با* سیصد سوار بمعسکر همایون پیوست، ودر مقام آتشگاه[6] جمعی حشمیان[7] بدرگاه عالمپناه آمده بعرض رسانیدند که خیل خانهٔ ما در بیرون دروازهٔ اصفهانست اگر مرحمت فرموده فرمایند که جمعی دلاوران نزدیک شهر آیند شاید که آن مسکینان از آن بلا خلاص یابند، حکم همایون نفاذ یافت که امیر[8] مضراب بهادر وامیر الیاسخواجه نزدیک شهر رفته معاودت نمایند که حشمیان[9] باردوی اعلی رسند، امراء چون باد که عرصهٔ خاک بپیماید وسیل[10] که از فراز بنشیب آید رو بشهر نهادند، قراولان میرزا اسکندر در برابر آمده از طرفین مردان مرد ودلاوران صف[11] نبرد وگردان معرکهٔ دلاوری ونهنگان دریای صفدری همه جنگ جوی وتندخوی روی در روی آوردند، دلهای شیران بیشهٔ جنگ

---

[1] زبده: سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه، لبپاهان وقضایایی که دران ایام واقع شد،

[2] با: بمحله، زبده مثل متن، درق ترجمه‌اش village نوشته است وکلمه محلات را نیز درسطور آینده همین طور ترجمه نموده، [3] فقط درک، [4] زبده: یکی از نوکران امیرزاده اسکندر شیخ محمد نام،

[5] زبده: امیر سید علی قزلق باقشون خود مقدار (درق: Kazak) [6] زبده: آتشکده — برای قلعه آتش گاه رک بر زبده ص ۵۰، [7] آک: جشمیان، با: چشمشان، بب (بهر موضع) حشیمان، ق: nomades زبده مثل متن، [8] زبده: امیر اعظم امیر، [9] با مثل متن، اک وبب حسب تصریح بالا،

[10] ک: سیلی، [11] آ مثل متن،

ودلیرانِ میدانِ نام وننگ چون شعشعهٔ[1] آفتاب در اضطراب آمد، میرزا بایقرا
که از جفای برادر دلی پُر آذر داشت چون آتش خروشان ودریای جوشان
گشت، امراء امیر جلبانشاه برلاس ولطف الله[2] بابا تیمور[*] وخضر خواجه پسر[3] امیر
شیخ علی بهادر وتوکل باورچی وعلیشاه آزاد که هریک[4] بنوکِ پیکانِ کوه گداز
سوار[5] را بر زین وزین را بر اسب و[6] اسب[*] را بر زمین دوختی وبه تیغِ صاعقه فعل
آتش جهانسوز در اطراف معرکه بر افروختی حمله کردند، مبارزانِ اصفهانی
در حملهٔ[7] اول محلِّ خود باز گذاشته روی بمحلّات[8] آوردند وبهادرانِ سپاهِ
منصور در عقبِ ایشان ریختند[9] وبتیغِ جهانسوز وخدنگِ آتش افروز خاکِ[10] معرکه
باخون بر آمیختند[*]،

۱۰ امیر لطف الله بر سرِ پُل ایستاده حشمیا[11]نرا می گذرانید وچندانکه یاغی قصدِ
او کرد همه را بزخمِ شمشیر باز گردانید، واز آن طرف امیر عبد الصمد وامیر جنید حملهای
بهادرانه نمودند اما لطف الله را از سرِ پل دور نتوانستند کرد، ده زخمِ شمشیر باو
رسید وشمشیرِ[12] او شکسته همچنان جنگ میکرد[*]، عاقبت اصفهانیان گریزان شدند
ودلاوران حشمیان را باردوی همایون[13] آوردند،

میرزا اسکندر از شکستی که در صدمهٔ اوّل بلشکر او رسید واحوال کشتگان

---

[1] فقط ک ب: شعلهٔ، زبده مثل متن، [2] ب آ ک ق: لطف الله بابا تیمور، (در زبده مصحفا: لطف الله بن ویاتیمور، — اما باباتیمور بجای ویاتیمور در موضعی که می آید بر ص ۲۷۳ س ۷) [3] ق ب، زبده: خضر خواجه امیر شیخ علي بهادر) [4] در زبده این فقره فقط در صفت امیر جلبانشاه آمده است، [5] ک ب: سور [6] فقط آ —، [7] آ زبده: وهلهٔ [8] رک ب بحاشیه ۲ صفحه سابق، [9] آ ب: در ریختند، ب آ مثل متن، [10] زبده: کوچها محلات را از خون همرنگ طبرخون گردانید: [11] ب آ: حشمیان، [12] زبده: رسیده بود وهمچنان جنگ میکردند، آخر الامر شمشیر او بشکست، [13] آ ب آ ب —،

و مجروحان شنید حیرت برو مستولی شده آتش غیرت در نهادِ او زبانه زد و از صفحاتِ
احوالِ سپاهِ نصرت شعار[1] امارات فتح و ظفر مشاهده کرد و علامات زوالِ اقبال بر
وجَنات آمالِ خویش معاینه دید و ارکان دولتِ خود را بالخلوت طلبید و مشورت نموده
بر آن قرار دادند که با تمام سپاه بیرون آیند، لشکری چون ذرات آفتاب فراوان
و چون قطرات سحاب بی پایان بیت

لشکری بحر[2] سیل[*] موج شکوه ثابت و پایدار همچون کوه
همه بهرام طبع و کیوان هوش همه پولاد ترک و آهن پوش

از شهر بیرون آمدند و ندانستند که بیت

هر کرا بخت رهبری نکند | کوشش و جهد یاوری نکند (۳۰۰ ب)

حضرت خاقان سعید فرمود که کورکای جنگ کوفته و دلاورانی چون قضا نافذ عزم
بر باد پایانی چون عمر سبکرو روی بقهر اهل[3] شهر آوردند بیت

بحکم شهنشاهِ گردون شکوه بجوشید لشکر چو دریا و کوه

چون[4] صفهای طرفین و لشکرهای جانبین راست شد میرزا اسکندر صولت و
صدمت لشکرِ منصور دیده دانست که تابِ مقاومت نمی آرد سرداران عراق و
گردن کشانِ فارس یراق و اتّفاق کرده ع

بجز پشت دادن ندیدند روی

وَلَّوا علیٰ اَدْبَارِهِم نُفُوراً[5] بر خوانده روی برتافتند و لشکرِ منصور[6] در

---

[1] آ : پناه، [2] مطلع : سیل بحر، زبده : سیل ع بحر، [3] زبده : مخالفان، [4] صاحب زبده درین موضع
کلام را طولی داده است و در اثنای آن گفته که بحکم شهنشاه امیرزاده اعظم امیرزاده ابراهیم و امیر دولت خواجه اساق
[ایناق] و امیر سید علی ترخان نامزد [این مهم شدند]، " و امیر فرمان شیخ نیز با غلبه نوکران و خاصکیان متوجه [میدان جنگ]
شدند، [5] آ : فولّوا، ک و زبده مثل متن، رک به قرآن مجید، ۱۷ (سوره بنی اسرائیل) : ۴۶، [6] ب اک آ : لشکر مظفر، (زبده : عساکر منصوره)

قفای هزیمتیان شتافتند، خلقی بسیار بقتل آمد، و میرزا اسکندر نزدیک شد که بدست آید بهزار[1] حیله باصفهان در آمد، و[2] موکب منصور بظاهر اصفهان فرود آمد*، و در آن مقام شیخ ورددی[3] از قلعهٔ شهریار و بایزید پسر امیر بسطام از قلعهٔ سلطانیه بدرگاه عالم پناه آمده بعنایت سرافراز شدند،

درین[4] اثنا ناگاه سیصد سوار پوشیده از دروازهٔ برانغار بیرون آمده* آهنگ جنگ کردند، امیر الیاسخواجه[5] در برابر آمده* بسیار بقتل آورد و باقی مقهور و مکسور بشهر گریختند اما امیر الیاسخواجه را زخم رسید، حضرت خاقان سعید فرمود که دیوارهای حصار به طناب پیموده بر امراء بخش کردند چنانچه کسی بیخبر از شهر بیرون نتواند آمد، چهار[6] دهم ربیع الاول[7]* لشکرهای جهان تومان[8] تومان و قشون[9] قشون پیرامون[10] شهر فرو گرفتند، ۱۰

ذکر فتح دار الملک شیراز و شرح[11] آن

چون[12] خبر موکب همایون حضرت خاقان سعید بدار الملک شیراز رسید*

---

[1] ک: بهزا، [2] زبده (۲۳۱ ا): بعد از آن چون حضرت سلطنت شعاری ... کوچ فرموده از طرف شهر آمده از طرف جرانغار [ر] امیر فانه شرین (کذا)، و سید حسام و باقی امرا کارهای مردانه کردند بندگی حضرت احتیاط دیوار و شهر بند اصفهان کرده بظاهر شهر فرود آمد — [3] ا ک ب: همایون (بجای منصور) آ: میمون، [3] ک ق زبده: ورددی (تصحیح قیاسی است) [4] زبده: در خلال این احوال ناگاه نا خبر از طرف برانغار [؟پل] دروازه کشاده الخ، [5] زبده +: از آن طرف نزدیک بود فی الحال سوار گشته در مقابلهٔ ایشان آمد، [6] زبده: یکشنبه چهارم ربیع الاول سنه سبع وعشر وثمانمایه، [7] تومان = ده هزار مرد (ق)، [8] قشون = صد مرد (ق) [9] زبده: بر مثال طوق پیراهن [پیرامون]، [10] زبده: سبب، [11] زبده: در پنجشنبه هژدهم ربیع الاول مذکور خبر رسید که اهالی ... رس [شیراز؟] چون از مقدم همایون خبردار گشتند،

کولویان[1] وکلانتران باتفاق شیخ[2] محمد سارق[3] که داروغهٔ میرزا اسکندر بود[4] فکر عاقلانه کرده گفتند: شک نیست که آنحضرت اصفهان را فتح خواهد فرمود و مارا استدعا نمود، اگر پیشتر کسان فرستاده صورت دولتخواهی عرضه داریم خدمتی بجا آورده باشیم، برین اتفاق پسر میرزا اسکندر وپسران امیر[5] عبد الصمد وشیخ یساول ویوسف قورچی و داراب[6] را که جماعت معتمد میرزا اسکندر بودند گرفتند وخطبه وسکه بنام والقاب همایون آراسته تحف وهدایا بدرگاه عالم پناه فرستادند، حضرت خاقان سعید بکنه[6] بخشی ولطف[7] الله بابا تمور[8] را به ضبط اموال وحکومت آن مملکت تعیین[8] نمود[8] وامیر حسن[9] صوفی وامیر جلبانشاه[10] برلاس را جهت آوردن پسر میرزا اسکندر وپسران امیر[11] عبد الصمد روان فرمود،

درین ولا سلطانشاه چهره که معتمد[12] میرزا اسکندر بود وضبط برجی معتبر می نمود نوکرانش[13] نمکحرامی کرده اورا کشتند وباردوی اعلی آمدند، وهر[14] روز

---

[1] ک تا: کولیان، آ ب ب مثل متن، زبده: اصول واکابر واشراف شهر (بجای کولویان وکلانتران)، ق Kuloi (برای این کلمه رک بر ق ص ۱۷۱ حاشیه) [2] آ ب، [3] زبده: سارد که حاکم وداروغه شهر بود وامیرزاده اسکند را اورا در شیراز گذاشته، ق: Sarik، [4] فقط ک: میرزا، زبده (ودیگر نسخ مطلع): امیر، [5] زبده: دارا، ق مثل متن، [6] ق: Bekneh [7] آ تا ق زبده: لطف الله بن بابا تیمور، ب ب مثل متن، اک (بهرجا): بیان تیمور، [8] زبده +: مقرر گردانید بدان طرف روانه فرمود، [9] زبده: محمد، ق مثل متن، [10] تا (بهر موضع): حلبانشاه، ب ب: جلپانشاه، (ودر سطور ذیل گاهی جلپانشاه وگاهی جلبانشاه)، ق مثل متن، [11] زبده — ، [12] زبده: عمده [عمدهٔ] نوکران وعده استظهار ملازمان، [13] زبده: نوکران سلطان شاه بجنا بوقا والتوان شیو، [14] درین موضع متن نسخهٔ زبده اضطرابی دارد،

و هر زمان نقصان به اصفهانیان رسیده قوت لشکر منصور زیادت می شد، اصفهانیان لاف جلادت زده بیرون می آمدند و مبارزان دلاور پیش میرفتند، اول[1] بسر تیر یکدیگر را نگاه میداشتند و تیر و کمان گذاشته تیغ و سنان بر میداشتند و ریش و گریبان گرفته سر موئی در جنگ فرو نمیگذاشتند، تا مدت محاصره به پنجاه روز کشید،

[2] در آن ایام از اطراف ممالک اخبار بدرگاه جهان پناه رسید، اول میرزا الغ بیگ از ماوراء النهر شیخوی[3] قراوناس را فرستاده حکایت قتل امیر موسی کا[4] و امیر محمد تابان و امیر علی قوچین بر دست میرزا احمد میرک[5]* چنانچه گذشت[6] بعرض رسانید، آنحضرت بر قتل آن[7] امرای نامدار تاسف خورد[8] و فرمود که قضایای عراق پیش نهاد همت عالی است چون فراغی روی نماید در مستقر[9] دولت تدارک آن شود، انشاء الله تعالی*،

۱۰

دیگر نوکر بکنه بخشی از شیراز آمده عرضه داشت که امیر لطف الله [بابا[10] تیمور (کذا)] امیر جلبانشاه[11] بقتل آورد بگمان[12] آنکه جلبانشاه خروج خواهد کرد[13]* آنحضرت

---

[1] زبده: بزخم، [2] عنوان این فصل در زبده: ذکر اخباری که دران ایام از اطراف ممالک رسید، [3] آ: شیخوی، با: شیخی، اک: شیخون، زبده: سحون، ق: Schikhouin، [4] زبده: –، [5] دیگر نسخ ملک: امیرک احمد [6] رک بر ص ۲۶۳، [7] آ: –، [8] آ: نمود، [9] زبده: نوکر مخدوم زاده مغیث الحق والدین الغبیک کورکان را رعایت نموده باز گردانید، [10] زبده: +: بویاتیمور [صوابش: بویانتیمور] [11] این عبارت که محدود بقلابین است فقط در رک ندارد، از روی آ نوشته شد، [12] با بب اک: +: برلاس را، در آ این کلمه را جلبانشاه نوشته است بهر دو موضع درین سطر، [13] زبده: بعضی جنان بلطف الله رسانیدند که جلبانشاه خروج خواهد کرد وانید (کذا) دیگر درخلال این احوال وشیراز را باز گرفت (کذا) لطف الله تحقیق این سخن ناکرده این معنی باور کرده فرصتی نگاهداشته جلبانشاه بقتل رسانید،

لطف الله] نادان را که بر چنین امر[1] بی تحقیق اقدام نمود و بکنه بخشی را عزل فرمود و امیر سید علی ترخان را بحکومت آنجا[2] تعیین نمود و فرمود که (ورق ۳۰۱ ا) آن غدر (۳۰۱ و)
را تحقیق کند[3]،

دیگر از ولایت تستر[4] قاصدان دندی سلطان دختر[5] سلطان اویس[6] رسیده
اظهار انقیاد کردند، آنحضرت ایشان را نواخته اجازت فرمود،

و[7] دیگر در وقت عزم محاصرهٔ اصفهان عبدالله پرواچگی و علی درویش را
بجانب کاشان فرستاده بودند، ایشان رعیت را ایل ساخته[8] آن ولایت را
ضبط نمودند و[9] عرضه داشت رسید[8]،

ذکر فرستادن مولانا غیاث الدین قاضی سمنان باصفهان

در اثنای محاصرهٔ اصفهان بسمع همایون رسید که میرزا اسکندر از حرکات ۱۰
خود پشیمان شده باز خطبه و سکه بزیور القاب آنحضرت آراسته می سازد، حضرت
خاقان سعید را رافت بادشاهانه و مرحمت خسروانه بهانه[9] می طلبید[9] که او را نصیحت
نموده براه خیر دلالت کند تا باشد که از خواب غفلت بیدار شده دیگر آتش حرب

---

[1] فقط ک س، امری، [2] آ: آن (بجای آنجا)، [3] زبده: تحقیق این معامله کنند، [4] زبده: ششتر،
[5] زبده —، لین پول ص ۲۴۷ ذکری از Jandu زوجه شاه ولد نبیرهٔ سلطان اویس
آورده است که تا ۸۱۹ھ در واسط و بصره و شوستر فرمان روائی کرده، بظاهر دندی سلطان همین است
اما چطور ممکن است که دختر سلطان اویس زوجه نبیره اش باشد؟ — درحقیقت وی است دختر حسین بن سلطان اویس رک
بر ص ۲۱۵ ح ۷، تاریخ وفاتش بر ص ۲۹۹ مذکور است، [6] زبده —، [7] زبده: ایشان بدان طرف رفته
کاشان را گرفته بودند و آن مردم سر بانقیاد در آورده، [8] زبده: و دران ایام بار دوی همایون رسیدند،
[9] زبده +: باستیصال بندگان قدیم و قهر خدمتکاران دیرینه رخصت نمیداد بهانه میطلبید،

افروخته نگردد و خدمتگاران قدیم که بضرورت در آن طرف اند سوخته نشوند،
بنابران مولانا غیاث الدین سمنانی که دانشمند متورّع بود مقرّر شد که باصفهان
درآمده با میرزاده[1] اسکندر گوید که سخن صلح نظر بر صلاح[2] طرفین و اصلاح جانبین
است تا مملکت خراب نشود و رعیّت در اضطراب نباشند، قاضی بشهر درآمده
سخن رسالت عرضه داشت، و میرزا اسکندر از تندخوئی و درشت[3] گوئی و مذمت
و منقصت* دقیقهٔ فرونگذاشت و از استبداد بی بنیاد، هیچ نیندیشید تا موجب
قضای رفته رسید با و آنچه رسید، قاضی باز آمده صورتِ ماجرا بعرض
رسانید، حضرت[4] خاقان سعید دانست* که میرزا اسکندر سخن صلح را بر عجز و
قصور حمل می کند هیهات هیهات شعر

۱۰ ونحن رجالٌ نرتدی الحلم شیمةً[5] ونغضب احیاناً فنروی[6] العوالیا[7]

فرمود که علاج مزاج او جز بقهر دوا پذیر نیست و حَسْمِ[8] موادِ فسادِ او جز بشمشیر در شرعِ تدبیره،
بعد از چند[9] روز میرزا[10] اسکندر را میر توکل قرقرا که[11] بزرگ ترین امرای او بود
و بدیانت و دانش آراسته* و محمد بیگ را با دوسه[12] اسپ پیشِ آنحضرت فرستاد و التماس
نمود که آنحضرت عود نمایند[12] تا من بفراغ خاطر پیش ایشان آیم، آنحضرت فرمود که اگر
پیش[13] ما آید* او را عزیز داریم و اگر نمی آید بطرفِ یزد یا همدان رود، ما راهِ او باز دهیم،

---

۱ با، ب، آ: بامیرزا، زبده مثل متن، ۲ فقط آ: صلاح، زبده مثل متن،
۳ در زبده صراحةً ذکری از درشت گوئی و مذمت و منقصت نیاورده است، ۴ زبده: حضرت
سلطنت شعاری را در خاطر آمد، ۵ ک: شمة، ۶ ک: فتروی، زبده: فسروی، بب:
فردی، با: فیردی، ۷ ک: الغوالیا، زبده مثل متن، ۸ ک زبده: جسم،
۹ زبده: دوسه روز دیگر امیرزاده، ۱۰ زبده: ــ، ۱۱ فقط ک: سر، زبده: سه سر، ۱۲ دیگر نسخ: نماید،
(زبده: باز گردند من بعد از ان پیش ایم) ۱۳ زبده: می آید،

قاصدِ او رفته و سخن گفته، راضی نشد، و همچنان بر سرِ عصیان بود و هر روز جنگ
می شد و اگر سپاهِ نامدار بسعیِ بسیار بر بالای دیوار بر می آمدند چون دیوار طرف
شهر بیست گز[1] یک انداز بود مردمِ شهر بزخمِ تیر بیرونیان را از سرِ دیوار دور می
کردند، و درین اثنا آنحضرت امیر سلطان بایزید برلاس و امیر چقماق شامی
را بتسخیرِ ابرقوه فرستاد،

ذکرِ جنگِ سلطانی[2] و فتحِ اصفهان

چون مدّتِ محاصرهٔ اصفهان بدرازی کشید حضرت خاقان سعید همّتِ عالی
بر اتمامِ مهمِّ اصفهان مصروف داشته اَعلام گیتی ستان بر افراشت، و دوم
جمادی الاولیٰ که غرّهٔ صباح دولت بود فرمان فرمود تا دلیران و دلاوران چون
شیر ژیان و پیل دمان در حرکت آمدند، از نفیر نای و خروشِ کوس غلغله[3] در طاسِ ۱۰
نگون گردون افتاد، و آواز نعره و فریاد بقبّهٔ پروین و قبّهٔ چرخِ برین رسید بیت

چنان شد ز زخمِ کوس و نعره و جوش — که گردون پنبه محکم کرد در گوش

مبارزان چون ابر و باد روان گشته[4] تیر از کمان چون ژاله باران شد، و چون سفیرِ
تیر از تدبیر باز ایستاد و کار بزبانِ سنان و پیامِ حسام افتاد بهادرانِ طرفین و
دلاورانِ جانبین دست در گریبانِ یکدیگر بدشنه و خنجر کار می ساختند و سرها
(ورق ۳۰۲ الف) بر مثالِ گوی در میدانِ معرکه می انداختند بیت (۳۰۲و)

ز هر سو کُشته چندانی به پیوست — که راهِ جنگ بر لشکر فرو بست

---

[1] آ: گز، زبده: فامّا ان طرف شهر یک انداز بود که قر [یب] ببیست که [گز] زیادت،

[2] ک اک: سلطان، آ و زبده مثل متن، نیز رک به یزدی ۱: ۳۱۸ س ۷، [3] زبده: آشوب ما.

[4] زبده: روان شدند تیر از کمان چون ژاله و باران روان گردانید،

زمین از خونِ مردان موج‌زن[1] گشت سپرها خشت و جوشنها کفن گشت[2]

آن روز از صباح تا رواح میان ارواح و اشباح قهر خدائی جدائی میفرمود و میانِ ضارب و مضروب و غالب و مغلوب فرق نبود، از خسته و کشته فضای هامون حکمِ کوه و پشته گرفت و از خونابِ کشتگان زنده رودِ اصفهان گونهٔ[3] لاله‌ستان پذیرفت*، عاقبت نسیم فتح و ظفر بر رایتِ حضرت خاقان سعید وزید و عَلَمِ دولتِ مخالف چون بختِ او برگردید و لشکر منصور رزوبانها بر دیوار نهاده برآمدند و مخالفان از پا در آمدند، میرزا اسکندر با خواص خود روی بقلعه نهاد و شب بموافقتِ حالِ پریشانِ ایشان[4]* تیرگی آغاز کرد بیت

برچرخ بناتِ[5] نعش و پروین* بستند نقابهای مشکین

۱۰ و لشکر[6] مظفر[7] بر سرِ دیوارهاء حصار مشعلها روشن کرده*، آن شب از پرتوِ مشاعل با روز مقابل بود، درین اثنا امیر[8] عبدالصمد گریخته پیش آنحضرت آمد، میرزا اسکندر از فرارِ عبدالصمد آگاه شده آهِ جگرسوز از درونِ غم‌اندوز برآورد و سراسیمه وار قلعه باز گذاشته فرار نمود، علی الصباح که ع

جهان[9] زشعشعهٔ آفتاب روشن گشت

سپاهِ نصرت پناه پای در کوچه غارت نهاده دست بتاراج برآوردند، چندان

---

۱ زبده: جرخ زن، ۲ زبده +: دلیران سپه برهم فتاده ـ صلائی مرگ در عالم فتاده ٭ تن از اسپ و سر از تن سرنگون شد ـ فلک دریا زمین صحرائی خون شد ٭ همه روی زمین شنگرف بگرفت ـ زخون تازه رود ژرف بگرفت ٭

۳ زبده: از حکم طهارت بیرون شد، ۴ زبده: برایشان، ۵ زبده: ثیاب نقش پروین،

۶ زبده: حضرت سلطنت شعاری فرمان فرمود تا مجموع لشکریان و (کذا) بر سرهائی دیوارها مشعلها روشن گردانیدند؛

ک: دیوارها و حصار (بجای دیوارها حصار)، آ: دیوار حصار، ق: موید دیوارها حصار، ۸ زبده: امیرزاده،

۸ در زبده مصراع اول هم دارد: لباس صبح زعکس شفق ملون گشت، ۹ زبده: مشعله،

زواهرِ جواهر و کنوزِ نقود و طرایفِ حلی[۱]* و لطایفِ اوانی و ظرایفِ ظروف[۲] و غرایبِ اقمشه و عجایبِ امتعه[۳] بدستِ لشکریان افتاد که کثرتِ آن ثروت هنگامهٔ آز را در دلها شکست و عدّتِ آن غنیمت دروازهٔ نیاز را بر خاطرها فروبست،

حضرت خاقان سعید را چون این فتحِ همایون دست داد پشت دولت بمسندِ سلطنت باز نهاد و رسم ظالمانِ متهوّر و قانونِ عادلانِ مخیّر برداشت و بنهاد[۴]، و فتح نامها بممالکِ ماوراء النهر و ترکستان و کابل و غزنین و هندوستان و خراسان و خوارزم و مازندران و طبرستان روان فرمود و بمراسم شکرِ الٰهی قیام نمود،

۱۰ چون میرزا اسکندر از قلعه بیرون رفت جمعی متعاقب رفته او را گرفته بخدمتِ حضرت خاقان سعید رسانیدند، وچندان که از و سخن پرسیدند زبانِ مکالمه بسته بجواب نپرداخت و از انفعالِ ذمیمه شرمنده سر در پیش انداخته، آنحضرت رعایتِ صلهٔ رحم فرموده او را ببرادرش میرزا رستم سپرد که جانبِ اخوّة فرو نگذارد[۵]، و خود نقشِ[۶]* اجرامِ سماوی و تعبیهٔ شطرنجِ دورانِ فلکی[۶] مهرهٔ اخوّت بوصفی در ششدر انداخت و نرّادِ قضا بر بساطِ دهر منصوبهٔ باخت که جهانیان* انگشت تحیّر

---

[۱] ک: ظرایف حلی، ب مثل متن، آ: طرایف جلی، اک: طرایف جلی، زبده: ظرائف حلی، [۲] زبده +: ونفایس فرش وبصایله (؟) اسلحه، [۳] زبده +: وزفه . . . ثیاب (؟) ثیاب وعساق جنول [عتاق خیول]، [۴] بعدش در زبده (۲۳۸ ل) عنوان ذیل است: ذکر احوال امیرزاده اسکندر بعد از فتح اصفهان، — ذکر فتح نامها در زبده ندارد، [۵] زبده +: ومراسم عصبیّت بجای آرد، خود نقش کعبتین [۶] زبده: فلک عکس تصوّر آن ضمائر و نقیض اندیشه خاطر بود و نرّاد قضا بحرب [بچرب] دستی دغا مهره اخوّت بوضعی در ششدر انداخت که مقابران [مقامران] هفت کردون،

بدندانِ تفکر[1] گرفتند، شخصی که از نازکی اگر در پردهٔ حدقهٔ حور شدی گفتی [بستر[1]] درشت است و دور شدی میلِ آهن تافته بجور در حدقهٔ او کشیدند[2]، نزدیک بود ازان حرقت در معرضِ مرضی مهلک افتد[3] موجبِ[4] جنونی مفرط شود، نوبت سلطنتش بانقضا رسید و دورِ خلافت او بخلافت کشید، از دورِ چرخِ جفاپیشه واز جورِ[5] سپهرِ خطا[6] اندیشه آن دولت منتهی شد و آن سعادت منقضی گشت،

ذکرِ حالاتی که بعد از فتح اصفهان وقوع یافت

چون دار الملکِ عراق حضرت سلطان آفاق را مسخّر و مفتوح شد و سر سرداران و رقاب گردن کشان در طوقِ طاعت و حلقهٔ عبودیت آمد آنحضرت لشکر را از غارت منع فرمود و بر مصداق شعر

۱۰ اَحسِن الی النّاس تستعبِد قلوبَهُم — فطالَمَا استعبَدَ الانسانَ احسانُ

عمل نمود و سایهٔ امن و امان بر احوال خواص و عوامِ اصفهان انداخت و همه را در حریم عدل و نعیم احسان ماوی ساخت و صد[6] هزار دینار کپکی که نذر (ورق ۲۰۳۲ الف) مزارات فرموده بود بفقراء و مستحقان رسانید و ثلثِ مالِ یونت[7] ییل[8] بر عایا بخشید

---

[1] زبده: لباس، [2] فقط ک — ، از نسخ دیگر و زبده ثبت شد، [3] زبده: از لذت عیش و فائده حیات نصیبی نماند، [4] زبده +: و آن ضرب موجب، [5] زبده: غیرت سپهر بی شفقت، [6] زبده، مبلغ هزار دینار نذر [نذر] مزارات فرمود که بفقرا و مستحقان رسانند، — با آ ب اک: کپکی (بجای کپکی)، [7] آ ب: ینت ییل، با: یونت ییل، صورت فقره در زبده (۲۰۴۰ ب): و از سال یونت ئیل که در حوزه دیوان اعلی اعلاه الله تعالی ثلثی بر عایا بخشید، (یونت ایل بمعنی سال اسپ است، از فرهنگ آنندراج)،

ونظم ونسق مہمات ملکی فرمود وبضبط ممالک وحفظ مسالک اہتمام نمود[1]، وبعضی لشکریان رابجانب خراسان اجازت مراجعت فرمود، وخزائن خاص وزواهر[2] جواهر ودرر غرر[3] واوانی زرین وسیمین واسلحه هندی ومصری وچینی آلات و فراشخانه[4] بدار السلطنهٔ هراة فرستاد، وممالک[5] فارس وعراق* بارباب استحقاق رعایت[6] فرمود چنانچه غزال قلم مشکین رقم در مشام ایام عطرسای خواهد نمود،

ذکر تفویض[7] ایالت اصفهان* بجانب میرزا رستم بن[8] میرزا عمر شیخ*

امیرزا[9] رستم مدتی مدید در ممالک[10] ماوراء النهر وولایت[11] خراسان ومازندران ملازم حضرت خاقان سعید بود ودر چند معرکه بمراسم جانسپاری قیام نمود وپیش

10 ازین سالها در اصفهان حاکم ونافذ فرمان بود[12] درین وقت چون بتائید مهیمن خلاق[13] تمام ممالک فارس [[14] وعراق] در قبضهٔ اقتدار قرار گرفت ومجدد اروس منابر ووجوه دنانیر بنام والقاب همایون زیب وزینت یافت، آنحضرت حکومت تخت عراق وایالت دار الملک اصفهان بجانب بادشاه[15] معظم میرزا رستم* مسلم داشت،

---

[1] درین موضع در زبده (۲۴۲ ب) چند کلمات رادرج نموده است که بعد آنکه آتش فتنه انطفا پذیرفت بادشاه مضمون آن را برعایای ممالک رسانید، [2] ک: زاواهر، [3] زبده +: رنخوت [وتخوت] اثواب، [4] زبده +: ازخیمه وخرگاه وغیره، [5] زبده: وامارت جیوش وحکومت فارس وعراق، [6] آ: عنایت، [7] زبده: حکومت ممالک اصفهان، [8] فقط آ—، زبده: بن امیر عمر شیخ نویان طاب ثراهما، [9] آ: میرزا، [10] ک: ولایت، [11] آ ب—، با ک مثل متن، [12] فقط ک: منان، [13] فقط در ک ندارد، [14] زبده: امیر وامیرزاده اعظم رستم بهادر،

وجنابش با زبر سریر فرمان روائی آن مملکت ممکّن گشت واکابر واشراف رَغْبَةً وَرَهْبَةً[1] سر بر خطِ حکمِ او نهادند و بحکمِ[2] احتساب واستحقاق صنادید دار الملکِ عراق عنانِ عبودیت بکف عنایت او دادند[3] بیت

در دستِ ما چو نیست عنانِ ارادتی بگذاشتیم تا کرم او چه می کند

واو نیز رعایا را که زیر دستِ عنا و پایمالِ بلا گشته بودند حسنِ عنایت و لطفِ رعایت مرعی داشت وجمعی[4] را که در سوابقِ ایّام بر هر گونه اجرام وآثام اقدام نموده بودند نابوده انگاشت[5]، ساکنان[6] آن بلاد که از جور و بیداد هر طرف افتاده بودند از عدلِ شامل و لطفِ کامل عزم اوطان نمودند[7]، و میرزا رستم تا در جیلوۃ بود حکومتِ مملکت اصفهان بموجبِ فرمان مفوّض بنوّابِ

۱۰ دیوانِ او بود،

ذکر تفویض فرمودن ولایت[1] همدان و لرستان بمیرزا بایقرا[*]

میرزا بایقرا در غرّهٔ شباب و ریعان جوانی در میدان پُر دلی و پهلوانی

---

[1] ک: راهبۃً، [2] زبده: وامیرزاده بحکم استحقاق مالک ازمّۂ دار الملک عراق شد، [3] زبده (۲۴۲ ل) : واگر چند بعضی از آن بودند که بنسبت او تخفیات (؟) عظیم و جسارت (؟) ظاهر نموده بودند و بمخالفت و معاندت قدم گزارده غائب [غایت] حلم و نهایت بخشش و کمال عفو و اغضا با مضا رسانید، [4] زبده اینجا +: و کسانیکه بیخ بغی و عدوان بمرور زمان در زمین مملکت دل نشا [نده بو] دند بزور بازوی باس و زخم سر پنجه قهر قلعه [قلع] کرد، [5] زبده +: مزاج طاعت لشکر و حشم که از قانون صحت اخلاص و هواخواهیی منحرف گشته بود بعولت بذیر [؟] از [به ؟] حال اعتدال باز آرد [آورد]، . . . . خللی چند که بسبب ورود عساکر و باغی گری حادث شده بود بقدر وسع و امکان به نیکوتر وضعی و خوبتر صیاتی بجای آورد و شهر و ولایت معمور گردانید، [6] آ و زبده: ممالک، [7] زبده: با میرزاده بایقرا اغفر الله ذنوبه،

آمده بود، و در شمایل او[1] دلایل* مردانگی و مخایل فرزانگی پیدا و هویدا می نمود،
حضرت خاقان سعید چشم عنایت بحال او داشته و نظر مرحمت بر و گماشته
ایالت[2] همدان و قلاع و[3] روجرد و نهاوند و تمام لرستان سیورغال او فرمود،
و فرمان داد که بعدل و داد همت بر آرایش[4] و آسایش جهانیان* مصروف
دارد، و نگذارد که هیچ آفریده دست ظلم بر روی کسی بر[5] آورد* و ابواب
انصاف و انتصاف میان قوی و ضعیف و وضیع و شریف مفتوح سازد،
و بحال تجار که طایران[6] ممالک آفاق و ناشران مکارم اخلاق اند* بواجبی پردازد[7]،
میرزا بایقرا آن[8] وصایا بسمع رضا اصغا نمود و مراقبت حدود و محافظت عهود
در شریعت جهانداری واجب و لازم دانسته متوجه آن ممالک شد،

۱۰ و[9] حضرت شاهرخی روی به ضبط سایر ممالک و نظم باقی مصالح آورد،
و[10] ولایت ری را بجانب میرزا ایجل بن میرزا میرانشاه و مملکت قم را[11] بشاهزاده
سعد وقاص که هر یک از حدیقهٔ خانی شجری و از شجرهٔ جهانبانی[12] ثمری بودند تفویض
فرمود، و حاصل آن ولایات را در وجوه اخراجات دیوان ایشان تعیین نمود،
و ابواب نصایح پدرانه بر روی دولت ایشان باز کرده اسباب | تجملات (۳۰۲ ب)
بادشاهانه برای هر یک مرتب ساخت و[13] فرمود که*: در قوانین معدلت و

---

[1] ک: اوایل، نسخ دیگر و زبده مثل متن، [2] زبده: ایالت و حکومت، [3] زبده: بروجرد — یزدی (۱، ۵۸۶ ببعد) نام این موضع را مثل متن نوشته است، [4] زبده: آرایش جهان الخ، [5] آ: برآرد، [6] زبده: برید آفاق و نشر کننده اخلاق اند — ک: ناشران (بجای ناشران)، [7] آ مثل متن، ک با: پردازند، [8] فقط در ک، دیگر نسخ —، [9] عنوان این فصل در زبده (۲۴۴ ب): ذکر تفویض ممالک قم بامیرزاده سعد وقاص طاب ثراه، [10] در زبده درین فصل ذکری از تفویض حکومت ری بمیرزا ایجل نیامده، [11] زبده + : قم و توابع آن، [12] زبده: امانی، [13] زبده: و از راه مرحمت و مهربانی مثال فرموده ایدتا،

آئینِ سلطنت اقتدا بآباءِ کرام و اجدادِ عظام نمایند و اکابر و اشرافِ آن مواضع را بنظرِ[1] عاطفت و نشرِ مرحمت رعایت تمام فرمایند تا خاطرها بر ولا و ودادِ منقاد و معتاد شود و سبب آبادانی آن بلاد و دیار گردد، شاهزادگان وصایا شنیده بولایت خود رفتند،

ذکرِ نهضتِ همایون بصوبِ دارالملک شیراز در عینِ انبساط و اهتزاز

خاطرِ همایون چون از مهمّاتِ ممالکِ عراق فراغت یافت عنانِ دولت و سعادت بصوبِ دارالملک فارس تافت، و فرزند سعادتمند میرزا ابراهیم سلطان[2] را بضبطِ اغرق گذاشت، و رایتِ سرعت و اهتزاز بجانبِ شیراز برافراشت، و چون ماه لوای همایون بطالعِ[3] سعد و اخترِ میمون از افق خطّهٔ شیراز طالع شد و آفتابِ طلعتِ آنحضرت بر اطرافِ آن مملکت لامع گشت حکّام شولستان و لورستان و باقی امراء و سرداران روی باردوی همایون آوردند و بالتفاتِ پادشاهانه مفتخر و سرافراز گشتند[4]، و اهالی شیراز خاصّه جمعی که پیش ازین شرایط نیکوبندگی ظاهر ساخته بودند بعنایت اختصاص یافتند، و نوئین[5] کامگار افتخار الامرا امیر مضراب بهادر بایالت آن ممالک مقرّر شده

۱۰

---

[1] ک: نظر، آ آ ب ب اک مثل متن، — صورت فقره در زبده: و بازمرهٔ احسان اکابر و اشراف آن مواضع را منقاد کرداند و بنظر (بنشر؟) عوارف و نشر صنائع دلها بدست آورد، [2] بعدش زبده +: و امیر حسن صوفی و امیر شیخ لقمان، [3] ب ب: طالع، اک: طاعت، [4] آ: شدند، [5] زبده: امیر اعظم اعدل ملک الامراء فی العالم،

ده هزار سوار ملازم او معین گشتند، و آن ولایت از طرف غربی تا خوزستان
و از جانب جنوب تا هرموز نامزدِ او شد[1]، و دران ایام* امیر مضراب را عارضهٔ
عارض شد که اطبا از علاج آن عاجز آمدند و مرغِ روحش از تنگنای قفسِ قالب
بفضای جانفزای عالم ارواح پیوست بیت

ازان سر[2] در آمد این قصهٔ دلآویز که چون جا گرم کردی گو بدیت خیز

آنحضرت[3] باز ماندگانِ او را رعایت نمود، و میرزا ابراهیم[4] سلطان* را طلب فرمود،

ذکرِ سیورغال[5] فرمودن مملکتِ شیراز بشاهزادهٔ عالی شان میرزا ابراهیم سلطان*

رای آفتاب اشراق سلطان آفاق اقتضای آن فرمود که خورشید
سپهر مملکت و ماهِ آسمانِ سلطنت میرزا ابراهیم سلطان السلطنت[6] مملکتِ فارس و توابع تعیین[7] فرمود و-ظ] 10

[1] زبده+: امیر مضراب بهادر بر موجب فرمان لطبط (بضبط) و نسق آن مشغول گشتند..... و درایات بضبط بندگی حضرت بر عزیمت معاودت بدار السلطنة خراسان حرکت فرمود دران ایام، [2] زبده: تنگ، [3] زبده: و بندگی حضرت هنوز در حدود آن بلاد بود که خبر واقعهٔ هائله امیر مرحوم مضراب بهادر برسید (بعدش گفته است که حضرت سلطنت شعاری ازین واقعه بسیار متالم شده)، [4] تا آ ب: سلطان ابراهیم، [5] زبده: تفویض حکومت ولایت فارس و توابع (به) امیرزاده ابراهیم بهادر خلدالله تعالی ملکه و سلطانه، [6] آ: ممالک، [7] در مطلع ندارد، قیاسا افزوده شد؛ زبده (۲۴۵ ب) حضرت سلطنت شعاری..... فارس با توابع و مضافات و منسوبات آن بدان مفوض گردانیده فرمود که اعتماد دولت و استظهار و استبداد و استقلال تو بمباشرت اشتغال [اشغال] ملک و معرفت مقادیر سپاه و حشم و ارتیاض بمصالح کافهٔ امم و وقوف بر دقائق امور جمهور و تفصی از عهدهٔ کفالت و اهتمام بمناجح احوال رعیت و اجتهاد در تقویت دین و ثبات و قراری که در معرض آن منصب تراست زیادت ازانست که برید اندیشه کنهٔ آن راه یابد و فکر بدرک آن محیط آن شود (۱)،

و فرمود که اعتماد دولت بر معرفتِ مقادیرِ سپاه و حشم و مراتبِ عبید و خدم است و اعتضادِ مملکت برعایتِ دقایقِ امورِ جمهور و استحکام حدود و ثغور و اهتمام باحوالِ رعیّت و انتظامِ دین و دولت، و لله الحمد که استحقاق آن فرزند سعادتمند زیادت از آنست که محتاج باین سخنان باشد امّا[1] از راه شفقتِ پدرانه نصیحت بادشاهانه می رود:

می باید که چنان سازد که رعایا در ظلّ رافت مرفّه حال بدعا اشتغال نمایند و لذتِ امینی و حلاوتِ انصاف[2] بذوقِ جان دریابند، و حکم جزم کند که نوّاب جز طریق عدالت نسپرند و در تحصیل اموالِ دیوانی از قاعدهٔ معهود[3] نگذرند، و نام نیک که مجدّدِ طراوت ملک، و دعای خیر که مؤکّدِ اساسِ دولت، و ثنای جمیل که جمالِ چهرهٔ جلالت[4]، و ثوابِ جزیل که موجبِ کمالِ سعادت است حضرتِ ما و آن فرزند سعادتمند را حاصل شود بیت

تا[5] صیتِ نامِ نیک شود از تو منتشر ... تا[6] ذکرِ فعلِ خوب بود از تو یادگار

اگر خواهی که نواحی دولت در قبضهٔ اقتدار تو آمده رغبتِ رعیّت در متابعت زیادت شود و از ملوکِ آفاق بمکارمِ اخلاق مستثنی شوی[7] برین قاعده که شنیدی کار کنی و ازین تجاوز ننمائی»]

شاهزادهٔ جوان بخت زمینِ خدمت بوسیده بدآن اعزاز و سلطنت به دار الملک فارس یعنی شیراز اهتزاز نمود و روی نیاز بر زمینِ اخلاص سوده گفت بیت

من آن کمترین بنده ام شاه را ... که بوسم همی[8] خاکِ درگاه را

ببوسیدنِ خاکِ درگاهِ شاه ... زدم خیمه بر تارکِ مهر و ماه

---

۱ فقط ک : الصاف، زبده مثل متن، ۲ زبده + : و رسم قدیم، ۳ زبده : سیادت، ۴ ک : تا، دیگر نسخ و زبده : تا، ۵ ک : یا، زبده مثل متن، ۶ از روی زبده نوشته شد، در ک ندارد و بظاهر در دیگر نسخ هم ندارد از ان روی که هنگام مقابله متن چیزی ثبت نشده، ق ص ۲۰۵ س ۲۴ موید زبده است، ۷ زبده : همین،

همانا[1] صفای نیت و خلوص طویت بنده بر ضمیر منیر روشن باشد که (ورق ۳۰۳ الف) اگر همه عمر شکر وار کمر خدمت بسته دارد شکر یک مرحمت شاه نتواند که بجای آورد قطعه

چو طوطیان سخن گو اگر شود هر دم ... بشکر شاه جهانم شکر نثار زبان

هنوز[2] گفته نیاید ز صد هزار یکی ... گرم بهر سر موئی بود هزار زبان[3]

و آنحضرت بر کمال عقل و دانش او آفرین فرمود، و ارکان دولت[4] فارس را بمتابعت او ترغیب نمود،

و اهالی[5] آن مملکت روی بخت و سعادت بخدمت درگاه شاه آوردند و شاهزاده در مستقر عز و جلال دست دریا نوال کشاد[6] و در بارگاه جمشید احتشام بار خواص و عوام داد، و در ارتفاع قدر و انتشار ذکر و علو مناقب و سمو مراتب دوستان انصاف و دشمنان اعتراف آوردند ع[7] ۱۰

والفضل ما شهدت به الاعداء[8]

ذکر[9] معاودت خاقان عالمستان بجانب خراسان[10] و آمدن میرزا الغ بیگ از طرف[11] سمرقند

حضرت سلطان آفاق چون بفروغ رای آفتاب اشراق ممالک فارس

---

[1] ک: همان، آ و زبده مثل متن، [2] فقط آ، [3] در زبده بعدش همین طور چند فقرات دیگر را هم بزبان شاهزاده بیان نموده، [4] فقط آ، [5] آ: ملک، اک: مملکت، [6] زبده (۲۴۶ ب): و چون امیر و امیرزاده بدان امر خطیر متعین شد اهالی فارس بخدمت درگاه همایون ... روی نهادند سرداران اطراف و گردن کشان اکناف در حریم حرمت بارگاه معظم ... باطوف کردن گرفتند (بیاض بهر دو جا از متن) همت ملکانه و نظر بادشاهانه روز بروز رایت زینتش افراخته ترمی کرد و همراه (همواره ؟) در مسند عزت و جلال دست بر نوال کشاده، [7] زبده، [8] زبده، [9] زبده: مراجعت حضرت سلطنت شعاری بدار الملک هراة، [10] فقط آ،

وعراق ضبط فرمود و ولایات بارباب استحقاق تفویض نمود پای عزیمت در رکاب معاودت آورده عنان دولت بسمند جهان پیمای داد و از تختگاه فارس بدار العباده[1]* یزد آمد، و از راه بیابان بقهستان خراسان عبور نمود[2] و در قصبهٔ جنابد بوثاق مرتضای[3] اعظم افتخار اعاظم الوزراء فی العالم امیر سید زین العابدین نزول[4] فرمود، و سید[*] مشار الیه خدمات پسندیده بتقدیم رسانید وانواع تحفه و بیلاکات لایق برسم پیشکش گذرانید چنانچه مولانا مقری قهستانی در قصیدهٔ شرح آن میگوید **ابیات**

فتح شد ملک عراق و نصب گشت اعلام دین
خصم را زان فتح کسر، احباب را زان نصب جر
آنکه از صد میل کرد انکار فعل و قول شاه
شد — چو پیش آمد — بمیلی چشم و گوشش کور و کر
کار کار دولتست آنرا که دولت داد[5] حق*
کی رسد در کار او از زمرهٔ باطل[6] ضرر
رنج راه و عین تاریکی سکندر را نصیب
خضر را روزی ز عین آبحیات[7] آمد مگر
تلخی حرمان شیرین قسم فرهاد آمده
کام شیرین کرده خسرو در صفاهان از شکر
خسرو اعظم بقوهستان در آمد از عراق
فتح و نصرت در رکاب، اقبال و دولت راهگذر

---

[1] زبده: بدار العباد، [2] ک د ب آ (در قصبه تا آخر ابیات یعنی بازسوی مستقر) ندارد [3] دیگر نسخ: مرتضی — در زبده ذکر نزول جنابد و مقری و قصیده اش نیست، [4] آ: فرود آمد و مرتضی [5] نقط آ: داده اند، [6] ک آ: باطن، ب ب مثل متن، [7] آ: آبحیوان، ب: آبحیوان آبخور،

قیمت[1] خاکِ جناید در عیونِ خاص و عام
بهتر از کحلِ صفاهان شد که گشت[2] او را ممر*

یکسر آمد تا وثاق قرة العینِ رسول
مایهٔ مجد و معالی حاوی فضل و هنر

میرزین العابدین آن کز سیادت آمده[3]
پرتو نورِ سعادت از جبینش چون قمر[4]

در خورِ بزم سلاطین شاه را طوئی کشید
آنچنان کاوصاف او از هرچه[5] گویم بیشتر*

گشت شاه از خدمتِ او خرّم و خندان و[6] شاد*
[در نوا][7] زش قفل بکشاد [از دُرِ دُرجِ دُرر*] ۱۰

شد بفیروزی و دولت کامیاب و کامران[8]
رایتِ کشورکشائی باز سوی مستقر

و بیست و دوم رجب[9] در دار السلطنهٔ هراة نزولِ اجلال[10] فرمود[11]، و میرزا بایسنغر که در هراة قایمقام آنحضرت بود شرایطِ نثار و پیشکش تقدیم نموده بشرفِ اعزاز سرافراز شد*، و سرداران اطراف و گردن کشان اکناف روی ببارگاه همایون و درگاهِ میمون نهادند[12] و ابوابِ سعادت بر وجوهِ دولت خود کشادند،

[1] ک: قسمت، [2] ک: اورا بصر، آ ب، تصحیح از روی نسخ دیگر، [3] آ: لامعست، ب: لایح است، [4] ک: شرر، تصحیح از روی آ، [5] ک: هیچ . . . ، تصحیح از روی ب، [6] آ: وخوش، ب: حوکل، [7] ک (ناقص): زش قفل بکشاد، آ (ناقص): قفل بکشاد، تکمیل مصراع از روی ب، [8] آ: کامجوی، [9] فقط ک، دوشنبه الخ، زبده: در روز دوشنبه ثانی عشرین رجب المرجب سنه سبع عشر و ثمانمایه، [10] آ: جلال، [11] زبده —، ق مطابق متن، [12] آ: نهاده،

امیر بسطام جاگیر که از عظمای امرای قدیمی عراق عجم بود[1] و در سلطانیه و اردبیل تا حدود گیلان و ارّان و موغان با خیل و حشم و عبید و خدم ییلاق و قشلاق می نمود درین ولا طریق خدمتگاری مسلوک داشته بدار السلطنه هراة آمد (۳۰۳ ب)

و[2] همچنین تاج الدوله برادر امیر گیومرث رستمداری از رستمدار[3] و نصر الله صحرائی از ساوه و شاه ویس[4] پسر سلطان تواچی از طرف غزنین رسیدند و بانواع عنایت و عاطفت مخصوص شدند، و[5] هم درین ایام از جانب امیر قرا یوسف پیک و مکتوب مشتمل بر سلوک جادهٔ دولتخواهی بدرگاه شاهنشاهی آمد،

و سیّد عبد الکهف برادر سیّد عبد اللطیف از جانب مکّه[6] معظمه زادها الله تعالی شرفاً [و] توقیراً با مکتوب حاکم مکّه رسید و حضرت خاقان سعید بیت

۱۰ آن خسروی که هر که زمین بوس او کند ... بر فرق آسمان نهد از افتخار پای

همه را بانعام پادشاهانه و اکرام خسروانه اختصاص داد،

و درین اثنا درّ درج[7] سلطنت* و دُرّی برج[8] خلافت* بیت

شاهی که مملکت ز جمالش کمال یافت ... عالم ز نور رای منیرش جمال یافت

میرزا[9] الغ بیگ کورگان از طرف ماوراء النهر بخراسان آمد و دوازدهم رمضان

---

[1] زبده: است و خیل و حشم انبوه دارد، [2] زبده: و هم درین ایام گیومرث رستمداری از روی اخلاص و خدمتگاری برادر خود تاج الدوله را بپیش بندگی حضرت فرستاد — برای گیومرث بن بیستون رستمداری رک به زامباور ص ۱۹۱، [3] زبده: اویس، [4] زبده: درین اثنا قرا یوسف باعرضه داشتی که مضمون آن محرر [مخبر] از خفیفت صدف [صدق] طواعیت [طویت؟] و خدمتکاری و خلوص اذعان و فرمان برداری بود برسید، (بظاهر «پیکی از جانب قرا یوسف» بجای «قرا یوسف» باید خواند، ق هم مطابق است بمتن)، [5] ک: کعبه، زبده: از حضرت مکه شریف شرفها الله تعالی (بجای از جانب الخ)، [6] زبده: درج السلطنة والجلال، [7] زبده: برج العظمة والاقبال، [8] زبده: مغیث الحق والدین الغبیک کورکان ... در اواخر شعبان المعظم سنه سبع عشر و ثمانمایه از دار السلطنه سمرقند متوجه گشته در دوازدهم رمضان،

بدار السلطنه هرات رسید و بشرفِ ملازمت حضرت خاقان سعید مشرّف گردید بیت

فرخ[1] رخ آن پدر که چنین باشدش پسر خرّم دل آن پسر که چنین باشدش پدر

و باتّفاق[2] نور حدقهٔ سلطنت و نور حدیقهٔ خلافت یعنی برادرِ کامرانِ کامگار میرزا بایسنغر بهادر بملازمت پایهٔ تختِ فرقدسای بجامی آوردند، آفتابِ دولت از مشرقِ سعادت بر اطرافِ مملکت تافت و چشم جهانیان از فروغِ طلعتِ این دو قرّة العینِ دین و دولت روشنی یافت، بازوی دولت از اعتضادِ دو شاهزادهٔ خورشید طلعت جمشید رایت قوی شد، و لپشت سپاهِ[3] دین بدو شهسوارِ میدانِ کین متین گشت بیت

جهان زا دولت اینست مقصد فلک را صولتِ آنست مقصود

دو ملک بخش کشور کشای و دو خورشید طلعت مشتری رای پیش تختِ پدر ایستاده، آنحضرت بزبانِ حال شکرِ ملک ذوالجلال بجا آورد شعر

نِعَمُ الالٰهِ علی العبادِ کثیرةٌ واَجَلُّهن نجابَةُ الاولادِ

ذکرِ ولایاتی[4] که حضرت خاقان سعید[5] بفرزندِ سعادتمند میرزا بایسنغر عنایت فرمود

حق تعالی و تقدّس چون ابوابِ سعادت بر روی دولتِ حضرت خاقان سعید

---

[1] اولش در زبده: از یمن بخت و طالع مسعود در هراة - گشتند شادمانه پدیدار [بدیدار] یکدگر،

[2] قبلش در زبده افزوده که اتفاق و موافقت و اتحاد و مصادقتی که میان این دو برادران یعنی میرزا الغ بیک و میرزا بایسنغر بود بصد درجه ازدیاد پذیرفت، [3] زبده: سوار، [4] زبده: ولایتی،

[5] آ ب،

کشاد و عنانِ اختیارِ عالمیان بقبضهٔ اقتدارِ او داد بعینِ بصیرت در حقیقتِ
وَلَا تَنسَ نَصِیبَكَ مِنَ الدُّنْیَا تأملی بسزا فرمود و از مضمونِ وَأَحْسِن كَمَا
أَحْسَنَ اللهُ إِلَیْكَ تجاوز ننمود، و عموم خلایق را از حسن اشفاق بهره مند
گردانید خصوصاً فرزندان و قرابتان (کذا) را بسلطنتِ ممالک رسانید، و هر
شهری که بخطبهٔ همایون، و سکهٔ میمون مزیّن بود بدولتمندی که بآثارِ عقل اهتدا
و بانوارِ عدل اقتدا داشت رجوع فرمود، و چون وفورِ اقبال و ظهورِ اجلال
در فرزندِ سعادتمند ثمرهٔ [شجرهٔ] سلطنت[2] و نهالِ باغِ خلافت[3]، واسطهٔ
عقدِ سلطانی و رابطهٔ سلکِ جهانبانی معزّ الدنیا والدّین میرزا بایسنغر بهادر
آنحضرت مشاهده نمود و فروغ آفتاب دولت در جبینِ مبینِ او معاینه بود
۱۰ شکرِ مواهبِ الٰهی به ادا رسانیده مضمون کلام[4] دُرر نظام بر زبان گذرانید که:
سپاس بیقیاس حضرت خداوندی را که تاج سرافرازی ما را بلعل و یاقوتِ
أولادُنا أكبادُنا[5] مرصّع ساخته از افسر خورشید گذرانید، و قطراتِ سحابِ نسب ما را
در صدفِ شرف دُرهای عالم افروز گردانید، و از افقِ تفوّقِ ما چندین نیّرِ
آفاق گیر طلوع یافت که از هر یک نظر[6] مهری بر ذرّاتِ ذرّیاتِ آدم تافت،
و در طالعِ مسعودِ ما باجتماعِ این کواکبِ سعود که مشتری سعادتِ ابدی از

---

۱ از زبده ۲۵۰ ب سطر آخر، ۲ زبده: دولت، ۳ زبده: سلطنت،

۴ در زبده ۲۵۱ ا تا ۲۵۳ ا بعضی عبارات این کلام را بصیغهٔ غائب بیان کرده است، صاحب مطلع این عبارات را از نو ترتیب داده و کلامی مطوّل در بابِ رعیت داری (ص ۲۹۴ س ۱۲ تا ۲۹۶ س ۱۰) بظاهر از خود بر و افزوده بصورت خطبهٔ از سلطان شاه رخ می آرد، عبارات زبده را که به عباراتِ مطلع فی الجمله مطابقتی دارد در حواشی نشان داده شده است، در ق نیز جز شمارِ ولایات (رک به ص ۲۹۴) چیزی از "مضمون کلام دُرر نظام" نیاورده است ۵ رک به شعر حطّان بن المعلّی در حماسه (دایرهٔ هند ۱۳۳۴ ص ۴۰) ۶ فقط آ، نظری

حظوظِ[1] ایشان خواهد اتصالاتی نهاد که تاثیراتِ آن ایام دولت ما را ع

همه بشارتِ اقبال و کامرانی داد،

و دودمانِ محتدِ ما را از آن چراغهای نورانی روشنائی بخشید که شاهِ اختران

بسانِ درویشان دامنِ شعاع باز داشته نورِ فروغ آن خواهد چید، (ورق ۳۰۴) (۳۰۴ ر)

بشکرانهٔ این درجهٔ شرفی که خورشیدِ وجودِ ما را در نوبهارِ جوانی و نوروزِ جهانبانی

کرامت فرمود و گلستانِ عهد ما را بدین شگوفهای نودمیده شمیمِ عنبر نسیم

فزود بر ما فرضِ عین است که مردم دیدهٔ جهان بین را در اطراف عالم طواف

دهیم و بچشمِ عقل و نظرِ بصیرت نگاه کنیم و در آن مملکت که مصلحت دانیم

قرة العینی نصب فرمائیم، بحکم این قضیه رای عالم آرای اقتضا فرمود که فرزند

اعز ارشد [[2] ارجمند] درّهٔ تاج السلطنت و اسطهٔ عقدِ المملکت ۱۰

غیاث الدنیا والدین امیرزا بایسنغر بهادر که از غیثِ رحمتِ غیب

دُرّیست که تاج خلافت را آب دهد، و مهریست بر سپهرِ دولت که

نگینِ سلطنت را تاب بخشد، درباره او تازه انعامی ارزانی داریم و مملکتی

و سلیج بنوّاب او سپاریم، و امرای[3] شجاعت پیشهٔ ضرغام اندیشه و وزرای

صاحب کفایت صائب درایت در دیوانِ او جمع فرمائیم، و علماء عالم و

فضلاء بنی آدم و ظرفای متفطن و شعرای متفنن در سلکِ ملازمان او تعیین نمائیم[4]، بنابران

---

۱ ک : خطوط، ۲ فقط در آ، ۳ زبده ص ۲۵۱ / س ۱۵، ۴ زبده (۲۵۱ ب) : درین وقت بر مقتضی اعطی القوس

باریها بالی [مال] و معاملات ممالکی که پیشتر بتحت تصرف حکام جاد بنی قربان که فرزندان امیر ارغونشاه بودند اعنی طوس و مشهد و ابیورد

و شلقان و یارود [یازرو] و د [در] پنجه (پنجهٔ) بادشاه طغاتیمور و بعد از و امیر ولی حاکم بود مثل استراباد و کبود جامه و توابع و

مضافات بجهت اخراجات دیوان خاصه ابقاه الله تعالی وطوّل الله عمره ارزانی فرمود — در آ کلمه مقدس را ندارد

— ک بب : سملعان (بجای سملقان)، — آ : سملمان، ق : Salmakan — در آ مازندران استراباد دارد

(بجای مازندران و استراباد) — ق : Schemâsan — برای شاسمن رک به یزدی ۱ : ۵۷۸، و لیستر نیج ص ۲۷۸،

ولایت طوس و مشهد[1] مقدس و ابیورد و سملقان[2] و جرمغان و خبوشان و نسا و یازر و تمام مازندران و استراباد و شاسمان و کبود جامه و مضافات و منسوبات جرجان بآن فرزند ارزانی داشتیم* و زمام مهام آن ولایات بقبضهٔ اهتمام نواب او بازگذاشتیم، اگرچه ذات قرة العین را علیه عین الله سعادت ابدی و عنایت سرمدی از عهد مهد که مهر سکوت از حقهٔ یاقوت برداشته تا این زمان که بر بساط نشاط بارتباط و انبساط فا درگشته در همه احوال مرضی خصال و محمود فعال بوده و در نظر اهل بینش صورت و سیرت او مستحسن نموده و بتادیب[3] اَدَّبَنی ربی از تعلیم[4] مؤدبان استغنا یافته و انوار الهامات الهی بر مرآت آگاهی او تافته* امّا از آنجا که مهر و شفقت آبا در حق مردم دیده بمنزلهٔ ع

آفتابست در اضاءت چشم*

[خواستیم که] شعلهٔ از رای انور خویش که لمعه ایست از برق یَهْدِی الله لِنُورِهِ مَنْ یَشَاءُ* پیشوای عزایم او سازیم تا در نور آن ناهمواریهای جهان را بدیدهٔ دوربین معاینه دیده مغاکیهای آن را بدیدهای معاندان انباشته گرداند، و دست اعتصام در حبل الله باعتقاد متین محکم ساخته سررشتهٔ طناب انصاف از غایت اطناب بمشارق و مغارب رساند، باید که رعیت در سایهٔ آفتاب رعایت او که نمودار سایه بان ظل الله است آسایشی یابد که نبات را زیر دامن سحاب، و نیلوفر را در آب، و دیده را در بستر پلک هنگام خواب حاصل آید،

---

[1] در حرم مشهد مقدس کتابه ایست از بایسنغر نوشته در ۸۳۱ سنه یعنی در ایام حکومت وی درین ولایت (ر ز امهٔ ادرص ۲۶۹ از ردی مقالهٔ سایکس Sykes در مجلهٔ الیسویه JRAS بابت سنه ۱۹۱۰ ص ۱۱۴۶)، [2] برای سملقان رک به یزدی ۱: ۳۵۱ و لیستر ینج ۳۹۲، [3] رک به زبده ۲۵۱ س ۶ ببعد — نقط آ: تادیب (بجای تعلیم)، [4] آ: ب —، آک مثل متن، [5] از ردی با و ب، [6] ب —، [7] ک: یهد (بجای یهدی)، [8] ک: کمیاء، آ: مغاکهاء، آ ب اک مثل متن

کوسِ عدل را آوازه بحدّی بلند گرداند که از غلغلهٔ آن نوشیروان از خوابِ ابد
برخیزد، و ظلم بغایتی رَم خورد که تا عهدِ ضحّاک بپای پس گریزد، و در چهار
سوی ولایت از دوالفِ انصاف دو دارِ سیاست نصب فرماید که عوانانِ
خاین را از مشاهدهٔ آن مرتبهٔ عالی نماید، و در شرق و غربِ عالم آفتاب وار
متجسّسان گمارد که مثلاً اگر آفتاب در کلبهٔ درویشی بگرمی سر در آرد و الطافِ
فرزندی از آن آگاه شود از ابرِ کف پردهٔ راحتی بر آن بالا کشد، و هر طرف
که قصّهٔ محتاجی غنچه مثال از شاخسارِ ناله سر بر آرد نسیمِ کرمی بر آن سوی
وزاند تا آن بی برگ را در چمنِ امید گلِ مراد شگفاند، از ناوکِ آه
پیرانِ کمان پشت که در دلِ شب کشایند ایمن نخسپد که از سپرِ ماه روشن
گذرانند، سادات و علماء و مشایخ را بمواهبِ انعام و مواحبِ اکرام و ۱۰
مراسمِ تعظیم و مناظمِ تکریم معزّز و مکرّم دارد و چشمِ عنایت و نظرِ مرحمت | بر ایشان[۱] (۳۰۴ب)
گمارد، و اگر خواهد که دایره دارانِ لشکر پرکار وار قامتِ خدمت
دوتا کرده زمین بوس کنند دوایرِ تنکه[۲] ها بر لوحِ خاک چنان گردان گرداند که
پرکارِ سپهر در حیرت آن سرگردان ماند، و اگر دورِ این سودا خاطرِ خطیر را سرگشته
سازد که چندین دوایرِ نقود از کجا گرد آید یقین داند که دایرات لشکر ها برای
این کار باشد، هرگاه مدوّراتِ دوایرِ لشکر سلطانی دایر گشت مدوّراتِ
سکّهٔ شیطانی چندان گرد توان آورد که گرد نتوان آورد، بلکه دَورِ خزانه دایرهٔ
یابد که پرکارِ سرگردانِ اندیشه را گرداگردِ آن دَور میسّر نشود، و چون پرکارِ کار
برین مرکز راست ایستاد بعد از آن دوایرِ سپهر پیرامون رضای فرزندی گردد ع
چو پرکار در زیرِ دستِ مُذَهّب

---

۱ ک: بریشان، ۲ ک: تنکها،

جمعی بهادر که ناموری دکنذا، در بابها باشند اگرچه در سلکِ نسبت سهل قیمت اند ایشانرا از سمتِ سماطِ خسروی دور نگرداند، و نظمِ امورِ ایشان را زیورِ نطاقِ عزت و پیرایهٔ کمرِ شمشیرِ دولت داند، دهاقین که چشمِ نیاز در هوا داشته کارِ خود را آبی بجویند و آسمان با مهرِ تمام جگرِ ابر را قطره قطره کرده تا برکشتِ ایشان مایهٔ لطفی می بارد و زمین در درونِ پاره پاره تخمِ پراگندهٔ ایشان را پرورش داده امیدِ بر دارد، باید که در معاملاتِ ایشان طریقِ انصاف مسلوک دارد تا از دودِ رقمِ ظلمِ اہلِ قلم ع

درخرمنِ شان نیفتند آتش،

و سایرِ محترفه و پیشه وران را از جور و حیف محفوظ دارد و بعینِ عنایت ملحوظ گرداند، ۱۰

سبیل اُمراء و کُبَراء و سادات و قضات و ائمّه و امم و خدم و حشم و عامّهٔ رعایا و کافّهٔ برایاء ولایات مذکوره آنکه بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعزّ را دانسته تمام آن ممالک را محکومِ حکمِ او شناسند، و سعادتِ دولتِ او که آن ولایات را مساعدت نموده غنیمتی عظیم و موهبتی جسیم شمرند، و شکرِ عطای ربّانی و مدح و ثنای سلطانی بجای آورند*، و از ابتدای سنه ثمان عشر*(ة) معاملات آن ولایات را بنوّاب و گماشتگان فرزندِ اعزّ جواب گویند و سر از ربقهٔ طاعت و گردن از طوقِ اطاعت بر نتابند، تا موجب ازدیادِ معدلت

لـه رک به زبده (۲ ۲۵ و س ۱۰) : مثال واجب الامتثال لازال نافذا فی الاقطار والامطار [الامصار] صدار فرمود که عموم اهالی آن دیار علی اختلافهم صورة و اسلافهم، ... بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعز دانند و سریر سلطنت تمام آن دیار را محکوم امرا [و] شناسند سبیل امرا الخ (بکلامی مطول تر از مطلع)، ـه آ: از استقبال الخ، زبده: از استقبال سنه ثمان عشر و ثمانمایه،

ومرحمتِ او شود، انشاء الله تعالے،

وقایع سنه[1] ثمان عشرة*

نهضت[2] حضرت خاقان سعید* بجانب سرخس و رفتن[3] میرزا بایسنغر* بجانب طوس[4]

در[5] اول فصل بهار و هنگامِ اعتدالِ لیل و نهار که امزجهٔ مرکبات[6] طبایع از نشو و نما در اهتزاز* آمده مرغانِ خوش آواز در پرواز شدند حضرت خاقان سعید منتصف ذی الحجه سنه سبع عشرة از دار السلطنهٔ هراة بجانب سرخس نهضت فرمود، و[7] در آن بلدهٔ شرف زیاراتِ مشایخ دریافته عزیمت مهنهٔ مبارک نمود، و در مزارِ مورد الانوار، صاحب السیر و الطیر، سلطانِ طریقت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدّس سرّه شرایطِ زیارت و آدابِ آن مقام بجا آورد*، و چند روز در صحاریِ دشتِ خاوران بعزمِ شکار سوار شد و کلنگ بسیار بچنگلِ چرغ و شاهین و شنقار افگار و گرفتار گشت،

---

[1] زبده (۲۵۲ا): سنة ثمان عشر و ثمانمائة الهجریة الهلالیه، [2] زبده: ذکر حرکت برکات همایون حضرت سلطنت شعاری بعزیمت قوشلامشی، [3] زبده: رایات همایون حضرت بایسنغر بهادر خلد الله تعالی ملکها، [4] اک ا، بطوس، با: بطوس و سایر ولایات، زبده: ابیورد و طوس، [5] زبده: چون فصل زمستان بآخر کشید و مژدهٔ بهار بدلها رسید خاک زمین از نفحات آتش دل گرم و خوش مزاج شد مرکبات طبایع الخ، [6] زبده ـــ،

۱۰

و بعد[1] از فراغت از شکار رای اصابت شعار شاهزادهٔ جوان بخت میرزا الغ بیگ را اجازتِ معاودت بماوراء النهر ارزانی داشت، و امرای اطراف مثل امیر بسطام جاگیر و تاج الدوله رستمداری و دیگران را رخصتِ مراجعت داد*، و در اواخر[2] ذی الحجه سنه سبع عشرة* جناب میرزا بایسنغر بهادر عزم ولایاتی نمود که بتجدید مفوّض بدیوانِ او شده بود، و جهتِ استمالت خواطر و مصالح[3] اکابر و اصاغر* بر آن بلاد گذری فرمود و اهالی (ورق ۳۰۵) و اعالی قدوم موکبِ عالی را که سببِ آسایش و آرامشِ آن بلاد است مراسمِ استقبال و شرایط تعظیم و اجلال بجا آوردند، و شاهزاده هر اختلال که باحوالِ آن بلاد راه یافته بود بانواع رعایت و عنایت اصلاح فرمود، و چند روز بصید افگندن و جانور

(۳۰۵ ر)

۱۰ پرانیدن اشتغال فرمود بیت

هر جانور که از سر دستش کشاد یافت مرغان چرخ راهمگی تار و مار کرد

و بعد از چند گاه[4] ببارگاه سلاطین پناه باز آمد،

و حضرت خاقان سعید بصوبِ ولایتِ بادغیس عزیمت فرمود، و اوائل [محرّم امراء که[5] در طرفِ خوارزم بودند* باردوی اعلی رسیدند و بعرض رسانیدند که احوال] آن دیار بحسن تدبیر نوئین کامگار امیر شاهملک قرار یافت،

---

[1] زبده — ، [2] زبده: بیست و ششم در ذی الحجّه مذکور — در زبده گفته است که بتاریخ مذکور امیرزاده بایسنغر برای تصیید نیز (اصل: تیز) بصوب ابیورد عنان گرای شد "چون بتجدید مال و معاملات آن دیار" "تعلق بدیوان خاصّهٔ حضرتش گرفته بود بجهت استمالت خواطر و ضبط مصالح بران دیار گذری فرمود". [3] زبده: ضبط مصالح، [4] زبده: روز، [5] عبارتی را که بین قوسین محدود است فقط در ک ندارد، از روی آ (و دیگر نسخ) ثبت شد، [6] زبده: که بجانب خوارزم رفته بودند با میر شاهملک،

وامیر حسن کاکہ برسم رسالت پیش امیر یوسف قرا رفتہ بود باز آمدہ احوالِ آن ممالک عرضہ داشت نمود، واواسطِ محرّم امیر شاہملک بموکبِ ہمایون پیوست، و[1] درین ایام* درخراسان چندان باران آمد کہ عمارات ویران شدہ اکثر قنواۃ انباشتہ گشت، واواسطِ صفر خبرِ وفاتِ وندی سلطان دختر [کذا] سلطان اویس از[2] جانب شوستر رسید، وآنحضرت* امیر توکل برلاس را بجانب فارس پیش میرزا[3] ابراہیم سلطان* فرستاد، و[4] رایاتِ ہمایون عزیمتِ معاودت بصوبِ* دار السلطنۃ ہراۃ نمود، و دوم ربیع الاوّل درباغ زاغان بدولت واقبال نزولِ اجلال فرمود،

ذکر بنای قلعۂ دار السلطنۃ ہراۃ

اہل بصیرۃ بر مقتضی وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ سعیہا نمودہ اند کہ نامِ ایشان در جریدۂ ایام باقی باشد بنوعی کہ سیلاب فنا آن را محو نتواند کرد، واز تند بادِ فتنہ وشر پریشان و ابتر نشود، وہوشمندِ کامل وخردمند بینا دل در تشیید بنایی کوشد کہ غبارِ خاک تودۂ روزگار حسنِ رخسار آن نپوشد واسمِ علو ورسمِ سموّ آن در جہانِ ناپایدار یادگار ماند بنابرین مقدمہ حضرت خاقان سعید ۱۰

---

[1] زبدہ : چہاردہم، [2] زبدہ : ہم درین روز چہارشنبہ محرم مذکور، — صاحب زبدہ گفتہ است باران "مدّت یکشبانروز چنان بقوت آمد کہ اکثر کاریزہا انباشتہ شد و در وادیہا رود خانہا روان گشت و در اکثر آن بلاد خراسان دران روز باران بارید". [3] زبدہ : از ششتر برسید و روز دیگر حضرت سلطنت شعاری — برای وندی سلطان رک بہ ص ۲۷۵ ح ۵، [4] زبدہ : سلطان مظفر الدین ابراہیم، [5] زبدہ : در ربیع الاوّل سنہ المذکور حضرت سلطنت از ییلاق عزیمت،

درین[1] سال* بتشیید[2] حصن حصین و تسدید قلعهٔ منیع متین در دار السلطنة هراة اشارت فرمود* شعر

إنّ آثارنا تدلّ علینا فانظروا بعدنا إلی الآثار[3]

و آن قلعه ایست بر دیوار شمال شهر که در زمان ملوک کرت ملک[4] فخر الدین ساخته، بحصار اختیار الدین مشهور بود، و نوکر او محمد سام درین قلعه امیر دانشمند را که از امراء معتبر خدابنده[5] او لجایتو سلطان بود قتل فرمود، و امیر صاحبقران در وقت فتح هراة دیوارهای شهر خراب کرد[6] امّا قلعه را[7] بمعتمدان سپرد و بعد از چندگاه فرمود که میان قلعه و دیوار اصلی[8] شهر فاصله پیدا سازند تا قلعه را [۱] سرکوبی[9] نباشد، پنجاه گز دیوار از جانب شرق بزمین رسانیدند* و

---

[1] زبده + : در شهور سنه ثمان عشر و ثمانمایه، [2] زبده : بتشئید (کذا) بناء حصنی رصین و تسدید اساس قلعهٔ منیع و رفیع که در استواری باسد سکندر دعوی برابری بل تصلق برتری [تصلف برتری] نماید نظم حصنی حجرش الخ — با : ب : بدیع (بجای متین)، اک ـــ، [3] بعدش در زبده افزوده است که "مآثر و مفاخر حضرت سلطنت شعاری طراز تواریخ ملوک و سلاطین" است و "انواع اصطناع که در باب رعیت و رعاة فرمود و میفرماید فسانه فریدون منسوخ گردانید"۔ "اگرچه امروز" عرصهٔ "فسحت حوزه مملکت ان سرحد ختای تا دیار عرب" و "از اقاصی هند تا دیار روم و فرنج است و تختگاه ممالک ایران و توران را بر فرزندان قسمت نموده" "امید انکه" "توابع و مضافات آن" یعنی ربع مسکون مسخر فرمان بندگان دولت گردد" ــ راجع به قلعهٔ هرات هرچه در مطلع درج است قریباً تمام آن بالفاظ صاحب زبده است، [4] از ۶۴۸ تا ۷۰۸، فرمان روائی کرد (لین پول ص ۲۵۲)؛ آ : زا مبا ور (ص ۲۵۶) ۷۰۶ دارد بجای ۷۰۸، [5] از ۷۰۳ تا ۷۱۶، فرمان روائی کرد (لین پول ص ۲۲۰) رک بذیل جامع التواریخ ص ۲۶ ببعد برای ذکر قتل امیر دانشمند بر دست جمال الدین محمد سام در صفر ۷۰۶، بادشاهان کرت به بیوفائی بدنام بودند رک بذیل مذکور ص ۱۳۲ ، یزدی ۱ : ۱۵۰، [6] در سنه ۷۸۳، رک بظفرنامه یزدی ۱ : ۳۲۲، ملک غیاث الدین این دیوار را در حدود ۷۸۰ بنیاد کرده بود، یزدی ۱ : ۳۰۳، [7] عبارتی را که محدود است بعلامتین فقط در رک ندارد و از روی آ نوشته شد، و زبده هم فی الجمله مطابق است بآن، [8] زبده : اصلی، [9] زبده (۲۵۶ ل) : سرکوبی نباشد قریب پنجاه گز بود، دیوره [دیوار] را از جانب شرقی قلعه بزمین رسانیدند،

هفت صد هزار مرد بموجب[۱] نسخه کارکرد٭، وحضرت خاقان سعید چون سریر سلطنت جهان را مشرف ساخت دیگر[۲] باره درباره عمارت شهر طرح جدید انداخت٭ چنانچه شرح آن مذکور شد[۳]، وآنحضرت درین تاریخ فرمود که همان حصار قدیمی که بر[۴] روی خاک بخشت خام بود بسنگ وآهک وگچ وآجر قلعهٔ ساختند که بر بسیط خاک بنائی بدان حصانت واساسی بدان رصانت در هیچ مملکت بتکلفتر از آن نپرداختند٭ بیت

حصنی[۵] حجرش جواهر پاک اصلش چو زمین ستون افلاک

چند[۶] بیت در صفت قلعه وتاریخ عمارت که بعضی از آن بکاشی

---

۱ زبده: بنسخه آمده است که درروی کارکردند ناخراب شد، ۲ زبده: باره شهر هراة دیگر بار عمارت فرمود ۳ رک به ص ۱۲، ۴ زبده: بروی خاک بخت [بخشت] خام برآورده بودند بسنگ وآهنگ [آهک] وگچ واجرا [آجر] حصاری که ببسیط خاک بنائی بدان حصانت در هیچ مملکت نشان نداده اند بتکلفی هرچه تمامتر برآوردند، ۵ رک به حاشیه ۲ ص ۳۰۲، ۶ زبده (۲۵۶ب) بجای عبارت متن: چند بیت در مدح شاهزاده در صفت قلعه وتاریخ عمارت آن گفته شده وبعضی ازین ابیات بکاشی بر کتابهٔ قلعه ثبت است **ابیات**

ایا پادشاهی که بر روی دفتر کلامی نیامد ز مدح تو خوشتر

خداوند دولت (کذا) بزرگی ودولت (کذا) خداوند شمشیر و دیهیم وافسر

خدیو جهان بایسنغر که گیتی ندیده وبر[نه] بیند چون بنده پرور [چو او بنده پرور]

جهانا توان جوهری در معانی که هستند نه جرخ اعراض جوهر

سریر ترا بنده این سبزه طارم ضمیر ترا گشته خورشید جاکر

زهی ذات تو عین اقبال دنیا خمی [خهی] دور تو راحت ملک وکشور

قرین تو هرگز ندیده زمانه نظر[نظیر] تو هرگز نزاده ز مادر

باندیشه اندر نگنجد مدیحت که مدحت تمامست واندیشه ابتر (باقی حاشیه بر صفحه ۳۰۲)

(بقیۂ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۰۱) :-

ترا گفتن مدح دشوار باشد — که هرچند گویند ازان [ازانی] فزون تر

حدود جلالت ز افلاک بیرون — سپهر کمالت ز ادراک برتر

نه اوهام [اوهام] را عقد مغیب [معنیت] مدرک — نه او هام را کنه ذات [ذاتت] مصور

ز حصر توانی [توان] تو افهام عاجز — ز درک جلال تو اوهام مضطر

تجلی رایت کند کوه را خاک — خیال سخایت کند خاک ر[ا] زر

ایا بادشاهی که [کز ؟] انصاف [و ؟] عدلت — جهان ز ابنیل سبد [سیه ؟] گشت داور

خواص فعالت بود کر نخواهد [نخواهند ؟] — رطوبت ز آب و حرارت ز اخگر

نفاذ [نفاذ] مثال ترا تا قیامت — نهد بر جبین ملک و دولت دو افسر

چو لطف تو بذل تو گشتت و بیجد [گشتست بیحد] — جو جود تو فضل تو گشتست برتر

ز اولاد تیمور خان صحی [صحن] گیتی — نخواهد تهی گشت تا روز محشر

ازان اصل طاهر چنین فرع آید — که آید ز پشت غضنفر غضنفر

بجز در نه بینند از موضع در — بجز زر نیابند از معدن زر

شهنشاه اسلام شهرخ بهادر — که از عدل تو [او] گشت گیتی منور

ز حشمت چو فوج نجومش عساکر — ز رفعت بر اواج [اوج] سپهرش معسکر

جهان قطرهٔ همتش بحر را آخر [زاخر] — فلک ذرهٔ [ذرّهٔ] خاطرش شمس و انور [شمس انور]

باولاد او باد عالم مزین — باخبار [باحفاد] او باد گیتی معطر

شهنشه الغبیک و سلطان ابراهیم [براهیم] — که هستند شائستهٔ و بخت [تخت و] افسر

یکی را نشاندست بر تخت توران — دگر کرده از بهرش ایران مسخر

شده روشن از هر دو چشم زمانه — یکی شمس و ملک [شمس ملک] و دگر ماه کشور

جهان بادشه بایسنغر که قدرش — برفعت ز اوج سپهرست برتر

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۰۳)

بر کتابهٔ قلعهٔ مبارک نوشته اند ثبت افتاد قطعه

نهادند بنیاد این حصن عالی   بمیمون زمان و بفرخنده اختر

ربیع دوم ضاد و ی ح ز هجرت   که رفته زبطحا بیثرب پیمبر*

بوضعی نهادند اول هری را   که شد پنج دروازه دروی مقرر*

بقیهٔ حاشیهٔ متعلق صفحه ۳۰۲

بجهر منوجهر و فر فریدون   بآئین وجمشید [بآئینِ جمشید] و رسم سکندر

کمین جاکر بزم او کشت خسرو   کمین خادم خلق او هست عنبر

رخ زر ز دستش شود زرد و دکان [درکان؟]   ز طبعش بجوشد دل بجو [بجوشد دل بحر؟] در بر

ندارد همی ابر با دست او پایی   دگر خود کشد سر بگردون اخضر

دگر سوز علمش [سیورغتمش] خردمند و عاقل   که در جنب او بود عالم محقر

دگر شاه زاده جوکی محمد   که شد آیت حق بدیشان مشتهر

همه ملک را مستحقند و لایق   همه تاج را مستغنند [مستعدند] و درخور

بدین پنج صفدر که اندر معانی   جوایشان نیاورد ایام دیگر

تفاخر نمایند دین الهی   بظاهر فزایند شرع پیمبر

کسی را که اولاد زین گونه باشد   بود ملک در خاندانش مقرر

بماناد شه شاه رخ تا قیامت   بر احباب میمون بر اعدا مظفر

بود ملک دنیا بدولت مسلم   شود جاه عقبی بطاعت میسر

ز تاریخ اگر کفتی جار صد [؟]   شود سال او هم ز تاریخ اظهر

حاشیه این صفحه ۱- ض ی ح یعنی ۸۱۸ھ - ب: یح (بجای ی ح) آ: ح، ۲- فقط ک: بوصفی، باقی نسخ و زبده مثل متن، - در صدهٔ چهارم هر یک از شهر هری و قلعه چهار دروازه داشت، ابن حوقل و مقدسی نام های اینها ضبط کرده اند (لیسترنج ص ۴۰۸) در صدهٔ هشتم در شهر بند تو که ملک غیاث الدین کرت بنیاد کرد دروازهٔ بنام دروازهٔ انصاری بوده است (ریزدی ۱: ۳۱۰)، در جهان نما (صدهٔ یازدهم) مذکور است که در آن عصر هرات را پنج دروازه بود (لیسترنج ص ۴۰۹)، ۳- زبده: او را،

همان پنج در پنج برج حصارش ‌‌ ‌ بر این و بدان جمله در ضرب ششم

(۳۰۵ ب) | دلیل ثبات بنایش[۲] بدانی ‌ ‌ اگر خروه دانی درین نیک بنگر

زیادت شود اصل[۳] * و فانی نگردد ‌ ‌ که دایر بود آن[۴] عدد تا به محشر

مهندس نهاده درون و برونش ‌ ‌ قصوری مقرنس، بروجی مدور[۵]

زروی لطافت چو ایوان کسری ‌ ‌ زراه حصانت چو سد سکندر

بنای کمانش[۶] چو ایوان کیوان ‌ ‌ بزلزال دوران نگردد مغیر[۷]

سراپای او جمله زیب است[۸] و زینت ‌ ‌ زوایای او جمله زر است و گوهر

نهادش چو جانست در جسم ارکان ‌ ‌ سوادش چو نور است در چشم اختر[۸]

والحمد[۹] لله علی حسن الاختتام*،

۱۰ فرستادن استمالت نامۀ بجانب میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ

میرزا احمد امیرک[۱۰] چون در حوالی اندگان امیر موسی کا و محمد تابان و علی قوچین را بقتل آورد چنانچه مذکور شد[۱۱] از امیرزا[۱۲] الغ بیگ ترسیده عزم[۱۳] کاشغر نمود* که بمغولستان پیش محمد خان[۱۴] رود، و حضرت خاقان سعید خبر عزیمت او شنید [۵]

---

۱ آ: حصن، زبده مثل متن، ۲ ک: وبنایش، زبده مثل متن، ۳ زبده: لیکن [لیک]، ۴ زبده: این
۵ بعدش زبده + : بمعماریش فخر آورده انجم * بسر کاریش جاه افزوده لشکر، ۶ ک ‌ ‌ زبده: کمالش، ۷ زبده: مغیر
– بعدش در زبده + : ورا از حوادث زیان نیست آری * حوادث فلک [را] نباشد زیان گر
۸ بعدش در زبده + : چو خورشید رای زرین [رزین] تو کرده * بیک دم زدن عالمی را منور
الا تا زمین و زمانست و بادا [بادا] * زمانت متابع زمینت مسخر
۹ زبده –، ۱۰ ق: (امیرک)، ۱۱ رک بص ۲۶۳ و ۲۷۴، ۱۲ آ ب: میرزا، ۱۳ زبده: بجانب کاشغر رفته بود بعزیمت آن، ۱۴ فقط ک: ترخان، آ ب ک (ق): خان، ک هم مثل زبده در آخر ص ۳۱۶ (خان) نوشته است بجای ترخان،

توکل نوکراو [را] با استمالت نامۀ بخدمتش فرستاد مضمون آنکه:

اطال الله تعالی بقاءه فی خلود السعادات الابدیة و
حصول المرادات السرمدیة!

وفور سلام وصنوف تحایا که نسایم آن از مهب[1] فیض اشفاق باشد
و بریاض نفحات حفادت گذرد، مزین بزینت مهربانی و محلّی
بحلیۀ تعطف جاودانی تأمل نماید، همگی خاطر عاطر و جملگی ضمیر منیر
متعلق[3] احوال شناسد[4]، اشتیاق و آرزومندی بملاقات عزیز
فرزندی فوق الحد تصوّر[5] کند[6]، توفیق ذوق تلاقی[7] مقدر باد!
شانزدهم ربیع الاول از دار السلطنۀ هراة نفاذ[8] می یابد در حالتی که
شکر مواهب یزدانی واجب است، لله الحمد والمنة[9]،
چنین[10] استماع می رود[11] که میان او و فرزند الغ بیگ بمجرد
سخنان نامعتبر اهل فساد[12] صورتی که متضمن تشویش بلاد و عباد
باشد روی نموده، و این خبر[13] در مملکت عراق بما رسید و
بسبب بعد مسافت[14] بتدارک آن نپرداختیم، و[15] چون[16] بدار السلطنۀ
هراة رسیدیم[17] شنیدیم[18] که آن فرزند عازم مغولستانست،

10

[1] ک — [2] از روی نسخ دیگر، [3] زبده: راهب از، [4] زبده: وکران احوال واعمال شناسند، [5] زبده: والعداست، [6] بعدش زبده +: علی حسب المراد، [7] بب اک: النفاد می یابد، آبا: انقیاد می یابد، زبده: صورت انقاد [انفاذ] ورقم اصدار می باید [یابد] [8] مضمون این فقرات را در زبده مفصل تر می آرد، [8] زبده: صورت حال واقعه آنکه، [9] بعدش زبده +: ومجال محال اندیش ارباب عناد، [10] زبده: ملال خاطر مقدمات حوادث وتشویش ضمایر تواند بود ملا (؟) کشته خبر کیفیت این واقعه، [11] بعدش زبده +: آن زمان، [12] زبده: حالاکه رایات همایون، [13] زبده: نزول فرمود چنین استماع افتاد،

بغایت بعید و بدیع نمود، چه کمالِ اهتمام[1] اینجانب نسبت ما
برادران و فرزندان من المهد الی اللحد معلوم دارد[2]،
وثوقِ کامل و اعتقاد شامل آنکه[3] از سرِ استظهارِ تمام متوجه[4] شود
تا ابناء پدر فرزندی[5] کالجبال[6] الرّاسیات* ثابت[7] باشد*، این
صورت از روی رعایتِ صلهٔ رحم و راهِ مسلمانی[8] و غمخواری
مسلمانان* رفع افتاد، از تکلّف و تصلّف و حمل بر شایبهٔ مکر و
حقد عاریست، جمعی که ملازم اند شاید متوهم شده آن فرزند را[8]
مانع آیند که* حرکاتِ ناشایست از ایشان اختیاراً و اضطراراً
صادر شده[9]، مجموع را امین سازد که ما جریمهٔ همه را عفو فرمودیم،
الماضی لایُذکَر، حقاً ثم حقاً که همه را در پناهِ رافت مأوای خواهیم داد ١٠
والتوفیقُ من اللهِ المنّان ع
عمرت چو نتیجهٔ خرد باقی باد!

---

[1] زبده بعدش + : [و] وفور تعلق خاطر، [2] زبده بعدش + : که بجه طریق مسلوک بوده و هست و همواره در تحری مراضی ایشان حسن اجتهاد بتمهید رسانیده برقرار بدان مناهج رسوخ و ثبات موکد است ، [3] زبده (٢٥٩ ر) : که بقدمی ثابت و نیتی خالص در موقف اخلاص و منهج (کذا) اختصاص (بجای آنکه) ، [4] بعدش زبده + : که بمزید تخصص - و تاسیس موسس و مختص شد ، [5] ک : کالجبال و قدور راسیات (رک به قرآن مجید ٣٤ (سورهٔ سبا) : ١٢ : وجفانٍ کالجواب وقدورٍ راسیاتٍ ، و مصراع امیه بن ابی الصلت : و رب الراسیات من الجبال
ب مثل متن ، زبده : کالجبالِ الرّاسخات والطّودِ [والاطواد] الشامخاتِ ،
[6] زبده : و مستقیم باشد و از جاده و لا منحرف نشود ، [7] زبده : و دین داری و غمخوارکی حال مسلمانان و امن و استقامت امور عموم و خصوص ، [8] زبده : از توجه بدین جانب مانع آیند بنا بر ان که ،
[9] در زبده درین فقرات تا آخر استمالت نامه بعضی اختلافات خفیفه را دارد ، که ثبت نکرده شد ،

ذکر آمدن ایلچی امیر قرا یوسف و خبر وفات میرزا ایجل

امیر قرا یوسف آخر محرّم از خواص خود مردانشاه نام که در سخن گذاری مشهور خاص و عام[1] بود ارسال نمود، و فرستاده چون بشرف بساطبوس مشرف گردید مکتوبی[2] بوسیلهٔ امرای عظام بعرض رسانید مضمون آنکه: اگر آنحضرت قلعهٔ سلطانیه را باینجانب ارزانی دارند آنچه وظیفهٔ دولتخواهی باشد بجا آرم[4] حضرت خاقان سعید فرمود که نشانِ صدق[5] آن خواهد بود که[6] ایلچیان آمد و شد نموده پسر خود را[7] پیش ما فرستد، هرگاه چنین کند ما سلطانی آن دیار تا بقلعهٔ سلطانیه چه[8] رسد بدو ارزانی داریم، و ایلچی را رعایت نموده اجازت مراجعت نمود،

و[9] درین اثنا خبر آمد که میرزا ایجل[9] را که آنحضرت بعد از فتح ممالکِ عراق

---

[1] زبده: در اواخر محرم سنه ثمان عشر و ثمانمایه، [2] در زبده +: و از دقایق آداب خدمت و رسم دانی حظی وافر داشت، [3] در زبده گفته است که این مکتوب "مملو از تواضع و تذلّل بود"، [4] در زبده +: و بر وفق (وفق) فرمان مراسم انقیاد بتقدیم رسانیده آید، [5] زبده: که سمت راستی و نشان صدق، [6] زبده: که بیوسته ایلچیان و کسان آمد شد نمایند و با دوست این جانب دوست و با دشمن [دشمن] باشد و بی تردد و تفکر با ستظهار تمام پسر خود را — تق ص ۲۷۱ بظاهر "بند نموده" دارد (بجای نموده) — فقط آ 'پسر' دارد (بجای پسر خود)، [7] مطلع: آنجه، تصحیح از روی زبده، [8] این فصل در زبده عنوان ذیل دارد: ذکر خبر وفات امیرزاده اجل بن امیرزاده امیرانشاه کورکان نور الله مرقدهما و تعیین امیرزاده ایلانکیز [کذا] بجای او،

[9] زبده: امیرزاده اجل نویان، — این جملهٔ مطوّل خالی از اضطراب نیست،

و فارس بحکومت مملکت ری فرستاده بود (و) چنانچه گفته آمد[1] شاهزاده چند روز در آن ملک بعیش گذرانیده* روزگار (ورق ۳۰۶) جفاکار و سپهر بی مهر حسد برد[2] و مرضی مهلک[3] روی نموده مرغ روحش از تنگنای قفس قالب مظلم قصد پرواز عالم[4] علوی* کرد و ودیعت حیاة را اواخر محرّم بمتقاضی اجل[5] سپرد بیت

(۳۰۶ الف)

دریغا که شاهزاده اُجَیل[6] نماند   دریغا که آن شاه مقبل نماند

حضرت خاقان سعید بر وفات میرزا ایجل[7] تأسّف بسیار نمود و امیر[8] میرزا ایلنکیر* را بجای او مقرر فرمود، و امیر یوسفخواجه و امیر قنا[9] شیرین و امیر عجب شیر[10] در حدود آن ولایت معیّن شدند، و امیر[11] الیاسخواجه بالشکر گران بصوب مازندران روان شد، و چون خبر توجه امیر قرا یوسف بقصد سلطانیه معلوم شد آنحضرت امیر[12] ابراهیم امیر جهانشاه* را با بیست قشون فرستاد

۱۰

[1] رک به ص ۲۸۳، [2] زبده: بس از انکه او را دران ممالک اندک انتعاشی روی نمود و جند روزی بغبطت و کامرانی کذرانید، [3] فقط ک: مهلکه —، زبده: در معرض عارضهٔ صعب افتاد (بجای مرضی مهلک روی نموده) [4] زبده: افق عالم علوی، [5] زبده: آجل، [6] بعدش زبده + :

دریغا که از باغ شاهنشهی   بناگاه بشکست سرو سهی

[7] زبده: آجل، [8] آ: میرزا ایلنکر، اک: ایلنکیز، ق: Ilengher ، زبده: آیدانکیر — برای نسب نامهٔ میرزا ایلنکر بن ابی بکر بن میرانشاه برادرزادهٔ میرزا ایجل رک به لین پول ص ۲۶۸، [9] ق: Kotka (بجای قنا)، زبده مثل مطلع، [10] ق: عجب شیرین (بجای عجب شیر)، زبده: عجب شیر باشلق، [11] در زبده گفته است که چون خبر توجه قرا یوسف بجانب سلطانیه معلوم شد امیر الیاسخواجه را بجانب مازندمان فرستاده بودند، (و) فرمان شد که امیرزاده ابراهیم" با بیست قشون مور (؟) دیگر" برود تا با الیاس خواجه پیوسته به ری روند، [12] زبده: امیرزاده ابراهیم بر [بن ؟]، در ق (ص ۲۷۲) امیر ابراهیم و امیر جهانشاه نوشته است اما صواب این است که ابراهیم پسر امیر جهانشاه است،

که با میر الیاس خواجه پیوسته بجانب ری روند و باتّفاقِ امرا که آنجا انداگر امیر قرایوسف متوجه شود بمقابلهٔ او درآیند، و الّا در آن حدود و نواحی بوده اطراف ممالک ضبط نمایند، امراء بموجب فرموده عمل نمودند،

ذکر رفتن میرزا[1] اسعد وقّاص پیش امیر قرا یوسف[2]

عاشر ربیع الاول[3] از[4] جانب] بلدهٔ قم عرضه داشتِ امیرزاده سعد وقّاص رسید مضمون آنکه:

امیر[5] بسطام جاگیر خبر توجّهِ امیر قرا یوسف بجانبِ[6] سلطانیه شنیده[7]، و[8] پسرِ خود را در قلعه[9] گذاشته پیش بنده آمد، او را گرفته ام بهر چه حکم شود عمل نمایم،

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیّر گردید و فرمود که: ما بسطام را تربیت کرده ایم[10] و چون دشمن قصدِ او کند و او پناه بولایت ما آورد او را بلشکر و مال مساعدت می باید نمود، چه محلّ قیدِ اوست[11]، می باید[12] که چون فرمان رسد امیر بسطام را بواجبی رعایت نماید، و ارده[13] شیر تواچی بدین مهم

۱ زبده: امیرزاده، ۲ آ: یوسف، ۳ زبده: سنه ثمان عشر و ثمانمایه، ۴ ک ب، از روی آ، ۵ زبده ـ، ۶ فقط ک: شنیده بجانب سلطانیه، تصحیح از روی آ و نسخ دیگر، زبده: بجانب سلطانیه و آن نواحی شنیده، ۷ زبده ـ، ۸ زبده: سلطانیه گذاشته است و قلعه را بدو سپرده و با معدودی چند گریخته و پیش بنده آمد، بدین جانب او را گرفته ام (و) موقوف گردانید (ه) تا حکم همایون بهر طریق که نفاذ یابد بدان موجب بتقدیم رسانیده آید، حضرت سلطنت شعاری ..... ازین خبر متاثر گشته این معنی از امیرزاده سعد وقاص بغایت [نا] پسندیده داشت و غضب فرموده [و فرمود]، ۹ بعدش در زبده +: و باجازت ما بدان جانب رفته است، ۱۰ بعدش زبده +: ازین نوع ملامت و سرزنش بسیار کرده فرمود، ۱۱ آ ب ک ب زبده: اردشیر، با مثل متن،

مقرّر شد[1]* واستمالت نامهٔ بنام امیر بسطام بمبالغهٔ تمام فرستاده آمد[2]، ومیرزا سعد وقّاص را جمعی مفسدان[3] گفتند که پیشکشی همچو بسطام داری بدرگاهِ امیر قرا یوسف باید رفت که همه عمر ممنون خواهد بود[4]، وشاهزادهٔ ساده دل بقولِ قومی مضلّ فریفته شده قتلغخواجه را در قم بر سر اغروق گذاشت وبسطام را گرفته با[5] سیصد سوار* در بیابانِ عِصیان وتیهِ ضلال گمراه گشته متوجّه امیر یوسف شد، وامیر یوسف مُقدم او را عزیز داشته باستظهارِ او طمعِ عراق عجم کرد واو را دلداری نموده گفت بیت

توسروی بسوی چمن آمدی سوی خانهٔ خویشتن آمدی[6]

و[7] امیر بسطام را اطلاق نموده* تربیت فرمود، ومیرزا سعد وقّاص مَیل اقامت نموده، امیر قرا یوسف اخی[8] فرج* پسر امیر بسطام را[9] نامزدِ قم فرمود واو متوجّه ۱۰ شد که حرمِ شاهزاده را بآذربایجان برد*، ونزدیکِ قُم رسید، آغا[10] بیکی

---

[1] زبده: نامرد [نامزد] فرموده بجانب قم روانه ساخت، [2] در زبده گفته است که "چون صورت این ماجرا بامیرزاده سعد وقاص" رسید" بقول بعضی صاحب غرضان" "مزاج او از جادهٔ اعتدال منحرف گشته بود وقابل بذیرفتن بند" نماند وجمعی او را بران داشتند الخ،

[3] آ: مفسد، بآ نثل متن، [4] بقول صاحب زبده بسطام [با] "وجود قرب جوار" از مدتهای مدید" با قرا یوسف دم یاغی گری" می زد، ازان بود که هیچ پیش کش نزد قرا یوسف ورای بسطام نبود،

[5] زبده: با نوکران خاصّهٔ خود قریب سیصد سوار، [6] بعدش زبده + : به پیش تو آریم بی گفت وگو - اگر شیر مرغت کند آرزو

[7] زبده (۲۶۲ ل): وبسطام را نیز بعد از گرفتن سلطانیه بچند روز بگذشت [بگذاشت]،

[8] فقط آ: اخی فرج، زبده: امیر فرخ، [9] زبده: را با جمعی مصاحب نوکران امیرزاده سعد وقاص مقرر گردانیده که بقم روند وکسان امیرزاده سعد وقاص را بدو رسانند،

[10] زبده: اقا،

بنت میرزا میرانشاه حرمِ محترمِ میرزا سعد وقّاص زنی عاقلهٔ عالی[1] همت بود، در آن حال با خود گفت: سعد وقّاص غلطی کرد، [اگر] ما در آن مملکت بیگانه افتیم بیت

زدشمن نباید بجز دشمنی — بفرجام، هرچند نیکی کنی*

لحظه فلحظه شاید[2] قصدِ او کنند، بعد از آن حالِ ما در میانِ ترکمان چون باشد؟ از آنجا که کمال تدبیر و بُعدِ غور و مکر او[3] بود نوکرانِ خود را مکمّل[4] ساخت* و چون تراکمه رسیدند همه را گرفته با تمور شیخ[5] و قتلغخواجه* و شیخ علی زنده که[6] محرّک میرزا سعد وقّاص بجانب یاغی بودند* بقتل آورد و سرهای آن[7] نامرادان[8] را آن شیرزن همراهِ نوکرِ خود شیرزاد پیش حضرت خاقان سعید فرستاد و شرحِ واقعه اعلام داد، آنحضرت بدین مردانگی او را تحسینِ فراوان فرمود شعر

۱۰

ولو[9] کان النساء بمثل هذا — لفُضِّلتِ النساءُ علی الرجالِ

ع[10] با وجود او بود تانیث خورشید افتخار*

و شیرزاد را رعایت نمود و شیر علی نوکر میرزا رستم را با او همراه کرده با[11] استمالت نامهٔ

---

[1] زبده (۲۶۲ ب): داهیه بود عالی همت بزرگ نهمت و از حرکت امیرزاده سعد وقاص بغایت متفکر و ملول خاطر گشته دران تاملی کرد و از عاقبت آن باز اندیشید و بر پیش خاطر آورد ما در مملکتی بیگانه افتیم و ایشان ما را یاغی میخوانند و سعد وقاص غلطی کرده است و بیش ایشان رفته نظم زدشمن الخ، — کلمهٔ «اگر» را که محدود است بقلابین در ک ندارد، از روی نسخ دیگر ثبت شد، [2] زبده: نشاید کرد، [3] فقط آ: آن، [4] زبده: مستعد گردانیده، [5] اک باب: و قتلغخواجه، زبده: قتلغ خواجه، — بعدش زبده +: و شیخ حسن زنده، [6] زبده: که بیشتر یاری بر حرکت امیرزاده سعد وقاص بدان جانب ایشان بودند، [7] فقط در ک، [8] ک: نامردان، زبده و ق مثل متن، [9] آ، [10] این مصرع از روی ب و با درین موضع ثبت شد، در ک او را در آخر این فصل نوشته است، اک، [11] زبده: ایشان را استمالت و دلداری نموده بطرف قم و آن ولایت روانه فرمود والله اعلم،

بطرفِ قُم روان فرمود،[۱]

(۳۰۶ب) ۱ ذکرِ یاغی شدنِ میرزا بایقرا و قتلِ میرزا اسکندر بفرمودهٔ برادرِ او میرزا رستم،[۲]

چون میرزا اسعد و قاص بتر کمانان[۲] ملحق شد مملکتِ[۳] قم و کاشان تا همدان محلِّ فتنه و تشویش گشت، و در زمانِ فتحِ اصفهان میرزا رستم میرزا اسکندر را میل کشیده بود و حضرت خاقان سعید نه پسندیده، و آن بصیر را پیشِ برادرِ صغیر او امیرزا بایقرا روان فرمود که شاید شفقتِ اخوّت در حرکت آید و چون به برادر پیوست روز[۴] و شب با خود ع

نقشِ تغییرِ مملکت می بست

۱۰ در آب و آینه صورتِ فتنه می جست و در خواب و بیداری طلب حادثه[۵] می کرد اگرچه از حلیتِ بینائی عاطل بود در فتنه انگیزی بینایان را اسپ و رُخ طرح[۶] می داد، رفتنِ میرزا اسعد و قاص را فرصتی دانسته غنیمت شمرد[۷] میرزا بایقرا را گفت:[۸] بهیچ وجه درین حدود نمی توان بود چه میرزا اسعد و قاص بالشکرِ ترکمان عنان ریز خواهد راند و آن زمان مجالِ گریز نخواهد ماند،[۹] عاقبت

---

۱ زبده —، ۲ بب اک : بر ترکمان، آب : ترکمان، ۳ زبده : ممالک قم و کاشان و حوالي آن، ۴ زبده : [شب] و روز [در] تدبیر آن بود که بچه نوع آن مملکت را بهم براورد، ۵ زبده : واقعه، ۶ زبده —، ۷ زبده (۲۶۳ب) : و با امیرزاده بایقرا اصلاح و امور ملکي در مطارحه انکندراي و تدبیر بسیار اندیشیدند و با نواع فصول بر فصول درمیان آورد گفتند، ۸ زبده : ندهد، بیش ازان فکري می باید کرد،

باغوای جمعی مفسدِ شریر از قلت[1] عقل و عدمِ[2] تدبیر این[3] خیال کج راست آوردند
که قاصدِ شیراز شوند* شعر

واذا اراد الله رحلة دولةٍ مِن دارِ قومٍ اخطأوا[4] التدبیرا*

و چون اقتضای مرورِ دهر و استدعای جنبشِ چرخ و نتیجهٔ[5] قرانِ نحسین در سرطان
که هم در آن اوان واقع شد آن بود که کارِ مملکتِ فارس از دستِ حوادث
در دائره پای افتد میرزا بایقرا بمقتضی مستی شباب و سرعت[6] [بطر بل سابقهٔ] قضا
و قدر باتفاقِ میرزا اسکندر عازمِ شیراز شد، و نوکرِ میرزا اسکندر مراد تلبه[7] عاقلی
کرده بجانبِ اصفهان گریخت و میرزا رستم را از فکرِ تباهِ ایشان آگاه کرد، میرزا رستم خواست
که عقد جمعیت ایشان از هم فرو ریزد و جمعی بسرِ راه فرستاد، و میرزا اسکندر را شقاوتِ
بخت و نحوستِ طالع بموجب لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۹ در هاویهٔ هوان انداخت، ۱۰
و لشکرِ اصفهان در حوالیِ جرباذقان بمخالفان رسید[8] و میرزا اسکندر بدستِ الوس بیگ
و اصیل[9]* گرفتار شد و او را باصفهان پیشِ رستم[10] زمان* بردند، میرزا بایقرا بدین[11] سبب*
تیغ قصد در نیامِ توقف و تیرِ سعی در جعبهٔ تخلف ماند و چند روز در گندمان گذراند،
و میرزا ابراهیم[12] سلطان چون خبرِ مخالفت میرزا بایقرا استماع نمود و ارکانِ دولت را

---

۱ زبده: سخافت، ۲ آ: سوء، زبده: سوی، ۳ زبده: این خیال کج باخود راست کرفتند که شیراز می باید رفت و مملکت فارس بدست فرو گرفت، — در ب ک تر (بجای کج)، ۴ ک: اخطاء والتدبیر، آ: اخطاء التدابیرا، ۵ ک: نقیجه، ۶ زبده: امیرزاده بایقرا [را] شیطان غرور در آشیان دماغ بیضه نهاده و شکر [سکر] شباب و جنون بطر بل [بل] سابقهٔ قضا و قدر را و را در ورطهٔ خطیر انداخت تا قصد ممالک شیراز را میان بست — در متن آنچه در قلابین محدود است فقط در ک ندارد، ۷ با، آ ک ب مثل متن، ق بما [illegible]، زبده مثل متن ۸ کذا در ک، آ و نسخ دیگر: رسیدند، ۹ زبده: الوس واصیل بیک، ۱۰ زبده: امیرزاده رستم، ۱۱ زبده: وهنی درین سبب در عزیمت بیدا گشته، ۱۲ ک: ابرهیم،

جمع آورده مشورت فرمود و نوکران میرزا اسکندر که در شیراز بودند چون سونج[1] خواجه
وارد وان و مزید باشلیق[2] را بند کرده همراه معتمدی[3] بجانب خراسان فرستاد، [و[4]
بندیان و رخانش[5] جبش* که میان ابرقوه و مشهد مادر سلیمان است معتمد[6] را بقتل
آوردند و بگندمان پیش میرزا بایقرا رفتند و بر توقّف ملامت کرده بر تعجیل
تحریض[7] نمودند بیت

جهانگیری توقّف برنتابد جهان آن کس برد کو بر شتابد

میرزا[8] بایقرا با زعزم شیراز کرد*، و میرزا ابراهیم سلطان نیز اسباب قتال ساخته
باستقبال بیرون آمد و در حوالی بیضا سواد طرفین بهم رسید، نفیر نای و خروش
کوس صدا[9] در طاس نگون گردون انداخت و آوازه نعره و فریاد دلیران[10] را
۱۰ بیخود ساخت* بیت

از غریو کوس شد سقف هوا پر مشغله وز فروغ تیغ شد روی زمین پر مشغله

درین ولا بعضی نوکران میرزا ابراهیم سلطان مثل شیخ چهره و مسعود شاه شُول
وغیرهما بجانب میرزا بایقرا تاختند و باز گشته تیر در روی ولی نعمت انداختند
وجمعی عراقیان در پردهٔ مخالفت راست آمده همین راه می ساختند، میرزا[11] ابراهیم سلطان

---

[1] زبده: سرنج، [2] آ: باشلیق را، ک ب مثل متن، — بعدش در زبده + : از ایشان متوهم شدند
که نباید فتنه انگیزند و خروج کنند مجموع را، [3] در زبده نامش: بیرعلی بسر دنیاز [دینار]
است، [4] از روی آ، [5] آیا این "رباط مشک" است که حمد الله مستوفی در نزهه ص ۱۰۸ س ۱۵
ذکری از وی می آرد؟ [6] زبده: بیرعلی بسر دینار، [7] ک: تحریص، [8] زبده: تا باز بجهت کشته
(به) شیراز شدند، [9] زبده: اشوب صدا، [10] زبده: بقمهٔ پروین و قبهٔ چرخ برین رسید، [11] زبده (۲۶۶ ر) :
ازطرفین کشش و کوشش بسیار کردند و مقاتله و مجادله بیشمار افتاد تا بجدی رسید که امیرزاده ابرهیم سلطان بهادر
خلد الله تعالی ملکه و سلطانه را مجال توقف نماند عنان از میدان جنگ برتافته متوجه جانب ابرقوه شد،

این معنی دریافت وعنان بجانبِ ابرقوه تافت* وشب بشیراز آمده والدهٔ خود طوطی آغا[۱] از خزانهٔ نقد* وجوه برداشته تا ابرقوه جائی توقف ننمود ، میرزا بایقرا اصباح جمعهٔ اواخر ربیع الاول بدروازهٔ اصطخرِ شیراز آمد وتا چاشتگاه (ورق ۳۰۷) سواره ایستاده، چون شهر از بادشاه خالی بود سادات وقضات (۳۰۷ ر) واکابر وکولویان[۲] بیرون آمده میرزا بایقرا را بشهر درآوردند، ومیرزا رستم چون این خبر شنید میرزا اسکندر را که خمیر مایهٔ فتنه بود بقتل رسانید [۳] وعز من لا یموت] ،

ذکرِ عزیمت حضرت خاقان سعید بجانبِ مملکت[۴] فارس کرّتِ ثانی*

حضرت[۵] خاقان سعید چون خبر مخالفتِ میرزا بایقرا شنید رای عالم آرای ۱۰ که مصباحِ ظلمت زدای ومفتاحِ جهانگشای بود در آیینهٔ تدبیر چنان مشاهده نمود که پیش از آنکه اورا قوّتی پیدا شود دفع او کند، امیر جلال الدین فیروزشاه را با سپاه[۶] رزمخواه از راه بیابان[۷] یزد فرمود که بمیرزا ابراهیم پیوسته* در ازالتِ خلل وازاحتِ علل کوشند، وامیر غیاث[۸] الدین* شاهملک را بجانب ری فرستاد که

---

[۱] آ: واز خزانة النقد، ب: از خزانة النقد، با: واز خزانهٔ نقد، اک: واز خزانة النقد، ـــ در زبده از "وشب بشیراز" تا "درآوردند" را ندارد، [۲] ک: کولیان (مثل ص ۲۷۳ س ۱) آ ب مثل متن، اک: کویان، [۳] از روی با ب اک، [۴] اک: ممالک عراق وفارسی بعزم کشورستانی الخ در آ با وزبده کلمهٔ "مملکت" را ندارد، [۵] مضمون این سطور را در مطلع مختصرتر آورده است از زبده ، [۶] زبده: [بیابان] بروند ودر ابرقوه بمخدوم ومخدوم زاده عالمیان ابراهیم سلطان بهادر بپیوندند، [۷] زبده ـ

با[۱] امراء که در آن حدود واند ملحق شود[*]، و امیر شیخ لقمان برلاس مقرر[۲] شد که لشکرهای ختلان، و قندز (و[۳]) بقلان و آن نواحی را[*] به اُردوی اعلا رسانند[۴]، و در اندک زمانی لشکر فراوان[۵] جمع آمدند بیت

چو شد کارِ لشکر همه ساخته   وز ایشان دل شاه پرداخته

آنحضرت هفتدهم جمادی الاخری[۶] از دار السلطنهٔ هراة نهضت فرمود بیت[۷]

بشبگیر هنگام[۸] بانگِ خروس   برآمد ز درگاه آوای[*] کوس

و در[۹] مزار بزرگوار شیخ الاسلام احمد جام قُدِّسَ سرُّه بعد از تقدیم آداب آن عالی مقام از مردم امیر قرا یوسف جاسوسی گرفته[۱۰] احوالِ آن طرف معلوم شد،

و از سمرقند نوکر میرزا الغ بیگ رسیده عرضه داشت رسانید که محمد خان

۱۰ پادشاهِ مغولستان دعوتِ حق را لبّیک اجابت گفته نبیرهٔ خضر خواجه اغلن[۱۱] نقشِ جهان پسرِ شمع جهان را بجای او نشاندند،

و موکبِ منصور از نشاپور عبور فرموده[۱۲] بحدودِ بسطام رسید،

---

۱ زبده: برعقب جماعتی که پیشتر بجانب ری رفته اندر روانه کرد، ۲ زبده: را بجانب ختلان فرستاد که لشکر هایے آن نواحی جمع کردانیده باردوی، ۳ از روی ق (۲۷۰)، ۴ بعدش زبده +: و بباقی اطراف ممالک فرمانهائی بدعوت عساکر صدا [صادر؟] فرموده، ۵ زبده: بسیار با ستعداد بیشمار، ۶ ک آک زبده، الآخر، زبده + : بسنه ثمان عشر و ثمانمایه، ۷ زبده: نظم ز لشکر همه کشور آمد بجوش   ز گیتی برآمد سراسر خروش

۸ زبده: کجا خروش خروس   ز هر سو همی داشت آواز، اک تا ب آ: کاه خروش الخ،

۹ در زبده (۲۶۷ ب)، گفته است که چون بمزار شیخ الاسلام احمد جام رسیدند "جاسوسی از قرا یوسف در میان لشکر گرفتند بعد از تهدید و وعید اعتراف نمود احوال آن از و معلوم گشت" وهم دران ایام نوکران امیرزاده الغ بیگ رسیدند، ۱۰ ک: ار (بجای در)، ۱۱ تا آ: اغلان، زبده –، برای نسب نامهٔ اینها رک به زامباور ص ۲۷۲، ۱۲ بقول صاحب زبده در ثالث رجب المرجب "عرصهٔ نیشاپور بغبار مواکب" "مکلل" گردید،

وامیر[1] علاء الدین علیکه[2] امیر سید علی کیا را از آل وساری بطریق خدمتگاری بدولت ملازمت رسانید وبعنایت مخصوص شده جهت ترتیب لشکر بولایت خود رفت[3]، وامیر حسن کیا از قلعهٔ فیروزکوه باردوی همایون آمد[4] وشرط خدمت بجای آورد، و[5] امیر معصوم برادر امیر بسطام از طرف اردبیل رسید[6] واحوال امیر قرا یوسف که در حوالی تبریز بود بعرض رسانید،

فرمان[7] جهان ستان نفاذ یافت که امراء که در حدود ری اند متوجه طرف[8] شیراز شوند وقاصد بجانب ابرقوه رفت که جلال الدین فیروزشاه در رکاب میرزا ابراهیم سلطان بصوب کوشک[9] زرد روند [کذا] وبا امرا که پیشتر رفته اند بپیوندند [کذا] وباتفاق عازم شیراز شوند، لشکرها بموجب فرموده در قصر زرد بهم پیوستند بیت

10

برین گونه رفتند تا قصر زرد   زگرد سپه شد جهان لاجورد

---

[1] در زبده فقط اینست که سید علی کیا آمد، نه این که امیر علاؤ الدین اورا آورد، [2] ق (ص ۲۷۷) بعدش +: کوکلتاش، [3] بعدش در زبده (۲۶۸ ل) +: امیر اعظم امیر شاه ملک که بپیشتر رفته بود در آن ایام در حدود مازندران بود بجهت آنک زودتر بلشکرهایی که قبل از و رفته بودند بپیوندد اجازت خواسته در هفدهم رجب بتعجیل متوجه آن طرف گشت، [4] در بیستم رجب (بقول صاحب زبده)، [5] در ششم شعبان المعظم نوکر امیر منصور برادر بسطام از اردبیل باردوی همایون رسید (زبده ص ۲۶۸)، [6] بقول زبده (۲۶۹ ل) حضرت سلطنت شعاری مقرر فرمود (۱) که لشکرهائی که متوجه شیراز گشته چون باصفهان رسند امیرزاده رستم با لشکرهای خود بدیشان ملحق گشته عازم شیراز شود، پیشتر ایلچی دیگر پیش ابراهیم سلطان فرستاده بود که "امیر جلال الدین فیروزشاه ولشکر آن جانب متوجه شوند وباتفاق عازم شیراز گردند برموجب آنک بوقت رسیدن باقی عسکر" بمقام کوشک زرد بیکدیگر ملحق شوند وباتفاق عازم شیراز گردند" [7] ک: جانب، آ مثل متن، [8] رک به لیستر بنج ص ۲۸۲،

چون میرزا بایقرا خبر توجه لشکر ها شنید در مضیقِ تفکر و طریقِ تحیر[۱] سرگردان گردید* اما بشیوهٔ تجلد خود را می داشت و باندیشهٔ خیالِ محال می پنداشت که موکبِ منصور بخود عزیمت نفرمود و آوازهٔ آمدنِ آنحضرت جهت بیم او خواهد بود، چون میرزا ابراهیم سلطان[۲] با لشکرهای جهان بحوالی شیراز آمد، میرزا بایقرا چهار دیوار حصار ملجأ[۳] و گریزگاه و مأمن و پناه ساخت و موکب[۴] منصور از راه قم و کاشان ببیست و یکم شعبان باصفهان رسید، و در آن مقام قاصدِ میرزا ابراهیم سلطان عرضه داشت رسانید که میرزا بایقرا در شیراز ست، آنحضرت از استماعِ این خبر عزایمِ پادشاهانه در حرکت آورده از موضع دشت مهیار[۵] برسمِ ایلغار بر سمندِ باد رفتار | سوار شد[۶] با[۷] سپاهِ نصرت بر یمین و لشکرِ ظفر بر یسار، ثالث رمضان اعلامِ فتح پیکر و چترِ فرخ اختر از افق الله اکبر طالع شده* بظاهر شیراز رسید، و در فضاء جانفزاء میدان[۸] سعادت* سراپردهٔ دولت باز کشید، چون میرزا بایقرا از وصولِ رایاتِ ظفر آیات خبر یافت دانست که اخترِ شب تاب تابِ آفتابِ عالمتاب ندارد بیت

درفشیدنِ ماه چندان بود | که خورشیدِ تابنده پنهان بود

در حال بی نظمِ امور و غاو ترتیب اسباب هیجا[۹] نوکر خود قشلاق[۱۰] را

(۳۰۷ ب) ۱۰

---

۱ زبده: فروماند، ۲ بعدش زبده: + وامیرزاده رستم وامیر جلال الدین فیروزشاه، ۳ ک: ملجا، ۴ در زبده (۲۶۹ ا) گفته است که این موکب در ۹ شعبان بظاهر قم و در ۱۴ شعبان در بلدهٔ کاشان رسید و در ۲۱ شعبان باصفهان، ۵ زبده (۲۶۹ ب): مهیا، ق (ص ۲۰۸): دشت مهیا، بقول صاحب نزهه (ص ۱۸۵) دیه مهیار سر حد ملک فارس است و از و تا اصفهان هشت فرسنگ است، ۶ آ: ـــ، ۷ زبده: ـــ، ۸ در نزهه (ص ۱۱۴ س ۳) دروازهٔ سعادت شیراز مذکور است، بظاهر آن دروازه روی بمیدان سعادت داشته باشد (در زبده این میدان مذکور نیست، ق مثل متن)، ۹ در زبده بعدش + شمشیر و کفن گرفته، ۱۰ ق (ص ۲۰۹): Kaschoklawak، زبده (۲۷۰ ا) مثل متن،

پیشِ شاهزادهٔ جوان بخت غیاث الدّین میرزا بایسنغر فرستاده طلبِ شفاعت نمود بیت[۱]

کہ من بنده ام تا چه فرمان دهی   وگر تیغ بر تارکم می نهی*

شاهزاده ملتمسِ او مبذول فرموده بعرضِ حضرت اعلا رسانید که امثالِ این افعال از بایقرا بدیع و شنیع است[۲] امّا تا عاصی مرتکبِ معاصی نشود و مجرم بر جرایم اصرار ننماید آیینهٔ عفو فروغ ندهد، و پیکرِ احسان در معرضِ استحسان نیاید، اکنون اگر اجازت باشد اورا با تیغ و کفن بدرگاهِ عالمپناه آورم تا منشور مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ[۳] بتوقیعِ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[۴]* موشح گردد، آنحضرت شفاعتِ فرزندِ سعادتمند قبول فرمود، و میرزا بایقرا شبِ شنبه* پنجم رمضان شرمسار و خجل از شیراز بیرون آمده شرفِ دستبوس یافت و آنحضرت ذیلِ عفو بر زلّتِ او پوشیده از گذشته درگذشت، و غیر از دو سه تن

۱۰

که از برای صلاحِ عام بیاسا خاص شدند، هیچ آفریده بامری مؤاخذ نگشت و چشمِ عنایت بر اهالی آن مملکت گماشت و شعارِ استشعار ع

از چهرهٔ روزگار ایشان برداشت

---

[۱] زبده: نظم:- بامید عفو جهان بادشاه [اصل: عفو کرم (بجای عفو) مصراع ثانی را ندارد]

بشیمانم از کار کردار خود   درین داوریها زمن بود بد [بد]

قضای خداوند پروردگار   جنین بود ای خسرو تاجدار

کنون بنده ام الخ   اگر الخ

نه پیچم سر از حکم فرمان شاه   چو شه کشتی [کشتنی] را ببخشد گناه

[۲] زبده: اصدار فعل قبیح؛ - در دو سه سطور آینده صاحب مطلع انتخاب فقرات متفرقهٔ زبده درین فصل کرده و اسلوب کلام را تغییر داده،

[۳] قرآن مجید ۶ (سورة الانعام)، ۵۴، [۴] تتمۂ آیهٔ شریفه: واصلح فانه غفور رحیم، زبده 'واصلح' را دارد، [۵] زبده: عفا الله عما سلف، - بجای فان الله الخ که در قرآن مجید ۱۶ (سوره النحل)، ۶۱ آمده است، [۶] زبده -، [۷] ک با اک: ذلت، [۸] فقط آ: بیاساق،

ذکرِ حالاتی که بعد از واقعهٔ میرزا بایقرا وقوع[1] یافت

چون خاطر[2] حضرت اعلا از قضیهٔ[3] میرزا بایقرا فراغی یافت و او نیز از غایتِ انفعال مجالِ ملازمت نداشت وگذاشتنِ او در آن ممالک محلِّ اعتماد نبود[3] رای عالی چنان اقتضا فرمود که او را بطرف قندهار و گرمسیر فرستند تا بر امیرزا قیدو[4] مصاحب باشد، و خدمتش را بمعتمدی سپرده روان داشت و موکبِ عالی بدار الملک شیراز در آمد، و فرمان قضا مَضَا[5] نافذ شد که عظماء[6] امراء بالشکرها که در عهدهٔ اهتمام ایشانست بعلفخوار[7] هاروند، امیر یادگارشاه ارلات[8] و امیر نوشیروان برلاس بالشکرهاء برانغار بطرف قلعهٔ[9] سفید و شولستان رفتند، و امیر شاهملک با تومانهاء جوانغار بجانبِ شبانکاره[10] روان شدند، و میرزا رستم عازمِ اصفهان گشت،

۱۰

وآنحضرت بلدهٔ فرخنده شیراز محلِّ اقامت ساخت، و بمصالحِ مملکت پرداخته مفسدان را برانداخت، و اساسِ سلطنت فارس که سمتِ اندراس یافته بود بار دیگر بعدل شاملِ آنحضرت معمور شد، و امراء لُرستان و شُولستان ع بدرگاهِ عالمپناه آمدند،

و ملک گرگین از ولایتِ لار[11] و ناحیتِ دریا بار* احرامِ کعبهٔ آمال بسته بشرف قبلهٔ اقبال مشرف شد و پیشکشهای پادشاهانه بموقف عرض رسانید و محلِ قبول یافت،

---

[1] زبده (۱۷۲ ب): دران حدود بوقوع پیوست، [2] آ: خاطر خطیر، [3] زبده بعدش + : و مردم بدنفس شریر فتنه انگیز بسیار، [4] نسبش این طور است : قیدو بن پیر محمد بن جهانگیر بن تیمور، [5] زبده : مضاد، [6] زبده : امرائی هزارجات و تومنات و قشونات، [7] برای این کلمه رک به ق ص ۲۸۰ ح ۱، [8] زبده : تومنات [9] رک به لیسترینج ص ۲۶۴، [10] زبده بعدش + : و داراب گرد، [11] زبده —،

وآنحضرت همه را انعام واکرام فرموده[1] باوطان و بُلدانِ ایشان اجازتِ مراجعت نمود*،

وآنحضرت پیشتر ایلچی بجانب شوشتر فرستاده بود[2] وسلطان[3] اویس بن شاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس را استمالت داده واو فرستاده را معزز ومکرم داشته وقاصد[4] همراه ساخته[5]، بشیراز آمدند، وحضرت اعلی ایلچی را رعایت[6] فرموده رخصتِ معاودت (ورق ۳۰۸) نمود، و باقی ماه مبارک رمضان ۸۰۸ در دار الملک شیراز گذرانید و هلال فرخ فالِ شوال بفروغِ عالم افروز جهان را منوّر گردانید بیت

روزِ طرب رُخ نمود روزه بپایان رسید
رایتِ سلطان عید بر سرِ میدان رسید

10 وآنحضرت[7] جهت اقامت صلوةِ عید عزیمتِ مصلّی فرمود بیت

خوشا نسیم مصلّا وآب رکناباد | غریب را وطنِ خویش می برد از یاد

اهالی شیراز بزبانِ نیاز با هزار اعزاز میگفتند[8]* قطعه

---

[1] در زبده (۲۷۲ ب) +: ومرارت وحرارت زعبی که در صمیم قلب ومذاق روی ایشان در قبضهٔ امیرزاده بایقرا متمکن گشته بود بجلاب ترحم وکشکاب رحمت ورافت ازالت آن لازم شمرده تا مطمئن ومستظهر گشته باوطان وبلدان خود مراجعت نمودند، [2] رک ت به لین پول ص ۲۸۰ م ۲، [3] زبده: ایلچی [4] بعدش زبده +: اظهار اذعان [اذعان] وانقیاد نموده طریقهٔ خدمت وتواضع مرعی داشته باخدمت وپیشکشی مناسب در بلدهٔ شیراز بمحل عرض رسید، [5] آ: عنایت، ا ک: عنایت ورعایت، [6] فقط آ ـــ، [7] زبده (۲۷۳ ب): اهالی شیراز دران صورت وشوکت وعظمت متحیر بماندند، از یکی وجود همگنان فریاد وآشوب بچرخ کاه جرخ زرین کلاه رسیدند (کذا) زبان بدعا وثنا گشاده گفتند،

طلوع کوکبهٔ عید بر تو میمون باد
که هست طلعت نور تو بر جهانیان میمون

مخالف تو چو ماه از محاق در کم و کاست
ولیک دولت تو چون هلال روز افزون

ذکر سیورغال فرمودن بعضی ممالک عراق عجم بجانب امیر اعظم* الیاسخواجه بهادر

چون ممالک عراق عجم بار دیگر ع
تعلّق بدیوان اعلا گرفت

حضرت خاقان سعید در هر ولایت سرداری که رعایا در کنف رعایت و برایا در پناه حمایت او توانند بود تعیین فرمود، نوئین اعظم و رستم روز رزم امیر مبارز الدین الیاسخواجه بهادر* را بامارت مملکت قم و کاشان و ری و رستمدار تا حدود گیلان باز داشت و زمام تمام مهام آن ولایات بقبضهٔ عدالت و شجاعت او باز گذاشت و فرمان اعلا نفاذ یافت که اموال و متوجهات آن ولایات

---

۱ زبده: تفویض ممالک قم و کاشان با توابع و مضافات آن بامیر اعظم، ک: اکثر بجای بعضی)، عراق (بجای عراق عجم)، مبارز الدین الیاسخواجه (بجای الیاسخواجه) ۲ بعدش در زبده +: امیر شیخ علی، ۳ زبده (۲۷۳ ب): بعد از تقدیم شرائط استشارت و استخارت نوئین، ۴ زبده: حاتم گاه بزم امیر الیاسخواجه بهادر بن شیخ علی بهادر

۵ زبده بعدش +: باتوابع و لواحق آن

۶ زبده: گیلانات با جملگی مضافات و منسوبات از لشکریان و عامهٔ رعیا [رعایا] و اصناف طبقات از [ا] عراب و تراکمه و لوج و خلج و صحرانشینان از [ا] هل بدو و حضر بکف کفایت و حمایت او تفویض کرده که مال و معاملات آن مواضع در وجه ارزاق عساکری که ملازم او باشند صرف نمایند،

در وجه اخراجات لشکرها که ملازم او باشند صرف نماید* و در تمهید معدلت و تشیید مرحمت که موجب نیکنامی دنیا و آخرتست تقصیر جایز ندارد، و مقاصد خلایق را علی تفاوت درجات بحصول موصول داشته از ملاحظهٔ اَنزِلِ النّاسَ منازلهم[1] طرفة العینی غافل نباشد[2] و از صلاح و فساد و ضبط ممالک و حفظ مسالک بقدر قدرت خبردار بوده پیوسته قاصدان جهت اخبار [و استخبار] بدرگاه فلک اقتدار فرستد، و در استمالت رعیت و آبادانی ولایت و ترغیب زراعت و تحریض عمارت اهتمام تمام بجای آرد،[3] و در قهر مفسدان و قمع شریران

---

[1] زبده: از لو[2] در زبده (۱۲۷ ب) افزوده است که طوایف حشم. و منتجنده را رعایت و مراعات و نواخت بواجب لازم دانند، [3] در آفات اثبات و اطلاق و اعطا و انفاق و اسفراص [استفراض؟] لشکر و استکشاف کمیت و کیفیت شماره و تفحص صدجات و هزارجات بنفس خود قیام نماید، و آنان را که در خدمتی آثار مرضیه بظهور رسانند، بانعام و تربیت یعنی (ترجیب و زیادتی مواجب و اقطاع) مخصوص گرداند و همچنان بر مقصران بعد از تحقیق خیانت و [ر] اقامت مراسم خدمتگاری و الزام حجت و وضوح نیست و نومیدی از اساس رشد، حکم سیاست براند، ثغور و سرحدها بمردان معتمد و گزیده و دلیران عاقل کاردیده معمور دارد، در حفظ راهها اهتمام تمام بتقدیم رساند، و پیوسته بحزم و احتیاط زند کافی کند، و از فسادات موصوفه قبل الوقوع باستمداد اسباب دفع و اعداد موجبات تلافی و تدارک آن قیام نماید و پیوسته منهیان و جاسوسان ببلاد روانه گرداند[3] از دی آمده زبده (۱۲۷ ه): فرمان قضای مضا بنفاذ که (؟) سکان آن مواضع امراء و وزراء و مشایخ و دهاقین و ارباب و اهالی و متوطنان از اهل بدو [و] و برو اعراب و تراکمه و صحرانشینان و غیرهم آنست که امیر مشارالیه را حاکم و آمر و ناهی [ناهی] خویش دانند و سلامت و امان [امان] در مطاوعت فرمان او شناسند، [اجدش گفته است که در مهمات اعمال بگماشتگان او باز گردند و دفع مشکلات از ایشان طلبند خصوصاً جمعی لشکریان که در آن حدود متوطن اند] اوامر و نواهی او را مطاوعت نمایند و مال و متوجهات دیوانی براة و نشان نواب و گذارد [اوگذارند؟] و از مقتضی فرمان او تجاوز و عدول جایز ندارند، در قهر مفسدان و قمع شریران طریق متابعت و موافقت او سپرند [لعدش گفته است که موجب مثال بروند و از فرمان او عدول نجویند] تا مرضی الاثر و محمود الخبر باشند،

سعی بلیغ نماید تا مرضی الاثر و محمود الخبر باشد* ع

در همه عالم به از نیکی نباشد هیچ کار

ذکر عزیمت سلطان آفاق بعزم زیارت حضرت شیخ مرشد ابو اسحق[1]

بر ارباب الباب چون فروغ آفتاب عالمتاب واضح است و بر کبیر و صغیر چون پرتو خورشید جهانگیر لائح که تحصیل سعادات دارین و تکمیل مرادات منزلین بوسیلهٔ محبّت اولیاء دین و ذریعهٔ ارادت اصحاب یقین تواند بود بنا بر آن حضرت خاقان سعید عزیمت زیارت حضرت قدس منزلت، عرش منقبت قطب آسمان ولایت، مهر سپهر هدایت، مرشد الخلق الی الحق شعر

سمیُّ خلیلِ اللهِ مرشدُ خلقهِ | رشیدٌ بنورِ الله نُوِّر قبرُهُ
توسُّلُ ارباب الهدایةِ بابهُ | ومخزنُ اسرارِ الولایةِ صدرُهُ
فَاِن رُمتَ اصحابَ المُنی بوسیلةٍ | الا انّما خیرُ الوسائلِ نذرُهُ

مقرّب حضرت الخلّاق، قطب الآفاق، الشیخ المرشد ابو اسحق ابراهیم قدّس سرّهُ العزیز و فیضهُ العمیم بیت

حدیث قبّهٔ زرّین رواق سیمین طاق
کتابه ایست برایوان شیخ ابو اسحق*

---

[1] بعدش آ + : قدس سره ، الک + : بجانب کازرون و بعد از معاذ و نفوس مملکه (؟)، زبده + : کازرونی [2] ک: بدره ، بب: ندره ، [3] در ترجمه ص ۱۲۶ س ۱۱ وی را «ابو اسحق بن ابراهیم بن شهریار کازرونی» نوشته است وفاتش در ۴۲۴ه واقع شد (فارسنامه ناصری ۲: ۲۴۹)، [4] آ با بب — ،

شعر[1]

ثلاثةٌ تشرقُ الدنیا ببهجتها شمسُ الضحی و ابواسحق و القمرُ*

فرمود، و چون بدآن مزارِ متبرّک و مرقدِ مبارک که بحقیقت مقصد[2] دعواتِ مقبوله و مهبطِ برکاتِ مأموله است رسید جبینِ اخلاص و اعتقاد بر آستانِ فلک[3] نهاد نهاد* و شرایطِ تبجیل[4] و تقبیل* و مایکون من ہذا القبیل بتقدیم رسانید (۳۰۸ب)
و مجاوران و ساکنان را بفضلِ انعام و بذلِ اکرام خوشوقت گردانیده، و ہنگام مراجعت[5] بزیارتِ آفتابِ فلکِ ہدایت و مرکزِ دایرهٔ ولایت سیّدی[6] داؤود[7] قُدِّس سِرُّه، فرمود، و شرفِ[8] تقبیلِ خرقهٔ بہترین عالم صلّی اللّٰہ علیه و آله و سلّم دریافت*، و بمجموعِ زیارات و مشاہدِ بزرگانِ کازرون رفته استمداد نمود و ازراه کول[9] بجانبِ شیراز عود نمود، ۱۰

و عنایتِ آنحضرت بار دیگر سلطنت مملکتِ فارس را بفرزند سعادتمند میرزا ابراہیم سلطان ارزانی داشت، و ایالتِ تختگاهِ سلیمانی[9] را بحسنِ معدلتِ او بازگذاشت و بطریق نصیحت بر زبان شفقت راند که: اگر زمانه[10] چشم زخمی رساند شاید که حسن حکمتِ الٰہی درآن باشد ع

شاید که چو وابینی خیر تو درین[11] باشد

تا از خوابِ غفلت بیدار شده عواقبِ امور بچشمِ بصیرت ببیند و پشت بمسندِ اتّفاقاتِ دولت که مانند زیارتِ طیف و سحابهٔ صیف است باز ننهد،

---

[1] نقط بآ ـ، [2] ک: مقدم، زبده: مصعد، آ مثل متن، [3] زبده: فلک اشتباه [4] زبده: تعظیم و تبجیل، [5] زبده: مراجعت از کازرون، [6] زبده (۲۷۶ب): شیخ خرد ، [7] زبده ـ ،
[8] در نزہه ص ۱۰۷ منازل راه شیراز تا کازرون شمرده است و کول درآن ہا نیست، در لیسترنج ص ۲۶۷ بحیره نوز مذکور است که راه مذکور قریب ازان می گذرد، شاید آن مراد باشد، در فرہنگ آنندراج ۲: ۱۵۱، کول بمعنی حوض و آبگیر آمده است [9] آ و دیگر نسخ: سلیمان، [10] این تقریر بلفظ مطابق زبده نیست [11] آ: دران

از واقعهٔ[1] زمان و حادثهٔ[2] آسمان نشنید ع

مشو غافل که نتوان شد ز مکرِ آسمان ایمن

شکر الله تعالی که بذاتِ بیمثالِ[3] فرزندی طوّل الله عمره از نوایبِ زمان و مکارهِ حدثان آسیبی نرسید و طایفهٔ که هواجسِ خذلان و وساوسِ شیطان در ایشان متمکّن بود جزای اعمال دیدند و سزای افعال کشیدند، و حالا اختیاراً و اضطراراً سر بر[4] خط عبودیّت دارند* بعد ازین رجا بفضلِ الهی واثق است که هر روز رایاتِ دولتِ عالی تر و آیاتِ[5] نصرت متوالی تر باشد، باید که صورتِ التعظیم لامر الله[6]* بر صفحهٔ خاطر نگاشته و معنی والشفقة علی خلق الله مرعی داشته بمقتضی[7] آن عمل نماید،

۱۰ و آنحضرت اصول و اعیانِ آن مملکت را تربیت و عنایت فرمود و کار مملکت فارس[8] صار کما کان و الغناء[9] زیادة[10] اما بعضی اهالی و متوطّنانِ فارس بسبب آن فتنه پایمال قضا و قدر و دست فرسای خوف و خطر گشتند، و اعلامِ عالم ستان بتائید ملکِ مستعان از تختگاهِ سلیمان علیه السلام عازمِ دارالامان کرمان شد،

ذکرِ نهضتِ موکبِ ظفر نشان بجانبِ مملکتِ[11] کرمان

حضرتِ خاقان سعید در آن زمان که عزیمتِ[12] تسخیرِ مملکتِ فارس میفرمود*

---

[1] زبده: حادثه [2] زبده: واقعه [3] آ و زبده: بی همال [4] زبده: در ربقهٔ طاعت آمدند و سر بر (سر بر) خط؛ [5] زبده: امداد [6] ک: الامر لله [7] ک: بمقتضا [8] ک: صان، آ ب: مثل متن [9] زبده: والعناء زیادة [10] آ: دارالامان (بجای مملکت) [11] آ ک ب: ولایت، [12] زبده: رایات همایون حضرت سلطنت شعاری . . . بممالک فارس در آمد،

نشانی بجانب کرمان پیش سلطان اویس بن امیرایدکو برلاس ارسال نمود مضمون[1] آنکه،
هر کرا سعادت جاودانی مساعدت نماید و عنایت ربانی نشان[2]
فرمان برداری[*] او را بتوقیع اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ[3] موشح فرماید بر عامهٔ خلایق واجب
است که احرام خدمت او بسته روی[4] بحریم[*] اخلاص نهند، و دست در
فتراک طاعت او زده عنان[5] بقبضهٔ ارادت او دهند[*]، بتخصیص کسانی که
بسوابق مرضی مستظهر بوده آباؤ اجداد ایشان در وظایف خدمتگاری
این خاندان آثار ید بیضا نموده اند و درجهٔ بلند و منصب بزرگ یافته اعنی[7]
جناب برادری[*] که بواسطهٔ تربیت و عنایت ما در مسند[8] امارت متمکن است،
و توقع و چشم داشت از طیب اعراق[9] و کرم اخلاق آنست که چون بر
مضمون مفاوضه واقف گردد بی توقف[10] و[*] تفکر و تردد بدینجانب حرکت ۱۰
فرماید، چند کرت مکتوب نوشته واستدعا نموده اثر اجابت پیدا نشد،
مانع آن نهضت مبارک معلوم نیست، اگر شرایط[11] اخلاص و طاعت داری
بجای آورد دواعی همت ملکانه و مساعی مکرمت شاهانه بنابر قضیهٔ[*] مَنْ[12] جَاءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا[13] در[14] تقریب و ترجیب[15] اثر ثمرهٔ اخلاص

---

[1] آ آ با ب ب اک ک زبده: اوکو[2] مضمون نشان در مطلع با زبده بحرفه مطابق نیست،

[3] زبده: مثال طاعت داری و فرمان برداری [4] ک ک: اُولُو، آ مثل متن، زبده: وَاُولِی

[5] زبده: پای در حریم [6] زبده: بحبل متن دولت او تمسک جویند [7] زبده: وحالا خلق [خلف؟]

صدق اعنی الخ [8] فقط آ: مسکن، زبده مثل متن، [9] فقط ک: اغراق [10] با اک ب ب — [11] زبده: خورد و بزرگ

خاص و عام را مقرر و مفصور [منصور] است که امداد کرم و اعداد نعم در حق او زیادت ازانست که در حق امثال و اقران (اقران)

داکر شرایط [12] ک: بغایه قضیه، زبده — [13] قرآن مجید (۶ سورهٔ انعام): ۱۶۱ [14] زبده، بر [15] زبده، ترجیب

واکرام و انعام و آثار ثمرهٔ اخلاص و فر سعادت اختصاص ظاهر گرداند، ک: کرده (بجای گرداند)،

(۳۰۹ ر) وفورِ سعادت اختصاص ظاهر گردانند[1]، و اگر از ربقهٔ طاعتداری (ورق ۳۰۹) سر نافته عصیان ادبار او را دریافته باشد و سوابقِ حقوق[2] بلواحقِ عقوق تبدیل نماید[3] هر آینه بموجب حکم ذالِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ[4] بواعثِ سیاست در تعریکِ او تحریک[5] داده آید، بحمدالله[6] قدرتِ مراعات و قوّتِ مکافات حاصل است،

چون ایلچی بکرمان رسید و از احوالِ سلطان اویس تفرّس نمود معلوم کرد که خاطرِ آمدن ندارد، و ایلچی باز آمده عذرِ معلول که در تاخیرِ توجّه گفته بود بعرض رسانید، و[7] چون جواب[8] نه بر وفقِ صواب بود و در وقتِ فتحِ اصفهان که او را طلبیده بودند نیز تقاعد نموده بود این عذرِ نامسموع ضمیمهٔ
۱۰ آن شد و مزاجِ همایون متغیّر گشته آتشِ غضب اشتعال یافت[9] و عنانِ اهتمام بصوب انتقام والی کرمان تافت، و والده و نوکرانِ او را که خدمتی علی الرسم آورده بودند قید فرمود، و عساکرِ دریا موجِ انجم فوج بجانبِ کرمان عزیمت نمود بیت[10]

سحرگه بهنگامِ بانگِ خروس نهادند بر کوههٔ پیل کوس

---

۱ زبده: روزگار ۲ زبده: حقوق مقابله (؟) راکفران و حقوق [عقوق] مقابله روا دارد ۳ زبده: ایدیهم - برای این آیه شریفه رک به قرآن مجید ۸ (سوره انفال): ۵۳ ۴ ک: تحریر، تصحیح از روی زبده، ۵ ک: لله،
۶ زبده: فاما پیشکش و خدمتی علی الرسم ترتیب داده مصاحب جمعی از نوکران بر دست والده خود فرستاده است چون جواب
۷ زبده (۲۷۹ ب) بعد ش: فرمود که چندانچه او را بامثله و مکاتبات بانواع نصایح و مقرون باصناف مواعظ تنبیه و تحذیر نمودیم نافع نیامد و جز اصرار بر لجاجت و استمرار بر شرارت جوانی [جوابی] نداد اباحتیاط لشکر و زینت [ترتیب] ساز و سلاح فرمود، ۸ زبده: نظم:- بعزمی که گردش صبا در نیاید [نیابد؟] بجیسی [بجیشی] که روی زمین بر نتابد سر [شعر؟] سحرگه الخ تهمتن با سب اندر آورد پای بجنبید چون باد لشکر [لشکر] ز جای

اَعلام ظفرپیکر وچتر فرخ اختر از دار الملک شیراز در اهتزاز آمده[۱] بنواحی سیرجان رسید، وآنحضرت بزیارت مرقدِ منوّر[۲] ومشهدِ معطّر شاه شجاع کرمانی که جلوه گاهِ طاؤوسانِ بساتینِ[۳] انس[۴] وتذروانِ ریاضِ[۵] قدس[۶] است فرموده شرایطِ زیارت بجای آورد، و[۷] میلِ نظارهٔ قلعهٔ سیرجان کرد وآن قلعه ایست که کاتبانِ دیوانِ ایوانِ نیلوفری بخامه خورشید خاوری گویا بر کتابهٔ آن نوشته اند که بیت

فلک را این سرفرازی از آنست — که برجی از حصارِ سیرجانست[۸]

درین اثنا مر[تضای] اعظم و شیخ الاسلام معظّم امیر سید شمس الدین بمّی[۷] قُدِّس سِرُّه از طرف کرمان آمد وآنحضرت جناب مشارٌ الیه را اکرام واحترام فرمود، خدمتِ سید زبان بشفاعت إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ[۹] کشاده ۱۰

---

۱ در زبده افزوده است که هر یک از امرا را بطرفی از اطراف کرمان نامزد فرمود" ۲ در زبده ص ۲۰۰؛ س ۱۰ امی گوید که مزار این ولی در گواشیر است که همان بردسیر یا کرمان است، (رک به لیسترنج ص ۳۰۴) وغیرِ سیرجان، ۳ زبده: سراچه فرس [سراچهٔ قدس] ۴ زبده: ریاض کبریائی سرالبستان انس ۵ در زبده بجایش گفته است که "عنان عزیمت بصوب تسخیر وتدمیر ساکنان ومتحصنان قلعهٔ سیرجان (که چنین است وچنان است) معطوف گردانید وبفکر تنسیق آلات محاصره از جنتر [چپر؟] ومنجنیق وعراده وامثال ذالک مشغول گشته که از جوانب واطراف پیرامون حصار درآیند" وبعد بیتی که درج مطلع است افزوده: هوائش غیرت فردوس اعلی - زمینش جفت طاق آسمانست ۶ افواج تیموریه سه سال متصل این قلعه را محاصره بودند، بالآخر چون بجز کوتوال وشش کس دیگر کسی زنده نماند محصورین قلعه را بسپردند (یزدی ۱: ۶۱۸ و ۷۸۵) ۷ آ: مرتضی، ور زبده (۲۰۰ و) گفته است که وی "پیشوائی سالکان طریق معرفت و هدایت مقتدای ارباب درایت [درایت] بود و از مشاهیر مشایخ روزگار" ۸ آ- ، ۸ در زبده گفته که "همیشه جوامع ضمیر منیر آن حضرت از روی اعتقاد بر خلوص محبّت وتاکید مودّت سادات ومشایخ وارباب زهد وتقوی واصحاب علم وفتوی منطوی است" ۹ قرآن مجید ۵ (سوره المائده): ۱۱۸،

تقبل نمود که اگر آنحضرت لشکر را از خرابی[1] منع فرمایند[2] و عنانِ عزیمت بجانبِ خراسان انعطاف فرمایند[3] جنابِ سیّد سلطان اویس[4] انشاء اللّٰه بدار السلطنهٔ هراة آرد[5] آنحضرت بآنکه از سلطان اویس رنجیده بود شفاعت[6] آن بزرگ رد نفرمود و حکم همایون نافذ شد که لشکر خرابی نکنند، و امراء که بتاختِ جیرفت و گرمسیرات رفته بودند باز آمدند، و موکبِ ظفرنشان بجانبِ ممالکِ خراسان مراجعت نمود،

وقایع سنه تسع عشر(ة)

ذکرِ معاودت از ولایتِ کرمان بصوبِ مملکتِ خراسان

چون قضیهٔ کرمان بتوسّط مرتضاء اعظم سیّد شمس الدین و وعدهٔ آمدنِ[5] سلطان اویس موقوف شد حضرت خاقان سعید از قصبهٔ سیرجان براهِ بیابان عازمِ خراسان گشت، و ولایتِ قهستان از یُمنِ مقدم خاقان گیتی ستان رشکِ روضهٔ رضوان آمد، و اهالی خراسان چندان نشاط و انبساط نمودند ع

که زبان وصفِ آن نیارد کرد

و اکابر و اصاغر و قوی و ضعیف و وضیع و شریف و کبیر و صغیر و برنا و پیر بهزار زبان میگفتند بیت

منّت خدایرا که بتن جان رسید باز	جانرا رسید مژده که جانان رسید باز
سروِ سهی که از چمن ملک رفته بود	سوی چمن چمان و خرامان رسید باز
یعنی معین دولت و دین خسرو زمان	از ملکِ فارس سوی خراسان رسید باز

---

[1] اک ت: خرابی حوالی کرمان [2] آ: فرماید، [3] آ: نماید، [4] زبده: نفس، [5] زبده —،

و آن حضرت اواسطِ محرّم در دار السلطنهٔ هراة نزول اجلال[1] فرمود، و اهالی آن بلده را بحسن عنایت و لطف عاطفت رعایت نمود،

ذکر میرزا امیرک[2] احمد و میرزا ایلنکیر[3] و فکرِ فاسد و تدبیرِ کاسدِ الشان

(۳۰۹ ب) میرزا[4] امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ که در نواحیِ اندگان عصیانِ میرزا الغ بیگ کورگان نموده امراء را بقتل آورد و بجانبِ کاشغر رفته بود و حضرت خاقان سعید رعایتِ صلهٔ رحم نمود و استمالت نامه فرستاده او را طلب فرمود، چنانچه شرحِ آن گذشت[5]، درین[*] اثنا بدار السلطنهٔ هراة آمده بشرفِ ملازمت مشرّف گشت[6]، و او با میرزا ایلنکیر بن میرزا ابابکر مصاحب شده صبح و شام بشُربِ مدام مشغول بودند و جمعی نوکرانِ فتّان تخیّلاتِ سلطنت ۱۰

---

[1] آ ب: جلال، دیگر نسخ مثل متن، [2] ب ب اک: میرک، [3] آ: ایلنکر، ب ب: اینکیر، اک: الینکیز، با مثل متن، [4] زبده: امیرزاده، [5] رک ب ص ۳۰۴، ک: گذشت و درین اثنا [6] در زبده (۲۸۲ ا) گفته است که "حضرت سلطنت شعاری" ذکر خلاف و عصیان او را بر طاق نسیان نهاد و با روی او دنیا در دو او را بمجل مرموق فرود آورد، بر قاعدهٔ ملازمت پادشاه حاضر شد و زیر که شاهزادگان موفر و محترم می نشست بعد از چندگاه با میرزا ایلنکر مصاحب شده، با یکدیگر بمعاقرت مشغول می گشتند تا بسبب خبث "ضمیر" فکرهای فاسد بدماغ راه دادند و جمعی مصاحبان و نوکران فتان فسادجوی ملازم گردانیدند تا افکار فاسده و افعال ذمیمه و تخیلات سلطنت و تسویلات شیطنت که قتل و سفک محمول آن باشد از ایشان بمسامع علیه رسانیدند، حضرت پادشاه تحقیق فرمودند معلوم شد که "ذکر قصدی و فکر غدری" در میان داشتند — آ: ایلنکر (بجای ایلنکیر). با ب اک مثل متن — ک: سرح (بجای شرح)،

وتسویلات شیطنت درخواطر ایشان نشانند و شرح قضیه بمسامع علیه رسید*
دراثنای این حال وجست وجوی این مقال از پیش میرزا قید و
[عرضه داشت[1]] رسید[2]* مضمون آنکه : میرزا بایقرا طایفهٔ هتاک سفاک
باخود متفق ساخته قصد میرزا قید و کرد و او [3] بر مکر او[4]* وقوف یافته میرزا
بایقرا را گرفت و مفتنان را بعالم عدم فرستاد و میرزا بایقرا در سلاسل
و اغلال موقوف اشارت آنحضرت [که[5] است]،
امراء کامگار و نواب نامدار بموقف عرض رسانیدند که حقیقت
اقرب الاقارب [عقرب[6]] العقارب ظاهر شد و قبایح افعال و فضایح
اعمال شاهزادگان از حدّ عدّ[7] تجاوز نمود، هرچند ایشان را کاری دست
نمیدهد اما مترصّد فتنه اند مبادا که ناگاه[8] چشم زخمی رسد که تدارک آن ممکن
نباشد، وبعد ازین بر ایشان اعتماد نماند، و واجب است که تأدیب
ایشان چنان واقع شود که مردم دوربین را دیدهٔ عبرت در آن حیران
ماند چه کفران نعمت و نسیان تربیت سبب انهدام قصر حیاتست و
موجب انهزام خیل ثبات، آنحضرت با وجود این حالات شفقت نموده
فرمود که میرزا امیرک احمد متوجه خانهٔ کعبه شود و میرزا بایقرا [ا] زآب
سند گذرد[9] و در ممالک هند هرجا خواهد باشد، و میرزا الینکیر[10]* را در کشتی نشانند ع

۱؎ عبارتی راکه بقلابین محدود است فقط در ک ندارد، از روی آ نوشته شد، ۲؎ زبده: قاصدی رسید و معروض کردانید، ۳؎ آ با بب اک ـــ، ۴؎ کت بب ـــ، ۵؎ فقط ک ـ، ۶؎ کت: وعد آ: عد، اک ـــ، زبده: اعضا [اعضا] وا غماض ۷؎ با آ ـــ، ۸؎ زبده ـ، ۹؎ زبده: بگذرانند، ۱۰؎ آ: الینکر را، اک: بلنکیر را، دیگر نسخ مثل متن، زبده: الینکیر بکنار دریا رسانیده اورا،

تا بخت و طالعش بکجا سر برآورد

هر یک را چند نوکر ملازم ساخته[۱] از حدود[۲] ممالک محروسه بیرون بردند[۳] ع

رفتند چنان که آمدن نیست دگر،

ذکر[۴] جلوس شاهزادهٔ عالمیان غیاث الدین میرزا بایسنغر بهادر بر مسند دیوان*

حضرت خاقان سعید بیت

نوبادهٔ باغ پادشاهی گلدستهٔ گلشن الهی

غیاث الدوله والدین میرزا بایسنغر را که خاطر نقادش مخزن اسرار دانش و ضمیر وقادش مطلع انوار آفرینش بود فرمود که در دیوان اعلی نشیند بیت

بفریاد فریاد خواهان رسد بداد[۵] دل دادخواهان رسد

شاهزادهٔ ستوده ذات پسندیده صفات چون روح منور و عقل مصور افسر فرخندگی بر سر، و قبای زیبندگی در بر، سریر دیوان را بفر مقدم مزین گردانید، و مهمات عالمیان را بمقتضای عدالت بتفصیل می رسانید گاه باستماع قضایا و دعاوی[۶] رعایا که ودایع حضرت عزت اند بموجب کلکم[۷] راع و کلکم مسئول عن رعیته مشغول گشته بنص فاحکم بین الناس بالحق [حکم تا] میفرمود و گاه بنظر غضب در حال ظالمان جفا کار نگاه کرده

---

۱ زبده: زکجا ۲ زبده: گردانید که مصاحب باشند تا مادام که از حدود ۳ زبده: روند:

۴ زبده: ذکر دیوان نشستن حضرت مخدوم و مخدوم زاده جهان و جهانیان بایسنغر بهادر خان خلد الله ملکه،

۵ آ (در نسخ دیگر): بغور ۶ فقط آ: داوری، ۷ قرآن مجید ۳۸ (سوره ص): ۲۵: ۸ نقد ک ـــ،

بفرمودهٔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ[1] عمل مینمود، و در دیوانِ خاقانِ کامگار روزِ[2] بار بر یمین و یسار ملوکِ نامدار و دانایانِ روزگار کمرِ انقیاد بسته ایستاده بودند و گوشِ هوش باستماعِ فرمان نهاده بدل و جان امتثالِ آن می نمودند قطعه

زبس هجومِ سلاطین چنان شدست دَرَش
که آفتاب بصد حیله یابد آنجا بار
کسی گمان نبرد در جهان بانصافش
که بر دلی رسد از گردشِ سپهر آزار،

آمدنِ[3] امیر شمس الدین بمی قدّس سرّه[4]

۱۰ جناب سیادت مآب امیر شمس الدین بمی که قضیهٔ سلطان اویس ابن امیر ایدکو[5] را متعهّد شده بود از جانبِ کرمان بدار السلطنهٔ هراة (ورق ۳۱۰ر) آمد و بعرض همایون رسانید که سلطان اویس موعظه و نصیحه اگرچه بسیار شنید اندکی[6] نشنید*،

حضرت خاقان سعید را نایرهٔ خشم اشتعال یافته باحضارِ لشکرها فرمان فرمود و امراء نامدار و لشکرِ بسیار نامزدِ جانبِ کرمان شدند، امرآء[7] امیر ابراهیم برلاس و امیر یادگارشاه ارلات و امیر حسن صوفی ترخان

---

[1] قرآن مجید ۲ (سورة البقرة): ۱۷۵ [2] کت: زور، [3] زبده: ذکر فرستادن لشکر بجانب کرمان و مآل آن، [4] آ: ادکو [5] فقط آ: اندک الخ ـــــ، بعدش در زبده + : از سر تمرّد [تمرّد] و تمرّ بوعده که کرده بود وفا ننمود، [6] زبده: امراء تومنات (بجای امرا) [7] زبده: . . . . م.ن،

وامیر علیکه[1] کوکلتاش وامیر حسین صوفی ترخان وامیر فرمان شیخ وامیر قناشیرین وامیر موسی وازماوراء النهر امیر عادل بیک وامیر اسکندر وامیر ابابکر آق تیمور[2]، وازسیستان شاه قطب الدین، وازفراه شاه اسکندر بنیالتکین[3]، و باقی سرداران مملکت نیمروز، وامرای فارس وعراق باچهل هزار سوار نصرت شعار[4] اوایل ربیع الآخر بنواحی کرمان[5] رسیدند، وکرمان مجمع فتنه وبلاومسکن رنج وعناشد،

سلطان اویس به یراق مقابله ومقاتله ازشهر بیرون آمد امّا ازبیم سپاه ظفرپناه روبروی نتوانست ایستاد، پشت بدیوار حصار[6] بازداد بیت

دشمن چوکوه حملهٔ ماراندا شت پای

زآنرو چوکاه پشت بدیوار بازداد،

لشکر منصور بشدّت سنان وحدّت تیغ برّان ودیده[7] دوزی عقاب پرّان آهنگ جنگ کردند وسپاهیان کرمان بقدم محاربه پیش آمدند، هر روز از آن زمان که شاه عرصهٔ نیلوفری بعزم جهانگیری از افق بحر نیلگون سر برآورد تا آنساعت که خرگاه رحلت براطراف بنفشه زار[8] مغرب زدگردن افرازان فضاء وغا وسربازان میدان هیجا فرش ادیم رنگ زمین راخون دلیران طراوت اطلس لعل می دادند، وبزبان سنان وبیان شمشیر جانستان شرح جدال وعرض قتال می کردند، برین منوال هفتاد روز گذشته اهل شهر بتنگ آمدند،

سلطان اویس بتضرّع سفراء پیش امراء فرستاد که اگر حضرت خاقان سعید

---

[1] ب زبده: علی کا [2] زبده بعدش +: بانومنات دهزارجات ولشکر تاژیک (کذا) جریک خراسان وسرداران، [3] آ: نبالتکیں، ب: بنابیکین، اک مثل متن، زبده: بنالتکین ،
[4] زبده (۲۰۵ ب): بالشکرها آن نواحی واز جانب فارس جریک شیراز وابرقوه ویزد واصفهان مقدار چهل هزار مرد سوار وپیاده [5] زبده: بدان حوالی [6] زبده: تحصین [7] زبده: دیده دوزی [8] زبده: کلستان [9] زبده: خط،

خونِ اورا بخشیده مرحمت فرماید او اعتماد نموده بخدمتِ بندگی حضرت آید ،
امراء صورتِ قضیه را عرضه داشتِ پایهٔ سریرِ اعلی کردند ، چون طبیعتِ حضرت
بر مرحمت مجبول بود ملتمس مبذول نموده فرمود که سلطان اویس چند کرّت وعده
کرده وفا نمود[1] و اگر حالا درین قول صادق است معتمدی را فرستد والّا
تا شهر مسخّر نشود امراء بر نخیزند ، امراء چون رخصتِ مصالحه یافتند مصلحت چنان
دیدند که امیر شیخ حسن که جملة الملکِ آن مملکت[2] بود[*] با سلطان اویس عهد و پیمان
بسته پیش آنحضرت برند و لشکر از ظاهرِ[3] کرمان برخیزد ، کرمانیان شادمان گشته
امیر شیخ حسن را بموجبی[4] مقرّر و خدمتی در خور[*] روان ساخته لشکرها از درِ کرمان
برخواست ،

۱۰ امیر حسن صوفی و باقی امراء اواخرِ رجب بهراة آمده امیر[5] شیخ حسن را
بشرفِ پابوس رسانیدند[*][6] ، و او عرضه داشت که هرچند عواطفِ بیکرانه و
عوارفِ بی[7] بها[8]و[*] بهانهٔ آنحضرت زیاده از آنست که هرچه فرماید بر آن وثیقتی
باید یا معاهدتی شاید امّا از برای تیمّن و تفاءل بنام باری عزّ و علا چون معاهده
میانِ اصنافِ عالمیان و طبقاتِ آدمیان سنّتی مألوف و عادتی معروف[9]
است و ممالیک را با مالکان[10] این نوع مباسطت وقوع یافته سلطان اویس
(۳۱۰ ب) از بهر اطمینانِ خود بنده را فرستاد | که از بندگی حضرت عهدنامه برم تا بی تردّد

---

[1] فقط آ — ، [2] زبده : ممالک وصاحب اختیار کلّی [کلّی ؟] وجزوی وامیر الامرائی درخانهٔ
اوست ، [3] زبده : در [4] آ ب اک : بموجب الخ ، زبده : بالشتکش [پیشکش]
وخدمتی ، [5] زبده : [امراء] بشرف دستبوس حضرت اعلام [اعلا ؟] مشرف گشته امیر شیخ
حسن را بیش رسانید حضرت [ا] و [را] تربیت وعنایت نمود [6] زبده — ، [7] زبده :
معهود [8] زبده : ارباب ،

متوجه زمین بوس شود،

آنحضرت فرمود که لله الحمد که قوّت کامل و قدرت شامل بنوعی حاصل است که اگر خواهیم لطفاً و عنفاً او را حکم شنوانیم امّا بنا بر التماس[1] سلطان اویس به نیّت درست و اعتقاد صافی خدای را جلّ و علا یاد میکنیم که ازین ساعت که این عهد[3] نامه درمیان آمد دل و زبان ظاهر و باطن درین سخنان یکسان دارم که باسلطان اویس هیچ[4] بدی در دل ندارم و قصد او نکنم و بقدر[5] وسع در دفع قاصد او کوشم* و اگر پیش ازین جهت[6] مصلحت ملک حکم کرده ام یا مواضعه[د] اشتنه ام یا پیغام داده ام یا نامهٔ نوشته ام این زمان خلاف آن نکنم و تا او باین که وعده کرده وفا نماید ما نیز برین وجه که تقریر کرده ایم ثابت باشیم، و برین عهد تا از طرف او نقصی پیدا نیاید وفا نمائیم او میباید که باستظهار تمام متوجه شود ع ۱۰

کزین طرف همه لطف و[ب] رعایت است و عنایت

چون حکایت مخالفتی درمیان آمده اگر او از آمدن ابا نماید در ذمّت همت سلطنت فرض عین است لشکر فرستادن بل عین فرض خود متوجه شدن، اگر آید از برادران و فرزندان عزیزتر باشد،

امیر شیخ حسن برین عهد و پیمان عازم کرمان شد،

---

[1] در متن این عهدنامه صاحب مطلع نسبتاً کم تصرف نموده است [ت]، ضمیر متکلم گاهی واحد است و گاهی جمع است در اصل عین مطابق متن که طبع شده [2] زبده: اطمینان خاطر، [3] زبده: عهد [4] زبده، [5] زبده (۲۸۷ ب): واگر کسی ببدی او قصد کند کاینا من کان بقدر وسع در دفع آن بکوشم، [6] زبده: از جهت [7] اک، [ب] زبده: عنایت است و رعایت،

ذکر قضایای ممالک ماوراء النّهر[1]

جناب مغیث الدین میرزا الغ بیگ[2] هفتدهم محرّم در ساحلِ آبِ خجند برابر شاهرخیه سراپردهٔ همایون باز کشید، [3]و از جانبِ خوارزم خبر رسید که* جبار بردی چنگیز اغلان را گریزانیده الوس اوزبک را مسخّر ساخت[4]، میرزا الغ بیگ بعزمِ معاودت بر سیحون پل بسته اواخرِ صفر بسمرقند رسید،

و در ربیع الاوّل امیر حمزه ترخان بآن جهان خرامید و برادرانش امیر محمد صوفی و امیر سید احمد بجهتِ تعزیت عزیمتِ ماوراء النهر نمودند و میرزا الغ بیگ ایشان را نوازش و پرسش فرمود و رعایت کرده رخصتِ معاودت داد[5]،

و میرزا امیرک احمد که در زمانِ عصیان ساکنِ کاشغر بود[6] ۱۰

---

[1] بعدش زبده + : درین سال [2] بعدش زبده + : کورکان — در زبده (۲۸۰ ا) گفته است که امیرزاده در افتتاح محرم الحرام سنه ۸۱۹ عزیمت ساحل آب خجند فرموده در ۱۸ محرم در ساحل آب خجند مقابل شاهرخیه رسید — شاهرخیه همان بناکث یا فناکت است بر کنار شرقی سیحون، رک به لیستر نج ص ۴۸۲، بقول این مصنف بناکث را چنگیز خان در مائهٔ هفتم ویران کرد، پس از صد سال در سنه ۸۱۸ بحکم شاهرخ سلطان بارِ دیگر آباد شد، و شاهرخیه نام یافت، امّا ابن عرب شاه در عجائب المقدور (طبع یورپ) ص ۳۳ می گوید که بناکث را تیمور بشاهرخیه موسوم کرد، [3] زبده: دران منزل شخصی از خوارزم رسید تقریر کرد که [4] بعدش زبده افزوده که میرزا الغبیک در سیم ماه محرم آب سیحون را پل بسته بران بگذشت و بعد از چند روز که دران نواحی گذرانید عزیمت سمرقند نموده در ۲۳ صفر در سمرقند فرود آمد، [5] در زبده گفته است که برادر [برادران] امیر محمد صوفی از "سمرقند رفتند" و میرزا الغ بیک تفقد ایشان نموده شرائط پرسش بجای آورد،" در جمادی الاول مراجعت نمودند، [6] در زبده (۲۸۰ ب) گفته است که امیرک احمد" بجانب مغولستان" رفته بود" و از انجا مراجعت نموده در کاشغر ساکن شده بود"،

چون متوجه خراسان گشت چنانچه شرح آن گذشت[۱] امیر شیخ علی طغائی[۲] را
بنیابت خود در کاشغر گذاشته بود، امیر شیخ علی پسر خود را بسمرقند فرستاده
و روح امیر بزرگ را شفیع ساخت که[۳] میرزا الغ بیگ گناه او را ببخشید و کسی
بکاشغر فرستاد تا او مملکت تسلیم نموده متوجه سمرقند شود[*]، میرزا الغ بیگ صدیق
و علی تکریت[۴] (کذا) را روان فرمود و طغائی کاشغر تسلیم نموده بسمرقند آمد و شاهزاده
او را تربیت کرد،

و در[۵] وقتی که حضرت خاقان سعید از جانب مملکت فارس بخراسان رسید
ایلچیان[*] نقش جهان پسر شمع جهان از طرف مغولستان آمده بیلاکات
و تنسوقات آن ولایات آورده اظهار انقیاد[۶] نمودند و آنحضرت ایلچیان را
بمواهب انعام نواخته و اسباب مصادقت محکم ساخته رخصت عود فرمود، ۱۰
و از جانب ولایت اوزبک پسران خواجه لاق گریخته آمدند و عرضه داشتند
که ولایت اوزبک بهم بر آمده[۸]،

---

[۱] رک بر ص ۳۳۱ [۲] زبده: طغائی [۳] فقط بب: میر [۴] زبده (۲۸۸ ب): اگر حضرت مخدوم زاده گناه مرا ببخشید و شفاعت قبول کند هر کس را تعیین فرمایند و بجانب کاشغر فرستد تا من مملکت بدو تسلیم کرده متوجه حضرت کردم [۵] زبده: تکریت، درق ص ۲۹۶: Sadik Ali et Tekrit. است (بجای صدیق و علی تکریت) بر ص ۴۶۹ س ۲: علی تکریت، بظاهر بهر دو جا علی تکریت باید خواند، [۶] زبده: دیگر همدرین ایام بعد از آنک حضرت سلطنت شعاری ...... هراة نزول فرمود ایلچیان

[۷] زبده: ایلی و انقیاد و دوستی و اتحاد [۸] بعدش زبده (۲۸۹ ا) +: و در بیشتر مواضع فتنه و تلتاق است و پادشاه ممکن که مجموع ایل و الوس او را گردن نهند و حکم او بشنوند [نیست] و خلایق آن دیار بسبب بی ضبطی متفرق شدند و آنکس که مانده بزحمت و تشویش میگذراینده" بعدش گفته است که پادشاه ایشان را تربیت مخصوص گردانید،

ذکر مخالفت[1] نوکران میرزا قید و با او

حضرت خاقان سعید در آن زمان که ممالک قندهار و افغانستان
تا حدود هندوستان سیورغال میرزا قید و بهادر فرمود امیر بهلول برلاس[2] را
بضبطِ مصالحِ آن ممالک ملازم [او] تعیین فرمود* و این بهلول در وقتِ
مخالفتِ امیر شیخ نورالدین با او موافق بود و چون شیخ نورالدین مغلوب شد
امیر بهلول را پیشِ آنحضرت آوردند، از کمالِ[3] مرحمت از سرِ گناهِ او گذشته
اورا (ورق ۳۱۱) ملازمِ میرزا[4] قید* و ساخت بنا[5] بر آنکه در زمان حضرت صاحبقران (۳۱۱ر)
پدرِ او [ملازمِ] میرزا پیر محمد* بود، بهلول برلاس امیر[6] الامراء* قید و شده مستیِ حکومت
اورا بر نسیانِ حقوق داشت و تربیت او را نابوده انگاشت و طریقِ[7] وفا
و مردمی* را پشتِ پا زده دست در دامن بی باکی محکم ساخت و سر از گریبان تسلّط برآورد، ۱۰
و جمعی را چون حسن اختاچی[8] و لقمان قرا و عثمان علی با خود موافق ساخته عهد بستند

---

[1] زبده: یاغی گری [2] صاحب زبده می گوید: برلاس را مقرر کردانید که بضبط مهمات مصالح آن ممالک قیام نموده ملازم و صاحب و نائب قید [و] باشد — فقط کت کلمهٔ 'او' را ندارد، [3] در اکت از اینجا تا ۳۰ لم س ۱۱ ندارد، [4] زبده: قید و بهادر [5] زبده (۲۸۹ ب) بنا بر آن معنی که در وقت امیر بزرگ صاحب قران انار الله برهانه از جملهٔ ملازمان و نوکران امیرزاده پیر محمّد جهانگیر رحمها الله بود — در مطلع کلمهٔ 'ملازم' را ندارد، از روی زبده نوشته شد، — نسب میرزا قید و این طور است: قید و بن پیر محمد بن غیاث الدین جهانگیر بن تیمور (لین پول شجره مقابل ص ۲۶۸)، پس مرجع ضمیر 'او' میرزا قید و است،

[6] زبده (۲۹۰ ا): نائب امیر الامراء (بجای امیر الامراء) [7]: مروّت و انسانیت،

[8] کت: انجاچی، زبده: اختاجی +

که میرزا قیدو را از میان بردارند و میرزا سنجر برادرِ او را بجای او نصب کنند، میرزا قیدو آگاه شده از میانِ ایشان کناره گرفت و صورتِ حال عرضه داشتِ آنحضرت نمود، حضرت اعلی امیر نوشیروان[1] و جمعی قوچینیان را با ده هزار سوار[2] نامزدِ آن طرف کرده فرمود که میرزا قیدو را بمقرّ عزّ[3] او رسانند و مخالفانِ او را آواره گردانند، نوکرانِ قدیمی میرزا پیر محمد که درمیانِ یاغیان بودند چون آوازهٔ سپاهِ نصرت پناه شنودند از نمک حرامان برگشته میلِ ولی نعمت نمودند، و میرزا قیدو بلشکر مستظهر شده چون آفتاب تیغ جهانگشای کشاده روی بمخالفان آورد و اعدا تابِ مقاومت نیاورده ذرّه وار متفرّق و پریشان شدند، و میرزا قیدو مظفر و منصور بتختِ[3] بخت خود رسید، و بهلول برلاس و حسن اختاچی[4] اعتماد بر کرم آنحضرت نموده عازمِ خراسان گشته و امراء را شفیع ساخته بگناه اعتراف نمودند، آنحضرت، رقم عفو بر جریدهٔ جریمهٔ ایشان کشید و از آن درگذشت ع

گناه را کرمِ او به از هزار شفیع

اگرچه[5] ملامت نمود[2] مواخذه نفرمود،

درین[6] اثنا ایلچیِ خضر خان از جانب تخت [گاهِ - ظ] هندوستان دهلی رسید، و باتفاقِ فرستادهٔ[7] آنحضرت که بعد از فتحِ ممالکِ فارس بآن طرف رفته بود

---

[1] زبده: امیر حمزه و جماعتی قوچیان قریب ده هزار مرد، [2] نیز رک به ص ۳۷۲، [3] زبده: بمقرّ عزّ خود، [4] کت: اخیاچی، زبده: اقتاجی [5] زبده: بران حرکت ناشایسته و کفران نعمت اگرچه ملامت بسیار نمود، — کت: ملازمت (بجای ملامت) [6] عنوان این فصل در زبده (۲۹۱ ب): ذکر رسیدن ایلچی خضر خان از دهلی [7] بقول صاحب زبده این ایلچی فتح نامهٔ عراق و فارس بدهلی برده بود،

و همراهِ ایلچی باز آمده پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید، و عرضه[1] داشت که میرزا قید و قاصد فرستاده که در ممالک هندوستان خطبه و سکّه بنام او کنند[2] و ما موقوفِ اشارت آنحضرتیم، و التماس نمود که چون اکثر ولایات هندوستان تابعِ فرمانِ خضرخانست[2] اگر[3] در خطبه از برای تسکینِ فتنه نامِ او برند نوّاب حضرت حاکمند، آنحضرت ایلچی را رعایت نموده و ایلچی دیگر همراه ساخته فرمود که در خطبه اوّلاً ذکرِ القاب[4] حضرت شاهرخی کنند و آخراً نامِ خضرخان برند، برین[5] فرموده ایلچیان عزیمت نمودند[5].

ذکر فرستادن میرزا سیورغتمش بطرف بدخشان

شاه نیکپی[6] شاه از طرفِ بدخشان[6] چهاردهم ربیع[7] الاوّل[8] بدارالسلطنهٔ هراة آمد و بر درگاهِ جهان پناه از برادران و قرابتان[8] شکایت کرد، و شرحِ آن حکایت

[1] زبده (۲۹۱ ب): عرضه داشتی نمودند لظاهر مرجع ضمیر بهر دو ایلچی است، مضمون آنکه امیرزاده قیدو ایلچی فرستاده فرموده است که خطبه و سکه ممالک هند بنام او کشتند [کنند] [2] ک: خضر خوانست که، با آ ب ت: حضرت خاقانست اگر — صورت فقره در زبده: و التماس نموده که چون ممالک هندوستان اکثر بتخت (بتحت) تصرف در آمده و جمعی کثیر از هندو و مسلمانان مطیع گشته اند در خطبه ذکر خضرخان از برای تسکین فتنه و اضطراب ضروری است، بهر نوع که از ان حضرت رخصت شود بدان طریق خوانده آید، [3] زبده: القاب و نام [4] دیگر نسخ و زبده: لعدازان [5] زبده (۲۹۲ ا): بدین مستظهر و خوش دل گشته اجازت مراجعت یافت و در سته عشرین و ثمانمایه بپیش خضرخان رسید و الله [اعلم] [6] آ: نیکپی الخ، در ق ص ۲۹۰ نامش نیکی شاه نوشته است، زبده: یکی شاه از شاهان بدخشان [7] زبده: ربیع الآخر سنه تسع عشر و ثمانمایه [8] زبده، قرابتان خود، نیز رک به ص ۲۹۲ س ۱۸،

که شاه بهاء الدین برای ادای مال بدخشان ایلچی طلبیده بود و باز تمرّد نموده لشکر منصور قصدِ او کرده واو پناه بکوهها سخت برده بتفصیل گذارش یافت[1]، وامراء که در بدخشان بطلب شاه بهاء الدین هر سو شتافتند واز واثر ونشان نیافتند مملکتِ بدخشان بشاه محمود برادرِ شاه بهاء الدین دادند، وشاه بهاء الدین بولایت[2] مغول رفته واز آنجا مأیوس باز آمده*، باوجودِ این حرکات اعتماد برکرمِ آنحضرت کرده بهراة آمد واحوالِ اختلالِ بدخشان باز نمود، خاطرِ خطیرِ آنحضرت که عکس پذیرِ انوارِ تقدیر است ضبط ودارائی آن مملکت را بفرزندِ سعادتمند میرزا سیورغتمش[3][4] بهادر* عنایت فرمود | وعنانِ اوامر ونواهی آن نواحی رابکفِّ کفایت (۳۱۱ب) وقبضهٔ درایتِ نُوّاب او تفویض نمود وجنابِ شاهزاده[5]* اوایل جمادی الاخری بالشکرها[6] عازمِ آن طرف شد، وآن ولایت بیُمنِ قدوم او زینتی تازه و رتبتی ۱۰ بی اندازه یافت وساکنانِ آن ولایت آسوده شدند،

وا[7] امیر سلطان احمد هلال بموجب فرموده عزیمت آن طرف نموده*، شاه بهاء الدین هم اجازت یافت،

---

[1] یعنی صاحب مطلع بر ص ۲۲۷ بعد در وقایع ۸۱۵ھ شرح احوال ایشان داده است [2] زبده (۲۹۲ ب): بولایت مغولستان بیش نقش جهان وآنجا نیز معاش نتوان کرد [3] زبده: سیورغتمش خان نور الله مرقده [4] زبده: حسن [5] زبده: امیرزاده مغفور و مرحوم [6] زبده بعدش + : ولونساتی [لونساتی] که تعلق بدو داشت [7] زبده: وبیشتر ازین تاریخ بوزبتری را بتحصیل اموال وجهات آنجایی فرستاده بودند، در اوائل رجب نوکران شاه محمود از بدخشان رسیدند واز وشکایت کردند بندگی حضرت را بد معاشی بوزبتری معلوم گشته بود سلطان احمد هلال را فرستاد که بوزبتری را بگیرد وجزائی اعمال او بدو رساند

وقایع سنه عشرین وثمانمایه

ولادت شاهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله[1]

طالع عالم مبارک شد بمیمون اختری ... گردنان[2] مملکت[3] را دوش پیدا شد سری

کواکب مراد از افق عنایات الهی طلوع کرد و نجوم کامرانی از مطلع تائید ربانی برآمد، کیوان ایوان پادشاهی روی بخانهٔ شرف آورد، و بر جبین سپهر سلطنت باوج کمال پیوست یعنی ولادت باسعادت شاهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله ابن میرزا بایسنغر شب پنجشنبه غرّهٔ جمادی الاولی[4] وقوع یافت بیت

طلوع کرد بتائید حق ز برج جلال ... بر آسمان شهی اختری[5] همایون[6] فال

خورشید روشن ضمیر سواد آن شب را چون سرمه در چشم کشید و بآن نیل عارض لفروز روز را بیاراست، گردون خوشهٔ قیمتی پروین بر طبق عرض نهاده سفیده دم ۱۰
درست مغربی[7] را برسم نثار پیش آورد بیت

دهان او فلک از آفتاب پر زر کرد ... بدین بشارت خوش صبح چون زبان بکشاد

ساعتی که سعود آسمانی بآن تولا[8] نمود و طالعی که مشتری ازان استفادت سعادت فرمود،

---

۱ نقط ک: اعلا ۲ زبده (۲۹۳ أ): گرزمان ۳ با آ: ملک رادوشینه، زبده مثل متن، ۴ بعدش در زبده +: سنه عشرین وثمانمایه موافق تا[با] هژدهم حرمران [حزیران] یکهزار و هفصد و بیست و هشت اسکندري مطابق هزدهم مهر و ماه هفت صد و هشتاد و شش یزدجردي، ۵ با: اختر ۶ آ: مبارک ۷ زبده: مغربی خورشید ۸ ک: تو لا، بب: تولی

زهره بنوای روح افزا[۱] پیر صاحب تمکین کیوان را در رقص و حالت آورده،
وبهرام بصاحب طالعی شرف سعد اکبر یافته، عطارد با صطرلاب آفتاب
ارتفاع وقت[۲] گرفته، و به دوات سیمین ماه و کلک زرین شهاب زائچه طالع
همایون بجدول صبح و شنگرف شفق بر اوراق افلاک کشید[۳]، حضرت خاقان سعید
وجناب شاهزاده جوان بخت میرزا بایسنغر را از طلعت قرة العین نور دیده
فزود و صورت دلخواه در آئینه مراد روی نمود[۴]، امید بفضل الهی واثق است
که باعلی معارج بادشاهی ارتفاع خواهد فرمود، لله الحمد که نقشی که در آئینه خیال
آمده بود همان بعینه جمال نمود[۵]،

ذکر[۶] احوال امیر سید فخر الدین وزیر و مآل حال او

۱۰ درین سال بحسب اقتضاء قضای آسمانی و حکم تقدیر یزدانی زنگی از خم روزگار
آشکارا شد و نقشی از کعبتین فلک روی نمود که از اول عهد جهان الی یومنا هذا

---

۱ ک: پ ـــ صورت فقره در زبده (۲۹۴ ا): زهره نوای خنیاگری [خنیاگری] ندای هوای آن سازد
وکیوان بقران مسعود ..... [دو کلمه ناخوانا]. . . بصاحب طالعی سعد اکبر کرده، ۲ زبده ـــــ،
۳ زبده: ورق، ۴ در زبده هیچ قسم کلام را خیلی طول داده، و شش صفحه کتابش را بدین نوع فقرات
سیاه کرده، ازان جمله است: مقربان حضرت جبروت کوس بشارت بر اوج علیین زدند!
۵ در زبده (۲۹۴ ب) گفته است که "بشکر این موهبت اکابر و اشراف وضیع و شریف را ببذل
صدقات و اقامت خیرات و مبرات ممنون ساخت" و "خاص و عام خرد و بزرگ دور و نزدیک
ترک و تاجیک را بوصول این نعمت کبری و موهبت عظمی" فرح و سرور روی نمود و هر یک بقدر مرتبه
برسم خدمت و نثار اقامت نمودند" ۶ جملهٔ این فصل را تا صفحه ۳۵۲ س ۳ در زبده ندارد، ب ـ، احوال سید
را در دستور الوزراء صفحه ۳۴۵ بعد دارد که بیشتر مطلع ماخوذ است، نیز رک به تذکره دولتشاه صفحه ۳۷۴،

در نظرِ مورّخان و قلمِ محرّران نیامد بنا بر آن شرحِ آن در قلم آمد تا اصحابِ خبرت
بچشمِ عبرت و دیدهٔ بصیرت در احوالِ روزگار و اوراقِ لیل و نهار نظر کنند
و بدولتِ فانی مغرور نشوند ع

دَه روزه مهرِ گردون افسانه است و افسون

و تفصیلِ این سخن آنست که چون میرزا بایسنغر مسندِ دیوان را مشرّف
ساخت[1] امیر سید فخر الدین به[2] انفراد[*] صاحبِ دیوان بود و در اخذ و ردّ و حلّ و عقد
متفرّد، و اعیان[3] موفور و[4] روزگار[*] نامحصور حاصل کرد و از کثرتِ اموال قارونِ
وقت و در نخوتِ جاه و جلال فرعونِ عهد شد، و در آن ایّام حضرت خاقان سعید
بسعی میرزا بایسنغر صاحبِ اعظم خواجه نظام[5] الدین احمد بن خواجه داؤد را
بشرکت سیّد در دیوان نشاند و صاحب مشارالیه خوش ذهن و حاضر جواب ۱۰
بود و بر معاملات وقوف یافته بجدّ و هزل لطیفهاء پُر ماده خرج می کرد (ورق ۲۱۲ ر)
و سید را مجالِ تغلّب نمی داد و او به تنگ می آمد امّا جز تحمّل چاره نداشت، و چون
مُعارض بر مکنونِ اسرار و مخزونِ ضمیر واقف بود خوف ا [و] زیادت شد،
و در تاریخ سنه عشر[6] و ثمانمائه[*] خواجه غیاث الدین سالار سمنانی
بر سید تقریر کرد و او را معزول ساخته یکسال میر دیوان شد، و باز سید
بر خواجه غیاث الدین سیصد[7] تومان تقریر کرد و خواجه غیاث الدین رعایتِ
رعیّت می نمود امّا مهمّاتِ امراء بموجبِ دلخواه سرانجام نمی فرمود[8]، خواجه
و عمّال او را بعرضگاهِ حساب آورده، خبط[9] و تخلیط ایشان بتحقیق پیوست،

۱- یعنی در ۸۱۹ هـ رکت به ص ۳۳۳، ۲- فقط بب: بایقرا ۳- آ: اعوان، ق ص ۲۹۹ نیز بظاهر «اعوان» دارد، ۴- آ با بب: روزکار، اکت: دستگاه (بجای «روزگار») ۵- برای وی رکت به دستور الوزراء ص ۳۴۸، ۳۵۲ ببعد ۶- کذا ایضاً در ق و دستور الوزراء محل مذکور ۷- ق: یکصد تومان دارد، ۸- رکت به ص ۴۰۰ ببعد، ۹- کت: ضبط، بب جبط، با: حبط، اکت مثل متن

و همه را مقیّد ساخته، وزارت خواجه غیاث الدین چون سیل زود منقطع شد
و روزگار چنان او را بیفشرد که خون از ناخنش بیرون آمد، و مستوفی قضا بقلم فنا رقم
انتها بر جریدهٔ او کشید، و باز سیّد فخر الدین باستقلال [۱ صاحب] دیوان شد،
و از آنجماعت که در بارهٔ او سعی کرده بودند بتکلیف عنیف سیصد تومان[۲] برکار[۳]
نشاند، و در استهلاک و استیصال آن طایفه غایت شرارت بجا آورد بیت

روزی که دست یابی براهلِ روزگار — در عاقبت نظر کن و کوتاه دار دست
دستِ[۴] ستم دراز* مکن این قدر بدان — کایزد در اجابتِ مظلوم در نبست[۵]

سُفکِ دِماء مذموم* است و ساعیِ آن کوتاه عمر، فی الجمله سیّد از حضیضِ خمول
باز باوجِ قبول ترقی نموده پایه و منصبی یافت که ورای آن در تصوّر نگنجد
۱۰ و رونقِ کارِ او بحدّی رسید که فرمانِ او در اطرافِ جهان چون قضا و قدر نافذ شد،
درگاه او ملجاء صغار و کبار و بارگاهِ او امیدگاهِ احرار و احبار و اخیار و اشرار آمد،
آنچه او را در وزارت میسّر[۶] شد*، هیچ وزیر[۷] امیر را دست نداد، و بغایاتِ
خلاصهٔ[۸] مراداتِ اصحابِ قلم و مراقیِ همم بنی آدم رسید، و در جمیع امور تقدیر
موافقِ تدبیرِ او آمد، سطوتِ جبروت و نخوتِ بروت بر و چنان مستولی شد که
پای بر گردنِ[۹] اصحاب دیوان و اکابرِ جهان نهاد، ملوکِ ایّام و صنادیدِ انام
و اشرافِ اطراف و اعیانِ زمان بدرگاهِ او رفته، در وهلهٔ اُولی[۱۰] هیچ آفریده را
بار نبود و چون بچند واسطه رخصت شدی و از چند در بند گذشتی غیر از معدود[ی]
نام برده دیگری را مجالِ دخول محال بود و اکثر ملاقات ناکرده بازگشتی، بارها
در خاطر عقلاء می گذشت که اگر این صاحب از منارهٔ احتشام فروافتد صد پاره شود

---

۱ از روی ق، ک. — برای ذکر کل خواجه غیاث رک به دستور الوزراء ص ۳۴۵، ۲ فقط ب: بکار ۳ ب —، ۴ ب: بست، ۵ ب —، ۶ آ —، ۷ فقط ب —، ۸ ک: گردون ۹ فقط آ: اول

ع بِقَدْرِ الْاِرْتِفَاعِ يَكُونُ صَرْعُهُ

درین ولا که شاهزادهٔ عالیجناب میرزا بایسنغر مسند دیوان را بشرف جلوس بیاراست و بسرعت درایت و حدّت فطانت که نمونه برق لامع و آفتاب ساطع بود بتحقیق معاملات التفات فرمود و صورت معاش ناپسندیده و صفت زندگانی ناستوده و طمع[1] اموال مسلمانان و تصرّف وجوه دیوان و خیانات و جنایات سیّد روی نمود، عمّال دیوان هرچند برین سخنان وقوف داشتند با وجود سیاست سیّد مجال جدال و قوّت مقاومت محال می پنداشتند، چون مزاج جناب بایسنغری بر و متغیّر شد امیر[2] علی شقّانی که سیّد او را منکوب ساخته بود عرضه داشت که مبلغ دویست تومان روشن سازد، و چهرهٔ حال او که بسان نیلوفر کبود بود چون گل طری تازه و خندان شد، و شاهزادهٔ عالیجناب فرمود که معاملات سیّد را تحقیق کنند[3]، و میر علی نخست سخن تصرّف خزانه گفت، فرمان شد که عرض خزائن کنند، خزانه دار جمعی را که مبلغها برای سیّد برده بودند گفت: وجوه خزانه باز آرید تا بخیه بر روی کار نیفتد، از آنجمله خواجه پیر علی بن محمد بایزید بود محرم اسرار سیّد که بر قضایای نهانی | اطّلاع داشت و تمسّکات او و پدرش در دست خزانه دار بود، ایشان[4] سیّد را متقاضی و او هر روز دفعی میگفت تا سخن بخشونت رسیده قضیّه به دور و دراز کشید، و میان سیّد و پیر علی بر[5] ساز ناسازگاری پردهٔ مخالفت را آهنگ بلند شد بلکه کار از پرده پوشی گذشت و راز از پرده بیرون افتاد،

۱۰

(۳۱۲ ب)

---

[1] کـ ت ب ـــ در ب خیال محال (بجای محال)، [2] شقّان قریه ایست از قرای نیشاپور (لب اللباب[3]) برای ترجمه احوال امیر علاء الدین علی شقانی رک به دستور الوزراء ص ۳۵۸ و دیگر مواضع و آن کتاب[3] قاتر میر در ترجمه خود (ق ص ۳۰۱ ببعد) امیر علی شقانی را مرجع ضمیر «کنند» دانسته، و ممکن است که در ق «کند» دارد بجای «کنند»، [4] کـ ت: ایشان را [5] کـ ت: پر،

حضرت خاقان سعید این جماعت را حاضر فرموده بمواجهه تفحص نمود ،
خزانه دار گفت زر پیر علی برده ، پیر علی گفت به سید داده ام و سید انکار نمود ،
آنحضرت در بارهٔ سید عنایت کرده فرمود که آنچه از خزانه برده اند و مقرّ اند بخزانه
فرود آورند و بر هر کس چیزی روشن شود باز دهد ، و هر کرا در میانِ آن معامله بود
بدین خیانت مقید فرمود ، و سید بر مسند دیوان نافذ فرمان و استرداد وجوه خزانه
مفوض برأی او بود احوالِ آن جماعت چنان شد که ع
وای بر حالِ کسی کش غم کند غمخوارگی

امّا چون این سخن درمیان [آمد][1] وایقاقان[2] هرچه از وهم باخود نیز بنتوانستند
گفت بآواز بلند دل پرداز[3] می کردند[4] ، حضرت خاقان سعید فرمود که تحقیق معاملات
سیّد کنند ، و جمعی که مالها باو داده بودند از اکثر خطها ستدند[5]* ، سیّد دانست ۱۰
که شاءَ اَمْ اَبیٰ در واقعهٔ مشکل و مهلکهٔ هایل خواهد افتاد مصلحتِ وقت در آن
دید که مدعای[6] خصمان قبول کرده آن مبلغ حصارِ او باشد و حالا بنقد از سوال و جواب
خلاص یابد ، مبلغ دویست تومان[7] کپکی قبول کرد که بیکسال جواب گوید ،
چنانچه هر روز مبلغ سی و سه هزار و سیصد و سی و سه دینار و دو دانگ زرِ عراقی
باشد ، و سیّد را مقید ساخته بمحصّل سپردند ، درین اثنا رقعهٔ به نیاز پیشِ میرزا
بایسنغر فرستاد که بیت

جگر در تاب و دل در موجِ خونست   گر آری رحمتی و قتش کنونست

---

[1] ک آ ـ ، از روی با و اک ، [2] آ : ایقاقان ، با اک مثل متن ، بب : ایناقان ، ـ
ق : ایقاغ و ایقاق جاسوس و مرد سبکسار و بیهده گو (فرهنگ آنندراج ۱ : ۳۳۹)
denonciateurs [3] با : بکام دل پرداز ، بب : دل برداز ، اک مثل متن [4] فقط ک :
خطّا سیدند ، [5] ک : مدتی ، با : مدعای ، اک بب : مدعی ، [6] فقط بب : مزار ،

و روحِ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفیع آوردہ بود، جناب شاہزادہ جواب فرمود کہ:

جناب سیادت مآبی اشارتی کہ در باب استخلاص نوشتہ بود و فرمودہ بود کہ از برای روح حضرت رسالت بفریاد رسد آری آری شعر

لَئِنْ فَخَرْتَ بِآبَاءٍ ذَوِی حَسَبٍ　　لَقَدْ صَدَقْتَ وَلٰکِنْ بِئْسَ مَا وَلَدُوا

ہیچ شک نیست کہ روح حضرت رسالت[1] باین افعال راضی نیست، و مع ہذا تحقیق شناسد کہ ما را با او و با ہیچ آفریدہ در عالم غرضی[2] نیست، آواز کوہ[3] و گفتۂ خود بر اندیشد بیت

گر بد نکردۂ ز کسان چشمِ بد مدار　　پیوستہ در حمایتِ کردارِ خویش باش

۱۰ اِنَّ اللہَ یُمْہِلُ وَلَا یُہْمِلُ مکافاتِ قصدِ جان و زن و فرزندِ مردم می باید کشید، سوءِ اعمال و قبحِ افعال سببِ وبال و نکال می شود بیت

ظلم کردی عدل می داری طمع اینت محال

شربتی دادی بہر دم ہم از آن شربت بگیر،

سیّد چون جواب شنید از حیات مایوس شدہ پناہ بنواب مہدِ علیا گوہر شاد آغا کہ والدۂ شاہزادہ بود بردہ التماسِ شفاعت نمود، و دلِ رحیمِ شاہزادہ بر تضرّع و ابتہال و اختلالِ احوالِ او بخشود و حکم بر داشتنِ بندِ او فرمود اما فرود آوردنِ قسطِ ہر روزہ بر قرار بود،

و سیّد باز در ہوسِ وزارت نہ شب می غنود نہ روز می آسود، آتشِ طمعِ او چنان اشتعال یافت کہ مالِ عالم را در معدۂ حوصلۂ خود لقمۂ می پنداشت

---

[1] بعدش ب ب٭: علیہ الصلوۃ والسلام، با آ ک: علیہ السلام　[2] ک: غرضی　[3] آ و نسخ دیگر: اواز کردہ، آواز کوہ فقط در ک، [4] فقط آ: دست در،

واکثر وجوه که بدیوان[1] فرود می آورد از طیّارات می انگیخت، از جمعی نقد و از بعضی قباله می گرفت، با آنکه پهلو به بستر داشت پنبهٔ غفلت از گوش نمی کشید و دایما دهان گشاده و زبان بکام نهاده که از فلان چند تومان و از بهمان چنین (ورق ۳۱۳) وچنان حاصل می توان کرد امّا روزگار امان نه داد، (۳۱۳ر)
از قصّهٔ غصه و بلبال اهوال بامراض مختلفه و علل متضادّه مبتلا شد، سودای وزارت دماغ او مختبط ساخته صفرای مالیخولیا بر سر او تاخت، ضربان[2] دل وخفقان[3] نفس و زردی یرقان و عطش استسقا بر ظاهر و باطن او مستولی شده صاحب فراش گشت و دست اطبّاء ماهر از معالجهٔ او قاصر آمد، حسرت وزارت در سینهٔ پُر کینهٔ او بادلی از شدّت انتقام [گرم][4] و نفسی چون دم زمهریر سرد و چهرهٔ چون برگ زر[5] یر زرد با هزار اندوه و درد گرفتار کردار خود گشته ۱۰
از قید وجود خلاص شد، و اواخر جمادی الاولی رخت حیاة بمنزل ممات کشید،
مشاهیر خراسان و عراق بل صنادید آفاق با وجود او بحیات خود واثق نبودند و در روز واقعهٔ او خلایق [در[6] مجلس] تعزیت به رمز و اشارت تهنیت می گفتند، شاید در هیچ زمان مجلسی چنان مشاهده نشده باشد ع[7]

نوید امن و امان خاص و عام می دادند

خواجه مرشد منشی در تاریخ او فرموده قطعه

مشهور عصر سرور آفاق، فخر دین	کز احتشام سقف فلک بود پست وی
از صدمت قضا شب یکشنبه اوفتاد	در گنبد سپهر صدای شکست وی

---

[1] فقط آ ــ، [2] ک آ: خربان، اک: خبرزبان، [3] بب: خنان، [4] در ک غیر واضح است (بوجه خرابی عکس)، از روی آ ثبت شد، [5] ک: زر، اک ببـ مثل متن، [6] ک ــ، از روی آ و نسخ دیگر نوشته شد، [7] فقط در اک: و در اطراف ممالک و اکناف مسالک ع، ــ ببـ از "ع" تا "قطعه" ندارد،

تاریخ فوتِ او بتأمّل ازین بدان　　امین دلشد اهلِ جهانی ز دستِ وی[1]

امید بکرمِ واهب المواهب آنکه عاقبت کار همه بخیر باشد ع

باکریمان کارها دشوار نیست

ذکرِ آمدن میرزا الغ بیک کورگان بخراسان و شرح[2] قضایای ماوراء النهر

جناب مغیث[3] الدولة والدین[+] میرزا اُلُغ بیگ از ماوراء النّهر عازمِ خراسان شد و[4] از جیحون عبور نموده[*]، خبر وصولِ او بحضرت خاقان سعید رسید و مهد علیا گوهر شاد آغا و غیاث الدین میرزا بایسنغر و میرزا محمد جهانگیر[5] و میرزا محمد جوکی و باقی شاه زادگان و نوینیان و عظماءِ امراء چند فرسنگ استقبال نمودند ۱۰ و شرایطِ اکرام و اجلال بجای آوردند و نوزدهم ربیع الاوّل شاهزاده بشرفِ آغوش حضرت خاقان سعید استسعاد یافت و آنحضرت ع

بدیدارِ فرزند شد شادمان

و چند روز طوی بهاء بادشاهانه و جشنهای خسروانه مرتّب داشتند،

---

[1] ک: او — تا دم تحریر معلوم نشد که تاریخ ازین مصراع چگونه حاصل شود، [2] ذکر آمدن میرزا الغ بیک را درق حذف کرده، فقط ذکر ایلچیان را دارد، و بعد ذکر ایشان ترجمه را ناتمام گذاشته فقط بر متن سفرنامه مملکت خطا و داستادان سفر هندوستان و ترجمه این ها اکتفا نموده است [3] زبده (۲۹۶ ا): مغیث الحق والدنیا والدین [4] در ربیع الاول ۸۳۰هـ (از زبده) [5] زبده: چون از آب آمویه عبور نمود فرمود و بحدود خراسان در آمد خبر وصول او بدار السلطنة هراة ... رسید، [6] زبده +: بن امیرزاده محمد سلطان — میرزا محمد جوکی در زبده درین موضع اسما مذکور نیست، [7] زبده — ،

و آخر ماه[۱] ایلچیان خطا را که[۲] پیش ازین بچند ماه آمده بودند طوی داده[۳] و انعام فرموده بیلاکات تعیین فرموده* اجازت مراجعت یافتند، و هم[۴] در آخر ماه سلطان اویس بن[۵] امیر ایدکو* را که از جانب[۶] کرمان آمده بود بسمرقند فرستادند[۷]، و در اوایل ربیع الآخر میرزا الغ بیگ میرزا محمد جهانگیر و امیر شاهملک را که در آن زودی از خوارزم آمده بو[۸]دند طوی سنگین فرمود و باقی امراء را بخلعتهای پادشاهانه[۹] و اسپان خوب دلجوئی نمود و امراء و مقربان میرزا بایسنغر را رعایت کرد و اوایل[۱۰] جمادی الاولی عازم ماوراء النهر شده میرزا[۱۱] محمد جوکی* را همراه برد، و[۱۲] بیک هفته* از هراة بسمرقند آمد[۱۳]، و یراق قشلاق* در[۱۴] حوالی آب ترک[۱۵] فرموده ببیست و یکم رمضان در یورت قشلاق فرود آمد و لشکرها[۱۶] جمع آمدند و میرزا الغ بیگ چند اغلان اوزبک را که مقیّد داشت اطلاق فرمود[۱۷] ۱۰ بولایت شان فرستاد، و دهم[۱۸] حوت که اوایل محرم سنه [احدی و؟] عشرین بود از یورت قشلاق بطرف سمرقند معاودت نمود*،

---

[۱] زبده: و در بیست و سیم منه، [۲] زبده -، [۳] فقط اک کلمهٔ 'ماه' را دارد، آ ب ب (ق): کاه - ب ب آ، و بیلاک (بجای بیلاکات)، آ ا اک مثل متن، [۳] زبده -، [۴] زبده -، [۵] زبده: بسر امیر ادکو برلاس (در آ د ب ب نیز ادکو بجای ایدکو)، [۶] زبده -، [۷] در زبده گفته است که "خواجه کلان اختاجی را مصاحب اوکردانیده بطرف سمرقند روانه کردند، [۸] فقط آ: بود، [۹] بعدش در زبده +: از کلاه و کمر و پوستینهای طلادوزی قاقم و سمور و سنجاب)، [۱۰] زبده: در ششم (بجای اوایل)، [۱۱] زبده: برادر خود امیر و امیرزاده جوکی محمد، [۱۲] زبده: در تعجیل رفته بود چنانکه بیک هفته، [۱۳] اک آ ب ب: رفت الخ، زبده: و بعد از ان چندگاه در سمرقند گذرانید [تا] چون زمستان رسید دران سال قشلاق، [۱۴] از "در حوالی" تا "یورت قشلاق" را د ب ب ندارد، [۱۵] زبده: برک، اما رک به لیسترینج ص ۴۴، [۱۶] زبده ا، ۲۹۷ ل): لشکرهای ماوراء النهر همه جمع فرموده بود، [د] ر تاسع شوال سنه المذکور ایلچی اوکو ابراهیم نام برسید از ولایت اوزبک و در بیست و چهارم شوال چند اوغلان از اوزبک مقیّد بودند ایشان را اطلاق فرموده، [۱۷] زبده -،

ذکر آمدن ایلچیان خطا و فرستادن امیر اردشیر تواچی همراه ایشان

پادشاه خطا دایمنگ خان باز ایلچیان فرستاده در ماه ربیع الاول[1] رسیدند کلان[2] تر ایشان بی باچین و تو باچین و جات باچین ، وتنق باچین[*] با سیصد سوار و تحفه و بیلاک بسیار شنقار[3] و اطلس و کمخا | و نزغو و آلات چینی وغیره (۳۱۳ ب) رسانیدند و برای شاهزادگان و آغایان علیحده[4] بیلاکات پادشاهانه آورده بودند و مکتوبی مشتمل بر معانی[5] که طراز وسایل گذشته باشد و ذریعه[6] استعطاف آینده آید مضمون آنکه :

> از جانبین رفع حجاب مغایرت و بیگانگی باید نمود و فتح باب موافقت و یگانگی فرمود[*] تا رعایا و تجار بمراد خود آیند و روند (۱۰) و راهها امین باشد ،

و در کرت اول که ایلچیان آمده بودند چون مراجعت نمودند

---

[1] بعدش در زبده + : بسنه عشرین وثمانمائه ، [2] بب : کلانتران ، [3] بب : بی باچین و تو باچین و جات تاچین وستق تاچین ، با : ماچین ولو ماچین وجات ماچین وسق ماچین ، اک : بی باچین وتوچین و بات باچین وبیق باچین ، زبده (۲۹۷ ا) : لو یاچین ولو ماچین وجات یاچین ونیق تاچین ، رق (۲۰۴) : فقط [4] Mâtchin, Tou-mâtchin, Djât-mâtchin et Sak-mâtchin

بب : از شنقار ، [5] بعدش زبده + : باسم هر کسی ، [6] زبده : بمعانی والفاظی ، [7] زبده : وسیلهٔ استعطاف مستقبل تواند بود و در رفع حجاب مغایرت و بیگانگی و فتح باب مودت و یگانگی کوشیده مقصود انکه قاعده دوستی میباید که ممهد باشد و راه رسالت و مکاتبت کشاده ،

امیر سید احمد ترخان اسپ یوری[1] جهت پادشاه روان داشته بود و در نظر پادشاه بغایت مستحسن نمود[2] و برای او چیز بسیاری[3]* فرستاده بود[4] و صورت آن اسپ را نقاشان آنجا کشیده باد[5] و اختاچی که عنان اسپ را از دو طرف گرفته بودند ارسال نمودند[6]*، و ایلچیان را مهمانداری کرده و مهمات ساخته چنانکه گذشت روان داشتند، و آنحضرت ارده[5] شیر تواچی را همراه ایلچیان بجانب خطای فرستاد،

ذکر نهضت رایت نصرت نشان بجانب ولایت قندهار و اسباب[6] آن

حضرت خاقان سعید نوبت ثانی که فتح ممالک فارس فرمود میرزا بایقرا را با وجود قبایح افعال[7] شفقت و رعایت نمود و مقتضی صلهٔ رحم بجای آورده ۱۰ اورا بطرف[8] قندهار* فرستاد که مصاحب میرزا قید و باشد و میرزا قید و رعایت[9] او می نمود* اما میرزا بایقرا مؤدب و مهذب نگشته در بند قصد او بود، میرزا قیدو آگاه شده و او را گرفته صورت واقعه عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی نمود، فرمان همایون نفاذ یافت که او را از آب سند گذرانند تا در ممالک[10] هند* هر جا خواهد باشد،

---

[1] آ: یوزی، ب: بوزی، آ ک: لوزی، [2] زبده +: در عوض آن لشکر بسیار کفته بود، [3] دیگر نسخ: چیزی بسیار، [4] زبده: چنانکه نقاشان جابک دست از شکل تصویر آن عاجز بودند — [5] ورک اخیاچی (بجای اختاچی)، [5] زبده: اردشیر، [6] فقط آ — [7] زبده (۲۹۶ ل): افعال و اقوال، [8] زبده: بحوالی قندهار و جانب هند، [9] زبده: در رعایت جانب او تقصیر نکرد و تعظیم تمام مینمود، [10] زبده: ممالک هندوستان،

ودرین[1] اثنا* خبر آمد که پسر سیفل قندهاری و ملک محمد که بموجب حکم هریک[2] در آن ولایات صاحب طرفی بودند* باهم نزاع می کنند و رعیت بغایت در زحمت[3] اند، آنحضرت امیر حسن صوفی ترخان را بآنجانب[4] فرستاد[5]، و چون امیر بآنجانب رسید شنید[6] که* پسر سلطان تواچی شاه اویس نام غزنین را محاصره دارد[7] و سلطان بایزید پسر سیفل بگرمسیر در[8] آمد، و جمعی دزدان[9] افغان در گرمسیر و نواحی قندهار* تا کنار آب سند مردم را[10] بفغان آورده اند*، امیر حسن صوفی این احوال ارسال نمود، حضرت خاقان سعید صلاح ملک در آن دید که زمستان[11] در آن حدود قشلاق فرماید، و میرزا قید و میرزا بایقرا را بجانب هندوستان نفرستاده بود آنحضرت قاصدی پیش میرزا قید و فرستاد که چون میرزا بایقرا بطرف هند نرفته[12] او را بدین جانب فرستند*، و رایات ظفرآیات اواسط[13] سنبله

۱۰ منتصف رجب* از دارالسلطنه[14] هراة بسرپل مالان فرمود، و در آن منزل

---

[1] زبده: بعد ازان، [2] زبده، هریک برطرفی ازان نواحی حاکم بودند، [3] ک، رحمت، [4] زبده: "مقرر فرمود که بدان طرف رود و آن دیار را ضبط نماید در منتصف ربیع الاول سنه عشرین وثمانمائه امیر حسن" از هرات "متوجه آن طرف گشت"، [5] زبده: واحوال آن طرف معلوم گرداند، [6] زبده: کرده بود، [7] زبده (۲۹۸ ب): آمده صورت این حال به بندگی حضرت باز نمود و دیگر معروض رای اعلای گردانید که از لصوص، [8] فقط آ: نواحی گرمسیر و قندهار، زبده: در گرمسیر وحوالی قندهار، [9] زبده: مستولی شده اند و بهیچ نوع مطواع و منقاد فرمان نمیشود و ایل اولوس بدان سبب از حیز ضبط بیرون رفته و خرابی تمام باحوال آن طرف راه یافته برقم تجار راه صادر و وارد میزنند و مال مردم میربایند، [10] زبده: آن زمستان، [11] زبده: نفرستاده بدین طرف روان گردان، [12] آک: اواسط شنبه چهاردهم رجب، [13] زبده: روز شنبه چهاردهم رجب، [14] زبده (۲۹۹ ا): بباغ زاغان که در اواسط سنبله بخرمی فرود بین بسرپل مالان در باغ زودی نزول فرمود و دران باغ یک روز بجهت تمامی مهمات بندگان و مصالح الیشان توقف رفت روز دیگر بدعای استفتاح مشغول گشته علما و زهاد و مشائخ جمع آمدند،

بشرایط اداء دعای استفتاح اشتغال نمود*،

ودر همان روز جهانِ اوچ[1] قرا* از جانب میرزا قیدو رسید و بموقف عرض رسانید که میرزا بایقرا [۱] می[2] رسد، آنحضرت جهان را در[3] روز پیش میرزا قیدو فرستاد و پیغام داد که ما بجهت هزاره[4] عازم آن طرف شده ایم، او باید که خاطر خود بد نکند، و[5] چون میرزا بایقرا رسید آنحضرت خضر خواجه را ملازم او بسمرقند فرستاد و موکب ظفر شعار بسه روز بقصبهٔ اسفرار آمد و در سر پل نبان سراپردهٔ جهان ستان باز کشید*، و[6] میرزا بایسنغر باردوی همایون پیوست و بعد از هفته رکاب ظفر انتساب حرکت نمود* و کمیت صبا رفتار مراحل و منازل پیموده چهاردهم (ورق ۳۱۴) شعبان در لب آب هیرمند که یورت قشلاق مقرر بود نزول فرمود[7]،

۳۱۴ و

۱۰

ودر روز دیگر امیر[8] حسن صوفی از جانب قندهار رسید و امرای نامدار با لشکر بسیار بعزم ایلغار سوار شدند و آنحضرت ستیز[9] و را* پیش میرزا قیدو فرستاد

---

[1] زبده: جهان فوج فرا، [2] زبده: میرساند، [3] ب: در همان روز، زبده: باز، [4] زبده: دفع هزاره

[5] زبده: و امیر خضر خواجه اقجه را مقرر کردانیده که امیرزاده بایقرا را بسمرقند ش امیرزادهٔ اعظم اعدل الغبیک کورکان رسانند (در ب «همراه او» بجای «ملازم او»)، و رایات همایون کوچ فرموده بعد از سه روز بظاهر قصبهٔ اسفرار [قصبهٔ اسفرار] بموضع سر پل میان سرابرده باز کشید — ب: همراه (بجای ملازم) — آ: نصرت (بجای ظفر) — آ ب: نبان (بجای تبان)، با: تابان، اک مثل متن، [6] زبده: و یک هفته دران بجهت رسیدن رایات همیون . . . . امیرزاده بایسنغر بهادر خان . . . . توقف فرمود و چون برسیدند از انجا کوچ فرمود، [7] برای مراحل از هرات تا آب هیرمند رک به نزهه ص ۱۷۸،

[8] زبده (۲۹۹ ب): امیرزاده، [9] ک، سیزده سوار، آ: سیرورا، اک: ستیز ورا، با: ستیر درا، ب: بستیز دیرا، زبده: سیر درا، رک به ص ۳۵۹ س ۱۰،

وفرمود که او از آن طرف پیش آید و موکب همایون ازین طرف جنبش نماید تا باتفاق هزاره را از میان بر دارند، وچون درمیان اشرار جمعی اخیار خواهند بود که در سوء اعمال و قبح افعال با آن بی باکان موافقت نخواهند نمود و هرگاه سپاه ظفرپناه در آن دیار دست اقتدار بر آورد هر آینه آن بیچارگان پایمال محنت و بلا شوند بنا بر آن آنحضرت مولانا صدرالدین ابراهیم را که منصب عالی صدارت بجانب او مفوض بود بصوب هزاره ارسال نمود و فرمود که کلانتران ایشان را نصیحت کرده بخدمت آرد، درین اثنا رای ذوالحیین[1] که حضرت صاحبقران در زمان فتح هندوستان او را تربیت فرموده بود برهنمونی دولت اقبال وار بدرگاه عالمپناه آمد و عزّ بساطبوس یافته بعواطف پادشاهانه مخصوص شد، و[2] میرزا سیورغتمش با امرای کبار امیر ابراهیم امیر[3] جهانشاه[4] و امیر نوشیروان از جانب بدخشان عزیمت نموده باردوی همایون رسیدند، و ملک قطب الدین[8] بالشکر سیستان ملحق شد و سپاهی چون ادوار افلاک بسیار و لشکری چون ذرّات آفتاب بیشمار در ظلال اعلام آسمان مثال جمع آمدند و موکب نصرت شعار بجانب قندهار نهضت نمود، و ببیست و دوم[5] شعبان بظاهر قندهار نزول فرمود و امرای[6] میرزا بایسنغر بایلغار جانب هزاره[7] مقرر شدند،

---

[1] ک آ: ذوالحیین، ب ب: دوالحیین، اک: مثل متن، با: ذوالحیین (بحذف کلمهٔ 'رای') زبده: ذوالجز، — برای راؤد ولچیتن صاحب بطنیر رک به یزدی ٢: ٦٨ ببعد، و هوڈی والا ص ٣٦٠، [2] زبده: روز دیگر (بجای 'و') — دارائی این مملکت باین میرزا عنایت شده بود رک به ص ٢٤٣، [3] زبده — [4] ک: و امیر جهانشاه، اما غالبا صوابش بحذف واو است، از ان روی که امیر ابراهیم پسر امیر جهانشاه است رک به ص ٣٦٨ ح ٩، و بظاهر بهمین سبب در زبده نام پدرش حذف کرده است، نامش در صفحات آینده بهمین طور باضافت ابنی مذکور است رک به ص ٣٦٠ و ٣٦٥ وغیرها، [5] زبده: بیستم، [6] در زبده (٣٠٠ الف) گفته است که "دران منزل مقرر فرمود" که تومنات امیرزاده بایسنغر "بعزیمت ایلغار بجانب هزاره بجد روند"، [7] فقط با: هرات، [8] برایش رک به حبیب السیر ٣: ٣: ١٤٠ س ١٠، وفاتش در ٨٣٢ واقع شد،

و او[1] آخر همین ماه* مولانا صدر الدین ابراهیم رسید[2] و بمجلّ عرض رسانید که
سرداران[3] هزاره* بشرفِ بساطبوس[4] می رسند، و بدان سبب امراء که عازم ایلغار
بودند توقف نمودند[5]، و بمسامع جلال پیوست که خیل خانهٔ شوری[6] در مقام عنادند
و انقیاد نمی نمایند، فرمانِ عالی نافذ شد که امیر یوسفخواجه و امیر نوشیروان[7] و امیر
حمزه[8] آتشِ غارت و تاراج در خان و مان ایشان اندازند و مادهٔ فساد آن
قاطعانِ طریق را بالکلّی منقطع سازند، و سیم ماه مبارک رمضان اکابرِ ولایت و شهرِ
غزنین قاضی خواجه[9] لقمان* و ملک وغیره
بدرگاه عالم پناه آمدند
و کلانتران خیل خانهٔ بربل[10] و افغان خرشوانی[11] شرف زمین بوس یافتند،
و ستیز[12] و از پیشِ میرزا قید و آمده عرضه داشت که شاهزاده فرار نمود[13]، ۱۰
آنحضرت فرمود که ترسیده باشد و ترحّم نموده کسی در عقب نفرستاد، و نهم ماه بخت
مراد[14] از جانب میرزا قید و آمده* نمود که از مردم شاهزاده کسی در کابل نماند،

---

[1] زبده: بیست و هفتم شعبان، [2] آک بعدش + : ابراهیم که بجانب کلانتران هزاره رفته بود عود نمود، [3] زبده: امرای هزاره مخدوم فیروز و خواجه آرام و قدم وغیره، [4] آ: زمین بوس، [5] در زبده گفته است که "حضرت سلطنت شعاری ایلچی پیش میرزا بایسنغر" فرستاد که ایشان تاخت نکنند"، [6] ک: شوی، آ: شودی، با، ب: شودی، تصحیح از روی زبده و اک، [7] ک: نوشروان، [8] در زبده گفته است که "این امراء را" با چند هزار مرد" فرمان شد که ایشان را تاخت کنند"، در ک: دران خان و مان (بجای در خان و مان)، تصحیح قیاسی است، [9] زبده: نعمان، [10] با، آ: بربل، اک: برمک، ب: خیل خانه برپل و افغان بجای خیل خانه بربل و افغان، [11] فقط با: خرشوانی — در زبده ذکر کلانتران بربل و خرشوانی را ندارد، [12] ب: ستیز، با: ستیرد، اک: ستیرد، زبده: سرد، [13] در زبده گفته است که شهزاده "بدین طرف نیامد و جالکاه خود بار گذاشته بدان طرف گریخت"، [14] زبده (۳۰۰ ب): [از] آن طرف رسید،

آنحضرت امیر ابراهیم امیر جهانشاه* را نامزد آنطرف کرده فرمود که؛ اگر قیدو پیش آید و صلح کند آن ولایت با و گذاشته باز گردد و الا آن مملکت را ضبط نماید*، و بعد از دو روز میرزا سنجر برادر میرزا قیدو آمده بعواطف پادشاهانه اختصاص یافت، و امرا و کلانتران هزاره اسپان نامدار فرستاده مال و منال قبول کردند*، و موکب همایون بجانب اغرق که در لب آب هیرمند بود بدولت و سعادت معاودت فرمود،

ذکر آسیب کسری که بدست همایون حضرت خاقان سعید رسید

چون عنایت حضرت مالک الملک سبحانه ابواب سلطنت مملکت عالم بر روی حضرت خاقان سعید (۱۳۱۴ب) گشاد و زمام مهام جهانیان بقبضهٔ ارادت آنحضرت داد و آفتاب سعادت او را بدرجهٔ عالی ظل اللّٰه رسانید سایه بان ۱۰ دولت او را از ذروهٔ فلک اعلی گذرانید **قطعه**

ملوک ماضیه را پیش ازین ستارهٔ فتح ... بآسمان سعادت بر آمدی گه گاه

ولیکن اکنون هردم صد آفتاب ظفر ... طلوع میکند از سایه بان ظل اله

لاجرم به هر طرف که روی آورد فتح و ظفر استقبال نمود و بهر جانب که عزیمت فرمود دولت و سعادت ملازم رکاب نصرت انتساب بود **بیت**

برهر طرف که چشم نهی جلوهٔ ظفر ... وز هر جهت که گوش کنی مژدهٔ امان

و در یورش قندهار که امرای نامدار از همه طرف مظفر و کامگار باز آمدند زمانه خواست که

---

۱ زبده: امیرزاده اعظم امیر سلطان ابرهیم امیر جهانشاه، ۲ زبده: پیش تو، ۳ زبده: مواضع را بدو باز گذار و تو باز گرد و الا که پیش تو نیاید و صلح هم نکند در آن مواضع باش و اطراف ازا ضبط نمای [نمای؟]، ۴ زبده، تقبلی نمودند که چند سر اسب و گاو و گوسفند بدهند، ۵ ذکر آسیب کسری و ذکر تفویض وزارت را (ازین جا تا ص ۳۶۴ س ۱۲) در زبده ندارد،

نیلِ عین الکمال بر جمالِ حالِ فرخنده مآلِ آنحضرت کشد. بنابر آن چون عنانِ جهان ستان بجانب اغروقِ همایون و یورتِ قشلاق معطوف ساخت و بر سمندِ غزال رفتار غزاله دیدار، سهیل چشم، سپهر جسم، کیوان خشم، مشتری جبین، بهرام کین، آفتاب انبساط، زهره نشاط، عطارد فطنت، ماه سرعت — چون آفتاب بر سبز خنگ فلک سوار شد، از صفت برّاقی که چون برق بر روی هوا بی آرام بود، و آتش گوهر باد پایی که بسانِ آب بخوش خرامی بساطِ خاک می پیمود، در اثنای تگ و تاز و نشیب و فراز بجهت دفعِ آسیبِ عین الکمال بسر در آمد، و حضرتی که پای عزّت بر تارک کیوان می نهاد از پشتِ اسب بر روی زمین افتاد و دست مبارک را آسیبِ کسری رسید و فغان از جانِ جهان بر آمد، و ذاتِ بی مثال را که عینِ سعادت و اقبال بود از تصاریف ایام بی فرجام صدمتِ ۱۰ ناتوانی رو نمود، دستی که بوسه جای سلاطینِ عالم شایستی از چشم زخم زمانه اش آسیبِ کسر نبایستی لیکن انبیا که خاصانِ درگاهِ کبریا اند باین نوع زحمت و بلا مبتلا اند، موسی علیه السلام که در جهان بسانِ آفتاب انوارِ ید بیضا نمود اوّل دست مبارک او بشعلهٔ آتشِ دشمن محترق باید بود، و حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلّم که از دندان و لسانِ عذب البیان او دُرِّ عالم افروزِ وحی می تافت دندانِ گوهر فشانِ او نقصانِ کسر یافت. القصّه چون آسیبِ کسر روی نمود و در اردوی همایون شکسته بندی حاذق حاضر نبود، قاصد همعنانِ باد بدار السلطنه هراة آمد و استاد میروی کمانگر که از ماهرانِ آن فن بود همراهِ شمال و صبا باردوی اعلا رفت و بحکمتِ افلاطون و معرفتِ بقراط در انواع معالجه ید بیضا نمود و در ازالتِ علّت و استردادِ صحّت برهانِ اَنّهُ مُؤَیّدٌ بِرُوحِ القُدُس بظهور آورد و بیمنِ دعای گوشه نشینان که ع

---

[1] ک: گوهری باد پای، [2] ک: ودر، [3] فقط ب: کسری،

دعای گوشه نشینان بلا بگرداند

و بحسنِ عقیدهٔ مخلصان که

فَاِنَّ دُعَاءَ الْمُخْلِصِیْنَ مُجَابٌ

و ذاتِ خورشید فر از حضیضِ اعتلال باوجِ صحت و کمالِ اعتدال[1] رسید و رنج
و ناتوانی باعدای دولت انتقال کرد ع

صحت کمال دارد و علت زوال یافت

و[2] استاد میر و بصنوف اکرام و الوف انعام چنان بهره مند گردید که همه عمر آسیب فقر
و درویشی ندید*،

ذکرِ تفویضِ وزارت[3]

۱۰ درین اثنا رای جهان آرای چنان اقتضا فرمود که صدرِ مسندِ وزارت بمکانِ
وزیری آراسته باشد که برای صایب و فکر ثاقب بر سیاقِ[4] آصف[5] و دستورِ
نظام الملک طوسی عمل نماید، و خاتمهٔ ملک و دین در یمینِ کانِ[6] یسار او قرار گرفته و
(۳۱۵ ر) خاتمِ عز و تمکین ببشیارِ یمین[7] آثارِ او شرف (ورق ۳۱۵ و) یافته تا عرصهٔ ربع مسکون
از فروغ رای همایون ع

چون طلعتِ[8] آفتاب روشن باشد

و بسیطِ عالم از مسیرِ قلمِ دستورِ آصف تدبیر طراوتِ گلشن یابد، بحکمِ سیاقِ این کلمات
و سباقِ این مقدمات حضرت خاقان سعید تفویضِ منصبِ وزارت بجانب

---

۱ ب: اعلی، ۲ ا ک —، ۳ بعدش فقط با +: بخواجه پیر احمد خوانی، ۴ فقط ک: سیاقت، ۵ آ و نسخ دیگر: آصف برخیا، ۶ اضافت بیانی یعنی یمینی که کانِ یسار است، ۷ ک: بیسارو، ۸ فقط ب: خلعت،

خواجهٔ اعظم دستور اعاظم الوزراء فی العالم خواجه غیاث الدین پیر احمد الخوافی فرمود
وزمام حلّ وعقد وقبض وبسط بکفّ کفایت وقبضهٔ درایت او سپرد، واو
ازکمال کاردانی درازیادِ اموال دیوانی بنوعی شروع نمود که هم رعایتِ رعیّت
مرعی بود وهم درمهمّ دیوان فوت وفروگذاشت نفرمود،
و در[1] سخنان حکماء مذکورست ودرکتب اکابر مسطور که هرچند پادشاه
بذات خود کامل وعادل وتمشیتِ مصالح سلطنت راقابل ومستاهل[2] باشد
بی وزرای کافی کاردان کارِ مملکت سامان نیابد **شعر**

فاصابة الخلفاء فیما حاولوا   مقرونة بکفایة الوزراء

چه ملوک اگر بنفس شریف بامور ملک قیام نمایند وزیر باشند نه پادشاه، وچون[3] ازوزیر
ناگزیرست ووزیر دست ودل وزبان وچشم وگوش پادشاهست باید که ۱۰

---

[1] ازینجا تا ص ۳۶۴ س ۶ "وغرب عالم رسید" در ب ندارد، وازینجا تا ص ۳۶۴ س ۴ "وزارت نیست" در آ نیامده، ودر اک بجای "ودر سخنان حکما مذکور ودر کتب اکابر مسطور که هرچند" عبارت ذیل را دارد که خیلی غیر مربوط وناقص است: "وبموجب الکلام یحر [یجرّ] الکلام شرح سخن درکتب بطی احتشام خواهد، درکتب اکابر مسطورست که تدبیر ربانی وتقدیر آسمانی جاریست که استقامت امور مملکت واستدامت قوانین سلطنت بازبستهٔ [بوزیری] که بواسطه [واسطه؟] است میان پادشاه ودادخواه، وزیری شاید که ازوزر باشد که آن گران باریست پس وزیر حامل گران باربها ودشوار بها کسی جون [جنانین مبدعی لطیف ومخترعی شریف است که حق تعالی او را درمقام دوم پاد [شاه؟] جنجه [چنانچه؟] نسبت ماه با افتاب وازینجاست که وزیر جون درحضرت پادشاه باشد از مشاهده وظهور ابهت مجال استقلال ندارد جنانکه ماه درقبضهٔ افتاب دعوی نور وداعیه وجون ازمبداء هلال باوج بدر واستقبال آید عالم را بنور حضور خویش بیارد [بیارآید؟] دران وقت مشاهده آفتاب وعالم نماید ومردم رااجز مشاهده ماه درچشم نیاید ودر سخنان مذکورست که هرچند پادشاه"، [2] اک: متاهل، [3] اک: آن،

در مصالح مال و ملک و لشکر و اسرار نهانی چنانکه بر اعضا و جوارح مبارک اعتماد دارد او را نیز معتمد داند و مجال طعن طاعنان و خبث خبیثان ندهد، چه طعن وزیر بنا بر مقدمهٔ مذکور طعن در ذات پادشاه است و هر روز وزیر دانا و نایب مناسب[۱] یافت نشود[۲] و بعد از مقام سلطنت هیچ منصب عالی تر از وزارت نیست[۳]،

فی الجمله چون مسند دیوان بوجود جناب خواجه مشرّف گردید انوار معدلت حضرت خاقان سعید چون فروغ خورشید بشرق و غرب عالم رسید، و مدت سی سال ممالک هفت کشور بحسن تدبیر آن وزیر دانشور طراوت بهشت برین و لطافت نگارخانهٔ چین داشت، و قلم بدایع نگار بر اوراق لیل و نهار شرح آن روزگار خواهد نگاشت بیت

۱۰ شهنشه بتدبیر دانا وزیر | بکم روزگاری شد آفاق گیر
همه کار شاهان خورشید چهر | ز رای وزیران رسد تا سپهر*
وزیری چنین شهریاری چنان | جهان چون نگیرد قراری چنان[۴]

ذکر[۵] رسیدن سلطان آفاق بیورت قشلاق و آمدن اخبار اطراف و معاودت بمستقر دولت*

حضرت خاقان سعید بمنتصف رمضان در کنار آب هیرمند با غروق همایون رسید

---

[۱] آ: مناب، اک مثل متن، [۲] در اک بعدش + : معلوم است که وزراء را دشمن و حاسد بسیار باشد که بمجرد توقع تا بموقع او را در نظر پادشاه بهر زه درائی و ژاژ خائی جلوه دهد و نداند که، [۳] بعدش در اک + : قال علیه السلام اذا اراد الله بملک خیرا قیض [قیّض] له [وزیرا] صالحا ان نسی خیرا ذاکرا [ذکره] و ان عمل صالحا اعانه، [۴] آب ـــ، با اک مثل متن، [۵] شرح احوال خواجه پیر احمد در دستور الوزراء ص ۳۵۲ نیز دارد، [۶] در زبده (۳۰۰ ب) این عنوان را ندارد،

و در آن مقام[1] میرزا علی بن میرزا[2] رستم از جانب اصفهان آمده پیشکشهاء پادشاهانه بعرض رسانید و عز[3] قبول یافت، و اواخر رمضان امیر ابراهیم امیر[4] جهانشاه از جانب کابل آمده عرضه داشت که میرزا[5] قید و بکابل رسید و عازم[6] اردوی همایون است* وامیر شیخ لقمان[7] برلاس به تحصیل اموال که مردم هزاره متقبل شده بودند عز یمت نمود،[8] و میرزا سیورغتمش بموجب[9] فرمان متوجه ولایات خود شد*[10] و امیر نوشیروان و امیر یوسفخواجه و امیر حمزه که بایلغار خیل خانه شوری[11] رفته بودند در آن[12] دیار آثار تسلط و اقتدار ظاهر ساخته* مظفر و منصور باز[13] آمدند، و میرزا علی* بن میرزا رستم بانعام تمام و اکرام مالاکلام اختصاص یافته بموجب اجازت مراجعت نمود[14]، و درین ولا بعرض همایون رسید که جماعه[15] افغان* هزاره در ادای اموال تقبل تعلل می نمایند، آنحضرت امیر محمد صوفی ترخان و امیر موسی و امیر بونه[16] را بتاخت آنجماعت معین ساخت | و امراء کار ایشان ساخته[17] و همه را از بنیاد برانداخته بیستم ذیقعده باغنایم[18] باز آمدند،

۱۰

(۳۱۵ ب)

---

[1] زبده: ایام، [2] زبده: امیرزاده، [3] زبده —، [4] زبده: امیرزاده، [5] زبده: سغر کرده است که بپیش بندگی حضرت آید، [6] با: ابراهیم، [7] زبده، را اجازت فرمود که بجانب ختلان روز [رود]، [8] ک: شوی، آ: شودی، بآ ب: شودی، اک، شوری، زبده: سودی، [9] زبده —، [10] زبده: مراجعت نموده بندگی حضرت رسیدند و در شانزدهم شوال بکبار هنرمند [بکنار هیرمند] یورت قشلاق نزول فرمود و در بیست و پنجم امیرزاده سلطان علی، [11] یعنی بسوی اصفهان (زبده)

[12] زبده (۱۳۰ الف): جماعتی افغانیان، [13] زبده (مصحفاً): توبه، [14] اک بب: را ساخته (بجای ساخته)، [15] زبده: بالجا و غنیمت بسیار،

و آنحضرت منتصف ذی الحجه عزیمت معاودت نموده از یورت قشلاق کوچ فرمود و اول بهار که اطراف دشت و کوهسار بانواع ریاحین و لاله زار عکس چهرهٔ نگار و نمودار رخسار یار بود رایت ظفرآیت نهضت فرمود بیت

درای شتر خاست از کوچگاه | سر آهنگ لشکر درآمد براه
زرنگین علمهای گوهر نگار | همه روی صحرا شده نوبهار
درآمد بزین شاه گیتی نورد | زگیتی بگردون برآورد گرد

و میرزا سنجر* و امیر یادگار شاه ارلات و امیر علیکا و امیر فیروزشاه مقرر شدند* که ضبط آن مملکت نمایند، و میرزا قیدو را بدلخوشی بهراة آورند و اگر نیاید الوس او را تاخته و او را پیدا ساخته* بپایهٔ سریر اعلی رسانند ع

۱۰ گر نیاید دولت او را موکشان خواهد رساند

و آنحضرت امیر عبد الصمد را بحکومت گرمسیر تعیین نمود و امیر حسام را بکوتوالی قلعهٔ قندهار مقرر فرمود و روی رایت منصور بسوی مستقر خلافت آورد بیت

ایام بکام و اختران فرمان بر | افلاک نهاده بر خط فرمان سر

و موکب معزز معظم دوم شهر محرم مکرم* بدار السلطنة هراة رسید و اعیان خراسان بتخصیص مقیمان آن بلدهٔ فرخنده مراسم نثار و پیشکش بتقدیم رسانیدند بیت

بزرگان شهر آفرین خواندند | بر آن گوهری گوهر افشاندند*

---

۱ از ینجا تا آخر ابیات (س ۱۰) جمله عبارت را در زبده ندارد، ۲ فقط ک: خواست،
۳ زبده: امیرزاده سلطان سنجر، ۴ زبده: امیر اعظم امیر، ۵ زبده: با امرای قشونات مقدار ده هزار سوار مقرر فرمود، ۶ زبده: امیرزاده قیدو بملاطفت و دلجوئی طلب داشته مصاحب خود، ۷ زبده: و بهر طرف که رود او را گرفته، ۸ فقط با: حسام الدین، ۹ زبده: بمحرم الحرام سنه احدی و عشرین و ثمانمایه، ۱۰ زبده —،

وجمعی[1] امرا که بطلب میرزا قید و رفته بودند در استمالت جانب او سعی بلیغ نمودند*
و چون شهزاده را مرحمت آنحضرت معلوم شد مصاحب امراء عازم هراة گشت
و آخر محرّم شرف تقبیل انامل فیّاض یافته بغایات عنایات مفتخر و سرافراز آمد ،

وقایع سنه احدی وعشرین

ذکر[2] اجازت ایلچیان آذربایجان و خبر وفات میرزا سعد وقّاص

چون موکب همایون از یورش قندهار منظفر و کامگار باز آمد ایلچیان امیر قرا یوسف
و امیر قرا عثمان که پیشتر از جانب آذربایجان آمده بودند همه را رعایت نمود و در
ماه صفر رخصت معاودت نمود ،

و[3] اوایل ربیع الاوّل خبر آمد که میرزا سعد وقّاص که بی موجبی از حضرت 10
خاقان سعید روگردان شده و مملکت قم که سیورغال او بود گذاشته عازم آذربایجان گشت

---

[1] زبده (۱۳۰ ب) : امرا که در حدود مانده بودند امیرزاده قید و را طلب داشتند چون پیش امرا رسید ،

[2] در زبده اجازت ایلچیان را در آخر فصل سابق ذکر نموده ، [3] در زبده بطور تمهید
گفته است که "یکی از خصائص و فضائل حضرت سلطنت شعاری . . . . . که بتجربه معلوم گشته
است" اینست که هر کس که در خدمت این درگاه قدم ثابت نداشته است باندک مدت " بتیغ
قضا چون دائره بی سر گشته است " و دلیل بر صدق این مقدمه صورت واقع امیرزاده
سعد وقاص است که بی موجب الخ " ،

چنانچه شرح آن گذشت[1] در عنوان جوانی و عنفوان زندگانی از منزلِ فانی بسرای جاودانی رحلت نمود و آنحضرت از فرقت شاهزادهٔ پاکیزه صورت ستوده سیرت ملول و محزون شده مراسم تعزیت بجا آورد[2] ع

آری همه کار و بارِ عالم هیچ است

ذکر فرستادن امراء بعزم تسخیر ولایت بدخشان

درین اثنا بمسامع جلال رسید که شاهان بدخشان اظهار عصیان می نمایند[3] حضرت خاقان سعید سید احمد الپ قرا[4] را که برسوم رسالت و آداب سفارت آراسته بود بجانب شاهان روان فرمود و سید احمد بانجا رسیده[5]، کلمات وعده و وعید و حکایات ترغیب و ترهیب[6] در ضمیر آن طایفه جای گیر نیامد[7]، سید احمد باز آمده عرضه داشت که شاهان پشت بکوه دارند و سر در طوق طاعت در نمی آرند[8]، آنحضرت امرای کبار امیر[9] ابراهیم جهانشاه* و امیر شیخ لقمان[10] و امیر محمد صوفی ترخان

---

[1] رک بر ص ۳۰۹ ببعد، [2] در زبده (۳۰۲ ب) این هم گفته است که بادشاه "برادران و متعلقان او را دلداری نموده مجدد بتربیت و نوازش مخصوص و ملحوظ گردانیده"، [3] در زبده گفته است که از جانب بدخشان خبر رسید که "شاهان از مراسم خدمتگار[ی] و شرائط مال گذاری انحراف می نمایند و در ادائی آنچه معهود و معتاد بوده بسویت [تسوف ؟] و مخاطلت را مجال داده اند"، [4] که وی "از نوکران اعتمادی" بادشاه بود (زبده)، نامش در زبده (۳۰۳ ا) محمد الب قرا است، فقط در ب "الب" را "لب" نوشته است، [5] فقط اک: رسید رسم رسالت بتقدیم رسانیده (بجای رسیده)، [6] ک: ترتیب، [7] زبده بعدش +: جوابی [جوابی] معقول میان ایلچی و یاغی گری باز دادند، [8] در زبده گوید که سبب کوههای بلند و درهای سخت "خیال فاسد بدماغ راه داده اند و تمنائی باطل در ضمیر ایشان" جا گرفته، [9] زبده (۳۰۴ ب): امیر ابراهیم بن امیر جهان شاه، فقط اک: جهانشاه (بجای امیر ابراهیم جهانشاه)، [10] اک و زبده بعدش +: برلاس،

وامیر فیروزشاه[1] و امیر حمزه[2] را مقرر فرمود که سپاه قندز [و] بقلان و ختلان و ارهنگ[3] و سالی[4] سرای[5] جمع آورده در ظلال رایات شاهزاده جوان بخت میرزا سیورغتمش متوجه بدخشان شوند،

امرا چون به بلخ رسیدند شاه بهاء الدین که بزرگتر شاهان بود از جانب بدخشان آمد و امراء (ورق ۳۱۶) او را گفتند: کلان تر شاهان توئی اگر متقبل[6] می شوی که مال آن ولایت بدستور زمان حضرت صاحبقران بخزانهٔ عامره رسانی ما شفیع شویم که حضرت خاقان سعید حکومت آن ولایت[7] ترا دهد، شاه گفت: اوقات من بر عبادت مقصور است و اختیار ولایت پسر و برادر من دارند[8]، امراء ایلچی پیش پسر و برادر او فرستاده، جواب صواب ندادند،

۱۰ امراء صورت حال عرضه داشت پایهٔ سریر اعلا کردند، فرمان[9] شد که شاه بهاء الدین را همراه فرستاده[10] امراء عازم بدخشان شوند تا معاملهٔ آنجا بالقطع رسد معاودت نمایند، امراء بموجب فرموده عمل نموده متوجه گشتند، و میرزا الغ بیگ پنجهزار سوار بمدد امراء کبار فرستاده بود و لشکرهای ولایات بموجب فرموده جمع آمدند بیت

سپاهی گران سنگ چون کوه قاف   همه سنگ فرسای و آهن شگاف

---

[1] زبده: امیر جلال الدین فیروزشاه، [2] بعدش زبده + : با یکدیگر [دیگر] امراء تومنات و قشونات، [3] در زبده و لیستر یخ مذکور نیست، [4] زبده: سرای سالی، [5] — غیر مذکور در زبده و لیستر یخ، [6] ب: معتبل، اک: مستقبل، [7] زبده (۳۰۴ ب): مواضع بر تو مسلم دارند، [8] آ اک: دارد، [9] زبده (۳۰۴ ا): بندگی حضرت فرمود که چون شاه بهاء الدین پیش شما آمده اگر او تقبل میکند که معامله بدخشان سرانجام سازد ایلچیان مصاحب او گردانید و حکومت آن دیار بدو مسلم دارند و الا که قبول نکند او را پیش ما فرستند، [10] فقط در ک، آ و دیگر نسخ: مقرر،

چون امراء و لشکرها بموضع کشم رسیدند پسر شاه بهاء الدین که لافِ جلادت
زده بود و بوفورِ شوکت مغرور گشته دانست[۱] که از کم عقلی خطری بزرگ ازتکاب
نموده و از بی فکری اَملی دراز پیش گرفته جناب شیخ الاسلام خواجه تاج الدین حسن
عطآر[۲]* را که از کبراء اولیاء بزرگ بود شفیع ساخته سر بر خطِ بندگی و قدم در
دایرهٔ فرمان برداری نهاده، و[۳] جناب شیخ الاسلام با امرای عظام ملاقات کرده
سخنِ شفاعت درمیان آورد*، و امراء صورتِ شفاعتِ جناب شیخ عرضه داشتِ
پایهٔ سریرِ اعلی کردند، و آنحضرت شفاعت جناب خواجه حسن را بحُسن قبول مقبول
داشته، گناهِ بدخشانیان را بذیل عفو پوشیده و خطّ احسان بر جرایدِ جرایم ایشان
کشید[۴]، و[۵] بدخشانیان مال معهود مع الزیاده تقبّل نمودند*، و امراء مظفّر و منصور
۱۰ اوایل رمضان باز آمدند، و حکومتِ بدخشان بر قرار بر شاهان قرار یافت و
نشانِ همایون در آن باب بنفاذ پیوست بیت

بخواهندگان گر کسی زر دهد — بجای زر او شهر و کشور دهد

---

۱ زبده (۴۳۰ ب): بی نظم امور و غاو تربیت [ا]سباب هیجا دانست، ۲ زبده:
تاج الحقّ و الدّین خواجه حسن عطّار – م ۸۲۶ رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۲۱۴؛ کشفیه: شیخ الاسلام الاعظم متقبل شد که به
بندگی حضرت اعلا اعلیه [اعلاه] الله تعالی عرضه داشت کنند و گناه ایشان راد [ر] خواست نمایند بنابرین
معنی لشکرها که دران ولایت درآمده بودند دست از جنگ و [جدا]ل و نهب و غارت کوتاه کردانیده، —
۳ در اک بعد فقره متن +: والتماس نمود که لشکرها که دران ولایت در پی تاراج اند از غارت باز داشتند کذا
۴ اک بعدش +: و فرمان قضا امضا بانجاح ملتمس آن بزرگ ارسال نمود، ۵ زبده:
چون فرمان خدایگانی ... بانجا رسید جماعت بدخشانیان منت دار گشته آنچه معهود و معتاد بود مع الزیاده
قبول کردند،

ذکرِ عصیان[1] میرزا قیدو و گرفتار[2] شدن و قیدِ او*

هر[3] دولتمندی که عنایت ازلی ابواب سعادت بر روی او گشاید و ارادتِ لم یزلی صورتِ بهبود در آینهٔ مقصودِ او نماید چنان باید که خویشان و قرابتان را چون فرزندان و برادران داند و از مواهب ایزدی همه را بهره‌مند گرداند، چنانچه حضرت خاقان سعید نسبت با جمیع اقرباء ابوابِ مشارکت در ممالک مفتوح فرمود و برای هر یک ولایتی و مملکتی تعیین نمود و مقتضی آن لطف و کرم بر دودمانِ معظّم آن بود که بدعای دولت مشغول باشند و در شناخت و شکرِ آلاء باقصی الغایه کوشند و از کفرانِ نعمت احتراز نمایند و باداء شکر گذاری در مقامِ عبودیت و نیاز آیند وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ[4]، تشبیب این مقدّمات و تمهید این کلمات قضیّهٔ میرزا قیدو[5] است که آنحضرت بچه نوع تربیت او فرمود و در حالتی که پدرش میرزا پیر محمد را پیر علی تاز[6] شهید کرد آنحضرت کشندگان[7] او را بعقوبت تمام قتل کرد[8] و حکومت بلخ بمیرزا قیدو داد[9] و چون ایل و الوس او[10] بسیار شده رایتِ دولت برافراشته[11] عنایت ممالک گرمسیر و قندهار و بلاد[12] سند تا حدودِ هند* بر او مسلّم داشت و در آن بلاد چنان قوی شد که پیشِ خضرخان والی[13] هندوستان* فرستاد و پیغام داد که

---

[1] زبده —، [2] زبده: و گرفتاری او، [3] صاحب مطلع در فقرات زبده تقدیم و تاخیری و ردّ و بدلی کرده است، [4] قرآن مجید - ۲۷ (سوره النمل) ۴۰، [5] زبده بعدش +: غفر الله له، [6] زبده: تار، [7] زبده: لشکر کشتند کان [کشندگان]، [8] زبده بعدش +: متعلقان و بازماندگان او را جمع کرده حکومت بلخ، [9] زبده بعدش +: تا جبر کسر آن احوال کرد، [10] زبده: بدرش، [11] آ: برافراشت، [12] زبده (۳۰۶ الف): بلاد هندوستان، [13] زبده: که حاکم اکثر بلاد هندوستانست،

(۳۱۶ب) سکّه و خطبه[1] در ممالک هند از شهر قنوج تا حدود ملتان بنام او کنند[2] و با وجود آنحضرت برین نوع جرأت اقدام نمود[3]، و در وقتی که امیر بهلول برلاس و حسن اختاجی[4] یاغی شده قصد او کردند و اوگریخته صورت واقعه باز نمود[5] حضرت خاقان سعید ده هزار[6] سوار مقرر فرمود که بآنجا رفته شاهزاده را بمقرّ عزّ او رسانند و میرزا قید و بقوّت این خبر بر مخالفان مستولی شد[7] با این همه عواطف چون موکب ظفر شعار درگرمسیر و قندهار قشلاق فرمود و میرزا قید و جای خود گذاشته از شرایط خدمت تقاعد نمود[8] و مرحمت پادشاهانه فوجی نفرستاد که او را بالعنف آورند و روی از آن طرف تافته امراء را فرمود که بالو بلطف و مدارا معاش کنند و چون امین گردد او را بپایهٔ سریر اعلی برسانند، و چون
۱۰ شاهزاده بمجلس همایون رسید بعین عنایت ملحوظ شد چنانچه شرح این احوال بتفصیل و اجمال گفته شد[8]،

و شاهزاده چندگاه در دارالسلطنة هراة باحترام تمام گذرانید و چون طالع وارون و بخت نگون روزگار او را آشفته گردانید وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ[9]

---

[1] زبده — ، [2] رک به ص ۳۴۲، — در زبده بعدش +: خضرخان بیش بندگی حضرت عرضه داشت فرستاد و صورت حال باز نمود چنانچه آن حکایت بیشتر گذشته است و امیرزاده قید و با وجود آن در تربیت (کذا) و امتثال فرمان بندگی حضرت تقاعد و تانی مینمود و بندگی اظهار ان نمیکرد و او را درین معذور میداشت ،

[3] فقط ک: اختیاجی ، زبده مثل متن ، [4] زبده: بندگی حضرت فی الحال که شنید امیر نوشیروان برلاس و حسن اختاجی را با چند امیر دیگر و ده هزار — اما حسن اختاجی درین موضع بظاهر سهویست از مصنّف زبده ، رک به ص ۱۸۱، ۳۴۳ و ح ۴، [5] رک به ص ۳۴۱

[6] رک به ص ۳۵۹ ، [7] رک به ص ۳۶۷ ، [8] در زبده (۳۰۶ ب) گفته است که هر هفته بلکه هر روز بتربیت و در عنایت مجدّد مخصوص میشد ، [9] قرآن مجید سوره ۳۹ (الزمر) ۲۴

جمعی ملازمان فتنه‌جو تخیلاتِ سلطنت[۱] و تسویلاتِ شیطنت[۲] در خاطرِ شاهزاده نشانده او را بر آن داشتند تا بی موجبی شب دوشنبه نوزدهم رجب از ظاهر دار السلطنة عازم[۳] قندهار شد چه اعوان و انصار او در آن دیار بسیار بودند[۴] و هم در ساعت خبر بسمع اعلا رسید، آنحضرت[۵] میرزا بایسنغر را فرمود که با دلاورانِ پسندیده و دلاورانِ کاردیده بر باد پایان چون عمر شتابان بجانب ولایت هراة رود روان شدند[۶]، و امیر حسن صوفی ترخان و امیر فرمان شیخ[۷] و جمعی امرا بر اثر شاهزاده روان شدند، و میرزا قید[۸] و نیمشب[۹] بقریهٔ[۱۰] توران[۷] رسید، و بوته داروغهٔ[۸] او به شهر[۸] می آمد نوکران میرزا قید و خواستند که اسپان بوته را بگیرند[۹] نتوانستند، و مردم بوته دانستند که شاهزاده رو براهِ فرار بل ادبار نهاده، بوته بازگشته قاصدی ۱۰

---

[۱] فقط ب ـ، [۲] فقط ب ـ، [۳] زبده (۳۰۷ ل)، متوجه جانب کابل [شد] که اتباع و اشیاع او دران نواحی بودند، [۴] در زبده مضمون همین یک فقره را قریباً در دو صفحه بیان نموده و گفته که بادشاه چون از صورت واقعه اطلاع یافت میرزا بایسنغر را طلب فرمود "و مطارحه این معنی درمیان آمد، حاصل برین قرار گرفت" که از تغافل درین معنی فساد عظیم سرایت کند و شاهزاده ملالت و سآمت یکسو نهاده هم در شب با جمعی مردان گزیده بدان طرف که ایشان رفته بودند روانه شد و "شرط تفحص راه و تجسس احوال مرعی داشته" "بتعجیل هرچه تمامتر براند"، [۵] در زبده نام امیر موسی کمال و امیر علیکا هم مذکور است، و این که امرا "بر عقب یکدیگر متوجه آن طرف شدند"، [۶] زبده (۳۰۸ ل) : قید و تعجیل تمام از اول شب رانده بود نیم شب، [۷] زبده : بموضع یوران، [۸] ک: آن بشهر، آ و دیگر نسخ: او به شهر، در زبده صورت فقره : و بوته که داروغهٔ او به بود بهراة می آمد بدان موضع نزول کرده بود، [۹] زبده : و نوکران امیر بوته منع کرده اند و میان ایشان بجنگ رسیده و آن جماعت را معلوم شده است که ایشان گریخته می روند بوته از عقب ایشان تاخته و ایشان بتعجیل می تاختند و بوته سواری را پیش از خود باو بفرستاد [باو به فرستاد]،

چون باد باو به فرستاد[*] و شرح واقعه پیغام داد، میرزا قید و صباح بحوالی[1] او به[*] رسید[2]، وقوف[3] او بهیان دانست، مجال توقف نبود[*] بسرعت عزیمت نمود، خواجه[4] نظام الدین که ضابط ولایت ود با جمعی در عقب او روان شد و شاهزاده ساعت بساعت ایستاده جنگ می کرد تا جنگ کنان بمزرعهٔ ناب رسیدند[*]، میرزا[5] قید و در پناه دیواری[*] کمین کرد و چون نظام الدین شیرازی[6] و او بهیان ازو گذشتند میرزا قید و پریشان تاخت[7] و مجموع[8] را پریشان ساخت[*] و خواجه نظام الدین را زخمی سخت رسید، و میرزا قید و بقریهٔ شیرز[9] رفته مردم آنجا نیز آگاه بودند، ملک[9] قطب الدین سر راه گرفته[*] جنگ[10] مردانه کرد و بهلول را که پشت سپاه میرزا قید و بود بقتل آورد، و میرزا ابا بیسنغر چاشتگاه[11] بقصبهٔ او به رسید و زخمیان[12] مزرعهٔ ناب را دید[*]، با وجود شدت[13] گرما

۱ زبده: باوبه، ۲ آ ب: رسیده، اک: با مثل متن، ۳ زبده: چون مردم او به را خبر شده بود توقف نتوانست کرد، ۴ زبده: صاحب و صاحب زاده اعظم خواجه نظام الحق والدین که امیر (امر؟) تومان نواحي تعلق بدو داشت با مردم او بعضي پیاده بیرون آمدند و بر عقب ایشان روان می شدند تا بمزرعهٔ ناب رسیدند و دران محل دیواري بزرگ بود، که: سیاره، ا با ب ب: ستاده، آ اک: ایستاده، ۵ زبده (۳۰۸ ب): امیرزاده و بعضي نوکران در پس آن دیوار، ۶ زبده ــ، ۷ زبده: و از ایشان هیچکس چاره نداشت که ایشانرا بزخم تیز هزیمت کردند، ۸ اک: بشراز، ب ب: شیراز، ا با مثل متن، زبده: اسفرر، ۹ زبده: ملک عز الدین نبیره ملک محمد ملک عز الدین (کذا مکررا) با: اسفریان سر راه ایشان گرفته، ۱۰ ب ب: جنگ ها، ۱۱ زبده: چون آفتاب بلند شد، ۱۲ زبده: جماعتي که زخم خورده بودند رسیدند و صورت حال عرضه داشتند، ۱۳ دیگر نسخ مطلع و زبده: سورت،

وحرارت هوا نه از قوت[1] آنجماعه که فدائی شده اند در دل پاسی[2] و نه از عدت ایشان که بی باک گشته اند در خاطر هراسی[3] بیت

چو[4] رستم رخش را از صف برانگیخت   وزآن شورش چو دریا کف برانگیخت

و میرزا قیدو را در حوالی قریهٔ[5] سپرز*[6] زمانی توقف شده بود و منغلای میرزا ابابکر باو رسیده و پهلوان محمود دندانی[7] بهادری تمام نمود، و دشمنان را گجا در خیال میگشت که میرزا بایسنغر بنفس شریف باو رسد، ناگاه ماه رایت شاه از افق معرکه طالع شد و آفتاب (ورق ۳۱۷) طلعت عالم افروز از مشرق سعادت برآمد، میرزا قیدو متحیّر[9] گشته پیاده شده دست* به بند داد و گردن[10] بکمند* نهاد ع (۳۱۷ ر)

کجا روم که کمند تو میکشد بازم

و امیر فرمان شیخ اورا بسته پیش میرزا بایسنغر آورد ع

بقید شاه قید و شد مقیّد

باقی مخالفان جمعی در قید اسار گرفتار آمد و فوجی براه فرار رفتند،

10

---

[1] ک: فوت [عبارت زبده، اندیشه نکرد که این جماعت فدائی شده اند سر بکف ..... دارند]، [2] فقط آ: بولی، [3] زبده (۳۰۹ ر): باشي (کذا)، [4] بعدش در زبده افزوده است که بغیر لذت انتقام و غلبه بر دشمن "آب که بدرقهٔ غذاست نخورم و خواب که مایهٔ استراحت قوي [قوی] است مایل نشوم" ملازمان حضرت که این کلمات را شنیدند گفتند که ما همه بجان کوشیم، [5] در زبده مصراع اول موخر است بر ثانی، و ثانی این طور است:

بگفت این جواب دریا [وچو دریا ؟] کف برانگیخت

[6] اک: سیرز، ب: سبزوار، زبده: اسفر، [7] ک: ندانی، اک: وندانی، زبده: دندینے، [8] زبده: شاه زاده، [9] زبده: متحیّر و اسیر گشته و گمراه دل شکسته چون معلوم کرد که حضرت شاه زاده رسید طریق ادب و تواضع رعایت نموده پیاده شد و دست، [10] زبده (۳۱۰ ر): گردن بندگي،

و میرزا بایسنغر فرمود که کسی را زحمت ندهند غیر صدر جهان که محرک فتنه بود (و) بیاسا مخصوص گشت، و شاهزاده[1] مظفر و منصور معاودت نموده میرزا قیدو را مقید بخدمت حضرت خاقان سعید رسانید بیت

زهی سعادت و اقبال آنچنان پدری   که از مساعدت بخت آن پسر دارد

و حضرت اعلی شکر نعماء حق تعالی بجای آورد و در سیاست اصحاب جرایم بموجب مصلحت و مقتضی شریعت عمل نمود، و میرزا قیدو را در قلعهٔ اغتیار الدین حبس فرمود و جمعی که آثار شجاعت اظهار کرده بودند همه را رعایت و عنایت فرموده پایهٔ قدر شان از اقران گذرانید،

ذکر ولایات که بشاهزاده جلال [الدنیا و] الدین میرزا سیورغتمش برسم سیورغال مفوّض شد*

چون خاطر خطیر پادشاه گردون سریر را از جانب میرزا قیدو فراغت روی نمود ولایاتی که مفوّض بجانب او بود[2] بفرزند سعادت مند دُرّ صدف جلال و درّی فلک اقبال جلال الدّین میرزا سیورغتمش[3] برسم سیورغال عنایت فرمود، و تمام ولایات کابل و غزنین و قندهار و افغانستان با اعمال هند و سند که تعلق بمیرزا قیدو داشت مجموع آن ممالک را

---

[1] در زبده (۳۱۰ ب) گفته است که روز دیگر ردی بملازمت پدر آورد و چون بهراة رسید قیدو را مقید پیش حضرت سلطنت شعاری آورد، [2] زبده (۳۱۱ ب): ذکر تفویض حکومت کابل و غزنی و سند و هند با میرزاده سیورغتمیش نور قبره، — آنچه محدود است بقوسین از روی آ نوشته شد، [3] زبده +: بجملگی والي [حوالي] و نواحي و توابع و لواحق، [4] زبده: غیاث الحقّ والدّین،

بتصرف نوّاب فرزند دولتمند بازگذاشت و فرمود که چنانچه اقتضاءِ رای
رزین[1] و اهتدای عقلِ دوربینِ او باشد رعایتِ رعایا و حمایتِ برایا
که زادِ معاد و عتادِ یوم التّناد [ا]ست پیرایهٔ سیرت و سرمایهٔ سعادت سازد
و باخلایق که ودایع حضرت خالق اند طریق مرحمت و سبیلِ معدلت[2] مسلوک دارد
که ارحموا مَن فی الاَرض یرحمکم مَن فی السّماء و در حراست حدود[3] و بعد[4]
وکیاست احتیاط و سیاست بجای آورد و راهها از دزدان[5] و قطّاع الطّریق
پاک گرداند، و حفظ مسالک از لوازمِ ضبطِ ممالک داند، و در همه ابواب
لطفِ[6] مجاملت و حُسن معاملت رعایت نماید، و همگنان را بنظر عنایت ملاحظه فرماید
تا نام نیک ما را و او را حاصل آید، انشاء الله تعالی،

۱۰ و[7] پادشاه جم اقتدار چندان فرائدِ[8] فواید و دُررِ شاهوار در کنارِ خاطرِ او یادگار نهاد
که جوهر شناسِ عقل با کمال دانائی از معرفت قیمتِ آن قاصر آمد و ناطقهٔ سخن
سرای قلم با چندان جولان در میدانِ معانی و بیان از شرحِ فواید و منافعِ
آن عاجز شد،

شاهزاده چون دید که حضرتِ خاقان سعید جواهر الفاظ در سلک
عبارات انتظام داد و ابواب وصایا و نصایح بر روی [دولت[9]] او کشاد
روی تواضع و مسکنت بر خاک عجز نهاد و گفت که **بیت**

ای شهریارِ وقت و شهنشاهِ روزگار   جاوید باش در کنفِ لطفِ کردگار

---

[1] ک آ: زرین، زبده: متین (ازین روی اغلب است که مصنف مطلع رزین نوشته بود)،

[2] زبده: برونق عدل، [3] فقط آ: دود، [4] فقط آ: لطفت، زبده: طریق،

[5] مضمون عبارت آینده را تا "فرمان برم" (ص ۳۷۸ س ۳) در زبده ندارد، [6] ک: فرماید،

[7] فقط در ک ـــ،

بنده برین درگاه که مدار لطف و کرم و ملاذ سلاطین عالم است حلقهٔ بندگی در گوش و غاشیهٔ چاکری بر دوش دارد[1] بیت

برین آستان همچو خاک درم   کمربستهٔ حکم و فرمان برم

و شاهزادهٔ نامدار دُرهای شاهوار که پدر بزرگوار بر فرق روزگار او نثار [و ایثار][2] فرمود همه را بگوش هوش استماع نمود (۳۱۷ ب) و با مجموع خیل و حشم و عبید و خدم عازم آن ولایات شد، و اکابر آن ممالک در اقامت خدمت و مداومت ملازمت بر یکدیگر سبقت نمودند،

ذکر توجه حضرت[3] خاقان سعید بعزم زیارت مشهد مقدس منور معلاّ*

۱۰ سلطان عالیشان اوایل شعبان عزیمت زیارت سلطان خراسان بیت

علی ابن موسی رضا گوی و بس   که القاب یابد ز نامش[4] کمال*

فرمود و چون بآن مقام متبرک و مشهد مبارک رسید بشرایط[5] زیارت بجای آورده نذور[6] و صدقات مستحقان رسانید و[7] قندیلی سه هزار مثقال طلا که آنحضرت

---

۱ ک: دار، ۲ ک –، از روی آ نوشته شد، ۳ زبده: رایات حضرت سلطنت شعاری بطرف طوس و مشهد – با: مشهد مقدس علیه الصلوة والسلام (بجای مشهد مقدس منور معلآ)، اک: مشهد سلطان خراسان علیه الرحمة والغفران، آ ب –، ۴ زبده: از اسمش شرف، ۵ در زبده (۳۱۳ و) گفته است که در ۲ شعبان "هوا و زمین آن دیار" "بگرد مواکب و نعل مراکب مکلّل و محلّی گشت"، ۶ آ: نذور، زبده: نذورات اک، نذر ۷ زبده: از جمله صدقات،

بحسن ارادت ساخته و پرداخته فرمود که در گنبد سرفد آویختند و پیش ازین مهد علیا
گوهرشاد آغا مسجد جامعی در جوار قبهٔ حضرت امام علیه الصلوٰة والسلام[1]
بنا نهاده بود در غایت تکلّف و تزیین درین ایام نزدیک باتمام رسید و آن
عمارت بالطافت در نظر حضرت خاقان سعید بغایت مستحسن نمود، و آنحضرت
چهارباغی و سرائی در جانب شرقی مشهد طرح انداخته مکمل ساخت* که هرگاه
عزیمت زیارت مشهد نماید موکب همایون در آن باغ و سرا نزول فرمایند،
و آنحضرت از مشهد بطرف شهر طوس رفته و میامن آن مزارات بابرکات
دریافته بعزم معاودت بجانب دار السلطنهٔ هراة نهضت فرمود و غرّهٔ رمضان
در مستقر دولت فرود آمد،

ذکر احوال ولایات ماوراء النهر درین سال

۱۰

شاهزادهٔ جوان بخت زیبندهٔ تاج و تخت مغیث الدین[4] میرزا الغ بیگ
بادشاهی بود حکمت پژوه و شهریاری صاحب شکوه، در روزگار دولت و ایام
ایالت او رعیّت مملکت ماوراء النهر و ترکستان از ظلمات ظلم بسرچشمهٔ
آب حیاة عدل و احسان رسیدند و جمیع خلایق در حدایق امن و امان و چمن فراغت
و رفاهیت آرمیدند، در تربیت ارباب حقایق بر پادشاهان جهان سابق و فایق بود

---

۱ اک ئب : التحیة والسلام، ۱ب : السلام، ۲ زبده (۳۱۳ ا) بعدش + : وحضرت مهد اعلی ازا هنوز ندیده بود درین ایام بانجا در آمدند، وضع مسجد و عمارات آن در نظر مبارک بسندیده افتاد، وبجند عمارت دیگر در اطراف آن اشارت عالیه خلد الله تعالی ملکه و سلطانه نیز اشارت فرمود، خاصه باغی و سرائی بتکلف دران موضع تربیت [ترتیب] سازند، ۳ در زبده ابتدای این فصل از نزول امیرزاده در سمرقند (ص ۳۸۰ س ۱۰) است، ۴ ئب : الدولة والدین، اک : الملک والدنیا والدین، زبده (۳۱۳ ب) : الحق والدین،

و در تجدید معالم عدل و تاکید مراسم فضل جدّ بلیغ و سعی جمیل بوجهی نمود که انوارِ شواهد و آثارِ دلایلِ آن بر روی روزگار واضح و لایح خواهد بود بیت

درگهش کعبهٔ حاجات خلایق بودی   حضرتش[1] مجمع ارباب حقایق بودی

و ادب این تدوین آن بود که قلم فرخنده رقم هر جا بنام و القاب آن پادشاه عالیجناب رسد طناب سخن بجدّ[2] الطناب کشد اما چون در اوّل کتاب عذرِ آن خواسته نخواست که تجویز تغییر کند و چون حدیثِ انتخاب در بابِ بسط القاب گذارش یافت جواد خوش خرام قلم عنانِ سرانجام رقم بصوبِ حکایاتِ مرغوب و ضبطِ سخنانِ خوب خواهد تافت بیت

از صدای سخن خوب ندیدم خوشتر   یادگاری که درین گنبد دوّار بماند

۱۰ فی الجمله میرزا الغ بیگ اوایلِ محرّم[3] از یورتِ قشلاق بنواحی خجند بدارالسلطنهٔ سمرقند آمد چنانچه[4] گفته شد، و اوایلِ صفر لشکری که بجانبِ خوارزم بمددِ امیرشاهملک رفته بود مظفّر و منصور باز آمد، و در دهم صفر خبر وفات خان مغول رسید و در[5] ربیع الاوّل نوکر صدّیق[6] بهادر[7] از جانب کاشغر آمده عرضه داشت که اویس[8] اغلان* نقش جهانرا که خان جته بود بقتل آورده و در میان مغولان آشوب است بیت

چو در لشکر دشمن افتد خلاف   تو شمشیر خود را بمان در غلاف

میرزا الغ بیگ معتمدی[9] بتفحصِ احوالِ امرای مغول ارسال نمود[10] و جمعی مغولان* که در ارکِ سمرقند محبوس داشت اطلاق فرمود، و شاهزاده (ورق ۲۱۸) محمد جوکی (۳۱۸ و)

---

[1] فقط ک: حضرت، [2] ک: بجدّ، [3] زبده: محرم الحرام سنه احدی وعشرین وثمان مایه، [4] فقط آ: چنانکه — رک به ص ۳۵۳ س ۱۱ که در آنجا [احدی] عشرین باید خواند، [5] زبده: در سابع (بجای در)، [6] زبده — ، [7] زبده: ویس اغلان خان جته [جته]، [8] زبده (۱۸۱۲ و) خضر توجین را با جمعی، [9] زبده: و در جمادی الآخر سنه المذکور امرا مغول،

ماه رجب عازم ماوراء النهر شد و چون از جیحون عبور نمود میرزا الغ بیگ جمعی
امراء را برسم استقبال ارسال فرمود و برادران چون دو اختر سعد در برج
جهانداری قران کردند و چون دو گوهر عالم افروز در درج کامگاری قرین شد[۱]ند بیت

دو شهریار گزین و دو نامدار زرین[۲] دو[۳] اختیارِ زمان و دو افتخارِ زمین[۴]*

و میرزا جوکی در باغ دلگشا فرود آمد و[۵] میرزا الغ بیگ چند روز پیوسته شرایط
ضیافت بهر گونه لطافت بجا آورد و ساقیانِ ماه سیما و مطربانِ زهره نوا بادهای
گلرنگ با آوازِ عود و چنگ می پیمودند و عقل و هوش از جانِ بیدلان می ربودند ع

مطرب و ساقی صلای عیش و راه دل زدند*

درین اثنا معتمدی که بتفحص احوال مغولستان رفته بود باز آمده شرح پریشانی
آن دیار بعرض رسانید[۶] و میرزا الغ بیگ خاطر همایون از اطراف جمع ساخته ۱۰
میرزا محمد جوکی را انعام پادشاهانه فرمود و باتفاق عازم خراسان شدند، و منتصف
شهر شوال رایات خورشید سای و اعلام عالم آرای آن دو شاهزاده جهان بخش
آسمان رخش بیت

دو خورشید فلک قدر و دو جمشید همایون رخ
جوانمرد و جوان بخت و جوان عمر و جوان دولت

---

[۱] آ: شد، — در زبده گفته است که برادران در بیستم رجب بملاقات یکدیگر رسیدند، [۲] ک
آک: زرین، [۳] کذا فقط در ک، در آ و دیگر نسخ: دو افتخار زمین و دو اختیار زمان،
[۴] این زیادت است از صاحب مطلع، در زبده ندارد، [۵] ک: رسانیدند،
[در زبده گفته است که "جمعی" که جانب خول فرستاده بوده اند در اوایل شوال "باز
ماند (باز آمد؟) و از بادشاه حبه (جته)، ایلچیان آمدند و اظهار هوا خواهي و یکجهتي
نمودند"]

از سمرقند بیرون آمده[1] بیست و ششم شوال در زمان سعادت و اقبال بدار السلطنهٔ هراة رسیدند، و حضرت خاقان سعید که برسم قوشلامشی بولایهٔ فراه رفته بود چون[2] بدولت و سعادت معاودت فرمود شاهزادگان شرایط استقبال بجا آورده در رباط امیر داؤد شرف دستبوس دریافتند*، و آنحضرت دربارهٔ فرزند سعادتمند انواع نوازش و عنایت فرموده طوی های پادشاهانه ترتیب نمود و رخصت مراجعت ارزانی داشته[3] شاهزاده پنجم ذی الحجه بدار السلطنهٔ سمرقند رسید،

وقایع سنهٔ اثنتین[4] و عشرین و ثمانمائه

آمدن[5] ایلچیان خطای کرت ثالث*

سابقاً[6] در شهور سنهٔ عشرین مذکور شد که دایمنگ[7] خان پادشاه خطا[8] ایلچیان بدرگاه همایون فرستاد[9] و حضرت خاقان سعید اردشیر تواچی را

---

[1] در زبده افزوده که امیرزاده در ۷ شوال از آب جیحون عبور فرموده در جمعه ۲۶ شوال بهراة رسید،

[2] زبده (۳۱۴ ب): در روز وصول امیرزاده اعظم از اسفرار [اسفزار] روانه گشته بودند، حضرت امیرزاده از دار السلطنهٔ هراة استقبال ایشان نمودند تا برباط داود رفتند و انجا بشرف ملاقات رسیده در روز مراجعت نموده بدار السلطنت هراة نزول فرمودند، [3] در زبده گفته است که امیرزاده "در آخر ذی القعده عزیمت ماوراء النهر فرمود"، [4] ک: اثنین، [5] زبده: حکایات رسیدن ایلچیان از ختای، [6] رک به ص ۳۵۴، [7] زبده: دائمنك، [8] زبده: ختائی، [9] زبده +: و مکتوبات و بیلاکات رسانیده،

همراه ایلچیان روان فرمود درین ایام اردشیر باز آمده احوال[1] آن ولایت و رسیدن ایلچیان بموقف عرض رسانید، و آخر رمضان ایلچیان پی[2] ماچین وخان ماچین[3] بهراة آمدند و پیشکش و بیلاک و مکتوب گذرانیدند، و مکتوب پادشاه خطا بقاعدهٔ ایشان نقل کرده شد،

طریق خطاییان آنست که در مکتوب نام پادشاه در[4] اول سطر نویسند وسطرها[5] بمقداری[6] اندک ازان فروتر گیرند، وهر جا در اثناء مکتوب بنام خدای تعالی رسند بانجا که رسیده باشد گذارند و باز نام[7] الله تعالی از اول سطر گیرند، واگر چنانچه بذکر پادشاه رسید همین طریقه مسلوک[8] دارند، واین مکتوب که درین تاریخ فرستادند بهمان طریق لفظاً باللفظ[9] نوشته شد،

صورت[9] مکتوب خطا بلا تغییر*

۱۰

دایمنگ پادشاه معظم نامه[10] ارسال میفرماید به
شاه رخ سلطان ما تأمل میکنیم
خداوند تعالی دانا و عاقل و کامل بیافرید او را تا مملکت اسلام

ے[1] در زبده از "احوال" تا "بهراة آمدند" را ندارد، بظاهر متن این نسخهٔ زبده درین موضع ناقص است،

ے[2] بب: بی ماچین وخان ماچین، با: پیماچین وخان ماچین، اک: بی ماچین، آ: تی ماچین و خان ماچین، ے[3] با، بب زبده: بر، اک مثل متن، ے[4] زبده (ص ۳۱۵ ل): سطرها دیگر بمقدار، ے[5] زبده: سطر بانجا، ے[6] زبده: بنام، ے[7] زبده: رعایت کند [کنند] تا مکتوب باخر رسید، ے[8] با، بب، اک، زبده: بلفظ، ے[9] زبده: سواد مکتوب با — سواد این مکتوب در زبده مطابق است با مطلع وجز بعض اختلافات قراءت چندان تفاوت ندارد، البته درکتابت "قاعدهٔ خطا را" عموماً در زبده ملحوظ نداشته است، ے[10] زبده: نامه،

(۳۱۸ ب) ضبط کند[1]، سبب آن مردمان آن مملکت ۱ دولتمند گشته اند
سلطان روشن رای و دانا و کامل وخردمند[2] واز همه* اسلامیان
عالی تر[3]* و بامر
خداوند تعالی تعظیم واطاعت بجا آورده ودر کار[4] او عزت
داشت نمود[5] که موافق تائید آسمانیست، ما پیشتر ازین ایلچیان
امیر سرای[6] لیدا* با جمعهم فرستادیم بنزدیک
سلطان رسیده اند، با داب رسوم اکرام واعزاز
بسیار فرموده اند، لیدا[7] او جمعهم بمراجعت رسیدند (و) عرض نمودند،
بر ما همه روشن ومعلوم گشت، وایلچیان بیگ[8] بوقا وغیره بلیدا*
۱۰ واجمعهم با هم[9] برای بدآیا* شیر واسپان تاری ویوزان وچیزهای دیگر فرستادند
همه[10] بدین درگاه رسانیدند، ما همه را نظر کردیم صدق (و)[11] محبت
ظاهر گردانیده اند، ما بغایت شاکر[12] گشتیم، دیار مغرب که جای اسلام
است از قدیم دانایان وصالحان هیچکس از
سلطان عالی تر نبوده باشد، ومردمان آن مملکت را نیک می تواند
امان وتسکین دادن[13] که بروفق رضای
حق است، جل جلاله، چگونه

---

[1] زبده: گرداند، [2] زبده: خردمندتر، [3] زبده: عالی تر بوده، [4] فقط ک —، زبده مثل متن، [5] زبده: نموده، [6] آ با ا ک: سرایلیدا، ب: سرای لید، زبده (۳۱۵ ب): للا، [7] فقط ب: لید، زبده: للا، [8] با ا ک آ: بیک بوقا غیره بلید، ب: بیک بوقا غیر بلید، زبده: دولان وغیره بلیدا، [9] زبده: برایا وهدایا، [10] زبده —، [11] از زبده، [12] زبده: شاد، [13] فقط ب: داد، زبده مثل متن،

خداوند تعالی راضی و خشنود نباشد، مردانه[1] مردان با همدیگر بدوستی
بوده‌اند، دل بدل چو[2] آیینه* باشد اگرچه بُعدِ مسافت باشد
گو مباد در نظر، سنّی همّت و مروّت از همه چیز عزیزترست لیک در تبع[3]
آن نیز[4] چیزی* عزیز شود، اکنون علی الخصوص لیدا[5] و جانکقو[6] با جمعهم با
ایلچیان بیگ[7] بوقا و غیره را باهم[8] فرستاده شد که نزدیک سلطان هدایا
سونکقوران[9] هفت دستست که برسانند، این سونکقوران[10] را ما بدست
خود پرانیده ایم و نیز هدایا کمخا[11] مع غیرهم فرستاده شد، سونکقوران[12] اگرچه
در مملکت چین مانمی باشد لکن علی[13] الدوام* از اطراف دیار[14] برای تحفه
می آرند بسبب[15] آن کمی نیست، در آن جای شما کم یاب بوده است،
خاصانه ارسال داشته شد تا مقابل همت عالی
سلطان قرمجی[16] باشد، اگرچه اشیا کمینه است لیکن حوصلهٔ[17] محبّت ما باشد
بقبول سلطان وصول یابد من بعد می باید که صدق محبّت زیاده شود
و ایلچیان و تاجران پیوسته آمد شد کنند و منقطع نباشد تا مردمان همه
بدولت اَمن[18] و امان و رفاهیت* باشند، البتّه

---

[1] با: مردانهٔ، زبده مثل متن، [2] فقط ک: جو آیند، زبده: جوانبه، [3] ک: طبع، بب: تتبع، با: تبع، اک: تبغ، زبده: در تبغ، [4] زبده: چیز نیز، [5] بب مثل ک، زبده: لیدا، [6] بب: جانکقوا، با: جالمقو، اک: جان کرتو، زبده: جانکفو، [7] زبده: تنک، [8] زبده ـــ، [9] در اینجا و در سطور آینده، آ: سونکعوران، با: سونکقوران، بب و اک مثل متن، [10] زبده: شنقوران، زبده (۳۱۶ و): همه شونکقوران، [11] زبده: کمختاها، [12] زبده: شونکقار، [13] زبده: علی المرام، [14] زبده: دریا، [15] زبده: سبب، [16] اک با: قرمجی، آ: قرمچی، بب یک سطر حذف کرده از قرمچی تا سلطان (س [12])، زبده: قرمچی، [17] زبده: صلهٔ محبت زیاده شود، [18] زبده: و امن و امان براحت و رفاهیت،

خداوند تعالی لطف و مرحمت زیادت گرداند، اینست که اعلام کرده شد، تمت،

(۳۱۹ ل) و مکاتیب ایشان هر کرّت که پیش حضرت[1] (ورق ۳۱۹) سلطان آفاق* آورده اند سه مکتوب بوده و در هر یکتوبی سه نوع خط، یکی باین خطّ مشهور که این سواد نوشته شد[2]* بعبارت فارسی، و دیگری بخط مغولی[3] که* خط ایغور انست بزبان ترکی، و دیگری بخطّ خطائی[4] و زبان اهل خطای، مضمون هر سه خط یکی، و[5] مکتوب دیگر هر چه فرستاده بودند* از جانوران و تقوزات[6] و هدایا[7] دران مکتوب مفصّل ساخته همچنین بهر سه زبان و هر سه خط[8] و[9] یک مکتوب بمثال خط راه هم بهمین طریق بهر سه زبان* و هر سه خط، و تاریخ ماه و سال از ابتدای حکومت آن پادشاه نوشته باشد ع

۱۰ زبینسان بود حکایت و خطّ خطا[10] بیان

ذکر تزویج میرزا محمد جوکی بهادر با مهر نگار آغا[11] دختر پادشاه مغولستان

در آن زمان که شمع جهان پادشاه مغولستان پسر خضر خواجه خان دعوت حق را اجابت کرده و برادرش محمد خان بسلطنت الوس مقرر شد ایلچیان پیش حضرت خاقان سعید فرستاده اظهار انقیاد[12] کرد، آنحضرت امیر حسن کارا که

---

[1] آ ب، با: حضرت سلطنت، زبده: حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه، [2] زبده، بنشته اند، [3] زبده ب، [4] زبده: ختائیی، [5] زبده: و مکتوب دیگر که هر نوع فرستاده بودند، [6] ک آ: تغوزات، [7] زبده +: از تنسوقات، [8] زبده: خط و تاریخ، [9] فقط آ ب، زبده: و یک مکتوب دیگر بر مثال الخ، [10] با: ختائیان، [11] زبده: خانیکه، [12] زبده +: و یکجهتی و اتحاد،

بآداب رسالت آراسته بود و چند کرت در زمان حضرت صاحبقران بمغولستان رفته مصاحب ایلچیان روان فرمود[1] و اتقند ابفرموده تنا کحوا تو الله دا تکاثروا نمود و از برای فرزند سعادتمند بیت

نخلِ باغِ پادشاهی دُرّدرجِ سلطنت مطلعِ نورِ الهی آفتابِ دین و داد

اعنی[2] میرزا محمد جوکی بهادر کریمهٔ از خاندانِ سلطنت و دودمانِ خانیّت[3] خواستگاری نمود، محمد خان[4] بغایت شادمان گشته قراینِ محبت با وسائلِ قرابت دست درهم داد، و مهد علیا مهر نگار آغا[5] دختر شمع جهان نبیرهٔ پادشاه خضر خواجه که درمیان[6] کرام بنات و ابکار مخدرات چشم و چراغِ دودمانِ سلطنت و فروغِ خاندانِ خانیّت بود، جمعی[7] ارکانِ دولت همراه ساخته با تجمّل هرچه تمامتر از مغولستان روان فرمود، و هودج عصمت پناهش بیست و پنجم رمضان بظاهر دارالسلطنت هراة رسید و شرایطِ استقبال بجای آورده مهد علیا گوهرشاد آغا طویهای پادشاهانه ترتیب نمود و فرمود که در باغ زاغان مجلسی نمودار روضهٔ رضوان به گلرخانِ ختن و چینِ آرایش و تزیین یافت و خرگاهها و سایه بانها سر بسپهر[8] افراشته در میان النگ خرگاهی بزرگ فلک پیکر گردون منظر و شادروانِ کیوان محل بفرُوش و اوانی خسروانی آراستند و محل و مقام هر یک از خواتین[9] [و کلبن] اغول[10] معین گشت، شاه زادگان

---

[1] زبده (۳۱۶ ب)، بیش سلاطین بزرگ بسفارت رفته و شناخته حضرت پادشاهان شده و مصاحب ایلچیان ایشان روانه فرمود، [2] باب آ زبده: تکثروا، [3] آ — ، [4] ک: خوان، [5] زبده (۳۱۷ ب): خانیکه، [6] زبده: از (بجای درمیان)، [7] زبده: جمعی از، [8] فقط ک: بسر، زبده (۳۱۸ ل): بعیوق، [9] فقط ک — ، [10] ک: کلبن، با و زبده: کلبن، [11] زبده: اغرال،

وامراء وارکانِ دولت وایلچیانِ اطرافِ مملکت راساوری مقرّرشده، یساولان براسپان[۱] خاص نشستند وبه تیر یاسال راست[۲] کردند، و در[۳] خوبترین طالعی وبهترین ساعتی کواکب ازبرج شرف تافته وقمر در طربخانهٔ ثور شرف یافته کارتزوتج پرداختند* وماه منوّر راقرین آفتاب اَنوَر ساختند وجواهر ولآلی برسر نیرّین افشاندند وزهرهٔ دولت راپهلوی مشتری سعادت نشاندند وسروچمن خلافت وغنچهٔ باغ خانیت رابآیین شرعِ نبوی وقوانینِ دینِ مصطفوی صلّی الله علیه وآله وسلّم* دست بیکدگر دادند **بیت**

دو اختر براوجِ سعادت نشان نمودند برتخت شاهی قران

یکی مهر برج سپهرِ جلال دگر گوهر درجِ حسن وجمال

۱۰ حُسن جشن ازنیکویانِ سروقد گلنارخد وشاهدانِ ماه پیکر جوزاکمر بوستانی بود پُرگل ونسرین[۴] وآسمانی نمود پُر زهره وپروین **بیت**

همه شکرلب وبادام چشم وپسته دهن بنفشه زلف وسمن[۵] روی ونسترن[۶]* رُخسار

(۳۱۹ ب) | مجلسِ انس وخرّمی بسانِ بهشت برین آرایش یافت وآفتابِ عیش وعشرت براطرافِ مملکت تافت، ساقیانِ ماه منظر جامِ جان[۷] پرور* بمشتاقان رسانیدند ومطربانِ شیرین لقانوای روح فزا ازمزهر زهره میگذرانیدند، مطربانِ شکّرین انفاس[۸] ازهرگونه قول زهره راشرمنده درقانون مزهر ساختند

وچون ایّامِ جشنِ همایون بانجام رسید حضرت خاقان سعید جمعی راکه ملازم هوودج مهدعالیه آمده بودند انعام تمام فرمود وشاهزادگان وآغایان وارکانِ دولت

۱ـ آ ونسخ دیگر: جنیبتهاء، زبده: خیتهای، ۲ـ زبده: وباساق مینمودند، ۳ـ زبده ـــ، ۴ـ ک: انوار، ۵ـ فقط ورک، ۶ـ زبده: سمن عارضین وگل، باآبب: سمن روی ونسترین، اک: سمن روی ونسترن، ۷ـ فقط آ: جهان پرور، ۸ـ فقط بب: گفتار،

چند روز طویها کردند، و فرستادگان محمد خان آخر شوال اجازت مراجعت یافته عازم مغولستان شدند، و آنحضرت تابستان در حدود باد غیس ییلاق فرموده[1] باارکان دولت مشورت نموده عزیمت یورش آذربایجان تصمیم یافت،

احوال ممالک ماوراء النهر درین سال

دراوائل این سال هفتم ماه محرّم مکرّم بانوی عظمی و خاتون کبری آقا بیگم[2] دختر میرزا محمّد سلطان که حرم محترم میرزا الغ بیگ گورگان بود بدار الجنان رحلت نمود، و در گنبد مدرسهٔ والدش مدفون شد، و میرزا الغ بیگ[3] باوجود کمال وقار بی صبر و قرار شده قطرات عبرات بر صفحهٔ رخساری ریخت و هر نفس از آه و فغان شعلهای آتش می انگیخت بیت

شد گرم دمش چون نفس کورهٔ آتش   شد تنگ دلش چون دهن کوزهٔ سیماب ۱۰

عاقبت دست وقار در دامن اصطبار زده وهان گوهر نثار بآیهٔ کریمهٔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ گشاده و ترویح روح او را صدقات بمستحقان داد و رسم آش و اطعام و ختمات کلام ملک علّام بجای آورد[4]،

و ابو اللیث از جانب اندگان آمده بعرض رسانید که پسر شیر بهرام از جته[5] گریخته بکاشغر آمد و جمعی دیگر متعاقب می رسند، و در سلخ ربیع الآخر براق اغلان از الوس اوزبک روگردان شده التجا بآستان میرزا الغ بیگ گورگان

---

[1] زبده (۳۱۹ ل): فرمودند، درین اثنا جیزی چند از ممالک آذربیجان و عراق رسید که باعث شد بر حرکت همیون بدان جانب،
[2] بب: اکابیکم، اک: اکابیکی، زبده: اقا بیگی که والده خانزاده (کذا)،
[3] زبده: امیرزاده،
[4] زبده —،
[5] ک: جتة،

آورد وشرف دست بوس یافته[1] بعنایت مخصوص شد ودر سلک شاهزادگان[2] منتظم گشت وچند گاه در سمرقند بوده ومیرزا الغ بیگ براق پادشاهانه فرموده اجازت مراجعت یافت،[3] واواخر ماه رجب از کاشغر خبر آمد[4] که دختر امیر خدای داد قصد پادشاه[5] کرده میان مغولان[6] بلقاق است[7]، ودر آخر همین ماه[8] ایلچیان خطا که اردشیر تواچی همراه ایشان آمده بود[9] بسمرقند رسیدند[10] وپیشکشهای خاصهٔ میرزا الغ بیگ گذرانیدند[10] وشاهزاده ایشان[11] را طوی خوراند[11] غرهٔ شعبان بجانب خراسان فرستاد[11] وسخن آمدن ایشان بخراسان مشروح معروض گشت[12]،

ومیرزا الغ بیگ اوایل شعبان عزم[13] یورش تغماق[13] فرمود وامیر اسکندر رهند وبوقا[14] را در سمرقند تعیین نمود واز باغ دلکشا[15] بقرابلاق[16] رفته وآنجا نوکران امیر خداداد[17] از جانب مغول آمده شرف زمین بوس یافتند[18] وروز دیگر

۱ از اینجا تا "مراجعت یافت" (س ۳) در زبده ندارد، ۲ بعدش با +: وجوچنان، بب: وجوچنا، اک: جون نخشیان (برای جوجین یا چوچن رک به لغات نوائیه ص ۲۹۲ بذیل جوجی) ۳ زبده (۳۱۹ ب): درثانی عشر رجب المرجب نوکر صدیق از کاشغر آمد واخبار کرد، ۴ زبده: پادشاه ختا، ۵ زبده: ایشان، ۶ زبده: یلغان واقع شده، (امارک باللغات النوائیه بذیل بولغاغ)، ۷ زبده: ودر سابع [سابع] عشرین رجب، ۸ زبده +: وازختای بجانب خراسان معاودت نموده بودند، ۹ زبده: وبعد از دو سه روز ۱۰ با: بب آ: گذرانید، اک مثل متن، ۱۱ زبده: درغرهٔ شعبان ایشان را طوی داد وبجانب خراسان روان کرد، ۱۲ رک بر ص ۳۸۳، ۱۳ زبده (۳۱۹ ب): عزیمت جانب تغماق، ۱۴ فقط بب: بقا، زبده مثل متن، ۱۵ زبده +: سوار گشته، ۱۶ زبده: بولان، ۱۷ زبده: خدایداد، ۱۸ زبده: ودر عاشر شعبان بظاهر ویراق فرود آمدند ونوکران اشروان (کذا) بخشی ازجته آمد،

نوکر صدر اسلام[1] مصاحب اسلام تواچی از طرف جته[2] رسیده اسپان پیشکش
بعرض رسانیدند، وجناب[3] میرزا الغ بیگ* برگذر چناس[4] از آب خجند گذشته، حسن کا
در خدمت مهد علیا مهر نگار خانیکه[5] که شرح آوردن او بخراسان مذکور شد[6] رسید
ومیرزا الغ بیگ جهة رعایت ثمرهٔ شجرهٔ خانی* سوار شده اورا بآیین وترتیب گذرانید،
واز[7] تاشکند کوچ فرموده نزدیک بورلاق فرود آمد*، وآنجا شخصی بال هو[8] نام
از جانب اوزبک گریخته آمد وخبر پریشانی[9] اوزبکیان آورد، وبازرگانی[10] هم
از آن طرف رسیده موافق خبر سابق گفت، میرزا الغ بیگ
عزیمت معاودت نمود[11] وامیر ارسلان[12] خواجه ترخان (ورق ۳۲۰) وامیر (۳۲۰ ر)
یادگار فتان[13] را رعایت واجازت[14] فرمود وجمعی سروار مقدمهم محمود ترخان را
بطرف کاشغر روان ساخت ودر آن صحرای[15] دلکشا شکار انداخت* وببیست ۱۰
وهفتم رمضان از آب سیحون عبور نموده دوم شوال بسعادت واقبال در سمرقند

---

۱ آ: الاسلام، زبده مثل متن، ۲ فقط ک: جتہ، زبده: جتا، ۳ زبده: در رابع عشر امیرزاده،
۴ آ: حناس، ب آ: حیناس، ب ب: حنیاس، اک: حبنناس، زبده: حساس ـــ برای چناس رک به
لیستر ینج ص ۲۸۴، ۵ زبده: در جنب [دختر] شاه جهان بسر [شمع جهان نبیرهٔ] خضر خواجه اغلان که بادشاه ممالک
مغول بود وحرم محترم [میرزا محمد جوکی بهادر] امیرزاده مغیث الحق (و) الدین الغ بیک کورکان جهت رعایت
وتفقد مهر نگار خانیکه، ۶ رک به ص ۳۸۷، ۷ زبده: ودر نوزدهم شعبان باولنک تاشکند
فرود آمد وبعد از سه روز باواز [کذا] نزول فرمود سلطان ترخان را با جمعی از امرا ولشکریان جهت توقف در
تاشکند فرود آمد تعیین کرد ودر رابع عشرین بفرق [بیوروت؟] اردو تالش قریب قریهٔ [لو] لاق فرود آمدند
۸ آ: مال هو، اک: بالهو، تا ب ب مثل متن، زبده: بالهو، ۹ زبده: متفرق شدن، ۱۰ زبده: بازارکانان،
۱۱ زبده (۳۲۰ ب) +: وازبوروت اردو باش بیشتر رفت، ۱۲ فقط ک: اسلان، ۱۳ زبده: قبان،
۱۴ زبده: اجازت معاودت بولایت خویش، ۱۵ زبده: صحاری عزیمت شکار فرموده در عاشر رمضان قمرقه درهم آورد،

بی مانند نزول اجلال فرمود، و ایلچیان خطای که از خراسان بازگشته بودند ایشان را طوی داد و قاصد همراه ایشان بجانب خطای فرستاد، و آخر شوال عازم بخارا شده اکابر آنجا شرائط استقبال بجای آوردند، و چهارم ذیقعده در ارک بخارا فرود آمد و دیگر روز بقریه، اردوکجن[1] رفته نوکران امیرشاهملک از جانب خوارزم رسیدند و جانوران پیشکش بعرض رسانیدند، و شاهزاده دهم ذیقعده بمدرسه[2] که معمار همت عالی او ساخته بود در درون بخارا در آمد* و طلبهٔ علم (و) ارباب استحقاق را انعام نموده رعایت فرمود و عازم سمرقند شده در قریهٔ کوفین[3] امراء که بجانب کاشغر رفته بودند باز آمده درین منزل بموکب همایون پیوستند، و بیست و سیم ذی الحجه[4] بدار السلطنت سمرقند فرود آمد،

ذکر احوال فارس و عراقین و آذربایجان درین سال[5]

۱۰

درین سال مملکت فارس بحسن معدلت و یمن مرحمت شاهزادهٔ عالی جناب مفسر سر وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا[6] و مدبر بر وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا اِبْرَاهِيمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ[7] بیت

خاطر عاطرش مفسر سر ظاهر طاهرش مدبر بر

معز الدنیا و الدین ابو الفتح میرزا ابراهیم سلطان در غایت رفاهیت و

---

[1] ب: اردوکجنی، اک: با مثل متن، زبده: اردوی کجن،
[2] زبده ر (۳۲۱ ل): درنفس بخارا بمدرسه عالیه که هم از آنحضرت نزول فرمود،
[3] بقول صاحب زبده امیرزاده در رابع عشر «بکوفر» فرود آمد و دران منزل خرم پنج شش روز توقف نمود و در ۲۰ ذی قعده از انجا سوار شده — برای کفین رک به ترکستان ص ۱۲۷،
[4] زبده —،
[5] این فصل را در زبده ندارد،
[6] قرآن مجید ۴ (النساء): ۱۲۵،
[7] قرآن مجید ۶ (الانعام): ۸۳،

وکمالِ جمعیّت بود و همچنین دارالامان اصفهان بعدل و احسانِ امیرزاده رستم معمور و آبادان امّا ولایاتِ عراق عرب و بعضی از عراق عجم و ممالکِ آذربایجان از جور و طغیان امیر قرایوسف ترکمان ویران و رعایا از ظلم و بیداد در فریاد و افغان[1] بودند، همه کس روی نیاز بر زمین داشته و دستِ دعا بآسمان برافراشته بیت

در همه ملکِ آنطرف بود ز جورِ ترکمان — روی نیاز بر زمین دستِ دعا بر آسمان

وقایعِ سنه ثلاث و عشرین

ذکر[2] نهضتِ حضرتِ خاقان سعید بجانبِ مرو*

چون سلطان هفت اقلیم گردون رایتِ همایون برافراخت و آفتابِ عالم آرا سایهٔ سعادت بربیتِ شرف انداخت و غزالهٔ سپهر از آبگیرِ حوت میلِ چراگاهِ حمل نمود و قوی نامیه در اطرافِ صحرا و بساتین عمّالِ سبزهٔ و ریاحین را عمل فرمود بیت 10

شاهِ انجم چو مشرّف کند ایوانِ حمل — عاملِ نامیه را باز فرستد بعمل

حضرت خاقان سعید بطریق قوشلامشی عازم ولایت مرو شد و چندگاه دران فضای دلکشا بجانور پرانیدن و یوز دوانیدن نشاط و انبساط نمود، و باز[3] چون تیر از شصت[4] شاه جهانگیر پرواز میکرد و بانسرِ طائر سپهر از میشد و از آوازِ جلاجل کوه و صحرا پُر صدا ابلیسانت و برخم شهپر مرغ تیز پر از بالای گردون بزیر می انداخت

[1] آ: فغان، [2] زبده (۳۲۱ ا): ذکر قوشلامشی در رفتن بباد غیس، [3] ک: بار، [4] دیگر نسخ: شست،

ویوز از شرهٔ دیدنِ نخجیر همه تن چون پروین چشم گشته بود و از خون شکاری چشم او چون دیدهٔ کبک کوهساری چشمهٔ خون می نمود، و چند روزی چون بعیش وخرمی گذرانید عنانِ سمندِ جهان پیمای بصوب ییلاق جانفزای بادغیس معطوف گردانید و از آنجا عزم دار السلطنهٔ هراة نمود و عزیمت یورش آذربایجان مصمم فرمود،

(۳۲۰ ب) ذکرِ یورش عراق و آذربایجان و فتحِ آن ممالک بعونِ ملکِ مستعان

حضرت ایزد متعال تعالی شانه، تاج دولت و اقبال سعادتمندی را کرامت فرماید که بهمت عالی نهمت تقویت دین مبین و تمشیت شرع سید المرسلین نماید، و سریر سلطنت و جهانداری مسند دولتمندی تواند بود که انوار آفتاب عدلِ او
۱۰ در اطراف عالم آثار ید بیضا نمود، و چون حضرت خاقان سعید از بدایات احوال تا نهایات سلطنت و جلال طریقهٔ مسلوک داشت و ضمیر منیر همه عمر برین شیوه گماشت لاجرم عنایت الٰهی بحکم[1] اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا در هر کتی فتحی و برکتی تیسری می گردانید[2]، و فیض فضل نامتناهی بموجب[3] وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا از هر طرف بشارت نصرت و ظفر بمسامع جهانیان می رسانید، هر روز قواعد دولت استحکام دیگر می یافت و هر زمان معاقد سلطنت استقرار دیگر میگرفت، سرادق اقبال سر بذروهٔ فلک الافلاک رسانیده و شادروان آمال ظلالِ جلال از ایوان کیوان گذرانیده بیت

---

[1] قرآن مجید ۴۸ (الفتح) : ۱، [2] زبده (۳۲۲ ب) : در عقب هر نهضتی و عقب حرکتی فتحی و برکتی دیگر میسر و مقرر میگرداند [3] قرآن مجید ۴۸ (الفتح) : ۳، [4] ک : گذرانید، ب : گذرانیده بود، آ : مثل متن

خاقان اکبر گز قدر دادش قضا درع ظفر یک میخ در عرش بر کمر نه چرخ بنا داشته

و از شواهد این مقال و دلایل این احوال فتح ممالک عراق و آذربایجانست که چون رایات ظفر آیات متوجه آن ولایات شد نصرت و ظفر با حسن صُور و الیسر وُجوه میسّر گشت ،

و باعث برین عزیمت آن بود که آنحضرت نوکری صدیق[1] نام بجانب امیر قرا یوسف ارسال نمود و پیغام فرمود که امیر[2] یوسف باید که براه موافقت* آید و از طریق فساد بشیوهٔ صلاح و سداد گراید[3] ، و صدیق مضمون رسالت به ادا رسانیده ، امیر قرا یوسف امارات عصیان ظاهر گردانید و صدیق باز آمده مصدوقهٔ آنچه مشاهده نموده بود عرضه داشت و گفت امیر قرا یوسف سودای[4] ارتقای مدارج سلطنت و تمنّای (اعتلای) معارج دولت* در خیال دارد و خود را دران مملکت سلطانی باستقلال می شمارد ، امرای اطرافِ او امرِ اورا مطیع اند و فرمانِ او دران ممالک مطاع است ، حصون حصین ساخته و قلاعِ متین پرداخته ، رسوم شرعیّه مختلّ و بقاعِ[5] خیر* بی رونق و معطّل ، ایّام و لیالی بفسق و فجور میگذراند و خیالِ استقلال دماغ اورا مخبّط می گرداند ، چون شرحِ این احوال بمسامعِ جلال رسید و[6] ازان زمان که سلطان سعید شهید معزّ الدین میرزا میرانشاه گورکان را در ممالک آذربایجان آن واقعهٔ هائله روی نمود

۱۰

---

۱ زبده (۳۲۲ ب) ، صدیق ، ۲ زبده : امیر یوسف بی واسطه تنازع و تخاصم که داعیه گفت و گوی است از سر مخالفت با قاعدهٔ موافقت ، ۳ زبده + : تا بدان وسیله مواد عیش مهیّا [مهنّا ؟] از شوایب کدورت صافی گذراند [گرداند ؟] ، ۴ زبده ، سودای ارتقای مدارج سروری و معارج مهتری — کلمهٔ "اعتلا" از روی آ ثبت شد ، ۵ زبده (۳۲۳ ا) : مساجد و رباع خیر ، ۶ رک به ص ۴۴۲ بعد که قریبا همین مضمون را در آن موضع آورده است ،

همیشه همت عالی نهمت حضرت خاقان سعید بر انتقام مخالفان و اخراج
آن ممالک از قبضهٔ تصرف متغلبان[۱] مصروف بود فاما بسبب[۲] موانع که
در اطراف ممالک محروسه واقع می شد عزیمت آن طرف در عقده توقف
می ماند*، درین ولا چون بعنایت یزدانی و تائید آسمانی از حدود خطای
تا نواحی[۳] عراق عرب و آذربایجان و از اقصای ترکستان تا پایان هندوستان*
در قبضهٔ اقتدار قرار یافت انوار عزایم پادشاهانه که قرین قضاء و قدر
و همنشین فتح و ظفر است بر تسخیر عراق عرب و مملکت آذربایجان تافت بیت

خطهٔ ایران و توران چون سلیمان زمان	یافت در زیر نگین آمد خطاب از آسمان
کین زمان شمشیر کین بر فرق ترکان آزمای	در دیار ترکمان فی ترک مان فی ترکمان

(۳۲۱ و) ۱۰ (ورق ۳۲۱) و فرمان همایون نفاذ یافت که امرای تواچی ساثات لشکرها[۴]
باز طلبند[۵] و سپاه از مواضع در جنبش آمده بمیعاد مقرر[۶] لا یستأخرون عنه ساعة
بمحل معین جمع آیند، و در وجه مواجب و مرسومات مالی موفور و نقدی
بی حساب برسم الکلکا[۷] عنایت فرمود و ترتیب مصالح مجادله و مقاتله و اسباب
استعداد محاربه تعیین نمود، و سی هزار دست جیبای مکمل در جیبا خانهٔ همایون
موجود بود[۸] ده هزار دیگر بران افزوده حکم فرمود که هنگام یورش مبارک مرتب سازند*،

---

[۱] با آ ب: متقلبان، [۲] زبده (۳۲۳ ب): بسبب موانعی که در اطراف ممالک بسبب اختلاف سران سپاه وروی [دو ؟] هوائی ارکان و اعیان مملکت بوقوع [نه] بپیوست، [۳] زبده: تا اقصای هند، [۴] زبده: لشکرهای قدیم و جدید، [۵] زبده +: و هر کس را از امرآء صده و هزاره که مردم او بتمام حاضر نبودند از بها (؟). بلیغ کردند و باحضار لشکرها مثال همیون بنفاذ انجامیده، [۶] آ اک و زبده (۳۲۴ ب) +: ولا یستقدمون، [۷] لغات نوائیه: اولکا لکا، زبده: اولکلکا، [۸] با آ: و ده هزار الخ، فقط ب: و ده هزار بار الخ، زبده: زرادخانها خانها (مکرر) بتعجیل ده هزار دست دیگر روز یورش را ترتیب دهند،

ودر ممالک محروسه از اقصای کاشغر[1] و ترکستان و ماوراء النهر و خراسان و زابل
[و کابل[2]] و سیستان و کرمان و فارس و خوزستان و اصفهان و ری و مازندران
بهر ولایت بهر آلت از تیر و کمان و تیغ و سنان و خنجر و سپر و باقی اسلحهٔ دیگر که
سپاهی را بآن حاجت افتد از اموال ممالک بقیمت وقت گرفته به معسکر همایون
رسانند، و ایلچیان جهة سرانجام این مهام باطراف ولایات رفتند، و میرزا
الغ بیگ بموجب فرمان بضبط مملکت ماوراء النهر و ترکستان و مغولستان
معین شد و ده هزار سوار از لشکرهای آن دیار مقرر شد که درین یورش
حاضر شوند، و میرزا سیورغتمش در ولایت گرمسیر و قندهار و کابل و غزنین
تا نواحی هندوستان فرمان روان بود[3] و بضبط آن حدود قیام نمود، و امیر[4] سید احمد
ترخان* بحکومت خراسان مقرر شد، ۱۰

و حضرت خاقان سعید پانزدهم[5] شعبان* در دار السلطنة هراة از باغ زاغان
نهضت فرمود و در النگ کول ماغان[6] نزول فرمود و بسبب حرارت هوا و جمع
آمدن لشکرها چند روز دران منزل متوقف بود، و نوئین[7] اعظم[8] امیر شاهملک[9]
از جانب خوارزم باردوی اعلا آمد و باتفاق امیر حسن صوفی ترخان بطریق منغلای
روان شدند[10]، و موکب ظفر نشان چهارم[11] رمضان که نیر اعظم

---

[1] در زبده 'کاشغر' را ندارد و 'هندوستان' را دارد، [2] فقط ک ب، [3] در زبده گفته است که امیرزاده سیورغتمش را ببلاد مذکوره مقرر فرمود که ازان دیار برخیز[د] خبردار بوده آن طرف را محافظت نماید، [4] زبده: امیرزاده اعظم اعدل امیر سید احمد ترخان طاب ثراه، [5] زبده: روز دوشنبه پانزدهم شعبان سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه، [6] ب آ ک: باغان، زبده مثل متن (ماغان)، [7] ک: توئین، آ: نوئین، ب: نوبین، زبده مثل متن، [8] زبده: اعظم اعدل غیاث الحق والدین، [9] زبده +: بهادر طیب الله ثراه، [10] زبده (۳۲۵ ل) +: وباقی عساکری که در خوارزم و آن نواحی بودند مقرر گردانید که در حدود مازندران باردوی همیون ملحق کردند، [11] در زبده گفته است که این روز روز جمعه بود،

سایه بر برج میزان افگنده بود از کول ماغان[1] کوچ فرموده[2]، و از تمام ممالک محروسه سوی[3] ماوراء النهر* پانزده هزار سوار و پیاده از اکابر و اشراف و سپاهیان[4] با سردار تازیک برسم نامبردار تعیین شد که* ملازم اُردوی همایون باشند غیر لشکرهای مقرّری ولایات، و[5] دوازدهم ماه* بتربت متبرک جام رسیده شرایط زیارت آن فرخنده مقام بجای آورد[6]، و هژدهم ماه رباط دیزباد مخیّم اردوی همایون شد*،

و آنحضرت در جلگای نشاپور بهوای صید و نشاط شکار فرمود و بر اسپ سپهر سیر هلال نعل چون خورشید بر سبز خنگ فلک سوار شد **بیت**

بنیکوئی چو تذرو بفرّخی چو همای   برهبری چو پلنگ و بسرکشی چو عقاب

و هر طرف که بر اثر شکار می تاخت بنشان نعل آتش فشان روی زمین پُر ماه

۱۰ و پر ستاره می ساخت **بیت**

پُر ماه و پُر ستاره شود هر زمان زمین   زان شانزده ستاره که بر چار[7] ماه اوست

سگان تازی از حرص شکاری چون باد آتش پای گشته مانند سیل زمین پیمای شدند،

---

[1] ب : ملغ، با : باعان، اک : باغان، زبده : ماغان، [2] زبده : بسر پل قوشنج [فوشنج] نزول فرمود، روز دیگر بمرغزار ده زان فرود آمد در یکشنبه بنوی و دوشنبه بکوسیه [بکوسویه] سه شنبه برود جغجران جهارشنبه بساری قش جام [جام] نزول کرد در [والصواب : دو] روز دران محل توقف نمود، [3] زبده : سوی ماوراء النهر و ترکستان [4] زبده : سپاهیان نام بردار تازیک مردم با استعداد پانزده هزار سوار و پیاده معین گردانیدند، [5] زبده : و روز شنبه دوازدهم، [6] زبده + یکشنبه بمرغزار خرگرد و دوشنبه باندراسه سه شنبه بمخالف سرا جهارشنبه بفرهاد جرد پنجشنبه بشوارب روز جمعه بدرود [بدیزباد] رسید — دیزباد در ک آ و ب، با : دیرباد، اک : درزیاد (برای دیه باد یا دیزباد رک به لیسترینج ص ۳۸۸، نزهه ۱۷۴)، [7] هر یعنی رونده راه، رک به فرهنگ انندراج ۱ : ۱۲۵ عمود ۲ س ۱، ش ک : جاه، با اک آ : جار — چار ماه کنایه از چهار نعل که بر نعلی چار میخ دارد، مارک به فرهنگ انندراج ۱ : ۸۶۰ عمود ۳ که "چار شش ستاره" دارد بجای "شانزده ستاره"،

و یوزان کاری جهان فراخ بر وحوش و سباع چون دیدهٔ مور و چشم مار تنگ ساختند،
و موکب منصور ببیست[۱] و نهم[*] رمضان شکارکنان از نشاپور عبور نمود و میرزا بایسنغر
با امرای تومان[۲*] در مقدمه روان شد[۳]، و ببیست[۴] و نهم ماه قصبهٔ بحر آباد (۳۲۱ ب)
معسکر همایون گشته رشک تختگاه کیقباد آمد، و جناب خلافت مآب بسعادت
زیارت حضرت قدوة المشایخ اعتضاد المحققین شیخ سعد الدین الحموئی[۵] قدس سره استسعاد
یافته[*] شرایط[۶] عید صیام دران فرخنده مقام بتقدیم رسانید، و ششم شوال بدولت و اقبال
سایه بان عظمت و جلال در مرغزار خرقان باز کشیده شرف مزار بزرگوار حضرت شیخ
ابو الحسن خرقانی قدس سره دریافت، و هفتم ماه بزیارت سلطان العارفین شیخ ابو یزید
رحمة الله علیه فرموده وظیفه نیازمندی بظهور آورد، و عاشر شوال بظاهر دامغان نزول
فرمود و چند زنجیر فیل که پیشتر در مازندران می بود هر یک بضخامت کوهی مهیب و بدرشتی هیکل 10
طودی عظیم آراسته ببرگستوانهای[۷] ذیال[۸] و اسلحه بی مثال بیت

همه ژنده فیلان گردون شکوه به تندی چو دریا بهیکل چو کوه

---

۱ ک: دیده، تصحیح از روی نسخ دیگر، ۲ زبده: بیکشنبه بیستم؛ ۳ زبده: با جمعی از امرای تومنات؛ ۴ زبده (۳۲۶ الف) +: و لشکرهای خراسان باردوی همایون ملحق شد و رایات همایون جهارشنبه بیست و سیم از بلده همیون کوچ فرموده به بنج کرده فرود آمد و بنجشنبه با یدلان روز جمعه بجدود جهان وارعمان (کذا) بود آمدند و شنبه بقریه روهن و یکشنبه بقاسمی و دوشنبه بگریزه، ۵ زبده: روز سه شنبه بقریه بحر آباد زیارت شیخ سعد الحق والدین دریافته — برای بحر آباد رک به زبده ص ۱۴۴، اس ۱۳، ک: الحموئی (بجای الحموئی)، آ با: الحموی، ب: الحموي، اک: حمویی زبده (ص ۱۴۴، س ۱۴: حمویی) — برای سعد الدین محمد بن المؤید الحموئی م ۶۵۰ھ رک به نفحات الانس طبع کلکته ص ۴۹۲؛ ۶ زبده: سلخ رمضان بجوزاشاه نزول فرموده در غرهٔ شوال قریه برفسان و در دوم بجاجرم و سیوم بسر چشمه و چهارم بر نوآباد و پنجم بقریه مقر ششم بزیارت شیخ ابو الحسن خرقانی رفتند و زیارت دریافته بمرغزار خرقان فرود آمدند جهارشنبه بمزار متبرک سلطان [العارفین] ابو یزید بسطامی قدس سره رسید و وظیفهٔ اخلاص و شرط زیارت تقدیم رسانیده روز بنجشنبه بجوریان و جمعه بمهمان دوست دوشنبه بظاهر بلدهٔ دامغان نزول فرمود، ۷ فقط آ: ببرگستونها، ۸ آ: دیال، ب: دبال، اک مثل متن،

بالشکرهای خوارزم ونسا وباورد وسملقان[۱] وجرمقان[۲] وجرجان[۳] و مازندران
باردوی همایون ملحق شدند[۴]، وچهاردهم ماه چتر ثریا مقام چون بدر تمام از
افق ولایت سمنان برآمد وشرط زیارت شیخ ربانی رکن الدین علاء الدوله سمنانی
قدس الله سره[۵] بجا آورد، ودران مقام لشکرهای سیستان[۶] وفراه وقهستان
ونواحی گرمسیر وقندهار و هزارهٔ آقا[۷] وغزنی وکابل[۸] ضمیمهٔ سپاه ظفرپناه شدند،
[۹]ودر مرحلهٔ باغ امیر اعظم الیاس خواجه بالشکرها وسرداران بلدهٔ قم وکاشان
شرف بساطبوس یافته بیستم شوال ازدرهٔ نمک گذشتند وبحدود ری درآمده[*]
نزدیک ورامین[۱۰] فرود آمدند، ودرآن منزل شاهزادهٔ عالیجناب میرزا ابراهیم
سلطان باسپاهی بیقیاس ازجانب دار الملک فارس رسید وبعنایت
۱۰ وعاطفت مشرف گردید ومیرزا رستم بهادر بالشکر فراوان ازطرف اصفهان

---

۱ ک تا: سلمقان، آ ب اک مثل متن، ۲ اک ب ب —، ۳ در زبده (۳۲۶ ب)
فقط "عساکر مازندران" دارد (بجای لشکرهای خوارزم .... ومازندران)، ومنازل مابعد را تا
سمنان این طور شمرده است: روز یکشنبه یازدهم شوال ازبلدهٔ دامغان کوچ فرموده بشهاب اباد
دوشنبه بریوند وچهارشنبه بسمنان رسید، ۴ آ ب: روحه، — در زبده ذکر این زیارت
نیست، ۵ در زبده سمنان (بجای سیستان)، ۶ زبده: هزار خفر (بجای
هزارهٔ آقا)، ۷ زبده +: وآن نواحی، ۸ زبده: از سمنان کوچ فرموده روز پنجشنبه بسرخه وجمعه
باب باریک شنبه بدیه نمک ویکشنبه بعراداان فرود آمدند، رور [روز] دیگر بمحل باغ امیر الیاس خواجه بهادر عمت معدلته
بالشکرهای خاصته ونام برادران [برداران] قم وکاشان شرف دستبوس یافته سه شنبه سی ام شوال از دره نمک
گذشته وبحدودی [بحدود ری] درآمدند روز دیگر بموضع ما — قریب بورامین سرابرده همایون بازکشیدند،
— رک به نزهه ص ۳، اس ۱۵ ابرای محله باغ که همان خوار ری است، (برای دیه نمک رک به نزهه ص ۱۴۳
س ۱۵)، ۹ فقط ک: وارمین،

وامیر قنا شیرین و امیر چقماق از صوب یزد و کرمان بجلگاء[1] ملک ری درآمده بارودی اعلا پیوستند بیت

درآمد دران دشت لشکر چنان · که در جنبش آمد زمین و زمان*

سپاهی چو مور و ملخ بی شمار · دلیران جنگی و مردان کار

لشکری که حد و آن و رنگار خانهٔ خیال نمی گنجید و قوت وهم سپاهی آن سپاه را بمیزان فهم نمی تواند سنجید[2]، امرای تواچی چند روز احتیاط سان لشکرها کرده دویست هزار سوار در شمار آمد[3] و مفصل بموقف عرض رسید و امیر معصوم[4] جاگیر* از قلعهٔ شهریار متوجه زمین بوس گشته در سلک خدام انتظام یافت و چند روز موکب همایون در حدود ری توقف نمود و بتدبیر یاسامیشی[5] اشتغال فرمود،

وازان طرف امیر قرا یوسف در مقام تصلف و جلادت بود و در طریق شجاعت راه مبارزت می پیمود و ترکمانان دعوی مقابله و آهنگ مقاتله داشتند و نقش محاربه و قتال بر لوح خیال می نگاشتند، هرچند در برابر لشکر منصور عجز و قصور و ضعف و فتور او ظاهر بود اما اصحاب رای و فرهنگ و فارسان میدان جنگ را درین قضیه محل تفکر و مقام تحیر بود و هر کسی را در آیینهٔ خاطر صورتی روی می نمود و خواطر پریشان، و از عاقبت حال که معلوم نبود همه کس هراسان، چه امیر[6] قرا یوسف با نام بهادری استعداد تمام ۱۰

---

[1] زبده (۳۲۷ الف) : بصحاری و برادری [براری] [2] زبده ــ ، [3] درزبده افزوده است که " درحدود ری چند روز [روز] بجهت تدبیر و ترتیب علف و علوفه لشکریان توقف شد "

[4] در زبده (۳۲۷ ب) گفته است که دویست هزار سوار جمع گشت " چنانکه سپاهی ایشان صد تومان بود "

[5] زبده : معصوم بن جانگیر، [6] یاسامیشی مبنی ترتیب لشکر است ، [7] زبده (۳۲۸ الف) : امیر یوسف مدتهاست که با نام بهادری استعداد تمام حاصل کرده است شب و روز هرگز آلت محاربه از خود جدا نکرده "

حاصل داشت و با وجود کمال شجاعت آلات حرب همه روز با او بود[1] و سپاهش
را اسپان آسوده[2]، و لشکرِ (ورق ۳۲۲ ل) منصور از راه دور آمده و اسپان (۳۲۲ ل)
ضعیف شده[3] و با این همه فصل زمستان قریب، و صورت فتح و ظفر پیش مردم
کم خطر بدیع و غریب[4]، امّا جمعی که نصرت ایزدی را بکرّات قرین رایاتِ
ظفر آیات دیده بودند و بیقین دانسته که آنحضرت مؤیّد من عند الله است دل
بر جای داشته دغدغه بخاطر ایشان نمیرسید،

و پیشتر امیر اعظم غیاث الدین شاهملک از پیش خود نوکری پاینده نام
بجانب امیر قرا یوسف فرستاده بود و نصیحت عاقلانه فرموده مضمون آنکه خردمند
از کاری که عاقبت آن وخیم و خاتمت آن ذمیم[5] باشد باید که احتراز نماید اگر
۱۰ پیش ازین حرکتی که موجب خلاف بود سهواً و عمداً واقع شد مضیٰ ما مضیٰ،
امروز صلاح درانست که باعتذار پیش آید و از ترک جنگ با آنحضرت
ننگی بنام او عاید نخواهد شد، باید که سخن نیک خواهان شنیده ولایت سلطانیه
و قزوین[6] را بدیوان اعلا گذارد تا حضرت خاقان سعید ممالک آذربایجان
و بغداد تا دیار شام و روم برو مسلّم دارد، امیر قرا یوسف بقوّت شجاعت نه
چنان مغرور بود که نصیحت و موعظت اصلاح او توان نمود، فرستاده را
در تبریز حبس فرمود و از اطراف ولایات آذربایجان و بغداد و ارّان
و موغان [و ضمایم ما] و توابع آن لشکر فراوان و سپاه گران جمع آورده هرچه

---

[1] زبده: تازی، [2] زبده: وفصل زمستان اگر آید برابر یکدیگر بنشینند و سرما زیادت شود و علفه و علوفه
متعذّر گردد عاقبت آن بجه [بچه؟] ادا کند، صورت فتح آن پیش اوهام و خاطر [خواطر؟] بعضی غریب و بعید
می نمود، [3] ک: وبیم، ب: دمیم، آ اک مثل متن، زبده: زمیم، [4] فقط ب
(درین موضع و در سطور آینده): غزنین، [5] فقط آ ــ، [6] فقط در ک ــ،

ورضرانه داشت برایشان تفرقه کرد و حضرت خاقان سعید بیت

شه دادگر دادر دین پناه   چو دانست کاراست دشمن سپاه

از سر نیاز و اخلاص در مناجات حضرت بی نیاز بنده نواز چاره ساز میگفت[۱] :
اگر عنایت تو بدرقهٔ طریق ظفر نباشد لشکر و عدّت عالمی هیچ است و اگر هدایت تو
درین طریق رفیق نگردد در راه فتح و نصرت پیچ در پیچ[۲] بیت

ای همه هستی ز تو پیدا شده   خاک ضعیف از تو توانا شده
از پی[۳] تست* این همه امید و بیم   هم تو ببخشای و ببخش ای کریم
چارهٔ ما ساز که بی یاوریم   گر تو برانی بکه رو آوریم

ای دست اوهام از دامن ادراک کمالت کوتاه! و ای پیر صائب تدبیر عقل
در بیابان عرفانت سرگشته و گم کرده راه! کدام دل که در قبضهٔ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ   ۱۰
بی چاره نیست و کدام جان[۴] که بتیغ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیدُ پاره پاره نیست ما
گرچه صاحب تاج و تختیم لازمهٔ ما درماندگی و بندگیست و اگرچه خداوند اقبال
و بختیم صفت ما بیچارگی و سرافگندگیست بیت

خداوندا همه سرگشتگانیم   اگرچه مالک ملک[۵] جهانیم
ز سر تا پا همه هیچیم در هیچ   ز پا تا سر همه پیچیم در پیچ
همه بیچاره ایم و مانده برجای   برین بیچارگی ما بخشای

بعد از استخاره و مناجات و رفع حاجات بحضرت رفیع الدرجات روی عجز
بر خاک تضرع نهاد و از صمیم دل و صدق نیّت از حضرت عزت فتح و نصرت
مسألت نمود و از سروش غیب نوید اجابت شنود و فرمان فرمود که حفّاظ و قرّا

---

[۱] مضمون این مناجات را تا «ببخشای» س ۱۶ در زبده ندارد ، [۲] آ + : است ، [۳] ک
بی تواست ، [۴] فقط آ : دل ، [۵] فقط ک : ملک و ،

که ملازم پایهٔ سریر اعلا بودند دوازده[1] هزار سوار سورهٔ فتح ختم فرمودند[2] و حضرت خاقان سعید از سر ثبات قلب ع

ثابت و پایدار همچون کوه

پای عزم در رکاب عالم ستانی آورد و بدست حزم عنان جهانگشائی گرفته بضبط لشکر اشتغال نمود و تقدیر که[3] یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ عبارت از آنست ابواب سعادت بر روی دولت آنحضرت بخوبتر وجهی می گشود بیت

با تو عهد فلک آنست که هر کس که گشد | از تو سر زود نهد پیش تو بر خاک جبین

(۳۲۲ ب) آنحضرت امیر یوسفخواجه[4] را با هزار سوار نامدار[5] بجانب قزوین فرستاد و قاسم[6] نوکر امیر قرا یوسف قزوین را گذاشته[*] روی بسلطانیه نهاد و امیر یوسفخواجه ۱۰ اهالی قزوین را ایمن[7] ساخته وعده داد[*] و اکابر آنجا بدرگاه عالمپناه شتافته و شرف دستبوس یافته فرمان همایون نافذ شد که لشکریان بقزوین زوند

---

[1] زبده (۳۲۹ ا) : درروز پنجشنبه هفتم ذی القعده بدین نیت دوازده هزار بار سوره الفتح بخواندند، — (نقط آ نیز "دوازده هزار بار" دارد بجای دوازده هزار)، [2] درحاشیه آ افزوده است : مطلب مهم، [3] پیش ازین درزبده افزوده است ،

از اثر قرب و خبر فتح مبین (کذا ناقصا) سد الحمد که اقبال و ظفر گشت قرین

[4] زبده (۳۲۹ ب) + : بن امیر شیخ علی بهادر ، [5] زبده : گزیده بطریقه خبری (بجای نامدار) [6] زبده : قاسم بن کورجید (کذا)، که از قبل امیر یوسف حاکم ولایت قزوین بود با جمعی از تراکمه که دران حدود بودند ، [7] آ : استمالت داده ایمن ساخت' باب اک : ایمن ساخته استمالت داد ، زبده : ایمن گردانید ایشان را بمرحمت و عنایت بندگی حضرت امیدوار ساخته ،

[1] تعرّض نرسانند*، و از آنجانب چون قاسم بسلطانیه گریخت و امیر جهانشاه
پسر امیر قرا یوسف که حاکم سلطانیه بود خبر[2] شنود بجمع ذخیره و حرب اهتمام تمام فرمود*
و فرمود که کاه و هیمه رعایا بقلعه آورند و ترا کمه بدین بهانه سلطانیه را
غارت کردند و درهای سراها و تختهای دوکانها بجهت چپر[3] بستن بقلعه کشیدند[4]،
و هر که استعدادی داشت بقلعه درآمده باقی رعیت بجانب[5] طارمین و گیلانات
رفتند و ترکمانان مستعد[6] جنگ و قتال و حرب و جدال شدند بیت

برآراسته مردم ترکمان   بتیغ و سنان و بتیر و کمان

ذکر وفات امیر قرا یوسف کینه پرور[7] و رسیدن آن خبر بخاقان هفت کشور

حضرت خاقان سعید بر مهمّی که مطمح نظر همّت عالی می ساخت و پرتو
10 ضمیر خورشید تاثیر بر آن می انداخت امارات مَنْ صَحَّحَ العَزمَ سَاعَدَهُ التَّوفِيقُ[8]
روی می نمود و دلایل هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ
روشن و پیدا[9] بود بیت

فلک در طاعت درگاه او احرام بربسته   ملک دست دعا بهر فتوح شاه بگشاده

دلیل صدق این مقدمه آنست که چون رایات آفتاب اشراق سایهٔ همایون

---

[1] زبده: و مردم قزوین و توابع را کسی زحمتی نرساند، [2] زبده: نواب او آنگاه باز که خبر توجه عساکر منصوره نصرهم الله تعالی می شنیدند بجمع ذخیره قلعه و استعداد حرب اهتمام تمام می نمودند، [3] ب: جبر، با: چر، ک، زبده (۳۳۰ الف): جبر، [4] زبده + : و دیوار فصیل و بالای قلعه و دروازه‌ها بتمام خبر [چپرها] بستند، [5] ک: بجای، [6] ک: مستعد، [7] فقط در ک، [8] زبده: العزیمة ساعدته، [9] ک: بیدار،

بر ممالک عراق انداخت و عرصهٔ آن ملک را بظلال مواکب و نعال مراکب مکلّل و مهلّل ساخت و دران ایام امیرزاده جهانشاه قلعهٔ سلطانیه را استحکام می داد ناگاه قاصدی از طرف تبریز رسید و خبر خیر رسانید که قرایوسف در حوالی اوجان جان بحق تسلیم کرد و بهزار درد و داغ جهان را وداع فرموده وزراکه چون سیماب در اضطراب آمده و سراسیمه شده قلعهٔ[1] سلطانیه را ریختند و بجانب تبریز گریختند واز ین جانب قلاق بصوب قزوین رفته بود* یازدهم ذی قعدهٔ[2] در مقام آق خواجه باردوی همایون آمده و خبر وفات امیر قرایوسف آورد و همان روز قاضی[3] سلطانیه مرتضای اعظم سید شهاب الدین عبدالله[4]* بدرگاه جهان پناه آمد و همین خبر بسمع اعلی اسمعه الله المبشائر رسانید

۱۰ و وقوع واقعه محقق [شد[5]] بیت

بی دردِ سرِ نیزه و آمد شدِ پیکان

آن فتح که مفتاحِ امان بود بر آمد*

آری حق سبحانه جناب شاهرخی را مظفر و منصور آفریده بود که بی آسیبِ حرب و تحمّل طعن و ضرب صورتِ فتح بوجهی چنین خوب روی نمود و آنحضرت

---

[1] زبده (۳۳۰ب): واز ذخایر (کذا) ونفایس [نفایسی] که در قلعه بود انچه توانستند بار کردند وقلعه را باز گذاشتند بتعجیل هرچه تمامتر بجانب آذربایجان گریختند چون این صورت دست داد شخصی بجانب قزوین تاخته — با آ ب، گذاشتند (بجای ریختند)، آک: گذاشته، ب: غروین (بجای قزوین)، ا — : در رساله فضل الله خان قولاق وقُلاغ بمعنی گوش است وبظاهر درین موضع بمعنی مخبر است، [2] زبده + : سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه، [3] زبده: قاضی سید عبدالله — آ: مرتضی اعظم (بجای مرتضای اعظم)، [4] فقط ورک ندارد، [5] با آ ب —،

این معنی را از نتایج لطف یزدانی شناخت که همای سعادت آسمانی سایهٔ نصرت و ظفر بر چتر آفتاب پیکر آنحضرت انداخت و انوار نصر الله عزیزاً[1] از جبین انصار آنحضرت طالع شد و آثار فتحاً مبیناً[2] طراز رایات همایون آمد بیت

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بر عَلَمِ خسرو مشرق ببین

موکب جهانگشائی[3] و عنان آسمان سای بجانب سلطانیه روان شد و شهزادهٔ جوان بخت میرزا بایسنغر بفرمان خاقان ظفر شعار برسم ایلغار عازم دار الملک تبریز گشت و امیر[4] علاء الدین علیکه کوکلتاش و خواجه[5] قطب الدین محمد مشرف سمنانی برای ضبط اموال و جهات دیوانی در رکاب شاهزادهٔ عالیجناب متوجه شدند و شاهزاده (ورق ۳۲۳ ل) ظفر نشان میرزا ابراهیم سلطان بالشکرهای فارس از راه سجاس[6] بجانب مراغه رفت و رایات نصرت آیات چهاردهم[7] ذی قعده بصاین قلعه رسیده پانزدهم[8] ظاهر سلطانیه معسکر همایون مقرر شد، و رعایا[9] بعد از رفتن امیرزاده جهانشاه بقلعه برده بودند آنحضرت ترحم نمود، رعایا را که زیر دستِ عنا و پایمال بلا گشته بودند فرمود که چندان

(۳۲۳ ل)
۱۰

۱ـ۲ آ: نصر عزیز، زبده (۳۳۱ ل): نصرت عزیز، ۲ـ آ و زبده: فتح مبین، ۳ـ ک: جهانشای، ـــ صورت فقره در زبده: رایات جهانگشای ببهار کی و طالع فرخنده عنان آسمان سای بطرف سلطانیه منعطف گردانید، ۴ـ زبده (۳۳۱ ب): امیرزاده امیر، ۵ـ صاحب زاده محمد مشرف، ۶ـ ک تا ب: سجاس، آ: سنجاس، ۷ـ زبده: روز پنجشنبه، ۸ـ زبده: در روز جمعه پانزدهم ذی قعده، ۹ـ زبده بعدش +: جهانشاه و ترکمانان قلعه را بطرح ریخته بودند و رفته مردم شهر خانها (؟) خود باز گذاشته پناه بقلعه برده،

در قلعه توقف نمایند که تمام لشکر گذرد و بعد از ان بیرون آمده شهر و بازار آبادان کنند، و امیر موسی را بضبط قلعه و محافظت رعیت باز داشت، و از سلطانیه کوچ فرموده بیست و هشتم ماه باردبیل رسید[1] و زیارت شیخ المشایخ شیخ صفی الدین قدس سره دریافته ببرکت صحبت شیخ علاء الدین خواجه علی سلمه الله استسعاد یافت[2] و براه موغان هشتم ذی الحجه[3] از آب ارس عبور نمود و نهم ماه در قراباغ اران بیورت قشلاق نزول اجلال فرمود* بیت

بهر مقام که اعلام او قرار گرفت — معین و حافظ او بود ایزد متعال

واشراف از اطراف و اکناف روی بدرگاه جهان پناه آوردند،

---

[1] زبده (۳۳۲ ب): روز یکشنبه از سلطانیه کوچ فرمود بسر پیل فرود آمد و از آنجا دوشنبه بریحانه، روز سه شنبه بوده جی (کذا) و چهارشنبه بسرحم [بسرچم، رک به نزهه ص ۱۸۲ س ۱۹] روز جمعه از قول فرج، چهارشنبه باب گره ادرون گذشته روز سه شنبه بمیانه رسید، یکشنبه بصباهک، دوشنبه بکرم، روز سه شنبه بقلعه فرخ، چهارشنبه باب کرم فرود آمدند [بعدش گفته است که حضرت سلطنت شعاری با وجود ازدحام شواغل سلطنت از رعایت زهاد و عباد غافل نشود] در روز پنجشنبه ذی قعده سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه ببلده اردبیل رسیده،

[2] فقط اب: علی (بجای علاء)، زبده: وی را "سلطان المتقین دلیل السالکین المهتدی الی سبیل النجات المرتقی الی الدرجات" خوانده است. بظاهر ولیست خواجه علی بن شیخ صدر الدین بن شیخ صفی اردبیلی که در رجب سنه ۸۳۰ فوت کرد، رک به J.R.A.S. برای جولائی سنه ۱۹۲۱ ع ص ۴۰۷،

[3] زبده (۳۳۳ ا): روز جمعه برباط و شنبه ببلده سو و یکشنبه باغر رباط و دوشنبه ببلهان و (؟) و دو [سه] شنبه بجویان قردغی، روز دیگر بنعمت اباد و روز جمعه هشتم ذی الحجه از آب ارس عبور فرموده در شنبه نهم در قراباغ بیورت قشلاق سراپرده عظمت باز کشیدند،

ذکر عاقبت[1] احوال امیر قرا یوسف

امیر قرا یوسف چند سال بدولت و اقبال در ممالک آذربایجان کامگار
و کامران بود و تسخیر ولایات دیار بکر و عراق عرب و بعضی عراق عجم نموده ضبط
آن حدود میفرمود، درین اثنا چون از عزیمت اردوی اعلا خبر یافت
نور رایش در ظلمات حیرت فتاده خضر تدبیرش در وادی حیرت راه صواب
گم کرد و با خواص خود مشورت نموده رای بر آن قرار گرفت که لشکرها جمع آورده
در برابر صف آرائی کرده بیت

تا[2] قبضهٔ شمشیر[3] که پالاید خون یا[4] آتش اقبال که بالا گیرد

واز اطراف ممالک آذربایجان و اران و موغان و دیار بکر و عراق عرب لشکر بسیار
جمع آورد و در ولایت تبریز لشکر پیاده که هرگز معهود نبود طلب نمود و این بدعت 10
رو مبارک نیامد و از تبریز بیرون آمده سپاهی عرض داد چون ذرات آفتاب
فراوان و چون قطرات سحاب بی پایان بیت[5]

همه بهرام طبع و کیوان هوش همه پولاد ترک و آهن پوش

همه جوانان نو[6] خاسته* و سراسر بزره و جوشن و تیغ و سنان آراسته غافل از انکه بیت

هر کرا بخت رهبری نکند کوشش و جهد یاوری نکند

درین ولا قرا یوسف را عرض مرضی طاری شد و بیم[7] عظیم در صمیم ضمیر[8] او جای[9] گیر شد*

---

[1] فقط در آ مکرر است، [2] آ ب: یا، اک و زبده (۳۳۳ب) مثل متن،
[3] ب اک آ زبده: تا، [4] اک آ: دولت، [5] بعدش در زبده + :

لشکری بحر موج سیل شکوه ؛ ثابت و پایدار همچون کوه

[6] ک: نوخواسته، [7] زبده (۳۳۴ ا): رعبی، [8] زبده: سینه، [9] آ: جاگیر گشت،

از کرده پشیمان و از گفته هراسان بود اما با وجود ندامت جلادت می نمود ولاف قتال وجدال می زد و دعوی سرکشی و استقلال میکرد قطعه[۱]

بساط حکومت بگسترده بود ‌ ‌ ولی مهل و فرصت ندادش حیات

چنین طرفه منصوبه دست داد ‌ ‌ ز یکسوی شه رخ دگر سوی مات

تا بحکم تقدیر ربانی و امضاء قضای آسمانی دنیای فانی را وداع کرده بسرای جاودانی رحلت نمود[۲] و پنجشنبه هفتم ذی قعده[۲] ازین سرای سپنج و منزل عنا و رنج بدار القرار رفت، جماعت ترا کمه متفرق شده بتجهیز و تکفین او نپرداختند و او را درهمان خرگاه که وفات یافته بود انداختند و هر یک بطرفی رفته کار خود می ساختند، امیر[۳] قرا که مقدم امرا بود[۴] با قدم پاشا[۴] که محبوب[۵] ترین[۵] خواتین او بود خواستند که یکی از

۱۰ فرزندان امیر یوسف را بپادشاهی بردارند و باقی پیش او جمع آیند، از فرزندان کسی حاضر نبود، امیر شاه محمد در بغداد بود | و امیر اسکندر در کرکوک[۶]

(۳۲۳ ب)

[۷] و امیر اسپند بعبد الجوز[۸]] و امیر جهانشاه بسلطانیه و امیر ابو سعید در آذربایجان[۹] بودند، آن[۱۰] فکر بجائی نرسید و هر کس بجائی رفتند، غزان[۱۱] پادشاه پسر امیر مصر برادرزادهٔ قرا یوسف[۱۲] نفائس خزاین تصرف نموده متوجه قلعه اونیک شد

---

۱ بعدش در زبده (۳۳۴ ب) + : و در حوالی اوجان بموضع سیستان رسیده این حالت ناگزیر پیش آمد،

۲ زبده (۳۳۴ ب) + : ثمث وعشرین وثمانمایه، ‌ ‌ ۳ زبده : امیر که راه نیافت [نیابت ؟] داشت، ‌ ‌ ۴ آ ب : پادشا، اک : باشا، با : مثل متن، زبده : بادشا،

۵ زبده : معتبرترین، ‌ ‌ ۶ ک : کرکوک، زبده مثل متن، ‌ ‌ ۷ فقط در ک ندارد،

۸ فقط با : بعبد الجواز، ‌ ‌ ۹ ب : ارزنجان، آ : ارحان، اک : اذربجان، با : ارزنجان،

۱۰ زبده : بدین صوب این قضیه بجای نرسد [نرسید] ‌ ‌ ۱۱ ب : غزان، با : غران، اک : غزان، زبده : غزآن، ‌ ‌ ۱۲ زبده : امیر یوسف،

وامیر قرا[1] او قدم پاشا[2] بطرف قلعهٔ آلنجق رفتند و زینل بیگ پسر امیر یار علی که برادر زادهٔ دیگر بود[3] * بجانب اردبیل[4] رفت و امیر بایزید کرد[5] میل کردستان نمود و امیر علی[6] پادشا[7] به پسران سعد پوست و محمد جنکی و امیر الیاس عازم دیار بکر شدند و عقد جمعیت ایشان بدنیسان پریشان شد قطعه[8]

دل منه بر دینی[9] و اسباب او	زانکه از وی کس وفاداری ندید[10]
پند گیر از حالِ میر ترکمان	آنکه از شمشیر او خون می چکید[11]
از نهیبش پنجه[12] می افگند شیر	در بیابان نام او چون می شنید
عاقبت تبریز و بغداد و عراق	چون مسخر کرد و قلتش در رسید
بوده[13] و قلتش گشته تاریخ و یقین	هر کرا[14] وقتش رسد خواهند دید
هر که او جان باشدش[15] بیند یقین	آنچه او در منزل او جان بدید

10

---

[1] کذا در زبده (۳۳۵و)، [2] اک: بادشا، بب: پادشا، زبده: بادشاه، [3] آ با اک: که برادر زادهٔ دیگر بود پسر امیر یار علی، بب: که برادر زادهٔ دیگر امیر یار علی، [4] آ: اوریل، اک: اوربل، زبده: اوجان، [5] آ: کرد کرد، [6] زبده: علیکا، [7] آبا: پاشاه، اک: بادشاه، بب: باشا، [8] در زبده این قطعه مشتمل بر نه اشعار است، [9] ک: ونئی، بب: دیی، [10] بعدش در زبده +:

کس عسل بی نیش ازین دکان نخورد	کس رطب بی خار ازین بستان نچید
هر بایام جراغی برفروخت (کذا)	چون شمام [تمام؟] افروخت بادش در دمید
بی تکلف هر که دل بروی نهاد	چون بدیدی خصم خود می بر ورید

[11] بعدش در زبده +: که بیک حمله سپاهی می شکست * که بهوئی قلبگاهی میدرید
[12] نقط ک: بچه، زبده مثل متن، [13] آبا بب زبده: بود، اک مثل متن، [14] کذا در ک، در نسخ باقی: هر که او، — این مصراع و مصراع اول بیت آخر را در زبده ندارد، [15] آ: باشد،

و[1] این بیت نیز در تاریخ فوت اوست* بیت

وفاتِ میر یوسف شاه به تبریز ‌‌ ‌‌ کتابت شد بتاریخ[2] کتابت ۸۲۳

القصّه با وجود آنکه لشکر منصور در حوالی رَی بود و [صورت] واقعهٔ قرایوسف در نواحی اوجان روی نمود ترا کمه چنان بهم برآمدند که میّت[3] را در خرگاه گذاشته راه گریز برداشتند* و آحاد الناس[4] خرگاه غارت کرده جامهای میّت از بر او کشیدند و گوشِ[5] او را با حلقهٔ طلا بریدند، پنجشنبه هفتم ذی قعده این واقعه بود جمعه، هشتم سیدی محمّد[6] کجانی[7] و باقی اکابر تبریز پایندهٔ[8] نوکر امیر شاهملک را از حبس بیرون آورده عذر خواهی نمودند* و جثّهٔ[9] قرایوسف را از راه تبریز بطرف ارجیس[10] بردند* و[11] در مرقد آبای او مدفون ساختند، و در وقتی که رایات همایون

---

[1] زبده: سیّد رکن الدین لکی از اولاد شیخ ابراهیم لک تاریخ وفات امیر یوسف گفته است،

[2] ب: بتاریخش، زبده مثل متن — بعد این بیت در زبده (۳۳۵ ب) + : بو قیتے این تاریخ عزیزی از سیّد رکن الدین روایت کرد که تاریخ وفات امیر یوسف گفته با وجود آنکه در ان تاریخ هنوز عساکر منصوره بندگی حضرت در حدود رَی بودند واقعه دست داد نیز رک به دولتشاه، ۳۴۳ ک، از روی نسخ دیگر نوشته شد زبده —

[3] زبده (۳۳۵ ب)، هیچکس از وضیع و شریف، لشکر امیر یوسف و خوانین و خانه بچگان بدو نپرداخت او را در همان خرگاه که مرده بود بر بالای کت بگذاشتند و هر کس بفکر خود مشغول شد، [5] بعدش زبده + : و او غادترا که،

[6] زبده: حلقهٔ طلا در گوش ببریدند و بلاسها از خرگاه بردند او را از کت برهنه مادر زاد بر روی زمین انداختند دو شبانه روز بدان حال افتاده بود، [7] زبده: احمد (بجای محمد)، [8] ب: کخانی، آباک زبده: کجانی، — بظاهر منسوب است بدیه کجوجان، رک به نزهة ص، [9] زبده —، [10] زبده: وحیة (جثه) امیر یوسف که دران صحرا انداخته بودند از خواری بعد از سه روز بتبریز رسانیدند و بعد از ان اختاجیان و سکبانان امیر یوسف اجازت طلبیده استخوان او را بطرف ارجیس (ناتمام در اصل)، — در کتب عموماً ارجیش نوشته اند بالشین، زبده: از حبس

[11] از زبده افتاده است،

به ارجیش* رسید[1] جمعی نوکران میرزا بایسنغر قبر او را شگافته جسد او را دیدند که بغایت مهیب بود بیت

چون قصد مرده بعد هلاکش کسی نکرد — کاری چنین ز مردم دانا عجب نمود

ذکر رسیدن شاهزادهٔ اعظم غیاث الدین میرزا بایسنغر بدار الملک تبریز

شاهزادهٔ اعظم میرزا بایسنغر بهادر با سپاه ظفر پناه

یلان[2] دلاور که در رزمگاه — به نیزه ربایند از چرخ ماه

منتصف شهر ذی قعده بممالک آذربایجان درآمده بدولتخانه فرود آمد و اتباع قرا یوسف چون کوکب از طلوع خورشید ناپدید شدند بیت[3]

چو خورشید چترش درفشنده شد — عدو چون ستاره پراگنده شد*

10

وخطبه و سکه بنام و القاب همایون آرایش یافت قطعه[4]

خطبها را زبان بذکر[5] تو تر — تا مر سخن زبان باشد

سکه ها را دهان بنام تو باز — تا ز زر در جهان نشان باشد

و[6] اوامر بادشاهانه دران دیار و بلاد نافذ و مسلّم شد و ملوک اطراف و گردنکشان اکناف

---

[1] زبده: رسید بعضی از لشکریان رفته بودند و گور او را شکافته او را احتیاط نموده که شنیده بودند که امیر یوسف بغایت مردی (بلند؟) بالا مهیب هیکل بود،

[2] در زبده بیتی افزوده است در ابتدا:

سپاهی چو مور و ملخ بیشمار — دلیران جنگی و مردان کار

[3] ب اک ـ، [4] رک بر قصائد انوری طبع لکهنؤ سنه ۱۲۹۶ هـ ص ۱۲۶، [5] ک: بنام، اما بالای آن "بذکر" نوشته است که همان صواب است، [6] در زبده (۳۳۶ ب) مضمون این دو سطور را مبسوط تر آورده است،

رغبةً او رهبةً [1] در دایرهٔ خدمت و ربقهٔ طاعت آمدند و شاهزادهٔ عالیجناب در رعایت رعیت صورت عدالت منظور نظر عنایت داشته قاعدهٔ مملکت بر سنن استقامت قرار گرفت [2] *

و از کسانی که در دار الملک تبریز پیش میرزا بایسنغر آمدند امیر [3] علی بیگ پسر امیر قراعثمان بود که امیر قرا یوسف او را گرفته در تبریز محبوس داشت *

---

[1] خفطک: ، در آمدند (بجای آمدند) ، [2] زبده: قاعده ملک و ملت بر سنن عدل شرح اطراد و استمرار داد ،

[3] زبده (۲۳۳ ا): یکی پسر قراعثمان بود و سبب افتادن او (به) تبریز چنین استماع افتاده است که این پسر قراعثمان حاکم قلعه کماخ بود روزی بشکار بیرون آمد در حدود آذربایجان پیر عمر که نایب امیر یوسف بود آذربایجان را گرفته بودند و سپرد با پسر قراعثمان دوچار خورده او را گرفت و در آذربایجان محبوس داشت امیر قراعثمان شنیده لشکری ساخته کردانیده بحدود آذربایجان آمد مترصد فرصتی میبود ، درین اثنا روزی امیر بسطام جاگیر [جاگیر] در بیرون آذربایجان بموضع نزه آمد (؟) بنیاد صحبتی داشتند ، شخصی آمد و ایشان را اخبار کرد که قراعثمان درین نزدیکست و قصد شما دارد ، پیر عمر را غرور شراب در سر ، دشنام داده که او را چه قوت آن باشد که چنین بر سر من آید ، دیگری همین خبر گفته پیر عمر ملتفت نشده ، امیر بسطام از آن مجلس برخاسته خود را بقلعهٔ آذربایجان رسانید ، قراعثمان رسیده اطراف پیر عمر فرو گرفته و جندی از نوکران پیر عمر بقتل آورد و پیر عمر را بقتل آورد [کذا اگر را و مصحفا] و پیر عمر را گرفته بدر [آ] ذربایجان آورد که شهر بسپارید و پسر مرا بیرون آرید جماعتی که در آذربایجان بودند گفتند که ما را پیر عمر اینجا گذاشته است که ما شهر بجهت او بسپاریم ؟ و تیر سوی ایشان انداختند ، قراعثمان بر کشتگان در گردن پیر عمر آویخته او را پیاده از در آذربایجان بمقتول خود برد ، و شب پیر عمر را بنوکری سپرد ، عمر در شب آن نوکر را فریفته از و گریخت ، چون قراعثمان را خبر شد که پیر عمر گریخته بخود سوار شده در طلب او سعی نمود او را پیدا ساخته بکشت ، چون خبر کشتن او بقرا یوسف رسید شیون بسیار کرده ، چنانکه تعزیت پسر خود پیر بوداق [بوداق] داشته بود تعزیت او بداشت ، و پسر قراعثمان را که در آذربایجان بود طلب کرد ، جمعی که در آذربایجان بودند آذربایجان را از ترس قرا یوسف بقراعثمان ندادند و پسر او را از ترس قراعثمان پیش امیر یوسف نفرستادند ، امیر یوسف لشکری ساخته کردانیده بخود بآذربایجان رفت ، امیر قراعثمان بجانب خود رفته بود پسر او را بند کرده همراه بتبریز آورد خواست که بکشد ، امیر قرا اسکندر [کذا] که نایب او بود منع کرد ،

وچون[1] آوازهٔ لشکر باامیر قرایوسف رسید قصد قتل او کرد، امیر قرا گفت حالا لشکر (ورق ۳۲۴ ا) سنگین قاصد ماست[2] اگر امیر قراعثمان خبر قتل فرزند شنود (۳۲۴ ا)
او نیز ازین طرف متوجه ما شود، امیر یوسف را این سخن مقبول افتاده او را
مصاحب خود مقیّد می داشت، چون امیر یوسف وفات یافت امیر قرا
یکدست جیباء مکمّل[3] واسب وجامه باو داده گفت: هر جا می روی اجازتست،
وآن نمدپوش در تبریز پیش میرزا بایسنغر آمده احوال خود عرضه داشت وجناب
بایسنغری دربارهٔ او عنایت ورعایت فرموده، در وقت عزیمت قراباغ
بموجب اجازت شهزاده بطرف پدر رفت[4]*،

وشاهزاده برحسب اشارت علیه عازم صوب[5] قلعه گاورود شد،
وامیر علاء الدین علیکا[6] مصالح رعیّت ومهمات مملکت بواجبی ساخت 10
ورسوم محدث که قرایوسف اختراع کرده بود[7] برانداخت وبنظم امور شرعیّه
وضبط مصالح کلیّه پرداخت واکابر واشراف آن مملکت همراه او اواخر ذی الحجّه
در قشلاق قراباغ باردوی همایون رسیدند،

---

[1] زبده: ودرین وقت بود که آوازهٔ توجه حضرت سلطنت شعاری بدیشان رسیده بود که حالا لشکر سنگین بقصد ما متوجه شده اند، [2] فقط ب ب —، [3] زبده (۳۳۸ ا):
او بتبریز رفت وغمند (نمد) پوش شد، ودرین ایام حضرت سلطنت شعاری شهزاده خلد الله تعالی
ملکه وسلطانه از [در] مملکت تبریز رسید پسر قراعثمان پیش ایشان آمده احوال خویش عرضه داشت،
او را تربیت فرموده اسب وجامه وخرجی ونوکر داده وملازم بود تا آن وقت که بقراباغ رسید وانجا
نیز چند روز دیگر بود بعد از ان اجازت یافته بجانب پدر خود رفت، [4] فقط با و ک —،
[5] در زبده مضمون این دو سه سطور را بسبلی آورده است، [6] زبده (۳۳۸ ب) بعدش + ، داختراعات
[داختراعات] غیر مشروع که در زمان امیر یوسف احداث کرده بودند،

ذکر عزیمت میرزا بایسنغر بجانب قلعهٔ گاورود و آوردن امیر باباحاجی*

میرزا بایسنغر بهادر عزم صوب قلعهٔ گاورود فرمود، و سبب این عزیمت آن بود که امیر باباحاجی[1][2] پسر امیر شیخ محمد عراقی[3] تا نواحی گاورود را ضبط نموده خود را حاکمی مستقل می دانست، و در زمان میرزا عمر[4] امیر جهانشاه جاکو[5] امیر شیخ محمد را بقتل آورد، و میرزا عمر امیر باباحاجی را با جمعی امراء فرستاد که امیر جهانشاه را گرفته پیش او برند، جماعت امراء بر امیر جهانشاه مسلّط شده باباحاجی را بر آن داشتند که بجهت قصاص خون پدر او را بقتل رسانید، و شرح این سخن در قضایای میرزا عمر گذشت[6]، و در وقت توجه میرزا عمر بجانب خراسان[7] امیر باباحاجی توقف نموده تخلّف ورزید، درین ولا که حضرت خاقان سعید سایهٔ التفات بر ممالک آذربایجان انداخت و قراباغ ارّان را بقشلاق همایون مشرف ساخت امیر باباحاجی توهّم نموده خود نیامد و برادر خود را بخدمت آنحضرت فرستاد، و حضرت اعلا فرمودند که ما چون گناه او را عفو فرمودیم چرا خود نیامد، و حکم جهان مطاع نفاذ یافت که میرزا بایسنغر بآن طرف عزیمت نماید و امیر باباحاجی را بپایهٔ سریر اعلا رساند،

---

[1] زبده —، [2] فقط ک: جان، — در زبده باباجی (مصححا در هر موضع در سطور آینده بجای باباحاجی)، [3] زبده —، [4] زبده (۳۳۹ ل): امیرزاده، [5] زبده: بن امیر جاکو، [6] رک بر ص ۲۲ ببعد، [7] رک بر ص ۸۴ و ۷۳،

وامیر باباحاجی قلعهٔ گاورود را استحکام[1] داده مستعد جنگ ایستاده بود، فی الواقع که امیر باباحاجی سرداری دلاور بود چنانکه چند سال که قرایوسف دران مملکت استقلال داشت امیر باباحاجی با او طریقِ مخالفت می سپرد و مدّتی مدید این شیوه بسر برد* تا آخر کار خود پیش قرایوسف رفت وامیر یوسف بغایت ممنون شده مواضع که در[2] اطراف* قلعهٔ گاورود بود بر و مسلّم داشت چنانچه شرح این سخن در قصهٔ معاودت قرایوسف از جانب اصفهان گذشت[3]، یعنی در سنه ست عشر(ه) قرایوسف قصد اصفهان کرد و بسبب مرض از راه بازگشت و در وقت بازآمدن امیر باباحاجی پیش او آمد چنانچه دران محل مسطورست[4]*،

الفصّه شهزاده در قلب شتا که مغلوب[5] او مقبول عقلا* ست، بظاهر قلعهٔ گاورود رسید، امیر باباحاجی در موافقت متردّد و از مخالفت متوهّم بود، میرزا ۱۰ بایسنغر | قاصد پیش او فرستاده مرحمتی که ازین خاندانِ همایون (۳۲۴ ب) شاملِ حالِ پدر و قبایل او شده بود یاد فرمود و فرمود که درین کار بچشم عقل نگاه باید کرد که مآلِ مخالفت بکجا خواهد رسید و اگر موافقت نموده پیش آید او را گرامی داشته مملکت[6] بر و مسلّم باشد* و موضعی[7] دیگر اضافت شود و حضرت خاقان سعید

---

[1] زبده (۳۳۹ ب): استحکامی داده بود و لشکران مستعد داشت چنانکه درین چند سال امیر یوسف دران ممالک حاکم بود با او طریق مخالفت می سپرد و هرگز بر و دست نیافت،

[2] زبده: ملاصف [ملاصق]، [3] رک: ب ص ۲۵۷، [4] با: ب: —،

اک شل متن، در آ این فقره را در حاشیه نوشته است و بعدش افزوده، منه رحمه الله،

[5] ب (مصحفا): مغلوب، مقبول عقلا، زبده: [مقلوب] او مطلوب طماع [طباع] — چنانکه ظاهر است مراد از مغلوب شتا "آتش" است، [6] زبده (۳۴۰ ل): هیچکس را بقلعه و ولایت او کاری نباشد،

[7] با اک و: مواضعی، ب: مواضع،

حکم فرموده است که کسان امیر جهانشاه ذکر قصّه نکنند، امیر باباحاجی مستظهر گشته از اوجِ فرمان دهی بحضیضِ فرمان بری آمد و سر در ربقهٔ رقیّت و گردن در طوقِ طاعت آورد[۱]، و میرزا بایسنغر مکارمِ اخلاقِ پادشاهانه و مراحمِ عواطفِ خسروانه دربارهٔ او بظهور رسانید و امیر باباحاجی در رکاب، شاهزادهٔ عالی جناب عازم قراباغ شد، و شانزدهم[۲] ذی الحجّه سعادت بساطبوس یافته پیشکشها[۳] گذرانید[۴] و در سلک امرا منتظم[۵] شد،

ذکر احوال مملکت ماوراء النهر[۶] درین سال[۷]

اوایل[۸] سنه اربع[۹] ایلچیان خطای که پیش حضرت خاقان سعید آمده بودند و جمعی که بشیراز پیش میرزا ابراهیم سلطان رفتند و بعضی که بخوارزم پیش امیر شاهملک بودند مجموع[۱۰] باز گشته بسمرقند رسیدند، و حضرت اعلی[۱۱] امیر شادی خواجه، و میرزا بایسنغر سلطان احمد و خواجه غیاث الدین نقاش، و ۱۰
میرزا ابراهیم سلطان امیر حسن و پهلوان جمال، و میرزا سیورغتمش[۱۲] ارقداق[۱۳]،

---

۱ زبده + : با پیشکش و خذمتی بادشاهانه بیرون آمد، ۲ زبده : روز یکشنبه شانزدهم، ۳ زبده : پیشکش و خذمت بعرض رسانید، ۴ زبده : در سلک عبید و خدم بقرار ما تقدم داخل و منتظم، ۵ زبده : و ایلچیانی که بختای رفته بودند، ۶ ب ب، ب، با آخر متن، آک : اوایل این سال، زبده : در اوایل این سال، (دل این بهتر است از متن رک به زیادات آخر همین کتاب)، ۷ زبده (۳۴۰ ب) : مجموع با کسان که آن جماعت را با ایشان فرستاده بود بسمرقند رسیدند بیرون ختائیان ایلچیان که از اطراف با ایشان همراه فرستاده بودند ایلچی بندگی حضرت اعلی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه از شیراز امیر حسن بهلوال (پهلوان) جمال و ازان امیرزاده سیورغتمیش نور الله مرقده --- در ک : ابراهیم سلطان و ۸ ب ب : ازغداق، آ با آک : ارغداق، زبده : اورغداق،

امیر شاه ملک ارذوان[۱]، وشاه[۲] بدخشان خواجه تاج الدین را همراه ایلچیان خطائی فرستادند،

ومیرزا الغ بیگ باز[۳] هم محرّم این جماعت [و] ایلچیان خطائی را طوی بزرگ فرمود ورعایت تمام نمود[۴]، وغرّهٔ صفر بجانب خطای روان شدند وبسیار از تجّار ومردم هر دیار آن سفر اختیار کردند، وحکایات[۵] وحالات واحوال واوضاع آن ولایات در رفتن وآمدن ایلچیان چنانچه استماع افتاده شاید که در سنهٔ خمس وعشرین

ع
قلم بحسن رقم شرح آن سخن گوید*

ذکر[۶] عمارات عالیه در دار السلطنه سمرقند

ع
زدولتهار سدگوئی بشارت که شاهان را شود میل عمارت

---

[۱] زبده: ازدوان، [۲] دیگر نسخ وروضة الصفا ۶: ۲۰۱: شاهان، زبده مثل متن، [۳] زبده: این مجموع در جادي [حادی] عشرین محرم الحرام سنهٔ ثلاث عشرین وثمانمایه ببلدهٔ فاخرهٔ سمرقند زمینبوس بندگی بغیث الحق والدّین الغبیک کورکان رسیدند— فقط، [۴] جماعت (بجای جماعت و) در آ ونسخ دیگر واو عاطفه را دارد، [۵] زبده: ایشان در سنهٔ خمس وعشرین وثمانمایه بار[باز] باین ولایت آمدند وحکایتی که از ایشان استماع افتاد از اوضاع ورسوم واباداني وغلبه وکثرت آن قوم درین سال [ر] سیدند شرح داده آید ان شاء الله سبحا[نه] وتعالي وحده، [۶] در زبده (۱۳۴۱) بجای این فصل که اینجا شروع ودر ص ۴۲۳س ۷ ختم شده است سطور ذیل ادارد: ودرین محرّم مذکور حضرت امیرزادهٔ اعظم الغبیک کورکان خلد الله تعالي ملکه وسلطانه در اندرون سمرقند بموضعي که اطراف آن غلبه بازارست مدرسهٔ عالی بنا نهادند درهیچ موضع مثل آن مدرسه (جملهٔ ناتمام) فرموده وخانقاه بزرگ و[کذا] در محاذی آن مدرسه بنا فرمود والسّلام— بعدش بیاض است درین نسخهٔ زبده بقدر یک ونیم سطر وبعد دو سطر دیگر در سطر ثالث نوشته است: وهمدرین سال حضرت سلطان زاده که در انواع علوم معقول ومنقول صاحب کمالست داعیه آن شد که رصدی بندد، کسان که بدست ایشان چنان کاری بر آید جمع گردانیده بدان مشغول شدند، ر گ، دولت شاه ص ۳۶۱ ببعد،

عماراتی که در آفاق باشد　　چنان به کز لطافت طاق باشد
چو انوار قمر از روشنائی　　چو ایوان فلک[1] در دیرپائی

چون بتوفیق ربّانی و تائید آسمانی عرصهٔ جهان و ساحت گیهان بانوارِ معدلت و آثارِ مرحمت سلطانِ سلیمان تخت، فریدون بخت، شاهرخ سلطان آراسته شد و از اقصای خطای تا حدود روم و از نهایات ترکستان تا پایانِ هندوستان امتثالِ فرمانِ آنحضرت می نمودند، و اشارات عالیه را در مقام انقیاد بودند، و از شمالِ اقبال و صباءِ اعتناء[2] او در گلشنِ اسلام هر روز غنچهٔ بهجتی می شگفت و در چمن زمین هر ساعت نهال افضال سر می کشید، و ریاض علوم از سحاب رافتِ او هر زمان سیراب می شد و بستان شریعت از زلال معدلت آنحضرت هر دم خرّم و تازه میگشت، و پیوسته قوّت دولت در بسطت مملکت و طراوت سلطنت می افزود و ممالک محروسه خاصه مملکت ماوراء النهر در غایتِ رفاهیّت و کمالِ جمعیّت بود و شاهزاده جوان بخت مغیث الدین میرزا الغ بیگ کورگان میلِ ساختنِ بقاع خیر و عمارات عالیه فرمود بیت

مروّح بقعها، فرخ بناها
که گوید عقلِ کل آن را ثناها
بعزّ[3] دولتِ سلطان الغ بیگ
مکمّل گشت چندان بقعهٔ نیک　　(ورق ۳۲۵ ا)
که از هر بقعهٔ فردوس مانند
فزون شد رونقِ ملک سمرقند

[1] ک ب: کیوان، [2] ک: ابمناء، ما: اغتناء، ب: اغتناء، اک، اعتنا،

[3] آ ما: بعز،

و در درون شهر سمرقند موضعی که سردوانیک[1] گویند ـ وسط بلده و مرکز خطه[2]، نزدیک ارک عالی، اطراف آن بازارهای معمور و خاندانهای[2] مشهور ـ مدرسه و خانقاهی[3] برابر یکدیگر بنا فرمود و چند سال در اتمام آن دو مقام اهتمام تمام بذل نمود و در رفعت و تزیین غیرت سپهر برین و رشک نگارخانهٔ چین آمد، و در متانت بنیان و لطافت ارکان هیئت هرمان و صورت توأمان نمود، و فی الواقع که لطافت آن دو عمارت بقلم تحریر و رقم تقریر نقش پذیر نیست،

و شاهزادهٔ کیوان وقار مشتری آثار مستغلات بسیار و مزارع و انهار بران بقاع وقف فرمود و اعلام علما(ء) و نحاریر[4] فضلا بتدریس و افادت در مدرسه تعیین نمود، و همچنین در خانقاه مشایخ و مباشران صاحب وقوف باز داشت، و زمام مهام آن دو عالی مقام بقبضهٔ اهتمام کاردانان باز گذاشت ۱۰ و از مستغلات و مزروعات موقوفات هر سال چندان حاصل می شد که مبلغی خطیر از مصارف ضروریهٔ آن دو بقعه زیادت می آمد و در خزانهٔ همان[5] دو بقعه مخزون می شد، و بی تکلف در جمیع بلاد اسلام الا ما شاء الله الملک العلام بقعهٔ نزدیک بآن دو فرخنده مقام نشان نتوان داد، و حاوی اوراق عبدالرزاق بحسن اتفاق چندگاه که در دارالسلطنهٔ سمرقند مقیم بود احوال برای العین مشاهده نمود،

و میرزا الغ بیگ که در علوم و فنون صاحب نصیب اوفی و نصاب مستوفی بود بیت

همه دانند کاندر هر شماری	بر از دانش نباشد هیچ کاری

---

[1] آ: هردوانیک، ب: سرودنیک، ما: سردایک، اک: سردرانیک، [2] آ: خانداء،

[3] صاحب بابرنامه (ترجمهٔ مسز بیوریج) ۱: ۸۰، می فرماید که گنبد این خانقاه در کلانی کم نظیر عالم بود،

[4] ک: نجاریر، [5] فقط ک: همایون (بجای همان)،

کسی قابل بود از بهر شاهی | که تعلیمش بود فضل الهی
بشاهان گر نه علم ایزد روان کرد | بیک سر کار عالم چون توان کرد
خداوندان سند در هر اقلیم | اگرچه ز آسمان دارند تعلیم
ولیکن علم کسبی هم تنگر فست | که فی یک حرف در خطا چون وحرفست
اگرچه مه بزیور نیست محتاج | شرف یابد چو از پروین کند تاج
زری گر دارد افزون قیمت خویش | بگوهر بستن آخر قیمتش بیش

خواست که انوار دانش خویش چون اشراق آفتاب در اقطار آفاق ظاهر گرداند و فروغ ادراک، از مقعر[۱] خاک بمحدب[۲] فلک الافلاک رساند و صدای رصد کواکب در گنبد گردون اندازد و طنطنهٔ این کار بزرگ در اطراف ربع مسکون منتشر سازد،

۱۰ بنابران با خواص حکما و فحول عقلا مهندسان عطارد ذکا و فیلسوفان مجسطی کشا که در جمیع علوم و حقایق معقول و مفهوم بتخصیص[۳] ریاضی و حکمی اعجوبهٔ[۴] عصر* و نادرهٔ دهر بودند مثل افلاطون زمان مولانا صلاح[۵] الدین موسی قاضی زادهٔ رومی، و بطلیموس دوران[۶] مولانا علاء[۷] الدین* علی قوشجی که تربیت یافتهٔ[۸] میرزا الغ بیگ بود و بزبان عنایت اورا فرزند خطاب فرمود، و این دو محقق دانشمند در سمرقند اقامت داشتند، و مولانای اعظم غیاث الدین جمشید، و مولانای معظم معین الدین که میرزا الغ بیگ ایشان را از کاشان بسمرقند برده بود انجمنی ساخت،

(۳۲۵ب) و در معرفت دقایق تنجیم و ادراک غوامض تقاویم با آن دانشوران که بمدد ا عقل کل بر کیفیت هر جزوی از اجزای سپهر واقف بودند

---

۱ ک: هر کس، ۲ با آ ب: ماج، اک مثل متن، ۳ فقط ک: که اعجوبهٔ عصر، ۴ رک به فهرست ریو ص ۴۵۶ بعد برای شرح احوال مولانا صلاح الدین و دیگر مهندسین که در متن مذکورند و کوائف رصد ایشان، نیز به حبیب السیر ۳: ۲: ۱۵۹ ببعد، ۵ فقط ک ـ، ۶ آ ـ،

وبخطوات اقدام مسافر وهم کمیّت طول وعرض عالم علوی وسفلی می پیمودند ودر تحقیق
ابعاد وسطوح اجرام هیچ دقیقهٔ مهمل وهیچ ثانیهٔ نامرعی نماند و درارتفاع
درجات مرتبهٔ سخن بفلک الافلاک رسانده سخنان پرداخت،

وبعد از تحصیل کمالات وتکمیل آلات میل استنباط[1] رصد واستخراج
زیج فرمود ودر شمال سمرقند مایل بمشرق مقام لایق تعیین نمود وباختیار
حکمای نامدار طالعی که آن کار را شاید مقرر شد وبنای آن چون اساس دولت
پایدار وبنیاد آن چون قاعدهٔ سلطنت استوار استحکام یافت، تاکید بنیان
وتشیید ارکان چون قواعد جبال تاموعد یَوْمَ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا[2] مأمون از
زوال ومصئون از اختلال آمد، وهیئت افلاک تسعه واشکال دوایر تسعه[3]
ودرجات ودقایق وثوانی تا عواشر[4] وافلاک تداویر وکواکب سبعهٔ سیّاره وصور ۱۰
کواکب ثابته وهیئت کرهٔ ارض وصور اقالیم با کوهها ودریاها وبیابانها وآنچه
از توابع آن باشد بنقوش دلپذیر ورقوم بی نظیر در درون خانهاء آن عمارت عالی
بنیاد رفیع نهاد که نمودار قصر مقرنس سبع شداد بود ثبت وتحریر فرمود[5]، وتقویم آفتاب
سایر کواکب را رصد کرده بر زیج جدید ایلخانی که جناب حکمت مآب خواجه نصیر الدین
طوسی استخراج نموده بود فواید ولطایف افزود ودر تقویم آفتاب وکواکب دیگر
تفاوت صریح ظاهر ساخت، وحکماء بزرگ دران مهم نازک ممدّ ومعاون بودند
وآوازهٔ آن امر خطیر در بلاد وامصار اشتهار وانتشار یافت وشاهزاده موفق گردید
تا آن زیج تصحیح یافته تمام رسید وبزیج سلطانی کورگانی موسوم شد ودرمیان مهرهٔ
صناعت تنجیم واصحاب تقاویم معمول ومتداول است،

---

۱ فقط ک: استنباط، ۲ فقط در ک، ۳ فقط در ک: سبعه، ۴ ب: با، نسخ دیگر شل متن، ۵ رک به بابر نامه
(ترجمهٔ مسز بیوریج) ۱: ۷۹، برای شرح حال رصدگاه که در دامن کوهک سمرقند واقع بود وسه منزل داشت،

و چون سخن عمارات عالیه و شرح زیج بنوع بسطی اختتام یافت عنان جواد خوش خرام قلم بصوب حدیث تاریخ و اسلوب معهود باید تافت[1]،

درین سال در مملکت ماوراء النهر امیر یادگار فتان[2] که حاکم سوران[3] بود وفات یافت و میرزا الغ بیگ امیر شاه ولی را بجای او مقرر فرمود، و اواخر[4] جمادی الاخری[5] امیر جهانشاه ولد امیر قمر الدین التجا بآستان میرزا الغ بیگ آورد و بعنایت مخصوص شد، و هشتم درین ماه قل محمد پسر امیر خداداد[6] که صاحب وجود مغولستان بود بسمرقند آمد و تربیت یافت،

تتمه[7] قضایای ماوراء النهر*

ذکر عزیمت مهد علیا گوهرشاد آغا بجانب سمرقند فردوس مانند[8]

۱۰ دران زمان که حضرت خاقان سعید عزیمت عراق و آذربایجان فرمود مهد علیا گوهرشاد آغا در دار السلطنهٔ هرات توقف نمود و شاهزاده محمد جوکی بهادر ملازم والدهٔ بزرگوار بود، و چون فتح عراق و آذربایجان و دفع امیر قرا یوسف ترکمان واقع شد و آن اخبار بخراسان و ماوراء النهر رسید میرزا الغ بیگ خواست که چند روزی بموجب فرمودهٔ الجنة تحت اقدام الامهات

---

[1] فقط ب ـ، [2] زبده : قبان، [3] زبده : سواران و آن نواحی ـ غالباً این همان "سوران" یا "صبران" است، رک به لیستر ینج ص ۴۸۶، [4] زبده : و در بیست و پنجم جمادی الاول سنه ثلث و عشرین و ثمانمایه، [5] زبده : و در ثالث جمادی الآخر سنه المذکور، [6] فقط ک : یادکار، [7] زبده (۳۴۱ ب) : ذکر احوال ماوراء النهر درین سال، [8] با ب ک ـ،

بخدمت والدهٔ نامدار گوهرشاد آغا که بلقیس روزگار بود قیام نماید، و آمدن شاهزاده از ماوراء النهر دشوار بود بنابران التماس نمود که مهد علیا عزیمت سمرقند فرماید، و هودج عصمت پناه اوایل ربیع الاول[1] (ورق ۳۲۶) روبراه آورد و میرزا محمد جوکی ملازم بود، چون میرزا الغ بیگ خبر عزیمت آنحضرت شنید بعزم استقبال متوجه گردید و در حوالی بخارا سعادت ملاقات میسر شد و شرف پای بوس دست داد و باتفاق عازم دار السلطنهٔ سمرقند شده اواسط[2] ربیع الآخر در سمرقند فردوس مانند فرود آمدند و منتصف[3] ماه[4] در باغ چنار طوی پادشاهانه و جشن خسروانه مرتب شد و چند روز بنشاط و انبساط گذرانیده میرزا الغ بیگ اسبان بازینهای زر و قطارهای استر و شتر[5] بارخوت[*] سقرلاط و قطیفهٔ[6] قرمزی و دیگر تقوزهای[7] نفیس[*] برسم پیشکش کشید، و مهد علیا عزیمت خراسان فرمود، و میرزا الغ بیگ بتعظیم[8] و احترام تا رباط یام مشایعت نمود و از جهت مبالغهٔ حضرت والده بازگشت و میرزا محمد[9] جوکی[*] را نیز وداع فرموده و رعایت نموده ملازم والده روان ساخت، و میرزا الغ بیگ[10] عزم یورش مغولستان جزم فرمود و بالشکر فراوان

(۳۲۶ ل)

۱۰

---

[1] زبده +: سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه، [2] زبده: در ثالث عشر، [3] زبده: در خامس عشر منه [4] رک به بابرنامه (مترجمه مسز بیورج) ۱: ۷۸، این باغ از باغات امیر تیمور در جنوب شهر سمرقند متصل بدیوارهای شهر بود، [5] با: شترهای رخوت، اک مثل متن، زبده (۳۴۲ ل): بارختها، [6] رک به بابرنامه (مترجمه مسز بیورج) ۱: ۸۱، قطیفهٔ قرمزی را از سمرقند به اطراف عالم می بردند، [7] زبده: و دیگر ایوان آراسته گردانیده و تقوزات جامه و انواع نفائس، [8] زبده: بمتابعت تا قریه دشتی مصاحب بود و از انجا روز دیگر برباط یام نزول فرمود، [9] زبده: جوکی محمد، [10] زبده +: درین تاریخ،

اواسط جمادی[1] الاخری عزیمت نمود و از قرابولاق* امرای کبار امیر اسکندر و امیر بربیملک و امیر بایزید را بطریق ایلغار روان ساخت و او آخر ماه[2]* ملک اسلام از طرف مغول رسیده صورت دولتخواهی مغولان بعرض رسانید ، و میرزا الغ بیگ بسعادت[3] معاودت نموده* غرهٔ رجب در سمرقند فرود آمد ،

ذکر ولادت شاهزاده عبداللّه بن میرزا الغ بیگ[4]

بقایای قضایا

پیش از انکه میرزا الغ بیگ در سمرقند فرود آید و آن خطه را بنور طلعت پادشاهانه بیاراید قاصدی[5] از جانب سمرقند رسید* و بشارت رسانید که **بیت**

طالع شد از سپهر شرف کوکبی منیر
خورشید رای و زهره رخ و مشتری ضمیر

هر چند حضرت حق تعالی جل و علا مفاتیح ممالک عالم در قبضهٔ اقتدار خاقان کامگار نهاده بود و زمام حل و عقد جمهور بنی آدم بدست* اختیار فرزندان نامدار آنحضرت داده اما میرزا الغ بیگ ازین بشارت فال دیگر گرفت چه بوقت ولادت باسعادت سرداران اطراف و گردنکشان اکناف روی امید بدرگاه عالم پناه آورده بودند

---

[1] زبده ، جمادی الآخر سنه ثمان (؟) عشرین و ثمانمایه از دار السلطنهٔ سمرقند رایات همایون بجانب آن طرف روانه گشت در قرابولاق ، — آ : بلاغ (بجای بولاق) ب : بلاق ، اک مثل متن ،

[2] فقط ب : آخر ماه ، اک : ببیست یکم ماه ، زبده : در حادی عشرین جمادی الآخر ،

[3] زبده (۳۴۲ ب) : بسبب آن معاودت فرموده ، [4] زبده + : کورکان ،

[5] زبده : صدر الدین بحضرت سلطانی رسید ،

واتفاق ولادت اوائل رجب بود[1]، و میرزا الغ بیگ بیافت این بشارت نشاط
وانبساط نمود و بزم جمشید آیین رشک نگارخانهٔ چین ترتیب فرمود بیت

آن روز بوقت بامدادان　　زین مژده چو شد زمانه شادان
برداشت زمانه با صد امید　　زرّین دُهُلی ز چرم خورشید
صبح آمد و کرد گوهر افشان　　از مهر بهر طرف زرافشان

وچند روز پیوسته بعیش و عشرت نشسته بودند و مجلس خرّمی آراسته و مطرب
نشسته و ساقی برخاسته[2] بیت

نشسته شهنشاه گیتی فروز　　بفیروزی[3] آورده شبها بروز
نبودی ز نشه دور تا وقت خواب　　مغنّی و ساقی و رود[4] و شراب
مغنّی سرائیده بربانگ رود　　بعشرتگه شه نوآیین سرود　　۱۰
که دولت پناها جوان بخت باش　　همه ساله با افسر و تخت باش
علم بر فلک زن که عالم تراست　　بعشرت در آویز کان هم تراست

وچون از مجلس عشرت فراغت روی نمود خاطر خطیر بضبط مهمات سلطنت
التفات فرمود،

و تاسع رجب از پیش امرا　|　که بایلغار رفته بودند تا قاصد[5] رسید (۳۲۶ ب)

---

[1] زبده (۳۴۳ ا) : غرّهٔ رجب المرجّب سنه ثلث و عشرین و ثمانمایه بود در یوم الاحد تاسع رجب المذکور براذر الوک از پیش امرا آمد — اما غرّه رجب یوم الاحد نبود، رک به وستنفلد : Vergleichungs-Tabellen واگر ۹ رجب یوم الاحد بود ۱۳ رجب یوم الاحد نتواند بود چنانکه زبده در سطور آینده دارد رک به ص ۴۲۸ ح ۱، غالباً ازین روی است که صاحب مطلع ۱۳ رجب را به ۱۶ رجب مبدل کرده، رک به ص ۴۲۸ ح ۱، [2] ک : برخواسته ، [3] آ : زپیروزی ، [4] ب، ودور، تا : ردوز ، اک مثل متن ، [5] زبده : براذر ابوک [ابوکا ؟] ،

وبعرض رسانید که کلانتران مغولان برایلی آمده ضمیمهٔ سپاه ظفرپناه شدند، وشانزدهم[1] ماه
سرداران مغول بسمرقند آمده شیر محمد اغلان وسارق اغلان وصدر[2] اسلام که
کلانتران بودند شرف دستبوس یافتند* وایشانرا بمحلّ مناسب فرود آوردند،
و[3] میرزا الغ بیگ همه را طوی بزرگ داده بتشریفات فاخره وانعامات وافر
مشرّف گردانید،

درین اثنا خبر آمد که امرای مغول پسر قمرالدین را[4] کشته اند وپسر دیگر
فرار نموده روی امید بدرگاه جهان پناه دارد*، وسیم شعبان بسمرقند رسید،
وعاطفت پادشاهانه شامل احوال اوشد، وآخر[5] ماه* صوفی اغلان از پیش
براق اغلان آمده جانور واسپ ودیگر تبرکات آورده پسندیده آمد، وغرّه
۱۰ رمضان ابوکا وفولاد تیمور با جمعی از جانب جتا[6] رسیدند وتربیت یافتند،
وشب[7] ششم شوال* بمسامع جلال رسید که شیر محمد اغلان وسارق اغلان و[8] قل محمد

---

۱ زبده: دریوم الاحد ثالث عشر منه بدار السّلطنت سمرقند رسیده بساط بوس حضرت سلطانی مشرف شدند، شیر محمد اغلان وسار[ق] اغلان وصدر اسلام باشلیق، ــ رک به صفحه سابق برای "شانزدهم ماه" ۲ زبده: صدر اسلام باشلیق، ۳ زبده: واشارت همایون نافذ شد که ایشان را طوی دهند بر موجب فرموده در خامس عشرین رجب ایشان را طوی دادند، ۴ زبده: بدست امراء جتا کشته شد، وپسر دیگرش ازانجا گریخته بپش امیر حلی بگریت (کذا، بگریت؟ رک به ظفرنامه ۲: ۵۲۷) آمده است، ۵ زبده: دربیست ودوم شعبان ۶ آ، با: ختا، ک: خطا (جتا)، اک: خطا، درب بیاض دارد، زبده: جتا، ۷ زبده: [دو؟] شنبه ششم شوال ازشب روزند کور نصفی گذشته، ۸ زبده (۳۴۳ب): وقل محمد با جمعی از جتا گریخته اند فی الحال که بندگی حضرت سلطانی این خبر شنید بنفس خود سوار شده هیچ توقف نفرمود با بانجاس میان دامن وسابان ازل نزول فرموده ازانجا شبگیر کرده چنانکه چارشنبه را و ساحل آب خجند بموضع توش بگرمن ایشان خود را باب زدند وبگذشتند، بندگی حضرت سلطانی درعقب ایشان از آب هیور [عبور] فرمود تا نماز شام براند، (باقی حاشیه بر صفحه ۴۲۹)

وغلبهٔ از مردم جتا گریختند، میرزا الغ بیگ فی الحال سوار شد و نماز پیشین
ایشان را در گجگینه ییلاق دریافت و شیر محمد اغلان و سارق اغلان را گرفت
و امرا را جهت گرفتن باقی گذاشته عود نمود و بستقر دولت فرمود*، و امراء
مخالفان را گرفته بعد از چهار روز بسمرقند آمدند* و میرزا الغ بیگ کرم فرمود
و گرفتاران را با وجود گناه رعایت نمود و سیزدهم ذی الحجه ملک اسلام و صدر اسلام
را اجازت داده بجانب کاشغر فرستاد، و شانزدهم شیر محمد اغلان را ایراق پادشاهانه
نمود و بولایت او روان فرمود، و آخر ماه خبر فتح قلعهٔ روح[۲] از طرف کاشغر آمد و میرزا
الغ بیگ بعزم قوشلامشی[۳] متوجه ولایت بخارا شد[۴]*،

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۴۲۸) در رباط میرک که میانه سغناف [سغناق ؟] و سرای مردانست توقف فرموده و
انجماعت بجانب دره نقس رفته بودند حضرت سلطانی در رباط هم در شب سوار شده، روز پنجشنبه
وقت ظهر در گجکه ییلاق ایشان را دریافت و شیر محمد اغلان را گرفته بازگشت و نوکران را جهت ضبط دیگران
بگذاشت و در شب جمعه نیم شب سوار شده جاشتگاه و از آب خجند عبور فرمود و در قوس بکرمن نزول کرد و
هم در شب خضر خواجه را بطرف سمرقند روانه گردانید، و صباح شب دهم شوال از قوش بکرمن سوار شده
صباح یکشنبه در دامن فرود آمد و از دامن نس [نیم ؟] روز روان گشته نماز دیگر برباط ملک رسید،
و در نیم شب از رباط ملک روان شده آخر شب برباط بوملاق (کذا) فرود آمد و از رباط بوملاق صباح دوشنبه
سوار گشته بین الصلاطین [الصلاتین] در ارک سمرقند فرود آمد. — با: گجکسه (بجای گجگینه)،

حاشیهٔ این صفحه: — [۱] زبده (۳۴۴ ا): بعد از وصول رایات همایون باوجود که در سیر تعجیل نموده بودند
بچهار روز برسید. — ک: آوردند (بجای آمدند)، [۲] با: مثل متن، اک: رسیدند، [۲] فقط با: روج،
زبده مثل متن، [۳] زبده (۳۴۴ ا): جالور برانیدن، [۴] زبده +: و چند روز در صحاری بخارا
بشکار جانور برانیدن مشغول بود،

وقایع سنه اربع وعشرین

ذکر قشلاق فرمودن در قراباغ ارّان و باقی[۱] حکایات*

حضرت خاقان سعید نهم ماه ذی الحجه بعزم قشلاق[۲] در قراباغ ارّان فرود آمد[۳]
و ملوک اطراف باصناف هدایا بدرگاه جهان پناه آمدند و بارگاه اشرف سجده گاه
صنادید و اشراف و بوسه جای اکابر اکناف شد، و در روز نزول پسر محمد دواتی[۴]
و کلانتران اوچ اغلان شرف بساطبوس یافتند، و خاقان سعید روز عید
بآداب قربانی و شرایط آن وقت سعید قیام نمود، و سرداران و حکّام آن ممالک را
انعام و اکرام فرمود، و در روز عید امرای مملکت مصر باش[۵] بیک* وغیره که از[۶]
سلطان مصر روگردان شده بودند بدولت ملازمت رسیدند، و هم درین روز
۱۰ سیدی از ولایت لرستان که سابقاً پیش امیر قرایوسف رفته بود[۷] بدرگاه عالم پناه
آمد*، و امرای عراق امیر حاجی مسافر و کلانتران حشم زنگلو و امیر حسین[۸] که
سردار ترا کمهٔ خضرتو[۹] بود و امیر جنید جاربردی باردوی همایون رسیده
مجموع بعنایات بی غایات اختصاص یافتند، و چهار دهم ذی الحجه

---

۱ زبده: قضایاکه دران واقع شد، ۲ زبده +: از موغان گذشته، ۳ زبده (۴۴۳ ب) +: ممالک ادبانجان، شروانات بفر دولت سلطانی سر مباهات بطارم چرخ برین سوده، ۴ ک فقط درک، با آ ب اک زبده: دوات دار، ۵ زبده: تاشبک، ۶ زبده: بیشتر بیش قرایوسف آمده بودند (ظاهراً یک دو سطر ابتدائی از زبده ساقط شده است) — ک: ملازمت (بجای ملازمت) — فقط ک: بودند، دیگر نسخ بود، ۷ زبده: انگلو، ۸ زبده: حصرتو،

امیر[1] خلیل[2] الله بن امیر شیخ ابراهیم[3] را که در شمایل او دلایل مردانگی و در خصایل او
مخایل فرزانگی ظاهر و پیدا بود و از حرکات و سکنات او آثار نجابت و انوار سعادت
روشن و هویدا می نمود از ولایات شروان[4] متوجه زمین بوس گشته پیشکشهای پادشاهانه
بعرض رسانید و سوابق خدمات آبا و اجداد بلواحق نیکوخدمتی تازه گردانید
و بنظر عنایت و عین عاطفت سرافراز شد[5] و باعزاز و اکرام امتیاز یافت بیت

سری که سوده شود بر زمین خدمت تو زیمن قبول تو تا حشر سرفراز[6] آمد[7]*

(ورق ۳۲۷ ا) و برادرش[8] امیر منوچهر که به شجاعت و جلادت اشتهار داشت* (۳۲۷ ا)
به تقبیل انامل فیاض مشرف شد، و هم درین روز سیدی[9] احمد پسر سیدی[10] علی
از ولایت شکی رسیده پیشکشهای لایق بعرض رسانید و بتشریفات گرانمایه
مخصوص شد، و همچنین امیر توشتای[11] و سید احمد قرامان[12] و کلانتران تالش ۱۰
بدرگاه همایون آمدند، و امیر عیسی[13] برادر امیر تترک[14] (کذا) و پیر علی برادر عین الملک
و امیر شیخ قبانی[15] با امیر جعفر بن امیر منصور که نایب قرایوسف بود و حضرت[16]

---

۱ زبده (۳۴۵ ا): شاهزاده، ۲ برای امیر خلیل الله که از ۱۴۱۷ء تا ۱۴۶۲ء فرمانروائی کرد رک به انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۴: ۳۸۵ (بذیل شروانشاه)، ۳ فقط ک —: ازروی نسخ دیگر و زبده ثبت شد، ۴ زبده: شروان و شماخین، ۵ زبده +: و ایالت بر قرار سابق بدو ارزانی فرمود، ۶ زبده: تاجدار بود — ۷ آ ب: آید (بجای آمد)، ۸ زبده: و بعد ازو برادرش شاهزاده منوچهر که از فرزندان امیر شیخ ابراهیم بمزید باس و بحدت ممتاز ست، ۹ زبده (۳۴۵ ب): سید (بجای سیدی) — برای سیدی احمد ارلات رک به انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۳: ۳۴۶ ا (بذیل شکی)، ۱۰ زبده: امیر (بجای سیدی)، ۱۱ زبده: قوسائی، ۱۲ زبده: فرمان، ۱۳ فقط ک: موسی، تصحیح ازروی آ و نسخ دیگر، ۱۴ آ: تیرک، آ ب: پیرک، ب: تیزک، زبده: ترک، ۱۵ ک: قبالی، نسخ دیگر و زبده: قبانی — بظاهر منسوب است به قبان رک به حدود العالم ترجمه ص ۱۴۳ و ۳۹۸ و ذیل جامع التواریخ ۱۴۹ و ۲۵۵ و تعلیقه ۸۹، ۱۶ زبده: حالا در دیوان حضرت سلطنت شعاری اعلا حسب نسبت

خاقان سعید سالها اورا منصب دیوان عنایت فرموده[1] مجموع اواسط[2] ذی الحجه بشرف دستبوس[3] مشرف شدند، وشانزدهم ماه میرزا بایسنغر از جانب قلعه گاورود رسیده امیر بابا[4] حاجی را ببارگاه اعلی رسانید ودست اعتبار در کمربند جوزا زده پای افتخار از اوج ثریا گذرانید، وروز دیگر یار احمد وشیرزاد پسر[5] امیر قرامان[*] از ولایت گنجه وبردع آمده عز بساطبوس یافتند، وایلچیان گرجستان ونوکران الکیدن[6] رو؟، پسران[7] کستیدن[*] هم از ولایت گرج رسیده سخنان حاکمان خود عرضه داشتند، دیگر روز امیر بیرم بیگ از جانب خوی بسعادت ملازمت مشرف شد، ونوکر[8] امیر[*] قرا عثمان از ولایت[9] دیاربکر ونوکر امیر شمس الدین از بدلیس[10] عرضه داشت[11] رسانیدند، روز دیگر امیر حید رکیا[12] عم زاده مرتضای اعظم امیر سید رضا[13] باتنسوقات گیلانات رسید، وهمین روز

۱۰ علیکا پسر جالق[14] وحاجی باخبر[15] وشیرگرد[16] وشبلی بهادر[17] وچوپان پسر امیر شیخ علی اویرات که سرداران آن ولایات بودند بدولت ملازمت مستسعد گشتند[18]، وامیر حید رکیا[*] رخصت مراجعت یافته بجانب گیلان رفت، وامیر سهم الدین شنقل

---

[1] در آ ونسخ دیگر وزبده: منقصت، [2] زبده: امیوس، [3] زبده: تاباجي، [4] زبده (۳۴۶ ر): پسران قرامان، [5] ک آ ب: الکیدن، تا: ال اسکندر، زبده: ایلکستدي — یعنی الکسندر — رک به Manuel, Stokvis ۱۴۱۲ از ۱۴۱۳ تا ۱۴۴۲ بقول تاریخ ملت گرجی صفحه Allen لندن ۱۹۳۲ ص ۱۲۶، [6] آ ک: کسپیدن، تا ب: زبده: بسر کستدی مراد از کستنتین یعنی قسطنطین ثانی (۱۴۰۷-۱۴۱۴) رک به Stokvis ج ۱ ص ۸۰، ۷ نامش دریزدی ج ۲: ۷۰. [7] کوستندیل گرج است. [8] زبده: ودربیست ویکم ذی الحجه ذکر امیر، [9] زبده: ممالک، [10] ک: بلدیس، [11] ک: کیا، [12] آ وزبده: رضا کیا، [13] ک، علیکا ع، [14] آ ک: شل متن تا: خالق، ب: حالق، زبده: حالیق، [15] ک، باجز، آ ب ک: باخبر، آ: ماجیر، زبده: ناصر، [16] زبده: شرگرو، [17] زبده: بهادر از سلدوز وجوبان بسر امیر، [18] زبده: دربیست وچهارم حید رکیا

برادر امیر شیخ لیر[1]اوی از وز[2]کلات آمد، روز دیگر نجم الدین جلال طارمی رسید،
و[3] آخر ماه یادگارشاه بدرگاه همایون آمد **بیت**

زبسکه بر در او سجده میبرند ملوک   مجال نیست قدم را ز ازدحام جباه*

و[4] اوایل محرّم امیر اعظم علاء الدین علیکا کوکلتاش با اکابر و اهالی و قضاة و موالی
از دار الملک تبریز بقراباغ آمد*، و بهفتم محرم ایلچی مغول اند[5]کوی یارغوجی از پیش
بادشاه مغولستان رسیده سخنی که داشت بعرض رسانید، و شاهزاده سزاوار
خلعت وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبراهیمَ خَلیلاً میرزا ابراهیم سلطان که بحدود[6]
مراغه* رفته بود عازم اردوی اعلا گشته و بر تبریز گذشته چهاردهم محرّم
بملازمت خاقان کامگار و پدر بزرگوار رسید **بیت**

ندارد پدر هیچ بایسته تر   ز فرزند شایسته شایسته تر   ۱۰

و در اواخر محرم ملک عزّ الدین شیر که بزرگی خاندانی او از شرح مستغنی است
از وسطان متوجه آستان سعادت آشیان شده اصناف[7] پیشکش* بعرض رسانید
و مقبول[8] قبول آمده، و سلخ محرم امیر اسپهبد[9] از ستاره* بدرگاه عالی رسید،

---

[1] زبده: فرادي، [2] ک اک آ با ب زبده: در — برای وزکلات رک به لیسترنج ص ۲۶۹،
[3] زبده —، [4] زبده (۳۴۶ ب): امیر اعظم اعدل امیر علیکا عمّت معدلته در دوم محرم سنه اربع وعشرین وثمانمایه از دار الامان تبریز بقراباغ رسید درعقب او خواجه احمد سیدی و برادران و پسران خواجه شیخ کججي با اکابر و قضاة اعمال تبریز باردوی همایون رسیدند، [5] ک: اندکوی یارغوجي، زبده: آیدکوبرغوجي — غالبًا صوابش آیدکوی یارغوجی است، [6] زبده: مراغه دران [وآن] حدود، [7] زبده (۳۴۷ ل): انواع اجناس واصناف جنول [خیول] برسم پیشکشی،
[8] دیگر نسخ: قابل، [9] اک: اسبند از ستاره، ب: سپهدار ستاره، آ با شل متن، زبده: مدار ستاره،

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید

حضرت خاقان سعید در صحاری اجنام[۱] که در زمستان وحوش آن حدود[۲] دران محل جمع می شوند عزم شکار فرمود[۳] بموسمی که سپهر کحلی پوش از شدت سرماء بهمن سنجاب سحاب در سر کشیده بود و کوه و هامون پوستین فنک و قاقم پوشیده عساکر منصور را که پشت امید بآفتاب عنایت آنحضرت گرم بود و تمام آن بیابان را بسم باد پایان گیتی نورد آب سیر آتش فعل[۴] در نور دیدند از هول آتش پیکان تیر | مغز در سر شیر و ببر آب گشته و از بیم خنجر آبگون (۳۴۷ ب) دل در بر سباع و وحوش خون شده بود، و نوک پیکان غنچه شکل از تن آهویان مشکین ناف و نخچیران کافوری شکم لاله و خیری می نمود، و از چشم صید چشمهٔ خون می[۵] کشود[۶]* چند روز صید و شکار بسیار انداختند،

ذکر مخالفت نصر الله صحرائی در بلدهٔ ساوه و گرفتاری او

دران زمان که موکب ظفر نشان از ری عبور نموده عازم آذربایجان بود بمسامع جلال رسید که[۷]* نصر الله صحرائی که از خاک برگرفتگان این درگاه و تربیت یافتگان این بارگاه بود — چنانچه در یورش اصفهان شرح آن گذشت[۸] —

---

[۱] آ: اقسام، ها: اعنام، ب: اقتام، آک و زبده (۳۴۷ ل): اقسام — در نزهة ص ۸۹ اجنان مذکور است که شهریست در تومان نخچوان، اما اجنام یا اقسام را ندارد، [۲] زبده +: بجهت هوا و علف، [۳] در زبده گوید که حضرت سلطنت شعاری در غرهٔ صفر عزیمت شکار فرمود، [۴] فقط ک: نعل، [۵] فقط ک: میچکید، [۶] زبده (۳۴۷ ب): درین ایام که رایات همایون عزیمت یورش عراق و ادربایجان فرموده خبر رسید که، [۷] رک به ص ۲۶۵ ببعد،

۱۰

کفران نعمت نموده و خطبه و سکه در بلدهٔ ساوه بنام امیر قرا یوسف کرده بود[1]،
حضرت خاقان سعید بران افعال اطلاع یافته التفات نفرمود، امیر[2]
غیاث الدین شاه ملک از ری قاصد بساوه فرستاده[3] نصر الله را باز خواستی
بلیغ نمود، و او چون جهودان خیبر[4] سر از چنبر طاعت بیرون آورده پای از
دایرهٔ متابعت بدر نهاده و بر عصیان و کفران راسخ ایستاد، امرا[5] و صلاح
چنان دیدند که بدفع مساوی اهل ساوه مشغول نشوند چه مهم اهم در پیش است،
و امرای ماوراء النهر امیرزاده رستم برلاس و سلطان بایزید[6] اروس بوقا[7]
و کجک محمد با تومانات بمحاصرهٔ ساوه مقرر شدند، درین وقت امرای ماوراء النهر
که ساوه را فتح کردند نصر الله را بهمراه بقراباغ آوردند، آنحضرت با وجود چنین
جرایم ذیل عفو بر زلات او پوشیده بجان امان داد، ۱۰

و امیر اسفندیار دربندی حاکم باب الابواب کمر اخلاص بسته پیش آنحضرت
آمد و تربیت یافته سعادت دست نمود، و همچنین ملوک و حکام که باردوی فلک احتشام
آمده بودند بمواهب انعام و مواجب اکرام مشرف شده عزم اوطان نمودند،
و درین اثنا ایلچی خضر خان از مملکت دهلی رسیده تنسوقات و پیلاکات بعرض رسانید

---

[1] زبده: یوسف کرده خود را بدان طرف بسته است، [2] زبده: چون موکب همایون بحدود ری در آمدند
امیر اعظم امیر شاه ملک طالب ثراه واسطه گشت ایلچی بجانب ساوه فرستادند، [3] فقط ک: خیبری
[4] در زبده گوید که بعضی از امرا در خواستند که "بدرس قهر زرع بلاد محصود شود، و بعضی گفتند که
گوشمال بی ادب از واجبات است اما یمکن که محاصره تمادی یابد و هوا سرد شود و مهمی کلی در پیش است"
فرمان نفاد یابد تا جمعی از عساکر بمحاصرهٔ ساوه قیام نمایند، بموجب این رای لشکر ماوراء النهر را که متوجه قزوین
شده در معسکر همایون بودند حکم محاصرهٔ ساوه شد" و رایات همایون از ری متوجه قزوین شد"،
[5] زبده (۳۴۸ ب) و بایزید بن ارس بوقا، [6] زبده +: و بسر خود به ملازمت فرستاد،

و امیر خلیل اللہ دیگر بار از شروان[1] بار دوی ظفر نشان آمده وظیفهٔ ملازمت بجای آورد،

ذکر نهضت سلطان آفاق از یورت قشلاق و طلوع کوکبهٔ بهار و تتمهٔ قضایای آن دیار

چون سلطان نیمروز بر تخت بهرام دست یافت و لشکر روم بر جیش حبش، یعنی سپاه شب زیادت شد بیت

موی[2] و روی توشب و روز برابر بودند* عاقبت پرتو رخسار تو غالب آمد

حضرت خاقان سعید نوزدهم ربیع الاول از قراباغ کوچ فرموده عازم تبریز شد و بیست[3] و دوم در حوالی بیلقان فرود آمد، و[4] آنجا بسمع اعلا رسید که عطا بهادر که از نوکران جناب مرحوم میرزا عمر بود و از قراباغ بموجب فرمان بر ضبط الوس چغتای که دران حدود تعلق باو میداشته توجه نموده اورا تراکمه گرفته*

---

[1] زبده: شماخین، [2] ب ب اک، داشت باروی دل افروز تو دعوی شب زلف، با: داشت باروی دل افروز تو شب دعوی زلف، [3] بقول صاحب زبده (۳۴۹ و) این روز شنبه بود، [4] در زبده +: و دوشنبه بیست و هفتم بمنزل قراکونک لشکرگاه ساخته .... دران ایام که حضرت سلطنت شعاری .... در قشلاق قراباغ بود عطا بهادر که بیشتر از ملازمان .... ران [یک دو لفظ محو شده در اصل] امیرزاده مرحوم مغفور امیرزاده عمر .. بود معروض گردانیده که جمعی از مردم الوس جغتایی که تعلق بدو میداشته اند اگر فرمان همیون بنفاذ انجامید برود و ایشان را جمع گرداند ملتمس او باجابت مقرون گشته بدان مهم رفته بود، درین اثنا خبر رسید که فوجی از نوکران اسفند از حال عطا بهادر اگاه گشته آمده اند و اورا گرفته،

پیش امیرزاده اسبند[1] برده[2] اند، آنحضرت فرمود که شاهزاده ابراهیم سلطان با فارسان فارس وامیر غیاث الدین شاه ملک با بیست هزار سوار نامدار بطرف نخجوان وسرماو[3] که یورت قدیم پسران سعد که[4] اصل ترکمانست روند وامیرزاده اسبند[5] را نیز دران حدود نشان میدادند، ومیرزا[6] ابراهیم سلطان غرهٔ ربیع الثانی متوجه[7] آن طرف شد، ودرین اثنا نوکر امیرزاده اسبند[8] باردوی اعلی آمده صورت[9] دولتخواهی بعرض رسانید و آنحضرت اورا تربیت فرموده بازگردانید،

ذکر تزویج بنت میرزا ابابکر با امیر خلیل الله شروانی

دران زمان که میرزا امیرانشاه کورگان (ورق ۳۲۸) و میرزا ابابکر (۳۲۸ و) بالشکر ترکمان محاربه کردند ومیرزا ابابکر عنان برتافت یک دختر میرزا ابابکر باپرستاری چند بدست امیر قرایوسف افتاد وآن امیر دانا برعادت اکابر اورا در حجر[10] عاطفت وکنف رعایت میداشت وچون بزرگ شد اورا نکاح کرده از خواتین بمزید حرمت گذراند، وچون امیر یوسف بعالم بقا رحلت نمود وموکب همایون در قراباغ قشلاق فرمود آن کریمه باردوی اعلی آمده

---

۱ ب: اسپبند، با: اسپند، اک: اسپندیار، ۲ آ: بردند، ۳ زبده (۳۴۹ ب): سرلو ۴ زبده: که اصل لشکر ترکمان بودند — فقط آ: ترکانست (بجای ترکمانست)، ۵ زبده: امیر اسفند پسر امیر یوسف، ۶ زبده: امیرزاده اعظم بر[د ؟] امیر مشار الیه بالشکرها، ۷ زبده: در منزل قراکونک از اردوی همایون جدا گشته متوجه آن طرف شدند، ۸ آ: باسبند (که غلط است)، در زبده جزوی این جمله را درین موضع سهواً حذف کرده است، ۹ زبده: اظهار دولتخواهی نموده معروض گردانیده که اگر اسفند بتربیت وعنایت بادشاهانه مستظهر گردد بکمر دگر دد کمر یا خدمت بسته بشرف ملازمت سرافراز شود، ۱۰ ک با: حجرهٔ،

بنواخت بادشاهانه سرافراز شد، وشاهزاده خلیل الله چون بصدق نیّت وصفای عقیدت
ملازم رکاب همایون بود آنحضرت خواست که او را بنوعی تربیت فرماید که حسن عنایت
دربارهٔ او بخوبتر وجهی روی نماید بنابران [آن] گوهر درج[1] سلطنت را نامزد او فرمود
امیر خلیل الله بساختگی طوی اشتغال نمود و والدهٔ او از شروان با تجملات فراوان که
مناسب چنان کاری بزرگ باشد باردوی اعلی آمد و اسباب طوی ترتیب داده ائمّه
وقضاة را حاضر ساختند و آن درّة التاج پادشاهی را با امیر خلیل الله او[2] آخر ربیع الاول[3]
انعقاد شرعی حاصل آمد در منزل قراقوتک[4] بیت

آسمان ساخت در آفاق یکی سور و چه سور
که ازان سور شد اطراف ممالک مسرور

۱۰ اسباب عیش وعشرت ساخته وبزم خرّمی بخوبتر[5] صورتی[6] پرداخته [شد و][7]
چند روز طویهای بادشاهانه کردند و امیر خلیل الله را نهال اقبال و کامرانی
دربرآمده بتجدید شروانشاهِ ثانی شد وخاص وعام ونزدیک و دور خرّم ومسرور گشتند،

ذکر عصیان یار احمد قرامان وگرفتاری او و فتح قلعهٔ اسفرزن[8]

امراء در منزل قراکوتک بموقف عرض رسانیدند که یار احمد قرامان

---

[1] فقط آ، درج گوهر؛ [2] زبده (۳۵۰ ب): در روز بیست ونهم، [3] فقط ک: الاولی، [4] فقط ک: قراقوتک
دفقط درین موضع، رک بس ۱۵)، زبده: قراقوتک [اما بر ورق ۳۴۹ و ۳۵۱ ب قراقوتک]،
[5] فقط آ: بخوبترین ساعتی، [6] از روی آ، [7] در زبده (۳۵۱ ر) این فصل ناقص است از ابتدا
آغاز این طور است: جمعی از نوکران امرا که در ولایت برجع وگنجه بودند چون این معنی دریافته اندکه بخت
باردوی همایون آمده چند قطعه شتر دیاران (کذا) ایشان نوکران یار احمد بتالان بردند الخ، [8] آ: اسفرز،
محلش معلوم نشد، فقط این می توانم گفت که در خریطهٔ آخرین در کتاب الیین Sphärenkarte (?) قریب الند دز تلفظ باسفرزن،

آثار عصیان ظاهر ساخته نوکران امراء را که در ولایت گنجه و بردع بودند غارت کرده،
رای عالی بر آن قرار یافت که شاهزادهٔ اعظم میرزا بایسنغر همت عالی
بتدارک آن مهم مصروف دارد، و امراء نامدار در رکاب او چهارم[1] ربیع الثانی
متوجه شدند،

و پنجم ماه اردوی گردون اشتباه در[2] جنبش آمده قراول تپه معسکر همایون شد،
و دران منازل خوش و مراحل دلکش چند روز بمساعدت بخت فیروز گذرانیده
بیست و پنجم ماه منزل حسن خانی مخیم اقبال و کامرانی شد*،

و میرزا بایسنغر چون[3] بطرف یار احمد قرامان روان شد یار احمد از گنجه
عازم گرجستان گشت و از راههای سخت و بیشه های پر درخت گذشت[4]
و قلعهٔ اسفرزن را که در تصرف کاوس بود[5]* بجهت خویشی که با او داشت ۱۰
پناه و گریزگاه ساخت، و عمارت اسفرزن[6] پیش از بناء اسلام بوده

---

[1] بقول صاحب زبده (۳۵۱ب) این روز روز دوشنبه بود، [2] زبده: (عنان جهانگشای حضرت سلطنت
شعاری) از منزل قراکونک کوچ فرموده براه صحاری بردع و گنجه روان شدند و در روز سیزدهم بلدهٔ گنجه
رسیده روز دیگر از گنجه گذشته بموضع جبل بوز فرود آمدند و ازان محل امرائی عظام امیرزاده ابراهیم بن امیر جهان شاه و امیر
محمد صوفی عمت معدلتهما بایلغار چشمهائی [چشمهای] قراماان منتفرق شد [ه] رفتند و رایات همیون در دوشنبه بیزدهم
بقریهٔ شمکور [شمکور] رسیدند در نوزدهم بکمحائی و بیستم قراول شه [تپه] سرابرده همیون باز کشیدند دران منزل
خبر رسید که امیرزاده.... بایسنغر خان .... یار احمد را گرفته اس[ت] حضرت سلطنت شعاری از انجا کوچ
فرموده در بیست و دوم بطاوس جای رسید و در روز شنبه بیست و پنجم بحسن جایی [خانی؟] فرود آمدند —
فقط ب: مناول (بجای مراحل)، فقط آ کلمهٔ 'منزل' را ندارد، [3] فقط ک ـ، [4] زبده (۳۵۲أ):
بقلعهٔ اسفرور تصرف کاوس بود، [5] از ب چند ورق درین موضع ساقط شده، از "اسفرزن" تا "گاو سمها شگافته"
که در آخر ۳۳۲ب (بذیل ذکر قضایا که بعد از استقرار در دار السلطنهٔ هرات ظهور یافت) آمده است، [6] زبده: اسفرون،

اهل گرجستان[1] و روم و ابخاز و فرنگ[*] آن قلعه و کلیسائی که در انجاست تعظیم تمام میکنند، و آن قلعه در میان بیشهٔ[2] بر روی سنگ خارا واقع است و نهری برنگ نیل و زور[3] پیل[*] بجای خندق در پایان آن روان، و برج[4] و باروکوه شامخ راسی و راسخ[*]، یار احمد چون بآن معقل حصین استظهار یافت بر سنن غرور که اَلَيْسَ[5] لِى مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهَارُ تَجْرِى مِنْ تَحْتِى فرو چاه شد، شاهزاده لشکریان را که بیت

بشمشیر از بیشهٔ شیر آورند | به پیکان مه از چرخ زیر آورند

فرمود که ممر لشکر فرسنگ[6] بفرسنگ از خار و خس سنگ خالی ساختند و میرزا بایسنغر از راههای دشوار و معابر انهار | عبور فرمود و آفتاب (۳۲۸ ب)

رایت ظفر شعار سایه بران دیار انداخت و از طنطنهٔ کورکه و کوس و غلغلهٔ (۱۰) طبل و نقاره و صدای نای روئین و خروش زنگ زرین زلزله در کوه و ولوله در آن گروه افتاده[7]، و لشکر[8] منصور از اطراف چپر بسته جنگ پیش بردند[*] و اهل قلعه با آنکه تاب مقاومت نداشتند حرکت[9] المذبوحین[*] نموده نقش غلط بر لوح خیال مینگاشتند، دو سه روز در مقام مقابله آمده عاقبت بعلم الیقین دانستند که اگر از تیغ شاه جهان امان نجویند امکان تدارک نماند

---

[1] زبده: و روم از منذامیر کنار اردهان (؟) افریخ، [2] با: پشته، [3] با: روز نیل، اک: زوبیل، [4] زبده: برج و باروی مانند کوه شامخ ثابت و راسخ بر بالائی کوه نهاده، [5] سوره ۴۳ (الزخرف): ۵۰، [6] فقط با: در فرسنگ، زبده (۳۵۲ ب) مثل متن، [7] با آ: افتاد، اک مثل متن، [8] زبده: بهادران حضرت شاهزاده محلی بیدا ساخته در برابر قلعه چپر بستند و در محل بیدا ساخته دیگر بهادران و نوکران امیر اعظم امیر حسن صوفی جل پیش بردند. — آ با: چپر (بجای چپر)، اک: بخبر، [9] زبده (۳۵۳ و): حرکة المذبوحی،

یار احمد از روی عجز و اضطرار **بیت**

تیغ و کفن گرفته فدا کرد جانِ خویش — آمد برون ز قلعه و بگذاشت کارزار

شاهزادهٔ عالی جناب رقم عفو بر جریدهٔ جریمهٔ او کشید و او را ایمن ساخت، و بعد از تسخیر قلعه عازم اردوی اعلی شد ع

فتوح سوی یمین و سعود سوی یسار،

و اواخر ربیع الآخر[1] در منزل حسن خانی[2]* بشرف ملازمت حضرت خاقان سعید استسعاد یافت، روز دیگر یار احمد را سر برهنه و دست[3]* و گردن بسته پیش آوردند **بیت**

سری که گردن از امرت کشید گردونش — بر آستانِ تو اکنون کشان کشان آورد

و آنحضرت بر حال یار احمد رحمت فرمود و در عتاب او زیادت از ین نفرمود که خود را بی اعتماد کردی، و خون او را بخشیده با میر چهار شنبه سپرد[4]،

و اردوی اعلی از منزل حسن خانی بموضع کتمهٔ غیاثی آمد، و آنجا نوکر[5] امیر علی نبیرهٔ امیر طهرتن* از جانب ارزنجان[6] آمده پیشکشها گذرانید و صورت دولتخواهی بعرض رسانید، و غرهٔ جمادی الاولی نوکر ایوانی حاکم[7] گرجستان رسیده اظهار انقیاد کرد، و روز دیگر در کنار آب بندی[8] ایلچی* الکسندر[9] از گرجستان آمد، و[10] قاصد

---

[1] زبده: روز سه شنبه بیست و ششم، [2] زبده: حسن سوئی، [3] فقط در ک، در زبده هم ندارد، [4] زبده (۲۵۴ ب): در اثنای این حال خبر رسانید که پسر شیخ امیر حاجی عراقی در ولایت طارم اظهار مخالفت کرده است و راه سلطانیه و قرائین [قزوین ؟] بدان سبب ناایمن گشته، [5] زبده: نوکر امیر ظهیر بن، [6] ک آ: از زنجان، [7] زبده: حاکم بعضی از گرجستان، [8] زبده: تبدی با قچه قلعه رسیدند ایلچی، [9] ک: الکندر، آ: الکسیدر، تا: الاسکندر، اک: الکبدر، — رک: ص ۴۳۲ ح ۵، زبده مثل متن، [10] زبده: و در جمعه ششم بمیامنه آب بعود بیوند باش (؟) فرود آمدند و دران منزل نوکر امیر اعظم امیر شاه ملک،

امیر شاه ملک* عرضه داشت آورد که علیکا[1] جالق[2] و سید احمد وزیرک[3] یاغی شدند، و امیر قراعثمان با امیرزادهٔ[4] اسکندر جنگ کرده و امیر عثمان انهزام یافته، و امیر شمس[5] الدین* نوکر امیر جاکو که مدتها در طرف ارزنجان[6] و کماخ مانده بود بشرف[7] بساطبوس مشرف شد، و بنظر عنایت مخصوص گشت[8]، و نوکر* امیر قراعثمان و قاضی محمد[9] از پیش امیر شمس الدین بدلیسی رسیده عرضه داشت ایشان مشتمل بر دولتخواهی رسانیدند[10]، و حاکم گرجستان طاء تو نام نوکر* و پیشکش فرستاد[11]،

و در منزل قراکاروان سرا امیر[12] محمد فضل الله از طرف امیرزاده اسپند[13] آمده احوال عرضه داشت[14] و باباحاجی* از کرمرود[15] و سهند[16] از عادل جوز رسیدند[17]،

و موکب منصور روز ششم[18] جمادی الاولی از آب ارس عبور نموده

---

[1] آ: علیکا (بدون همزه)، [2] زبده: خالق، [3] زبده: وبیرک، [4] زبده: بسرامیر یوسف امیرزاده (بجای امیرزاده)، [5] فقط آ و زبده: شمس، [6] زبده: ادربائجان، [7] آ با: بعز (بجای بشرف)، [8] زبده (۳۵۵ ل): و بهمدران روز نوکر [9] زبده: مجیر (بجای محمد)، [10] بعدش در زبده +: وازانجا گذشت بحوالی قلعه بوماتش نزول فرمود نوکر حاکم گرجستان محاربو نام دران منزل رسید - اک: طاء تور شل متن)، با: طاتو، [11] زبده +: روز دیگر باعری قل رسیدند و در روز دیگر بارصو فرود آمد و ازانجا بنز تکلک وازانجا بسر بوش و در روز هفدهم بقراکاروان سرا نزول افتاد، [12] زبده: حمزه بن امیر (بجای امیر)، [13] آ: اسپند، [14] زبده: و رایات همیون روز سیزدهم و نوزدهم بقراباغ فرود آمد و دران منزل باباحاجی [15] اک با: زبده: کرمرود - کرمرود تبریز مذکور است - ذیل جامع التواریخ ص ۴۳، [16] آ: سهند، با: سهند، اک سهند، [زبده: سپهدار عادل الجود]، [17] فقط با: اجور، [18] زبده: هجدهم،

در پای ماشسته کوه نزول فرمود،

ذکر فتح قلعه بایزید و شرح آن

حضرت خاقان سعید از آب ارس و پای ماشسته کوه* گذشته بجلکاء ازرات[3] در آمد، و آنجا بسمع اعلی رسید که قلعه بایزید که از قلاع نامدار آذربایجانست وامیر قرا یوسف در وقت آوازهٔ رایات همایون ذخایر و نفایس بآنجا فرستاده و بعد از واقعهٔ او امیرزاده اسپند[4] آن قلعه را مادهٔ استظهار دانسته مردم خود را دران قلعه نشانده، و بی تکلف آن قلعه کوهیست سر بر کرهٔ اثیر کشیده دخارائی[5] پرده بر چرخ اطلس دریده[6]، و وهم را عروج بر بروج آن خیال محال و فکر را صعود بر مصاعد آن تصوری باطل، چشم زمانه را[7] اطلاع بر ارتفاع آن عیان نبود* و گوش سپهر نمی شنود که آن (ورق ۳۲۹) قلعه را بکوشش توان کشود بیت

ولیکن چو خشم آورد بخت شوم ... شود سنگ خارا بکردار موم

القصه آنحضرت ببیست[8] و سیم* جمادی الاولی بحوالی قلعه آمده مستحفظ ازابا نقیبا دخواند[9]، حسام الدین نوکر امیرزاده اسپند بیرون [آمد و] بعرض رسانید که

۱۰ (۳۲۹ ل)

---

[1] آ با: ماسته کوه، مثل متن، اک: بالسته کوه [صورت فقره در زبده: عبور کردند و بقریه اروح عاسه کوه نزول افتاد]، [2] زبده: باسته کوه، [3] کذا ایضاً در آ و اک، فقط با: ازرات، زبده (۳۵۵ ب): ارادت، ب ــ ارارات؟ [4] در زبده بعدش +: که اشجع اولاد امیر یوسف است، [5] کذا در ک، نسخ دیگر و زبده: خارای، [6] فقط ک: دیده، زبده: دردیده، [7] زبده: بر آن بلندی نگاه نتوانستی کرد، [8] زبده (۳۵۶ ل): روز دوشنبه بیست و سیم، [9] در ک (و بظاهر بدیگر نسخ نیز ــ) از روی زبده ثبت افتاد،

امیرزاده اسپند[1] خاتون خود را با ذخایر بسیار این جا گذاشته[2] و تا جان در تن دارند از دست نخواهند داد، آنحضرت فرمود که ترا دولت مساعدت نمود که بیرون[3] آمدی، آری **بیت**

آنرا که خدای دولتی خواهد داد ناگاه ز سنگ خاره بیرون آید

و حسام الدین را مصاحب امیر محمد خواجه[4] چهره* ساخته سالها چون فتح و ظفر ملازم آستان خاقان هفت کشور بود، و لشکر[5] نصرت شعار قلعه را دایره وار درمیان گرفتند و از اطراف و جوانب سایه بانها برافراشته خیمها برپا کردند، و از سهم صلابت[6] آن حال دلهای مخالفان در سینه طپیدن گرفت و عقول خیره و رایها تیره گشت، لشکری انبوه که کوه[7] از شکوه ایشان در زلزله افتد مانند

۱۰ آتش خروشان و بسان بحر از باد دمان گشته،

در قرب نیم ساعت دامن کوه که شهر بند ایشان بود و طویله اسپان و

---

[1] زبده: اسفند بسر امیر یوسف، [2] در زبده + : وجمعی را بمحافظت باز داشته و مدعی آنست که هیچ لشکر هرگز بجهت آنکه تسخیر این محال میناید بگرفتن این مشغول نشده است و جهان آفرین برزمین چنین آسمانی بدید نکرده، ذخیره و اسبابی که تا روز حشر کافی باشد معدّ و مهیّا دارند، [3] زبده: از میان ایشان بیرون، [4] ک: خواجهٔ چهره، آ، خواجه چهرهٔ، با: خواجه، اک: خواجه جهره — [در زبده صورت فقره اینست: ازان باز بملازمت (ملازمت) و با امیر محمد جهرومی باشد القصّه او را تربیت فرمود چون موکب (؟) نگاهداشت] ، [5] زبده (۳۵۶ ب): روز دیگر چون خسرو ستارگان ار کنار میدان افق بنمود لشکری الخ، زبده: و حضرت سلطنت شعاری . . . . درموازی موجازی [محاذی] قلعه بربالای کوه بربساط شاهوار نشست از جوانب و اطراف قلعه سائبانها برافراشتند و از خیام گوناگون دران نواحی چند کردن پیدا آمد، [6] ک: و صلابت تصحیح از روی زبده، [7] آ: اجزای کوه،

انبارهای غلّه باز ستاندند، و مانند مور و ملخ رو بقلعه آورده و سپر در سر کشیده بکوه بالا رفتن گرفتند، و چندانکه اهل قلعه بسنگ و تیر زخم می زدند و لشکر منصور مجروح شده می غلطیدند[1] دیگری پای بر زبر[2] زخمی نهاده بالا میرفت، و در کمر[3] کوه که ممر قلعه بود چند برج بر روی خارا می نمود[4]، نوکران میرزا بایسنغر زور برانجا آوردند[5] و جماعتی از جاخویان سپرها گرفته قصد آن بُرجها کردند، و اگر کسی را از زخم سنگ و تیر آسیبی می رسید او را پس کشیده پیش می رفتند تا بچنگل و ناخن بر روی خارا[6] بالا رفته خود را بپای برجها[7] رسانیدند و برجها را سوراخ کردن گرفتند، و قاپوچیان[8] قادر انداز روی سپر و پشت جپر[9] اهل قلعه را مانندِ بال سیخول[10] و پشت خارپشت گردانیده، هر جا مقدار انگشتی از سر برج ظاهر می شد صد تیر در پی بآنجا میرسید و سنگی که می انداختند نتوانستند دید که بر کجا می آید، بیک ساعت جاخویان[11] بچابکی و جلادت بروج را سوراخ کرده خلل در حصار و زلل[12] در کار ایشان افتاد، لشکرِ ظفر شعار در صدمهٔ اولی

۱۰

---

[1] زبده (۳۵۷ ا) : اگر یکی را زخم می رسید می غلطید. [2] آ : بالای (بجای زبر) ، اک : زیر ، با مثل متن ، [3] زبده : در کمر این کوه که قلعه بود جند برج بر روی خارا نهاده ، [4] در زبده بعدش + : و ترکمانان را انکارد (؟) بدفع کارزار مشغول گشتند و قواعد این بروج قریب بنجاه گز از روی زمین مرتفع بر روی کمر خارا نهاده و تا باصل قلعه مقدار بانصد گز دیگر یلک زیاده کوه شد ، [5] زبده (۳۵۷ ب) : آن کمر خارا (بجای خارا) ، [6] زبده : برح ، [7] اک مثل متن ، با : قابوچنان ، زبده : قالوحسان ، — قاپو در ترکی بمعنی درِ خانه است ، گویا قاپوچیان بمعنی 'باڈی گارڈ' است ، [8] فقط ک : قدر ، [9] اک مثل متن ، آ : جبه ، با : حپر ، [10] اک مثل متن ، با : سیحون — سیخول خارپشت کلانی را گویند که خارهای ابلق دارد و مانند تیر اندازد (برهان قاطع) ؛ [11] آ : جاخویان ، با : حاحومان ، اک : جاخومان ، [12] اک : ضلل ، زبده : ذلل ،

طائرهٔ کبری بایشان نمودند و در مقدمه[۱] نوکران* میرزا محمد جوکی[۲] بر بالای آن قلعهٔ منیع
و ذروهٔ آن کوه رفیع مکابرة[۳] برفتند و مضمون یَوْمَ[۴] تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا وَ
تَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا نقد وقت شد، و جمعی که بر پشت دروازه بودند
زخم دار و افگار فغان الامان برآوردند، و پیش ازانکه اهل قلعه را امین سازند
بعضی بهادران که بر بالای کوه رفته[۵] بودند خود را* در قلعه انداختند و انوار ظفر
از صفحهٔ خنجر پرگوهر پیدا شد و چنین حصنی که تسخیر آن در سر ملوک گذشته نگذشته
و هوای فتح آن در ضمیر سلاطین رفته نیامده قهراً و قسراً بالضرب تیغ یلان سپه شکن
صف آرای و زخم پیکان گردان عدو بند قلعه کشای از اول بامداد تا آخر نماز پیشین
به امداد فضل الهی مفتوح شد **قطعه**

فتح و ظفر بجوهر تیغ تو قایمند	نی نی که تیغ تو همه فتحی[۶] مجسم است
نوک سنانت بر ورق نصرت و ظفر	حرفیست کاندرو[۷] همه آفاق مدغم است[۸]

۱۰

(۳۲۹ ب)

حضرت خاقان سعید بر تیسیر	این فتح همایون شکر حضرت پروردگار
بجا آوردند و سپاه نصرت شعار غنایم بسیار گرفتند و موکب آفتاب اشراق

---

[۱] زبده: داخل قلعه بر سر کوهی به بلندی و تندی چنانکه حس ناصره یا [حس باصره تا] بدوره [بذروهٔ] شناعتش
رسید و زه [ده جای] در مصاعد عقبات [خود را] آسایش دادی . . . . دلاوران جوشن پوش
با تیغهای کشیده بر روی چنین کوهی برآمدن گرفتند مقدمهٔ ایشان نوکران، [۲] زبده
(۳۵۸ ا): جوکی محمد، [۳] ک، مکابره، زبده: مکابر،
[۴] قرآن مجید ۵۲ (سورة الطور): ۹، [۵] زبده: رفته بودند و بسر دیوار حصار که
فراز کنگره آن از قمهٔ ثریا برتر بود رسیده خود را، [۶] با، ک، فتح،
[۷] ک، کندرو، [۸] در زبده (۳۵۸ ب) بعدش گفته است که: بندگان دولت را
اموال بی قیاس از نقود و اجناس بدست افتاد،

برسمت ییلاق الالطاق که در فصل[1] تابستان هوای زمستان دارد روان شد، وبیست[2] وهفتم جمادی الاولی در دامن زرنجی فرود آمد ع

بعز[3] دولت آنجا ساخت منزل

ذکر[4] اجازت فرمودن امراء و آمدن [پسران] امیر قراعثمان باردوی همایون*

رای جهان آرای اقتضای آن فرمود که اغشروق[5] در دامن زرنجی توقف نموده باقی لشکر روی بقلع وقمع اعادی آورند، وآنحضرت بدین عزیمت اواخر[6] جمادی الاولی پای عزم در رکاب عالم ستانی آورده عنانِ نصرت بدستِ تایید گرفت وبا پنجاه هزار سوار همه با ملابس زره وجوشن ومراکب چون کوهِ آهن از حدود سرای ابقا روان شد بیت[7]

یکی روز کز گردشِ روزگار — بدست آمدش طالعِ کامگار

---

[1] فقط در ک ندارد، [2] زبده (۳۵۹ ل): سه‌شنبه چهارم جمادی الاوّل ما بنجکه سو و در جمعه بیست وهفتم ببغارکوکه (کذا) در دامن در بنجی افتاده است فرود آمدند، [3] با: بفر، [4] عنوان فصل در زبده (۳۵۹ ل): ذکر ایلغار فرمودن بندگی حضرت ورفتن برعقب ترکمانان، — کلمهٔ 'پسران' را در ک ندارد، ازروی با نوشته شد، [5] زبده: فوجی از حشم منصور با اغرقها هم دران حدود توقف نماید، — فقط با: ازنجی (درین موضع نقطه بجای زرنجی)، [6] زبده: در روز یکشنبه بیست ونهم ، [7] زبده (۳۵۹ ب) +: از برکرمی گذشته ببند ماهیه نزول فرمود - بیت

توگفتی که از نعل اسبان زمین — بپوشد همه چادری آهنین

۱۰

عنان تاب شد شاهِ فیروز جنگ   میان بست بر کین بدخواه تنگ*

موکب منصور غرّه[۱] جمادی الاخری دریای اخلاط بر دست چپ گذاشته
به ارجیس[۲] رسید و امیر غناشیرین را جانب قلعهٔ عادل[۲] جوز* فرستاد، رایات[۳] همایون*
متوجه اخلاط گشته بکول سناکی[۴] فرود آمد، و در[۵] انمقام* امیر غناشیرین که فتح
عادل[۶] جوز کرده بود سرداران آنجا قدوس[۷] و زاهد را باردوی همایون رسانید
و آنحضرت از نواحی اخلاط گذشته در منزل مرکتوک[۸] مرغزار خرّم بود چند روز
توقف نمود، و امیر محمد کُرد اخلاطی بدرگاه عالمپناه آمده اخلاط مسخّر گشت،
و[۹] امیرزاده اسپند در صحرای موش از آوازهٔ سپاه منصور بدیار بکر رفته
از آب فرات گذشت*، و امیر شمس الدین بدلیسی احرامِ ملازمت بسته
بقبلهٔ اقبال و کعبهٔ آمال[۱۰] آمد و بعنایات مخصوص شد، و امیر عبدالرحمن   ۱۰
حاکم قلعهٔ موش قلعه را تسلیم کرده شرفِ ملازمت یافت، و امیر دولدای که بموجب[۱۱]
فرمان حضرت صاحبقران در قلعهٔ اونیک و آنحدود می بود درین ولا به اردوی اعلا
آمده بتقبیلِ انامل فیّاض سرافراز شد، و ملک محمد پسر ملک عزّالدین شیر

---

[۱] کذا در زبده بالسین، نیز رک به ص ۴۴۹ ح ۶،   [۲] زبده: عبدالجوز،

[۳] زبده: و رایات منصوره روز دیگر باسفند لو نزول فرمود و از انجا،   [۴] زبده: سنائی،

[۵] زبده: دران حال،   [۶] آ: عادل جواز،   زبده: عبدالجوز،

[۷] فقط ک: فدوس،   زبده: قدس،   [۸] کذا در زبده،

[۹] زبده: درین حال اسفند پسر امیر یوسف و جمعی از عساکر ترکمان که در حدود (کذا) صحرای موش بودند
از امضای عزیمت همیون خبر یافته آوازهٔ وصول رایات همیون بگوش ایشان رسید . . . . الخ،

[۱۰] آ ک مثل متن، آ: اقبال،   [۱۱] زبده (۳۶۰a): از زمان صاحب قرانی
انار الله برهانه دران دیار مانده بود،

که صاحب اختیار آن دیار بود با سرداران و کلانتران بسعادت ملازمت
مشرّف شد[1]، و امیر علی[2] پسر امیر قرا عثمان و کلانتران آق قویلوق[3] (کذا) به اردوی همایون
رسیدند، و ظاهر اخلاط مرکز اعلام آمد[4]، و شانزدهم جمادی الاخری[5] ولایت ارجیس[6]
از دولت نزول همایون سعادت رجبیس یافت و امیر بایزید پسر دیگر امیر
قرا عثمان آنجا بدولت ملازمت مشرّف شد، و روز دیگر اردوی همایون
در آق بلاق[7] باغروق پیوست، و حکم همایون نفاذ یافت که شاهزاده
میرزا ابراهیم سلطان و امیر شاه ملک بجانب علیکا جالق[8] و سید احمد دیرک[9] روند و آن
بی باکان را که سر به مخالفت آورده اند و گردن کشی می کنند گوشمالی بسزا دهند،

ذکر[10] مشورت فرمودن درباب اولاد امیر قرا یوسف با [امراو رسیدن - ظ] امیر قرا عثمان و رخصت امرای[11] اطراف*

۱۰

چون حضرت خاقان سعید باغروق[12] همایون رسید* با امرای کبار مشورت فرمود

---

[1] بعدش در زبده +: امرا و ارکان دولت بعد از تدبّر و تشاور صلاح ندیدند که بر نیسه [پی] ا کرچنگان روند بسبب آنک هوای آن طرف و رعایت [در غایت] حرارت نشان میدا[د] ند و هم آن بود که لشکر [را] از گرما زحمت رسد، کلانتران و سرداران آن طرف هریکی علی قدر مراتبهم رعایت و نگاهداشت فرموده عزیمت معاودت مصمم گردانید،

[2] زبده (۳۶۰ ب): علیکا، [3] آک: مثل متن، با: قوینلو، زبده: اق قویلق، [4] بقول صاحب "زبده" در روز یکشنبه چهاردهم جمادی الآخر بظاهر اخلاط" رسیدند، [5] با آک: الآخر، [6] با السین (مثل رجبیس) در هر موضع درک، اما رک. به حدود العالم (ترجمه)، ص ۳۹۵ نمره ۱۲، [7] زبده: اق ملاق، [8] زبده: خاق، [9] زبده: درک،

[10] عنوان این فصل در زبده: ذکر اجازت دادن امرا و رسیدن میر قرا عثمان [برای] زمین بوس، [11] آک: امرا باطراف، با: امرا باطراف، [12] زبده: بعد گریختن اسفند و لشکر ترکمان چون باغرق معاودت نمودند،

رای برآن قرار یافت که سرداران و کلانتران ولایات را انواع رعایت و اصناف عنایت نموده همه را رخصت معاودت فرماید و آنحضرت اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ خوانده عازم تبریز شود (ورق ۳۳۰) بنابران امیر خلیل الله[1]* بجانب شروان[2]، و امیر اسفندیار بطرف دربند[3]، و قوشتاشی[4] به ارّان، و ملک محمد ابن ملک اعظم بکر دستنان، و امیر شمس الدین به بدلیس، و امیر محمد کُرد با خلاط، و ملک الامراء به حسن کیف، و پسر سلطان سلیمان بصوب[5] خیزران* اجازت یافته روان شدند[6]، و مجموع بصلات پادشاهانه و تشریفات خسروانه مشرف گشته باوطان خود رفتند[7]، و نوکر امیر عیسی از آلنجق آمده صورت دولتخواهی بعرض رسانید، و امیر شیخ قبانی[8] بار دیگر شرف بساطبوس یافت، و امیر شیر قرا عثمان بسعادت ملازمت مشرف گشته پیشکشهای مناسب گذرانید*، و حسن اخلاص سابق را (۳۳۰ ر)

۱۰ بخدمات لایق لاحق گردانید، و [به][9] خلعتهای شاهوار و اسپان راهوار و کلاهِ ملمع و کمر مرصّع[10] و صنوف اکرام و فنون انعام و شرف اعزاز مخصوص و ممتاز شد مصراع

دست مدارا از کمر مقبلان

---

[1] زبده (۳۶۱ ر): خلیل الله بن امیر شیخ ابراهیم، [2] زبده: شروان و شماخیین، [3] زبده: بسر اسفندیار و دربند، [4] اک: قوی شتای، با: قوشتان، زبده: قوستاپی و مثل مطلع سعدین ص ۱۳۱۴)
[5] با آ: بصوب خیران، اک مثل متن، زبده: بحران، — خیزران دیهی است در ولایت موغان، رک به نزهة ص ۹۰ و بظاهر همان مراد است، نیز رک به شهریاران گمنام از کسروی تبریزی ۱: ۱۰۵، [6] در زبده +: حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه کوچ فرموده به بلور و روز دیگر بخوشهر نزول فرموده، [7] آ: قیان، با، اک مثل متن، رک ص ۱۴۱۴ ح ۱۴، [8] زبده: روز دیگر حضرت بادشاهی خلد الله اعتقاد و اخلاص که خود را بدان مزید اختصاص و مستحق رعایت و عنایت میداشت بعرض رسانید (عبارت ناقص است در زبده) [9] فقط ک —،
[10] زبده (۳۶۲ ب): تازی بدرها زر (بجای راهوار)،

ذکر محاربهٔ حضرت خاقان سعید با اولاد امیر قرایوسف و انهزام تراکمه*

درین اثنا که موکب ظفر لوا عازم تبریز شد بسمع جلال پیوست که پسران
امیر قرایوسف امیرزاده اسکندر و امیرزاده[۱] اسپند بالشکری فزون از
چون و چند[۲]* عازم آذربایجان شده اند و نزدیک اخلاط و عادل جوز[۳] رسیدند*
امراء و اعیان باتفاق امیر قرا عثمان که دران ولا از امیرزاده اسکندر روگردان[۴]
شده بود* عرضه داشتند که تا اتباع امیر قرایوسف را استیصال کلّی نشود امور
این مملکت انتظام نمی گیرد و احوال اختلال خاص و عام التیام نمی پذیرد[۵]،
حضرت خاقان سعید سخن امیر قرا عثمان و سایر دولتخواهان بسمع رضا اصغا نمود و از
شهر نو[۶]* بطرف ارجیس معاودت فرمود امیر الیاسخواجه و امیر قرا عثمان را ۱۰
بطریق منغلای بجانب عادل جوز[۷]* روان داشت و رایات همایون

---

۱ زبده ، ۲ زبده : اسفان بایکدیگر اتفاق کرده اند و لشکرها جمع گردانیده از طرف دیار بکر ،
۳ زبده : عبدالجوز رسیده اند این جرأت و جسارت از ایشان غریب نمود که بی رضای بندگی حضرت
بمیان ممالک درآیند خاصه انکه بندگی حضرت راهنوز قرب جواری باشد ، ۴ زبده :
شکستی یافته بود ، ۵ زبده (۳۶۲ ل) + : وامروز فرصت است چه خداوند
خلد الله تعالی ملکه با دویست هزار جرار و کرار غیر فرار بعرصهٔ این ممالک درآمده است ، (در سطور بعد
گفته است) که از اطراف و جوانب بندگان حضرت (جمع) می شوند و استعداد حرب چندانکه ممکن
است مرتب " امروز کسی را زسد که درین ممالک بخلاف رضای آنحضرت دم زند ، ۶ زبده : از نو شهرباز ،
۷ زبده : عبدالجوز ،

بصوب ارجیس برافراشت ، و دوازدهم[1] رجب به بند ماهی و روز دیگر بار جایس رسید ،

و[2] از جانب* میرزا ابراهیم سلطان و امیر شاه ملک قاصد آمده بعرض رسانید که قوت دولت آنحضرت علیکا[3] جالق[4] و سید احمد ترک[5] را گریزانید و پسر علیکا را گرفته ایل و الوس او را زیر و زبر گردانید ، و چهاردهم ماه جمعی آغایان از جانب دارالسلطنه هراة رسیدند و[6] در پرده سرای عصمت و عفت محرم حرم گردیدند* ، و شانزدهم زین الدین عبد الحمید[7]* برسم رسالت از مکهٔ معظمه از پیش والی آن امیر حسن عجلان[8] رسید و شرح اخلاص اکابر آن مقام بزرگ بعرض رسانید[9]* ، و امیر محمد خواجه چهره[10]* که با امرای منغلای رفته بود با قراول

۱۰ امیرزاده اسکندر جنگ کرده[11] غالب آمد و دو کس را گرفته[12]* پیش حضرت آورد ، و[13] میرزا ابراهیم سلطان و امیر شاهملک* که بحرب علیکا جالق[14] و سید احمد رفته بودند مظفر و منصور با[15] غنایم نامحصور* باز آمدند ، و[16] اولاد امیر قرا یوسف چند نوبت ایلچیان فرستاده

---

[1] زبده : روز یکشنبه دوازدهم ، [2] زبده : درین اثنا از پیش ، [3] آ : علیکا ، اک و زبده مثل متن ، [4] زبده : جالیق ، [5] زبده : ترک ، [6] زبده — ، [7] زبده : زین الدین عبد الجلیل ، [8] آ : عجلانی ، اک مثل متن ،

[9] در زبده (۳۶۲ ب) بعدش + : دو نوزدهم رجب از اجیس [ارجیس] کوچ فرموده بمنزل اقی فرود آمدند و دران منزل حاجی خلیل از پیش اسکندر و اسفند آمده اظهار عجز و تذلل ایشان میکرد[د] در چارشنبه بیست و دوم امیر محمد خواجه جوره — همزهٔ خواجه را درک و آ ثبت کرده است

[10] زبده : کرده بود دو کس از ایشان گرفته ، [11] زبده : و روز دیگر امرا ، [12] کذا در زبده ، [13] زبده — ، [14] زبده : روز بیست و چهارم بموضع امیر سلیمن حمزه و حاجی خلیل کرد از پیش اسکندر رسیدند و طلب مصالحه نمودند اما بجائی نرسید ،

سخن صلح بوسیلهٔ امرای عظام بموقف عرض رسید، امّا بجائی نرسید*،
و آنحضرت عزم رزم ترکمان جزم فرمود و هر روز بجانب ایشان
کوچ می فرمود تا روز دوشنبه بیست و هفتم رجب المرجّب [که عشق رجبا تر عجبا]*
اردوی همایون بموضع قرق قورقاق* فرود آمد و لشکر ترکمان در حدود الشکر [د]
بموضعی که یخشی گویند اغروق نشانده وجر کنده یورت خود را استحکام دادند*

(۲۳۰ ب) ۱ و چون سدّ سکندر ایستاده بیت

شده غرق آهن ز سر تا بپای همه کوه کوبان پولاد خای

و چند هزار سوار نامدار نیزه گذار* قریب دو فرسنگ از اغروق خود
پیشتر آمدند و صف جنگ بر آراستند، و ازین طرف حضرت خاقان سعید
۱۰ بتوفیق ربّانی و تائید آسمانی آداب لشکر کشی و اسباب سپه آرائی ترتیب داده
میمنه و میسره بشاهزادگان نامدار و نوبینان کامگار و شیران جنگ جوی و دلیران
تند خوی آراسته شد و چند زنجیر فیل هر یک بضخامت کوه ثقیل

---

۱ "که" ازروی زبده نوشته شد، ۲ در ک ب، ازروی آ و زبده نوشته شد، ۳ آ:
قراق قورقاق، ا ک: قراق قورقان، با: قراقورقان، زبده، فراق فورغان، ۴ ک:
الشکر (امارک برص ۴۶۳ س ۱۰) یزدی (۱: ۶۹۰): الشکرد، ۵ زبده: التون یخشی می گویند
در کنار رودخانه اغرق خود را نشانده بودند و در پیش آن جری کنده و بس آن جر دیواری ساخته و مستعد
حرب گشته، ۶ اوش در زبده (۳۶۳ ل) -.

همه جنگ جویان برخاش خر بکین آوری بسته هر یک کمر

۷ در زبده زاید از نصف صفحه در صفت این سواران دارد مثلاً این که" از غایت حرص بمور و جنگ بیوند
از جیوة بریده اند و از کمال شره بموقف کارزار بارک بیوستگی جسته"، ۸ زبده: بیاراستند،
۹ آ ا ک: نظم و ترتیب، ۱۰ آ ا ک با زبده: مربط،

درپیش قلب لشکر با جمعی[1] تیر اندازان بر پشت فیلان[2] بیت

به[3] پشت زنده فیلان برنشسته ناوک اندازان

چو عفریتان آتش باز بر تلهای خاکستر

باز داشتند، و ترکمانان را اندیشهٔ فیلان هراسان داشت که اسپان ایشان هرگز فیل ندیده بودند، و تدبیر اندیشیده گاوان بقوّت را جوالهای کاه بار می کردند و بپلاسها و چوبها[4] مشابه و مانند فیل می ساختند[5]، و بعضی فیلِ مجسّم از گِل ساخته بودند و آنرا بر گستوان پوشیده مردانِ مسلّح بر آن سلح شوری میکردند و ترکمانان اسپان بر آن می دوانیدند تا اسپان بران صورت رام شوند،

فی[5] الجمله[6] بهادرانِ جانبین و مبارزانِ طرفین در طرد و چالش

10 و ناورد و نالش آمدند[7]، آواز[8] طبل[9] و نعرهٔ کوس و صدای[8] کرّنای چون رعد و برق در جوش و خروش آمدند بیت

زآواز و غلغل جهان جوش کرد زکوکب فلک[9] پنبه در گوش کرد

از سحابِ کمانها بارانِ سهام باران شد و تیغها چون صاعقهٔ بارقه رخشان گشت بیت

برآمد یکی ابرِ زنگار گون فرو ریخت از دیده دریای خون

---

[1] زبده (۳۶۳ ب): با پیادگان تیر انداز هر یک بضخامت جثّه چون کوهی مهیب و طودی عظیم و ناوک اندازان بر پشت پیلان، [2] پیش ازین در زبده + :

یکی چون طور سینا بود از و آویخته ثعبان زپشت او درخشنده کف موسی پیغمبر

[3] ک : بپلاسها و بجوالها، اک آ با : بچوبها و پلاسها، صورت فقره در زبده : و چوبها و پلاسها آنرا مشابه پیل تعبیه می ساخت، [4] آ : ساخت، [5] زبده : فی الجمله درین روز چون بیکدیگر رسیدند — در زبده در سطور آینده کلام را خیلی طول داده، [6] زبده (۳۶۴ ل) : ادای [آوای] طبل و صدائی نعل، [7] زبده : ناله، [8] با آ اک : آمد، [9] فقط ک : یکی،

دران سیل کز پای شد تا بفرق — یکی ماند کشته یکی گشته غرق

پردلان آثار مردانگی می ساختند و در میدان شجاعت جان در ورطهٔ هلاکت می انداختند [1] سپر با سر سروران سخت روی پیش آورد[2] و تیغها با گردن گردنان زبان سرزنش دراز کرد و از طرفین حملهای تند کرده هر دو گروه چون کوه آهن ثابت قدم و پای برجا بودند[3] بیت[4]

زهر سو نمودند هوش و درنگ — که سرعت پشیمانی آرد بجنگ*

آن روز از آن زمان که سلطان شرقی انتساب آفتاب از افق چین طالع شد تا آن هنگام که در ظلام شام[5] غارب گشت* خون از تیغ چون باران از میغ می بارید بیت

برآمد[6] دران دشت بارنده میغ — تگرگش ز پیکان و باران ز تیغ*

چنین بود تا روز بیگاه گشت — ز شب دامن روز کوتاه گشت[7]

حضرت خاقان سعید در میدان[8] فرود آمد و فرمود که پیش لشکر جر کنند[9] و بهادران شب همه شب پاس دارند[10] بیت[11]

رقیبان لشکر بآئین پاس — نگهبان تر از انجم ره شناس*

---

[1] آ: سپر با سر، بآ: شمشیر با، — عبارت زبده: مصراع [سپر با؟] با سر سروران سخت روئی پیش آورد صفها [تیغها] الخ، [2] آ: آورده، [3] آ اک بآ —، [4] بآ —، زبده (۳۶۴ب): حضرت سلطنت شعاری خلد ملکه و سلطانه دران معارک بیت همی رفت با هوش و رای و درنگ الخ،

[5] ک: غمام فرو شد، بآ: شام غارت گشت [6] زبده —، [7] بعدش در زبده: دو لشکر ز بیگاه گشتند باز — طلایه همی گشت شیب و فراز

[8] زبده (۳۶۵ب): عثمان مقام، [9] آ بآ اک: کنند، [10] آ: داشتند،

[11] زبده —،

روز دیگر که صبح عالم آرای از افقِ مشرق طالع شد و آثار طلیعهٔ سحر در اقطارِ جهان منتشر گشت و شاهِ انجم سپرِ شنگرفی از افقِ سیمابی بر آورد و تاج گوهر نگار از تیغ[1] کوهسار بنمود و رایاتِ لعل پیکر از طرفِ شرق بر افراخت و پرچمِ شب از روی بیرقِ روز بر گرفت حضرت خاقان سعید که ماه از آفتابِ طلعتِ او فروغ یافت و آفتاب از پرتوِ رای او روشنی پذیرفت فرمان فرمود که سپاهِ نصرت پناه بعزمِ رزم و پیکار سوار شدند **بیت**

سحرگه بهنگامِ بانگِ خروس | نهادند بر کوههٔ پیل کوس
شهنشه باسپ اندر آورد پای (ورق ۲۳۱) (۲۳۱ ر) | بجنبید چون باد لشکر زجای[2]

ولشکرِ قیامت اثر که جبال از هیبتِ آن میگداخت و آسمان از صلابتِ آن سپرِ خورشید می انداخت **قطعه[3]** ۱۰

گردون اثر، زمانه تهوّر، اجل نهیب، | انجم عدو، ملایکه نصرت، قضا توان
جوشان چو اژدها و ز آسیبِ شان بکوه | در سنگ سال و مه چو کشف اژدها نهان
هر یک بجای جامهٔ دیبا و جامِ می | در بر فگنده جوشن و بر کف نهاده جان[4]

میمنه و میسره آراسته روی بخصم آوردند و قریب نیم فرسنگ پیش رفتند ناگاه سپاهِ ترکمانان باساز و عُدّتِ فراوان پیدا شد **قطعه[5]**

خونخواره لشکری چو ستاره با نهی[5] | صفها کشیده بر صفتِ راهِ کهکشان

---

[1] با: سر، اک مثل متن ، [2] زبده بعدش + :

بحکم شهنشاه گردون شکوه | بجوشید لشکر چو دریا و کوه

[3] بجای این قطعه در زبده ابیات ذیل را در اثنای حکایت این احوال آورده است : نظم

چو کوه آهنین [آهنین] از جائی جنبید | زمین گفتی ز سر تا پائی جنبید
جهل بنجه هزار از مرد کاری | گرین کرد از یلان کارزاری

[4] این قطعه را در زبده — ، [5] آ : بانهها ،

بگذاشته حیا و کمر انگاشته حیات برداشته حسام و برافراشته سنان

و از طرفین لبسان تعبیهٔ شطرنج بر بساط آوردگاه صف آرای گشتند، و از مردانِ جنگی

فضای صحرا تنگی گرفت، و از شدّت و صلابتِ آن دو گروه کوه ستوه پذیرفت،

هر دو لشکر چون دو دریای اخضر در تموّج آمدند و چون دو کوهِ پولاد از صرصرِ تندتر[*]

بر یکدیگر حمله کردند قطعه[۲]

پس هر دو طائفه به نبرد اندر آمدند | بر یکدگر کشیده همه تیغِ خون فشان
این را زمانه داده بفیروزی[۳] اتفاق | و آن را ستاره کرده بدروزی امتحان
از هیبتِ بلارک چون برگِ گندنا | شخصِ مبارزان شده چون شاخِ زعفران
از صاعقه چون باطنِ آتشکده زمین | و ز زلزله چو ظاهرِ فالج زده زمان

روی هوا از نیزهای دلاوران نیستان بود و دران میان آثارِ شجاعتِ ۱۰

سارزان صولتِ شیر ژیان می نمود بیت

شهسواران در میان نیزها جولان کنان | چون بر اطراف نیستان حملهٔ شیرانِ نر

برقِ خنجر بر جانِ دلاوران خندان و سرشکِ تیغِ یمانی بر تنِ کشتگان گریان

و دران روز میرزا رستم بن میرزا عمر شیخ از برانغار[۴] جنگی کرد که داستانِ

رستم دستان و هفت خوانِ مازندران بر طاقِ نسیان ماند، و امیر ابراهیم[۵] امیر

جهانشاه هم از جوانغار[۶] مردانگی نمود که آثارِ فرزانگی او بر صفحهٔ روزگار واضح خواهد بود،

و پیر حسین سعد را که روی رزمِ سپاه ترکمان و پشتِ لشکرِ ایشان بود دستگیر کردند،

---

۱ زبده (۳۶۶ ب) : از یمین و یسار لبسان صرصر، ۲ در زبده بجای این قطعه ابیات دیگر آورده است، ۳ آ : به پیروزی، ۴ زبده (۳۶۷ ا) : دست راست، ۵ در مطلع و زبده ابراهیم بدون اضافت ابنی است، اما رک به ص ۴۶۰ حاشیه ۱، ۶ آ ب : برانغار، اک : میمنه،

و آنحضرت فرمود که سپاه ظفر پناه کوه تا کوه خیمه و خرگاه در جنگ گاه فرود آمدند* (کذا)
و جمعی گریختگان از طرف ترکمانان آمده عرضه داشتند که پسران امیر قرایوسف
دل بر مرگ و تن بر جنگ نهاده اند و عنانِ طغیان بدستِ عصیان داده
میگویند بیت

زمرگ ار بترسی بنه خود و ترگ　　　که جنگ اوکند کو نترسد ز مرگ

و چون جمشیدِ خورشید از ایوانِ زرافشان بخلوت سرای مغرب
خرامید و جمالِ جهان افروزِ روز در نقابِ شبِ تیره نهان گردانید[۱] و عرصهٔ عالم
جولانگاه سپاهِ زنگ آمد و جیشِ حبش از پشتِ کرهٔ خاک روی بذروهٔ افلاک
نهاد و عقلِ دوربین در وادیِ اندیشه سرگردان گشت و وهم تیزتگ در بیداء ضلالت
۱۰ گرفتار شد مبارزانِ طرفین و دلاورانِ جانبین برسمِ طلایه از هر[۲] دو سپاه*
آگاه بودند و شب تا روز بشرایطِ پاس قیام نمودند،
روز[۳] دیگر* که سلطانِ جهانگشا و خسروِ عالم آرای خورشید بر سبز خنگِ فلک
سوار شد و تیغِ لعل پیکر از نیام برکشید و سپرِ زرّین از روی سپهر زنگاری برآورد
(۳۳۱ ب) حضرت[۵] خاقان سعید | فرمود که سپاهِ ظفر پناه بعزمِ رزم سوار شدند و طبلِ
حرب فرو کوفتند بیت

---

[۱] زبده: حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه هم در مقام جنگاه کوه تا کوه سپاه و از زمین تا آسمان خیمه و خرگاه فرود آمدند،　[۲] زبده (۳۶۷ ب): درین شب نیز جری عظیم کندید[ند] و شب همه شب پاس داشتند (بجای و چون جمشید خورشید تا بشرایط پاس قیام نمودند)،
ک: کردید،　[۳] ک مرز و سپاه،　[۴] زبده: روز سیم،
[۵] زبده: حضرت سلطنت شعاری . . . عزیمت جنگ سلطانے فرموده کورکاو و کوچ بکرفتند (کذا)، بعدش ابیات غیر ابیات متن)،

جهان خسرو آهنگ پیکار کرد — ببدخواه بر چشم بدکار کرد
زغرّیدن کوس خالی دماغ — زمین لرزه افتاد بر کوه و راغ
خروشیدن کوسِ روئینه کاس — نیوشنده را داده از جان هراس[1]

و درین روز سپاهِ ظفر نشان بعظمتی روان شد که از رماح[2] نیزه وران بر صحن صحرا بیشها عیان[3] بود و از عکس تیغ خون افشان روی هوا پر شهاب در فشان می نمود، و سپاهِ ترکمان چون ذرّات آفتاب بسیار و بسانِ قطرات امطار[3] بیشمار، همه چون شیر و پیل قوی یال و بزرگ هیکل، و مثلِ پلنگ و نهنگ خارا دل و آهنین جگر، و مانندِ ببر و گرگ الماس چنگ و فولاد[4] بر بیت

سپاهی چو آشفته پیلانِ مست — همه نیزه و گرز و خنجر بدست
گرفته سپر باز چرمِ نهنگ — برافگنده برگستوان [بر] پلنگ

۱۰

در برابر آمدند، هر دو لشکر چون دو کوهِ پولاد صف کشیدند و چون بحر اخضر از بادِ صرصر در تموّج آمدند، فضای لشکرگاه از جوشن[5] و زره دار[5] آهنین شد، و هوای رزمگاه از برقِ تیغ و صاعقهٔ سنان[6] آتشین گشت، و آن دو لشکر قیامت اثر در هم آمیختند و بنیزه و شمشیر باهم برآویختند[7]، از آواز کوس و نقاره گوشِ گردون کر شد و از فغانِ اسپان و غریوِ دلیران و نعرهٔ نرّه[8] شیران[8] زلزله در کوه و غلغله در گروه اُفتاد، میرزا رستم بیت

عدوشکار چو رستم، جهانکشای چو آرش[9] — خرد پرست چو دستان[10] هنرنمای چو نیرم[11]

---

[1] ک: رخ، [2] زبده: روان، [3] آ: سحاب، [4] آ: پولاد، [5] آ: جوشن و درزه دار، زبده (۳۶۸ ل): از جوشن و زره پوش، [6] زبده: خنجر، [7] آ: برآویخت، [8] آ و زبده: شیرمردان، [9] ک: ارش، ب آ: ارس — آرش نام پهلوانی بوده ایرانی از لشکر منوچهر که در صنعت تیراندازی عدیل و نظیر نداشته (برهان)، [10] نام زال پدر رستم (برهان)، [11] نیرم نام نریمان است که پدر سام جد رستم باشد (برهان) — آ: حوزم، ب: چویرم، ک: جویزم، زبده (۳۶۸ ب): حوبرم؛

باتفاق امیر ابراهیم[1] جهانشاه دران معرکه شجاعتی نمودند که روان رستم دستان بر جان ایشان آفرین خواند، و[2] امیر شیخ لقمان برلاس و[3] امیر محراب ترخان هم از دست راست. بیت

بنوک سنان و بتیر خدنگ ربودند از روی خورشید رنگ[4]

و از جوانغار[5] امیر علاء الدین علیکا[6] کوکلتاش و امیر جلال الدین فیروزشاه و امیر فرمان شیخ جای خود نگاه داشته، دست راست مخالف بر ایشان حمله کرد و امیر بوته و خواجه محمد[7] مشرف سمنانی. جمعی را که در سالاری[8] دستی نداشتند، پیش راندند، ترا کمه آن گوشه را مفت دانسته تنی[9] چند بدرجهٔ شهادت رسانیدند[10] و خواجه محمد نیز بساط زندگی طی کرد. بیت

چنین است تا بوده گردان[11] سپهر که با نوش زهر ست و با کینه مهر ۱۰

از صدمات و حملات[12] نزدیک بود که تراکمه گوی ظفر بچوگان نصرت بهوکاه[13] (؟)، مقصود رسانند و چند قطار شتر رانده باخود فتحی تصور کردند، درین[14] حال حضرت

---

[1] زبده: ابراهیم بن جهانشاه، [2] زبده (۳۶۹ ل): و بعد از ایشان امیرزاده مضراب بن امیر حسن صوفی و امیر شیخ لقمان، [3] زبده —، [4] ک: زنک، آ و زبده (۳۶۹ ل) مثل متن، [5] زبده: طرف جب، [6] آ: علیکا، [7] زبده: شمس الدین محمد مشرف (اما بر مطلع سعدین ص ۷۰۰ س ۲ قطب الدین بجای شمس الدین، [8] آ: سلاح شوری، با: صلاح شوری، صورت فقره در زبده: جمعی را که در سلاح شوری در بیی [درکی] و در سواری دستی نداشتند، [9] زبده: تنی چند از نام برادران بتکلیف پیش راند، (فاعل فعل دست راست مخالفا [ن آ])، [10] ک: گردون، تصحیح از روی زبده، [11] زبده (۳۶۹ ب): صولات و صدمات مترادف و حملات متعاقب، [12] ک: بهواکاه، آ ک زبده: بهوکاه بظاهر بجوگه است بمعنی حفره و مغاک (اقرب الموارد) [13] از اینجا تا ص ۴۶۱ س ۱۱ اسنبدرا گرفتند) در زبده ندارد -

خاقان سعید فرمود که درمیان میدان خرگاه طهارت خانه زدند و بعزم
ادای[1] نماز چاشت که مدة العمر آنحضرت وظیفه داشت از سمند عالم نورد
فرود آمد و به تأنی تمام طهارت کامل ساخته در نماز شروع نمود و بکمال
خضوع و خشوع نماز ادا فرمود و روی نیاز بر زمین اخلاص نهاده
و دست امید بسوی آسمان کشاده از حضرت بی نیاز فتح و نصرت طلبید، و چون
دانست که تیر دعایش بهدف اجابت رسید پای دولت در رکاب سعادت
درآورد و باز در مستقر قول قرار و آرام گرفت،

و امیر صایب تدبیر غیاث الدین شاه ملک ملازم رکاب عالی بود
درین وقت صورت خوب در آیینهٔ اندیشهٔ او رو[2] نمود و بمقتضی الحرب خدعة
فرمود که نقارهٔ بشارت زده آوازه در انداختند که (ورق ۳۳۲) 10 (۳۳۲ الف)
امیرزاده اسپند[3] را گرفتند، و شاهزاده میرزا بایسنغر چون از تفرقهٔ دست چپ
آگاه شد از قنبل[4] قول بسان شهسوار انجم با جمعی دلاوران نامدار که بتیغ آبدار
و پیکان آتش بار دمار از دشمنان باد پیمای خاکسار برآورند[5] عزم آن طرف نمود،
و حضرت خاقان سعید فرمود که پنجهزار[6] سوار* برگستوان دار ع[7]
گردان نامجوی و دلیران نامدار
بمدد شاهزاده رفتند و موکب همایون در ضمان عنایت ملک بیچون روان شد
و سپاه نصرت شعار بیکبار در جنبش آمد و نایرهٔ قتال و جدال التهاب و اشتعال یافت قطعه

---

[1] ک: اوراد، تصحیح از روی آ، آ، ک، [2] آ، آ: روی،

[3] آ، آ: اسپند، [4] زبده (۳۶۹ ب): بیش (بجای قنبل) این کلمه قبول است در

لغات ترکیه، — در زبده مضمون این هفت هشت سطور را خیلی مطول آورده است (از ۳۶۹ ب تا ۳۷۱ الف)

[5] ک آ آ: برآوردند، [6] زبده (۳۷۰ الف): مردان قول بمقدار پنج شش هزار مرد، [7] آ آ: بیت،

شعلهٔ رمحت شهاب ثاقب آمد روز جنگ
گر شیاطین اعادی می بر آوردی دمار
احتراق انجم سیّاره ثابت کی شدی
گر زفتی ز آتش تیغ تو بر گردون شرار

پُر دلان را کار از تیر و کمان[1] به تیغ و سنان* رسید و بر اطراف معرکه خون چون رود سیحون و جیحون روان بود، اولاد امیر قرا یوسف و امراء ترکمان بر گمان آنکه آلات حرب و استظهار بسیار داشتند خود را بخیال محال مرد نبرد می پنداشتند، چون[2] ظهور لشکر منصور و قوّت دولت سپاه ظفر پناه معاینه دیدند* رخسار امید شان تیره و چشم امل خیره ماند*، و[3] امیرزاده اسکندر* هر چند سعی کرد که لشکر خود را پاسامشی

۱۰ کند نتوانست و بضرورت عزیمت هزیمت کرد و چون سایه از شعاع آفتاب و تذرو از چنگل عقاب گریزان شد، و بسیاری از تراکمه در قید اسار گرفتار شدند[4] بیت

سر رایت شاه برشد بماه	زغوغای دشمن تهی گشت راه
ز هر سو کشان دشمنی چون نهنگ	بگردن در[5] افسار* یا پالهنگ
گروهی که چون پیل کردند زور	فتادند چون پیله در پای مور
چو خصمان گرفتار خواری[6] شدند	بسی در میان زنهاری شدند

---

[1] فقط با: برش و کریبان،
[2] زبده (۱۷۳ ل): چون کثرت اعداد و وفور امداد لشکر منصور معاینه دیدند و مشاهده کرد،
[3] زبده +: تشویش و تفرقه بشمل ملتئم و عقد منتظم ایشان راه یافت . . . ترکمانان در مقاتلت و مقاومت کر و فر تمام نمودند امّا سعادت مساعد و دولت شان یار نبود . . . اسکندر،
[4] مضمون سطور آینده را تا "بگنجینها گوهر آراسته (ص ۴۶۳ سطر ۹) در زبده ندارد،
[5] اک: در افسار با، با: در افشد چون،
[6] فقط ک: خاری،

وآفتابِ دولتِ حضرتِ خاقان سعید براوجِ سلطنت لامع شد و ماهِ رایتِ نصرت
ازمطلعِ سعادت طالع گشت، وآنحضرت حصول این فتح نامدار که طراز فتوحات
سلاطین کامگار تواند بود ازمحضِ عنایتِ پروردگار دانست وسجداتِ شکر
بجای آورد و فتح نامها باطرافِ ممالکِ ماوراءالنهر وترکستان و خراسان وزابل[1]
وکابل وسیستان و هندوستان و مازندران و فارس وعراق بل تمام آفاق
ارسال فرمود وشکر مواهب الٰهی بواجبی ادا نمود، ولشکرِ منصور غنایم نامحصور
گرفتند بیت

زبس غارت آوردن ازبهرِ شاه غنیمت نگنجید درعرضگاه
همه روی صحرا پرازخواسته بگنجینها گوهرآراسته

واین فتحِ همایون نشان غرّهٔ شعبان درموضع آلشکرد[2] که بخشی[3] گویند ۱۰
روی نمود،

وآنحضرت روزدیگر کوچ فرمود ودرراه نظرِ سلطانِ عالم ستان
براسیرانِ ترکمان اُفتاد[4] بیت

ببخشود بر سختیِ کارشان زشمشیر خود دادزنهارشان

وبرمصداق شعر

اَحْسِنْ اِلَی النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوبَهُم فَطَالَ مَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحسانُ[5]*

حکمِ اطلاقِ آن[6] همه فرمود[7]، وآنحضرت ازراه خوی منتصف شعبان بدارالملک
تبریز رسید، ومردمِ تبریز راکه بیم غارت بود[8] آسیبی نرسید ورعایا

---

[1] آ: زابلستان، [2] با: الشکرد: اک (زبده ۲۷۲ ل): الشکر، [3] با اک: بخشی، [4] زبده +: که ایشان زا با زن وفرزند لشکریان بخاری وزاری ببردند، [5] با: الاحسان انسان، [6] آ: آنها، [7] زبده +: [بموجب فرموده امیران] که ایشان ازحدّ وحدّ فزدن بود زن ومرد وخرد وکلان همه را بگذاشتند، [8] یعنی ازلشکر شاهرخ سلطان،

بیُمن عدل واحسان در اوطانِ خویش بامن وامان بودند،

ذکر[1] معاودت از مملکت آذربایجان بصوب[2] ولایت*

چند[3] روز بمساعدت بختِ فیروز دارالملک تبریز مستقر سریرِ خلافت آمد (۳۳۲ب) ا واهالی آنجا شرایطِ خدمتگاری ومراسمِ جانسپاری بجا آوردند، ورای عالم آرا که خورشید جهان افروز از فروغِ آن نور وضیا بطریقِ التماس اقتباس نماید اقتضای آن فرمود که رایاتِ ظفر آیات بعزمِ معاودت نهضت نمود، واوایل[3] رمضان خاقان سپهر آستان بسلطانیه آمد و[4] ملوک و حُکّامِ آذربایجان را رعایت وعنایت فرمود وامثله واحکامِ همایون ارزانی داشته رخصت مراجعت فرمود*، وخاقان ظفر قرین در حدودِ قزوین ۱۰ لشکر های فارس وعراق[5] را اجازت داد، ومیرزا ابراهیم سلطان براه درگزین متوجّه فارس شد، ومیرزا رستم[6] بهادر* عازمِ اصفهان گشت، وهمچنین[7] بولایت یزد وکرمان وکاشان سرداران بموجب فرمان روان گشتند*

---

[1] این عنوان را در زبده ندارد، مضمونِ فصل را ملحق کرده است به فصل سابق، — اک، دارالسلطنت هرات (بجای صوب ولایت)، با : ولایت خراسان درالملک تبریز . [2] در زبده گفته است که سلطان "دو سه روز زیاده در تبریز مقام نفرموده" [3] فقط آ، اواخر، با اک وزبده مثل متن، [4] زبده : و بهیچ موضع توقف نمی فرمود (بجای آنچه در متن است)، [5] زبده : عراق عجم، [6] زبده (۳۷۲ب) : رستم بن امیر عمر شیخ بهادر . [7] زبده — ، با آ : باز رفتند (بجای روان گشتند)،

و آنحضرت[1] از ملک ری بسبب گرمی هوا چند روزی بشبکیر گذشت و امیر الیاسخواجه را بالشکر گران در ولایت سلطانیه و قزوین و ری و قم گذاشت[2] ، و موکب ظفر نشان اواخر رمضان بمملکت خراسان در آمد ، و نوئین[3] اعظم امیر شاهملک اجازت یافته از راه استراباد بخوارزم رفت[4] ، و آنحضرت بر عادت معهود در هر شهر و مملکت زیارت[5] مشایخ و اکابر فرمود و از روحانیت اهل الله استمداد نمود ، و از حسن اتفاق در وقت عزیمت آنحضرت غرّهٔ[6] شوّال سنهٔ ثلاث و عشرین در مزار[7] مورد الانوار قطب الاولیاء[8] و المحققین شیخ سعد الملّة و الدّین الحمّوئی[9] قدّس سرّه نزول فرمود و هنگام مراجعت غرّهٔ شوّال سنهٔ اربع[10] در همان منزل مبارک نزول اقبال واقع بود ، و آنحضرت در نیشاپور بسعادت زیارت اکابر مشرّف شد و از آنجا

بجانب مشهد مقدّس معلّی عزیمت نمود شعر

سلام علی التّرب الذی ضمّ جسمه   فیا نعم مشهود و یا نعم مشهد

دشرف آن روضهٔ مبارک و بقعهٔ متبرّک دریافت[11] و انوار آن بر روزگار فرخنده آثار تافت ، و نوزدهم شوّال دار السّلطنهٔ هراة مرکز دایرهٔ دولت و اقبال آمد و اکابر و اشراف شرایط استقبال و مراسم تعظیم و اجلال بجای آوردند و نثار و پیشکش بتقدیم رسانیدند بیت[12]

---

[1] زبده : رایات همیون بوایت در [ری] آمد بجهت گرمی هوا شبکیرهای بسیار کرده بتعجیل ازان موضوع بگذشتند ،

[2] زبده : لشکرهای که تعلق بدو داشت و چند قشون دیگر بجهت مدد او تعیین فرموده بود در ان بلاد بگذاشت

[3] زبده — ، — آ : نوئین (بجای نوئین)   [4] ک : بزیارت ، تصحیح قیاسی است ،

[5] زبده : بموضع خراسان گویان بمزار - [6] ک : الاولیای   [7] آ با ک ، الحموی   برای وی رک

بج ص ۲۹۹ ، ۵ ، نیز بدولتشاه ص ۲۱۴ ، و ص ۲۲۲ که آنجا تاریخ وفاتش دارد (وفات شیخ سعد الدین حمّوئی) نیز رک تعلیم و تربیت ص ۵۲۵ ،

مخالف شکن شاه فیروز بخت — بفیروزه فالی در آمد بتخت
بزرگان شهر آفرین خواندند — بر آن گوهری گوهر افشاندند
همه شهر و کورا بیارا ستند — که دیدند ازو آنچه میخواستند*

ذکر قضایا که بعد از استقرار در دار السلطنهٔ هراة ظهور یافت

چون موکب ظفر نشان از یورش عراق و آذربایجان بدولت و سعادت معاودت نمود و رایات نصرت آیات* در دار السلطنهٔ هراة استقرار فرمود[۱] ایلچیان[۲] هندوستان از پیش والی دهلی خضر خان رسیدند[۳]، و پیش از یورش آذربایجان خضر خان التماس نموده بود که حضرت خاقان سعید قاصدی بجانب او فرستد و آنحضرت مولانا امیر خواجه[۴] را که بفصاحت بیان و طلاقت لسان مشهور بود

۱۰ ارسال[۵] نمود، و خضر خان فرستاده را[۶] رعایت[۷] بسیار نمود و تبرکات و بیلاکات در صحبت مولوی فرستاد و اساس دولت خود را باظهار نیکو بندگی استحکام داد*، از جملهٔ عجایب آن دیار کرگدن[۸] آورده بودند، حیوانی غریب[۹] شکل، عجیب هیئت، شبیه گاو سمها شگافته، یک شاخ بر میان پیشانی* و هیچ آلت جارحه[۱۰]

(۲۳۳ ر) بر پوست آن جانور کارگر نه، و از پوست[۱۱] او (ورق ۲۳۳) سپر معتبر توان ساخت،

---

[۱] فقط ک. — [۲] ک: وایلچیان، [۳] در زبده (۲۷۳ ر) گفته است که "جمعی کثیر از اکابر هند برسم ایلچی مصاحب و ملازم او بودند"، [۴] در زبده افزوده است که وی "ملازم امیر اعظم اعدل امیر حسن صوفی بهادر بود. [۵] زبده: برسم ایلچی ببلاد هند فرستاده، [۶] آ. — [۷] زبده (۲۷۳ ب): رعایت نموده مال فرستاده بود و کسان خود همراه او گردانیده، [۸] زبده: کرکی، [۹] زبده: غریب شکلی عجیب بزرگی مقدار گاو بزرگ باشد و شکل نیز شبیه گاو و سمهای شگافته[ ] اما یک شاخ بیش ندارد بر میان پیشانی، — فقط آ: سم بجای سمها، "ب" از "یک شاخ" باز مواد متن ادارد، [۱۰] آ: جارحه، [۱۱] آ: آن. — در زبده گفته است که "در بلاد هند از پوست او سپری سازند درین بلاد احیاناً بدست می آید"،

اگرچه به جثه برابر گاو باشد اما گویند با پیل جنگ کند و غالب آید، فی الجمله آن جانور را بصنعتهای غریب از گردون و غیره بدار السلطنهٔ هراة رسانیدند،

و محمد طیب که از قراباغ اران بموجب نشان عازم مصر و شام شد، چون بمصر رسید سلطان شیخی وفات یافته بود و مظفر و تاتار صاحب اختیار آن دیار شده، ایلچی را رعایت نمودند و عرضه داشت نوشتند که اگر موکب همایون عنان دولت بصوب این مملکت معطوف فرماید آنچه وظایف دولتخواهی باشد بجای آورده شود، و محمد طیب اواخر شوال بدار السلطنهٔ هراة رسید و عرضه داشتهای اکابر آن بلاد بعرض رسانید،

و سلطان قوشچی که هم از قراباغ بجانب دشت قبچاق رفته بود و محمد خان او را رعایت فرموده و اظهار دولتخواهی نموده در ماه ذی قعده باز آمد و صورت اخلاص خان عرضه داشت، ۱۰

ذکر قضایای ماوراء النهر و ولادت میرزا عبد الرحمن

میرزا الغ بیگ در اوایل محرم سنه اربع و عشرین بهوای جانور

---

۱ زبده: جثه برابر گاو بزرگ بیش نیست، ۲ زبده: و وقت هست که غالب می آید، ۳ زبده: گردونهای بزرگ وغیر از دهلی، ۴ زبده +: و حالا هست و از انجه بود بسیار بزرگتر نیز شده، ۵ آ ب: طیب، اک: طیب، ،تا: طبیب؛ زبده مثل متن، ۶ در زبده گوید که او برسم ایلچی گری پیش امیر شیخی که در ان ولایت صاحب اختیار شده [رفته بود]، ۷ از زبده افتاده است، ۸ زبده +: و مکتوباتیکه برده بود جواب نبشته، و اظهار اذعان و انقیاد نموده، ۹ ب: طیب، ،تا: طبیب، آ اک: طیب، ۱۰ زبده (۴۷ ا) +: بسنه اربع و عشرین و ثمانمایه، ۱۱ پیش محمد خان فرستاده بودند. ــ ۱۲ فقط آ: قفچاق (بجای قبچاق)، ۱۳ زبده: اخبار آن طرف بعرض همایون رسانیدند (بجای صورت اخلاص الخ)، ۱۴ زبده: احوال ماوراء النهر درین سال مذکور،

پرانیدن عازم بخارا شد[1] و چون شهبازِ خاطرِ همایون از نشاطِ شکار و پرانیدنِ شاهین و شانقار[2] فراغت یافت موکبِ منصور بدستور معهود در ظاهر بلدهٔ فاخره قشلاق فرموده[3] و جمعی ایلچیان از جانب ولایت تبت[4] رسیده میرزا الغ بیگ همه را رعایت فرمود و اجازت مراجعت نمود[5]، و حضرتِ وهّاب بی منّت و فیاضِ بی ضنّت[6] جناب الغ بیگ را فرزندِ سعادتمند ارزانی داشت و هشتم[7] محرّم جهان بنورِ حضورِ او مشرّف شد[8] و موجبِ نشاط و سببِ انبساط آمد و نام همایون میرزا عبدالرحمن معیّن شد بیت

بفر زمانه فرزند شد سربلند　　که فرّخ بود گوهر ارجمند

و ششم جمادی الاولی از مغولستان خبر آمد که محمد اغلان مخالف را قهر کرده پادشاه[9] هست، و هفتم[10] ماه ابو اللیث از اندگان آمده احوالِ آن طرف بعرض رسانید، و اغدی[11] نوکر پیر محمد[12] اغلان و[13] نوکر صدر اسلام رسید،

۱۰

---

[1] زبده +: در هفتم محرّم سنه اربع و عشرین و ثمانمائه بارک بخارا فرود آورده آمد (کذا)، [2] آ با بب اک: شنقار، [3] آ با بب اک: فرمود، [4] آ: تبت، [5] زبده (۲۷۴ ب) +: و در اوائل ربیع الاوّل ایلچیان ختائی که از شیراز معاودت نموده بودند و از خراسان وغیره بسمرقند رسیدند و ایلچیان ازین طرف همراه ایشان شده بودند رسیدند و هم درین ایام اجازت یافته بجانب ختای رفتند والسّلام علی تارج المهدی بمنه و کرمه. ذکر ولادت با سعادت امیرزاده عبدالرحمن، [6] ک: ظنّت، بب: صنت، با و زبده مثل متن، [7] در زبده گفته است که "در بیستم ربیع الاوّل سنه اربع و عشرین و ثمانمائه" اتفاق ولادت با سعادت امیرزاده عبدالرحمن "شد"، [8] زبده (۲۷۵ ل): سادس عشر (بجای ششم)، [9] اک با بب: پادشاه شد، آ: پادشاه، [10] زبده: تاسع عشر (بجای هفتم)، [11] با: احدی، ک: آغای، زبده: اعدی، آ بب اک: اعدی (در همین صورت را اختیار کرده شد)، [12] زبده: احمد (بجای محمد)، [13] زبده: مصاحب (بجای "و")،

و امیر ارسلان خواجه ترخان از ولایت سوران آمد[1]، و در ماه رجب علی کمریت[2]
و ابو اللیث نوازش یافته بجانب اندگان بموجب فرمان باز رفتند،
و امیر جهانشاه ولد امیر قمر الدین رسیده از آمدن خدابردی خبر داد[3]
و تربیت یافت، و هفتم[4] شوال نوکر ابو اللیث خبر جنگ مخالفان و گرفتاری
مراحق[5] و دیگران[6]* رسانید، و نوکر محمد سدید از سولقان[7] خبر آورد که پسران[8]
پولاد تمور که از محاربه[9] جتا* گریخته بود[10] ند گرفتار شد[11] ند، و میرزا الغ بیگ اواخر
ذی قعده عازم بخارا شد و زمستان گذرانیده بهار سنه خمس عشرین عزیمت
خراسان فرمود و بدولت ملازمت پدر بزرگوار و خاقان کامگار استسعاد یافت،

---

۱ تاریخ آمدنش در زبده تاسع عشرین جمادی الاخر است ، ۲ ک: کمریت ، آ بب: بکریت ، با: تکریت ، اک: بکریت ، برای قوم بکریت رک به شرفنامه ۲: ۵۲۷ ، زبده مثل متن ، — در زبده (۳۲۵ ب) تاریخ مراجعت علی و ابو اللیث "دوازدهم رجب المرجب" است ، ۳ در زبده تاریخ آمدن این امیر ۲۱ رجب است" ، ۴ زبده: سابع عشر (بجای هفتم) ، ۵ زبده: مراحق ، ۶ زبده: هزیمت قومی دیگر ، ۷ زبده: سولیان — این موضع را در مظان نیافتم ، ۸ بب اک: پسر ، ۹ بب: محارۀ جبا ، با: محاربۀ ختا ، اک مثل متن ، ۱۰ با بب اک: بود ، ۱۱ با بب اک آ: شد ، — صورت جمله در زبده ، وخبر آورد که پسر فولاد تیمور با جند نفری دیگر از جتا گریخته بودند گرفتار شده اند و در غره ذی القعده نوکران ابو اللیث و صدیق از کاشغر رسیده اخبار کردند بگرفتار شدن بقایای مخالفان و بیرون رفتن سیدی ،

وقایع سنه خمس وعشرین

ذکر لشکر کشیدن میرزا[1] ابراهیم سلطان بجانب خوزستان

چون[2] مملکت خراسان بل ممالک جهان بحسن عنایت و یمن عاطفت حضرت خاقان سعید در غایت رفاهیت بود و هیچ آفریده را خلاف آنحضرت در خاطر خطور نمی نمود لاجرم قلم فرخ رقم در اوایل این سال احوال سایر بلاد و دیار بنظر اهل اعتبار خواهد رسانید و نخست قضایای فارس و خوزستان درین داستان گفته شود ان شاء الله تعالی[2].

میرزا ابراهیم سلطان چون از یورش عراق و آذربایجان بدار الملک شیراز معاودت نمود واکابر و اشراف اطراف مملکت فارس رسم تهنیت بجای آوردند ا (۳۳۳ ب) و حکام خوزستان بدانچه متوقع بود اقدام[3] نمودند و در قواعد خدمتگاری متقاعد بودند[4] شاهزادهٔ جوان بخت بصوب خوزستان نهضت فرمود و لشکر دریاموج انجم فوج بولایت خوزستان درآمده حویزه و دزفول[5] را مسخر ساختند و بقایای رعایا پناه بقلعهٔ شوشتر بردند و سپاه منصور قلعه را محصور ساخت و حکام آن دیار بمدافعت روزگار می گذرانیدند و ایلچی فرستاده در ذی الحجه سنه اربع و عشرین بدرگاه عالمپناه که ملجاء سلاطین روی زمین است رسید و تظلم[6] و استغاثت نمود که: —

۱۰

---

[1] زبده (۲۰۶ الف): امیرزاده (بجای میرزا)، [2] مضمون این سطور را تا "ان شاء الله تعالی" در زبده ندارد، [3] فقط ب: قیام (بجای اقدام)، [4] عبارت زبده: حضرت مخدوم و مخدوم زاده اعظم احتیاط حدود ممالک فرموده خوزستان بدانچه متوقع بود طریقهٔ خدمت در غیبت رعایت نموده بودند، [5] زبده: دربول، [6] زبده (۳۷۶ ب) مضمون مکتوب ایشان آنکه بتضرع و ابتهال استعانت نموده که ما بنده و خدمتکاریم و هرگز بخلاف بندگان آنحضرت از ما حرکتی صادر نشده و نخواهد شد که خلاف رای آنجناب باشد و درخواست نموده که سفارشی بنسبت مخدوم و مخدوم زادهٔ جهان و جهانیان ابراهیم سلطان بهادر خلد الله ملکه نمایند که ترک محاصره و استیصال آن جماعت کیرد بهر نوع که بندگی حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه حکم فرمایند از آن تجاوز نکنیم مال بدهیم و بلشکر حاضر شویم و طریقهٔ هواخواهی و وظیفهٔ یکجهتی بجا آوریم،

مابنده و خدمتگار این درگاهیم و خلاف حکم از ما هرگز صادر نه شده،
درخواست آنکه سفارشی بجانب میرزا ابراهیم سلطان عنایت فرمایند
تا لشکرِ فارس ترکِ محاصرهٔ شوشتر نمایند بعد از آن از فرمودهٔ این
درگاه تجاوز ننمائیم و مال دهیم و بلشکر آییم،

آنحضرت ع

بفریادِ آن دادخواهان رسید

نشانِ[1] همایون بجانب فرزند سعادتمند فرستاد مضمون آنکه:—
"چون رعایاء خوزستان وظایف خدمتگاری بجا آورند[2] آن مملکت
را بشرایط مقرره بایشان گذاشته عازم تختِ شیراز شود[3]"،

۱۰ شاهزاده بموجبِ فرموده عمل نمود و رعایای خوزستان بشروط وفا
نمودند تا درین سال خمس و عشرین باز میرزا ابراهیم سلطان با لشکر گران[4]
متوجه خوزستان شد و آن مملکت را قهراً و قسراً مسخر کرد و رسوم بدعت[5]
و قواعدِ فساد بر افتاد و اساسِ دین و دولت استحکام داد و سکه و خطبه بنام
و القابِ همایون آرایش یافت و آوازهٔ فتحِ ولایتِ خوزستان بمسامعِ
جهانیان رسید،

---

[1] زبده: مکتوبی، [2] آ با: آرند الخ، زبده: در طریقهٔ اذعان و انقیاد معاش کنند ترک نزاع
و مخالفت گیرد و آن ممالک بشرائط مذکور بایشان باز گذارد، و امیرزادهٔ اعظم بموجب فرمان
حضرت اعلا خلافت پناهی سلطنت شعاری ترک محاصره الیشان کرفته بشیراز معاودت نمود،
[3] زبده د،، ۳۰۱م: لشکر با فارس زیاده از سال گذشته ساخته گردانید (ہ)، [4] در زبده افزوده است
که کوشش مخالفان با بندگان حضرت مفید نیامد و "قلعهٔ سلاسل و حصار آهنین بیش سنان کوه گذار و خنجر آبدار
لشکر منصوره نافع و مفید نیامد"، [5] فقط آ: و بدعت، زبده مثل متن،

آمدنِ شاهانِ بدخشان بدرگاهِ سلاطین پناه

شاه سلطان محمود و شاه ارغونشاه روی امید بدرگاهِ آسمان رفعت آوردند و سیم صفر بدار السلطنهٔ هراة رسیده بوسیلهٔ امراء بمجلس همایون درآمدند. و حضرت خاقان سعید شاهانه اعزاز و تکریم نموده در جرگاهِ ملوک و امراء جای ایشان تعیین فرمود، و ایشان صبح و شام بآداب ملازمت قیام می نمودند، و در ضمیر منیر آنحضرت حسنِ اعتقاد می فزود تا عنایتِ حضرت شاملِ احوالِ شاهان شده فرمان فرمود که امرای کبار مهماتِ شاهان ساخته و پرداخته همه را تشریفاتِ فاخر پوشانیدند و اجازتِ مراجعت یافته بولایت خود بازگشتند،

ذکر نهضتِ همایون بجانبِ زاوه و محوّلات و عزیمتِ میرزا بایسنغر بطرف طوس

حضرت خاقان سعید زمستان بدولت و سعادت در دار السلطنهٔ هراة گذرانید،

---

۱ فقط ب: شاه، زبده (۳۷۷ ب) شل متن، ۲ زبده، از سر حسن اخلاص و صفائی عقیدت روی طاعت بقبله بارگاه، ۳ زبده: روز شنبه ثالث صفر سنه خمس و عشرین و ظایف مشول بارگاه جهانپناه موظف داشته بسعادت بساطبوس و کرامت تشریف و نواخت مشرف شدند و از سوئی بارگاه سدره طاق گردون رواق سجده عبودیت آوردند، ۴ فقط ک: بملازمت، باقی نسخ شل متن، ۵ در زبده (۳۸۱) گفته است که "بعد از چند روز مهمات ایشان برونق فرمان اعلی ساخته و پرداخته اجازت مراجعت ... یافته ... بولایت خود معاودت نمود، ۶ عنوان در زبده: ذکر شکار رفتن حضرت بجای ذکر نهضت ... طوس"، ۷ در ک زاده 'بهر موضع'، ۸ آ: بطوس،

و[۱] اوایل حوت موافق اواخر ماه صفر* بطرف ولایت زاده و محولات نهضت فرمود، و[۲] چند روز بمساعدت بخت فیروز بشکار و قوشلامشی اشتغال نمود*، و جناب میرزا بایسنغر بموسمی که نسیم صبا مسیح آسا داعیهٔ احیا داشت و باد فروردین بر اوراق سبزه و ریاحین نقش نگارخانهٔ چین می نگاشت و سحاب روی لاله آتشین بآب لطافت می شست و[۳] در اطراف باغ و بوستان نمودار درفش کاویان و گنج شایگان میرست* عزم جانب ولایت طوس و مشهد مقدس[۴] معلا* فرمود، و چون[۵] بادپای در مرکب پای باد و رآورد[۶] و عنان به سمند آب سیر، آتش[۷] گهر* داد، و خاقان کامگار و شاهزادهٔ نامدار هر طرف که رایات[۸] برافراختند صحرا و بیابان را از شکاری خالی ساختند[۹] (ورق ۳۳۴) باز (۳۳۴ ا) زره پوش* چون تیر از شصت شاه جهانگیر می جست و در پرواز با گردون ۱۰ همراز می شد، و از صدای جلاجل کوه و صحرا پرآواز می کرد، و بزخم شهپر

---

[۱] زبده (۳۷۸ ا): و بقشلاق برفت و چون فصل زمستان بآخر رسید و جرم خورشید از خانهٔ زحل به بیت مشتری تحویل کرد ... عزیمت شکار فرموده از باغ زاغان کوچ کرده بباغ مختار فرود آمد در اواخر صفر سنه خمس و عشرین و ثمانمایه از انجا، [۲] زبده –، [۳] زبده (۳۷۸ ب) و از خاک جنگ (گنج) شایکان بدید می آورد، [۴] آ ک –، زبده: و زاد کان [راد کان]، [۵] زبده (۳۷۹ ا): چون بادپای آورد، [۶] ک: آتش گیر، که دیگر نسخ و زبده مثل متن، [۷] بب: رایت، [۸] از زبده ظاهر است که پدر در برای وصحاری زاده و خواف» و پسر در جانب طوس و مشهد و رادکان به شکاری پرداخت در زبده سطور آینده متعلق است، شکار میرزا شاهرخ [۹] فقط در ک –، از روی نسخ دیگر و زبده ثبت شد،

مرغ تیز[1] پرّاز بالای گردون بزیر می انداخت وفضای هوا از طیور بازمی پرداخت،
وآنحضرت چند روز متعاقب صید[2] وشکار فرمود وبعداز فراغت معاودت
فرموده نهم ربیع الاوّل بمستقرّ دولت فرود آمد، ودرهمین روز میرزا الغ بیگ
که ازماوراء النهر عزیمت نموده بود بهراة رسید[3]،

آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان

درسال متقدّم مسطوراست که میرزا الغ بیگ قشلاق دربخارا فرمود
وچون فصل بهار باقبال اعتدال لیل ونهار زینت باغ وگلزار شد وکوه ودشت[4]
نمودار بهشت برین گشت بیت

چمن حکایت باغ[5] بهشت می گوید — نه عارفست که نسیه خرید ونقد بهشت

۱۰ میرزا الغ بیگ برسم تهنیت مقدم همایون که ازیورش عراق وآذربایجان
بدولت وسعادت معاودت نموده دارمستقرّ خلافت اقامت فرموده
متوجّه خراسان شد، واکابر ماوراء النهر[6] مثل جناب شیخ الاسلام خواجه
عصام[7] الدین وخواجه نظام[8] الدین که چون ماه وآفتاب ازمزید القاب

---

[1] آ: تیر، ر، اک: تیر، ب؛ [2] نقط درک — ؛ [3] زبده (۳۷۹ ب): عزیمت معاودت بدار السلطنت فرموده ازراه باخرز [باخرز] درنهم ربیع الآخر سنه خمس وعشرین وثمانمایه بدار الامان هراة ...... نزول فرموده، ودرروز مقدم رایات همایون امیرزاده .... الغبیک کورکان ...... رسیده بود ....

[4] فقط ک: باغ ودشت؛ [5] زبده (۳۸۰ ب): درهشتم ربیع الآخر خمس وعشرین وثمانمایه بازرگان سمرقند واکابر ماوراء النهر بدار السلطنت هراة نزول فرمود، وروز دیگر رایات همایون حضرت اعلا .. برسیدند وبموضع باغ زاغان فرود آمدند، بعد ازان رایات همایون شاه وشاهزاده جوانبخت بایسنغر بهادر نیز رسیدند — فقط آ: مشرف گردید (بجای مشرف گردیدند)؛

[6] برای وی رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۱۵۹ [7] بظاهر = عبد الرحیم (ص ۱۸۸)

استغنا دارند و خواجه ابوالفضل[1] خواجه ابواللیث ملازم شاهزاده نهم ربیع الاول بدارالسلطنهٔ هراة رسیدند و بدولت دستبوس حضرت خاقان سعید مشرف گردیدند، وجناب میرزا بایسنغر از جانب ولایت طوس و مشهد باز آمده برادران در بارگاه پادشاه عالم پناه بدیدار یکدیگر شادمان شدند، ومیرزا الغ بیگ بشکرانهٔ آنکه حضرت خاقان سعید بسلامت وسعادت بمستقر دولت وسلطنت رسید طوی پادشاهانه ترتیب نمود و امرای سپاه و اعیان درگاه را بعنایات پادشاهانه اختصاص فرمود وقرب دو ماه در ملازمت حضرت بدولت گذرانید[2] و اجازت معاودت یافته عنان عزیمت بصوب ماوراء النهر معطوف گردانید و پای دولت در رکاب سعادت آورده برسمند عالم نورد سوار شد بیت

چون فلک عالم نورد و چون قمر منزل گذار[3]

چون ثوابت رهنمای و چون عطارد کاردان[4]

و بمدت یک هفته از دارالسلطنهٔ هراة بخطهٔ فردوس مانند سمرقند رسید ع

بهشت روی زمین خطهٔ سمرقندست

---

[1] ک: ابوالفضل وبگمانم درست فضل الله ابو اللیثی (رک به ص ۱۷۶ و حبیب السیر ۳: ۳: ۱۲۰) در زبده نامش فضل بن ابو اللیث است (رک به ص ۱۷۶ ح ۴)، [2] زبده (۲۸۰ ب): بس از آن اجازت خواسته در دوم جمادی الآخر سنهٔ المذکور بجانب ماوراء النهر معاودت نمود —— فقط آ: منعطف (بجای معطوف)، [3] فقط ک: نورد، تصحیحاً از نسخ دیگر و زبده، [4] بعد ش در زبده:

جون بپوشیدی [بپوشی] زمین از زخم نعل اوذره

برفکندی آسمان از کرد او برگستوان

10

ذکر ولادت میرزا ابوالقاسم بابر بهادر بن میرزا بایسنغر

درین سال هفتدهم رجب شاهزاده میرزا ابوالقاسم بابر در احسن ساعات و ایمن اوقات از کتم عدم بعالم وجود آمد، انوار مولد همایونش ساحت عالم روشن ساخت و گلزار روزگار بسعادت ولادت او طراوت گلشن یافت، میرزا بایسنغر بفرح و نشاط اسباب عیش و عشرت ترتیب نمود و حضرت خاقان سعید و ارکان دولت را طوی بعظمت فرمود و چند گاه از صبح تا شام و از شام تا بام خواص و عام ابواب مسرت کشادند و خلایق دست افشان و پای کوبان قدم بر بساط نشاط نهادند[۱]،

۱۰ وچون خاطر همایون را از بزم عشرت فراغت روی نمود اندیشهٔ صواب نمای بتدبیر امور ملکی التفات فرمود، و[۲] امیر یوسف خواجه و امیر سیدی را با سه هزار سوار نامدار بمعاونت و امداد امیر الیاسخواجه فرستاد (۳۴۴ ب) که باتفاق از آن حدود دبرخبر باشند و عراق عجم را ضبط نمایند،

و آخر[۳] شعبان نوکران امیر خلیل الله شروانی و امیر سیدی احمد شکی بدار السلطنهٔ هراة رسیدند و عرضه داشت و پیشکش بموقف عرض رسانیدند،

---

۱ در زبده (۱۳۸) افزوده است که "مجموع شهزادکان و امراء و اکابر و اعیان و ضیع و شریف هر یکی علی قدر مراتبهم و منازلهم، بخلعت فاخره و انواع تربیت ملحوظ و محظوظ گشته،

۲ در زبده این فصل عنوان ذیل را دارد: ذکر فرستادن لشکر بطرف ری .... تاریخ فرستادن این امراء در زبده "عاشر شعبان سنة المذکور" است

۳ زبده: "در بیست و نهم شعبان"؛

و آنحضرت فرستادگان را تربیت فرمود و اجازت مراجعت نمود ع
غرقِ انعام و کرم سوی وطن رفتند باز

ذکر ولادت میرزا محمد قاسم بن میرزا محمد جوکی

مبشّران سعادت بشارت دادند که اختر سلطنت از مطلعِ اقبال طلوع کرد و کوکب[1] دولت از افقِ پادشاهی بر آمد، و غرّهٔ رمضان جهان از فروغ طلعت میرزا محمد قاسم روشنی یافت، و عرصهٔ عالم از نورِ ظهورِ او رونق دیگر گرفت. و میرزا محمد جوکی را نهالِ آمال و امانی[2] و ثمرهٔ شجرهٔ شادمانی از وجودِ آن مولود که سرّ الاولاد ثمرةُ الفؤاد بود بر آمد،[3] و از طلعتِ همایون و غرّهٔ میمون آن نور دیده روشنائی چشم جان فزود، و میرزا محمد جوکی طوی بعظمت ترتیب نمود و ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت را انعام و اکرام فرمود،

۱۰

ذکر آمدنِ ایلچیان که بمملکتِ خطای رفته بودند و شرح غرایب و عجایب آن دیار

۱ فقط ک: کواکب (بجای کوکب)، ۲ ک: امانی، ۳ در زبده (م ۳۸۲ ا) گفته است که مجلس عیش و طرب آرایش و جمال یافت، امرا و ارکان دولت شرایط ساحق [ساجق] نثار بجای آورده بطلعت همایون الخ" ۴ عنوان در زبده ۳۸۳ ب): ذکر آمدن ایلچیان که بختای رفته بودند و حکایات و قواعد خطاییه [خطاییه] متن و ترجمهٔ این فصل را قاترمیر در سلسلهٔ Notices et extraits. جلد ۱۴ حصهٔ اول شایع کرده بود، و متن زبدة التواریخ را که این فصل بر آن مبنی است راقم سطور در "اورینٹل کالج میگزین" در نومبر ۱۹۳۰ء شایع کرده بود مع دیباجه و حواشی متعلقه و خصوصیات متن و غیره ها در سطور آینده بعضی از نسخه ها ذکر کرده می شود و ق علامت متنی است که قاترمیر شایع کرده،

در وقایع سنه اثنتین[1] وعشرین مذکورست که حضرت خاقان سعید ایلچیان مُقیّد بِمُهم شادی خواجه[2] نامزد مملکت خطای فرمود ومیرزا بایسنغر سلطان[3] احمد وغیاث الدین نقاش را ارسال نمود، وبتاکید[4] تمام خواجه غیاث الدین راگفته بود[*] که از آن روز که از دار السلطنه هرات بیرون رود تا بروزی که باز آید در هر شهر وولایت آنچه ببیند از چگونگی راه وصفت ولایت[5] وعمارت[*] وقواعد شهرها وعظمتِ پادشاهانه وطریقهٔ ضبط وسیاستِ ایشان وعجایبِ آن بلاد ودیار واطوارِ ملوکِ نامدار روز[6] بروز[*] بطریق روزنامه[7] ثبت نماید، درین سال یعنی خمس وعشرین[8] فرستادگان بازدهم رمضان آن بهراة رسیدند وبیلاقات وتنسوقاتِ پادشاه خطای بعرض رسانیدند، وحکایاتِ غریب وکلماتِ عجیب از اوضاع ورسوم آن ممالک تقریر کردند، وچون خواجه غیاث الدین مضمون آن[9] ولایات[*] وحکایات بی غرض وتعصّب نوشته بود زبده[10] ونقادهٔ آن سخنان ثبت افتاد[*]، والعهدة علی الراوی، ودرین مقام شرح[11] این کلام بنوع بسطی اختتام خواهد یافت،

---

[1] ک: اثنین، ر ـ دیهی رت از مصنف، رک ـ ب ص ۸۱ که ذکری بسیار پریشان از رفتن وباز گشتن ایلچیان خطای دارد بذیل وقایع ۸۲۳ھ، نه ۸۲۴ھ، [2] با ـ ب ق (ص ۳۰۸): خواجه را، در زبده بخواجه وکوجر (که مطابق است با ص ۴۸۳ من)، [3] فقط ک: وسلطان احمد، زبده مطابق است به تن، [4] در زبده ذکر میرزا بایسنغر درین باب نه دارد، [5] ق: ولایات وعمارات، زبده مثل متن، [6] با ق ـ [7] با زبده: روزنامجه، ق: روزنامچه، [8] ورق + : وثمانمایه [9] ب ق با ـ، [10] زبده (۳۴۸ و): مضمون ومحصل آن حکایات نقل افتاد، [11] با ب ق ـ

ایلچیان[1] شانزدهم[2] ذیقعده* از دار السلطنهٔ هراة روان شدند و نهم ذی حجه به بلخ رسیدند[3] و از کثرت[4] بارندگی[5] تا غرهٔ محرم سنه ثلاث وعشرین در بلخ ماندند، و ازان جا روان شده[6] بیست و دوم بسمرقند رسیدند، و میرزا الغ بیگ پیشتر ایلچیان خود سلطان شاه و محمد بخشی را با جمعی خطاییان[7] فرستاده بود، ایلچیانِ خراسان در سمرقند توقف نمودند تا ایلچی میرزا سیورغتمش[8] ارغداق[9]، و ایلچی امیر شاه ملک اردوان، و ایلچی شاه بدخشان تاج[10] الدین جمع آمدند، و باتفاق ایلچیان خطای عاشر صفر از سمرقند بیرون رفتند و از تاشکند[11] و سیرام[12] و آش[13] پره گذشته یازدهم ربیع الآخر بایل[14] مغول* درآمدند[15] و خبر[16] یافتند* که اویس خان قصد شیر محمد اغلان کرده الوس بهم برآمده[17]،

---

[1] ق: کرا یچیان، [2] زبده: ششم ذی القعده سنه اثنی [اثنتین] وعشرین وثمانمایه، [3] ک آ: رسیده، [4] زبده +: وسرما، [5] زبده +: ازگذر کلف گذشته — کلف برکنار آمودریاست برراه نخشب در صفحه؟ ۱۸ فرسخ از بلخ، [6] زبده +: که می رفتند [7] زبده: بعدش +: نورالله مرقده - وفات میرزا در ۸۵۳ واقع شد پس ظاهر است که این جمله بعد از وفات میرزا افزوده شده، [8] ک: ارعداق، [9] ک: او غداق، ق آ (ص ۳۰۹) مثل متن، زبده: ازغلاف، [10] در ک — از روی نسخ دیگر ثبت شد، زبده: خواجه تاج الدین، [11] فقط آ: تاشکنت

بقول صاحب زبده در اوایل ربیع الاول به تاشکند رسیدند و دوازدهم همان ماه به سیرام و در غرهٔ ربیع الآخر به آش پره [12] هشت میل بشرقی چمکنت واقع و پیش از حمله های مغول به اسبیجاب موسوم بود، [13] ک: باش بره، [14] ق: اشبره، بب: اشن بره، [15] بقول یول Yule بمعنی "بلاد مغول" است، رک به Cathay and the Way thither (ج ۱ ص ۵۲۵) [16] زبده (۲۸۴ ب) مرغزارها خوش بود و فصل بهار هر روز کوچ می کردند، ناگاه خبر رسید، [17] فقط آ: برآمده، در زبده میگوید که اویس خان شیر محمد اغلان را طلب داشته بود تا قتل کند و قتل محمد و بعضی از امرای مغول از آن جهت او اویس خان باغی شدند و این بهم برآمد، این اویس خان از تغلق تیموری هاست رک به زمباور ص ۲۷۲،

و باز خبر صلح و تسکین فتنه رسید، و امیر خداداد[1] که صاحب[2] اختیار[3] آن دیار بود
با ایلچیان رسیده استمالت داد[4] و پیش اویس خان رفت، و ایلچیان
هژدهم جمادی الاولی بموضع بیلغونو که از حساب[5] محمد[6] بیگ بود رسیدند و چندان
(۳۳۵ ا) توقف کردند که واجیان و نوکران (ورق ۳۳۵) شاه بدخشان ملحق
شدند، و از[7] بیلغونو کوچ کرده[8] ببیست و دوم از آب کنکر[9] گذشته
ببیست و سیم محمد بیگ حاکم الوس را دیدند، و پسر محمد بیگ سلطان شادی
کورگان داماد شاه جهان بود که دختر[10] دیگر او را میرزا محمد جوکی داشت،
و ببیست و هشتم[11] بجلکاء یلدوز[12] و ایل شیر بهرام در آمدند و در آن بیابان
بی پایان با آنکه آفتاب در سرطان بود آب دو انگشت یخ می بست،
۱۰ و هشتم جمادی الآخری[13] خبر آمد که پسران محمد بیگ داجی را که ایلچی
اویس خان بود غارت کردند[14] و ایلچیان متوهم شده با آنکه اکثر ایام

---

[1] زبده: وامرا با ویس خان [اطاعت] کردند، [2] آ، ق، اک: خدایداد، زبده: خدائداد
[3] زبده: امیر معتبر، [4] زبده +: ایلچیان این شده براه خود رفتند، [5] ب ب ق: جناب،
آ اک مثل متن، [6] زبده: ایل محمد بیگ، [7] زبده: در بیست و یکم جمادی الاول از آنجا،
[8] ق ـــ ... [9] آ ... کیکر، باقی نسخ مثل متن، زبده: کنکه، بقول قاترمیر غالباً این همان
آبی ست که آن را رود کون گز گوینده — و آن رود معادن رود ایله منگو است رک به خریطهٔ کتاب ترکستان
[10] رک به زیادات و حواشی آخر همین کتاب، [11] زبده: ششم بجای هشتم، [12] فقط آک یلدوز؛ زبده ۳۲۵ (ا)
گفته است، و در مرغزار و جلکاء یلدوز در آمدند و از آنجا گذشته بایل شیر بهرام رسیدند و پسر شیر بهرام آنجا بود، رک به یزدی ۱:
۴۰۴، [13] آ ب ب ق اک زبده: الآخر، [14] زبده: واجیات [واجیان] و ایلچیان متوهم
شده گفتند ما را سعی می باید کرد که خود را زود تر بسر حد ختای برسانیم و در راه در [دره او] کمهای سخت
بود و اکثر اوقات باران و ژاله می بارید،

باران وژاله بود از درّها و کوهها بسرعت گذشتند[*] و آخر ماه[1] بشهر طرفان[2] رسیدند،
و درین شهر بیشتر بت پرست بودند و بتخانهٔ بزرگ داشتند[3]، و در پیشان[4] صفه
صورتی بزرگ بود و می گفتند صورتِ شاکمونی[5] است، و دوم ماه رجب از انجا
کوچ کرده پنجم ماه بقراخواجه رسیدند، و دهم ماه خطاییان آمده اسامی ایلچیان
و عددِ مردم[6] ایشان نوشتند، و نوزدهم بقصبهٔ اتاصوفی[7] فرود آمدند و انجا یکی
از خاندان مصطفوی و فرزندان مرتضوی خانزاده[8] تاج الدین از سادات ترمذ[9]
داماد امیر فخر الدین حاکمِ مسلمانانِ قامل بود لنگری ساخته و[10] لنگر اقامت
انداخته[*]،

و بیست و یکم رجب بشهر قامل رسیدند و درین شهر امیر[11] فخر الدین
مسجدِ[12] عالی و سعیدِ متعالی ساخته و در غایت تکلف پرداخته بود[*]، و کافران ۱۰
نزدیک مسجد بتخانهٔ داشتند[13] که براطراف آن بتانِ خرد و بزرگ بصور بدیع
نگاشته بودند[14]، و بر درِ بتخانه صورت دو دیو بریکدیگر حمله کرده نمودند[15]، و منکلی
تیمور باری[16] جوانی صاحب[17] جمال[*] حاکمِ قامل بود،

---

[1] زبده: جمادی الآخر، [2] ک آ اک: طرفان، ق (ص)، ۱۰ ۲؛ اشل متن، زبده طوفان [3] زبده +: درغایت تکلف وبتان بسیار درانجا بعضے نو ساخته و بعضے کهنه، [4] فقط ق: پیش آن، با زبده: پیشانی، [5] آ ک: شاکونی، ب ت، ساکمونی - اک با: شاکمونی، زبده: ساکمونی، [6] ک: مرد، — برای قراخواجه رک به مارکوپولو دیول ۱، ۱۹۳؛ بقول یزدی ا، ۷۷، ۴ میان قراخواجه وسمرقند سه ماهه راه کاروان است، [7] زبده: صوفی آتا [8] ک: خانزاده، تصحیح از روی زبده. [9] ک: ترمذ، [10] زبده. [11] فقط ک: امام، برای قامل و دیگر مواضع این سفرنامه رک به خریطه در آخر کتاب مارکوپولو مرتبهٔ یول، [12] زبده (۱، ۳۸۵ ب): مسجدی بزرگ ساخته بود، [13] فقط ق: ساخته داشتند، زبده: ساخته بودند، [14] زبده +: ودر پیش بتی بزرگ بمقدار بچهٔ ده ساله صورتی از مس ساخته در غایت صنعت وخوبی و بر دیوارهای آن بتخانه صورت کرپهاآسا [illegible] کرده وسنگ آمیزیهای خوب، [15] آ اک با ب: نموده، ق ک — زبده: باشد، [16] ق با: باری، اک حبیب السیر: یاری، ک: بباری، زبده: باری، [17] زبده: بصاحب جمال.

واز آنجا[1] بیست و پنج راه چول و بادیه قطع کرده بهر دو روز آب می یافتند[*]، و دوازدهم ماه شعبان[2] در اثناء بیابان بشیر[3] وگاو قطاس[4] دوچار شدند[1] و آنجا گاو چنان بزرگ می شود که گویند نوبتی سواری را از پشت زین بسر شاخ ربود و مدّتی برسر شاخ او بود ع

باشد سخنی غریب اگر راست بود

و چهاردهم شعبان[*] بمنزلی رسیدند که [از[7]] آنجا تا[8] سکجو که[9] اول شهر خطاست[*] ده روزه راه چول بود[1]، جمعی خطاییان خبر ایلچیان یافته بموجب فرمان[10] استقبال نمودند و بیکره[11] در مرغزاری[*] صفهٔ عالی ساخته و سایه[12] بانها افراخته[*] و شیرها و صندلیها نهاده و خوردنیهای قاز[13] و مرغ و گوشت پخته و میوه های خشک و تر بر طبقهای چینی ترتیب داده بودند و زبر[14] سر[15] هر شیره نخلی بسته[16] و سبزیها و خوانها آراستند[*]، و در آن[17] بیابان ۱۰

---

[1] زبده: در خامس عشرین رجب از آنجا کوچ کردند و بعد از آن راه اکثر چول بود و هر یک روز و دو روز آب میرسیدند، [2] این سه چهار سطور از در اثناء تا چهاردهم شعبان بظاهر از زبده افتاده، [3] آ ق: بشتر (بجای بشیر) اک بب مثل متن، [4] فقط بب: وقطاس (بجای گاو قطاس)، [5] از روی زبده، [6] زبده -، [7] Suchou
[8] زبده: ختاییان و قراول ایشان بوده، [9] یعنی مفازهٔ گوبی را عبور کردند، [10] زبده حکم پادشاه [پادشاه؟] [11] فقط آ او ق (ص ۳۱۱) بیکره وزراه الخ، باقی نسخ (بب اک آک) مثل متن؛ زبده: مرغزاری تره بود هم دران روز [دران؟] مرغزار، [12] ق: سایبانها برافروخته زبده: سایبانهای کرباس نصب، [13] زبده (۳۸۶ ا) ، از قاز (بجای قاز)، [14] آ آ بب ق: و بر زبر (بجای و زبر)، [15] آ ق -، زبده (۳۸۶ ا): و بر سر شیره (بجای و زبر سر هر شیره)، [16] زبده و سبزها و خوانها نهاده، ق. آراسته (بجای آراستند)
[17] ک در (بجای دران)،

طویی مرتب ساختند که در شهرها بهتر[1] نشود، و چون از طعام فارغ شدند انواع مُسکرات[2] درکار آوردند، و[3] همه کس را[4] گوسفند و آرد و جَو و ما یحتاج[5] دادند، و[6] اینها را با حترام تمام پیش ایلچیان فرستادند[7]، و نسخه گرفتند[8] که ایلچیان هر کس چند نفر نوکر دارد[9]، و داجیان حجت گرفتند[10] که زیادت نگویند که هر کس[*] که دروغ گوی شد اورا وقعی نمی ماند، و بازرگانان[11] در سلک نوکران منتظم شده[*] خدمت می کردند، و نسخه باین تفصیل بود:

امیر شادی خواجه و کوکچه دویست نفر، سلطان احمد و غیاث الدین صد و پنجاه نفر، ارغداق[12] شصت نفر، اردوان پنجاه نفر، تاج[13] الدین پنجاه نفر، و ایلچیان[14] میرزا الغ بیگ رفته[15] بودند و قاصدان[16] میرزا ابراهیم سلطان هنوز نرسیده،

(۲۳۵ب) ۱۰ و شانزدهم شعبان ایلچیان را خبر کردند | که امروز دانگ[17] داجی[*][18] که حاکم آن سرحدست[19] طوی پادشاهانه[20] می دهد ایلچیان[21] بیورت او آمدند،

---

[1] زبده + : ازعرق و سرمه، [2] زبده: ومجموع راست ساختند و بیرون طوی هر کس را، [3] زبده: ما یحتاج سفر و عرقی و سرمه، [4] زبده: واین ساختگی مجموع از سکجو آورده (بجای واینها الخ)، [5] زبده: کردند، [6] باک ق: دارند [7] زبده: می گرفتند که می باید که نوکر زیادتی ننویسند که یاساق ختای زیادت را نیست [8] وهر کس، [9] زبده: و بسیار بازرگانان پیش ایلچیان نوکر می شدند، [10] ک: ارعذاق، [11] اک: ازعداق زبده مثل متن، [12] زبده: خواجه تاج الدین نوکر شاه بدخشان، [13] ک: نوکران، [14] زبده: بیشتر رفته بجای رفته، [15] زبده: نوکران، [16] با.. دانجی، ق: دانجی، زبده (۳۰۶ ب): دانک داجی [17] در زبده می گوید که دی حاکم آن سرحد بود که از طرف قامل است و از سکجو تا شهر دا[اول] نیام بود د، [18] آبا: پادشاهی [19] زبده: و او با لشکری پنج شش هزار سوار باستقبال آمده بود، و مجموع ایلچیان سوار شدند و نزدیک یورت دانگ داجی آمدند، طریقه فرود آمدن ایشان در صحرا چنان بود لشکریان مربع فرود آمده بودند چنانک پرگار و سطاره مربع کند و خیمها طناب در طناب کشیده،

وخطاییان بصورتِ مربّع فرود آیند، طناب در طناب[1]، چنانچه هیچ آفریده بمیان در نتواند آمد مگر از چهار دروازه که بر چهار طرفِ آن مربّع[2] گذاشته اند، ومیان آن فضائی بزرگ، و[3] درمیان فضا دکّانی[4] بلند ساخته مقدارِ یکجریب[5] وخیمهٔ بزرگ دو تیرهٔ خطائی[6] درپیش[7] زده مثل شاه نشینی دامنها[8] بر داشته وتالاری از چوب وسایه بانها چنانچه یکجریب تمام سایه بود و درزیرِ دو تیرهٔ بزرگ[9] صندلی واجی نهاده، از چپ وراست صندلیهای دیگر، وایلچیان برجانبِ چپ وامراء خطا بر طرف راست نشستند، وپیش ایشان تعظیمِ طرفِ چپ زیاده از طرفِ راست است ع

۱۰ که شاه عادلِ دل در بدن بود سوی چپ

وپیش هریک از ایلچیان وامراء دوشیره نهادند دریکی گوشت پخته وغاز ومرغ ومیوهاء خشک خطائی، ودریکی کلیچه ونانهای خوب ونخلی[10] از کا[غذ] وابریشم بغایت خوشنما[11]، ودرپیش باقی مردم هریک شیرهٔ[12] بود،

---

[1] فقط ک ــ، [2] زبده: صفه، [3] ب ب.. مقدار یکجریب وخیمهٔ بزرگ وتیره خطائی، با: مقدار یکجریب تمام سایه بود وخیمهٔ بزرگی دو تیرهٔ ختائی، ق (ص ۳۱۲).. مقداری یک جریب تمام سایه بود وخیمهٔ مربع بزرک دو تیرهٔ خطائی، زبده.. بمقدار یکجریب وخیمهٔ بزرک دو تیر ختائی، [4] زبده: پیش او [5] با: دامنها بالا داشته... دو تیره، ب ب مثل متن، ق.. دامنها بربالا داشته ...... وسایه بانها برگرد آن ودر زیر دو تیرهٔ بزرگ، زبده: دامنها برداشته وتالاری از چوب ساخته واز کرباس سایبانها زده چنان که از یک جریب زمین تمام سایهٔ کرده بود ودر درزیر [زیر] دو چوبه، [6] زبده (۳۰۸): نخل بندای (کذا)

[7] کذا فقط در ک، در نسخ باقی: خوش آینده، [8] ب ب با ق ــ، صورت فقره در زبده: ودرپیش سائر مردم یک شیره هریک را،

و در برابر کورکهٔ پادشاهی که بر مقامی بلند[1] بود خمها و خمرهای چینی و صراحیهای خرد و بزرگ و چینی و نقره[2]، و در[3] چپ و راست کورکه مطربان ایستاده یاتوغن[4]، و کمانچه، و پیبه‌[5]، و نی دو نوع که[6] در سر و پهلو نفس کنند[7]، و تنبک[8] و موسیقار، و طبل دو روی بر سه پایه نهاده[9]، و صنج، و چهار پاره، و دهل[10] همه را با اصول و نوادر آورده‌اند، و پسران صاحب جمال سرخی و سفیده[11] مالیده و[12] بسان دختران مروارید‌ها در گوش کشیده[13] بازی[14] گری‌ها کردند که ع

مثل آن در زمانه نتوان دید

و از[15] این فضای گشاده تا چهار دروازه[16] مردان جیبا پوش نیزه‌ها در دست از دو طرف راه ایستاده پای[17] از پای بر نمیدارند[18]، و یساول حاجت نیست[19]

---

[1] زبده بغایت بلند، [2] زبده +: وزر، [3] ق: بر (بجائی در)، [4] ک: یالوغن، ب ق: یاتوغن، آ آ زبده مثل متن، رک به یزدی ۱: ۴۶۲ س ۶، ۲۲، س ۹۸/۳، [5] ب مثل متن، ق: بیبه، زبده: سه خطایی، و یزدی ۱: ۴۶۲ س ۵، پی پارند کو راست، [6] زبده: لعضی نفس در سر نے میکنند [می کنند] و بعضی در پهلوی نے، [7] آ: بتنک، آ: تنک، زبده: طنبک ختایی، [8] زبده +: با دصول [با صول] امیزنند [9] زبده دصل در پهلوی ایشان و بازی کران ایستاده، [10] فقط ک - سفیدک، زبده: سفیدی، [11] زبده: که هرکس بیند کوید دختر انند کلاها بر سر و مروارید در گوش [12] فقط ک: بازیها، [13] زبده: از پیش آن صفه، تا چهار دروازه که آن خیمها زده اند، [14] زبده: یکپای بر پای دیگر نمیجنبند، [15] زبده +: جهت انکه یساق و سیاست ایشان ازان زیاده است که وصف توان کرد بعد از انکه مردم را بنشانیدند کاسه داشتند و توس دادند که قرا دو خوردند

و مردم را در محل مناسب نشانده و کاسه داشته قوش[1] و قمراو داوند
وخوردند، امیر دوسون حاکم دیوان کاسه[2] داشت* و صندوق نخل بندی
باو میبردند، هرکرا کاسه[3] دادند[4] شاخچه نخل بندی بر سر و دستار او زده
مجلس را گلستانی ساخت، و[5] بازیگران از کاغذ مقوّی[6] صورت[7] جانوران
ساخته بر روی بسته بودند و بهیچ وجه روی و گوش ایشان نمی نمود[8] و بر
اصول خطائیان رقص می کردند، و پسران همچون آفتاب صراحیهای
شراب[9] ناب* در دست ایستاده، و بعضی طبقهای نقل بر[10] کف* از فندق[11]
و عنّاب و چهار مغز و شاه بلوط مقشّر و لیمو و سیر و پیاز در سرکه
پرورده و ترّهای[12] دیگر* و خربزهٔ بریده و هندوانهٔ[13] بریده[14] در طبقی خانه خانه
۱۰ جدا جدا بر کف نهاده*، چون امیر[15] کسی را کاسه داشت* آن پسر
طبق پیش آوردتا هر نقل که میل کنند تنقّل سازد، دیگر لکلکی بزرگ[16] بغایت
شبیه ساخته اند* چنانچه پسری در درون او می رود

---

[1] با ق (ص ۳۱۳) : نوش، رک به فرهنگ الفاظ ترکی آخر همین کتاب؛ [2] زبده (۳۸۷ ب) : برخاست و کاسه داشت؛
[3] آ : کاسهٔ، ب ب .. کاسه داد، با ق : کاسه میداد، [4] زبده : بعد ازان بازی گرانرا فرمودند تا بازیها
کردند بانواعی که شرح آن تقریر نیابد ازان جمله از کاغذ، [5] ق : صور، زبده : صورتها
[6] + : که گوئیا وصله ازان حیوانست و میان آن صور در میروند، [7] زبده :
وپیالها، [8] ق زبده ــ [9] زبده : قند، [10] زبده : ترها
کرده که درختایی میباشد که درین بلاد نیست و کس ندیده و نام او نشنوده [11] فقط ک :
هندیانهٔ، زبده مثل متن، [12] زبده : اینها مجموع بر طبقی خانه خانه ساخته و هر یک را جدا جدا درجای
کرده [13] زبده (۳۸۸ ا) : امیر را کاسه داشتند [14] زبده : ساخته اند از کرباس و نرتو و بر ها بر روی
زده و منقار و پایهٔ او سرخ کرده بجنانچه مطلق لکلک میماند اما بزرگتر است،

و[1] آن لکلک بر اصول پای می کوفت[1] و بهر طرف سر می جنبانید بنوعی که مردم حیران می شدند، آنروز تا شب مجلس عیش ونشاط در غایت خرمی وانبساط بود[2]،

و هفدهم[3] ماه شعبان بچول در آمده بعد از چند روز بقراول رسیدند[4] واین قراول قلعه ایست محکم[4] اطراف آن کوه، و راه آن چنان که از در قلعه در می باید آمد و بدری دیگر بیرون رفت، ایلچیان بقلعه درآمده همه را شمردند و نام نوشتند واز قلعه بیرون گذاشتند[5]،

واز قراول بشهر سکچو آمدند، و داجیان ایلچیان[6] را در یام خانهٔ بزرگ (ورق ۳۳۶) که بر در شهر بود فرود آوردند، ورخوت ایشان مجموع ستانده (ر ۳۳۶ ا) وبدفتر برده سپردند وما یحتاج از ماکول ومشروب ومفروش ومرکوب در یام خانها مرتب می داشتند، هر شب کنگی[7] و دستی[8] جامه خواب ابریشمین بایک خدمتگار فرمان بردار برای هر کس مقرر و مرتب بود، واین سکچو ۱۰

---

[1] ق: کوید زبده: وبهمه جای خود رامی پوشد چنانکه همین صورت بلکلک مینماید و براصول غنایی که ختاییان میزنند پای می کوبد — ق: کوبد (بجای می کوفت)،

[2] زبده +: وآن استعداده روزه راه جول باستقبال ایلچیان آورده بودند،

[3] آ: هفدهم، [4] زبده +: وخندقی عمیق گرد آن کشیده، — بقول یول (عکس ...) مراد از قراول دروازهٔ دیوار چین است که بصورت قلعه ایست واورا کیایو کو ان (یعنی قلعه دروازهٔ ایشم) می نامند وهیون سانگ در ماهٔ ششم ذکری ازو آورده ودر عهد شاهان مِنگ سلطنت چین این جا منتهی می شد،

[5] آ: گذاشت،

[6] ک: وایلچیان، [7] فقط ک: کنگی، ق (ص ۳۱۴): تی

[8] آ با ب ق: دست،

شهری معظّم[1] وقلعهٔ محکم[2] است، مربّعی[3] درست*، بازارها گشاده، عرض بازار
پنجاه گز شرع، همه آب زده وجاروب کشیده[4]، در خانها خوک اهلی[5]، و در
دکّان[6] قصّاب* گوشت گوسفند وگوشت خوک پهلوی هم آویخته[7]، و در
بازارهای ایشان چهارسوی بسیار، و بر سر هر چهارسو[8] چار طاقی* از چوب
مجوّزه[9] (کذا) بسته در غایت تکلّف وکنگرهای بروی نهاده هم از چوب
و[10] مقرنس خطائی بسته، و بر[11] باروی شهر در هر بیست قدم برجی سرپوشیده
ساخته، وچهار دروازه بر چهار دیوار شهر برابر[12] هم گشاده از غایت راستی
نزدیک می نمود، واز میان شهر تا دروازه راه بسیار بود و بر پشت هر
دروازه کوشکی دو[13] طبقه خرپشته برسم خطائی* چنانک در مازندران امّا در
مازندران بسفال بیرنگ پوشند وخطاییان بچینی[14] پوشیده اند، ودرین شهر
چند بتخانه بود هر یک قریب بده[15] جریب بغایت[16] پاک وزمین* آن

---

[1] زبده (۳۸۸ ب): بغایت پاکیزه [2] ک: مستحکم، [3] زبده: ووضع شهر مربع درست نهاده چنانچه فقط بطاره دربسکار (= برکار) مسازند، [4] زبده +: چنانکه مثل اگر روغن بریزد جمع توان آورد [5] زبده +، لبسیار، [6] آ ق -، دکانهای قصابی، [7] زبده +: وانواع محترفه دکانها نهاده، [8] فقط ک -، [9] آ ب: مجوره، ق: مجوّزه، زبده: مجوره، [10] آ ق -، ب مثل متن، [11] ق زبده: در، [12] زبده: دربرابرهم ساخته واز غایت راستی ازین درآورد (= دروازه؟) آن یک می نمود چنانکه کسی تصور میکرد که نزدیکست وحالی بدانجا خواهد رسید امّا بسیار راه بود، [13] زبده (۳۸۹ ا) دوطبقه ساخته برطریق ختائی که ایشان پوشش عمارت مجموع خرپشته می سازند — در آ ق کلمهٔ خرپشته را ندارد، [14] زبده: بکاشی چینی، [15] فقط آ: بدو؛ زبده مثل متن، [16] زبده: ومجموع زمین آن (بجای بغایت الخ)،

از خشت پخته تراشیده فرش انداخته، و خشت پخته آن[1] بسان سنگ جوهر[2] دارد، و بر در بتخانها پسران خوش شکل ایستاده[3] و صلای عیش و عشرت در داده[4] مردم غریب را رهبری می کنند[5] و از راه بری می کروند،

و این اول شهر خطاست و ازین جا تا خان بالق که تختگاه پادشاه است نود و نه یام بود همه معمور، هر یامی برابر شهری و قصبه، و مابین یامها چند قرغو (و)، کی دی[6] [فو]، قرغو عبارت است از خانه شست[7] گز بلندی، و دایم ده کس درین خانه باشند[8] و آنرا چنان ساخته اند که قرغوی دیگر می نماید، چون[9] قصه[10] پیش آید مثل لشکر بیگانه[11] فی الحال آتش کنند تا آن قرغوی دیگر دیده[12] آتش کنند، همچنین آتش میکنند تا در یک شبانروز سه ماهه راه واقف شوند که حالی واقع است و مکتوب[13] مشروح متعاقب رسد و در[14] کی دی فو*

۱۰

---

[1] زبده: ایشان، [2] زبده: جوهری دارد و محکم است و بتخانه های جنان می دارند که قطعاً از قاذورات [قاذورات] دران نتوان یافت،

[3] زبده —، ورآ باق: داده (بجای در داده) [4] آ باق (ص ۳۱۵)ـ،- آ: می کنند (بجای می کردند)، [5] بب: بالغی، [6] آ: دکی دی، بب: دکی و کی فو، با: دکی و، ق: دکی دی فو و، زبده: کی دی قو،

[7] زبده: بیست، [8] باق: دو، زبده مثل متن، [9] زبده: ساکن اند بکشک، [10] آ ق: جون قصه باشد، زبده (۳۸۹ ب): اگرناگاه قضیه پیدا شد، [11] زبده +.. ازان جا که سرحدست،

[12] ق با: ببیند و، [13] زبده +: درعقب آتش آن حال که واقع شده است مکتوب کردند، [14] بب .. کی دی فو، باق: کی دی فو اک، کی دی فور، (همین طور در ما بعد) زبده: کیدی قرها،

بدست یکدیگر داده می رسانند، و کَی دی فو[1] عبارت از خانه واری چند است
که در محلّی ساکن گردانیده اند، و یاشاق[2] و مهم[3] ایشان آن است که چون مکتوب
یا خبری رسد شخصی آماده ایستاده در حال بکی دی فوی[4] دیگر رساند[5]
همچنین تا آنزمان[6] که بپای تخت رسد، واز کی دی فو[7] تا کی دی فوی دیگر ده مرّه[8]
است، و هر شانزده مرّه یک فرسنگ شرع است، جماعتی که در قرغو
باشند هر ده روز بنوبت ده کس آیند[9] و آن ده که آنجا باشند روند،
امّا جمعی که در کی دی فو[10] باشند همانجا ساکن اند و خانها ساخته عمارت و زراعت
دارند،

واز سکجو تا قمجو[11] که شهری دیگرست بزرگ تر از سکجو نه یام بود، و دانگجی[12]
۱۰ که بزرگتر داجیان سرحد بود درین شهر حاکم است، و در هر یامی چهارصد و پنجاه
اسپ و درازگوش یرغه[13] برای ایلچیان می آوردند و پنجاه شصت عرابه[14]،
و پسران که موکّل اسپان بودند ایشانرا بافو گویند و موکّلان درازگوش را
لوفو، و آنهاکه عرابه می کشند جینو[15] (کذا) و عرابه کشان بسیار باشند که ریسمانهای عرابه گرفته

---

۱ ک: گی دی فو، زبده: کیدی فو، ۲ آ: یاشاق، ۳ رک به صفحهٔ سابق حاشیه ۱۴،
۴ ق: رسانند، ۵ ق: –، ۶ رک به صفحهٔ سابق حاشیه ۱۴، ۷ ک آ بب.
مرّه، ق: مرّه، زبده: مره، ۸ ک: مرّو، ق: مره، زبده: مره ۹ فقط ک: آیند،
۱۰ رک به صفحهٔ سابق حاشیه ۱۴، ۱۱ Hanchou ۱۲ زبده (ر ۳۹۰ الف): دانک داجی،
۱۳ آ بب: برغه، آ ق (ص ۳۱۶): برقه، ۱۴ بب (بهر موضع)
: ارابه، ۱۵ آ: میینو، بب: جینو، آ.. صیپلو،
ق: جیسنو، زبده: جینو، (کاترمیر این کلمه را در ترجمه اش tchifou
نوشته است،

بر دوش می برند[1] و در راه هرچند بارندگی و کوه باشد آن پسران (۴۳۶ ب)
عرابها از یام بیام می رسانند، هر عرابه دوازده کس می برند، پسران خوش شکل
مروایدهای در[2]وغی خطائی در گوش و مویها بر سر گره زده، و اسپان
با زین و لجام و قمچی می آوردند، و با قویان تا یام دیگر بر سر جلاو بسان پیکان
بتعصب[3] می دوند، و در[4] هر یامی[5] گوسفند و قاز و مرغ و برنج و آرد
و عسل و دراسون[6] دعرق و سیر و پیاز در سرکه پرورده و تره[7]ها می دهند،
و در هر شهر ایلچیان را طوی دهند، و دیوان[8] خانه را دوسون[9] می گویند، در
هر دوسون[10] که طوی باشد اول پیش کورکه رو[11] بطرف تختگاه[12] پادشاه[13] تختی
نهند و پرده[14] آویخته[15] و شخصی پهلوی تخت ستاده و نمدی بزرگ پاک در پای[16]
انداخته، و امراء[17] و ایلچیان بر بالای آن نمد[18] و باقی مردم در[19] پس پشت ایشان ۱۰

[1] ق: دروغ، زبده مثل متن، [2] آ ب ب ق مثل متن، آ: بتعصب، صورت جمله در
زبده: و این نافویان تا یام جلاو میدوند چنانکه درین بلاد پیکان بتعصب بدوند، حبیب السیر خاتمه
بذیل خان بالیق [؟]: بتعصب یکدیگر پیش پیش اسپ دوند [3] در آ ب ب ق «در» را ندارد،
[4] فقط ک —، [5] زبده +: بقدر مرتبه که تعیین شده، [6] آ: در استوان،
ب ب: دراسون، ق: دارسون، با: درآسون، زبده (۳۹۰ ب): دراسو، —،
بقول یول دراسو شرابیست که چینیان از برنج سازند، [7] زبده
دنقول [بقول؟] که در سرکه پرورده اند بیرون آن مایحتاج که در یام خانهائی مقرر کرده اند،
[8] ق با: دیوان، خانه ها، [9] ب ب زبده: دسون، با ق مثل متن،
[10] ب ب با: دسون، [11] ق: و (بجای رو)، [12] زبده، خان بالق که تختگاه پادشاه ایشانست،
[13] زبده: پردهٔ اطلس پهلوی تخت آویخته، [14] ب ب .. زیر، [15] زبده: امرای بزرگ و ایلچیان را
پهلوی آن نمد بداشتند، [16] ق —،

صف صف بسان مسلمانان در صفهای نماز ستاده، وآنکس که بر پهلوی تخت باشد بزبان خطائی ندائی کند سه بار، بعد ازان داجیان سه بار سر بر زمین نهند و ایلچیان و مردم را نیز تکلیف کنند که سه بار سر نهاده هر کس بسر شیرهای خود رود، و درین روز که دانگجی[1] در قمچو مسلمانان را طوی می داد دوازدهم رمضان بود و از ایلچیان درخواست کرد طوی پادشاه است و شما را عزیز داشته چیز[2] خورید[3]، ایلچیان درخواست کردند[4] که در دین ما روا نیست، دانگجی[5] ایشان را معذور داشته هر چه ترتیب کرده بود بوثاقهای ایشان فرستاد،

و درین شهر قمچو بتخانه[6] بود[7] پانصد گز در[8] پانصد گز[9] و در میان آن[10] بتی خسپیده، پنجاه قدم طول آن بت، و نه قدم طول کف پای او و دور[11] کلّه[12] سر او[13] بیست و یک گز[14]، و بتان دیگر پس پشت او و بالای سر او هر یک گزی[15] و کمتر و بیشتر، و صورت بخشیان هر یک بمقدار آدمی همه چنان متحرک که گوئی زنده اند، و بر دیوارها[16] صورتگر بهای[17] خوب کرده این بت بزرگ خسپیده[18]

---

[1] زبده: دانک داجی، [2] ک: چیز خورید، باآب ق (ص ۳۱۷): چیزی خورید، ا —، زبده (۹۳۹۱): چیزی بخورید، [3] زبده: شادی خواجه و اصحابی که کلان تران ایلچیان بودند ایشان نیز درخواست کردند که ما را این تکلیف میکند، [4] زبده: دانک داجی، [5] زبده: بس بزرگ چنانکه عمارت اصل بتخانه وآنچه داخل او بود، [6] ق —، [7] زبده: این عمارت بتخانه بود در وی، [8] آ: خفتیده —، ق: خفتیده، رک به مارکوپولو ریول ۱: ۱۹۹، [9] آ: دو کله او، زبده مثل متن، [10] زبده: گز شرع، [11] زبده: بیست گز دبجای گزی)، [12] زبده: باقی دیوارها، [13] ق: صورت های [14] آ ق زبده: خفتیده، با: خفته،

یکدست بزیر سر نهاده ویکی بر روی ران، واو را مطلا کرده اند[1]، ونام آن
شکمانی فو[2] می گویند، وفوج فوج می آیند وپیش آن بُت سر بر زمین می نهند،
ودر گردِ آن عمارت، همچون[3] خانهای کاروانسرا بت خانها بود[4] انواع پردهای
زربفت وکرسیهای مطلا وصندلیها وشمعدانها وصراحیهای چینی آراسته بودند،
ودرین [شهر[5]] قمجو ده[6] بتخانهٔ معظم بود،

وخانهٔ دیگر ساخته بودند که مسلمانان آن را چرخ فلک می خوانند[7]
مثل کوشکی مثمن[8]، واز زیر تا بالا پانزده طبقه، ودر هر طبقهٔ منظرهای مقرنس
خطائی وغرفها وایوانها وبرگرد منظرها درافزینها وانواعِ صورت ساخته مثل
تختی زده وپادشاهی نشسته، واز چپ وراست خادمان وغلامان ودختران
ایستاده، ودر مجموعِ آن پانزده طبقه منظرهای[9] خرد وبزرگ ساخته بودند ۱۰
وصورتهای بدیع پرداخته*، ودر زیر آن کوشک صورت دیوان که آن را
بردوش گرفته اند، ودَورِ آن کوشک بیست گز بود وبلندی[10] دروازه ده گز*،

---

[1] زبده (۱۹۱ ب) +: وانواع رنگها ولباسها پوشانیده، [2] فقط ب ب: شکمان، از زبده: سکانی فو [3] فقط با ب: همچون خانهای کاروانسرای خانها بود، [4] ک ت ــ، از روی نسخ دیگر نوشته شد، [5] با ق ــ، ب ب مثل متن، [6] زبده: چنین معظم، [7] زبده: خواندند، [8] زبده +: وهر یک بخدمتی مشغول، [9] زبده: که درو منظرها ساخته انداز خورد وبزرگ مقدار یک وجب وخردتر وبزرگتر تا مقدار یک گز دریکدیگر، [10] ق (ص ۳۱۸) .. بلندی دوازده گز. حبیب السیر: ارتفاعش دوازده گز، زبده (۱۳۹۲) .. بلندی آن دوازده گز، یول (ج ۱ ص CC۱۷ حاشیه ۱) می گوید که عبارت مطلع با بعاد این کوشک محرّف وناقابل فهم است،

همه[1] از چوب تراشیده، امّا چنان مطلّا کرده که گوئی تمام طلاست، و سردابه در زیر آن و میلی از آهن از زیر تا بالا در آن[2] تعبیه کرده و یک سر میل بر رُوی کرسی آهن نهاده و سر دیگر بر سقف خانهٔ که آن کوشک[3] در آنجاست محکم کرده چنانکه در سر دابه باندک حرکتی (ورق ۳۴۳) آن کوشک معظم (۴۴ ل) در حرکت[4] می آید، مجموع نجّاران[5] و حدّادان[6] و نقّاشان عالم باید که[7] از آنجا تعلیم صنعت گیرند،

و هرچند بخان بالق نزدیکتر می شدند در شهرها و یامها طوی‌ها[8]ی ایلچیان زیادت می دادند، و در[9] این شهر قجو رختها و چهارپایان ایلچیان را سپردند و بوقت بازآمدن همه را باز دادند، و آنچه برای پادشاه آورده بودند از ایلچیان ستاند[10]ند مگر شیری که میرزا بایسنغر فرستاده بود و پهلوان صلاح الدین ۱۰ شیربان خود بدرگاه پادشاه رسانید*،

القصّه هر روز بیامی و هر هفته بشهری می رسیدند تا چهارم[11] شوّال بآب[12] قراموران که برابر جیحون[13] بود رسیدند، و بر آن آب پلی بر بیست و سه کشتی بسته بودند[14] بر زنجیر بسطبری ران آدمی ده گز از هر طرف بر خشکی گذشته و بر دو طرف آب دو میل آهن هر یک بسطبری میان مردی در زمین محکم کرده و زنجیرها بر آن

---

[1] زبده: داین مجموع، [2] فقط ک: بران، [3] ق (ص ۱۸۱م): سر [4] کـ: کوشت، [5] زبده: جرخ، [6] فقط در ک، آ و نسخ دیگر و زبده: درودگران و آهنگران، [7] زبده: که تعرض آن کنند و از انجا، [8] آ ق: طوی ب، در زبده گفته است که طوشها که ایلچیان و نوکران را میدادند چندانک بنجان بالق نزدیکتر می شدند تکلف زیاده میشد، [9] آ ق: در خود غمخواری آن میکردند — ق: شیری دبجای شیر) [10] زبده: بستانند [11] زبده: جهاردهم،
[12] the Hoang ho (دیول، [13] ق: جیجونست، [14] ق ب،

استوار ساخته و کشتیها را بقلاّبهای بزرگ و زنجیرها استحکام داده، و بر
بالای کشتیها تختها انداخته و همه محکم و هموار ساخته، ایلچیان بی زحمت عبور نمودند،
و در آن[1] طرف آب قراموران شهری معظم بود، ایلچیان را طوی دادند بیشتر
از طویهای پیشتر، و درین شهر بتخانهٔ عظیم بود چنانکه از سرحد خطای تا آنجا
مثل آن عمارت ندیده بودند، و سه خرابات[2] و دختران صاحب جمال*،
اگرچه دختران[3] خطائی بیشتر صاحب حسن اند اما آن شهر[4] را حسن آباد خوانند،
از آنجا بر چند شهر دیگر گذشته دوازدهم ذی قعده بآبی[5] رسیدند و برابر
جیحون، و از آنجا بکشتی سلامت گذشتند،

و از چند آب دیگر بکشتی و پل عبور نموده بیست و هفتم[6] بشهر صدین فو[7]
رسیدند، شهری معظم و غلبهٔ بسیار، و[8] بتخانهٔ[9]* بعظمت، و بتی جسیم از برنج ریخته ۱۰
و مطلّا کرده پنجاه گز در بلندی، متناسب اعضای بر[10] اعضای او صورت دستها[11]،

---

[1] فقط در ک، در باقی نسخ: ازان، [2] زبده (۳۹۲ ب): خرابات بزرگ بود و درین [بود درین] شهر، دختران صاحب جمال در وی، میگفتند که ازین دختران بعضی هنوز مهر بکارت دارند، و اصناف بیشه وران بسیار در غایت حذاقت [خرافت]، [3] زبده: مردم، [4] بقیاس یول این شهر غالباً Lanchew بوده باشد که دار الخلافهٔ صوبه کانسو است و اغلب که همین را خواجه حسن آباد خوانده، و ایلچیان رودخانهٔ هوانگ هو را مقابل لانچو عبور نموده، [5] این باب غیر از هوانگ هو نیست که ایلچیان آن را بار دیگر عبور کردند بمحلّی که حد فاصل است میان صوبهٔ شنسی و شانسی (یول II cc l)

[6] آ: بیست و هشتم، زبده (۳۹۳ آ): سابع عشرین ذی القعدة، [7] زبده: جهدین قو - بقیاس یول این شهر Chingting fu بوده باشد، [8] زبده: و عمارات خوب، از جمله بتخانه، [9] زبده: کوئیا تمام از طلاست مقدار پنجاه گز بلندی آن بت باشد و اعضائی آنرا جمله مناسب هم ساخته اند، - فقط. ق (ص ۳۴۴) بجای متناسب)، [10] زبده: برجمله (بجای بر)، [11] زبده +: دست کشیده،

برکف هردست صورت چشمی، و آن بت راهزار دست خوانند، و در خطهای شهر فی دارد، و کرسی[1] از سنگ خوب تراشیده که این بت و عمارت[2] بران کرسی است، و دیگر رواقها و منظرها و غرفها برگرد او چند آشام، [آشام][3] اول از کلّه پای او گذشته، و آشام دوم بزانوی او نرسیده، و دیگری از زانوی او گذشته، و دیگری بمیان رسیده، و دیگری بسینه، همچنین تا سر[4]، و سر آن عمارت متکلّف[5] بمقرنس در آورده و چنان پوشیده که مردم در آن حیران[6] اند، و هشت آشام است و در همه آشامها از درون و برون توان گردید، و این بت را ایستاده ساخته اند و دو قدم او که هر یک قرب ده گز باشد بر بالای دو تیغه[7] ریخته ایستاده، و آن خود نمی نماید و گوئی معلّق ایستاده[8]، صد[9] ۱۰ هزار خروار برنج تخمیناً در آن عمل خرج شده باشد، و دیگر[10] بتکان خرد[11] ساخته اند از گچ و رنگ آمیزی کرده[12] و کوهها و کمرها از گچ نموده[13]، و در آن کوهها و کمرها و غارها و مغارها صورتگری کرده چنانکه بخشیان[14] و رهبانان و جوگیان در چله نشسته اند و ریاضت می کشند[15]، و قجقار و تکه[16] و ببر و پلنگ و اژدرها

[1] زبده: مجموع، [2] زبده: دکانی بزرگ محکم، [3] زبده: عمارات اطراف او، [4] از روی باقی (۳۱۹)، وز بده، [5] زبده: تا الهراد عمارات متکلف استادانه و لعدا ازان سر آن عمارات، — آ: مکلف (بجای متکلف)، با: بتکلف، [6] زبده (۳۹۳ ب): می شد (بجای اند)، [7] زبده: تنغ [تیغه؟ = یتپه؟]، [8] زبده ے — ک: کوهی (بجای گوئی)، آ.. کوهی، [9] زبده.. اقلش می باید که صد هزار، [10] زبده: دیگر بر گرد آن بت بزرگ بتها خورد تر، [11] زبده: و مطلا کرده، [12] زبده ه: چنانچه مقرنس درین دریا ج دیار تامی سازند، [13] ک: نخشیان [14] زبده: کنند، [15] زبده — ملهای کوهی،

و درختان نموده[1] و بر دیوارها صورتگریها[2] کرده در کمال مهارت، و عمارات اطراف در غایت لطافت[3]، و درین شهر نیز[4] چرخ گردانی مثل قمچو اما ازان بزرگتر و بتکلف تر،

و همچنین هر روز چهار فرسنگ و پنج فرسنگ می رفتند تا هشتم ذی الحجه هنوز تاریک بود که بدروازهٔ خان بالق[6] رسیدند ا شهری بغایت بزرگ چنانچه[7] هر دیواری یک یک فرسنگ بوده[8] بر دیوارها، و در شهر بسبب آنکه هنوز عمارت می کردند صد هزار خوازه[9] بسته بود[10]، و هنگام صبح دروازه نگشوده بودند ایلچیان را از برجی که عمارت میکردند[5] بشهر در آوردند و بر در کریاس پادشاه فرود آوردند[11] و بر در کریاس[12] مقدار هفتصد قدم فرش[13] سنگ تراشیده انداخته بود، پیاده[14] از روی فرش گذشته بدر اردو[15] رسیدند، به[16] هر طرف در پنج پیل[17] ایستاده و خرطوها براه داشته، ایلچیان از میان خرطوها گذشتند[18] و درون رفتند[19]، قریب صد هزار آدمی آنزمان راکه هنوز روشن نشده بود بر در سرای پادشاه بودند،

(۳۳۷ب)

---

۱ زبده: مجموع در گچ کاری نموده، و باقی دیوارها، ۲ ق (ص ۲۰۳) آ زبده: صورت گری، ۳ زبده: برین قیاس (بجای در غایت الخ)، ۴ زبده: خانه ۵ زبده: شبگیر کردند هنوز، ۶ فقط ب: خان بالغی، زبده ۳۹۴ ا) خان تالق، ۷ آ: چنانکه، زبده ۳۹۴ ا): چنانک، ۸ ق ـــ، زبده بعدش +: که چهار فرسنگ دوران باشد، ۹ زبده: چوب مخروه که هر یک بنجاه گز بوده باشد خوازه [بسته] برده بند [بودند] ۱۰ زبده: آمدند، ۱۱ زبده: اردو، ۱۲ آ ق ـــ، زبده مثل متن ۱۳ زبده چون بکنار فرش رسیدند ایلچیان را فرمودند که پیاده از روی آن بگذشتند، تا آ ردو، ق: پیاده الخ،، ۱۴ زبده: بران طرف در ده پیل پنج ازین طرف و پنج ازان طرف، ۱۵ ق: و در زبده مثل متن،

چون ایلچیان درآمدند[1] فضائی دیدند بغایت وسیع و جانفزای و هوائی بسیار
لطیف و دلکشا، و در پیش آن[2] کوشکی کرسی آن سی گز[3]، و بر بالای کرسی ستونهای
پنجاه گزی برپای کرده و عمارات بر بالای آن، و طنبی ساخته شصت
گز در چهل گز، و در[4] پیش ستونها سه دروازه، میانی[5] بزرگ‌تر و چپ
و راست خردتر و این میانه ممر پادشاه است و از طرفین خلق
می گزرند، و بر بالای کوشک پشت دروازه چپ و راست کورکه و ناقوس
نهاده و آویخته و دو[6] کس منتظر ایستاده[7] تا پادشاه کی بتخت برآید، و قریب[8]
سیصد هزار آدمی[9] بر[10] درگاه جمع گشته، و دو هزار مغنی ایستاده و آواز بم و زیر
باهم[11] ساز کرده بزبان خطائی و اصول ایشان دعای پادشاه می گویند،
۱۰ و دو[12] هزار دیگر سلاح دار ناچخ و دورباش و زوپین و حربه و خشت پولاد
و تبرزین و نیزه و شمشیر و گرز در دست داشتند و بعضی بادبیزن خطائی و چتر
گرفته، و بر[13] اطراف آن فضا خانها و صفها و ستونهای معظم برکنار صفها
و دیوار خانها مجموع شبکه[14] و فرش سنگ نزاشیده[15]،

---

۱ زبده: چون از در اول درآمدند مسافتی مقدار سی صد گز در دویست و پنجاه گز بود، باق (ص ۴۲) چون ایلچیان آمدند الخ، ۲ زبده: آن مسافت، ۳ زبده +: بوده باشد، ۴ زبده (۴۹ ب): بعد ازان ۵ ق زبده: میانین، ۶ باق: ده، زبده مثل متن، ۷ ق و زبده –

۸ ک باق: قریب، زبده مثل متن، ۹ زبده: درین فضا از زن و مرد، ۱۰ زبده: قرب، ۱۱ ک: برهم، ق ز بده مثل متن، ۱۲ بیاض در زبده، ۱۳ زبده گرد برگرد آن حوالی خانها و در پیش خانها صفهای سرپوشیده و ستونهائی معظم برکنار صفها، ۱۴ ق: شبیکه، زبده: شبکو (کذا) از چوب، ۱۵ زبده +: چنانکه مجموع استادان هر صنعت دران حیران بماندند،

المقصه چون روشن شد آنها که بر بالای کوشک منتظر[1] پادشاه بودند*
کورکه و دهل و دمامه و صنج و نی و ناقوس فروکوفتند و آن سه دروازه را
کشادند و خلایق درون دویدند، و قاعده[2] در دیدن پادشاه دویدنست*،
چون ازین فضا بفضاء دوم رفتند و آن نیز[3] بغایت وسیع و دلکشا* بود
و در برابر کوشکی[4] از اوّل بعظمت تر[5] تختی آوردند مقدار چهار گز، و گرد تخت مثلّث
همچو خرگاهی[6]* قسین[7] گرفته از اطلس زرد، مجموع[8] زرافشان خطائی کرده*
و[9] نقوش* خطائی سیمرغ و اژدر[10] نموده، و بر بالای تخت کرسی از زر نهاده[11]
و از چپ[12] و راست خطابیان صف کشیده ایستاده[13]، اوّل امرای تومان
و هزاره و صده بغایت[14] بسیار*، هر یک را در دست راست تخته
مقدار یک گز شرع طول و در عرض یک[15] چارک*، و بغیر آن ورجائی ننگرند* ۱۰
و در عقب ایشان فزون[16] از حدّ و شمار* جیبا پوشان و نیزه داران و بعضی
شمشیرهای برهنه در[17] دست، صفها راست ایستاده*، مجموع چنان خاموش

---

[1] زبده: بودند و منتظر که بادشاه کی بتخت برآید، [2] ک: قاعده در دیدن پادشاه دیدنست تصحیح از روی بب اک ق تا زبده (۳۹۵ ا) قاعده ایشان چنانست که بدیدن بادشاه دویده دوند [روند]، [3] زبده: قریب سیصد قدم [4] ق: هر کوشکی،
[5] زبده +: و پیش کشاده، [6] زبده مثل بلسک. [7] ک: قبیس، آ: قسین، اک با بب ق (ص ۳۲۲) و زبده مثل متن، [8] با ق —، بب: مجموع زرافشان، [9] بب —، صورت جمله در زبده: با زردها و سیمرغ و نقوش ختائی،
[10] ق: اژدها، [11] زبده: نهادند، [12] فقط آ: صف،
[13] زبده: ایستادند، [14] زبده: قریب صدهزار، [15] کذا در ک، در نسخ دیگر: چهار یک، صورت جمله در زبده: یک گز در چهار یک شرع [16] زبده: مقدار دویست هزار دیگر [17] زبده: در دست ایستاده و صفها راست کردند

که گوئی یک متنفّس اینجا نیست،

و پادشاه از حرم بیرون آمد و نردبانی از نقره پنج[1] پایه بر تخت* نهادند و بر بالای تخت صندلی از زر، پادشاه بر تخت بر آمد و بر صندلی نشست، مردی[2] میانه بالا محاسنی نه بزرگ و[3] نه کوسه*، مقدار دویست سیصد موی از میان محاسن چنان دراز[4] که سه چهار حلقه در[5] کنار پادشاه* زده بود، و از چپ و راست تخت دو دختر ماه روی مویهای خود[6] بر میان سر گره[7] زده*، گردن و عارض (ورق ۳۳۸) گشاده، و مرواریدهای بزرگ[8] در گوش، و کاغذ و قلم در دست، منتظر که پادشاه چه فرماید، هرچه[9] بر زبان پادشاه گذرد قلمی کنند و چون در حرم رود نوشته بعرض رسانند، اگر حکمی تغییر[10] باید کرد خط بیرون فرستند تا اهل دیوان بدان موجب عمل کنند، فی الجمله چون پادشاه بر تخت قرار گرفت و[11] صفها از برابر روی پادشاه ایستاد* و ایلچیان را با بندیان دوشادوش پیش پادشاه بردند،

اوّل بار غوی بندیان پرسیدند، هفتصد کس[12] بودند بعضی دو شاخه بر[13] گردن و بعضی دست و گردن در تخته، و پنج شش را بر تختهٔ دراز در بند کرده

---

[1] زبده: مقدار پنج پایهٔ و بران تخت، [2] فقط در ک، در باقی نسخه، زبده (۲۹۵ ب): و پادشاه (بجای مردی)، [3] ب آ ق (ص ۳۲۲) و نه کوچک نه کوسه، زبده: و نه کوچ [کوسج]، [4] ب آ ق، درازتر، [5] زبده: بر بالای صند[لی] کی بود، [6] ق زبده -، [7] زبده: کرده (بجای گره زده)، [8] زبده + خوب، [9] زبده : آن روز، [10] ک: تغیر، [11] زبده: ازجانبین خطائیان صفها کشیده بایستادند، [12] ق (ص ۳۲۳) -؛ در زبده گفته است که "مقدار هفتصد کس بودند"، [13] آ، ب، آب ق: در گردن الخ، زبده: در گردن و بعضی زنجیر و بعضی یکدست بر تخته گرفته و بعضی پنج و شش را کردنها بر یک تختهٔ دراز بند کرده و سرها از تخته بیرون، هر کس حسب مرتبه و قدر گناه، ق: بند کرده (بجای در بند کرده)،

سرها از تخته بیرون*، و هر یک را کسی مؤکّل موی گناه‌کار گرفته منتظر تا بادشاه چه
حکم فرماید، جمعی را زندان و بعضی را قتل فرمود، و در مجموع خطا هیچ امیر
و داروغه را حکم قتل نیست، هر کس گناه کرد گناه او را بر تخته پارهٔ نوشته
در گردنش آویخته‌اند با زنجیر و دوشاخه و هر چه حدّ گناه اوست در کیش کافری[1]
و[2] بجانب خان بالق پای تخت روان کردند[3]، اگر یک ساله راه است جائی
نمی تواند بود تا بآنجا رسد،

بعد[4] از آن* ایلچیان را از دیک تخت برند بمسافت[5] پانزده گز* و امیری[6]
زانو زده و بخط خطائی احوال ایلچیان نوشته برخواند مضمون آنکه :
از راه دور از پیش حضرت شاه رخی و فرزندان او[7] ایلچیان[8] آمده اند و برای
بادشاه تبرّکات آورده و بپای تخت بسر زدن آمده اند، مولانا حاجی یوسف
قاضی که از امرای تومان و مقرّبان پادشاه بود[9] و از دوازده دیوان پادشاه
یکی تعلّق باو می[10] داشت* پیش آمد با چند نفر از مسلمانان زبان دان[11] و ایلچیان را
گفتند* : اول دوتاه[12] شوید و بعد ازان سر بر زمین نهید سه کرّت، ایلچیان

---

[1] زبده (۳۹۶ الف) +: ایشان، [2] فقط آ -، [3] این درست نیست
رک به بول ج ۱ ص ۵۷۱، [4] زبده: القصّه چون بندیان رفتند،
[5] زبده: جنانکه تا تخت پادشاه مقدار پانزده گز مسافت ماند، [6] زبده: یک کس ازان میران
که تخته در دست دارند، [7] ق زبده -، [8] ب: ایلچی، [9] زبده + :
و زبان دان عربی و پارسی و ترکی و مغولی و ختائی و کلچی میان پادشاه و ایلچیان،
[10] آق زبده (۳۹۶ ب): داشت،
[11] زبده +: عربی و پارسی و غیره که تابع او بودند برگرد مسلمانان بالیستادند و گفتند،
[12] آ ب زبده: دوتا،

سر نهاده پیشانی بر زمین رسانند[1]، بعد ازان مکتوب حضرت شاه رخی و جناب
بایسنغری[2] و باقی شاهزادگان و امراء را[3] در پارچهٔ اطلس زرد پیچیده
بدو دست بلند گرفتند، و قاعدهٔ اهل خطای آنست که هر چه تعلق بپادشاه
دارد در زرد[4] می پیچند، مولانا قاضی آمد و آن مکاتیب ستده بخواجه سرائی
که پیش تخت پادشاه بود داد، و[5] خواجه سرای پیش بادشاه برد و بادشاه
گرفت و کشاد و دید و باز بخواجه سرا داد*، و پادشاه از صندلی فرود آمده بر
تخت نشست و سه هزار جامه آوردند، هزار[6] دگله و دو هزار قبا*، و خویشان
و فرزندان را قبا[7] پوشانید، و هفت نفر از ایلچیان[8] نزدیک او[9] آوردند
شادی خواجه و کوجه[10] و سلطان احمد و غیاث الدین و ارغداق و اردوان
۱۰　و تاج الدین　و ایشان زانو زده، پادشاه احوال حضرت شاه رخی پرسید
و بعد ازان پرسید که[11]: قرایوسف ایلچی می فرستد، و مال می آورند[12]؟ گفتند:
آری و داجیان نیز دیدند که ایلچیان[13] او آمده بود (کذا) و مال آورده، دیگر
پرسید که نرخ غله آنجا[14] گرانست یا ارزان و نعمت فراوان؟ گفتند:
غله ارزانست و نعمت فراوان، گفت: آری چون[15] دل باخدای راست است*

---

[1] کذا در ک سه، دیگر نسخ: نرسانیدند، زبده: رسانیدند، [2] زبده ـ [3] فقط آ: پارچهٔ زرد، زبده مثل متن، [4] زبده ـ [5] اک با بب ق (ص ۳۲۴): سه هزار، [6] ق: از دگله هزار الخ (بجای هزار الخ)، زبده: یکی دگله دو قبا، [7] آ ق زبده: جامه (بجای قبا)، [8] اک سه با ق ـ: ایلچیان را، زبده مثل متن: [9] ق سه ـ [10] زبده ـ: کوجکه (مصحفا بجای کوکجه)، [11] ق: که امیر (بجای که) زبده (۳۹۷) مثل متن، ـ قریباً یک ماه پیش ازین سوال و جواب قرایوسف فوت کرده بود، رک ص ۱۲۱، [12] فقط آ: دهد، زبده مثل متن، [13] کذا در ک و زبده، اک با بب ق: ایلچی، [14] آ ـ، زبده مثل متن، [15] آ: چون دل خدای با پادشاه راست ست ق: چون دل پادشاه با خدای خود راستست، زبده: چون دل پادشاه با خدای درستست،

حق تعالی نعمتِ فراوان ارزانی داشته، دیگر گفت: ایلچی میخواهیم بقرایوسف[۱]
فرستم که آنجا اسپان خوب اند، در راه ایمنی هست؟ ایلچیان گفتند:
راهِ امن است[۲]* اگر[۳] حکم سلطان شاه رخ باشد[۴] گفت: آنرا[۵] دانسته ام،
از راه دور آمده اید برخیزید و آش خورید[۶] | (۳۲۸ب)

و ایلچیان را بفضای اول[۷] بردند و هریک را یک شیره و صندلی نهادند[۸]،
و بر هر شیره چنانچه پیشتر گفته شده بود[۹]* آش خوردند،

و ایشان را بیامخانه[۱۰] بردند و در یامخانه در هر خانهٔ کتی خوب* و بستر
و بالش اطلس و کمخا[۱۱] [و کفش کمخا] در غایت نازکی دوخته[۱۲] و کوشکه و جنبلق[۱۳] (؟)
و صندلی و منقل[۱۴] و جایگاهِ آتش و دو کتِ دیگر از چپ و راست با بستر و بالشِ
اطلس[۱۵]* و کمخا و زیلوچها و حصیرهای نازک[۱۶]، هر کس را بدین نسق ۱۰

---

۱ ق: بامیر قرایوسف (بجای قرایوسف)، زبده مثل متن، - امیر قرایوسف از ترکمهٔ قراقوینلو بود که در حدود ۷۹۰ه به تخت نشست و در اثنای یورشهای تیمور بهرات از ملک خود فرار شد و بالآخر بعد وفات تیمور در ۸۰۸ه باز باطمینان بر تخت سلطنت نشست و در ۸۲۳ه وفات کرد، ۲ ق: راه ایمنست، زبده: ازین ایمنی هست، ۳ زبده: اما اگر (بجای اگر)، ۴ زبده + : توانند رفت، ۵ زبده: آری آنرا، ۶ زبده + : که نشسته بودند، ۷ فقط آ: پیش نهادند، ۸ زبده: از نقل وغیره چنانچه الخ، ۹ زبده: بیامی که از برای ایشان تعیین کرده بودند بردند و سلطانشاه و بخشی ملک که نوکران امیرزاده اعظم مغیث الحق والدین الغ بیک گورکان خلد الله تعالی ملکه بودند که ایشانرا در یامخانه نزدیک آن فرود آورده بودند درین یامخانها در هر خانه کتی بتکلف،
۱۰ از ردی الک بب ق و زبده (۳۹۷ب) ۱۱ بب با ق -، زبده مثل متن، ۱۲ ک: جینلق، بب: جبلق، با: جیلق، ق (ص ۳۲۵): جنبلق، زبده -، ۱۳ زبده -، ۱۴ با ق -، زبده مثل متن، ۱۵ زبده + : که از طول و عرض پیچیده می شود و نمی شکست،

در یک خانه مقرر کرده، و دیگ[2] و کاسه و[3] چچه و شیره، و هر روز ده[4] کس را یک
گوسفند و یک غاز و دو[5] مرغ و هر یک را دو من شرع آرد و یک کاسهٔ بزرگ
برنج ها و دو کلیچهٔ بزرگ با[6] حلوا و یک ظرف عسل و سیر و پیاز و سرکه و نمک
و تره های[7] ملوّن* و دو کوزه دراسون[8] و یک طبق نقل و چند خدمتگار[9] صاحب حسن
بر دو قدم[10] از بام تا شام و از شام تا بام[11]،

روز دیگر نهم ذی الحجّه هنوز شب بود که سچین[12] آمد یعنی[13] شقاول*،
ایلچیان را[14] گفت : برخیزید[15] که[16] پادشاه طوی می دهد، و اسپان بازین آورده
ایشان[17] را[18] سوار کرد و به اردوی پادشاه برد، و ایشانرا در کریاس اوّل
نشاندند تا[19] روز، و آن زمان قرب دویست سیصد هزار آدمی جمع شده بودند[20]،
۱۰ چون روز شد آن سه دروازه[21] کشادند و ایلچیان را بپای تختگاه داد* بردند

---

[1] زبده -، [2] زبده: یک دیگ، [3] با ق: دو، بب اک مثل متن، زبده: آن ده (بجای ده)، [4] با ق: یک، زبده مثل متن، [5] آ دنسخ دیگر: پر (بجای با)، زبده: اندرون بر، [6] زبده: + از تره ملوّن که درختائی می باشد، [7] زبده: دراسون، [8] زبده: جست و چالاک همه، [9] زبده +: ایستاده، [10] زبده + که یک لحظه غائب نشوند، [11] ک آ: سچن، با ق: سجنین: بب بسچین، اک: سچین، زبده: جمنین؛ — بقول یول (I. c c ۲،) لفظ چینی .Shen.Sgen است بمعنی مرد محل یا خواجه سرا و اینجا مراد از مهماندار ایلچیان،
[12] زبده: دسجین آنها را میگویند که ایشانرا ملازم ایلچیان کرده در اردوی پادشاه هر جا که باشد گرگیراق ایلچیان ایشانراست و ایشان راست می سازند چنانکه این جا سقاول گویند، [13] زبده (۳۹۸ ل) ایشانرا بیدار کرد که برخیزید، [14] آ ق -، زبده مثل متن، [15] آ ق -، زبده: ایلچیان، [16] از اینجا تا سه دروازه کشادند (س ۱۰) جمله عبارت را در زبده -، [17] فقط آ: بود، [18] با ق آ:
دروازه را، [19] با بب اک آ ق: تخت دادگاه، زبده: تختی که داده بود،

وازبرای[۱] پادشاه پنج بار سر بر زمین نهادند، و پادشاه از تخت فرود آمده ایلچیان را بیرون برد[۲]ند و فرمودند که خود را سبک کنید که در میان طوی بتقضاء حاجت بیرون نمی توان آمد. ایلچیان پراگنده گشته باز جمع شدند، و درون رفته از کریاس اوّل و دوم که تختگاه داداست گذشته بکریاس سیُم درآمدند، صحنی بغایت کشاده، فرشهای خوب[۳] از سنگ تراشیده، و در پیش[۴] آن[*] طبنی بزرگ شصت[۵] گز[*]، روی[۶] اردو و کوشکها و روی عمارات و درخانهای خطاییان برجانب جنوب باشد[*]، و درون طبنی تختی[۷] بعظمت نهاده، از[۸] قدمردی بلند تر، وازسه طرف نردبانهای نقره[*]، یکی ازپیش و دو ازچپ و راست، و دو خواجه سرا ایستاده و بردهان چیزی بسته ازکاغذ مقوّی تابن گوش، و باز تختی[۹] خرد تر بر بالای آن تخت نهاده مثل[۱۰] صندلی امّا بزرگتر[*]، گوشهای بسیار و متکا[۱۱] دارد[*] و پایهای غریب، وازچپ و راست مثل عودسوز[۱۲] یا قبه[*] که برسرآن نهاده اند، مجموع[۱۳] آنها[*] ازچوب مطلا[۱۴] کرده اند ع

توگفتی همه خود مجسّم طلاست

۱ق زبده: بهر، ۲ زبده: آوردند، ۳ زبده: درغایت خوبی ولطافت،
۴ ب ب اک آق: پیشان آن، با زبده: پشانی ان، ۵ زبده: که مقدار شصت گز بود،
۶ زبده: وروی ازدو[ ] اردو[ ] ان کوشکها برجانب جنوب وقاعده ختایی [در] عمارت ایشان آنست که روی عمارت و درخانه برجانب جنوب میکند، ۷ آ: تخت،
۸ از زبده افتاده است، ۹ آ: تخت، ۱۰ زبده (۳۹۰ ب): آن مثل صندلی است که برتخت می نهند امّا ازصندلی بزرگتر، ۱۱ با آق (ص ۳۲۲): متکا دارد، اک مثل متن، بب: منکادارد، ۱۲ زبده +: بلند، ۱۳ زبده: وآن تخت (و) عودسوز و صندلی مجموع،

مولانا قاضی[1] گفت: هشت سالست که این تخت طلا کرده اند[2]* و درین مدت ازان[2] هیچ نسوده*، و دیگر ستونها و پلها و چوبهای این عمارت از جوشنه رنگ کرده و روغن داده که استادان[3] ربع مسکون دران حیرانند*، و شیرهای طعام و نقل و نخل بندی پیش پادشاه نهاده، و از چپ و راست تخت داچیان صاحب وجود ایستاده،[4] و ترکش و شمشیر بسته و سپر حمایل کرده و در پس پشت ایشان[5] سپاهیان ناچخها[6] گرفته و جمعی[7] شمشیرهاء برهنه داشته، و در طرف چپ که پیش ایشان زیاده از راست است جای ایلچیان بود، پیش امراء و هر کس [که][8] تعظیم کنند سه شیره نهند، و ازان فرود تر دو تا بیک شیره، و شاید که دران روز هزار شیرهٔ مرتب بل زیاده پیش مردم نهاده باشند، و دیگر پیش[9] تخت
۱۰ پادشاه نزدیک[10] پنجرهٔ طنبی کورکهٔ بزرگ نهاده و شخصی بر بالای صندلی بلند ایستاده و پهلوی او اهل ساز[11] منتظر، و پیش تخت هفت چتر هفت[12] رنگ*، و برون طنبی چپ و راست (ورق ۳۳۹) قرب[13] دویست هزار سلاح دار ایستاده، و برابر (۳۳۹ ل) تخت مقدار گز وار[14] که بکمان سخت اندازند مثل جنبلق[15] (؟) ده[16] گز در ده گز،

---

[1] زبده ــ، دربب قطب الدین (بجای قاضی)، [2] زبده: این طلا کاری او هیچ سا ویده نشده است،

[3] زبده: قطعا استادان عراق و خراسان مثل ان رنگ و روغن بکار نمیتوانند برد،

[4] آ ــ، [5] زبده ــ، [6] زبده +: ناچخهائی دراز در دست،

[7] ق: بعضی، زبده: در پس پشت ایشان جماعتی، [8] از روی ق و زبده (۳۹۹ ل)،

[9] زبده: در برابر (بجای پیش)، [10] زبده: بیش، [11] زبده +: از انواع، [12] زبده: آن هر یک از رنگی در غایت تکلف، [13] دیگر نسخ و زبده: قریب، [14] ق (ص ۳۲۰): یک گز وار، زبده: یک گز وار، [15] آ: جنلق، بب: جبلق، ق: جینلق، اک مثل متن، با: جنیلق، در زبده بیاض درین موضع، [16] فقط آ ــ، صورت جمله در زبده: مثل .... بزرگی که ده گز باشد،

دیوار[1] آن از اطلس زرد و درون آن آش پادشاه ترتیب کنند[2] و دراسون[2] و هر گاه جهة پادشاه آش[3] و دراسون[2] آورند[4] اهل ساز بیکبار آغاز ساز کنند و آن هفت چرخ چرخ زنان می آیند تا نزدیک تخت، و آن آش با[5] دراسون را در حقهٔ بزرگ نهاده اند و سرپوش هم از جنس حقه پوشیده، چون اینها مرتب شده ایلچیان برپای ایستاده[6]، دری از پس تخت که در حرم بود و پردهٔ بزرگ آویخته و طناب ابریشمین بر[7] دو طرف پرده بسته[8] و سرهای طناب دو خواجه سر اگرفته و میان طناب بر نگرهٔ بود که چون طناب را کشند[9] آن پرده پیچیده شود[10]، باین نوع در باز شده پادشاه بیرون آید[11]، و سازها می نوازند[12]، چون پادشاه نشست[13] همه خاموش شدند، و بالای سر پادشاه به دَه گز بلندی کلهٔ بسته بودند چون سایه بانهای چهارده گزی از اطلس زرد، و چهار اژدر که باهم درحمله اند بر آن باسمه زده، چون پادشاه قرار گرفت[14] ایلچیان را پیش[15] برده[16] پنج کرت سر بر زمین نهادند[15] و باز گشته بجای خود پیش شیرها نشستند[16]، ۱۰

---

[1] زبده: یکدیوار، [2] ب: دراسون، زبده: درآسون، [3] ق ـــ، [4] زبده: ونعمتی می آوردند، [5] ق: و (بجای با) زبده: با، [6] زبده +: که پا ئهادارد، [7] زبده (۳۹۹ ب): منتظر، [8] ق: بود الخ (بجای بر الخ)، زبده: بران گوشه بسته از دو طرف، [9] ق زبده: کشیدند، [10] ق زبده: شد ـــ بعدش در زبده +: بشل حصیری که در پیچند بمقدار یک قدم وی، [11] فقط ک: آید، نسخ دیگر: آمد، [12] گذا در ک، نسخ دیگر و زبده: نواختند، [13] زبده: بر تخت بنشست و قرار گرفت، ـــ ق: در حمله بودند (بجای در حمله اند)، [14] زبده: نزدیک تخت بردند و فرمودند که سر بر زمین نهید، [15] زبده: پس اشارت کرد که ایشانرا بنشانید، هر یک را بجای او پیش سرها [شیرها] که نهاده بود و [16] بنشاندند،

وغیر آنکه بر شیرها بود هر ساعت آشها و گوشتهای برّه و قاز و مرغ و دراسون[1] می آوردند،

و بازی گران ببازی[2] در آمدند[3]، اوّل جماعتی پسران چون ماه بسانِ دختران سرخی و سفیده[4] کرده و مروارید[5] در گوش و جامهای زربفت[6] پوشیده و نخلها[7] و گلها و لالهاء ملوّن که از کاغذِ رنگین و ابریشم بسته بودند بر دست گرفته و بر سر خلانیده بر اصول ختاییان در رقص آمدند، بعد ازان دو پسر ده ساله بالای[8] دو[9] چوب معلّقها زدند، و شخصی[10] بر آستان[11] خسپید[12] و پای خود را بالا داشت و چندنی بزرگ بر کف پای او نهادند و شخصی دیگر مجموع آن نی ها را بدست گرفت، و پسری ده دوازده ساله آمد و بر بالای آن نی ها رفت، درازیِ هر نی هفت گز بوده باشد[13]، آن پسر بر سر آن[14] نیها[15] انواع بازیها کرد و باخر یک یک نی می انداخت تا یک نی ماند، بر[16] سر آن معلّقها زد و بازیها کرد[17]، و بعد ازان[18] حرکات غریب ناگاه از سرِ نی خطا شد چنانکه همه کس[19] گفتند[20] افتاد، آن شخص[21] خفته[22] بر پای جست

---

[1] زبده: در آسون، [2] ق: بازی میکردند، زبده مثل متن، [3] زبده: سفیدی بر روئی مالیده وحلقه هائی مروارید، [4] زبده + ختایئی، [5] آ: نخل، [6] ب ب اک: بر بالاء، اک: بالای دو، ق (ص ۲۰۸ ب): بر بالای، زبده (۳۰۰ ا): بر بالائی دو، [7] زبده + : و انواع بازیها کردند، [8] ک ق: بر آستان، [9] گذا در ک، نسخ دیگر و زبده: خفتیده، [10] فقط آ ــ، زبده مثل متن، [11] ق: نیها، زبده: اینها، [12] ق ــ، [13] ق: ازین، زبده مثل متن، [14] زبده ــ، [15] آ با ب ب اک ق: گفت، زبده مثل متن، [16] زبده: شخصی که خفته بود دنی بر کف پائی او بود،

واورا در هوا گرفت، و[1] از اهل ساز* شخصی با توغن[2] نواخت و دوازده مقام
اصل نموده برخلاف اصول خطاییان، و شخصی دیگر پیپه[3] ساز[4] کرد* و[5] دیگر موسیقار،
و باز هم ازین ها یکی یکدست[6] بر باتوغن و یکدست بر موسیقار، و صاحب موسیقار
یکدست* بر موسیقار و یکدست بر پیپه[7]، و صاحب پیپه[8] یکدست بر پیپه
و یکدست* بر سوراخهای نی، [و[9] صاحب نی] دهان بر نی و چهار پاره در
دست، مجموع بر اصول[10] که خارج نبود*،

و این مجلس تا آخر نماز پیشین برداشت، و پادشاه بازیگران
و گویندگان را هم در مجلس نقد[11] انعام فرمود*، و پادشاه در حرم رفته ایلچیان را
اجازت شد، و در صحن این[12] فضا چند هزار جانور پرنده مثل فاخته و قمری[13]
و زاغ و زغن و آقار[14] و موسیچه میوه[15] ها و ریزه* ها که افتاده بود می ربودند و از آدمی ۱۰
نمی رمیدند[16] و ایشان را کسی مزاحم نمی شد،

---

۱ زبده دیگر جماعتی گویندگان و اهل ساز بهلوی یکدیگر، ۲ باق: باتوغن، آ: ماتوغن، زبده مثل متن، ۳ باق: بینه، زبده: پیشه ۴ زبده: مثل آن، ۵ آ ب: اک؛ زبده: دیگری، ق: —، ۶ باق: —، ۷ ق: بینه، زبده: مسه، ۸ ق: —، زبده: بر بیسه و یکدست انگشت، ۹ ازروی ق. بده: که بر دهان دیگر نیست و صاحب نی،

۱۰ فقط آ: اصولی الخ، زبده: اصلولی] اصول] که هیچ یک خارج نکردند، ۱۱ ق: تنقد و الخ، زبده (۳۰۰ ب): هم در مجلس بازگران را انعام فرمود تا جاو آوردند و نقد بدیشان داد،

۱۲ زبده: آن بارگاه، ۱۳ ق +: و کبوتر
زبده —، ۱۴ زبده: خاد (بجای آقار) ۱۵ آ: دانه ها و زیر ها،
زبده مثل متن، ۱۶ زبده +: هم بران درختان میان
سرای می آرامیدند،

الفصه از ششم ذی الحجه سنه اثنتین وعشرین[1] تا اوائل جمادی الاولی سنه ثلث[2] که مدت پنج ماه باشد ایلچیان درین شهر بودند و هر روز علفه[3] که روز اول مقرر کردند بتمام بایشان می رسید، و چند کرت طویها کردند[4] و در هر طوی بازی گران نوعی دیگر | بهتر از بیشتر بازیها کردند[5]، فی الجمله روز[6] دیگر طوی اول که عید اضحی بود — و پادشاه درین[7] شهر خان بالق (۳۳۹ ب) ازبرای مسلمانان مسجدی ساخته است — ایلچیان و جمعی مسلمانان دران مسجد نماز عید[8] گذاردند، و بعد از دو روز ایلچیان را باز طوی داد و عظمت[9] بنوعی دیگر نمود[10]، و در هفدهم ذی الحجه جماعت گناه گاران را بسیاست گاه فرستادند و قاعده کافران[11] خطائی در دفترها نوشته که از بهر هر گناهی چه عقوبت کنند و تفصیل[12] انواع عقوبات و شرح و بسط دران باب ع

10 قلم نخواست که آن فتح[13] بر[14] زبان آرد

---

[1] زبده +: وثمانمایه — اما ابن سهو است از مصنف، از آنکه ایلچیان از هرات بتاریخ ۱۲ (۲ در زبده) ذی قعده ۸۲۲ه روانه شدند و رسیدن ایشان بخان بالیق به ۸ ذی الحجه ۸۲۳ه بوده ۸۲۲ه، رک به ص ۴۹۷ و ۵۰۱، [2] زبده +: وعشرین وثمانمایه، [3] ق (ص ۳۲۹): علوفه، [4] زبده: بیرون آن چندین، [5] زبده: دادند و تربیتها کرد و در هر کرت که طوی شد بازیگران از نوعی دیگر این طوی دیگر و تکلفات زیاده از مقدم) — آ ق: بازی (بجای بازیها کردند)، [6] ک: روزی، [7] ق: در، زبده مثل متن، [8] ق —، [9] ق با ک —، زبده مثل متن، [10] زبده (۱۸۴ ا): عظمت خود را بیشتر و بنوعی دیگر ایلچیان [را] می نمود و بازی گران بانواع دیگر بازی گری میکردند و حقه بازیها [ی] غریب، [11] کذا در ک، نسخ دیگر و زبده: کافران، [12] این تفصیل را در زبده دارد، و مصنف مطلع حذف نموده، رک به اقتباس مطبوعه در اورینٹل کالج میگزین نومبر ۱۹۳۰ء، [13] ب با ق: فسخ، [14] آ: در،

بنابرآن بیان نکرد، وختاییان درباب گناهگاران احتیاط[1] بسیار کنند، چنانکه پادشاه را دوازده دیوانست اگر شخصی بگناهی متهم شد[2] و در یازده دیوان روشن[3] گشت* و در دوازدهم ثابت نشد آن شخص را امید خلاص است[4] واگر شش[5] ماهه راه یا زیاده بکسی حاجتست در مهم گناهگار تا تحقیق نمی شود* گناهگار را نمی کشند و در حبس می دارند[6]،

مولانا قاضی بیست و هفتم محرّم پیش ایلچیان فرستاد که فردا سال[7] نَوست و پادشاه باردوی نَو در می آید و قولی[8] است که کسی چیزی[9] سفید نپوشد که ایشان سفید در ماتم پوشند، وشب[10] بیست و هشتم[11] نیم شب سیجّین[12] آمده ایلچیان را[13] باردوی نَو بُرد، وآن عمارتی عالی بود بعد از نوزده سال تمام شده، وآن شب[14] هر کس در خانه و دکّان چندان [فنار و][15] شمع

۱۰

---

[1] زبده (۴۰۲ ا) — ، [2] زبده: می باید که بهر دوازده دیوان گناه بر وثابت شد و ضمان ادرا باو مجادله فرمایند، چنانک مثلاً اگر در، [3] فقط ب: ثابت، زبده: گناه بر و ثابت شده است، [4] بقول یول، شک نیست مصنف درین باب مغلطه خورده است، [5] زبده جهتی بید اکرد که بدان سبب شخصی که در شش ماه راه زیاده یا کمترست حاضر می باید کرد تا تحقیق شود، — ق: یو زیاده (بجای یا زیاده)، [6] زبده +: وبطلب آن شخص میفرستند تا او بیاید و بحجت کنند و بعد ازان قضیه باخر رسانند و بسیار گناهکار در حبس ایشان میمیرد و هر کس که مرد تا حکم پادشاه نشود در خاک نمیتوانند کرد، (بعدش چند سطور زاید دارد در زبده، رک ب ص ۳۴ طبع مذکور در حاشیه ۱۲ ص ۵۱۰)، [7] زبده (۴۰۱ ب) سر سال، [8] زبده: قبلی پادشاه، [9] زبده: دستار و جامه و طاقیه و موزه، [10] ق (ص ۳۲۰) — ، [11] کذا فقط در ک، تصحیح از روی نسخ دیگر و زبده، [12] کذا در ک، ا ب: سحین، ق: سجنین، آ: سجین، زبده: همچنین سخن، [13] زبده +: بہ[ا]ر[د]ا گرد و سوار ساخت و، [14] زبده +: در جهان شهر معظم، [15] ک — ، از روی نسخ دیگر ثبت شد، زبده (۴۰۳ ا): قنار،

و چراغ افروخته بود که گفتی[1] گر آفتاب بر آمده است[2]، و آن شب زهر سر ما شکسته بود مردم را یارد وی نو در آورد ند[3] از مجموع ختای و چین و ماچین و قلماق و تبت و قامل و قراخواجه و چورچه و دریابار صد هزار آدمی در آن اردو بودند[4]، و پادشاه امرای ولایت خود را طوی می داد و ایلچیان را در بیرون[5] تختگاه شیرها نهادند و امراء را[6] در درون بارگاه[7] نشانده بودند، و همچنان قریب[8] دو بیست هزار آدمی سلاحها[9] گرفته و بادبیزن ختائی* ملوّن و منقّش هر یک برابر سپری بر دوش نهاده، پسران و بازی گران بطریقهای غیر مکرّر در رقص و[10] بازی*،

وصفت آن عمارت در عبارت نمی گنجد، فی الجمله از در بارگاه تا در بیرون یکهزار و نهصد و بیست و پنج قدم بود و در حرم کسی را وقوف نیست، و از چپ و راست عمارت در عمارت و سرا در سرا و باغ در باغ مجموع سنگ تراشیده و خشت تراشیده[11] که از خاک چینی پخته اند

۱۰

[1] ق: کویی، زبده مثل متن، [2] زبده +: چنانکه مثلاً اگر سوزنے بیفتادی بیدا شدی،
[3] با ق: ــ، زبده: کاچین (بجای ماچین)، ب: خورچه (بجای جورچه)، اک مثل متن،
زبده: چوچه، نزهة، ۱/۲۰۵: جرجت، دیول بلاد چورچه را در منچوریا نشان داده است و بر حاشیه ص ۲۰۶ گفته که ایشان
اجداد مانچوری های این زمان اند، نیز رک به خریطه در آخر کتاب مارکوپولو مرتبه یول در ص ۲۰۵ در همان کتاب، در زبده بعد از
دریابار، +: و سایر ولایات که نام آن معلوم نیست، [4] ق: ــ، زبده مثل متن، [5] ق: ــ، [6] زبده +: و تختگاه،
[7] فقط آ: قرب، زبده: غلبه، [8] زبده: شمشیر و گرز و ناچخ و زوبین و دورباس [دورباش]
و حربه و تبرزین و آلات حرب در دست گرفته قریب یک دو هزار آدمی بادبیزن ختائی در دست گرفته،
[9] با ق: آمدند، ــ زبده: و بخلعتها و تاجها لباسها بر خود راست کرده که شرح آن در وصف نگنجد،
[10] ق: تراشیده،

ومطلقاً جوهر او بسنگ مرمر می ماند، ومقدار دویست یا سیصد گز سنگ فرش که یک سر موی کج نشده[1] و نه پیچیده* که گوئی بقلم جدول کشیده اند[2]، و سنگ تراشی[3] ونجاری[4] و گل کاری ونقاشی وکاشی[5] کاری[6] درین بلاد کسی چون ایشان نتواند کرد، و[7] اگر* استادان بینند[8] انصاف دهند، فی الجمله نیمروز طوی آخر شد[9]،

ونهم ماه صفر سحرگاه اسپان آورده ایلچیان را بردند، وهشت روز بود که پادشاه از حرم بیرون رفته بود[10]، وهر سال پادشاه را عادت بود که چند روز حیوانی نمی خورد و پیش حرم نمی رفت وکسی را پیش خود نمی گذاشت و[11] در خانهٔ که هیچ صورت وبت نبود میرفت* ومیگفت خدای[12] آسمان را عبادت می کنم[13]، القصه آن روز بازگشته بود وبحرم می آمد با تجمل تمام، فیلان آرایش کرده پیش پیش، ومحفهٔ مدور مطلا بر دوش، وعلمهای هفت رنگ وسلاح داران[14]، پنج محفهٔ دیگر آرایش[15] کرده مطلا* بر دوش مردم وسازها

١٠

---

[1] فقط ک، [2] زبده (۲۰۳ ب) +: وسنگ تراشیدها (بر) از در دارالدور، دریغ نقش ختائی منت مغطر مثل نیم تراشی که ادمی دران حیران می شند، بعدش درمطلع: ودرسنگ تراشی بجای سنگ تراشی، [3] اباگ بب ق: وردوگری، [4] زبده: کاشی تراشی، [5] زبده مکر (بجای واگر)، [6] زبده: ببینند تا باور کنند، [7] زبده: درنیم روز [8] زبده + دهرکس بوثاق خود رفتند، [9] ک: زرفته بود، ق (ص ۱۴۱ ۳) نیامده بود، زبده: رفته بود ودر بیرون شهر خانه سبزی ساخته بود ودران خانه هیچ صورت وهیچ بت نبود، [10] زبده — اما رک به حاشیهٔ ۹، [11] زبده (۲۰۴ و): کرخدائی، [12] زبده +: وبعبارت خود مشغول بود، [13] زبده: سیاه وسرخ وزرد وسبز وزنکاری منقش بصورت آفتاب وماه وستارکان وکوه ودریا وخطوط ختائی درپس وپیش او دیگر نیزه داران وشمشیر وناجخ وزوبین ودورباش وحربه وکرز وشمشیر وتبرزین وجوکانها بازلف دراز وبادبیزن ختائی وچتر میبرند، [14] ق: دپنج، [15] ق: مطلا کرده وآرایش داده،

(۳۴۰ ر) که شرح نمی توان داد، ومقدار پنجاه[1] هزار آدمی [ورق ۳۴۰] از پس وپیش میرفتند[2] ویک قدم از قاعده بیرون نبود، وآواز هیچ متنفس بر نمی آمد[3]، مگر سازها[4] پادشاه بحرم در آمده[5] مردم بوثاقها رفتند،

ودران ایام رسم "شب چراغ" باشد، هفت شبانروز[6]، دردرون کرباس پادشاه کوهی[7] از چوب بسازند وروی چوب بشاخ سرو می پوشند چنانکه گوئی کوهی[8] از زمرد است وصد هزار هزار[9] چراغ تعبیه کرده[10] اند وموشکها از نفط ساخته که چون یک چراغ برافروختند موشک بران ریسمانها[11] دویده بهر چراغ که رسید روشن ساخت چنانکه بیک نفس تمام چراغها از بالای کوه تا پایان روشن می شود، و[12] در شهر در دکانها وخانها چراغ بسیار

۱۰ افروزند، ودران هفت روز گناه[13] بر کسی نگیرند[14]، وپادشاه بخشش بسیار کند[15]، وباقی واران دیوان وبندیان را آزاد کنند[16]، ودران سال منجمان خطای[17] حکم کرده بودند که از آتشی[18] خانهٔ پادشاه را ضرر رسد بدان سبب

---

[1] زبده: پنج (بجای پنجاه)، [2] زبده: پادشاه میرفتند که یکی پیش ویکی پس بی قاعده زهره نداشتند که بروند، وکس را زهره نبود که آواز برارد چنانکه گوئی هیچ منفس [کذا] نیست — [3] ب آ ق: نی (بجای بر نمی آمد)

[4] زبده: سازهای ختائیان که دعای پادشاه میکفتند، [5] زبده: بیرون رفت، [6] آ: شبا روز، [7] ق: گویی، زبده (۲۰۲ ب) مثل متن، [8] ب آ ق — ، زبده مثل متن، [9] ب آ ق زبده —، [10] ق: کردند، زبده مثل متن، — بعدش در زبده +: وچند هزار آدمی از مقوّی کاغذ ساخته و رنگ بهره وجامه چنانکه از دوری بادمی میماند وریسمانها بران چراغها تعبیه کرده اند، [11] ق: ریسمان، زبده مثل متن، [12] ب آ ق: در هر (بجای ودر)، زبده مثل متن، [13] زبده: هرکس هر کناه که میکنند برو نمی گیرند، [14] زبده: می کند، [15] آ ب ق: خطاء، زبده —، [16] ق: آتش زبده مثل متن، [17] زبده: خانهائی،

شب چراغ نساخته بودند[۱] امّا امراء بوعده جمع آمده بودند همه را طوی داد
وانعام فرمود،

سجین[۲] سیزدهم[۳] صفر آمده و ایلچیان را برده در کریاسِ اوّل نشاندند،
وخلایقِ هر دیار زیادت از صد هزار جمع شدند و در کوشک اوّل تختی مرصّع
نهاده[۴] و درهای کوشک کشاده[۵]، پادشاه بر تخت نشست و خلایق[۶] زانو زده
سر بر زمین نهادند، و تختی دیگر آوردند و در برابر[۷] پادشاه نهادند[۸] و سه کس
بر بالای تخت برآمدند و حکمی که از پادشاه شده بود دو کس [آن[۹] را] یرلیغ را
نگاه داشتند و یکی بآواز بلند برخواند چنانکه خلایق شنیدند، امّا بزبان خطائی[۱۰] بود
و مردمِ ما فهم نمی کردند[۱۱]، مضمون آنکه: دهم این[۱۲] ماهِ صفر[۱۳] سرِ سالِ ایشان[۱۴] بود
و شب چراغ، [پادشاه] بندیان و گناهکاران و باقی داران را بخشید*، ۱۰
مگر کسی که خون کرده بود، باقی[۱۵] را آزاد کردند*، و ایلچی تا سه سال بهیچ دیار نرود،
و نقلِ احکام بممالک دیگر فرستادند، بعد از خواندن حکم چتری[۱۶] بر سر حکم داشتند

---

۱ اک تا ب ب: بود، ۲ ک آ: سجن، ب ب سجین، با: سجین، ق (ص ۳۳۲) سجنین،
اک: سجیتیان، زبده (۵۰۵ ب!): سختان، ۳ در زبده است که این روز یکشنبه بود،
۴ زبده: نهادند، ۵ زبده: کشادند، ۶ زبده: مقدار صد هزار آدمی، ۷ زبده: پیش
روی، ۸ زبده +: و بعد از آن بنشستند و نظاره میکردند، ۹ فقط ک —،
از روی نسخ دیگر و زبده ثبت شد، ۱۰ ق: خطا، زبده: ختایی،
۱۱ فقط آ.. کرد، زبده مثل متن، ۱۲ ق —، ۱۳ زبده —،
۱۴ ق: نو (بجای ایشان)، زبده —، ۱۵ از روی با ب ب اک
ق، صورت جمله در زبده: مجموع بندیان و گناهکاران وانکسانیک که باقی دیوان داشتند بخشیدیم،
۱۶ زبده —، ۱۷ زبده: بجهت تعظیم حکم پادشاه چتری،

برچوبی در زر[1] گرفته*، و حلقه بران، و طنابی از ابریشم زرد بران حلقه، آن حکم را از بالا فرو[2] گذاشتند و چتر بر بالای آن فرو[3] می آمد، و[4] خلایق و مجموع سازها همراه[5] آن*، از پیش کوشک بیرون آمدند و[6] حکم را* آوردند تا یامی که ایلچیان بودند، و[7] از آنجا بنقل احکام بولایات بفرستادند[8]، و چون پادشاه از کوشک بیرون[9] آمد ایلچیان را طوی دادند*،

و غرهٔ ربیع الاول باز ایلچیان را طلب داشته[10] پادشاه* ده[11] شانقار[12] حاضر ساخت[13] و فرمود که شانقار بکسی می دهم که برای من اسپ خوب آورده است[14]، سه[15] شانقار* بسلطان شاه ایلچی میرزا الغ بیگ داد، و سه به سلطان احمد ایلچی میرزا بایسنغر، و سه[16] بشادی خواجه ایلچی حضرت خاقان سعید، و[17] شانقاران را بجانورداران خود سپرد،

و روز دیگر ایلچیان را طلب داشته گفت[18]: لشکر بسر حد ولایت می رود

---

[1] زبده (۴۰۵ ب): و برچوبی که آن چوب را در زر گرفته بودند، [2] کذا در ک و ق، در نسخ دیگر: فرود، [3] ق: فرود، [4] زبده: و در پای کوشک مجموع سازها با دهل و دمامه میزدند در فرود آمدن حکم، و دو محفهٔ مطلا آماده بود چون آن حکم فرود آمد در یک محفه نهادند و یک محفه از پیش دوان روان شد، [5] ق —، [6] زبده: و از ارد و آن حکم را، [7] زبده: تا از انجا، [8] زبده: فرستند، [9] ق زبده: فرود الخ (بجای بیرون الخ): زبده: فرود آمد مجموع ایلچیان را طلب کرد و طوی داد تا نیم روز چون طوی آخر شد هر کس بطرفی رفتند [10] زبده: داشتند و پادشاه فرمود تا، [11] کذا در ک با آک بب ق، آ: دور بالایش به تصحیح جدید: ده، [12] ق (در هر موضع): شنغار [13] زبده: کردند، [14] زبده +: و بکنایت و صریح ازین نوع سخن گفت، [15] زبده: آخر ازین ده شانقار سه، [16] زبده (۴۰۶ آ): سه دیگر، [17] زبده: فاما (بجای و)، [18] زبده: و گفت شانقارهای خود را نشان کنید ایشان گفتند ما نشان کردیم: پادشاه گفت (بجای گفت)

براق کنید تا همراه بولایت خود روید، و[1] ارغداق[2] ایلچی میرزا سیورغتمش را گفت:
شانقار نیست که بتو دهم، و اگر[3] می بود هم نمیدادم[4] تا چنانکه آن کرت[5] ازار و شیر
نوکر میرزا سیورغتمش ستاندند از تو نستانند، ارغداق گفت: اگر پادشاه عنایت
فرموده شانقار دهد کسی از من نتواند گرفت[6]، پادشاه گفت: تو این جا باش که
دو شانقار می رسد بتو دهم،

و هشتم ربیع الاول سلطان شاه[7] | و[8] بخشی ملک را طلبیده انعام[9] (٣٤٠ ب)
فرمود سلطان شاه را هشت بالش نقره و سی جامهٔ پادشاهی با آستر و بیست (و) چهار
قلغی و لو[10] دلنک و شاو[11] و دو اسپ [یکی] با زین[12] و صد چوبه تیر نی و بیست و پنج
گیبر[13] و سه پهلوی ختائی و پنجه ارجاو[14] و بخشی ملک را نیز مثل آن اما یک بالش نقره

---

[1] زبده: گفتند هرچه پادشاه فرماید جان کنیم بعد از آن ارغداق، [2] زبده +: نور الله مرقده - میرزا در سنهٔ ٨٣٠ وفات کرد و قصهٔ متن در ٨٢٥ واقع شد، عجب نیست که این جملهٔ دعائیه را حافظ ابرو در ٨٣٠ هنگام تالیف این کتاب افزوده است، [3] کذا در ک و باو ق (ص ٣٣٣) اگر هم می بود نمیدادم، بب: اگر بودی هم نمیدادم، اک، اگر بودی هم نمیدادمی، [4] ق: کره اسپ (بجای کرت) [5] باو بب ق: نیز بستانند، اک زبده: نیز نستانند، - صورت جمله در زبده: همچنانکه آن بازار شیراز او (کذا) نوکر امیرزاده ابراهیم بهادر باز ستاند (بجای چنانکه.... ستانند) [6] اق: ستد، باو اک بب زبده: ستاند، [7] ق -، [8] زبده - (اما بر ٣٩٧ و بعد گفته است: سلطان شاه و بخشی ملک که نوکران امیرزاده.... الغ بیگ.... بودند)، [9] ق: سنکش فرمود یعنی انعام، آمثل آن، بب: سنکس فرمود، اک با: سنکش فرمود، زبده: و سنکشی بزبان ختائی انعام باشد، [10] بب: و لو و لنک و شاه، اک: و لو دلنک و شاو، ق: لیک باسا، با: لنک باساد، زبده: لو و یلن (?) [11] - در هفت قلزم گفته است که سا نوعی از قماش است، [12] فقط ک ندارد، دیگر نسخ مطلع و زبده دارد، [13] زبده +: و یکی بی زین، [14] گیبر پیکانی پهن است که بشکاری اندازند (بهار عجم)، نیزه گرد در شکار بکار آید (لغات نوائیه) [15] بب: حاو، آ: جو، باقی نسخ مثل متن،

کمتر بود، وخاتونان[1] ایلچیانرا نقره نبود امّا نیمهٔ[2] قماشها فرمود،

و درآن روز ایلچی اویس خان رسید بوتا تیمور[3] اتکا نام با دویست وپنجاه نفر، پادشاه را دیده سر بر زمین نهاد[4] و دیوانیان جهت مجموع ایشان جامه[5] وارهای پادشاهانه وعلفه[6] معیّن کردند،

وسیزدهم[7] ربیع الاوّل ایلچیانرا طلب داشته[8]، پادشاه فرمود که من بشکار میروم شانقاران خودرا بگیرید که اگر دیرتر[9] آیم معطّل نشوید[10]، وطعنه[11] زد که شانقاران[12] خوب میبرند واسپ[*] بدمی آرند، وشانقاران تسلیم ایلچیان کردند وپادشاه بشکار رفت،

وپادشاهزاده ازطرف ولایت تمنای[13] آمد وهژدهم[14] ماه ایلچیان بدیدن او رفتند، درطرف شرقی خانهٔ پادشاه بطریق بادشاه نشسته بود واطراف همچنان برآراسته، وبهمان دستور شیرها[*] نهادند وآش خورده متفرق شدند،

1 آ: خاتونیان، ق: جاتویان با: خاتونان، اک بب مثل متن، زبده (۴۰۶ ب) : خاتون،
2 باق: همه، بب اک مثل متن، 3 ق: باتوتیمور آتکا، بب اک آ مثل متن، زبده: بویا تیمور اتکا،
4 ق: نهادند، 5 باق: علوفه، 6 زبده: دریوم الاثنین ثالث عشر، 7 زبده: داشتند، 8 زبده: دیرتر، 9 قفطق (ص ۴۴۳) : شوید، زبده مثل متن، 10 زبده: طعنه جند، 11 آ: شانقار خوب میبرند واسپ، بب مثل متن، ق با: شنغاران خوب میبرند واسپان، زبده: شانقاران خوب میبرند واسپان،
12 بب مثل متن، اک: ملتان، باق —، زبده: یمنای، — در گنج البحر (نسخهٔ خطی در کتابخانهٔ کلیهٔ پنجاب) بحواله ظفرنامه نوشته است که "از خان بالیغ تا به تمنای که ازشهرهای معظم خطاست چهل منزل می گویند"،
امّا در یزدی این عبارت بنظر نیامد، 13 صورت جمله در زبده: وروز بار بجائی پادشاه می نشست نشسته بود وازجب وراست همان رستم [رسم] بود وایلچیان را همچنان که بیشتر شیرها الخ۔
14 ق بدیدن او رانداردـ باق "خانه شرقی" بجای "شرقی خانه"،

غرّهٔ ربیع[1] الآخر* خبر کردند که پادشاه از شکار می آید پیش[2] باز می باید رفت، ایلچیان[3] سوار شده در راه شنیدند* که پادشاه روز دیگر می آید از راه برگشته بوثاق آمدند، و شانقار کبود سلطان احمد مرده بود، و سجین[4] آمد* که[5] امشب* در بیرون باشید تا سحرگاه پادشاه را توان[6] دید*، چون سوار شدند بر[7] در یام خانهٔ مولانا قاضی[8] ایستاده بود* بغایت ملول، از ملالت استفسار نمودند[9] پنهان گفت[10] اسپی که حضرت شاهرخی فرستاده و پادشاه در شکار بران سوار بود پادشاه را انداخته[11] وازین جهت قهر کرده حکم فرمود که ایلچیان را مقید بشهرهای شرقی ختای[12] برند، ایلچیان[13] بسیار ملول و محزون گشته وقت سنّت بامداد[14] سوار شدند تا نیم چاشت مقدار بیست مرّه[15] رفته[16] اند و باردوی پادشاه که شب فرود آمده بود رسیدند،

۱۰

مقدار پانصد قدم در پانصد قدم دیواری چهار قدم عرض ده[17] گز* بلندی

---

[1] با: ربیع الاول، زبده مثل متن، [2] اک بب زبده: پیش باز [3] زبده: رفتند و تا نماز پیشین در بیرون بودند اخر معلوم شد، [4] ق: سجنین، آ: سجین، با: سجیس، اک: سجینان، زبده (۴۰۰ ل): سجستان (یعنی کلمه جمع با فعل جمع: آمدند)، [5] زبده: و گفتند سوار شدید و امشب، [6] زبده: توانید دید و بازان [باران] می بارید، [7] با ق –، [8] زبده +: وجیی با او ایستاده بودند، [9] ق: شد (بجای نمودند)، [10] آ: گفتند، [11] زبده +: و پای متالم شده، (آنارک ب ص ۲۲ ه س ۹) که در انجا پادشاه می گوید: دست من درد می کند)، [12] ق: خطا، [13] زبده: اصحاب (بجای ایلچیان)، [14] ق: نماز بامداد، (زبده: وقت سنّت بود که سوار شدند)، [15] ک اک: مره، (سابقا ب ص ۹۰۴ گفته است که ۱۶ مره = یک فرسنگ شرعی)، [16] زبده: اما از غلبهٔ لشکریان که لشهر میرفتند گذر نبود، [17] ک: کرده ده گز، با: ده کر، اک بب ق: ده کز، زبده مطابق است بمتن،

هم دران شب برآورده بودند — و دیوار قالبی در ختای زود می سازند — و دو دروازه گذاشته بودند، و از پس دیوار که خاک برگرفته اند خندقی شده بود و بر دروازها[1] مردان کاری باسلاح باز داشته و برگرد خندق [مردان باسلاح[2]] تا روز می گشتند، و در درون آن از اطلس زرد[3] دو چتر مرصع[4] هر یک بلیست و پنج گز، بچهار ستون برپای کرده و در گرد آن خیمها[5] و سایه بانها[6] از اطلس زرد زرافشان[7]،

و چون مقدار پانصد قدم باز[8] دو رسیدند[9] مولانا قاضی فرموده ایلچیان پیاده شد هم آنجا باشند تا پادشاه برسد[10]، و خود پیش رفت، چون پادشاه رسیده[11] فرود آمد، لیداجی وجان داجی که بزبان ختائی سرای لیسه و خیکغو[12] می گفتند ایستاده بودند و پادشاه در بحث گرفتن ایلچیان بود، لیداجی وجان داجی و مولانا یوسف[13] قاضی سر بر زمین نهاده درخواست[14] کردند و گفتند ایشان را گناه نیست اگر پادشاهان[15] ایشان اسپ[16] خوب یا بد[17] فرستند[18]،

---

[1] ق (ص ۳۳۵): دروازه، زبده مثل متن، [2] از روی آ بب زبده (۲۰۷ ب): مردان کاری باسلاح، ک ق با —، [3] با ق: و (بجای دو)، بب ک آ و زبده مثل متن، [4] ق: مرصّع، زبده مثل متن، [5] با ق — زبده مثل متن، [6] زبده: زرنشان کرده، چون از سوار [سواد] شهر بصحرا در آمدند بیدا بود، [7] زبده: بدین موضع ماند، [8] با: رسیدو، بب ک: رسدو، ق: رسیده، [9] ق — (زبده: چون پیش پادشاه رسید لیداجی الخ بجای چون پادشاه رسیده فرود آمد لیداجی الخ) [10] ق: جیکو، بب: حیکغو، آ زبده: حیکغو، با: چسکغو، [11] زبده —، [12] با ق — زبده مثل متن، [13] فقط بب: پادشاه، زبده: سلاطین، [14] ق: اسپان، [15] زبده: باید فرستاده اند، ایشان را چه اختیار،

وبر پادشاه حکم نمی توانند کرد، واگر اینها را پاره پاره کنند پادشاهانِ ایشان را
تفاوت نکند و نام پادشاه ببدی برآید، وگویند پادشاه ختای[1] با ایلچیان بی رسمی
کرد[2]، پادشاه را سخنانِ نیکخواهان پسندیده آمد، ومولانا قاضی شادمان گشته
ایلچیان را البشارت رسانید (ورق ۳۴۱) وگفت که حق تعالی برین غریبان ۱۳۴۱و
رحم کرد و پادشاه[3] مرحمت فرمود[4]، وشیرها آوردند که پادشاه فرستاده بود،
گوشتِ خوک با گوشتِ گوسفند آمیخته[5]، مسلمانانِ ما[6] نخوردند، وپادشاه سوار شد[7]
براسپ سیاهی بلند چهار دست وپا سفید که میرزا الغ بیگ فرستاده بود
عبائی[8] زرد زربفت* براسپ انداخته ودو اخناجی[9] از چپ وراست
جامهای زربفت پادشاهی پوشیده وجلاو[10] واسپ* گرفته واسپ آهسته
آهسته یک[11] یک قدم بر می داشت وپادشاه قبا[12] شاه سرخِ زربفت پوشیده ۱۰
واز اطلس سیاه خلافی دوخته وریش در غلاف کرده، وهفت عدد محفۀ
خورد[13] سر پوشیده در[14] عقب* بر گردن گرفته ودر درون محفها دختران
که با پادشاه در[15] شکار بوده[16] اند* می آوردند، ویک محفۀ بزرگ[17] هفتاد کس برداشته
می[18] بردند* ومقدار انداختن یک تغمار[19] از یمین ویسار از پادشاه

---

[1] ق: خطا، [2] زبده (۳۰۸ ا) +: والیشان را حبس وسیاست فرمود، [3] زبده:
بردل پادشاه پرتو مرحمتی انداخت، [4] ق —، زبده مثل متن، [5] با ق زبده —،
[6] زبده +: چون اندر اردو بیرون آمد، [7] زبده: قبایئ زربفت زرد، [8] ک:
اخیاچی، [9] فقط با: جلو اسپ، زبده: جلاوی پادشاه، [10] با ق (ص ۳۳۶) —،
[11] کذا فقط در ک، [12] ک: خود، تصحیح از روی ق وزبده، [13] زبده: از عقب پادشاه،
[14] با: بودند، ق: بوده اند، [15] زبده: بزرگ مربع، [16] ق: می آوردند، زبده: برداشته
بودند از عقب ایشان، [17] از زبده (۳۰۸ ب): تقاره،

دُور[1] سواران[2] صف زده هیچکس[3] یک قدم پیش وپس نمی نهاد ، وصفها چندانکه
چشم کار می کرد ، هر صفی از دیگری ببیست قدم دورتر تا در شهر صف زده
می رفتند و درمیان پادشاه [3] باده داجی [ ] و مولانا قاضی ولید[4] داجی
و جانداجی می رفت ، قاضی پیش آمد و ایلچیان را گفت : فرود آیید
و چون پادشاه رسد سر نهید ، چنان کردند ، پادشاه[5] فرمود که سوار شوید ،
ایلچیان سوار شده همراه شدند[6] پادشاه گله آغاز کرده با شادی خواجه گفت :
تحفه[7] و بهلاک واسپ و جانور که بهدیه فرستند باید که بغایت خوب باشد
تا موجب ازدیاد محبت گردد[8] ، اسپی که تو آورده بودی در شکار سوار شدم
از غایت پیری مرا انداخت و دست من ورم می کند و کبود شده ، بسیار طلا
انداخته ام تا[9] اندکی درد تسکین یافته[10] ، بعد از آن شانقاری طلبیده و یک ۱۰
کلنگ[11] پرانید و شانقار گذاشته ، رسید و سه لکد زده گرفت ، و پادشاه فرود آمد
و صندلی در زیر پای او نهاده[12] بر صندلی دیگر نشست ، و سلطان شاه را آن
شانقار داد و شانقار دیگر بسلطان احمد داد و شادی خواجه را نداد

---

[1] فقط ک : سواران دور ، زبده مثل متن ، [2] زبده : که بریکی قدم پیش وپس چنانکه
ازاردوی که سوار شدند تا در شهر چنین صف زده میرفتند ، [3] فقط ک — ،
زبده مثل متن ، [4] ق : با (بجای د) زبده مثل متن ،
[5] زبده : وچون بادشاه نزدیک بادشاه همراه بودند (که مهمل است) ، [6] زبده — ،
[7] ق — ، زبده دارد ، [8] ق : یافت — بعدش ب + (و با ق بحذف گوینده نیز مثل این عبارت دارد) :
وگویند شادی خواجه بزبان اعتذار بموقف عرض رسانید که این اسب یادگاری حضرت امیر بزرگ تیمور
گورکان نسبت وجناب شاهرخی از غایت تعظیم واجلال آنرا ارسال نمود بگمان آنکه در الوس سرآمد اسبان خواهد بود ، پادشاه
راپسند بوده آمد تحسین فرمود (زبده ندارد) ، [9] فقط ک : کلند ، [10] زبده : نهاد (ند) ،

وسوار[1] شد* تا[2] ونزدیک شهر خلایق بسیار[2] بیرون آمده پادشاه را بزبان خطائی دعا می گفتند و بتجمّل تمام بشهر درآمد، وایلچیان بوثاق بهار رفتند،

وررابع ربیع الآخر[3] استجین[4] کو[5] آمده ایلچیان را برد[5] وگفت امروز پادشاه سنکش[6] (انعام) می دهد، پادشاه نشست وشیرهای سنکشی[6] پیش خود جمع فرمود و فرمود که شیرها بریکطرف بردند[7] وامراء را هم آنجا فرستاد چنانکه پادشاه میدید، اوّل سلطان احمد را طلب کردند[8] وشیرهٔ سنکشی داد، و[9] خواجه غیاث[10] الدین وشادی خواجه را شیر (ه) نهادند، و[11] کوکجه وارغداق واردوان و تاج[11] الدین بخشی[12] را شیر [ها] معیّن شد،

وتفصیل شیرها بدینموجب است:

شادی خواجه را ده بالش نقره وسی اطلس وهفتاد پارچه[13] قلعی* و طرقو[14] ۱۰
ولووساو کنکی* وپنجهزار چاو، وخاتون او را چاو و بالش نقره بود، اماثلث باقی[15] قماشها بود،

---

[1] زبده (۴۰۹ ا) + : تا خرگوشی بیدا شد شنقاری بردست داشت برخرگوش انداخت و دو سگ بر عقب، خرگوش ازمیان بیرون رفت تا بدانجا که چشم کار میکرد، باری بسلامت بیرون رفت تا بدانجا،

[2] زبده + : ازختائی وغیره، [3] با ق (ص، ۳۳) : ربیع الاول، زبده : یوم الاثنین ربیع الآخر

[4] آ اک : سجین، ق : سجنین، با : سخین، بب : سجین، زبده : سحسین، [5] زبده : سوار کرده برد.

[6] ک با : انعام سنکش، آ : الغام سنکش، اک : انعام پیشکش، ق : انعام سنکش، زبده : سیکشی، [7] زبده + : ایلچیان پیش رفتند چون سلطانشاه وتاج الدین بخشی ملک بشیر سیکشی داده بود ایشانرا [نه] طلبیدند، [8] ق : سنکش، [9] ق ، [10] زبده (۴۰۹ ا) : وبعد از و غیاث الدین را وبعد از و امیر [11] زبده : و دیگر کوکجه و دیگر ارغداق وبعد ازان اردوان و دیگر [12] آ اک بب زبده : بدخشی، ق مثل متن، [13] زبده : پارچه دیگر قلقی، [14] با ق بب : طرقوا دلو وساو کیکی (اما بب : کیکی) اک : طرقوا دلو وساو کنکی، زبده : ترقود لوشا و کیکی [15] زبده : قماش،

وسلطان احمد وکوکجه وارغداق را هر یک هشت بالش نقره وشانزده اطلس وطرقو ولووسا وکنکی هر یک را با خواتین نود وچهار وصله بود، وهر یک را دو هزار چاو،

وخواجه غیاث الدین واردوان وتاج الدین بخشی را هر یک هفت بالش نقره وشانزدهٔ اطلس وطرقو ولووشا [و] کنکی وقلعی ۱ ودو هزار چاو،

(۱۴۹ب)

ایلچیان سنکشها گرفته بوثاقها رفتند، وایلچیانِ میرزا الغ بیگ سنکشی گرفته بودند چنانکه گذشت،

ودرین اثنا از خواتین محبوبهٔ پادشاه یکی را قضا رسید واظهار نکردند تا ساختگی غربت تمام شد هشتم جمادی الاولی خبر فاش گشت که حرم پادشاه درگذشت وفردا دفن خواهند کرد، ودرین شب از قضای الهی آتشی از اثرِ [برق] بقصر پادشاه [که نو ساخته بود] رسید ودر تمام آن افتاد

۱۰

ل زبده: هر سه هر یک، زبده: وباقی قماش از قلقی وترقوا ولووشا، ل باق: وطرقوا ولووسا وکیکی (اما با: کنکی)، اک مثل متن، بب مثل متن اما کبکی بجای کنکی، آ مثل متن ('لو' در آخر سطر 'وسا' در آغاز سطر ثانی)، ل فقط آ: خود (بجای نودو) ل زبده: هزار وهزار، ه از اینجا تا "قلعی ودو هزار جاو" (س ۱۳) را در ق ندارد، ل بب اک زبده، بدخشی، آ مثل متن، ل زبده: تبر قوولووشا، ل ک، کنکی، بب: وکبکی، آ: وکگی، زبده: وکیکی، ل زبده: مجموع هر یک را هفتاد وهفت وصله، ل فقط ک: یکی را از خواتین پادشاه، تصحیح از روی نسخ دیگر، ل زبده +: وسبب آن تعزیه دیگر پادشاه را نمیتوانست دید، ل زبده: تا ساختگیها] تعزیت، ل زبده (۱۰ م ۱۴۱): سیم، ل زبده: که بر سر آن کوشک پادشاه، ل ک —، از روی آ ثبت شد، در باق (ص ۳۳۸) وزبده: بو زندر (بجای بود) ل ق: وآتش دران، زبده: وآن آتش دران،

و حدیث[1] کذب المنجّمین راست شد، و بارگاهی* هشتاد گز طول و سی گز عرض و استونها که در آغوش سه مرد نمی گنجید و لاجورد و حل[2] و روغن کرده* تمام بسوخت، و ازان روشنائی شهر روشن شد و از انجا بکوشکی ببیست گز دورتر رسید، و بارگاهِ حرم که در عقب آن کوشک بود و ازان بتکلفتر آن نیز بسوخت، و[3] در اطراف آن قریب دویست و پنجاه خانه با بسی مرد و زن همه بسوخت، و آن شب تا روز نماز دیگر[4] شد هر سعی می کردند آتش تسکین نمی یافت*، و پادشاه[5] و امراء* ملتفت آن نشدند که آن روز از روزهای نیک کیشِ کافری بود، امّا پادشاه در بتخانه رفت و تضرّع و زاری* بسیار کرد[6] و گفت:

خدای آسمان بر من غضب کرد و تختگاهِ مرا سوخت، من کاری بد نکرده ام، و پدر و مادر نیازرده ام، و بر کسی ظلمی نکرده ام،

۱۰ واز این غصه بیمار شد، و بدین سبب معلوم نشد که آن زن[7] مرده را بچه نوع دفن کردند[8]،

---

[1] زبده: وچنان درگرفت که گوئیا صد هزار مشعله است که روغن روغن و فتیله درگرفته است و این عمارت که اوّل آتش درافتاد بارگاهی بود، — در ک: المنجمین (بجای المنجمون که در باقی نسخ هست)، [2] فقط ق: خل و روغن کاری، [3] عبارت زبده واضح ترست: و بر گرد آن کوشکها و خانها بود و هر یک خزانه آتش دران افتاد و قریب دویست و پنجاه خانه بسوخت و بسیاری مرد و زن بسوختند و تا روز شد همچنان می سوخت دا زروز تا نماز دیگر چنانچه سعی کردند آن آتش تسکین نمی یافت، — ق: قریب بدویست (بجای قریب دویست) — ق: روز دیگر (بجای روز) — ک: هر سعی، دیگر نسخ: هر چند سعی، [4] زبده: با امرا از انجا بیرون رفته بود، [5] فقط در ک، [6] کذا در ک، نسخ دیگر: اظهار کرد (بجای کرد)، [7] زبده (۱۰۱ ب)، [8] زبده: وچون بخاک بردند تا بسیار آرایش کرده بودند، از جمله بسیار عملها [علمها] وچوکانها از کاغذ رنگین ساخته و نقاشی کرده و تختی از کاغذ مقوی مقدار ده گز و بران تخت صورت آدمیان از کاغذ و صورت اسپان و اشتران بزرگی اسب و اشتر مجموع و ملوّن موییهای دروغی و زین و لجام وغیره و یک دو هزار شیره برنعمت الوان و عرقی (عرق ؟)،

وطریق[1] ایشان در دفن خوانین معظّمه آنست که خواتین بر کوهی معیّن دخمه ومدفن دارند، هرگاه خاتونی را قضا رسید بآیین که رسم ایشان است بردارند و بدخمه سپارند*، اسپان خاصّهٔ خاتون[2] مرده را دران کوه که دخمه باشد می گذارند* که بسر خود میچرند[3]* و هرگز اسپان[4] راکسی نمی گیرد*، و دران دخمه بسیاری از دختران وخواجه سرایان می[5] باشند* وعلفهٔ[6] ایشان پنج ساله یا[7] زیاده* پیش ایشان می[8] نهند تا علفه تمام شده ایشان نیز تمام می شوند*، وباوجود این آیین بسبب آتش معلوم نشد که آن[9] میّت[10] را چون[11] بردند،

وبیماری[12] بادشاه زیاده شد، پسرش ببارگاه می نشست وایلچیان را اجازت داده، چند روز که جهت یراق راه در شهر بودند علفه ندادند،

۱۰ منتصف جمادی الاولی[13] ایلچیان از خان بالق بیرون آمده، داجیان همراه[14] بودند*، و بطریق رفتن در باز آمدن بهر یام که می رسیدند همه چیز با اولاغ وعرابه می[15] دادند* و در شهرها وقصبها طوی می کردند و می گفتند: حرمت[16] آنست

---

[1] زبده ب، در ک: و بآئین (بجای بآیین)، [2] زبده: زن برانکه [بران که؟ که] دخمه بود گذاشتند، [3] ق: میچرند، زبده میچرید که، [4] ق: آن اسپان الخ، زبده: دیگر ایشان را نمیگیرند،

[5] زبده: که نزدیک بودند مجموع درانجا غارها کنده بودند، [6] فقط ق (به هر موضع در سطور آینده): علوفه، [7] زبده ب، [8] زبده: نهاده که هم آنجا باشد تا وقتی که علفه تمام شود ایشان نیز هم آنجا بمردند، [9] ق ب، زبده مثل متن، [10] فقط ک: میّته، زبده: [11] آ ب ت ق ک: چسان (یا چه سان؟)، زبده (ام ام) مثل متن [12] کذا در ک، نسخ دیگر و زبده: خستگی، [13] در ک ۲۴ شعبه، [14] زبده: بایشان همراه کردند [15] زبده: میگرفتند، [16] آ: محبّت، در باقی صورت جمله اینست: در وقت باز آمدن حرمت می باید داشت، در زبده ندارد،

که در وقت بازآمدن دارند تا محبّت ثابت[1] باشد*، غرّه رجب بشهر
نیکان[2] رسیدند، حکّام و کلانتران استقبال نموده[3] بار[4] ایلچیان باز نکردند*
بسبب حکم پادشاه با آنکه قاعده چنان بود که بار همه کس را کشایند و احتیاط
نمایند تا مثل چاو و غیر آن بیرون نبرند، روز دیگر طوی بعظمت داده تکلّف
بسیار کردند، در روز بروز کوچ کرده پنجم شعبان بقراموران رسیدند،
و از انجا هر روز بیامی و هر هفته[5] بشهری رسیده طوی می خوردند تا بیست
و چهارم[6] شعبان بشهر قمجو فرود آمدند، و این قمجو آن شهر است که ایلچیان
در وقت[7] رفتن نوکران و چهارپایان خود را آنجا سپرده بودند، همه را
بسلامت یافتند، امّا[8] بسبب ناایمنی راه مغولستان* دو ماه و[9] نیم* دران
شهر توقّف شد، و هفتم ذی قعده از قمجو بیرون آمدند، و هفتدهم بسکجو رسیدند[10]،	۱۰
و ایلچی میرزا ابراهیم سلطان که از شیراز می آمد — امیر[11] حسن، و ایلچی میرزا رستم
که از اصفهان عزیمت نموده بود — پهلوان (ورق ۳۴۲) جمال[12] — در	(۱۴۳۲)
سکجو با ایلچیان که از طرف خطای می آمدند رسیدند و راه[13] را بغایت

---

[1] آ ب ب: ثابت شود، ق: زیادت شود، [2] ب ب اک مثل متن، آ: نکان، ق: بیکان، با سکان،
زبده، سکان، — بقول یول I c c x l این شهر غالباً Ping yang fu (واقعه صوبه شانسی)
است که در قدیم الایام دار السلطنه چین بوده است، ازین روی بظاهر در متن پنگان باید خواند،
[3] زبده +: و بسیار شهر خوش و بقاعده بود، [4] ب ب: باز ایلچیان باز نکردند ق: بار ایلچیان باز
کردند، با اک مثل متن، صورت جمله در زبده: امّا ایلچیان حکم حاصل کرده بودند که بار [ایلچیان نکاوند،
[5] زبده (۱۱۴ ب): هفته و کمتر، [6] زبده: سیم (بجای چهارم، [7] ق (ص ۳۴۴) : محل، [8] زبده:
فاما خبرهای یاغی گری بود اطراف مغولستان و راه ناایمن نشان میدادند بدان سبب، [9] با ق: هم (بجای و نیم) زبده: دو ما(ه)
و نیم نزدیک، [10] ک: و امیر، ق — [11] زبده: و پیش از حد صفت ناایمنی راه کردند و ایشان گریخته بی راهه بر کوهها زده تو ... رسیده،

نباه نشان دادند* و بدین جهت ایلچیان مدّتی در سکجو مقام کرده منتصف
محرّم سنه خمس و عشرین از سکجو روان شدند، و بعد از چند روز بشهر
قراول آمدند، حکّام قراول گفتند* که قاعدهٔ اهل خطای آنست که چنانچه
در وقت رفتن شمارهٔ و حلیهٔ مردم* را نوشته اند بوقت بازگشتن همان دفتر
پیش آورده احتیاط نمایند و اگر تقصیر کنند بغضب پادشاه گرفتار شوند،
القصّه[3] احتیاط کرده هژدهم ربیع الاوّل از راه بی راهه بی آبه بمشقّت تمام
بیرون آمده نهم جمادی الاخری بشهر ختن رسیدند*، و از انجا کوچ کرده
ششم رجب بکاشغر فرود آمدند، و بیست و یکم ماه از عقبهٔ اندگان گذشته
ایلچیان جمعی[4] براه سمرقند رفتند و باقی[5] راه بدخشان اختیار کرده* بیست و یکم
شعبان بحصار شادمان ع ۱۰

خوشوقت و شادمان رسیدند

و غرّهٔ[6] رمضان ببلخ آمدند، و دهم ماه بدرگاه عالم پناه حضرت خاقان سعید
آمدند*، و شرح احوال بتفصیل و اجمال بموقف عرض رسانیدند،
و چون[7] داستان ایلچیان ختای مشتمل بر انواع عجایب و غرایب[8]*

---

۱ زبده: و چون بقراول رسیدند اهل قلعه گفتند، ۲ زبده: اسماء مردم شما، ۳ زبده (۱۴۱ ۲) فی الجمله نشستند و در جمعه
نوزدهم شعبان سنه ثلث عشرین از قراول ختای گذشته بدان ولایت در رفته بودند و در جمعه پانزدهم [نوزدهم؟] محرم سنه
خمس و عشرین و شما نمایه از قراول ختائی بیرون آمدند و از ترس یاغی کری راه جول اختیار کردند و در ثامن ربیع
الاوّل از جول گذشته بسبب آنکه از ختن متوهم بودند چند روز دران صحاری بودند تا در دهم جمادی الاوّل سنه المذکوره
ختن رسیدند، ق: القصّه احتیاط کرده نوزدهم محرم از قراول بیرون آمدند و از بیم یاغی راه چول اختیار کرده هجدهم الخ
(در ب با آک نیز نوزدهم محرم را دارد)، ۴ آ زبده: بعضے ۵ زبده: بعضی براه قراتکین، و بدخشان
۶ ق ـ، ۷ از ینجا تا آخر فصل (ص ۵۲۹ س ۳) را در زبده ندارد، ۸ آ ق (ص ۱۴۱ ۳) ـــ ۶

ونسبت با اوضاعِ این[۱] ولایت در غایت غرابت می نمود غزال مشکین خال قلم در صحرای آن رقم نافه کشای شد وخامهٔ عنبرین شمامه بشمیم[۲] آن نسیم[۳] درمشام ایّام عطرسای گشت ، فارغ از تعهدِ صحت وبطلان وساکت از تقبل[۴] سود وزیان ، واللہ المستعان وعلیہ[۵] التکلان ،

تتمّهٔ قضایای هشتصد وبیست وپنج

عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت فراه[۶]

درین سال ماه رمضان ازجانب آذربایجان خبر آمد که از[۷] سرداران ترکمان امیر دلو احمد ناگهان بسلطانیه آمد وآن حوالی وحواشی را خالی ساخت وبجانب تبریز رانده بآن قناعت ننمود[۸] ، وبار دیگر باگروه انبوه عازم سلطانیه شد ونوکر[۹] الیاسخواجه بهادر بمقابله ومقاتله پیش رفت وجنگ سخت کردند ودلو احمد تاب مقاومت نیاورده جریده بیرون رفت ، ونوکران[۱۰] او[۱۱] بسیار بقتل آمده جمعی بقید اسار گرفتار شدند واموالِ او بدستِ تسلّط واقتدارِ سپاه ظفرشعار افتاد ، و[۱۲] دیگر از اطرافِ دشتِ قبچاق[۱۳] ازپیش محمد خان بادشاه ولایت اوزبک ۱۰

---

۱ ک : آن ، دیگر نسخ شل متن ، ۲ ک - ، ازروی نسخ دیگر ، ۳ با ق : تقبیل ، ۴ ک : علیک . ۵ زبده - ، اک : ولایت فرات (بجای ولایت فراه) ، با : ولایت هرآت ، ب : ولاء فره ، ۶ زبده (۱۲۱۴ ب) : دلو احمد یکدو بار بیشتر بسلطانیه آمده بود وتشویش داده وبعضی ازچهار پایان مردم رانده ، ۷ زبده : نوکران ، ۸ فقط ک - ، ازروی آ و نسخ دیگر ثبت شد ، ۹ زبده ، ومجموع نوکران ومخلفات او بدست افتاده (بجای ونوکران ...... ظفرشعار افتاد) ، ۱۰ فقط در ک ، ۱۱ اک آ ب : قفجاق ،

دایلچیان [۱] عالم شیخ اغلان و فولاد رسیده [۲] بوسیلهٔ امرای عظام جانوران واسپان وسایر تنسوقات بموقف عرض رسانیدند و اظهار دولتخواهی نموده، محل قبول یافت، وآنحضرت ایشان را به اسپ و زر و کلاه و کمر نواخته برای محمد خان تبرکات بادشاهانه روان ساخت و ایلچیان بموجب اجازت [*] معاودت نمودند،

دآنحضرت فصل خزان [۳] بهوای جانور پرانیدن از دار السلطنهٔ هراة و هم ذی قعده بجانب ولایت فراه نهضت فرمود، و [۴] چون موکب دولت پناه بولایت فراه رسید حکام وگردن کشان ولایت سیستان و قندهار وکابل وغزنین تا ممدود آب سند و نواحی هند بعزم زمین بوس متوجه درگاه عالمپناه شده تحفها و پیشکشها بمحل عرض رسانیدند و بدولت پای بوس سر افتخار از سپهر برین گذرانیدند، وآنحضرت همه را انعام واکرام فرمود ورخصت مراجعت نمود [*]، وچند روز در آن ولایت بنشاط [۵] شکار گذرانید وعنان سمند جهان پیما بعزم معاودت معطوف گردانید [*] | وهفتم ذی الحجه در دار السلطنهٔ هراة بباغ [۶] زاغان [*] نزول اجلال [۷] واقع شد و زمستان قشلاق هم آنجا اتفاق افتاد، ودر آن روز که موکب همایون در دار السلطنهٔ هراة فرود آمد

۱۰ (۳۴۲ ب)

[۱] از روی ب آ ب. ک ک اک ـــ، زبده: ایلچی، [۲] زبده: رسیده در دوازدهم شوال سنهٔ المذکور محمد خان اظهار یکجهتی واتفاق نموده بود، حضرت سلطنت شعاری ایشان از تربیت وعنایت فرموده بتشریف وانعام مفتخر و سرافراز گردانید بعد از چند روز اجازت یافته،

[۳] زبده: خریف، [۴] زبده ـــ، [۵] آ ب ب اک: هندوستان (بجای هند)، [۶] زبده: بشکاری وعیش گذرانید در اوائل ذی الحجه عزیمت معاودت نمود، [۶] اک ب ب آ: بباغ نو، آ ب ـــ، زبده (۱۳۱ ا): بباغ، [۷] آ آ ب: جلال، اک: مثل متن،

از جانب دار الملک شیراز ایلچی شاهزادهٔ اعظم میرزا ابراهیم سلطان رسیده خبرِ فتحِ تمامتِ[1] خوزستان[2] بموقف عرض رسانید، و پیشکشها و تحفها گذرانیده محلّ[3] قبول یافت، و[4] آنحضرت فرزندِ دولتمند را تحسین بسیار فرمود فرستاده را انعام و اکرام تمام نمود و رخصت مراجعت ارزانی داشته معتمدی بجانب فرزند روان فرموده شکر مواهبِ الهی بجای آورد ع

آری بشکر نعمتِ حق می شود زیاد

وقایع سنه ست و عشرین

عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و نهضت میرزا بایسنغر بجانب[4] مشهد مقدس

چون فصل زمستان بآخر کشید و بشارتِ[5] نسیم بهار بمسامع[6] اهل اعتبار　۱۰
رسید و دیده ورانِ[7] فَانْظُرْ اِلٰی آثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ　از طراوتِ حسنِ فروردین و لطافتِ سبزه و ریاحین آگاه شدند و مرکباتِ طبایع از نشو و نما

---

[1] آ: ولایت خوزستان، ب اک: ولایت خورستان، زبده مثل متن، [2] آ ب —، [3] زبده، بمنز، [4] آ ب، بطرف مشهد، — صورت عنوان در زبده: ذکر حرکات رایات همایون بجانب سرخس و مخدوم زاده جهانیان بطوس، [5] ک، بشارت نسیم بهار بمشام، آ ب: بشارت بهار بمسامع، — در زبده این فقرات بهاریه قدری اختلاف دارد از مطلع، [6] در قرآن مجید ۳۰ (سورة الروم): ۴۹ فَانْظُرْ بصیغهٔ واحد است،

دراهتزاز و مرغان[1] خوش آواز در هر مرغزار در پرواز آمدند* بیت

بوقت صبح چو مرغ از بهار یاد کند　　صبوحیان[2] را عیش سحر زیاد کند

حضرت خاقان سعید اوایل حوت از دارالسلطنهٔ هراة بهوای[3] جانور انداختن عزیمت ولایت سرخس* فرمود، و[4] چون آفتاب لوای جهانکشا سایهٔ همایون بر سر ساکنان آن ولایت انداخت، و شاهباز مرحمت و عنایت بال اقبال بر مفارق ایشان منبسط ساخت، از حدود ماوراءالنهر و ترکستان تا اقصای مملکت مازندران تمام اکابر و اشراف و سرداران اطراف باردوی همایون که مرکز دایرهٔ دولت و محیط نقطهٔ خلافت بود رسیدند و شرف بساطبوس یافته بعواطف عنایت بهره‌مند شدند*، و[5] آنحضرت چند روز بدولت فرخنده و بخت فیروز در آن صحرای دلکشای بجانور پرانیدن التفات نمود، و بعزم زیارت سلطان المشایخ الطود الشامخ صاحب السیر والطیر* شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره همانهضت فرمود رباعی[6]

جانا دن[7] ابزمین خاوران سنگی نیست　　کز خون دل خسته* بر آن رنگی نیست

در هیچ زمین و هیچ فرسنگی نیست　　کز دست غمت نشسته دلتنگی نیست

---

[1] زبده: مرغان مرغزارها باواز، [2] فقط آ: رو، [3] زبده، بر عزیمت تفرج و تصیید بعظمت وابهتی هرچه تمامتر بصوب سرخس، [4] این سطور را در زبده ندارد، [5] زبده: بعد از چند روز که بسرخس رسید و در نواحی صحاری آن جانور پرانیدن [پرانید] عزیمت زیارت مزار سلطان المشایخ، [6] در زبده این رباعی را ندارد، [7] آ با: دل و دیده،

آنحضرت[1] بصدق و نیاز شرایط زیارت بجای آورد، و فرزندان شیخ[2] که از اکثر مشایخ آفاق بحسنِ مکارمِ اخلاق ممتاز و مستثنی اند خدماتِ شایسته بتقدیم رسانیدند، و تمام اردوی همایون را گوسفند و مایحتاج و تبرکات لایقه خشنود کردند[3]، و آنحضرت همه را انعام و اکرام فرموده صدقات و نذور[4] گذرانید، و منتصف ربیع الآخر بسرخس معاودت نموده بعزمِ ییلاق در متنزهات بادغیس چند روز منزل ساخت، و اواخر[5] ربیع الآخر امیر خضر خواجه و خواجه بردی[6] را مقرر فرمود که بالشکرِ گران عازمِ جانبِ ملکِ ری شده از آن حدود برخبر باشند،

و جناب میرزا[7] بایسنغر که عزیمتِ ولایتِ طوس و مشهد مقدس[8] معلا[9] فرموده بود و زیارت سلطان خراسان علیه الرحمة والرضوان باشرایط آن ۱۰ بجای آورد، و از آنجا متوجه مرغزار رادکان گشت[10] و چند روز بجانور پرانیدن و یوز دوانیدن اشتغال نمود، باز چون تیر از شست[11] [و دست] شاهِ جهانگیر (ورق ۳۴۳) می پرید و در پرواز با نسر[12] طایر همراز می گشت ۳۴۲الف

---

[1] بجای ذکر زیارت. و فرزندان شیخ و صدقات و نذور در زبده (۱۴۳ب) می گوید که هوا "زمین آن دیار چون پر تدرو و دم طاوس و منقار کلنگ و چشم خروس بیاراست" وغیره وغیره،

[2] آ ا ک ب: حضرت شیخ، [3] آ ا ک: کردانید، ب: کردانیدند، [4] فقط ک: نذورات، [5] آ: آخر، ا: منتصف، اک زبده: سلخ، [6] زبده —،

[7] در زبده پنج سطور کلمات تفخیم دارد برای میرزا، [8] اک ب آ —، ا: مقدس، — زبده: در اوائل بهار بصوب طوس و مشهد عنان گرای شد، [9] در زبده افزوده که مشاطه صبا گاه چنین می کرد و گاه چنان و نرگس مخمور نسخ بیت

"تا کاسه پادشاه عادل گیرد بر فرق زدر [زر] ناب ساغر میداشت"

[10] ک: شصت، [11] ک اک —، زبده (۱۴۴ا) هم ندارد، [12] زبده: گردون،

ویوز از کمین گاه برق وار میجست و در نشیب و فراز بسان شیر حمله می آورد
و آهوان[1] را از چپ و راست می انداخت و دستها بخون خضاب می ساخت،
و چون صحاری[2] از شکاری خالی شد شاه زاده عزیمت ولایت مرو نموده[3]
کلنگ بسیار گرفت* و چون جمشید خورشید از اوج[4] شرف بشرفه گاه ماه رسید*
العود احمد خوانده سیوم جمادی الاولی در قراباغ بادغیس باردوی اعلی
ملحق شد بیت[5]

گشتند شادمانه بدیدار یکدگر — فرخنده[6] آن پدر که چنانش بود پسر*،

روز دیگر بموجب[7] اجازت سلطان هفت کشور عزیمت نموده
ششم ماه* در دار السلطنهٔ هراة بمقام باغ سفید که در فصل بهار خوشتر از
10 وعدهٔ یار و خرمتر از وصل دلدار ست بیت

بهر سو یکی آب دان چون گلاب — شناور شده مرغ بر روی آب

نزول اجلال فرمود ع[8]

جهان زعدل وی امین جهانیان همه خرم*

و حضرت خاقان سعید چند روز در ییلاق بادغیس گذرانید،
و در آن اثنا نوکر امیر شاهملک از جانب خوارزم رسید و عرضه داشت رسانید

---

1 ک: آهویان، زبده مثل متن، 2 زبده: آن صحاری، 3 زبده +: چند روز دیگر دران نواحی بهمین نوع شکارها (کذا) کرد انیده را این کلمه را تلطن کرده است) و کلنگ بسیار گرفتند، 4 زبده: قطع برج شرف کرده بتختگاه ماه رسید. آ با ب: برج (بجای اوج) کذا در ک، در دیگر نسخ: شرف گاه، 5 زبده: مصراع، 6 زبده —، 7 زبده: از انجا روان گشته در یکشنبه هشتم جمادی الاول سنه المذکور، 8 اک با ب آ زبده —، 9 زبده —،

مضمون آنکه: براق اغلان اردوی محمد خان را گرفته[1] بیشتر الوس اوزبک مطیع[2] و منقاد او[3] شدند،

و آنحضرت عزیمت معاودت نموده اواخر جمادی الاولی در دار السلطنهٔ هراة نزول اجلال[4] فرمود قطعه[5]

رسد بنه کره اکنون عنان شهرنشادی | چو در رسید بدولت رکاب خسرو اعظم
پناه جملهٔ اسلام و پشت زمرهٔ ایمان | مدار[6] ملّت احمد مراد[7] خلقت آدم

و در آن ایّام[8] بشارت رسانیدند که در احسن ساعات و ایمن اوقات هژدهم جمادی الاخری[9] باغ ملک را شجری بارور و چمن دولت را نهالی خوش ثمر پدید آمد بیت[10]

اقبال خبر داد که بر طالع مسعود | در خانهٔ خاقان معظّم پسر آمد

یعنی امیرزاده علی بن میرزا محمد جوکی بهادر بطالع سعد بوجود آمد، و میرزا محمد جوکی را از ظهور قرة العین استظهار قوی روی نمود و اسباب عشرت وطوی پادشاهانه ترتیب فرمود، و چند روز بساط نشاط مبسوط ساخته جهانیان از عاطفت پادشاهانه بهره مند شدند مصراع

---

[1] زبده: گرفته است و در آن دیار رایت حکومت برافراشته، [2] بآ اک آ زبده: اورا مطیع، ب: را مطیع، [3] بآ اک ب آ زبده —، [4] آ: جلال، بآ: مثل متن، [5] بجای این قطعه در زبده ابیات دیگر دارد، [6] فقط ب: مراد، بآ اک مثل متن، [7] فقط ب: مدار، بآ اک مثل متن، [8] زبده: ذکر ولادت باسعادت امیر علی بن امیرزاده جوکی خلد ملکه، چون حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه بباغ زاغان نزول فرمود، [9] زبده: سیزدهم جمادی الاوّل سنه ست وعشرین وثمانمایه، [10] در زبده (د ۱۵۱ ل) بجای این بیت وسطور متعلقه ابیات دیگر وعبارات طویلتر دارد،

شد نداز قدم فرّخش جهان همه شاد

و[1] بموجب فرموده بیت

درین صندلی سرای آبنوسی گهی ماتم بود گاهی عروسی

چون از مقدم شاهزاده علی مسرّت تمام روی نمود امیرزاده[*] بوزنجر[2] بن امیرزاده پیر محمد بن امیرزاده جهانگیر بن امیر بزرگ تیمور کورگان ازین مرحلهٔ فنا بدار بقا رحلت نمود، و حضرت خاقان سعید بوثاق[3] امیرزاده مرحوم فرموده[*] بازماندگان او را طلب[4] داشت[5] و دلداری و رعایت نمود و گفت[*] بیت

رضا بحکم قضا گر دهیم و گر ندهیم ازین کمند نشاید بشیر مردی جست

هر که در ولایت خلقت خلعت[6] قبای[7] بقا پوشید عاقبت در معرض فنا افتاده، بر عرصهٔ که عرضهٔ فناست چه اعتماد؟ و بر مملکتی که قابل مهلکت ۱۰ است کدام اعتضاد؟ ع

همان به که نیکی بود یادگار،

امیرزاده[8] محمد جهانگیر بن امیرزاده محمد سلطان که بعزّ[9] مصاهرت حضرت خاقان سعید سرافراز بود شاهزاده را از صلبیّه[9] آنحضرت مولود عاقبت محمود

---

[1] اک : ذکر وفات امیرزاده بوداجر بن امیرزاده پیر محمد الخ بیت و هفتم شعبان بموجب درین صندل الخ ، — زبده (۴۱۵ ب) : ذکر وفات امیرزاده بوداجر بن امیرزاده پیر محمد بن جهانگیر طاب ثراهم درین سال هفصد و بیست و شش در بیست و هفتم شعبان امیرزاده ،

[2] آ : بوداجر ، ب : بوزانجر ، با : لورنجر ، اک : بوزنجر ، زبده : بوداجر ، [3] زبده — ،

[4] زبده : و فرمود (بعدش چهار پنج سطور مشتمل بر تعزیت دارد که در مطلع نیست) ، [5] فقط آ — ،

[6] زبده (ص ۴۱۶ ل) — ، [7] عنوان این فصل فقط در اک : تتمه و (کذا) حالات ست و عشرین وثمانمایه ، زبده : تتمه قضایای سنه ست وعشرین وثمانمایه ، [8] ک : صلبیت ،

امیرزاده[1] محمد سلطان در وجود آمد، و دوازدهم[2] رمضان جهان بیمن قدم فرخنده اش آرایش یافت وطوی بعظمت ترتیب نموده عالمیان بعاطفت[3] ا پادشاهانه* محظوظ شدند، (۳۴۳ب)

و[4] حضرت خاقان سعید بآداب صیام قیام نمود، و پنجم شوال بدولت واقبال بصوب ولایت فوشنج وکوسویه بعزم شکار نهضت فرمود، ویازدهم بدارالسلطنهٔ هراة باز آمده* زمستان در مستقر دولت وسریر سلطنت قشلاق کرد، وجناب میرزا بایسنغر بطریق[5] قوش لامشی بجانب ولایت فراه رفت، وچندگاه در ولایت فراه بنشاط وانبساط گذرانیده بدارالسلطنهٔ هراة باز آمد*،

---

[1] در زبده نامش "خلیل سلطان بن امیرزاده اعظم محمد سلطان" است، وصوابش "خلیل سلطان بن امیرزاده محمد جهانگیر بن امیرزاده محمد سلطان" است، رک به زامباور شجرات وسنین اسلام شجره T، [2] در زبده تاریخ ولادتش بیست ویکم رمضان المبارک است، [3] ب با —، الک دارد، — در زبده ذکر طوئها وعاطفت پادشاهانه مفصل تر است از مطلع،

[4] زبده: بعد از گذشتن رمضان (و) وظائف عید صیام حضرت سلطنت شعاری میل سواری فرمودند، و در روز شنبه پنجم شوال عزیمت شکار فرمود و در یازدهم بدارالسلطنت هراة فرود آمد،

[5] زبده (۴۱۶ب): بعزیمت تصید وتفرج شکار بجانب فراه در غرهٔ ذی الحجه حرکت فرمود والله اعلم بالصواب،

وقایع سنه سبع وعشرین وثمانمائه

معاودت حضرت از ییلاق بادغیس وآمدن بالسنغر از جانب مشهد ودیگر قضایا

چون سلطان بدیع آیین ربیع سپاه سبزه وریاحین باطراف صحرا وبساتین کشید وبیدادگران خیل شتا پای عزم در رکاب رحیل آوردند موکب اعلا غرّهٔ ربیع الآخر برسم جانور پرانیدن متوجه جانب سرخس شد[1]، وچند روز در آن ولایت نشاط شکار فرمود وعنان عزیمت بصوب ولایت بادغیس عطف نمود[2]. ودر آن ییلاق سلطان آفاق چندگاه بارگاه اقامت برافراشت وخاطر خطیر به ضبط وتدبیر مصالح ممالک مصروف داشت، بیت

چو پرکار چرخ از بر کوه ودشت
برین دایره چند کرّت بگشت

حضرت خاقان سعید عزم معاودت نمود وغرّهٔ جمادی الاخری

[1] در زبده افزوده است: رایات همایون شاه وشاه زاده جهان وجهانیان . . . . . معزّ الحق والدین بایستغر [بایسنغر] بهادر خلد الله تعالی ملکه وسلطانه بعد از آنک چند روز در آن نواحی جانور پرانیدند وشکارها کردند بجانب بادغیش معاودت فرمود [ذکر شاهزاده بسیاق وسباق مربوط نیست، بظاهر جمله‌ٔ حذف شده است بعد "سلطانه"].

[2] فقط ک: بدین،

بباغ زاغان نزول فرمود ،

وجناب میرزا بایسنغر که بجانب ولایت طوس[1] و مشهد مقدس معلا رفته بود چیندگاه در مرغزار رادکان صید و شکار فرمود*، وچون خاطر همایون از نشاط شکار فراغت یافت عنان دولت وسعادت بصوب سریر سلطنت[2] تافت، و ششم[3] جمادی الاخری بباغ سفید فرود آمد ،

و[4] امیر یونس[5] که از امرای عظمای میرزا بایسنغر بمزید اعتبار واختیار اشتهار داشت[6] پانزدهم ربیع الاول در سن شباب وفات یافت ،

وهم درین سال پنجم[7] ماه رجب امیر اعظم حسن صوفی ترخان برادر[8] مهد علیا گوهرشاد آغا* عالم فانی را وداع کرده بدار بقا رحلت نمود و[9] در گنبد مدرسهٔ آن بلقیس عهد مدفون شد*، مظهر کرم ومروت ومعدن سخا وفتوت بود، رجاء واثق که حق تعالی عوض نعیم دنیا اضعاف وآلاف نعیم اخری که[10] وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ ارزانی فرماید، تروّیح[11] روح اورا اختمات کلام ملک علام واطعام طعام

---

[1] زبده (۱۷۰ الف): در نواحی طوس تا بمرغزار رادکان (کذا) رفته دران صحاری شکاری فراوان انداخته — "مقدس معلا" را فقط ک دارد، [2] یعنی هرات، [3] زبده: در پنجشنبه ششم، [4] در زبده عنوان این فصل: ذکر وقایع سنهٔ المذکور، [5] ک: نونس، زبده شل ستن، [6] صاحب زبده در حق او گفته: جوانی مستعد در فنون اداب وهنوز در سن شباب، [7] از زبده (۱۷۰ ب) معلوم می شود که پنجم رجب بروز شنبه بود، [8] زبده —،

[9] زبده: مدفون ساختند [ظاهر است که عبارتی از اصل افتاده است]، [10] قرآن مجید ۹۳ (والضحی): ۴

[11] مضمون سطور باقی این فصل را در زبده ندارد ،

بجای آوردند، [۱] و خلعتِ صدقِ او امیر محراب ترخان که در بزم بخشش ابرِ دُر فشان بود و در رزم و کوشش شمشیر رخشان می نمود حضرت خاقان سعید عنایت فرمود و راه و رسم و امارت دیوان اعلی که منصب پدر او بود بجانب امیر محراب تفویض نمود ع

خوش [۲] بود جای پدر زانِ پسر

ذکر [۳] احوال ماوراء النهر و سببِ عزیمت میرزا الغ بیگ گورگان بجانب ولایت [۴] مغولستان*

سابقاً در سنه ثلاث و عشرین مذکور شد که شیر [۵] محمد اغلان بسمرقند آمد و میرزا الغ بیگ او را تربیت فرمود و او بی اجازت فرار نمود، و میرزا الغ بیگ او را گرفته باز آورد* و باز عنایت نموده و اسباب سفر او ساخته بجانب مغولستان روان ساخت، [۶] و شرح این سخن در موضع مسطور خواهد بود*،

۱ در ا ک از ینجا تا آخر فصل جمله عبارت را حذف کرده، ۲ آ ب ب : چون (یا جون)،

۳ زبده (۱۴۱ ب) : ذکر عزیمت یورش مخدوم زاده جهان الغبیگ بمغولستان، —

ب ب : ولایات (بجای ولایت)، آ ا ک —، ۴ ص ۴۲۸ بعد،

۵ در زبده (۱۴۱ ل) می گوید که "شیر احمد اغلان" در منتصف رجب ۸۲۳ھ بسمرقند آمد، بندگی حضرت او را تربیت فرمود" در یرکه شاهان و شاه زادگان می نشستند و ظیفه ملازمت بجائی آوردند، بعد از ان دو سه ماه بی موجبی ناگاه فرار نمودند" و حضرت امیر زاده چون واقف شد فی الحال" بر عقب ایشان روانه گشت و بعد از دو روز در کلکیه [کلکینه] بیلاق ایشا زا دریافت و گرفته" بسمرقند باز آورد،

۶ زبده : چنانچه پیشتر این قضیه شرح داده آمده است،

وچون شیر محمد اغلان بولایتِ خود رسید امراء اتّفاق نموده اورا پادشاهی برداشتند وچون بر[1] سریر سلطنت تمکّن یافت* نخوت پادشاهی وفرطِ تکبّر[2]* مزاج اورا از قانونِ رعایتِ حقوقِ میرزا الغ بیگ انحراف داد وعَلَمِ بی نیازی بر بامِ گردون زد (ورق ۳۴۴) واز مکاتیبِ او عدول ازجادۀ انقیاد معلوم شد ،		(۳۴۴ ل)

وسببِ مجدّد در مادّۀ مخالفت درین سال سنه سبع آن بود که پسرِ علی مکریت[3] از ماوراء النّهر گریخته پناه باو برد و میرزا الغ بیگ اورا طلبیده ، شیر محمد اغلان اورا نفرستاد ، این معانی موجب آن شد که میرزا الغ بیگ بجانب ولایت خجند عزیمت نمود[4] ، وپانزدهم ذی الحجّه سنه سبع در شاهرخیّه[5] قشلاق فرمود وفرمانِ همایون نافذ شد که		۱۰

---

۱ زبده : چون بر سریر اوزبک بسلطانی نشست ،		۲ آ ، آ، اک : فرط کبریا ، بب : فرط کبریائی ، — زبده (۴۱۸ ب) : فر کبریا ،		۳ ک : کمریت ، آ، : تکریب ، اک : بکریت ، بب مثل متن ، زبده : بکریب ، — برای قوم مکریت رک بیزدی ۲ : ۵۲۷ س ۶ ،		۴ در زبده افزوده است که " بعضی از علایق وعوائق مانع ووازع رکضت ونهضت همایون می شد " چون بعون عنایت یزدانی خاطر خطیر از کلیات این قضایا فراغی یافت " عزیمت همایون بر یورش مغولستان تصمیم یافت " ،		۵ زبده (۴۱۹ ل) : بعزیمت قشلاق بجانب آب خجند حرکت فرمود وتواجیان را فرمان شد که امراء تومنات وهزارجات را خبر رسانند که هریک از مواضع خود حرکت نموده بر راهی که معین فرموده اند روانه گردند چنانکه بوقت میعاد به محل معیّن لایستأخرون ساعةً ولایستقدمون رسیده باشند ، وحضرت شاه زاده با تومنات خاصه محدود [بحدود] اندگان وامرا خوانغار [امراء جوانغار] سلطان اویس برلاس — فقط ک ، امرای برانغار وامرای جوانغار (بجای امرای جوانغار) ، تصحیح از روی نسخ باقی ،

لشکرهای اطرافِ ممالکِ ماوراء النّهر و ترکستان ببلجار مقرّر در موضع معیّن جمع آیند، و امیر هری ملک و امیر شیخ ابوسعید باسایر امراء و تومانات در حدود اندگان زمستان گذرانیدند و همچنین امرای جوانغار امیر سلطان اویس برلاس* و امیر خواجه یوسف و امیر توکل بالشکرهای بموضع قراسمان بسر بردند، و در خلالِ این احوال هلال فرّخ فالِ محرّم هشت صد و بیست و هشت[1] بر جهانیان واضح ولایح گشت[2]،

وقایع سنه ثمان و عشرین و ثمانمائه

ذکر نهضت میرزا الغ بیگ بجانب مغولستان

درزمانی که خسروِ سیّارگان* از کاخ کیوان بایوانِ برجِ حِمل آمد بیت

از چاهِ دی رسته[3] بغن آن یوسفِ زرّین بدن[4] ۱۰

وازارِ مصری پیرهن اشکِ زلیخا ریخته

خیلِ سحاب از هر طرف رنگین کمان کرده بکف

باران چو تیرِ برهدف دستِ توانا ریخته*

---

[1] فقط آ،   [2] در زبده +: بوسمی که کوه بشتهٔ معجر سفید بر تارک سیاه افگنده و دشت و صحرا از کسوت زنگاری لباس بیمانیه بدل گرفت،

[3] زبده (۱۹۱ ب): خورشید عالم آرای [عالم آرای]،   [4] زبده ک ک با، رسن (بجای بدن)، آ: بدن،

ولشکرِ سرما از طلیعهٔ سپاهِ بهار روی بانهزام آورد، ونسیمِ جان پرور هوا
لطفِ اعتدال پذیرفت، وروزگار از قدومِ فصلِ بهار طبیعتِ حیاة گرفت[1]،
جنابِ میرزا الغ بیگ عزایمِ پادشاهانه که قرینِ قضا وقدرست
ودواعیِ خسروانه که هم نشینِ فتح وظفر خواهد بود درحرکت آورد، وبیست وهفتم
ربیع الاوّل[2] موافقِ هشتم حوت لشکرها مرتّب داشته ورایتِ نصرت
بر افراشته بجانب مغولستان روان شد،

ودر[3] اثنای راه آگاهی یافت* که بعضی از لشکرِ یاغی در حدودِ
آشپره[4] قشلاق کرده اند، رای جهان آرای که دراوایلِ حال نظر بر
اواخرِ اعمال اندازد ودر بدایتِ فکرت حسابِ خاتمت پردازد چنان
اقتضا فرمود که جمعی از لشکرِ منصور بر[5] سبیلِ ایلغار* سرعت نمایند، ۱۰
وامیر لقمان وامیر ابوک بزرگ وامیر شاه ولی وامیر اویس[6] توجین[7] باسپاهی ببت[8]

ره ورای شان رزم وکین ساختن هوا ریزشِ خون، وخوناختن

---

[1] ب + : چو مرغ عیسی اگر صورتی زگل سازی ز اعتدال هوا حکم جانور گیرد
زبده : دست قدرت زمین را از کسوت کافوری لباس زنگاری بدان [بدل ؟] داد وعارض خوب چمن بخط سبزه بیاراست،
[2] زبده + : سنه ثمان وعشرین وثمانمایه،
[3] زبده : از متجران ومستحفظان حدود چنان معلوم شد:
[4] ب : اشبره، با مثل متن؛ زبده : اشپره،
[5] زبده (۴۲۰ ل) : آراسته وساخته همه مردان گزیده ودلیران کار دیده که متعداکمی هزار مرد مکمّل در مقدمه بر سبیل ایلغار،
[6] ک : توئس، ب با اک زبده مثل متن،
[7] با ب، زبده مثل متن،
[8] زبده : بمثنویه:

همه چرخ نا ور دواختر سنان همه حمله را با رمیان (؟) هم عنان
ره ورسم شان رزم وکین ساختن هوا ریزش خون بر (کذا) خون باختن
در [زره ؟] جامه شان روز شب جای زین زمین پشت اسپ، اسمان گرد کین

— با : که (یعنی گه بجای وخو)، ب اک مثل متن،

روان شدند براهی که اندیشهٔ بی رفیقِ توفیق از عرصهٔ آن نتواند گذشت
و وهم بی قرینِ تقدیر بساحتِ آن نمی[1] یارد در نوشت* بیت

نه[2] هیچ ساکن و جنبان درو مگر انجم
نه هیچ دایر[3] و سایر درو مگر صرصر

و بعد از دَه شبانروز بر[4] هنمونی بختِ آگاه ناگاه بایلی رسیدند* که سردار ابراهیم
و[5] اریزن* و اولجاتیو بودند، چون لشکرِ فیروزی اثر بیخبر بسرِ ایشان در آمدند
سوارانِ یاغی[6] بیرون رفتند و ایل و الوس غارت یافته لشکرِ منصور
غنیمتِ موفور گرفتند،

و بعد از دو روز ابراهیم و[7] اریزن* و جهانشاه و[8] قمرالدین[9] خنجرِ کین
۱۰ از نیامِ عداوت کشیده بتیغِ آبدار آتش[10] بار بحرب فرو ریختند* و چون
شیر بچه بباد داده و مارِ دُم بریده دَه هزار سوار شمشیر گذار روی بحرب آوردند،

---

[1] با، درنمی آرد نوشت، بب، نمی یارد نوشت، ر، در زبده: از سیاحت [ساحت] آن بیرون نیامدی)، [2] در زبده مصراع اوّل را دوم و دوم را اوّل ساخته است، [3] زبده: طایر، [4] زبده: که متصل قطع فیافی نموده بودند و بحدود مغولستان در آمده بایلی رسیدند، [5] بب، وَاریزَن، با، واریرن، اک مثل متن، زبده: واواثربی (!)، [6] ک، بایلی، تصحیح از روی با بب، زبده: ایشان، [7] بب، وَاریزن، زبده (۲۰۴ ب): واوبرین (!) واولجاتیو، [8] زبده —، [9] زبده +: که لافِ مبارزت و تصلّفِ جلاوتِ ایشان بسمع قریب وبعید رسیده، [10] کذا فقط در ک، آ و نسخ دیگر: آتش حرب افروختند،

و[1] ازین طرف امرای نامدار جوانغار و برانغار و قول بمردان جنگی محکم داشته

در برابر خصم آمدند* بیت　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　(۳۴۴ ب)

دو لشکر بهم بر زدند از کمین

تو گفتی زدند آسمان بر زمین

ز باریدن تیر همچون تگرگ

ز هر گوشه برخواست طوفان مرگ[2]

و[3] از جانبین بسان صرصر حملهای تند بردند و از طرفین بریکدگر حمله آوردند،

سر سروران گوی میدان و رچم سنان گشت و پیکر شمشیر زنگاری از شنگرف

خون گونه لعل بدخشانی و یاقوت رمانی یافت[4]، درین حال جمعی از دلاوران

لشکر منصور عنان[5] سبک* و رکاب گران ساخته نیزهای مارکردار بر گوش　　۱۰

تگاوران[6] بادرفتار نهادند و نعره و خروش الله اکبر باوج دو[7] پیکر آورده

بر مخالفان زدند و جمعیت ایشان پریشان ساخته، و[8] مخالفان روگردان شده

---

[1] زبده: امرائی مذکور امیر لقمن و امیر ابوک و شاه ولی و اویس تعبیه لشکر خویش کرده میمنه و میسره و قلب بمردان جنگی بلبیت کرده بلنک افکنی پیل زور محکم بداشتند و جمعی که در مهالک و اخطار جان و مال را بذره وزن ننهند و تیغ آبدار و پیکان آتش بار خاک دشمن بباد بردهند باعتقاد صافی و اجتهاد وافی روی بخصم آوردند، [2] زبده: جمعی دیگر از طرفی عنانهائی مارشکل اژدهای کام زن دادند (؟) و از غبار مواکب، روز روشن بسان شب تاریک گشته (همین طور سه سطر دیگر دارد)، [3] فقط در ک، [4] بعدش سه ابیات دارد در زبده (۲۰۴۲۱)، [5] زبده: هم عنان گشته عنان سبک، [6] زبده: اسپان، [7] یعنی جوزا، [8] زبده: در تکاپوی (کذا) این حملات و اثنای این ضربات ابر جیم داربری دیگر بنیز نهادند،

بیکبار فرار نمودند[1] و سپاه در عقب رفته ابراهیم و دو پسر او را بقتل آوردند،[2] این واقعه چهاردهم ربیع الآخر در مقام آق سو بوقوع پیوست*،[3] و سپاه ظفر شعار غنیمت و اسیر بسیار گرفتند و میرزا الغ بیگ بمنزل آق سو رسید و امرای ایلغار تربیت و عنایت یافتند،

و در آن مقام مشورت نموده رای بران قرار گرفت که لشکرها بصورت مجموعی متوجه الوسهای قراامان شدند و از آب جو گذشته و بکوتل ابرکیتو برآمده بسر خاب رسیدند[4] و از راه هلقون باپیش (کذا) رفتند* و بکیلنتو کوتل[5] برآمده[6] و میل کرده باره باری فرود آمدند و از آب جارون عبور نموده[7]

---

[1] در زبده کلام را طول داده می گوید که بهادران کارزار خون دران صحرا روان گردانیدند و بر عقب گریختگان رفته، "بشمشیر آبدار آتش در جان آن خاکساران" "انداختند" ابراهیم با دو پسر بقتل آمدند" "وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ"،
[2] زبده (۱۲۴ ب) :. واین واقع بوقوع پیوست (کذا ناقصاً) [3] زبده:
عساکر منصوره قریب پنج شش فرسنگ از عقب هزیمتیان رفتند و مقدار دو هزار مرد ازیشان بقتل آوردند و زنان و فرزندان ایشان باسیر گرفتند و رایات نصرت شعار مخدوم و مخدوم زاده عالمیان با عساکر همایون کوچ بر کوچ بر عقب ایشان می رفت تا باق سو رسیدند امرآء ایلغار مظفر و کامکار باردوی مبارک ملحق گشتند و باجمعهم متوجه الوسهای ایشان شدند و لشکرها بوره (؟) کشیده از آب جو گذشته دبکوتل ابرکهتو برآمد[ه] بسر خاب رسیدند، -
[4] با: امرکیتو (بجای ابرکیتو) ۔ برای قراامان رک به سفرنامهٔ آسیای وسطی از وامبیری (لندن ۱۸۶۴ء) ص ۴۰۳، [5] آ: از راه هلقون باپیش رفتند، اک: از راه هملقون به آمیش رفتند، بب مثل متن، زبده (۲۲۴ ا): ازان جا براه ببلقون درآمدند و باپیش رفتند، - صورت های اعلام اکثر مواضع که درین سطور آمده و می آید از اشتباه خالی نیست [5] با: بکیتوپل، زبده: بکهنوکوتک، [6] زبده برآمدند، - بب: باره باری، بجای باره باری، با: بارهای، اک مثل متن، [7] زبده: فرمودند،

[بر؟] عریان[1] برکش (؟) درکوک پنیه* سراپردهٔ همایون باز کشیدند، امیر خدای داد از امرای کبار آن دیار احرام درگاه شاهزادهٔ ظفرشعار بسته شرف دستبوس یافت و بمزید اعزاز و اکرام و تشریف و انعام مخصوص گشته، شاهزاده جوان بخت رعایت کبر سن او نمود و از رای پیر استکشاف احوال اطراف فرمود[2] و بطرف شیر محمد اغلان روان شد، و در تقوقو سیاهی سپاه یاغی دیدند،

جناب میرزا الغ بیگ پانزدهم جمادی الاخری[3] تعبیهٔ لشکر فرمود*، و در جوانغار[4] امیر ارسلان خواجه ترخان و برادرش[5] امیر محمود و در قبیل[6] امیر ابوک بزرگ مقرر شدند*، و در برانغار[7] امیر لقمان[8] و امیر هر ملک معین گشتند،

---

[1] آ: بعریان برکش درکوک پنه، بب: بعریان سرکش درکوک پنیه: بآ: بعریان سرکش درکوک پته، اک: بعریان توکش درکوک نبیه، زبده: و عربان زرکس درکوک پیشه، [2] زبده +: ادجنان تقریر کرد که شیر محمد اغلان و امرا دران قول کرده (کذا) اند و چنان معلوم شد که بر جنگ اتفاق نموده اند و لشکرها جمع کرده حضرت شهزاده این حالات [دریافت؟] فرموده متوجه شدند چون پیش رسیدند... [بیاض] رسید و خبر آورد که ایشان در کشمس سه (کذا) جمع گشته اند رایات همایون بدان طرف روان شد در.... [بیاض] سیاهی لشکر ایشان دیدند روز پنجشنبه چهاردهم جمادی الاخر روز جمعه پانزدهم تعبیه لشکرهای میمنه و میسره و قلب و جناح از طرفین ترتیب دادند - بآ: جمادی الاخر بجای جمادی الاخری، [3] آ: جمادی الاولی، بب اک: جمادی الاخری [4] زبده (۲۲۴ ب): در دست چپ مقابل میمنه ایشان، در زبده اولا ترتیب جوانغار و برنغار و قول دشمن را درج نموده است و بعدش ترتیب افواج مرزا الغبیک را، [5] زبده: در مقابل برادرش امیر محمد و ابوک بزرگ و سایر امراء جون الغاد [امراء جوانغار] قریب بیست هزار - اک [6] قبیل بجای قبیل، بآ آ بب: قبنل، - بآ: الوک بجای ابوک، اک: بب مثل متن، [7] زبده: دست راست؛ [8] زبده لقمان و بابکر و دهری ملک بار [با؟] دیگر امراء برانغار بیست هزار سوار دیگر حضرت سلطنت شعاری بنفس خود با همان مقدار در قول،

و قولِ لشکرِ مستقرِ[۱] نفس مبارک آمد* ، و قراولِ[۲] قول امیر اسکند رهند و بوقا
و ابراهیم[۳] ایکو تموز[۴] و اییس[۵] قوچین* و خواجه یوسف و مراد قوچین بودند ، و چند
قشون مکمّل[۶] جهت کوناک[۷] معیّن شد که اگر دشمن روی بجائی آورد
و بدد باید آن چند قشون مانند قضای آسمان و بلای ناگهان بسرِ مخالفان
رسند ، و از اطراف در برانغار[۸] پاینده[۹] بوقا و در جوانغار ملک صدر
و در قول شیر محمد اغلان لشکر برآراستند ،

دو لشکر چون بحر اخضر در جوش و خروش آمده متوجه یکدیگر شدند ، از
ابرِ کین برقِ نیزه و صاعقهٔ تیر میجست و در فضای میدان تیغ و سنان
می رُست ، کار از تیر و کمان بتیغ و سنان و دست و گریبان رسید ،
حملهٔ گیراگیر و نعرهٔ هیاهوی بر آمد ، شیر[۱۰] [محمد] اغلان دانست که بضرب
راست[۱۱] کاری نمی شود ، با امرای خود مقرّر کرد که دست راست و دستِ
چپ[۱۲] یکی شده [ه] بیکبار[۱۳] بر یکطرف حمله کرده تیرباران کنند* ، اگر صورتی
روی داد فهو المراد و الّا گریختن را عذری باشد ، برین[۱۴] قرار
جمع آمده* لشکری زیادت از کواکب بروج[۱۵] و فزون از افواج یأجوج

---

[۱] ب : هراول ، آ : سراول ، ک : هراوا ، زبده : قراوُل ، [۲] زبده : ابرهیم بن امیر [۳] ک ، ب :
الکوتمور ، آ ـ ، زبده : الکوتیمور ، [۴] فقط آ ـ ، باقی نسخ : قوچین ، زبده مثل متن [۵] زبده : مرد یکمل ،
[۶] فقط آ (بهر موضع) : کومک ، [۷] زبده : میمنه ،
[۸] آ ، ب ، ک : باینده ، زبده : اینده لوقا ، [۹] فقط ک ـ ،
[۱۰] زبده (۳۲۳ ا) + : دجنگ رویاروئی ، [۱۱] زبده + : دقول ـ ،
[۱۲] زبده (۳۲۳ ب) : باتفاق تیر ریز کرده بر یکدیگر طرف زنند ، [۱۳] زبده : چون برین جمله یک جهت
کالزّل و التمّل جمع گشته ، [۱۴] فقط ک : و بروج ، زبده مثل متن ،

برجوانغار لشکر ظفر شعار جملهٔ حمله کردند[1]، امیر ارسلان خواجه چون کوه ثابت
ایستاده جای خود محافظت نمود و یاغی هرچند سعی کرد او را نتوانست
جنبانید، و میرزا الغ بیگ چون آن صورت مشاهده نمود فرمود که تومانات
هراول و کوناک از پیش صف قول گذشته بجوانغار پیوستند[2]، چون
(ورق ۳۴۵) صفوف لشکر منصور صَفًّا کَأَنَّهُم بُنْیَانٌ مَرْصُوصٌ[3] (۳۴۵ا)
استحکام یافت جناب میرزا الغ بیگ فرمود که سورن انداختند،
غریو کورکه و آواز کرنای[4] بر آمد و از غریدن کوس حربی و نالیدن دمامه[5]
زلزله در کوه[6] افتاد[7] و سپاه ظفر پناه بیکبار حمله کردند*، شیر محمد اغلان بیت

بفرمود تا تیر باران کنند
هوا چون تگرگ بهاران کنند ۱۰

یک فصل[8] تیر اندازی بهادرانه کردند امّا دولت ابد پیوند دشمنان را مجال[9]
نداد* و[10] چون تاب مقاومت نداشتند بر هزیمت غنیمت انگاشتند* بیت

---

[1] زبده +: و تیر از کمان چون ژاله و باران روان گردانید، [2] زبده: پیوندند و برانغار از پس
صف قول گذشته مد دجوانغار باشد و درین صورت چنان واقع شد که جوانغار هراول آن بعضی برانغار
[برانغار] قول بودند و بعضی بجوانغار قول رفتند، [3] قرآن مجید ۶۱ (سورة الصف) : ۴، [4] کذا
در ک فقط، دیگر نسخ و زبده: و نامه (بجای کرنای)، [5] کذا در ک و
اک، بت: کره نای، آ، آبا: کره نای، [6] دیگر نسخ و مطلع +: و ولوله در گروه، ک و زبده –،
[7] مضمون این جمله در زبده خیلی مطول است، و بعدش گفته: لشکر یاغی بهر بهادری و تجلدی که داشتند پیش
آن حملها ساب [ثبات] ننمودند، [8] کذا فقط در ک، باقی نسخ و زبده: دست
(بجای فصل)، [9] زبده (۴۲۴ ب): مجال آن نداد که تیر دیگر در کمان پیوندد،
[10] در زبده: قریباً یک صفحه از احوال میدان جنگ و صورت فرار و هزیمتیان دارد،

درشتاب از پوست بیرون میجهد مانند مار

درهزیمت هرکرا سهم تو باشد در قفا

و[1]علم شاهزادهٔ جهان* الغ بیگ کورگان بحول یزدانی و تائید ربانی ارتفاع یافت و آفتاب [فتح[2] و*] نصرت از مطلع عنایت تافت و لشکر منصور آن روز تا شب غیر زدن و گرفتن و کشتن کاری نداشتند،

و شب[3] هنگام سپاه فلک احتشام در موضع* بای[4] بات و نقوتو[5] [نقوقو؟] جمع آمدند، و فرمان همایون نفاذ یافت که امیر داود و ایلچی بوقا باده هزار سوار در عقب گریختگان روند[6]، و آنجناب رکاب فلک سای بجانب ییلاق یلدوز[7] که بهترین ییلاقهای آن نواحی است و در آن موسم از

۱۰ انواع ریاحین ع

روضهٔ بود از بهشت برین

برسم ایلغار حرکت داد و غنایم بسیار بدست اقتدار لشکر نصرت شعار افتاد، و جناب خسرو فیروز جنگ تیسیر این فتح از نتایج لطف یزدانی و سعادت آسمانی شناخت و رایات ظفر آیات بعزم معاودت برافراخت،

---

۱ زبده (۴۲۵ا): ماه عالم [علم] اقبال شاه وشهریار جهان ـــــــــــ این عبارات را صاحب زبده بسیار طول داده است،

۲ فقط ک ـــ،

۳ زبده (۴۲۵ا): شبانگاه مراجعت نموده درمیان،

۴ آ بب: پای بات، با: بای مات، اک مثل متن، زبده: بای آب،

۵ با: تقوتو، اک: نقوقو، بب مثل متن، زبده: تقوقو (وغالباً همین صوابست)،

۶ زبده: وفرمان فرمود که تا آب ایله بر پیلے [پی] ایشان بروند،

۷ رک به یزدی ۱، ۴۰۴ برای وجه تسمیه یلدوز، بقول یزدی این مقام ده ماهه راه کاروان است از سمرقند،

و موکب همایون از ییلاق یلدوز بموضع قرشی آمد[1]، و در آن موضع
سنگ قاش را [یافتند؟] که پادشاهان قدیم از طرف ختای آورده بودند و حضرت
صاحب قرانی خواست[2] که آن سنگ را بماوراء النهر نقل کند و امیر
جهانشاه را با چند هزار مرد آنجا گذاشت و او از نقل کردن آن عاجز شد،
و حضرت صاحبقران[3] اظهار تأسف میفرمود که چرا آن سنگ را نیاوردند،
میرزا الغ بیگ دو[4] هزار مرد[5] جلد باز داشت تا گردون آن سنگ را
بدار السلطنهٔ سمرقند رسانیدند، و آنجناب بجانب سمرقند باز گشته
نوکران جهت تبلیغ بشارت بدرگاه سلاطین پناه فرستاد، و اوایل
شعبان این خبر سعادت اثر بهراة رسید و دغدغه که از جهت آن سفر
بعید در خاطرها بود مرتفع گردید[6]،

---

[1] زبده (۲۶۳ ب) + : و بموضع قرشی لشکرها که باطراف متفرق گشته بودند جمع آمدند و بعدش بیش از نصف صفحه دارد مضمونش این که شاهزاده بر تیسیر چنین فتح بزرگ "سجدهٔ شکر گزارد و وظایف خضوع و خشوع افزود". لاجرم بیمن این شمایل گزیده "مه آثار لطف و انوار عواطف ایزد سبحانه" "در احوال ملک و ملت پیدا از است"، [2] زبده: فارس که تصحیف است، وامبری در سفرنامهٔ آسیای وسطی Travels in Central Asia (لندن ۱۸۶۴ ص ۲۰۶) ذکر از سنگ سبزی می آرد کوک تاش نام که وی آن را در ارک سمرقند دیده بود در جائی که موسوم بود بتالار تیمور، این سنگیست که طولش ۱۰ قدم (فت است) و عرضش ۴ قدم و ارتفاعش ۱½، مردم می گفتند که این سنگ را از بروسه بسمرقند نقل کردند و تیمور بر وی تخت خود را می نهاد، شاید که این کوک تاش همان سنگ قاش است، [3] زبده: دران وقت که لشکر مغولستان برده بودند آنجا رسیده و خواست، [4] زبده (۲۶۴ ب) + : چون دور تر رفته بود، [5] زبده: باب نقل آن سنگ اهتمام بسیار فرموده کرد و بتجار ترتیب کرد و دو هزار مرد، [6] در حاشیهٔ آ: و میرزا الغ بیک همه عمر باوردن آن سنگ مفاخرت نمود منه رحمه الله، با بت اک این عبارت حاشیه را نداند، درک این حاشیه هست اما در عکس نیامده است بجز اجزای بعض حروف، (زبده ۲۶۴ ا ب)،

تتمهٔ[1] احوال هشتصد و بیست و هشت

در افتتاح این سال میرزا بایسنغر[2] بسعادت و اقبال بعزم قوشلامشی و شکار عزیمت ولایت سیستان فرمود و چند روز بمساعدت بخت فیروز در مملکت نیمروز بنشاط شکار انبساط نمود، و بعزم معاودت عنان سعادت معطوف ساخته[*] هفتم[3] محرم در هراة فرود آمده و زمستان در ملازمت حضرت خاقان سعید در دار السلطنهٔ هراة قشلاق فرمود[4]، و اول بهار حضرت خاقان کامگار عاشر[5] ربیع الآخر برسم جانور پرانیدن متوجه ولایت سرخس شده میرزا بایسنغر عازم جانب طوس و مشهد مقدس[6] معلا[7]* گشت، و خاقان فریدون نشان و پادشاه

۱۰ گردون بارگاه چندگاه در آن دو ولایت جانور پرانیده و یوز و سگ دوانیده و بعیش و خرمی گذرانیده شکارها کردند و صیدها گرفتند و بدولت

(۳۴۵ ب) و سعادت بمستقر سلطنت باز آمدند

و آنحضرت اواخر جمادی الاخری امیر یوسف خواجه بن امیر شیخ علی بهادر را با لشکری بجانب ملک[8] ری فرستاد،

---

[1] زبده: احوال سال، [2] در زبده گفته است که میرزا در اواخر ذی الحجه سال متقدم بعزیمت شکار بجانب سیستان رفته بود "در مفتتح این سال" "بدار السلطنت معاودت فرمود، [3] زبده: در بیست و هفتم محرم الحرام سنه ثمان و عشرین و ثمانمایه نزول فرمود بقایای زمستان در دار السلطنت گذرانید، [4] هفتم را فقط در ک دارد، در باقی نسخ: هفتم — کلمهٔ هرات را د، آ ب ندارد، [5] ک با مثل متن، [6] بظاهر سطور باقی راجع به شکار حضرت خاقان[7] از زبده افتاده است،

[8] آ ب ک — آ: معلا، [9] زبده —،

ودرین سال هشتم ماه شعبان امیر موسی رکمال[1] وفات یافت[2]، واو را در زمان حضرت صاحب قران سوابق نیکو بندگی ثابت بود، ودر نوبت دولت آنحضرت خدمات شایسته بجای آورد، وآنحضرت فرزندان ومتعلقان او را تربیت ونوازش فرمود وراه رسم او را بجانب ایشان رجوع نمود،

ودر اواخر این سال میرزا الغ بیگ که از یورش مغولستان فتح وظفر همعنان معاودت نموده بود عزیمت بملازمت پدر بزرگوار وخاقان روزگار فرمود، وپانزدهم ذی الحجه بشرف دستبوس وکنار وآغوش استسعاد یافت وبدیدار یکدیگر شادمان وخرم شدند قطعه[3]

زهی مبارک ساعت زهی خجسته زمان
که کرد سلطان با خسرو زمان دیدار ۱۰
زمانه را شده با عیش وخرمی الفت
بهار را شده با باغ وبوستان دیدار

وبر سلامتی[4] ذات عدیم المثال شاهزادهٔ بی همال که ازان یورش باز آمده بود شکرها گفته صدقات بمستحقان رسانیدند وچند روز طویها داده شاهزاده متوجه ماوراء النهر گشت*[5] وشاهزاده محمد جوکی را همراه ساخته* بدیست وهفتم ذی الحجه از دار السلطنهٔ هراة عزیمت نمود وبیک هفته

---

[1] ک... دکمال، آ: موسی رکال، ب: موسی کا، با مثل متن، اک: موسی دکمال، زبده۔ بکمال، برای دی رکت بیزدی: ۳۵، ۲، ۲: ۸ ۳۸، ۳، ۱۰، ۲، ۱۰۴، بقول خودی بولاضو ۸۴۸ موسی توگ مال ۷۲ است [2] زبده۔

[3] این قطعه را در زبده ندارد، [4] زبده ۱ / ۴۳۴ ب: چون سفری که حضرت امیرزاده خلد ملکه رفته بودند محل خوف ووهم (و) خطره بود بر سلامتی عدیم المثال نذور (و) اصدقات بمستحقان رسانیدند وطویها خورانیدند بعد ازان متوجه ماوراء النهر گشته [5] زبده۔

بسمرقند رسید،

و[1] از بدائع وقائع این سال همایون فال تدوین کتاب بدیع آیین ظفرنامه است، که خامهٔ لطافت نگار، ظرافت آثار الطف جهان، اشرف ایران، دُرّی برج فطانت، و دُرِّ دُرجِ متانت مولانا شرف الدین علی الیزدی أفاض الله علیه غفرانه، ساخته و پرداخته، و بقلم مشکین رقم نسیم عنبر شمیم بمشام خاص و عام رسانیده، و رفعت سخن از ذروهٔ جوزا گذرانیده بیت

اوّل از بالای کرسی بر زمین آمد سخن

او سخن را باز بالا برد و بر کرسی نشاند

۱۰ و آن کتاب لطافت انتساب در تمام ربع مسکون بقوّت و دولت همایون قبول تمام یافته، و پرتو التفات اکابر عالم بر آن نیّر جهان افروز تافته، جزاه الله تعالی خیراً قطعه

من نمیدانم که این[2] جنس سخن را نام چیست

نی نبوّت میتوانم گفتنش نی ساحری

آنکه پیش لفظ و کلکش باشد[3] آن سحر حلال*

منشیان باشند چون گوساله نزد[4] سامری

ساقیان لجهٔ او چون شراب اندر دهند[5]

هوش گوید گوش را هان[6] ساغری کن ساغری

---

[1] باقی این فصل را در ز بده ندارد، [2] آ: آن

[3] آ: ان دو سحر انکه حلال، [4] آ پیش، [5] اک: دهان،

[6] کذا فقط در ک، باقی نسخ: بین،

و در بسط این سخن هم از منشآت آن ذات مَلک صفات که
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ[1] که در تعریف آن تالیف
و توصیف آن ترصیف فرموده والحق بخامهٔ گوهرنثار [آثارِ][2] ید بیضا نموده
سطری چند بتحریر خواهد پیوست رباعی

هر بوی که از مشک [و][3] قرنفل شنوی
از نکهت آن زلف چو سنبل شنوی
گر نغمهٔ بلبل زپی گل شنوی
گل گفته بود گرچه ز بلبل شنوی

وشرح کلام در آن مقام چنان سرانجام یافته که[4]:
چون قوّت[5] دولت و مزید سعادت اقتضای القاء آثارِ ۱۰
ارجمند و دوام ذکر جمیل و نام بلند[6] میکند[8]، زمرهٔ[9] برگزیده آتَيْنَاهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ[10] که اشرفِ انام اند علیهم الصلوة[11]* والسلام
در خلوتسرای خُلّت این موهبت کرامت منزلت را هنگام دعوت
مسائلت نموده اند و در عقد فوائد مواهب دیگر انتظام نموده که

---

[1] قرآن مجید ۵۵ (سورهٔ الرحمٰن): ۲۴، [2] ک اک ے از روی آ، [3] فقط در ک، [4] این عبارت تا چند صفحهٔ آینده از دیباچهٔ ظفرنامه اخوذ است که در نسخهٔ مطبوعه موجود نیست، اما راقم سطور از روی نسخه که در کتابخانهٔ کلیهٔ پنجاب موجود است در مجلهٔ اورینٹل کالج میگزین در اگست ۱۹۳۹ء شائع کرده، عبارت متن در چند مواضع دیباچه یافته میشود اما بدون ترتیب متن، معلوم نیست که مصنف مطلع این عبارات را ترتیب نو داده و یا نسخهٔ کلیهٔ مختلف است از نسخه که صاحب مطلع داشت، متن را با نسخهٔ کلیه مقابله کرده بعضی اختلافات مفیده را درج ذیل نموده شد (علامت نسخهٔ کلیه: یا)؛ [5] یا (درق ۱۵ا): غلوای قوت، [6] یا: تخلیده، [7] ک: بلبل، تصحیح از روی نسخ دیگر مطلع؛ [8] یا: چنانچه ایمانی رفت و باقی عبارات را تا توسل جسته اند و توصل نموده (ص ۵۵۶ س) در یا ندارد البته مضمونش را فی الجمله در ۳ب دارد؛ [9] ک: و زمرهٔ، تصحیح قیاسی است؛ [10] قرآن مجید ۶ (سورهٔ الانعام): ۸۹ - در ک و اتیناهم الخ دارد که درست نیست؛ [11] فقط در ک،

رَبِّ[1] هَبْ لِی حُکْماً وَ اَلْحِقْنِی بِالصّالِحِینَ وَ اجْعَلْ لِی لِسانَ
صِدْقٍ فِی الْآخِرِینَ، و ارباب علوّ همت که (ورق ۳۴۶ ا) صحیفهٔ
همت الشان برقم اِنَّ اللّهَ یُحِبُّ عَوالِیَ الْهِمَمِ[2] مرقوم شده همواره
در ادّخار ذکر جمیل و انتشار نام نیک جهد مستطیع مبذول داشته
اند و سعی بلیغ فرموده و بهر قرن و زمان و عهد و اوان در
ابقاء[3] رسوم ستوده و ادامت آثار محموده با نوارع وسایل
و اصناف اسباب و ذرایع توسّل جسته اند و توصّل نموده،
و[4] بی شبه معلوم است که احوال و اوضاعی که بتمادی روزگار
در هر بلاد و دیار وقوع یابد بتحقیق قصّهٔ[5] قصّه[6] از آن بر سبیل
تفصیل از دست کوشش و سعی جمیل کسی که قادر نباشد ۱۰
باحضار مردم آن بلاد و دیار و ارسال کتب باطراف و اقطار
از برای استعلام و استخبار بر نیاید، و لهذا تواریخ دول ماضیه
که بنظم و نثر[7] عربی و فارسی در سلک ضبط و تدوین[8] کشیده اند
بغیر از واقعهٔ چند و بعضی احوال بر سبیل اجمال از آن مستفاد
نمی شود، و چون دولت حضرت صاحبقران و فرزندان
عالیشان بکمال اختتام رسید و بمنقبت آن مزیّت انجامید

۱ قرآن مجید ۲۶ (سورهٔ الشعراء)، ۸۳ و ۸۴؛ ۲ ک: الهمم؛ ۳ ک: ابقاو؛

۴ ازینجا تا «چون کرم شب‌تاب» در آن ماه را ص ۵۵۷ س ۲ مطابق است به آ ورق ۳۴۵ ا س ۵ ا بعد؛ ۵ فقط
ک: قصهٔ قصهٔ، تصحیح از روی نسخ دیگر، آ: قصه؛ ۶ آ (۵ ا): که حکایات آنرا جمعی از فضلا ماده اظهار فضل و ذریعه
تحصیل اغراض خویش ساخته اند و نظم و نثر؛ ۷ ک: تدوین؛ ۸ آ (۵ ب): چند متفرق؛ ۹ آ: بختم انجامیده نسبت
بدیگر دول — ۱۰ آ ب ت ک: ختمی (بجای اختتام) آ: بختم؛ ۱۱ ک: انجامید، آ: مثل متن؛

نسبت بدولتهای دیگر[1] نداشت بیت

چه نسبت بکوه گران کاه را نه چون کرم شب تاب وان ماه را[2]

و[3] از خصائص[4] پیغمبر آخر الزمان که افضل و اکمل اولین و آخرین[3]

بوده علی ما قال الله تعالی[4] مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پس در امت

رفیع منزلتش که منشور قدر ایشان بتوقیع معلای[5] كُنْتُمْ خَيْرَ

اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ موشح و محلّی[6] ست از منقبت از جمند ختم

البته بهره باشد[7] بیت

چو در سنبل چرد آهوی تاتار نسیمش بوی مشک آرد ببازار

و بر بزرگان[8] پوشیده نماند که کمال[9] ختم[*] آن تواند بود که هر چه از

قبیل فضایل و کمالات[10] باشد[*] یکی[11] از امت[12] آن را بغایت

کمال و نهایت تمامی رساند چنانچه مثل آن پیش ازان از

دست قدرت کسی[13]] بر نیامده باشد و بعد ازان هم بآن نتواند رسید،

وچون از جلایل[14] احوال و عظام[15] امور [که ــ یا] نظام عالم

---

[1] بعد این در یا عبارتیست که در ص ۵۵۹ س ۲ آمده است "یعنی تائید آسمانی از سابقهٔ عنایت الخ" و عبارت متن (واز خصائص الخ) در یا بر ورق ۳۸ ب س ۶ آمده است، [2] یا (۳۸ الف س ۶): ومقرراست که از خصائص، [3] یا: آخرینست مزیت ختم بود کما قال الله رب العالمین و اعلم القائلین، [4] قرآن مجید ۳۳ (سورهٔ الاحزاب) ۴۰، [5] قرآن مجید ۳ (سورهٔ آل عمران): ۱۰۶، [6] ک: محلا، [7] یا: برباشد، [8] یا: زیرکان، ــ [9] یا: امت را بهره از ختم، [10] یا: مرا یا [مزایا] محسوب افتد، [11] فقط ک ــــ، از روی آن نسخ دیگر و یا ثبت شد، [12] یا: ایشان [13] یا: دیگری، [14] ک آ: جلایل، یا آ ب اک ــ مثل متن، [15] یا: عظایم،

۱۰

وانتظامِ مصالحِ بنی آدم بی آن ممکن نیست خلافتِ صوریست که سلطنت عبارت ازانست هرآینه باید که آن منقبتِ ارجمند درین امّت سعادتمند بآمدِ اقصی[۱] وغایتِ[۲] قصوی ختم رسد،

و[۳]چون تائیدِ آسمانی[۴] داعیهٔ[۵] کشورکشائی وگیتی ستانی در خاطرِ خطیرِ سلطان[۶] [جهانگیر] جهانبان خاقانِ[۷] اعظم[۸] بدیع الشان قطب الدّنیا والدّین[۹] ابوالمظفر امیر تیمور کورگان انار اللّٰه برهانه، انداخت و[۱۰] درسال هفتصد وهفتاد ویک[۱۱] ازعونِ الهی بسریرِ خلافتِ پادشاهی برآمد و بطریقی که تحقیق کرده[۱۲] بتقریر و تحریر شرح پذیر شد[۱۳]

---

[۱] یا: ـ، [۲] یا: لاجرم چون این ملت بیضا که ختم از خصایص ومزایای اوست، درجدود [حدود ؟] قران وسطی ماهی که دربرج عقرب واقع شده بود ظهور یافت چنانچه منجمان اسلا[م ..... بیاض .....] آن صناعت ..... [بیاض] ... بوده اند متفق الکلمه براند بعد از دوری کامل که قرانات مثلثهٔ آبی وآتشی وخاکی بالتمام بگذشت وبانتهای قرانات مثلثهٔ هوایی قران مسترقه دربرج عقرب وقوع یافت ونوبت حکم باز بقران وسطی ماهی رسید. درخط دلکش کش که دربعضی مواضعش ماه نخشب از حضیض چاه میتا بد آفتاب دولت صاحب قران آخر زمان از اوج جاه او طلوع نهاد (۵ ۱) چه تایید آسمانی ـ برای طالع امیر تیمورک بر یزدی ۱: ۱۲-۱۳،

[۳] ک: وداعیه (تصحیح قیاسی است)، [۴] فقط ک ـ، از روی آ و نسخ دیگر و یا ثبت شد، [۵] یا: وخاقان اعظم اعدل، [۶] ک: الدنیای، یا: المؤید من عند اللّٰه المهیمن الدیّان قطب الحق والدنیای والدین [۷] در یا: وآن مؤید دیندار معدلت شعار بعون عنایت پروردگار روی همت عالی نهمت بکار آورد وچون تاریخ هجری که مبدأش غرهٔ ظهور ملت ایمن از نسخ خاتمت علیه افضل الصلوة واکمل التحیات بسالی رسید که نخستین از جملهٔ مقطعات حروف منزلهٔ فرقانی با اول حرف از موصلات چنانکه مجموع چهار رکن رکین بشود دلالت میکند بران. یعنی سال هفت صد وهفتاد ویکم،

[۸] یا: آن (بجای کرده) [۹] یا: خواهد گشت،

مُعظَمِ معمورهٔ رُبعِ مسکون باندک زمانی در قبضهٔ[1] تسخیر و تصرّف آورد و[2] شغلِ عظیم* سلطنت و جهانداری را بمرتبهٔ رسانید که هر که بر[3] مضمونِ این کتابِ بدیع انتساب* مشتمل بر بیان و[4] وقع اطلاع یابد[5] و از اخبار و آثارِ پادشاهان گذشته برخبر باشد (به - یا) یقین داند که از اعاظمِ سلاطینِ[6] سابق کسی را مثل آن دست نداده و نه قریبِ آن دست دهد، لاجرم* تاییدِ[7] آسمانی از سابقهٔ عنایتِ صمدانی مقتضی آن شد که حضرت پادشاهِ خورشید رای سپهر اقتدار بیت

آن زبدهٔ فذلک و محصُول[9] هشت و چار*
آن[10] بیش از آفرینش و کم ز آفریدگار

مغیث[11] الحق والدّنیا* والدین ابوالفتح میرزا[12] ابراهیم سلطان خلّد[13] الله سبحانهٔ [سلطانهٔ]* ۱۰

۱- یا: حیطهٔ، ۲- یا: و بانواع عدل و احسان آراسته شغل عظیم، ۳- یا: از تضاعیف این کتاب، ۴- فقط یا: وقایع، ۵- یا: یا بد بران، ۶- یا: و اساطین ملوک و سلاطین، ۷- بظاهر از یا این عبارت افتاده است ، آنچه او دارد این است : که این دولت ثابت ارکان [د] رضمان حفظ و تایید مهیمن رحیم رحمان تا انقراض جهان از طریان زوال و نقصان مصون و محروس ماند الراجی من الکریم لا یخیب انه سمیع و مجیب ، ۸- چنانکه بر ص ، ۵۵ ح ۱ مذکور است این عبارت در یا مسلسل است به بیتی که بران صفحه وارد است سه چه نسبت بلجوه کران الخ ۹- یا ب: محصول و هفت و چار (الف ایا ده ب س م)؛ محصول هفت و چار، ۱۰- یا: وان، ۱۱- یا :

مفتخر سرکرمهٔ و اتخذ الله ابراهیم خلیلاً بی شایبهٔ صنعت در یا سجل مجلد جلالهٔ سودای و تلک

حجتنا آتیناها ابراهیم علی قومه نرفع درجات من نشاء السلطان بن السلطان بن السلطان مغیث الحق والدنیا ـــ ک : الدنیای (بجای الدنیا) ، ۱۲- یا ـــ ،

۱۳- یا: سبحانه فی مراضیه ملکه و سلطانه ، آ: ملکه و سبحانه؛ ب: سلطانه ،

بنفسِ[۱] مبارک* متصدّیِ ضبط و تبیینِ احوال و آثارِ این
دولت [پایدار] گشت و سایۀ[۳] التفات* در دار الملک
شیراز بر آن مهمّ شریف انداخت | چنانچه (۲۴۶ ب)
صُنّفَ فی شیراز بزبانِ رازاِزان تاریخ بازمیگوید،[۴] و داستان
[۸۲۸ھ فقط آ]
داستانِ جلیل و دقیق تفتیش* و تحقیق فرموده بنوعی ترتیب داد
و هر قضیّه در محلّ خویش ایرادافتاد که تأمّل دران از مؤیّدات
سخنی[۵] است که دُر باب وصول این دولت* بمرتبۀ ختم سبق
ذکر یافته ما چه وقایع متعدّد و اوضاعِ مختلف که در یک زمان
هریک در مملکتی واقع شده همه راجای خود بتفصیل شرح دادن[۶]

---

۱ یا: که بتوفیق الٰهی خلعت منقبت سلطنت و پادشاهی را بطراز فضایل نفسانی و جلایل ملکات ملکی ذخایر انسانی از فرط شهومت و وفور دانش و کمال آگاهی محلی و معلا داشته و منشور خلافت [خلافتین ؟] صوری و معنی و ریاستن [ریاستین] ملکی و ملی را بتوقیع تأثر تیغ آبدار صاعقه کردار و طغرای مفاخر کلک گوهر بار لطائف نگار آراسته و نگاشته چه بے هیچ تکلف و تصلف نظم

تیغ رستم چه [چو] کشد تیغ بلرزد بر خویش ... کلک یاقوت زنتر م قلمش سر در پیش

سخن از خامۀ و تیغش نتوانم که شود ... زان زبان ... بنش ... زین گر زسر تا پا ریش

بنفس مبارک، ۲ فقط ک ــ، از روی آدنسخ دیگر مطلع و یا نوشته شد، ۳ یا: و فی سنة تاریخها زاد خیرها[۸۲۸] که دران سال باز قرآن علویین [علویین ؟]. بود در برج عقرب سایۀ التفات ــ در یزدی ۱: ۱، بعد طالع ابراهیم سلطان را مصلحة باختصار آورده است، ۴ یا: و، ۵ یا: بطریقی که کیفیت آن بعد ازین بشرح و بسط بازنموده خواهد شد داستان بجلیلِ[ق] تفتیش ــ ک: دستان (بجای داستان ثانی) م آ ــ، ۶ یا: تصدیق سخن، ۷ یا: باب وصول این دولت ابد پیوند، ۸ فقط ک: دادند، یا (۶ و): داده،

بروجهی که هر قصهٔ ازان[1] که اندیشه بران گمارند از مبدأ تا مقطع بترتیب
معلوم شود[2]، هیچ فاضل بارع در هیچ تاریخ رعایت امثال این دقایق
التزام[3] نکرده، و در تفصیل و تکمیل هر[4] قصه[*] و درستی[5] و راستی[*] بمثل
این و نزدیک باین اتیان[6] ننموده، وچون نسخه بنظر اذکیا و دانشوران
که نسخها[7] دیده باشند در آید[8]* رواج این سخن بمبالغه محتاج نیست[9]،
واین تالیف منیف در اثنای مجالس عالیه که خاطر خطیر بسوانح مصالح
ملک و ملت[10] التفات می فرمود از املای شریف قلمی شد، چنانچه
در نسبت وضع این مؤلف بآنحضرت اصلا هیچ مداهنه نیست
ومحرر این بیاض در [تر][11] شیح این ریاض بغیر از تنقیح و تهذیب
عبارت و تصدیر بعضی[12] داستانها به تشبیبی که در اصل تاریخ مدخلی ۱۰
ندارد[13] [مدخلی ندارد]، و این سخنان از برای بیان واقع و تنبیه
و[14] چگونگی حال کتاب نوشته شد، نه بقصد محمدت و ستایش

---

۱ فقط آ، ۲ یا: گردد بی آنکه قصه در دو محل مکرر شده باشد مگر از برای فایده مجدد که در آنجا کما حقه روشن شود و در موضع سابق نیز ضروری الذکر بود، ۳ فقط ک: الزام، یا مثل متن، ۴ فقط ک: قصهٔ قضیه، یا مثل متن، ۵ یا: راستی آن، ۶ ک: بیان، آ یا مثل متن، با ب: ایتان، اک: ابتان. ۷ یا: دیگر نسخه، ۸ با: خواهد رسید، ۹ بعدش یا +:

یا جانب تبریز رو وز شمس دین محفوظ شو	یا از زبان صادقان از صدق بنما یاوری

۱۰ یا +: بتخصیص عنایت ملهوفان وانجاح جوانح [حوائج] سایلان، ۱۱ ک: شیح، آ یا: ترشیح، اک با: ترشیح، ۱۲ یا: بعضی از، ۱۳ ک با اک آ یا —، از روی بب نوشته شد، ۱۴ یا: بر،

چه امثالِ اینها را در جنبِ کمالاتِ آن مَلِکِ مَلَکی صفات[1] وقعی چندان نباشد[2] ع

"بماهتاب چه حاجت شبِ تجلّی را"

والحق نسبتِ تالیفِ آن کتاب بدیع انتساب بآن شاهزادهٔ عالیجناب از کمالِ انصافِ آن قدوهٔ اشراف است ع

"انصاف میدهم که چو او منصفی نبود"

وقایع سنه تسع وعشرین

عمارتِ مزارِ گازرگاه

هر سعادتمندی که بنورِ عنایتِ ازلی و فروغ هدایت لم یزلی در مجمع الأرواح تعارف و آشنائی یافته و عنانِ ارادت بطریقِ سعادت تافته 10 هرآینه میلِ زیارتِ اهل الله نماید، و در رونق و رواج و عماراتِ مزاراتِ اربابِ انتباه سعی بلیغ مبذول فرماید، و از روحانیتِ اکابر استمداد همّت شعارِ روزگارِ خود سازد، و بمیامنِ آن سر ارتفاع بمعارج استعلا برافرازد بیت

کسی کاستعانت بدرویش بُرد

اگر بر فریدون زد از پیش بُرد

---

[1] یا: ملکات، [2] یا+: واز قبیل حسنات الابرار سیآت المقربین محسوب افتد، ب بعدش+: که نور آفتاب از مدح ذره دارد استغنا،

لاجرم از مواهب بخت فیروز هر روز انوارِ سعادت آثار بر وجنات احوال واضح گردد و هر ساعت آیتِ عنایت بر صفحاتِ کاینات لایح باشد، بنا بر آن حضرت خاقان سعید در محرّم این سالِ همایون فال[1] بنیادِ عمارتِ مزارِ مورد الانوار آفتابِ آسمان ولایت، قطبِ سپهر هدایت، مطلعِ انوارِ غیب، مشرقِ اسرار لاریب، واقفِ سرایرِ لاهوت، کاشفِ ضمایرِ ملک و ملکوت، مقبولِ بارگاهِ حضرتِ باری، قطبِ وقت، خواجه عبدالله انصاری قدّس الله تعالی روحه وکثّر بین الصدّیقین فتوحه فرمود،

وطرحِ آن عمارتِ[2] عالی رتبت و وضعِ آن اساسِ بدیع منزلت چنان واقع است که در پیشگاه که در جانبِ شرق باشد صُفّهٔ ایوان عالی رو بجانبِ[3] مزارِ بزرگوار در غایتِ رفعت و کمالِ لطافت ساخته، و در دو طرف آن صُفّه صُفها[4]، و بر بالای آن صفهای[5] دیگر، و خانهای زیر و بالا در بلندی نزدیک بایوان، و در میانِ آن صفهٔ عالی[6] و در دورق ۳۴۷) جانبِ شمال صُفّها و خانها، و در میانِ جانب شمال صُفّهٔ بزرگ و همچنین در جانبِ جنوب [[7] خانها] و در میان آن صفهٔ عالی،

(۳۴۷ر) ۱۰

---

[1] آ ب: بدولت و اقبال، — درین سال عمارتِ مزار بنیاد شده، و در سال آینده (۸۳۰ھ) اتمام یافت، رک بر ص ۵۹۷، [2] رک برای تذکره احوال این عمارت در Caravan journeys از فیریر (Ferrier) لندن ۱۸۵۶ھ ص ۱۷۷، و وامبیری ص ۲۸۴، [3] فقط آ: بمزار، [4] آ: صفه چها، بب: صفها، اک، صفها، با: صفها، [5] آ: صفهاء، بب: صفهاء، با: صفهای، اک: صفها، [6] ک: خانها، [7] ک —، از روی آ و نسخ دیگر،

و در جانب مغرب که فتح باب سعادت ست صُفّهٔ عالی، رو بطرف[1] مزار فایض الانوار، و در میان آن راهگذار[2]، و در دو جانب دهلیز که شمال و جنوب است دو جماعت خانه در غایت لطافت[3] ترتیب داده بیرون مزار بزرگوار در[4] طرف مغرب کرسی رفیع بسته وایوان همعنان آسمان ارتفاع یافته. **بیت**

فروغ طلعت خورشید و چرخ زنگاری
نمونه ایست زایوان قطب انصاری
چون بنگری طرف چرخ در بروج و نجوم
بعینه مگر آن بقعه ایست[5] پنداری

۱۰ مجموع آن عمارات عالی بعدازان که بسنگ و آجُر در غایت لطافت ساخته بکاشی و زرحل و لاجورد زینت یافته، و خطها و شکلهای مُعقلی[6] و کوفی [[7] و فارسی] بسیار بتکلّف در اطراف و جوانب پرداخته اند، و حضرت خاقان سعید املاک و اسباب از وجوه شایسته بر آن مزار مکرّم[8] وقف فرمود، و مدّة الحیٰوة الّا ماشاء الله تعالی هر پنجشنبه که در اوایل ماه واقع تواند بود و زیارت و ملازمت آن روضهٔ منوّر نمود، رجاء واثقست که همچنانکه در دنیا سبب مزید دولت بود در سرای[9] آخرت در درجات مغفرت و طبقات مرحمت خواهد افزود ع

بود دلیل سعادت محبّت آن قوم

---

[1] آ: بمزار،   [2] ک، راهگذر، آ مثل متن،   [3] ا ک: تکلف،
[4] فقط ک: دو،   [5] آ: است،   [6] ک: معقلی،   [7] از روی آ و نسخ دیگر،
[8] آ: متبرک،   [9] با ___،

و در[1] این سال[2]* حضرت خاقان سعید زمستان در دار السلطنهٔ هراة قشلاق فرمود و چون لشکر سرما روی بانهزام آورد و سپاه بهار استیلا یافت بیت[2] المنّة للّه که هوای خوش نوروز

باز آمد و از جور زمستان برهیدیم*

رایات همایون دو[3]م ربیع الثانی[4] در عین اقبال و کامرانی عزم جانور پرانیدن فرمود و رکاب عالی بجانب ولایت سرخس معاودت فرمود و در راه سرما و برف بنوعی قوی شد که زبان قلم تحریر از شرح و تقریر آن عاجز است، و بنان بیان از ادای آن متجاوز، و چون موکب ظفر نشان بسرخس رسید و اطراف آن ولایت بیمن مقدم پادشاه عالمپناه مشرّف گردید چند روز در اطراف و نواحی جانور پرانیده شکار فرمود، ۱۰ و از انجا بزیارت مهد مبارکه عزیمت نمود و از روحانیت سلطان طریقت صاحب السّیر والطّیر [شیخ] ابوسعید بن ابوالخیر قدّس سرّهما مدد خواسته ع

اعلام معاودت برافراخت*
ع[5]		و به ییلاق بادغیس آمد،

---

[1] زبده : این سال هم،		[2] در زبده ندارد و بجایش دو بیت دیگر دارد،

[3] فقط ک : در تصحیح از روی آ و نسخ دیگر،		[4] زبده (۲۸۰ ل) : برصوب سرخس بر عزیمت جانور پرانیدن حرکت فرمود در راه برف و سرمای عظیم شد روز چهارم بسرخس رسید ند چند روز در ان نواحی جانور پرانیده و شکار کردند — آ ک : سرخس (بجای ولایت سرخس)، — ک : و چند روز (بجای چند روز) — کلمهٔ «شیخ» را فقط در ک ندارد،

[5] این علامت مصراع فقط در ک دارد، زبده : بعد ازان به ییلاق بادغیس در آمدند،

و میرزا بایسنغر فصلِ[1] خزان* بجانب ولایت سیستان رفته بود
و چند روز در اطرافِ مملکتِ نیمروز نشاطِ شکار فرمود* و بدولت و سعادت
باز[2] فرود آمد* و زمستان در باغِ سفید بعشرت گذرانید و اوّلِ[3] بهار*
عازمِ ولایت طوس و مشهد مقدّس[4] منوّر معلا[5]* شد و چندگاه در
مرغزارِ رادکان و نواحی آن جانور پرانید، و صحرا و هوا را از وحوش و طیور
خالی گردانید، و رایت مراجعت برافراخت* و[6] عاشر جمادی الاخری
دار السلطنهٔ هراة را بیمن نزولِ همایون مشرّف ساخت، و بعد از چند
روز عزیمتِ اردوی اعلا نموده در ییلاق بادغیس بدولتِ ملازمتِ
حضرتِ اعلا استسعاد یافت، و میرزا محمد جوکی که ملازمِ برادرِ رعیّت پرور
۱۰ میرزا الغ بیگ بسمرقند رفته بود مراجعت نمود، و آخر جمادی الاخری
بدار السلطنهٔ هراة رسید و جناب بایسنغری از ییلاق بادغیس بازگشته
غرّهٔ رجب بمستقر[7] دولت آمد، و حضرت خاقان سعید منتصف رجب

---

[1] زبده: در سیم محرم الحرام سنه تسع وعشرین وثمانمایه که هنوز فصل خریف بود بعزیمت شکار بجانب سیستان روانه شد، [2] فقط در ک، دیگر نسخ: باز آمده، [3] زبده: چون فصل بهار نزدیک رسید و نسیم هوا اعتدال بذیرفت بیت

پر از غلغل رعد شد کوهسار — زمین شد پر از رنگ و بوئ نگار

[4] فقط در ک، [5] زبده (۴۲۸ ب): هر او زمین آن دیار بکر دمراکب مکلّل و محلّی گردانید بعد از چند روز که در مرغزار زادکان (کذا) و نواحی ان بعیش و عشرت گذرانید عزیمت معاودت بدار السّلطنت فرموده آمد، [6] زبده: و بعد از ان دوازده روز عزیمت اردوی اعلی فرموده ییلاق رفت و حضرت شاهزاده جهانیان بالستغر (کذا) بهادر خان خلد الله تعالی ملکه و سلطانه در غرّهٔ رجب المرجّب بدار السّلطنت معاودت فرموده بعد از ان حضرت سلطنت شعایی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه رسید بباغ زاغان نزول فرمود — [7] آ و نسخ دیگر: بمستقر سلطنت (بجای بمستقر دولت) — آ: نزول جلال فرمود (بجای نزول اجلال فرمود)، با آ ک مثل متن،

(۳۴۷ب) در باغ زاغان نزول | اجلال فرمود*،

واز جملهٔ وقایع[۱] این سال* وفات امیر مرحوم[۲] غیاث الدین* شاهملک بود که ازین وحشت آبادِ ملال برحمت آبادِ آخرت انتقال نمود، امیرِ کبیر و[۳] صایب تدبیر* بود و در زمانِ حضرت صاحبقران بخدماتِ شایسته موچه[۴] ومنصبِ عالی یافت* وچون آنحضرت در ناصیهٔ او آثارِ دولت ونجاح وانوارِ سعادت وفلاح مشاهده فرمود میلِ تربیتِ او نمود و[۵] مبدأ[۶] عنایت دربارهٔ او با آنکه هنوز در عنفوانِ شباب بود چنان بود که آنحضرت روزی اورا در خلوتِ خاص طلب نمود وفرمود که امراء خون[۷] فلان پادشاه را درخواست کرده اند ومن سخن ایشان نشنوده[۸] ام وباز بعرض خواهند رسانید ومن منع خواهم کرد، ۱۰ باید که چون من سخن ایشان نشنوم تو دلیرانه زانو زده درخواست کنی ومن تراهی[۹] خواهم زد، برخیزی وپس روی، وباز چون سخن درمیان آید نترسی وپیش آئی وزانو زنی، وچون امیر شاه ملک چند نوبت زانو زد[۱۰] آنحضرت فرمود که این سخن که امراء بمن گفته اند نشنوده ام اگر حالا سخن این کودک نشنوم دل شکسته شود ودرمیانِ

---

۱ زبده: وتاریخ ونوائی که درین سال واقع شد، ۲ زبده: مرحوم مغفور،

۳ فقط با: وصاحب دولت وصاحب تدبیر، زبده، باراى وتدبیر،

۴ زبده: خدمت بسیار کرده بود موجه عالی یافته، — ک: متوجه (بجای موچه)،

۵ ازینجا تا «سیورغال او استمرار داشت» (ص ۵۶۸ س ۶) جملهٔ عبارت را در زبده ندارد،

۶ ک: مبداء، ۷ فقط ب: جون، ۸ آ: نشنیده،

۹ با: بکی، ۱۰ فقط ک: زده،

همسران شرمنده گردد، التماس وی درخواست او را قبول فرمود، و باین نوع روز بروز او را تربیت می نمود تا باعلی مدارجِ امارت رسید بیت

بدین امیدهای شاخ در شاخ　　　کرمهای تو ما را کرد گستاخ

و عنایتِ آنحضرت در بارهٔ او بمثابهٔ بود که قولی فرمود که هر مملکت که فتح شود ده یک[1] او اختیار کند سیورغال او باشد، و مدة الحیوة سیورغال[2] او استمرار داشت، و[3] بسی بقاع خیر از مدارس و خوانق و[4] مساجد و اربطه[*] و حوضها در ممالک محروسه یادگار گذاشت و[5] املاکِ خوب[*] و مستغلاتِ مرغوب وقف[6] فرمود، بتخصیص در مشهد مقدس که حالا مرقدش آنجاست تقبّل الله تعالی مِنهُ، و حضرت خاقان سعید را بحال او نوعی[7] اهتمام بود که ولایتِ خوارزم را در بستهٔ سیورغال او فرمود، و او در آن ملک حسن معاش بجایی رسانید که سرکشانِ آفاق و گردن فرازانِ ولایاتِ اوزبک و اطرافِ دشتِ قبچاق[8] را ایل و منقاد گردانید، و[9] حضرت خاقان سعید در ولایت سرخس شنید که امیر مرحوم شبِ دوشنبه یازدهم ربیع الاول بجوارِ رحمتِ حق پیوست[*]، آنحضرت از[10] جهت قدمتِ او[*] نیک تنگدل شد و ملول و محزون گشت امّا چون

---

[1] آ و دیگر نسخ: سیورغالات، با: بسیورغال، [2] زبده، در مجموع ممالک محروسه عمارات عالی از بقاع خیر، [3] زبده: و رابطه، [4] زبده: دیهها، [5] زبده: بران وقف،

[6] زبده (۴۲۹ ل): اهتمام تمام بود و حکومت خوارزم و آن نواحی که از ثغور اسلام مملکتی وسیع است بدو باز گذاشته و او دران ممالک معاش بقاعده کرد و ضبط و سیاست تمام نمود، و کسانی را که بلاصق [ملاصق؟] و ملاحق بودند در فرمان آورد،— [7] آ: قفجاق (بجای قبچاق) ب: قفجاق، ک: قبجاق، [8] زبده: بوقتی که حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه جانب سرخس رفته خبر واقعه او رسانیدند، [9] زبده: ازان خبر،

عنانِ آجال در قبضهٔ تقدیر ذو الجلال است و زمام اعمار در دستِ تسخیر پروردگار بیت

دردستِ ما چو نیست عنانِ ارادتی
بگذاشتیم تا کرم او چه می کند

نه تأسف نافع است و نه تلهف مفید[1] یَفعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ[2] خاتون[3] و فرزندش ابراهیم سلطان لباسهای سیاه پوشیده ع نعش او را بمشهد آوردند*

و[4] در جوارِ حضرتِ امام علیه الصلوة والسلام در مقبرهٔ که ساخته بود مدفون شد*، و آنحضرت حکومت[5] خوارزم را که سیورغال امیرشاه ملک بود بفرزند او ابراهیم سلطان عنایت فرمود*، و مولانای[6] اعظم شهاب الدین عبدالرحمن لسّان که از معتبران حضرت خاقان سعید بود*

---

[1] قرآن مجید ۱۴ (سورة ابراهیم): ۲۲، [2] قرآن مجید ۵ (المائدة ۵): ۱ (ان الله یحکم ما یرید)

[3] زبده: خاتون او خانداقا و فرزندش ابراهیم سلطان با نوکران و متعلقان و مجموع لباسهای سیاه پوشیده با تابوت او از خوارزم روان گشته بمشهد مقدس رسانیدند - در ک فرزند (بجای فرزندش) آ مثل متن، [4] زبده: و آنجا بدفن ساختند، - علیه الصلوة الخ تا در ک بالای سطر نوشته است، آ -، [5] زبده: منصب (و) حکومت آن دیار با لشکری که [زیر - ظ] فرمان امیر مرحوم بودند خلق (کذا - بخاتون؟) و ابرهیم سلطان ارزانی فرموده ایشان را اجازت [مراجعت داده از - ظ] تعزیت بیرون آورده بجانب خوارزم روانه گردانید، [6] زبده (۴۲۹ ب): مولانا شهاب الملة والدین عبدالرحمن بن مولانا عبدالله بن مولانا لسان مد ظلهم وطاب ثراهما، - لسان را در ک ندارد، ب، پسان، آ مثل متن، - برای شرح احوال وی رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۲۰ که وفاتش ۸۴۸ه واقع شده برای والدش "مولانا عبدالله لسان" رک به یزدی ۱: ۱۵۷،

10

در تاریخ واقعهٔ امیر مرحوم چند بیت فرموده بود ثبت افتاد قطعه[۱]

ای دلِ خسته چه حالست که انجم یکسر
همه در گریه و زارند درین هفت اورنگ

دامن چرخ چرا شد چو دل من پُر خون
چهرهٔ ماه[۲] چرا گشت چنین پُر آژنگ

مگر[۳] آمد خبر تعزیت میر کبیر*
آنکه در جنگ بجنگش چو گوزن[۴] بود پلنگ* (ورق ۳۴۸) (۳۴۸ ر)

شه ملک میر جوان بخت جهان بخش که بود
پیش جودش گهر و لعل چو سجاده و سنگ[۵]

رحمة الله علیه آمده* تاریخ وفات[۶] ۱۰
۸۲۹
باد در روضه مصاحب همه با شاهد شنگ[۷]

---

۱ زبده: نظم، ۲ فقط در گ، آ و دیگر نسخ و زبده: مهر (بجای ماه) ۳ زبده: اجز [خبر] تعزیت میر [کبیر] آمده است، ۴ زبده: گوزن [گوز] یوز و پلنگ، ۵ بعدش در زبده شش بیت زاید دارد که درج ذیل است:

دست او بود گهرباش بهنگام عطا — تیغ او بود جهانسوز بهنگامهٔ جنگ
نعل شبرنگ وی از غایت عزت بودی — تاج بر فرق بلند فلک آئینه رنگ
رفت ازین عالم غدار سوی باغ بهشت — خیمه بر جنت اعلا زد ازین منزل تنگ
جامهٔ چرخ کبود ست دم زعفر شده مهر — تیر بفکند قلم، زهره شکست از غم چنگ
پشت گردون شده خم در غم او نیست عجب — چهرهٔ روشن مه بین زعزایش بر زنگ
رفت دریازدهم [ماه] ربیع الاول — هشتصد و بیست (و) نه بود که کرد او آهنگ

۶ زبده: رحمة الله علیه اش شده، ۷ گ: شاهد و شنگ، ب اک مثل متن زبده: سرخ شنگ،

دیگر از وقایع این سال، مرتضای اعظم، المستغنی عن الاطناب فی الالقاب، امیر سید رضی الدین[1] [رضا][2] کیا که بادشاه ولایت گیلان بود و باوجود شواغل سلطنت مشاغل علم و حکمت بر ضمیر منیر او نافته[3] و در سلطنت و پادشاهی عمر دراز[4] یافته، و[5] تمام اموال سال بسال در وجار باب فضل و کمال مصروف[6] داشته و در جهان فانی نام نیک باقی گذاشته و همه عمر بموجب فرموده «یا صفراء[7] و یا بیضاء غری غیری» عمل نموده، و مدت حیوة دست کریم بمس زر و سیم نیالوده در روز نوروز عالم کهن را وداع کرد بیت

اگر سال گردد فزون از هزار
همین است روز و همین است کار،[8]

---

[1] زبده — برای نسب نامهٔ وی رک به زامباور ص ۱۹۳، [2] فقط ک — از روی آ و نسخ دیگر و زبده ثبت شد، [3] زبده (۳۰۴ ا): در علوم معقول و منقول خوض تمام فرموده، [4] زبده: عمری دراز، [5] از این جا تا «بمس زر و سیم نیالوده» (س ۸) در زبده ندارد، [6] ک: معروف، [7] واو را فقط در ک و آ دارد، [8] زبده +:

کرایوان او سر بکیوان کشید — همان روز مرکش بباید چشید
جهانرا چنین است ساز و نهاد — بیکدست بستد بدیگر بداد
شعر فلو کان للدنیا [فی الدنیا؟] بقاء لساکن — لکان رسول الله فیها مخلدا
[فما احد ینجی من الموت سالما — فان المنایا قد اصاب محمدا

وقایع سنہ ثلاثین وثمانمایہ

وفات شاہزادۂ مرحوم میرزا سیورغتمش بہادر*[1]

غرّۂ[2] صفر* خبرِ واقعۂ ہائلۂ دلگداز جانسوز، وخدنگ[3] نائبۂ عمرکاہِ* جگر دوز شاہزادۂ اعظم، آفتاب آسمانِ مغفرت، بدرِ فلکِ مرحمت، میرزا سیورغتمش بہادر رسید کہ در ممالکِ غزنین بموضعِ کابل شانزدہم[4] محرّم شاہبازِ روحش* از قفس تنگِ [[5] تن] بہوای فضای دلکشای ریاض پرواز کرد و در جوارِ رحمت ایزدی فِی[6] مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ وطن ساخت وحظائرِ قدس را بر مجالسِ انس اختیار فرمود، وحضرت خاقان سعید را مصیبتِ فرزندِ سعادتمند موجبِ ملال شد، وخود کدام واقعہ از وفاتِ خلفِ صدق کہ عمرِ ثانی ونتیجۂ زندگانی ست دل سوزتر وجانگدازتر تواند بود. بیت

تا دیدہ دید واقعہ زین صعب تر ندید
دل کین خبر شنید کسش باخبر ندید

---

[1] زبدہ: ذکر وفات امیرزادہ سیورغتمیش طاب ثراہ، [2] زبدہ: در روز یکشنبہ غرۂ صفر، [3] زبدہ: نائبۂ تن کاہ، [4] زبدہ: بماہ ذی الحجۃ سنہ [تسع] و عشرین وثمانمایۂ کہ موافقست از روی حساب جمل بحروف رحمۃ اللہ علیہ مرضی طاری شد ودر شانزدہم محرم سنہ ثلثین و ثمانمایۂ کہ مطابقست باعدد رحمت حق ہمان جای آن شاہباز عالم قدس [5] ک ـــ، از روی آونسخ دیگر ثبت شد، (زبدہ: قفس تن بجای قفس تنگ تن)، [6] قرآن مجید ۵ (القمر): ۵۵،

10

جای آن بود که جهان سراسیمه وار پای از چنبرِ وجود بیرون نهادی و فلک نی سر و پای از دوران باز ایستادی[1]، اکابر و اشراف آن ملک سیاه پوشیده دلها پر خون و چشمها جیحون ساختند و جانها خراب و سینه‌ها کباب کرده بمراسم تعزیت قیام نمودند، حضرت خاقان سعید که اکمل و اعقلِ زمان بود امراء و ارکانِ دولت را از تغییرِ لباس منع فرمود و بصبر و ترکِ جزع و فزع دلالت نمود، چه[2] از تقدیرِ آسمانی ربّانی بمقاومت در نتوان آویخت واز قضای ربّانی نتوان گریخت*، و در تاریخ واقعهٔ شاهزاده گفته اند قطعه

در[3] چنین واقعه جز صبر ندارم سپری
گردشِ چرخ ازین ظلم کجا دارد باک

خاک دارد وطن و هست هم از روی حساب
سال تاریخ وفاتش بجمل دار د خاک ۸۳۰

و[4] آن حضرت تمام ولایات که سیورغال شاهزادهٔ مرحوم بود بخلفِ صدقِ او میرزا سلطان مسعود عنایت فرمود[5]،

و درین سال جناب شیخ الاسلام الاعظم، قدوهٔ مشایخ الامم، شیخ محی الدین محمد الغزالی[6] الطوسی رحمة الله [علیه] که بغایت عابد و زاهد و عالم متورّع بود

---

۱ بعدش در زبده (۱۳۴ ا) نظمی دارد، بجای بجای کلام را طول داده، ۲ در زبده این مضمون را در بیش از نصف صفحه ادا نموده است، ۳ آ ب اک: شاه و شهزادهٔ آفاق سیورغتمش رفت، ۴ ک: کردن، زبده مثل متن، ۵ بجایش در زبده دعائی در حق شاهزاده (که به بهشت باقی رسد) و در حق شاه (که غایة الادوار و وارث اعمار باد) و در حق خاندان مبارک (که این مصیبت آخر مصائب باشد)، — و باقی این فصل را در زبده ندارد، ۶ اک. العراقی، ۷ کذا در ک و با و اک، ۸ حبیب السیر ۳: ۳ : ۱۴۳ : عالم بجای عابد،

و با سلاطین و امراء با بهجت و عظمت اختلاط و انبساط می نمود و کرّهٔ بعد اُخری احرامِ زیارتِ بیت الله الحرام بسته بود منتصف ماه رمضان وفات یافت بیت

وفاتِ قطبِ جهان شیخ محی الدین[1] طوسی
میانهٔ حلب[2] است و میانهٔ رمضان

ذکر[3] قضایای ماوراء النّهر و عزیمتِ میرزا الغ بیگ بطرفِ سغناق جهت یاغی شدنِ براق اغلان و آمدنِ میرزا جوکی[4] از خراسان

(۳۴۸ ب) براق اغلان در هشتصد و بیست و هشت[5] اردوی محمّد خان پادشاهِ اوزبک مسلّط گشت و بر الوس مستولی شده در هشتصد و بیست و نه بولایت سغناق و حدود مملکتِ میرزا الغ بیگ آمد[6]، و در زمانِ حضرت صاحبقران جدِ[7] [او] ادروس خان[8] که توقتمش خان را از مملکت[9] بیرون کرد

١٠

[1] ک: الدین؛ حبیب السیر؛ [2] فقط بب: رجب، [3] عنوان این فصل در زبده (۳۱۴ ب): ذکر رفتن امیرزاده جوکی محمّد خلّد ملکه به سمرقند، — [4] با آک: محمد جوکی (بجای میرزا جوکی)،

[5] زبده: که اردویه محمّد خان بادشاه اوزبک را گرفت و بران مستولی گشت، و در سال سالی هشتصد و بیست و نه باردوی خود غلبه تمام بسغناق و نواحی آن که سرحد مملکت امیرزاده امیرزاده اعظم الغبیگ گورکان خلّد الله تعالی ملکه [هست] در آمده [6] ک آ — ازروی با و بب را ک، نیز رک بر ص ۵،۵ س ۹ زبده (۳۴۲ ب): بدر کلان او (بجای جدّ او) [7] زبده: ادریس خان، [8] زبده: مملکت اوزبک

واو پناه بحضرت صاحبقران آورد، چنانچه شرح آن در مجلّدِ اوّل مفصّل است،
اروس خان چند گاه در سغناق[1] می بود[2] و آنجا عمارتی ترتیب فرمود،
وبراق اغلان در هشتصد و بیست وسه[3] پناه بمیرزا الغ بیگ آورد[4]
وجناب میرزا الغ بیگ اورا تربیت فرموده اجازت داد واو[5] بولایت
اوزبک رفته حکومت الوس* بدست او افتاد، درین وقت بحدود
سغناق آمده ایلچی پیش میرزا الغ بیگ فرستاد واظهار کرد[6] که بهمین تربیت
شما الوس خود را ضبط کردم و بجوارِ شما آمده بعنایت مستظهرم، جناب
الغ بیگ جهت آنکه پیش[7] از اجازت آمده و می گفته که* علفخوارِ سغناق
شرعاً و عرفاً تعلق بمن دارد یعنی جدّم اروس خان در سغناق عمارت کرده[8]
اورا جواب[9] صواب* نداد، وامیر ارسلان خواجه ترخان که حاکمِ آن ۱۰
حدود بود از براق اغلان شکایت کرده باز نمود که نوکرانِ او درین[10] جانب
خرابی می کنند و خود را حاکمِ مطلق می دانند ولافِ سلطنت میرانند*،
میرزا الغ بیگ عزم[11] آن طرف جزم فرمود و لشکری عظیم ترتیب نمود*

---

[1] زبده: شغناق، [2] رک به یزدی ۱: ۲۷۹، [3] زبده +: که هنوز بامارت
الوس نرسیده بود، [4] رک بص ۳۸۹ بعدها زبده +: وچند گاه ملازمت کرده،
[5] زبده: بجانب ولایت اوزبک روانه ساخت، تقدیر با تدبیر او موافقت نمود، وحکومت آن الوس،
[6] زبده: اظهار خدمت کاری و یکجهتی نموده ذکر کرده، [7] زبده (۲۳۴ ب): پیش از آمدن می
بایست که اجازت خواستی دیگر آنکه بطریقهٔ ارث میگفته است که، [8] زبده +: وآنجا میبود،
[9] زبده: جوابی شیابی [شافی]، [10] زبده: بدین حدود دری آیند و بیراهی میکنند،
[11] زبده: عزیمت آن فرمود که لشکرها ساخته گردانیده بدان طرف زود [رود] وایشانرا ازان
حدود بیرون کند،

وعرضهٔ[1] داشت بپایۂ سریر اعلا فرستاد و شرحِ واقعه اعلام داد، آنحضرت[2] از جنگ و خصومت که سببِ ویرانیٔ عالم است منع فرمود* امّا لشکری تعیین فرمود که در ظلِّ رایت میرزا محمد جوکی بجانب[3] ماوراء النّهر روند، و در هفدهم ربیع الآخر متوجّهٔ[4] سمرقند شدند* ،

و درین مقام[5] زبدة التواریخ البایسنغری اختتام یافت، از تالیفِ افصح الفصحاء والمتکلّمین اعلم النسابه والمؤرّخین منشیٔ[6] قواعد المآثر، مفشیٔ[7] معاقد المفاخر، جلیس اعاظم السلاطین، انیس افاخم الخواقین، المختصّ بعنایت الملک الاله نورُ[8] الملّة والدّین لطف الله*

---

[1] زبده: ایلچی پیش حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه فرستاده این معنی را عرضه داشت — در ذیل زبده (۱۴۴ ب)، که ذکرش بر ص ۵۹۲ (بقیه حاشیه ص ۵۹۱) می آید گفته است که "در اوائل جمادی الاول این سال از جانب سمرقند خبر رسید که براق اغلان لشکری اندوخته و طریقهٔ مخالفت پیش گرفته و حضرت بادشاه زاده "عزیمت بطرف ایشان مصمم ساخته" [2] در ذیل زبده ندارد، [3] زبده: متوجه بسمرقند شدند — ذیل زبده (۱۴۴ ا) گفته است که فرمان صادر شده بود که شهزاده "محمد جوکی" با تومان خاصهٔ خویش و امیر سلطان بایزید و بعضی از امرا قوشون بصوب سمرقند توجه نماید، [4] از روی نسخهٔ زبدة التواریخ که پیش نظر است (یعنی نسخهٔ مکتبهٔ بادلی) می توان گفت که زبده درین مقام اختتام نیابد بلکه بعدش واقعه کار خوردن سلطان شاهرخ بیان می کند که در مطلع بر ۵۸۳ بعد مذکور است، و بران البته این کتاب ختم شده، امّا بظاهر صاحب مطلع ازین صفحات زبده استفاده نکرده، تفصیل کیفیت این واقعه را در ذیل (ص ۱۴۴ ب) صریحاً به مولانای حافظ ابرو منسوب کرده است و ازان ظاهر است که آن تفصیل شامل زبده است ،

[5] با — [6] ک: مغتی، اک: نشی ، آ و دیگر نسخ مثل متن ،

[7] ک: اک، آ مثل متن [8] این سهویست از صاحب مطلع، صواب اینست که، و لیست شهاب الدین عبدالله بن لطف الله بن عبدالرشید، رک به ترکستان ص ۵۵ مع ح ۶، نیز رک بر ح ا ص ۵۷۷،

المشتهر بحافظ ابرو الهروی مولداً و الهمدانی محتداً غفر الله له، و تاریخ وفات و مدفن او درین بیت مذکورست بیت

بسال هشتصد و سی و چار در شوّال

وفات حافظ ابرو بشهر زنجان بود

و چون میرزا الغ بیگ بقصد محاربهٔ براق اغلان نهضت فرمود و شرح آن سخن در مؤلف خواجه حافظ ابرو ناتمام بود مناسب چنان آید که صریر قلم بنغمهٔ زیر و بم باتمام آن رقم از سر اهتمام قیام نماید بیت

چو حافظ حکایت[1] بر اینجا رساند

سپهرش بساط سخن بر فشاند

قلم به که شیرین زبانی کند

نی کلک شکّر فشانی کند

در آید بآثار شرح سخن

بگوید ز اخبار چرخ کهن

ذکر محاربهٔ[2] میرزا الغ بیگ کورگان با براق اغلان

چون میرزا الغ بیگ بعزم رزم براق اغلان متوجّه سغناق شد[3] دران ولا میرزا محمد جوکی با سپاه خراسان بسمرقند رسید و از عزیمت برادر بزرگوار وقوف یافت، فی الحال عنان دولت

---

[1] در حاشیه آ : ذکر وفات حافظ ابرو. برای شرح احوال حافظ ابرو و اختلاف در لقب و نام و مولد او رک به دیباچهٔ ذیل جامع التواریخ در شعری از خود داد او خود را «عبد لطف الله» گفته است یعنی عبد الله بن لطف الله، [2] ک : مجدداً، [3] فقط ب : شکایت، [4] ک : محاربهٔ، [5] ک : شد،

بصوب ولایت سغناق تافت وسپاه خراسان وسمرقند بهم پیوست ،[1]
وکسی را در خاطر نمی گشت که شهزاده براق را مجال جدال وخیال حرب
وقتال باشد، میرزا الغ بیگ بی التفاتانه متوجه [2] او شد و [3] او دل برجای داشته

---

[1] ذیل زبده (۴۴۲ ا): درسوران ..... آن دو کوکب برج سلطنت ..... قران فرمودند، وبحسن موافقت بالشکری جرار بیاده دسوار بعزم قمع دشمن متوجه شدند بعدش ذکریست که بر ص ۵۷۵ س ۶ آمده است، یعنی براق خواست که "آتش غضب شاهزاده را بزلال مصلحت فرونشاند وبحسن تدبیر خواست که قواعد معذرت ممهد کردانید [گرداند] وبوسیله بعضی از ملازمان خود" مطلوب عرض کرد اما شاهزاده "باقوال مزخرفش هیچ التفات نفرمود" ازانکه دران ولا که براق بملازمت شاهزاده آمده بود" وی بفنون عواطف خسروانه او را نوازش فرمود، والعام بی حد ارزانی داشته" واو در مقابل نعم چنان آیت کفران خواند وبی اذن نواب حضرت در ممالک معموره درآمد. شهزاده بعزم جزم عساکر را برجد واجتهاد تحریض نمود و در طی مراحل افزود و در نزدیکی شغناق ملاقات فریقین واقع شد،"

[2] فقط ک ---،

[3] کیفیت این معرکه از ذیل زبده (۴۴۲ ب) بحذف زواید درج ذیل است:-

"ودران نواحی (یعنی نواحی شغناق) آتش حرب برافروخت، جمعی از شجعان لشکر شاهزاده آنچه وظیفه مردی وبهلوانی بود بتقدیم رسانیدند و در میدان نبرد شرایط جان سپاری بجای آوردند اما تقدیر ربانی وقضا[ء] سبحانی نموداری از قضیه ویوم حنین ..... عنکم شیئاً بدید کرد واوباش واوغاد لشکر طریق هزیمت مسلوک داشتند، حضرت شاهزاده بنفس نفیس خود در مسند ثابت وتمکن [متمکن] باقصی الغایه جهد فرمود ورایت سعادت آیت را بدستیاری شجاع[ت] وامداد نصرت مرفوع ساخته ...... (۴۴۳ ا)

دراثنای این حال طایفه از نزدیکان عرضه داشت کردند که اگر عنان عزیمت بمقر عز ودولت منعطف کردد اولی وانسب باشد وبمبالغه خدام شاهزاده کان اسلام بجانب سمرقند معاودت فرمودند ودر چهارشنبه چهارم جمادی الاخری مولانا شمس الدین از ملازمان بادشاهزاده دین پرور ظهیر الدوله والدین الغبیک کورکان بدارالسلطنت هراة رسید صورت حال بعز عرض نواب نامدار حضرت خلافت پناهی رسانید که بعد از جنگ، (باقی بر صفحه ۵۷۹)

پای ثبات وقرار (ورق ۳۴۹) بیفشرد ولشکری که داشت، مرتب ساخت (۳۴۹ الف)
وبحسب اتفاق میدان معرکه پشتها بود وسپاه مخالف تمام می نمود

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۵۷۸) شاه زادگان بسلامت لمستقر حشمت دابهت مراجعت نمود والسلام،

ذکر توجه بادشاه زاده اسلام پناه ظهیر الدوله والدین الغبیگ گورکان نوبة دوم بمحاربه براق اغلان

جون خبر هزیمت لشکر بادشاه زاده دین پرور بمسامع ساکنان سمرقند رسید انواع توزع [توزع]
واصناف تفرقه بخواطر جمهور متوطنه آن خطه راه یافت و..... در مضیق تزلزل و طریق تحیر سرگشته شده
دیده برشاهراه انتظار گماشته -- [۳۴۴ ب] بیامن الطاف الهی آن زیبندهٔ تاج سلطنت .. بمستقر دولت
معاودت فرمود شهر و ولایت پرآشوب شده واکثر لشکر متفرق گشته ... حضرت بادشاه زاده قاعدهٔ
استمالت وشرایط رعیت پروری تمهید فرمود... نقود واسلحه ومراکب وغیره ها بلشکری ارزانی داشت
وهریک را علی حسب حاله بنوازش خسروانه محظوظ ساخته برجد واجتهاد تحریض فرموده ورای زرین (کذا)
بمعاودت برسر دشمن قرار گرفت ولشکری آراسته جمع شدند (بعدش گفته که "منظفر الدنیا والدین محمد
جوگی بهادر" را اندک عارضه روی داد بدان سبب موافقت نتوانست کرد و در سمرقند متوقف شد
امّا تومنات خاصهٔ ایشان وامراء توشون ولشکر قندهار وجمعی که از دار السّلطنهٔ هرات بمدد رفته بودند
ملازم موکب بادشاهزاده متوجه شدند، (۳۴۴ ا) "در شاهرخیه" پل بسته از آب خجند عبور کردند"
براق اغلان چون از توجه ایشان وقوف یافت وآوازهٔ نهضت حضرت خلافت پناه" استماع کرد بهیچ
وجه روی مقاومت در آئینه فکرت ندید وسلوک طریق فرار باخود قرار داده مع سائر چیته وحزبه راه
هزیمت پیش گرفتند" "چون حضرت شاهزاده .... در تاشکند نزول فرمود خبر
هزیمت براق اغلان بتحقیق پیوست وبشارت توجه لشکر ظفر پیکر حضرت خلافت پناه .... دران
نواحی منتشر شد وعبور عسکر همایون از آب جیحون محقق گشت ، بادشاه زادهٔ اسلام ملاذ لشکر
را در ناحیه تاشکند بگذاشت وبتعجیل متوجه اردو ملک ملازمت حضرت خلافت پناه شد وبموجبی که
بعد ازین معلوم شود بنیل آن سعادت فائز آمد والسّلام"،

و چون هر دو لشکر در برابر یکدیگر صف آرای شدند و سپاه میرزا الغ بیگ از لشکر مخالف بیشتر بود براق اغلان دانست که بضرب راست مردِ نبرد نیست رو بحیله و مکر آورده مردم خود را جمع کرد و بیکبار حمله کرد، و جوانانِ جانبین و نوخواستگانِ طرفین بنوکِ ناوکِ دلدوز و زخمِ تیغِ جهانسوز سر و سینه از هم می شگافتند و سرهای بر مثال گوی در میدان می انداختند و از تلاطمِ امواجِ دریای نبرد و تزلزلِ صحرای مصاف صورتِ فزعِ اکبر و دشتِ محشر ظاهر شد و خلقی نامعدود و عددی نامحصور بقتل آمدند[1]

بیت

ز هر سو گشته چندانی به پیوست
که راهِ جنگ بر لشکر فرو بست
دلیرانِ سپاه برهم فتادند[2]
صدای مرگ در عالم بدادند[3]
تن از اسپ و سر از تن سرنگون شد
فلک دریا زمین صحرای خون شد

لشکر میرزا الغ بیگ بکثرت خود مغرور بود و بموجب فرمودهٔ[4] وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ بسپاهِ مخالف که در غایتِ قلّت بود اصلاً التفات نمی نمود غافل از آنکه[5] كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً [بِإِذْنِ اللهِ] واقع است[6] مخالفان فدائی وار بیکبار روی بکارزار آوردند[7] و دستِ تسلّط واقتدار برآورده میمنه و میسرهٔ میرزا الغ بیگ بهم برآمد

[1] آ با بب: آمد، [2] بب: فتاده، [3] بب: بدلوه، [4] قرآن مجید ۹ (التوبه): ۲۵؛ [5] قرآن مجید ۲ (البقرة): ۲۵۰، [6] فقط ک ـ، از روی آ نوشته شد، ـ اک آ: آوردند (بجای آورده)، بب: آورد د،

مخالفان آهنگ قول کردند و قلب نیز منقلب گشت ، عاقبت امارت فرار و علامت انکسار بر لشکر ماوراء النهر ظاهر شد و حیرت [و ضجرت] بر میرزا الغ بیگ مستولی گشت و آتش غیرت در نهاد او افتاد و بیم بود که عنان تمالک از دست داده پا دران معرکهٔ مهلک نهد والعیاذ بالله صورتی روی نماید که امکان تدارک آن در آیینهٔ خیال نیاید ، امرای ماوراء النهر چون دیدند که کار از حیز اقتدار و قبضهٔ اختیار بیرون رفت عنان بادپای میرزا الغ بیگ گرفته از معرکه بیرون آوردند ، و پهلوان محمود[1] دندانی از قوم قورلاس[2] که از ملازمان حضرت خاقان سعید سرآمد پهلوانان جهان بود و بی اجازت آنحضرت بدولتخواهی میرزا محمد جوکی بماوراء النهر رفته بود در روز جنگ بمصافگاه رسید و آثار شجاعت و دلاوری بظهور آورد ، و چون دید که دشمن غالب شد میرزا محمد جوکی را بسعی بسیار از آن معرکهٔ خونخوار بدر آورد و بتعجیل تمام عازم سمرقند شد ، و سپاهی که همیشه نصرت و ظفر شعار و هنر ایشان بود فرار نموده غارت یافتند ، و اوزبکان[3] صورت ظفر که در آیینهٔ خیال محال می نمود بعین الیقین مشاهده کردند ، و اموال[4] فراوان بدست ایشان افتاد

۱ک : پهلوانان محمود ، تصحیح از روی بب اک ، ۲ نقط اک : قودلاس ، ۳ گ : اوزبکان الخ مضمون این سطور مطلع را در ذیل زبده ندارد ، بجایش ذکر توجه شاهزاده نوبت دوم بمحاربهٔ براق اغلان دارد که در حاشیه ص ۵۷۹ ثبت شده است ، بعدش فصلی ذیل را دارد که صاحب مطلع حذف نموده :

(۸۴۴ھ) ذکر بعضی از قضایا که درین ولا در دار السلطنة واقع شد

در یوم الاحد هشتم جمادی الآخر خبر رسید از خوارزم که پسر دختر امیر ایدکو از جانب دشت آمدند و عزیمت ادراک شرف بساط بوس دارند بعد از چند روزی ایشان بنیل آن سعادت فیروزی یافتند ، پادشاه پسر را بانعام لایق و

(باقی حاشیه بر ص ۵۸۲)

و تمام مملکت ماوراء النهر چنان بهم برآمد که جمعی مردم گونه بیین خواستند که دروازه های سمرقند دربندند و تدبیر قلعه داری کنند، اکابر سمرقند که اختیار (کذا) آن بلاد و دیار بند مانع آمده گفتند بیت

سگ کیست روباه ریز بیده چنگ
که با شیر مردان درآید بجنگ

و لشکر براق اغلان و اطراف ممالک ماوراء النهر و ترکستان بتخریب بلاد و تعذیب عباد اشتغال داشتند[۱] [و از تاراج و غارت دقیقهٔ نامرعی نمی گذاشتند] و این خبر موحش و قصهٔ ناخوش در خراسان بموقف عرض حضرت خاقان سعید رسید،

(بقیهٔ حاشیهٔ ص ۵۸۱) علوفه فراخور بنواختند و دختر را باصناف مرحمت ممتاز ساختهٔ " فرمان مطاع اصدار یافت که بسر امیر جلال الدین فیروزشاه او را در حبالهٔ نکاح آورد و بموجب حکم نافذ النکاح سنتی بینهما از کذام استحکام بذیرفت، و در بیست و سیوم این ماه ملک کیومرث که حاکم و والی مملکت رستمدار و نواحی آنجا بود و مدتی سلوک طریق تمرد مینمود بسعادت مثول درین آستان راستان آشیان مشرف شد و کمر خدمتکاری چون دیگر چاکران بر میان جان بستهٔ " و از بادشاه انواع نوازش یافته ملازم بعسکر همایون گشت، " و در همین روز نوکر امیر الیاسخو [اجه بهادر و شر اغان نوکر جهانشاه بسر قرا یوسف از طرف قم بدرگاه عالمپناه آمدند و در مجلس همیون معروض داشتند که جهانشاه [ب: ۷۴۵ ا] امید واری ادراک تقبیل عتبهٔ علیا متوجه شده بجانب قزوین آمده بودند و برادر را و اسکندر برین حال وقوف یافت و با جماعتی برسر او تاخت و خیل و اتباع او را متصرف [منصرف] ساخت و جهانشاه گریخته بورا بین ری آمد،

حاشیهٔ این صفحه:- ۱؎ فقط ک ـــ از روی آ ثبت شد،

و از معظم وقایع این سال قصهٔ[1] کار دخوردن حضرت خاقان سعید بود و شرح آن چنانست که آنحضرت با وجود علوّ منقبت سلطنت و کمال منصب خلافت که اکثر ربع مسکون در تحت فرمان همایون بود و از حدود چین تا اقصای روم و از نهایت ترکستان تا پایان هندوستان فرمان جهان مطاع را انقیاد می نمودند آنحضرت[2] همیشه روی عجز (۳۴۹ ب) بر زمین اخلاص نهاده بود و زبان بذکر و مناجات کشاده، و خاک سجده گاه بآب دیده آغشته می گفت:

الهی! آگهی که ملتمس این بیکس چیست، مرا همچنانکه سلطنت مجازی و دولت عاریتی ارزانی داشتی بنزهتگاه حقیقی و جنت سرای معنوی راه نمای

بیت ۱۰

برسان بدان مقامم که نشان تو بیابم
غلطم، نشان که یابد ز نشان بی نشانی

و چند روزی که زمام مهام ایام و سرانجام امور جمهور خواص و عوام بقبضهٔ اقتدار این ضعیف دادی توفیق عدل و داد و تعمیر بلاد و توفیر عباد کرامت فرمای!

---

[1] در زبده این قصه را از مطلع مفصل تر دارد، صاحب مطلع بر بناء وجهی بعض جزئیات قصه را حذف نموده، در حواشی ذیل بعضی از آنها را نقل کرده می شود، [2] در زبده در ابتداء این فصل بجای آنچه در مطلع دارد تمهیدی آورده است که قریب بچهار صفحه طول کشیده است، دران میگوید مثلاً «پس تحقیق بباید که آنست [دانست] که حق عز و علا هر امری را وقتی معین کرده و آنچه رقم تقدیر بر آن رفته دگرگون نخواهد شد و هیچ آفریده را بر نقش بندی و مهره بازی فلک غدار اطلاع نیست و بر اقبال و ادبار و اخلا [اخلاء] وامرار روزگار وقوف نه» (۳۴۳ ا)، «عقلاء کامل آنانند که بقضا راضی باشند و هر چه درین عالم بظهور رسد از خدای عز و جل دانستن شریفه (کذا) اخلاق و نفیس احوال باید شناخت و اگر بر تقدیر راضی نباشی چه کنی» (۳۴۳ ب) وغیره وغیره،

و آنحضرت پیوسته بوظایفِ طاعات و شرایطِ عبادات قیام می نمود و حسن ادای فرائض و سنن و واجبات و مستحبّات شعارِ روزگار فرخنده آثار بود، و بیامن این صفاتِ حمیده و بمحاسنِ نیّات پسندیده حضرت مالک الملک تعالی و تقدّس جناب پادشاهی را در حفظِ الٰهی نگاه می داشت و از کید و مکرِ بداندیشان آسیبی بآن حضرت نمی رسید. بیت

اگر تیغ عالم بجنبد ز جای نبرّد رگی تا نخواهد خدای*

و[1] آنحضرت اکثر[2] ایّامِ جمعات* بموجب نصّ[3] یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ بمسجدِ جامع که داخل دارالسلطنهٔ هرات است تشریفِ حضور ارزانی می داشت، اتّفاقاً[4] روز جمعه بیست و سیم ربیع[5] الثانی* مسجد را مشرّف ساخت و ادای نماز فرموده[6]

10

[1] صورت آغاز این قصّه در زبده (۴۳۴ ب م): و آنچنان بود که حضرت سلطنت شعاری ... در روز جمعه بیست و سیم ربیع الاوّل سنهٔ المذکور به مقتضی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ ندآء اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰه و ذَ [رُوا] الْبَيْعَ شنید از ایوان دارالخلافه عزیمت نهضت بجامع دارالسّلطنت فرمود از غرآئب اتفاقات که خاطر اصحاب فطنت آئینهٔ چهرهٔ دولت باشد انکه مهد اعلی خلدالله تعالی سلطنتها بالهام الٰهی و تفرّس مومنات ازان عزیمت منع میفرمود که درین وقت بارندگی بسیار واقع شده است و دیوارها نم کشیده بمیان شهر و دیوار بستانها در میروید مبادا [مبادا] الٰهی بذات همیون رسد حضرت سلطنت شعاري .... در جواب میفرمودند که از قضا [ء] الٰهی احتراز مفید نیست بنیت درست و صدق اخلاص فرمان بردایئ خدایئ تعالیٰ بر حسب [ذمّت] فرمان دهے خود واجب شناخته برقاعدهٔ معهود و سنن مالوف متوجه گشته شکر منعم مطلق بقدر فیضان نعمت و ترادف موهبت ..... بخضوع و خشوع در قید انضباط و تحت ارتباط اورد (فقرهٔ آخر بحذف بعض عبارات)،

[2] باب ب، [3] قرآن مجید ۶۲ (الجمعه): ۹، [4] فقط در گ، [5] زبده (۴۳۴ ب): ربیع الاوّل، [6] ب: آ،

و عرض نیاز بحضرت [پادشاهِ] کارساز رفع[1] نموده از مصلّی برخواست بعزم بیرون آمدن[2]، ناگاه در درون مسجد در اثنای راه شخصی نمدپوش احمد لُر نام از مریدان مولانا فضل الله استرابادی بصورتِ دادخواهان کاغذی در دست پیش آمد، و آن حضرت بیکی از ملازمان اشارت فرمود که سخنِ او معلوم کرده بعرض رسانند[3]، احمد لُرِ بی اندیشه پیش دوید و یکه[4] کارد[5]ی چون قطرهٔ آب بشکمِ آنحضرت رسانید، امّا چون عنایتِ الٰهی در همه احوال حافظ و ناصرِ آنحضرت بود و از وجودِ همایون

---

[1] در زبده (۴۳۵ ب) گفته است که بادشاه بموجب "المومنون اخوة" "شرط سلاطین و سیاست ملوک را ترک کرده عوام را از زره کند منع نفرموده امرا و ارکان دولت و ملازمان و نوکران هر یک بسبب غلبه و ازدحام تعجیل از جامع بدر رفتند و کرا در خاطر گذشتی که درین محل کسی را نکر قصدی و اندیشه مکری باشد، ناکاه مردودی که بصفت یحاربون الله و رسوله موصوف بود و مطرودی که ببیان اُولٰئک لا خلاق لهم معروف [وچنین بود و چنان بود]" سودائی غوغائی ظلمت چراغ دماغش نشانده و هموم (هجوم) غموم خیالات فاسد در سر [از] شور و شرش مانده بنجری در دست پیش دوید و بی محابا قصد بندگی حضرت کرده زخمی رسانید" امّا "(۴۳۶ ل) ازان ضرب زیاده اثری بذات همایون نرسید. جهره از پس پشت آن شخص درآمده گریبانش گرفت و پس کشید کاردی بر دستش آن جهره زد و خواجه سرای [خواجه سرای] کاردش بگرفت زخمی دیگر بر وی زد از زمان لیساولان برسیدند. یکی شمشیری بر سر او زد و فی الحال بضربات و زخمات متعاقب او را بدوزخ فرستادند و بنابر دفع چشم زخم که بهمه وقت بی الم باشی   دولت را بچشم زخم کنند   اندک جراحت منتهی براحت و زخمی مختتم برحمت بذات شریف شاهنشهی و عنصر لطیف بادشاهی متقارن گشت".... (۴۳۶ ب) "و بندگی حضرت"...؟.. "بعد ازین حال از مسجد بیرون آمده سوار شد و بمجلس آن شخص دیو صفت نشناس [نسناس] فعل را [نه] شناخت که او چه کس بود و مردم بهم برآمدند و نزع روز قیامت در میان خلایق پیدا شد، و حضرت سلطنت شعاری چون بیرون دروازه رسید بعد ازان قوت ماسکه بامساک عنان و فانی نمود محفه [محفّه] پیش کشیدند و ملازمان بر دست گرفته بمقر سلطنت رسانید و تفحص و تجسس آن مشغول گشتند که این بدبخت ازل و ابد چه کس بود و از کجاست" (باقی بیان زبده در حاشیه ص ۵۸۶ بعد - در ک اک بکلمهٔ پادشاه (س) را ندارد، [2] تا اک آ ب ، رساند، [3] فقط در ک، [4] اک ب : کارد،

امن و آسایشِ عالمیان، و جهانیان بتخصیص گوشه نشینان از صمیمِ دل و جان دعاگویان ع

دعای گوشه نشینان بلا بگرداند

[کارد[1] کارگر نیامد و زخم قوی نبود[2]، لرگ را هم در مسجدِ جامع[3] ایچکیان بقتل آوردند، از الجمله علی سلطان پسر منکوتوچکین که از معتبران بود[4] در آنحال از آنحضرت استفسار نمود که آن شخص را بقتل آرم و رخصت یافته بضربِ تیغ بیدریغ هلاکش کرد بیت

بد اندیش هم در سرِ شر شود

چو کژدم که با خانه کمتر رود

و چون این قصّه[5] واقع شد فریاد از نهادِ خلایق بر آمد، فغان بآسمان رسید، معهود چنان [بود[6]] که در وقتِ سوار شدنِ آنحضرت نقاره چیان پیش پیش نقاره زنان می رفتند، چون خبر بنقاره چیان رسید که حضرت خلافت از جای نماز برخاست بدستور آغازِ نقاره کردند، ناگاه[7] بیکبار ایستاد، غلغله در خلایق افتاد که چه حالت واقع است، خلایق بر بامِ مسجد دویدند و بر سرِ ایوانی که آنحضرت سوار می شد غلبهٔ عظیم جمع آمدند، امرای عظام امیر[8] علاء الدّین علیکه کوکلتاش و امیر جلال الدّین فیروزشاه[9] از مسجد بیرون آمده سوار ایستاده بودند که این صورت روی نمود، آنحضرت امیر فیروزشاه را طلب فرمود و امیر باضطرابِ تمام سواره بمسجد درآمد و آن[10] حالت مشاهده نموده دود حیرت از نهادِ او برآمد،

---

[1] ک ب، [2] فقط آ: هم نبود، [3] آ ب، [4] ک: تا، [5] آ: قضیّه، [6] ک ب، [7] آ ب، [8] کذا در ک، دیگر نسخ: آمد، [9] در زبده این امراء را بنام ذکر نکرده است درین محل، و نه ذکر مشورت با امیر فیروزشاه، [10] فقط آ: این،

حضرت خاقان سعید خواست که در محفّه نشیند (ورق ۳۵۰) امیر (۳۵۰ ا)
فیروزشاه گفت که[۱] اگر آنحضرت در محفّه نشیند فتنهٔ عظیم برخیزد و مردم را
درحیات و ممات نعوذ بالله تردّد شود، وحضرت بدولت و سعادت
سوار شد و نقاره بهیبت و عظمت کوفته از راه راست بازار ببلاغ
زاغان فرمود و اطبّاء و جرّاحان بعلاج و مرهم مشغول شدند، و[۲] در تاریخ
آن واقعه گفته اند قطعه

سالِ تاریخ هشتصد و سی بود — روز جمعه، پس از ادای[۳] صلات
قصّهٔ بس عجیب واقع شد — در خراسان، ولی بشهر هرات
کج روی در بساط چون فرزین — خواست تا شه رخی زند، شد مات

میرزا بایسنغر و امراء تفحّص احوال لرک فرموده از کشتن او پشیمان بودند، ۱۰

۱ھ آ ب، ۲ھ زبده (۴۴۰ ا): وکی از فضلا تاریخ این واقعه درین قطعه بنظم آورده است، الابیات:

شاها زمانه سله اقبال و ایمنی — می خواست تا بجایزهٔ محنت کند بدل
گردون فروکشان [کشیده؟] ز روبرده حیا — و آیام کرد در بر خود از خلل حلل
منّت شد از خدا یرا [منّت خدای را] که شد از سهم تیغ شاه — خنجر کش بلا هدف حربه اجل
از عالمان فتنه جهانی خلاص شد — و آفاق را ز امن و امان کرد عمل (؟)
تا تیر چرخ را بود اندر بنان قلم — تا تیغ آفتاب مطلا بود نحل
اعداش را بر [تیغ د] محن چشم هوش کور — خصم ورا ز تیغ بلا دست عقل شل
از کمرهان دین جو بد این قصّه را ظهور — تاریخ این قضیه شد از روزگار ضل ۸۳۰

۳ھ فقط ک: نماز، بهه در زبده احوال تفحص را مفصّل تر آورده است، بحذف بعض عبارات زائده درج ذیل است
و این عبارت زبده مسلسل است به آخر حاشیه ص ۵۸۵:

" و هیچکس نیافتند که از نشانی دهد (۳۴۴ ا) تا بعد از سه روز کاروان سر[ا] داری تقریر کرد که (بقیهٔ حاشیه بر ص ۵۸۸)

از چیزهای او کلیدی یافتند، و عسسان بواجبی جست و جوی کرده

(بقیهٔ حاشیهٔ ص ۵۸۷) : شخصی بدین هیأت درین کاروان سرا حجره داشت و از روز جمعه باز بدر رفته است و نیامده، از و تفحص نمودند که مصاحب و آشنای او که بود، کاروان سرادار گفت معروف خطاط بدو ترددی داشت . . . فرمان جهان مطاع . . . بران جمله نفاذ انجامید که ارکان دولت روزافزون بمقتضی فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ بتفحص و تحقیق آن حال ثریا و از مجمعی انتظام دادند و امرای . . . مجلس آغاز نهادند، معروف را حاضر آوردند استعلام آن قضیه [قصه ؟] برغصه نمودند، در ابتدا گفت من ازین قصه هیچ خبر ندارم، چون قضیه بشکنجه و تعذیب رسید تقریر نمود که این ملعون مطعون که برین حرکت مذموم و جسارت ملوم اقدام نموده بنیت مولد شوم او [لرستان است ؛ محمد ش [محتدش جوز ؟] (۳۷۴ ب) خط [خطهٔ] شروان موسوم با حمد لر، فاما مصدر این حکایت و مظهر این غوایت عضد نامی است پسر مولانا مجدالدین استرابادی با جمعی دیگر که مذهبا و مشربا بارادات و قواعد و مقاعد مولانا فضل الله استرابادی که آیت [إِنَّكُمْ] أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ [لَآكِلُونَ] مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ مبنی [منبئ] از کلمات موه [مموه] او ست و مضمون وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ مشعر از حکایات نامتوجه [ناموجه] او مشهور و مذکور . . . ایام و لیالی علی التواتر و التوالی در خلوتخانه فی سَمُومٍ وَحَمِيمٍ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ بمباحثهٔ کفر و زندقه مجبول بیت

خبردارند ازین معنی تمامی . مفصل کرده ام اینک اسامی

در یک طرفة العین ملاعین بشیاطین [شیاطین] و کفرهٔ فجره را در مجلس تجسس و دیوان تفحص حاضر گردانید چندان چه ارکان، دولت ابدپیوند (کذا) ازیشان این امرا [امر] استخبار و این معنی استفهام نمود [بجز ؟] سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ جوابی نمیگفتند و کلام موه و جواب ناموجه خود را بتخلیقات دروغ و مغلطات [مغلّطات] بی فروغ تقویت و تمشیت میدادند (۳۷۸ ا) انتها احکام امرا بتخویف الاخشاب و تعنیق [تعنیف ؟] قطع الرقاب رسید، از انکار و انحراف باقرار و اعتراف انتقال و ارتحال نمودند که هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ اقرار کردند که ما چند کس این اندیشه کرده بودیم که قصد بندگی حضرت کنیم . (بقیهٔ حاشیه بر ص ۵۸۹)

در تیمچهٔ خانهٔ[۱] بآن کلید گشاده شد، واهل تیمچه حلیهٔ آن شخص بیان کرده گفتند: چنین شخصی اینجا بود وطاقیه دوزی می کرد، ومردم بسیار پیش او می آمدند، ازانجمله مولانا معروف خطّاط بغدادی،

واین مولانا معروف سرآمد مستعدّان جهان ونادرهٔ دوران بود وغیر از خط انواع فنون واصناف کمالات حاصل داشت، در جواب قصیدهٔ خواجه جمال الدّین سلمان گوید بیت

ز ترک چشم تو هر تیر غمزه کامد راست
درون سینه نشست آنچنان که دل میخواست

واز سلطان احمد بغداد رو گردان شده بود[۲] وباصفهان[۳]* پیش میرزا اسکندر ابن میرزا عمر شیخ آمد ودر کتابخانهٔ او متعیّن شد، گویند در یک روز ۱۰ هزار وپانصد بیت نوشته[۴] در وقتی که میرزا اسکندر هر روز پانصد بیت مقرّر فرموده بود دو روز هیچ ننوشت ودر حکم میرزا اسکندر تخلّف نمود[۵]، سبب ناتوشتن پرسید: گفت میخواهم که در یک روز کتابت سه روزه بکنم[۶]، میرزا اسکندر فرمود که سایهٔ بانها[۷] وبارگاه* برافراشتند ویک کس قلم می تراشید ومولانا می نوشت، نماز دیگر هزار وپانصد بیت

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۵۸۸): - واین احمد لر درین اندیشه بر ما سبقت نمود وخلایق (ازین) این صورت متعجب ماندند "ازانکه بشبخون انجم قصد آفتاب نتوان کرد" آن قصور در سر ایشان افتاده که سروری وفرماندهی کاریست که هر بی سر وپائی برسد وبعجز کوشش وکشش دست ادراک بدامن دولت توان ساید... ونداننده که بادشاهان برگزیده آفریدگار وپروردهٔ پروردگار اند،

حاشیهٔ این صفحه [۱] ب: درخانه [۲] ب ت آ ک: در اصفهان در حبیب السیر ۳: ۳ ، ۱۷ شیراز دارد بجای اصفهان [۳] فقط ک: نوشته بود [۴] کذا فقط در ک، [۵] در نسخ دیگر: بنود، [۶] فقط در ک، دیگر نسخ: کنم، [۷] فقط آ: سایبان وخرگاه،

در غایتِ لطافت نوشت ، و میرزا اسکندر[۱] او را[۲] انعامِ فراوان فرمود ، حضرتِ خاقانِ سعید در وقتِ فتحِ ممالکِ عراق و فارس مولانا معروف را بهراة[۳] آورده رقمِ اختصاص کشید و کاتبِ[۴] خاص شد[۵] ، و او مردی خوش محاوره شیرین کلام بود ، نمدِ عسلی پوشیدی و طاقیهٔ نمدِ بلند هم از آن جنس بر سر نهادی و الفِ نمد بر گردِ آن بپیچیدی ، جوانانِ مستعدّ دار السّلطنه[۳] مثلِ مولانا تاج الائمه[۴] خوارزمی[۵] و غیره میلِ صحبتِ او کردند ، جمعی جهتِ خط و بعضی برای مصاحبت ، و خدمتِ مولوی[۶] بغایت خویشتن دار و بزرگ منش بود ، میرزا بایسنغر میلِ آن فرمود که مولانا جهتِ او خمسهٔ نظامی نویسد و کاغذِ خوب فرستاد ، و مولانا زیادت از سالی کاغذ نگاه داشته نانوشته باز داد ،

۱۰ وجناب بایسنغری را بغایت ناملایم آمد[۷] ،

القصّه درین وقت مولانا [۸ معروف] را مطعون ساخته گرفتند ، و اکثر جوانانِ مستعدّ که پیشِ او متردّد بودند متوهّم شدند و اربابِ طمع از ایشان زرها گرفتند ، و مولانا را چند نوبت بپای دار آورده ، و عاقبت در چاهِ حصارِ[۹] اختیار الدّین حبس کردند ،

و خواجه عضد الدّین دختر زادهٔ مولانا فضل الله و جمعی دیگر که با احمد لر اتّفاق کرده بودند بقتل آورده سوختند[۱۰] ،

---

۱ آ با اک ـ ، ب : را ، ۲ آ با ب اک : کتابت خاص فرمود ، ۳ با اک : دار السلطنت هرات ، آ : هراة ، ۴ ک : تاج الدّین الائمه ، دیگر نسخ مثل متن ، ۵ آ با ب + : رازی ، ۶ ک : و مولوی ، تصحیح از روی نسخ دیگر ، ۷ ک : آید ، ۸ فقط ک ـ ، ۹ آ با ـ ، ۱۰ در زبده (۳۸۴ ب) می گوید : فی الجمله بعد از اعتراف [رک به آخر حاشیه متعلق به ص ۵۸۸ که بر صفحه ۵۸۹ ختم شده است] حکم بر سیاست ایشان صادر شده که مجموع تتبیع [تبیغ] گذرانید [گذرانند] بسر چهار برده .... بحکم وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ بسزا [؟] و جزای اعمال بد خود رسیدند (باقی حاشیه بر ص ۵۹۱)

و بسبب سوء المزاجی که میرزا بایسنغر نسبت بامر تقضای اعظم ۱

(بقیه حاشیه صفحه ۵۹۰) وانچه در شان خلائق در سینه پر کینه و اندرون نامبارک داشتند بذات نحوستشان (منحوس شان) عاید شد فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین تاریخ قبیح سیرت [مریت ؟] و مرتزاد ؟) لوث سریرت ان بود که هم درین دنیا بعذاب آتش گرفتار آمدند و عذاب آخرت خود باقی است خسر الدنیا والآخرة ذالک هو الخسران المبین. در زبده بعدش می گوید که رای انور خدایگانی شکر این موهبت را که از حدوث چنین بلیه زیاده الهی بذات همایون "نرسید و صحت یافت "انواع مبرات و اجناس صدقات و اموال بسیار از خزانه عامره" بذل خاص و عام فرمود، بتخلیه محبوسان و تجلیه (۴۳۹و) "مهموما اشارت عالی بنفاذ رسید، بقایا از مالی و خارجی بخشیده بافاضت راحات و خیرات امثله همایون" بانحاء ممالک محروسه روان شد" و از جمله مبارز فراضل امناء دیوان کرد محلات شهر و نواحی بر آمدند و فقرا و ضعفا و ارامل و ایتام را نسخه کرده مجموع را بصلات و صدقات ملحوظ و محظوظ گردانیده و فرمان فرمود تا در ممالک محروسه بتفحص حال مظلومان و تدارک کار افتادگان و اعتبار [اغنیاء ؟] بساختن کار بیچارگان قیام نمایند و حضرات آقایان و [اولاد] گرامی و اصفا د نامی [و] امراء بزرگ و ارکان دولت" هر یک بشکر سلامتی ذات همایون [اشاعت] خیرات" نمودند "بل سایر [ه] سکان و متوطنان ممالک محروسه" حتی الامکان" در تکثیر خیرات و بذل صدقات هیچ دقیقه اهمال و اهمال نفرمودند"...... (۴۳۹ب) بعدش غائی در حق بادشاه دارد و خاتمه اش برین ابیات:

تا جهانست بادشاه شهرخ	مملکت گیر و ملک پرور باد
از شمیم شمال اخلاقش	مغز گردون او [چو ؟] مشک فر اذفر [؟] باد
گرد سم سمند میمونش	روشنا زا بر دو اغبر باد
گیتی از جود او مزین گشت	عالم از عدل او منور باد
بخت او بر مراد منصور است	تیغ او بر عدو مظفر باد
دایم از برق گوهر تاجش	بر سر ماه و مهر افسر باد (بقیه حاشیه بر صفحه ۵۹۲)

(۵۰۳ب) مقتدای مکرّم امیر سیّد قاسم تبریزیؒ داشت حکم اخراج او فرمودند، وجناب سیّد بجانب سمرقند عزیمت نمود و در غزلی شمّه از شکایت این حکایت بنازکی ادامی فرماید و مطلعش اینست بیت

ای عاشقان ای عاشقان هنگام آن شد کز جهان
مرغ دلم طیران کند بالای هفتم آسمان

و در تخلّص می گوید بیت

قاسم سخن کوتاه کن برخیز و عزم راه کن
شکّر بر طوطی فگن مردار پیش کرگسان

و در وقتی که عزیمت نمود و بعزم سوار شدن از وثاق بیرون آمد فرمود بیت

(بقیۀ حاشیۀ ص ۵۹۱) بعد این ابیات قطعۀ تاریخ واقعه کاردخوردن دارد که در ج ۲ ص ۵۰۰ ثبت شده وبران زبده را ختم کرده است، — در آخر این نسخه زبده اوراقی چند از ذیلی دارد که مصنّفی نامعلوم بزبده ملحق ساخته است، این نسخه فقط شش اوراق از اوّل این ذیل دارد و از ۵۴۰ب تا ۵۴۶ب، معلوم نیست که این نسخه از آخر چه قدر ناقص است، عنوان اوّلش اینست: "ذکر تتمۀ تاریخ که (در) سنه ثلاثین وثمانمائه حادث شد" و این فصل ذکر صحت یابی پادشاه است از "اندک الحرانی" که "از نتیجۀ جشم زخم اعادی بمزاج همیون رسیده بود بموجبی که کیفیت آن در آخر جمعه [از قلم ؟] مولانائي حافظ ابرو مذکور شده" و ذکر صرف نمودن "نقود بسیار و وجوه بیشمار" "بر فقرا و مساکین و ارباب استحقاق" و این که پادشاه در تمام قلمرو دو دانک مال بر جمهور رعیت مسلّم داشت و حضرت مهد اعلی وشاهزادگان تاج بخش و امرا و وزرا و ارکان خلافت و مخاصکیان خدمت ادائی نذورات و بذل صدقات بتقدیم رسانیدند" و "صلحا و علما و اتقیا" "ختمات و سجدات شکر مرتب داشتند" و "صیت صحت و آوازۀ عافیت" پادشاه "بمسامع اقاصی و ادانی رسید" — بعدش درین ذیل (۵۴۴ب) ذکر خروج براق و توجه محمد جوکی بسمرقند و (۵۴۳ل) توجه الغ بیگ بمحاربه براق نوبت دوم و (۵۴۴ل) بعضی و قایع هرات و در ۵۴۵ و توجه شاهرخ سلطان بتسمر قند و بقیۀ قصّه براق (ناتکمل)

(حاشیۀ این صفحه) لهٔ با اک بت + و قدس سرهٔ — در زبده ذکر اخراج سید قاسم ندارد، — برای شرح حوالش رک دانشمندان آذربایجان ص ۳۰۴ – ۳۰۲ و حبیب السیر ۳: ۳: ۱۲۸، و ۱۵۴ گفته است که در سمرقند میرزا الغ بیگ سید را تعظیم تمام بتقدیم رسانید،

نمیدانم چه اُفتادست قسمت از قدر مارا
کزین درگاه می رانند دایم دربدر مارا

وحضرت خاقان سعید بعد از چند روز که حکماء و اطبّاء بشرایطِ علاج قیام نمودند صحّتِ تمام یافت[1] و قوّتِ طبیعت گردِ تغیّر از دامنِ همایون افشاند، وخلایق باخلاصِ تمام مضمونِ کلامِ مَلِکِ علّام وِردِ زبان و ذکرِ جنان داشتند که اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ[2] وبصدق ونیاز دعا کرده می گفتند بیت

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجودِ نازکت آزرده گزند مباد
سلامتِ همه آفاق در سلامتِ تست
بهیچ عارضه شخصِ تو دردمند مباد

وحق تعالی صحتِ کلّی کرامت فرمود، 10

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت[3] ماوراء النهر

حضرت[4] خاقان سعید را چون از آسیبِ عین الکمال چشم زخمی رسید، دوستِ قضا بر جمالِ دولت و اقبال نیلِ حادثه کشید، در[5] اطراف و اکناف ممالکِ ربعِ مسکون خبرِ این نازلهٔ هائله بسخنانِ گوناگون در افواه افتاد،

---

[1] آ: کردیافت. [2] قرآن مجید ۳۵ (الملائکة): ۳۱. [3] آ اک؛ ب: مملکت. [4] بجای مضمون این سطور تا ص ۵۹۴ س ۲ در ذیل زبده (۴۴۵ ل) گفته است که "در سلخ رجب (کذا) خبر رسید که براق اغلان آمده واترار را محاصره کرده وآنجا استیلا یافته ودر بعضی از ولایات ازجانب خرابی بسیار واقع شده"، عزم بادشاه باستیصال او جزم شده" ایلچیان اطراف آذربایجان وعراق وفارس که درپایهٔ سریر اعلی بودند هر یک را کما یلیق بحاله بصنوف انعام وخلع اکرام نواخته رخصت مراجعت ارزانی (۴۴۵ ب) فرمود وایلچی جهانشاه را بمزید عاطفت وتکمیل نوازش مخصوص گردانید" وبمعاودت بجانب ری اذن فرمود فرمان مطاع به نهضت عسکر منصوره نفاذ یافت واو کلکا فراوان به بهادران لشکر وجانسپاران دلاور انعام رفت وامیر کمال الدین فرمانشیخ بضبط ومحافظت دار السلطنت هراة معین شد ودر غرهٔ شعبان الخ، [5] ک: ودر،

و روزگار فتنه انگیز ابواب محنت و بلا بر روی جهانیان کشاد،

و میرزا الغ بیگ را در محاربهٔ براق اغلان شکستی واقع شده بود،
و مملکت ماوراء النهر بکلّی بهم بر آمده چنانچه بسلق ذکر یافت[1] آنحضرت عنان عزیمت
بصوب دار الملک سمرقند تافت، و غرّهٔ شعبان از دار السلطنهٔ هرات نهضت
فرمود[2] و میرزا بایسنغر متعاقب توجّه نمود، و اردوی همایون ببلخ رسیده[3]
موکب منصور از جیحون گذشت، و میرزا بایسنغر بموجب فرمان و التماس میرزا
الغ بیگ کورگان بطرف تختگاه خراسان بازگشت[4]،

و شب[5] پانزدهم رمضان در اردوی شاهزادهٔ جهان قنبر کیرنگی[6]
ابیوردی را که خواجهٔ خیر (کذا) بود بظاهر بلخ در خیمهٔ او کشته یافتند
۱۰ و قاتل معلوم نشد، امیر سیف الدین جنسید جاوفی قربانی را بقتل او
متّهم داشتند چه از تسلّط و اختیار او تمام رعیّت آن ولایت بتنگ
بودند،

و میرزا[8] بایسنغر از ظاهر بلخ بسرعت عزیمت نمود، و بسبب و کیم

---

[1] بر ص ۵۸۲، [2] ذیل زبده: و در راه لشکر نواحی و ولایات بعسکر همیو[ن] ملحق گشت، بحیثیتی که مصراع
جهان در جهان موج لشکر گرفت [بعدش در حاشیه: یک صفحه رفته ست]، [3] ذیل زبده (۴۴۶ ا): چون در بلخ
نزول فرمود بجهت مصالح ملکی و ایمنی بلاد خراسان یراق جنان دیدند که حضرت شاه[زاده] عالمیان . . . . .
بدار السّلطنت هرات معاودت فرماید آنحضرت بموجب فرمان . . . . تمهید قواعد العود احمد مشغول شد و حضرت
خلافت پناه . . . . عزیمت فرمود و در عشر آخر ماه مبارک رمضان در کنار آب جیحون . . . . (۴۴۶ ب) . . .
نزول واقع شد و قریب دویست کشتی معین گشت تا بقرب یکماه شبانروزی عساکر منصور از آب بگذشتند،
[4] این واقعه را در ذیل زبده ندارد، [5] آ، آ: ذکر کی، در باقی نسخ: کیرنکی، [6] خواجه خیل؟ [8] آنچه اینجا مذکور است
راجع بعلالت و صحت یابی میرزا بایسنغر در ذیل زبده ندارد،

ماه رمضان در هراة بباغ سفید نزول فرمود، و شاهزاده را عارض
مرضی طاری شده[1]، اطبّای حاذق و حکمای مدقّق مولانا شمس الدّین
محمّد آدم و مولانا نظام الدّین[2] صبح و شام ملازم بودند و بترتیب اشربه
و تدبیر اغذیه قیام نمودند، و بحسن معالجهٔ آن دو عیسی دم فرخنده قدم
مزاج شاهزادهٔ عالمیان از منهج انحراف و اعتلال بجادهٔ استقامت و اعتدال
باز آمده[3] *صحّت یافت بیت

ذات تو یافت صحّت کلّی هزار شکر
گو خصم خون گرفته بمیر و حسود هم

و اردوی همایون از ساحل جیحون روان شده میرزا الغ بیگ
و اکابر ماوراء النّهر چون سعادت[4] و اقبال استقبال نمودند[5] و بشرف ۱۰
تقبیل انامل فیّاض (ورق ۳۵۱) مفتخر[6] و سرفراز شدند (۳۵۱و)

---

۱ آ: شدو، ۲ آ با ب +: شیرازی، ۳ آ: باز آمدو،

۴ آ — ۵ ذیل زبده: و چون حضرت خلافت پناه . . . . . از
آب عبور فرموده بادشاه زاده اسلام ظهیر الدین الغبیک کورکان خلد ملکه استماع این خبر سرور بخش فرموده از
تاشکند مستعجلا متوجه دریافت سعادت ملازمت شده در ترمذ بشرف تقبیل انامل فیاض بندگی حضرت فائز
آمد و هر مشقتی که از وعثاء سفر بوجود مبارکش رسیده بود بیمامن تریاک ادراک مجلس همیون بقوت و شوکت
تبدل یافت و احوال توجه لشکر در نواحی تاشکند و آنکه دران ولا اکثر اسپان ایشان قفص کالبد را
از مرغ روح خالی کرده بعز عرض رسانید، حضرت خلافت پناه تقدم فرزند ارجمند سعادتمند [بی ؟] اشتباه را
بفنون مکرمت و عاطفت مقابل گردانید و آنچه از لوازم شفقت و نوازش بود تمهید پذیرفت و حکم جهانمطاع صادر
شد که آن جماعت لشکری که طرف تاشکند مانده اند باوطان خود مراجعت نمایند، بعد ازان — درین جا ذیل زبده
درین نسخهٔ ناقصه ختم است، ۶ ک: متفخر،

ومراسم نثار ونیاز بجای آوردند، وآنحضرت بکمال عظمت در دار السّلطنهٔ سمرقند که مستقرّ سریر سلطنت ومرکز دائرهٔ خلافت این خاندانِ عظیم الشّانست استقرار فرمود،

ونخست بمزارات بابرکات آن بلده مثل مزار[1] شاهزادهٔ قُثم بن العبّاس، ومزار[2] شیخ اهل[3] سنّت وجماعت شیخ[4] ابومنصور ماتُریدی رحمة الله [علیه[5]] ومزار[6] بزرگوار امام الدنیا[7] خواجه محمد بن اسماعیل البخاری[8] فرمود[9] وازروحانیّتِ ایشان مدد خواسته صِلات وصدقات بفقراء ومستحقّان رسانید وارباب احتیاج را خوشوقت وخرّم گردانید،

و[10] بر تختِ سلطنتِ خاقانی وسریرِ خلافت وجهانبانی بتمکینِ تمام

10 مقام وآرام فرمود[11]،

وازمحاربهٔ براق اغلان تفحّص نمود ولغورِ آن واقعه رسید، وشرحِ آن واقعه[12] پرسیده، جمعی امراء ماوراء النّهر گناهکار شدند وایشان را در دیوانِ اعلی چوب یاساق زدند، ومیرزا الغ بیگ را درمقامِ خطاب وعتاب آورده بازخواستِ عظیم نمود،

---

[1] در شمال مغرب شهر، رک به سفرنامهٔ آسیای وسطی (Travels in Central Asia) از وامبیری ص ۲۰۴،

[2] در جاکردیزه، شیخ در حدود سنهٔ ۳۳۳ﻫ فوت کرد، رک به ترکستان ص ۹۰ ج ۱،

[3] آ —،

[4] آ ب —

[5] ب اک: رحمه الله،

[6] در خرتنگ بسه فرسخ از سمرقند، امام در سنهٔ ۲۵۶ﻫ فوت کرد، (ترکستان ص ۱۲۶)،

[7] بعدش آ ب + : صاحب صحیح، اک: صاحب صحیح (بجای الدنیا)،

[8] آ: بخاری علیهم الرحمه توجّه وتردّد نمود،

[9] فقط اک —،

[10] فقط آ کلمهٔ "سلطنت" را ندارد — آ ب: بتمکین (بجای بتمکن)،

[11] ...

[12] کذا فقط در رک، باقی نسخ: سخن،

وچند گاه شاهزاده بی اعتبار بود، وآنحضرت باز ترحّم فرموده آن ولایت را بفرزند ارجمند ارزانی داشت، و ضبط و دارائی آن مملکت را بحسنِ تدبیر او باز گذاشت، واز فروغ آفتاب رایتِ ظفر آیتِ حضرت شاهرخی که براطرافِ مملکتِ ماوراء النّهر تافت آتش فتنهٔ براق اغلان که دُود[1] از ولایت[2] برآورده بود تسکینِ تمام[3] یافت، وبراق را بناکام دندانِ آرزو در کامِ مرام شکست، وعنانِ گریز براهِ آوارگی تافته باهزاران حسرت ازان مملکت برگشت، وآنحضرت ضبط و یاسامشیِ مملکتِ ماوراء النّهر بواجبی فرمود ورایاتِ ظفرنشان بصوبِ مملکتِ خراسان چهاردهم ذی الحجّه معاودت نمود،

۱۰ ودرین سال عمارت مزار بزرگوار پیر هری خواجه عبدالله انصاری قُدّس سِرُّهٗ که در محرم سنهٔ تسع و عشرین بنیاد شده بود[4] شرف اتمام یافت

ع

یافت آن عالی مقام از لطفِ سلطان اختتام[5]

---

[1] نقط ک : ورود، [2] کذا فقط در ک، دیگر نسخ : ازان، [3] آ ـــ ،

[4] رک بر ص ۵۶۲ بعد، [5] فقط ک : اختشام،

وقایع سنهٔ احدی وثلثین

ذکر معاودت از مملکتِ[1] ماوراء النهر

موکبِ همایون از مملکتِ ماوراء النهر معاودت نموده یازدهم محرّم در دار السّلطنهٔ هراة نزول اجلال[2] فرمود، و جهانیان بیمنِ مقدم خاقانِ عالم ستان اظهارِ استبشار کرده شرایطِ نثار و پیشکش بجای آوردند

بیت

شکر حق راست که از فرِ قدومش امروز
کس پراگنده نماندست مگر زرّ نثار

وصنادیدِ ایران و اکابرِ دوران از اقصی عراقِ فارس تا پایانِ هندوستان بعزم زمین بوس متوجّهِ درگاهِ عالمپناه شدند و هر کس مناسب راه و جاه بمراسم عنایت و عاطفت مشرّف گشت و رخصتِ معاودت یافته بر اوطان و بلدان باز رفتند بیت

بیُمنِ تربیتِ پادشاهِ بنده نواز
جهانیان سوی اوطان شدند[3] با اعزاز

۱۰

---

[1] فقط آ ب، [2] تا آ ب: جلال، اک مثل متن،

[3] کذا فقط در ک، آ ب: شده بعد،

ذکرِ ولادت میرزا ابابکر بن میرزا محمد جوکی بہادر[1]

حضرتِ حق تعالی و تقدس میرزا محمد جوکی را دُرّی از دریای شاهی و دُرّیی از سپهرِ فضلِ نامتناهی کرامت فرمود، و در سلکِ سلطنت و عقدِ خلافت گوهری گرانمایه افزود، و در مرآة کاینات صورت دلخواه روی نمود بیت

باز تازه نعمتی از بخششِ سبحان رسید
باز نوسروی بباغِ دولتِ سلطان رسید
گوئی از فالِ مبارک چشمِ عالم نور یافت
یا خضر بد پیشِ روکان چشمهٔ حیوان رسید
بوستانی درمیانِ گلبنِ دولت شگفت
آفتابی در کنارِ سایهٔ یزدان رسید

(۱۰ ۳۵۱ ب)

و ببیست و هشتم محرّم جهان بیمنِ مقدمِ مکرّم میرزا ابابکر مشرّف شد، و عالم را وجودِ آن مولودِ عاقبت محمود زیب و ضیا و زینت و بها کرامت فرمود، و حضرت خاقان سعید را موادّ کامگاری از دیاد یافت، و از فروغ آن نیّرِ عالم افروز انوارِ بهجت آثار بر چهرهٔ روزگار تافت، و مهدِ علیا گوهرشاد آغا و میرزا بایسنغر و ارکانِ دولت مراسم تهنیت بتقدیم رسانیده ساچق و نثار آوردند، و حضرت اعلی بترتیب جشن و آیینِ بزم اشارت فرمود، و مجلسِ بهشت آیین رشکِ نگارخانهٔ چین

---

[1] فقط آ،

مرتّب شد بیت

مبارک باد بر سلطانِ عالم جشنِ سلطانی

جهانبانی که زیبا شد باو تاجِ جهانبانی

مدارِ عالم و دارای دَور و داورِ دَوران

پناهِ ملک و پشتِ ملّت و سدِّ مسلمانی

معینِ دین و دولت شاهرخ سلطانِ دریاکف

که دریا را دهان باز است پیشِ او ز حیرانی

و میرزا محمّد جوکی اسباب طوی مرتّب داشت، و چند روز طویهای متعاقب فرمود، و مجلسِ انس بخوب ترو جهی روی نمود و بساطِ نشاط آراسته دادِ خرّمی دادند، و دَرهای عیش و عشرت بروی روزگار گشادند بیت ۱۰

هر وقتِ خوش که دست دهد مغتنم شمار

کس را وقوف نیست که انجامِ کار چیست[1]

وقایع سنهٔ اثنتین و ثلاثین

ذکر عزیمتِ حضرتِ خاقانِ عالم ستان بصوبِ ممالکِ آذربایجان

در اوایلِ این سال بمسامعِ جلال رسید که امیر اسکندر بن امیر قرا یوسف در مملکتِ آذربایجان باعلانِ کلمهٔ عصیان جرأت نموده

[1] آک: بهتر از عیش کار دیگر نیست — فقط آ: نیست دنجای چیست)، ۲. ک: اثنین،

وبا لشکرِ گران عازمِ عراق شده سلطانیه را گرفت، وامیر خواجه یوسف
ولد امیر الیاسخواجه که حاکمِ سلطانیه و ابهر و قزوین و زنجان بود گرفتار شد،
حضرت خاقانِ سعید عزیمتِ یورشِ آذربایجان تصمیم فرموده با حضارِ
لشکرها فرمان داد و بسان و یوسونِ یورشِ اوّل آذربایجان از ممالکِ
ترکستان و ماوراء النّهر و بدخشان و ختلان و قندز بقلان[1] و بلخ
و شبورخان و مرو و ماخان و کابل و زابل و سیستان و تمامِ خراسان
و خوارزم و مازندران و فارس و عراق و کرمان و اصفهان لشکرهای جهان
در جنبش آمده متوجّهِ معسکرِ همایون شدند، و شاهزادهٔ عالیجناب میرزا بایسنغر
و امرای عظام امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علیکه کوکلتاش برسمِ منغلای[2]
عزیمت نمودند، و آنحضرت یکشنبه پنجم رجب ع ۱۰

بطالعی که شود مشتری ازو مسعود

از دار السلطنهٔ هراة نهضت فرمود،
و چهاردهم ماه به تربتِ مبارک و مزارِ متبرّک شیخ الاسلام احمدِ جام
قدّس سرّه رسیده از روحانیت او استمداد[3] نمود و نذور و صدقات
بمستحقّان داد،
و بیست و یکم ماه بولایت نیشاپور در آمده از ارواح مقدّس مشایخ
آن دیار مدد خواست،
و بیست و هفتم قصبهٔ بحرآباد از فیضِ وجودِ آنحضرت مجمع البحرین
آمد، و شرفِ مزارِ مورد الانوار حضرت شیخ سعد الدّین حمّوئی[4] قدّس سرّه دریافته

---
۱ آ : قندز و بقلان، ک : قند بقلان، ب : مثل متن، ۲ ک : منقلای،
۳ فقط آ : استعداد، ۴ ک : حسن،

شرایطِ زیارت بجا آورد،

و موکبِ ظفر نشان نهم ماهِ شعبان ولایتِ بسطام و خرقان را مشرّف ساخته بزیارتِ شیخ ربّانی و عارفِ صمدانی ابوالحسن خرقانی و سلطان العارفین شیخ ابویزید رحمهما الله[1] تعالی فرمود، و بآدابِ (ورق ۳۵۲) زیارت قیام نمود و فقراء و مساکینِ آن بقاع از بخششِ سلطانِ جهان مطاع انتفاع یافتند،

(۳۵۲ ر)

و دوازدهم ماه ظاهرِ بلدهٔ دامغان لشکرگاهِ پادشاهِ نصرت پناه گشت و آنحضرت بصدقِ نیّت و صفای طویّت بطرزه[2] کوه فرمود و از ارواحِ مشایخِ عظام که دران مقام آسوده و آرام گرفته اند استعانت[3] نمود،

۱۰ و هفتدهم ماه قصبهٔ سمنان منزلِ همایون شد و آنحضرت سعادتِ زیارتِ شیخ بزرگوار و مقتدای روزگار مرشدِ حقّانی شیخ رکن الدّین علاء الدّوله سمنانی رحمة الله علیه دریافت،

و از آنجا عنانِ سمندِ جهان پیما بصوبِ ولایتِ ری تافت و چهارم ماه مبارک رمضان ظاهر طبرک به فرّ نزولِ همایون غیرت فزای فضای فلک آمد، و زیارتِ سیّد[4] عبد العظیم و[5] شیخ[6] ابراهیم خواصّ و امام محمّد شیبانی[7] بواجبی نموده مراسمِ آن بجا آورد،

و همچنین بهر ولایت که می رسید و مزار بزرگواری می دانست یا می شنید روی نیاز بآنجا آورده طریقِ نیازمندی مسلوک می داشت،

---

[1] ک: رحمها، [2] مذکور نیست در یاقوت و نزهه و لیسترنج، [3] فقط آ: استقامت، [4] فقط اک +، [5] رک به نزهه ص ۵۴، [6] رک به نزهه ص ۵۴، [7] بعد کلمهٔ شیبانی، ب +: قدس الله ارواحهم، با: قدس الله تعالی ارواحهم، اک: رحمه الله،

لاجرم بیُمنِ این نیّت و حسنِ چنین عقیدت بهرطرف که موکبِ ظفر قرین
روی آورد حق تعالی نصرت و اقبال را دو اسپه باستقبال فرستاد ،
و هر آرزو که خاطرِ خطیرِ پادشاهی بر ضمیرِ منیر گذراند عنایتِ الهی در کنارهٔ مرادِ
او نهاد **بیت**

بهرطرف که رُخ آورد بختِ بیدارش
عنایت ازلی بود تا ابد یارش

القصّه حضرت خاقان سعید چند روز ملکِ رَی را مرکزِ دایرهٔ
سلطنت ساخت و رایتِ ظفر آیت در آن ولایت برافراخت و لشکرهای
جهان و سرداران ایران و توران ضمیمهٔ سپاه ظفر پناه آمدند، و صد
هزار سوارِ نامدار در ظلالِ[۱] اَعلامِ نصرت اعلام[۲] قرار گرفت ، لشکری که عددِ
نجومِ افلاک در تعدادِ آن ناچیز نمود و سپاهی که محاسبِ عقل (دو) ادراکِ
در شرحِ [اُحصای] آن حیران بود **بیت**

سپاهی از شمارِ اختر افزون سپاهی از حساب و عُقد بیرون

و حضرت اعلی بموجب رَبِّ [..... ۵] اجْعَلْ لِیْ وَزِیْرًا مِنْ اَهْلِیْ استدعای
همایون فرزندِ فرخ فال، نقطهٔ دایرهٔ سلطنت و اقبال ، مغیث السلطنت
والدین ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان فرموده یعنی **بیت**

امیدِ سپاه و سپهبد بتست
که روشن روان باشی و تندرست

۱. نقطه ک ،کار ، ۲. ک :ظلام ، ۳. ک : اَعلام ، ۴. نقطه ک ـ ، از روی نسخ دیگر ثبت شد ،
۵. از روی قرآن مجید ۲۱ (سوره طٰهٰ) : ۳۰ ، ماقبلش این طور است : قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ الخ ،

و در تاریخی که اَلنَّصرُ مِن عِندِ اللهِ العلیم[1] بزبانِ عدد [بیان] آن می کند ۸۳۲
رایتِ فرقدسای کشورکشای ، عالم آرای پادشاهِ جهانگیرِ جهاندار ،
خسروِ گردون صولت ، بهرام اقتدار ع
آن بیش از آفرینش و کم ز آفریدگار

میرزا ابراهیم سلطان از دار الملکِ فارس با لشکرِ بی قیاس متوجه اردوی
پادشاهِ عالم ستان ، عازم صوبِ آذربایجان شد[2] و در ظاهرِ ملکِ ری
بمعسکرِ سلطانِ هفت کشور پیوست ، و حضرت خاقان سعید فرزند
نجیب رشید را در آغوشِ عاطفت و مهربانی کشید و از احوال ولایت
و لشکر پرسید ، و چون حُسنِ معاش و یُمنِ عدالتِ او معلوم بود
۱۰ تحسین بسیار و استحسانِ فراوان فرمود و همچنین میرزا رستم از اصفهان
و امیر چقماق و امیر ترخان از یزد و ابرقوه و امیر قناشیرین[3] از مملکتِ
کرمان و از سایرِ بُلدان حُکّام و سرداران می رسیدند و بعنایتِ پادشاهانه
سرافراز می شدند ،

و اردوی اعلی از ولایتِ ری نهضت فرموده بیست و یکم رمضان
(۳۵۲ب) ظاهر سلطانیه منزلِ همایون شد ، و گماشتگانِ امیر اسکندر بطرح
ریخته گریخته بودند و چنان قلعهٔ که در روی زمین دیدهٔ عالم بین نظیرِ
آن ندیده باشد دیگر بار در قبضهٔ تسخیر و اقتدار قرار گرفت ، و آنحضرت
غرّهٔ شوال بسعادت[4] و اقبال در آن مقام گذرانید ، و نمازِ عید و آداب آن

---

[1] مأخوذ از قرآن مجید ۳ : ۱۲۲ یا ۸ : ۱۰ ، در حاشیهٔ ک ب ۳۲ [۸] نوشته است که عدد این مادهٔ تاریخ است ، آ هم در حاشیه ' ۸۳۲ ' نوشته ، [2] فقط ک ب ، از روی نسخ دیگر ثبت شد ،
[3] ک آ ب : قناشیرین ، [4] آ : بدولت ،

روزِ سعید به ادا رسانید و جشنِ عیدِ صیام ترتیب داد و ابوابِ مسرّت براربابِ دولت کشاد، و هیچ آفریده قدم از جادهٔ شرع بیرون ننهاد

بیت

جشنِ سلطانی مرتّب شد، چه پرسم عید را
غُرّهٔ میمونِ شه دیدم، چه بینم ماه را

و[1] حضرت خاقان سعید خورشیدوار بر سریرِ سپهر پیکر برآمد و بر یمین و یسار پادشاهانِ کامگار و سردارانِ نامدار هر یک در مقام لایق آرام گرفتند، و حُجّاب چون ماه و آفتاب و مقرّبان و خواص در اطرافِ بارگاهِ گردون اساس صف زدند **بیت**

۱۰ همه چو لاله کُله کج نهاده بر تارک
همه چو غنچه قبا تنگ بسته تا دامن

و امرای فلک صولت، بهرام سطوت بترتیبِ طوی قیام نمودند، و انواعِ اطعمهٔ گوناگون فزون از چند و چون مرتّب ساختند، و در خوردِ قدر و مرتبهٔ هر کس آنچه مناسب بود پیش آوردند، و چون از کشیدنِ طعام فراغ حاصل شد آنحضرت فرمود که ملوکِ اطراف و گردن کشانِ اکناف را که در اردوی همایون بودند همه [را] بتشریفهای فاخر و خلعتهای گرانمایه مشرّف گردانیدند، و بعد از آن سلطانِ ممالک ستان **بیت**

بفرمود تا لشکرِ کینه خواه رود سوی دشمن ز درگاه شاه
بحکم شهنشاه گردون شکوه بجوشید لشکر چو دریا و کوه

و هفتم شوّال نواحی مزارِ بزرگوار ایوّب (کذا) انصاری رضی الله عنه

---

[1] از ینجا بظاهر چند ورق ضائع شده، تا ۳۵۶ ب (تا) آخر کلمات " الجرجانی غفر الله له و ر شهور سنه تسعین " ندارد، ۲ے ک ندارد ' از روی آ ثبت شد'

مخیّم دولت واقبال آمد، وچند روز درآن خجسته مقام قرار وآرام بود،
وغرّهٔ ذی قعده شنبِ غازان معسکر سلطانِ جهان شد وازآنجا لشکرِ
گردون اساس عازم خوی وسلماس گشت، ودرآن نهضت همایون
روز بروز ومنزل بمنزل ازآیینِ سلطنت وفرمان روائی ورسوم شوکت
وکشورکشائی بتخصیص درحین عرضِ سپاه مورشمار شیرشکار نصرت شعار
وهنگامِ نمودنِ جیبا واسلحه وسایرِ آلات واسبابِ رزم وپیکار آثاری
مشاهده رفت که هرچه اهلِ تواریخ درمناقبِ سلاطینِ کامگار ومراتبِ
خواقین سپهر اقتدار از عهد کیومرث باز اِلی زماننا هذا بنظم ونثر پرداخته اند
دربور اوراقِ لیل ونهار ساخته درجنبِ آن امری محقّر وافسانهٔ مختصر
می نمود شعر ۱۰

وَاِنْ یَفُقِ الْاَعَاظِمَ وهو منهم[1]

فَاِنَّ الْمِسْکَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

وظاهرِ سلماس از قبهٔ کریاسِ کیوان مماسّ سر افتخار از فلکِ دوّار
گذرانیده، وماهِ رایتِ ظفرآیت فروغِ عالمتاب بذروهٔ آفتاب رسانید،
ولشکرِ گردون صولتِ بهرام سطوت مرتّب شد،

ذکرِ وصولِ موکبِ فلک اساس بظاهرِ سلماس ومحاربه با سپاهِ ترکمان وانهزامِ ایشان

چون صحرای سلماس ازلشکرِ بی حدّ وقیاس که چون ذرّات آفتاب بود
فراوان وچون قطراتِ سحابِ بی پایان بود چند فرسنگ مالامال شد

---

[1] بیت مشهور است از متنبی به تصرّفی از مصنّف، اصلش: فَاِنْ تَفُقِ الْاَنامَ وانت الخ،

وبدولت واقبال درکمالِ اُبّهت وجلال فرود آمدند، ازجانب مخالفان امیر اسکندر ترکمان وبرادران بالشکری، باران عدد، طوفان مدد، که ازشکوهِ (ورق ۳۵۳) ایشان ولوله وزلزله درکوه افتد نزدیک رسید، (۳۵۳ل)

حضرت خاقان سعید بتعبیۀ لشکر وتسویۀ صفوف فرمان فرمود، وبرانغار مرکزِ رایاتِ فتح آیات شاهِ کامگار، وطلیعۀ سپاه ظفراقتدارِ مغیث الدّین ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان ولشکرهای فارس آمد بیت

جناح آنچنان بست بر پیشگاه
که پوشیده شد روی خورشید وماه

لشکرهای بیکران[1] سراسر قدرت وتوان، همه پیل تن ولی لشکر شکن، ۱۰ همه شیر دل ولی زره گسل، وجوانغار از فروغ طلعتِ پادشاهانه ویُمن وجودِ خسروانۀ شاهِ فیروز جنگ، مسند نشینِ سریرِ هفت اورنگ غیاث الدّین میرزا بایسنغر آرایش یافت، وامرای عظام ومبارزانِ ایّام بالشکرهای خراسان ومازندران درظلِّ رایتِ خورشید آیتِ آنجناب جمع آمدند بیت

چپ وراست آراست از زرگ وتیغ
چو آرایش گلشن از اشکِ میغ

سپاهی چون قطراتِ سحابِ بیحساب ولشکری چون ذرّاتِ آفتابِ جهانتاب، وقول والقلبُ مُستقرُّ سُلطانِ الرّوح باَعلامِ ظفر اعلامِ حضرت خاقان سعید آراسته شد، وشیرِ بیشۀ جلادت ونهنگِ دریای شجاعت

---

[1] فقط آ، لشکرگران،

میرزا محمد جوکی بهادر با چند هزار سوارِ نامدار[۱] دلاورانِ شمشیر گذار برسم کومک ملازم قول بزرگ تعیین یافتند، مقرّر آنکه اگر طرفی بمدد احتیاج شود مردانِ مرد و دلیرانِ صف‌نبرد مرتّب و مهیّا باشند،

وامیر اسکند[۲] میمنه و میسره و قلب و جناح و ساقه و کمینگاه به برادرانِ* نامدار و بهادرانِ نیزه گذار و دلیرانِ روزگار و جانبازانِ کارزار که زبانِ تیغ بیدریغ شان مفسّر آیتِ جلادت و لمعانِ سنانِ فتنه‌نشانِ شان نشانِ شجاعت تواند بود آراسته داشت، و با لشکری بیحدّ و سپاهی بیعدد که از کثرتِ عدد اندیشه از تعدادِ شان حیران و محاسبِ وهم از حصرِ شان بی نشان می نمود، رایتِ جلادت برافراشت،

۱۰ وآن دو سپاهِ جنگجوی تندخوی در برابرِ یکدیگر صف آرای شدند

بیت

دو لشکر صد هزاران پای تا فرق

چو ماهی جمله در جوشن شده غرق

وجوانانِ جانبین و نو خاستگانِ طرفین آهنگِ جنگ و میدان و عزمِ رزم و عُدوان کردند، و بموجبِ فرمودهٔ بَارَكَ اللّٰهُ فِی سَبْتِهَا وَخَمِيسِهَا صبحِ شنبه هفتدهم[۳] ذی الحجّه بیت

برآمد ز درگاه آوازِ کوس که لرزید ازان گنبدِ آبنوس

وحضرتِ خاقانِ سعید بعد از ادای نماز و عرضِ نیاز بدرگاهِ مهیمنِ کارساز پای دولت در رکابِ سعادت آورد، وعنانِ اختیار بدستِ عنایتِ حضرتِ پروردگار داد، و هر دو لشکر چون امواجِ بحرِ اخضر

---

۱ با، ک : بامیر اسکندر (بجای امیر اسکندر)، ۲ ک : تارک ، ۳ آ : هفدهم ،

وافواج دشتِ محشر دربرابرِ یکدیگر آمدند ، وآنحضرت بصدقِ نیّت وصفای طویّت درمیانِ میدان ازکُمیتِ کوه پیکرِ سپهر منظر فرود آمده نماز فتح گذارد واز حضرتِ مَلِکِ مُلک بخش تعالیٰ وتقدّس فتح وظفر طلبید ، وبر سمندِ کوه وقار برق رفتار سوار شد بیت

جوان چو دولتِ سلطان ، روان چو فرمانش

جهنده همچو اعادی ، رسنده همچو قضا

وشاهزاده میرزا ابراهیم سلطان ازبرانغار عزم رزم فرمود وصدای[1] وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ درطاسِ نگونِ سپهرِ بوقلمون انداخت ، ورایتِ اقبال اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ[2] بدستِ شجاعت برافراخت وباگروهی نه دلیر بلکه همه شیر وبا فوجی نه[3] شمشیرزن بلکه لشکرشکن[*] بر مخالفان حملهٔ کوه شکوه آورد ، وبرادر امیر اسکندر امیر جهانشاه بمدافعه پیش آمد ، صرصرِ قهرِ دلیرانِ شاهزادهٔ کامران گردِ خذلان | بر رخسارهٔ وقارِ دشمنان بیخت ، وکمندِ جان شکار دستِ ادبار درگردنِ مخالفان آویخت بیت

۱۰

(۳۵۳ب)

برکشتگانِ معرکه بررسمِ تعزیت چشمِ زره چو دیدهٔ عُشّاق خون فشاند

ودرآن حال شاهزادهٔ همایون فال برهنمونی دولت واقبال فرمانِ قضاجریان فرمود که فرّاشان سایه بانِ شاهی وسراپردهٔ پادشاهی برافرازند ، وبالطنابِ عنایتِ ربّانی واوتادِ تاییدِ آسمانی مستحکم سازند ،

۱ه قرآن مجید ۸ (الانفال) : ۱۰ ، ۲ه قرآن مجید ۱۱۰ (النصر) : ۱ ،

۳ه آ : شمشیرزن نه لشکرشکن ، اک با متن ،

واز خدمتِ سپاهِ منصور بفحوای[1] لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ يَرْكُضُونَ پای توانِ مخالفان متزلزل شد،

وچون امیر اسکندر ضعفِ برادر مشاهده کرد واز قولِ همایون وجوانغارِ ظفرشعار کسی متصدّی پیکارِ او نبود باعتضادِ برادر متوجّهِ لشکرِ فتح پیکرِ شاهزادهٔ صفدر گشت، وآن روز امیر اسکندر بتیغ خونفشان وسنانِ ثعبان نشان دستبردی نمود که دیگر مِثلِ آن در آیینهٔ خیال متصوّر نخواهد بود، وجهان از گیرودار ورزم وپیکارِ آن جهان پهلوان انگشتِ تحیّر در دندانِ تفکّر بماند[2] بیت

چنین بود تا روز بیگاه شد ز شب دامنِ روز کوتاه شد

وآن شب تا روز از طرفین پاس داشتند، واز شرایطِ حزم واحتیاط دقیقهٔ نامرعی نگذاشتند، ویکشنبه هژدهم ذی الحجّه که صبحِ عالم آرا از مطلعِ افق روی نموده وشراره[3]ٔ مصباحِ صباح جستن گرفت وآثارِ طلیعهٔ سحر در اقطارِ جهان پدید آمد وترکِ سفیده[4] دم خنجرِ سیم از قرابِ خاور برکشید واز اشعهٔ خنجر ولمعانِ تیغ سحر عرصهٔ گیتی منوّر گردید[5] وشیر سوارِ گردون تیغِ لعل پیکر[6] از مطلعِ شرق برافراخت وعالم را بطلعتِ نورانی رشکِ یاقوتِ رمّانی ساخت مخالفان

---

[1] آیت قرآن مجید ۲۱ (الانبیاء): ۱۲ این طور است: فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ،

[2] دیگر نسخ: ماند،

[3] جمله نسخ: شرارت، [4] آ ودیگر نسخ: سپیده دم، [5] اک +:

صبح بر آمد ز کوه دامن اطلس کشان چون نفس جبرئیل از گلوی اهرمن

[6] اک +: نیام برکشید وشاه انجم سپر زنگاری برآورده تاج گوهر نگار از تیغ کوهسار نمود ورایت لعل بیکر،

باغلبهٔ انبوه که تمام دشت وکوه از جنبش آن بستوه آید صف قتال وجدال آراسته در مقام مقابله ومقاتله چون سد سکندر و قلعهٔ خیبر ایستادند، لشکری یکدل که در موقف جان سپاری وهنگام نیزه گذاری

بیت

بادِ تازی را بر عرصهٔ خاکی رانند
آب هندی را در شعلهٔ آذر گیرند

و از مردان جنگی بسیط خاک تنگی گرفته و بساط صحرا وکوه بستوه آمده، از عکس تیغ مینا فام پیکر آب بسان آتش عقیق مذاب بود و آتش از نهیب خنجر الماس گون در دل سنگ و پولاد آب می نمود، و از طرف
خاقان کامگار سپاه نصرت شعار **بیت**

چنان حریص بحرب اندرون که گفتی حرب
عزیز بود بر ایشان وجان شیرین خوار[1]

از فروغ تیغ شان آفتاب[2] ظفر رخشان و از ابر[3] خنجر برق* نصرت درفشان، از عقاب خدنگ هر یک نسر طایر پهلو تهی کرده و بنوک ناوک در شب تار سینهٔ مور و دیدهٔ مار دوخته، و مستقر لشکر از نهیب سواران دشت محشر شد و مرکز خاک از بیقراری فلک دیگر گشت، اژدهای فلک از بیم اژدرهای علم سر در کشید، و شیر چرخ از هیبت شیر رایت بجان امان خواست **بیت**

هزار بار بهر لحظهٔ امان خواهد زشیر رایت تو شیر آسمان زنهار

بدین صفت آن دو سپاه کینه خواه عزم رزم کردند، و هر دو

---

[1] ک: خار، [2] فقط آ: آب، [3] فقط با: برق خنجر،

لشکر چون دو کوه پولاد و بسان دو دریای دمان از باد در حرکت آمدند، عَلَم چون مبارزان لباس کین می پوشید و اژدهای بیرق از باد حمله چون شیر ژیان بر خود می پیچید، از هیبت و زلزلهٔ آواز کوس جای آن داشت که بسیط خاک در جنبش آید، و از دم نای رویین[1] بیم آن بود که دایرهٔ فلک از حرکت باز ایستد، پردلان را جان در تن چون برگ بید از باد و عکس آفتاب در آب می لرزید، و آسمان را باوجود (ورق ۳۵۴) تیغ آفتاب سر از حیرت آن معرکه می گردید **نظم**

(۳۵۴ ر)

بجنبش درآمد دو دریای خون	شد از موج آتش زمین لاله گون
کورکه بغرّید چون نرّه شیر[2]	درآمد برقص اژدهای دلیر
غریو بدن کوس گردون شگاف	فلک را در افگند پیچش بناف
سنان بر سر موی بازی کنان	بخون روی دشمن نمازی کنان

۱۰

شیران بیشهٔ دلاوری و دلیران پیشهٔ بهادری باستظهار نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ[3] در کوشش آمدند، فروغ تیغ چون برق از میغ آتش می فشاند، و گرد بنبر داز میدان مبارزان بباران خون می نشاند، مبارزان طرفین چون شیران جنگی در هم آویختند، و دلاوران جانبین غبار فتنه از اطراف معرکه برانگیختند، از بسکه کشته بر کشته افتاده بود سطح معرکه پشته پشته بنمود **بیت**[4]

بسکه مژگان تو خون اهل عالم ریختند

پشته پشته کشته در کوی تو بر هم ریختند*

۱؎ ک: رویین. ۲؎ آ با ک: تیره، ۳؎ قرآن مجید ۶۱ (الصف): ۱۳، ۴؎ آ با ک ــ،

شہسوارِ آفتاب از سہمِ تیرِ پرتاب جوشنِ سحاب در پوشید و مرّیخِ خونخوار با ہمہ پُردلی از بیمِ آن رزمگاہ سپرِ ماہ در رُخ کشید،

درین حال شہزادۂ عالیجناب ع

تکگ[1] ہمعنان و فلک در رکاب[2]

ع غیاث الدین میرزا بایسنغر قطعہ

گفتہ بلند موکبِ او با ظفر سخن — کردہ دراز خنجرِ او در عدو زبان

پاشیدہ نورِ گوہرِ تاجش بر آفتاب — افگندہ سایہ گوشۂ چترش بر آسمان

از جرأتِ[3] مخالفان چنان گرم کہ نزدیک بود کہ از آتشِ خشم برافروزد، و زرہ و جوشن در بدنِ آن شیرِ پیل تن، لشکرشکن، بسوزد، از جوانغار در ضمانِ[4] عنایت و حمایتِ پروردگار* بجنبید، و عنانِ بسمندِ جہان نوردِ بادرفتارِ آتش سرعت داد، و از جنبشِ او زلزلہ بر اعطافِ زمین و ولولہ در اطرافِ آسمان افتاد، دلاورانِ لشکرِ شاہزادہ[5] کہ در[6] میدانِ جنگ از[7] شیر و پلنگ روی نمیگردانند و افراسیاب و پشنگ را در حساب نمی گرفتند بر سپاہِ ترکمان زدند، و ایشان آن حملہ را کہ کوہ از صدمتِ آن از جای رفتی بہ ثبات پیش آمدند و سینہ ہای پُرفتنہ را ہدفِ تیرِ بلا ساختند، و بسر و بدن گردن افراختند،

وچون نزاکہ را درست گشت کہ شکستِ ایشان

---

[1] اک: جہان، [2] با: ہم، [3] اک: حمایت، [4] ک: —، با: در ضمانِ پروردگان، آ: در ضمانِ عنایت، [5] آ: شاہزادہ را، [6] ک: از، نسخ دیگر مثلِ متن، [7] ک: —،

اثر خسرو فیروز جنگست، و مدار لشکر فیروز بر شاهزادهٔ منصور، مجموع بر قصد او جمع گشته تعبیهٔ نو ساختند، وچون برق خاطف وریح عاصف بجانب او تاختند شاهزاده که در جوشن کین پرورده بود وبر مهد زین بالیده، وباران تیغ وتیر بر آن کوه وقار وثبات باریده، وبمردی ودلاوری در دهان اژدها رفته وپیشانی شیر خاریده، از کثرت غوغای ایشان متأثر و متغیر نگشت، ودست اعتصام در دامن توکل زده پای ثبات در دامن وقار آورد، وبدست عزم عنان جهانگشای گرفته نهنگ خونخوار از نیام انتقام برکشید، وسمند باد رفتار که چون سمندر در میان شعلهٔ آتش جنگ می رفت

۱۰ بر فضای صحرای معرکه در جولان آورد، وبمدد بخت برنا وقوت بازوی توانا نبردی کرد که داستان رستم دستان بر طاق نسیان ماند وخط نسخ بر دیباچهٔ جنگنامهٔ اسفندیار کشید، وآب روی دلاوری سهراب بر خاک ریخت، وآتش رشک وغیرت از جان سام وروان بهرام برانگیخت، چندان کشته وخسته برهم انگند که سواران را[2]* مجال گشتن[3] وپیاده را محل گذشتن نماند | ودر صحرای (۴۵۴ب)

معرکه چندان سیل خون از میغ تیغ[4]* بارید که بیت

زخون هفت دریا بر آمد بهم زمین از دگر سو بدرداد نم

هر سرافراز را که تیغ بر فرق میزد تا میان می شگافت، وهر گردن کش را که نیزهٔ او بسینه می رسید از پشت بیرون می رفت،

---

[1] فقط آ: از سپاه (بجای از)، [2] ک: سوران را، آ: سواران، [3] فقط آ: برگشتن، [4] فقط آ: تیغ میغ،

گاهی به زخمِ خدنگِ دلدوز پیاده را بر زمین و سوار را بر زین می دوخت، وگاهی بحدِّ خنجرِ خارا گذار زره پوش و سپردار را چون خیار بدو نیم می کرد،

حضرت خاقانِ سعید، آن فریدونِ فرِّ جمشید گاه، هنگامِ چاشتگاه که سلطان وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا[۱] رایتِ نور برافراخت وجهان را از پرتوِ عالم افروز روشن ساخت بدستورِ معهود اشارت فرمود که فرّاشِ خاص جهتِ ادای نمازِ چاشت خرگاهِ طهارتخانه برافراخت، وآنحضرت بخرگاه درآمده بطهارت اشتغال نمود، و دراثنای طهارت از اطرافِ لشکر خبر می رسید واحوالِ حرب وقتال می پرسید، وهرجا که بمدد واحتیاج داشتند کومک تعیین می فرمود، و در محلّی که شیرِ فلک چون مار زینهار می خواست، واز مهابتِ زاغِ کمان سیمرغ پناه بکوه قاف می برد، آنحضرت طهارت کامل ساخته دوازده رکعت نمازِ چاشت بکمال خضوع وغایت خشوع به ادا رسانید، و باعتقادِ پاک روی اخلاص بر خاک نهاد، و فتح و ظفر از عنایتِ باری نه از بسیاریِ لشکر دانسته بدستِ تائیدِ تیغِ ظفر پیکر از نیام برکشید، و روی بسوی لشکرِ اعدا آورده شورن انداخت،

وحولِ یزدانی وقوّتِ آسمانی سپاهِ ترکمان را پریشان ساخت، واجرامِ نوربخشِ فتح ونصرت فروزنده وأعلامِ دولت واقبال فرازنده گشت، واعدا چون از ستیز وآویز عاجز شدند رو براهِ فرار وگریز آوردند،

---

[۱] قرآن مجید ۹۱ (الشمس) : ۱،

وحضرت خاقانِ سعید بر تیسیرِ این فتح نامدار که طرازِ فتوحات سلاطینِ کامگار تواند بود شکر نعمای الٰہی ادا فرمود و بوظیفۂ سپاس داری قیام نمود، و مثالِ آسمان امتثال بتحریرِ فتح نامها نفاذ یافت، و دبیرِ روشن ضمیر که بیت

صریرِ کلکش در کشفِ مشکلاتِ جهان
چنان که نغمۂ داؤد در ادای زبور

بالماسِ فکرت دُرّرِ معانی می سُفت و آن را در سلکِ الفاظ و کلماتِ مرغوب نظم می داد، و باطرافِ ممالکِ رُبعِ مسکون مشتمل بر ذکر فتوح دولتِ همایون فرستاده می آمد،

۱۰ وآنحضرت فرزند سعادتمند میرزا محمد جوکی [۱] بهادر [۲] را برسم تنکامیشی [۳] نامزد فرمود، و امرای کبار و سرداران نامدار ملازم رکابِ ظفر انتساب تعیین فرمود، و ایشان تا ارض روم و صحرای موش در قفای مخالفان رفتند، و آثارِ تسلّط و اقتدار بظهور آوردند،

وصاحبِ ظفرنامه الطفِ جهان و اشرفِ دوران مولانا شرف الدین علی الیزدی طاب مثواہ در آن یورش ملازم رکابِ شهزادۂ عالیجناب ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان بوده است و می فرماید که [۴] : آنچه از کمالِ بسالت و شجاعت و وفورِ دلاوری و جلادت در ظاهرِ سلماس که معقل و متحصّن مخالفانِ شدید البأس بود برأی العین دیده شد حقّا و ثم حقّا که اگر عُشرِ عشیر بطریقِ نقل از افواه استماع رفتی عقل از قبول آن البتّه [۵] ابا نمودی رباعی

---

[۱] نقط ک ـ، [۲] ک: نکامیشی، آ ک: نکامشی، آ: مثل متن، [۳] عجب نیست که عبارت آینده از شرف نامه مقالہ ۲ یا ۳ منقول است رک بہ ضمیمہ اورینٹل کالج میگزین اگست ۱۹۳۹ء ص ۵ حاشیہ ۱، [۴] نقط آ،

زآیینِ ثباتِ شاه بوالفتح[1] بجنگ
خون شد ز حسد بروزِ هیجا دلِ سنگ
این حال ز کوههای سلماس بپرس
کز راهِ صدا شرح دهند[2] از دلِ تنگ

و این واقعهٔ عظیم الشان که الحق از بدایع وقایعِ عالم بعظمِ غرابت[3] ممتاز و مستثنی است بتاریخی وقوع یافت که ازین نظم مستفاد می شود

رباعی (ورق ۳۵۵)　(۳۵۵ ر)

اسکندرِ ترکمان چو عصیان ورزید
دارای زمان سزای او واجب دید
از تیغ ابوالفتح چو بگریخت بجنگ
تاریخ شد از قدر ابوالفتح پدید

و چون جنابِ مولوی شرحِ عظمتِ آن داستان را بحسن بیان ادا نمود قلمِ ضعیف رقم نیز سرانجامِ حکایت را ببلطفِ روایتِ اتمامِ نهرهٔ کلام حلهٔ اختتام پوشانید ع
در[4] سخن خوبست حسنِ اختتام

١٠

---

[1] ک و آ: ابو　[2] فقط آ: دهد،　[3] ک: غریب،
اک: و غرابت، آ: مثل متن.　[4] اک: آری آری در سخن الخ،

ذکرِ شکرِ حضرت پروردگار، و تربیت شاهزادگانِ کامگار وامرای نامدار، واخبار سایرِ بلاد و دیار

چون آفتابِ فتح و ظفر از مشرقِ عنایت بر آمد و همای همایون فالِ سعادت و اقبال جناحِ نجاح باز گشاد، و تایید آسمانی[1] بمیامنِ دولتِ حضرت خاقانی جمعیت ترکمان پریشان گردانید، و لشکرِ مغرور مقهور گشت، آنحضرت بمضمونِ کلام معجز نظام[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ[3] مِّنْ عِبَادِهٖ رطب اللسان و عذب البیان شد، و بعجز[4] و قصورِ خود اعتراف نموده فتح و ظفر از عنایت حضرتِ آفریدگار دانست، و شکرِ نعمای الٰهی بجا آورد، و شاهزادگانِ کامگار، و امرای نامدار، و بهادرانِ شجاعت پیشه، و دلاورانِ غضنفر اندیشه، که در ۱۰ میدان نبرد و معرکۀ مردانِ مرد آثارِ شجاعت و اقتدار ظاهر ساخته بودند همه را بانعام و اکرام معزّز و مکرّم گردانید، و پایۀ قدرِ همگنان از ایوانِ کیوان گذرانید ع

زبحر کرم گشته غرقِ نعم،

و درین وقت که اردوی گردون اساس در ظاهر سلماس نشسته بود از جانب ماوراء النهر و ترکستان عرضه داشت و قاصدِ میرزا الغ بیگ رسید و بموقفِ عرض رسانید که میانِ سلطان محمود اغلان

---

[1] فقط آ: آسمان، [2] قرآن مجید ۲۷ (النمل): ۱۵، [3] ک: کثیرة،

[4] فقط ک: بعجز،

دبراق اغلان در مغولستان محاربهٔ عظیم واقع شد، وسلطان محمود براق را بقتل آورد،

وهم در آن ایام از خراسان ایلچی آمد وعرضه داشت که شاهزادگان میرزا مظفّر بن میرزا بایقرا و میرزا سنجر بن میرزا پیر محمّد کابلی و میرزا عمر شیخ[1] ابن میرزا پیر محمّد شیرازی[2] جهان فانی را وداع کردند، آنحضرت را از استماع خبر وفات شاهزادگان ملالی[3] عظیم روی نمود، اما جز صبر و تسلیم چارهٔ نبود، ترویح روح ایشان را اطعام طعام وختمات کلام ملک علّام فرمود،

واز جانب ماوراء النّهر باز ایلچی آمد وعرضه داشت نمود[3] که سلطان محمود اغلان را محمّد غازی در مغولستان[4] قتل کرد بیت

10

کشتی تو و کشتند ترا هم بمکافات تا باز کجا کشته شود آنکه ترا کشت

و[5] پیش از آنکه میرزا ابراهیم سلطان به اردوی خاقان عالمستان آید قاصد وعرضه داشت از تخت فارس فرستاده بود واز عزیمت خود بطرف ولایت هرموز واطراف گرمسیرات خبر داده، وشاهزاده چون عزیمت نمود نخست قلعهٔ منوجان را محاصره فرمود، وچون بسبب شدّت گرما موسم آن یورش نبود هرموزیان که متعرّزان جهانند قلاع خود محکم ساختند درجزیرهٔ جرون خزیدند ودم درکشیدند[6]،

---

[1] اک +: بن امیرزاده عمر شیخ، [2] آ با: ملالت، [3] آ با اک —،
[4] آ: مغول، اک: مقول، [5] آ —، [6] چون تیمور هنگام یورش پنجساله امیرزاده محمد سلطان را برای ضبط ولایت هرمز وتوابع آن فرستاد محمد شاه ملک هرمز نیز بجزیرهٔ جرون پناه برده، رک به یزدی ۱: ۸۱۰، [7] آ با: کشید،

لشکر فارس بجهت عفونت هوا و حدّت گرما خراب شده بسیاری از حلیهٔ حیات عاری گشتند، و امرای فارس بلطایف حیل صلح گونهٔ شکسته بسته در هم بستند و بمحقّر تحفهٔ قناعت نموده باز گشتند ؛



حواشی و زیادات

ص ۳ س ۳، 'وقوع' گویا بمعنی وقائع استعمال ہوا ہے۔ شئ واقع ای حاصل ج وقوع (اقرب الموارد)

ص ۴ س ۱۰ تا ص ۵ س ۸ - وچون از جنس .... خیر الجزاء، مصنف نے اس عبارت میں متعدد جملے اور ترکیبیں دیباچہ ظفر نامہ یزدی سے لئے ہیں۔ دیکھو ضمیمہ اورینٹل کالج میگزین (اگست ۱۹۳۹ء) ص ۱۹ س ۳ ببعد، ص ۱۸ س ۱۲ تا ص ۱۹ س ۱،

ص ۱۲ س ۶ - مقاتلہ، گویا بمعنی مواضع مقاتلہ ہے۔ دیکھو ص ۱۲۲ س ۱۴،

" " ۱۲ - بدّاد، متفرق و پریشان،

" ۱۴ " ۶ - فیروزکوہ، دیکھو ص ۱۸۳ ح ۷،

" ۱۸ " ۱ - خواجہ سلطان علی سبزواری، اس کا نسب نامہ ص ۱۵۱ پر دیا ہے۔ نیز دیکھو زامباور ص ۲۵۶،

ص ۲۲ س ۸ - امیر جہانشاہ جاکو، اس کا باپ امیر جاکو ۷۸۵ھ میں مرا تو یہ اسکا جانشین ہؤا (ظفر نامہ یزدی ۱: ۳۷۷)،

ص ۲۴ س ۱۱ - کالبوش، برای کالپوش رک بہ فرہنگ ناصری، "چمنی است بزرگ و وسیع در کثرت آب و علف ضرب المثل از سمتی بکرکان و از سمتی بجاجرم و از جانبی بنسردین و از طرفی بفرنگ فارسیان محدود است، کوہسارش چشمہای خوشگوار دارد و درین چمن دو رود خانہ عظیم روان است .... و پنجاہ ہزار سوار را ممکن است کہ در تابستان تنہا دران چمنی ییلاقشی نمایند ...." (از فرہنگ مذکور)،

ص ۲۵ س ۶ - بابا تمور بن آقبوغا، جنگ اصفہان میں مارا گیا (یزدی ۱: ۴۳۳)،

ص ۲۵ س ۱۱ - والدۂ مارا ملکت آغا الخ = والدۂ ما ملکت آغا را، نیز دیکھو یہی صفحہ سطر آخر،

ص ۲۵ ح ۲ - بلاخمن نے نسب نامۂ آل تیمور میں میرزا پیر محمد اور اس کے بھائیوں کو غلطی سے ابناء میرزا بایقرا میں شامل کیا ہے۔ حالانکہ یہ اس کے بھائی ہیں جیساکہ مطلع میں ہے۔ نیز دیکھو زامباور شجرۂ آل تیمور نمرہ T، یہ نسب نامہ بلاخمن نے ترجمۂ آئین اکبری ج ۱ کے آخر میں دیا ہے،

ص ۲۷ س ۸ - داروغگی یزد، گویا بمعنی داروغۂ یزد ہے۔ مثل "خواجگی فلان" بمعنی "خواجہ فلان" کے، دیکھو شتائن گاس ص ۴۷۹،

ص ۳۲ س ۲ - وحکایت فرزندان او الخ، میرزا محمد سلطان کے تین بیٹے تھے: محمد جہانگیر، سعد وقّاص اور یحیی، ان میں سے محمد جہانگیر کا حال ص ۱۳۱ بعد، ۱۴۸، ۱۷۷ بعد، ۲۴۳ بعد، ۳۵۲ بعد اور ۵۳۶ پر ہے اور سعد وقاص کا ص ۲۸۳، ۳۰۹ تا ۳۱۲، اور ۳۶۷ بعد پر ہے۔ یحیی کا ذکر اس جزء میں کہیں نہیں آیا،

ص ۴۵ س ۱ - میرزا عمر، یعنی ابن میرانشاہ بن تیمور،

" " ۲ - میرزا پیر محمد، یعنی ابن عمر شیخ بن تیمور،

" ۴۶ " ۱۰ - خربرہ، دولت شاہ ص ۷۰ پر اس کو خردرہ لکھا ہے لیکن 'خربرہ' سے گمان 'خرورہ' بالواو کا ہوتا ہے،

ص ۴۹ س ۶ - میرزا سلطان حسین، اس کی ماں اکہ بیگی بنت تیمور کورگان اور باپ محمد بیگ بن امیر موسی تھا (یزدی ۱ : ۳۳۰)،

ص ۵۳ س ۶ - بحلیۂ ہنر مترشح الخ، زبدہ کی عبارت جو حاشیہ میں دی ہے اس کو مطلع میں مسخ کر دیا گیا ہے۔ حقیقت میں حلیہ کے ساتھ متوشّح موزون ہے نہ کہ مترشح، اس لئے کہ ترشّح بمعنی تراویدن یا تربّی کے ہے،

ص ۵۸ س ۲ - فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطان را اکہ بیگی (لخ، یعنی اکہ بیگی فرزند سعادتمند

میرزا محمد سلطان را الخ، آکہ بیکی میرزا محمد سلطان کی بیٹی اور میرزا الغ بیگ کی بیوی تھی (دیکھو ص ۳۸۹ س ۵)، اسی طرح کا جملہ ص ۲۵ س ۱۱ پر بھی ہے،

ص ۶۱ س ۹ - دیوان حافظ ص ۹۶ پر "ماہمانیم" ہے بجای "برہمانیم"،

ص ۶۸ س ۹ - کلیات سعدی ص ۲۱۰ پر 'نداری' ہے بجای 'نباشد'،

ص ۷۰ س ۱ - جہات، مال وجہات یعنی نقد ونقش واسباب واشیا ہے - خالص کا مصرعہ ہے: مال وجہات مملکت شیروان صبح (فرہنگ آنندراج ۳: ۱۴۱)،

ص ۷۰ س ۱۲ - یلغر آغاج، شاید یلغز اغاج ہو اس لئے کہ ترکی ہیں یالغوز اکیلے اور اغاج درخت کو کہتے ہیں - دیکھو اللغات النوائیہ،

ص ۷۳ س ۱۲ - دیکھو دیوان حافظ ص ۴۴،

ص ۷۸ س ۸ - ہزارہ جریب، ظفرنامہ یزدی ۱: ۳۴۸ اور معجم البلدان ۳: ۲۳ پر ہزار گری کا ذکر ہے جو جبل شہریار (بارض دیلم) سے قریب ہے،

ص ۸۰ س ۹ - میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر، میرزا جہانگیر تیمور کا بیٹا ہے،

ص ۸۱ س ۷ - تنعمات، اس کی بجائے نغمات تجویز کیا گیا تھا - مگر تنعّمات بہتر ہے جو ڈوزی نے تکملہ معاجم عربیہ میں دیا ہے،

ص ۸۵ س ۱۱ - خانزادہ، رک بہ اینسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۲: ۹۰۲،

ص ۸۶ س ۵ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۶۰ س ۷،

ص ۸۷ س ۱ - تبادکانی، تبادگان قصبہ الیست بحدود طوس ومعارف از آنجا برخاستہ اند (فرہنگ ناصری)،

ص ۸۹ س ۲ - سیمابی = سیماب گون، براق ودرخشندہ،

ص ۹۴ س ۲ - ملک عزالدین بکر دستان الخ، ملک عزالدین بن عبدل بن بدرالدین صاحب جزیرۂ ابن عمر جبل جودی وغیرہ مراد ہے - دیکھو زامباور ص ۲۶۶، اس نے ۷۹۶ھ میں امیر تیمور کی اطاعت اختیار کی (یزدی ۱: ۶۶۶)،

ص ۹۸ س ۱ - میرزا عمر شیخ ، یعنی میرزا عمر شیخ بن تیمور ، میرزا کی اولاد میں سے پیر محمد (م - ۸۱۲) والی فارس و اصفہان تھا ۔ رستم والی اصفہان ، اور اسکندر والی فارس و اصفہان ، یہ پیر محمد بن عمر شیخ ، پیر محمد بن جہانگیر بن تیمور سے الگ ہے جو والی بلخ تھا اور ۸۰۹ھ میں مرا ،

ص ۹۸ س ۵ - رفسنجان ، اس کا ذکر "منظان" میں نہیں ملا ، البتہ ۱ : ۸۱۲ پر رفسنجانی ہے ،

ص ۹۹ س ۱۵ - فاروق ، فارس نامۂ ناصری ۲ : ۳۰۰ پر ہے کہ قریۂ پارو یا فاروق بلوک مرودشت اور ناحیۂ خفرک علیا میں واقع ہے ،

ص ۹۹ س ۱۵ - مشہد مادر سلیمان علیہ السلام ، اس کا حال دیکھو فارس نامۂ ناصری گفتار دویم ص ۳۰۱ پر ، باعتقاد قدیمی عجم مادرِ جمشید کی قبر یہاں تھی" وچون عجم حضرت سلیمانؑ و جمشید را یک نفر دانستہ اند آن را مشہد مادر سلیمان نیز گفتہ اند"

ص ۹۹ س ۱۶ - گمہر ، فارسنامۂ ناصری ۲ : ۲۰۵ س ۱ پر اس کو کُمہر لکھا ہے ،

" ۱۰۰ " ۱۵ - باب سلم شیراز ، یہ شیراز کا جنوب مغربی دروازہ ہے ۔ اس کو اب دروازۂ شاہ داعی (دراصل شاہ الداعی الی اللہ) کہتے ہیں کہ ان کا تکیہ دروازے سے باہر ہے ، " در قدیم آن را درب سلم گفتہ اند ، در کتاب مزارات شیراز نوشتہ است ابوزکریا سلم بن عبداللہ شیرازی از قدمای بزرگان مشائخ شیراز است و قبرستان درب سلم را با و نسبت دہند" (فارس نامہ ناصری گفتار دویم ص ۲۲ و شیراز نامہ طبع طہران ص ک ، لیسٹرینج نے اس کو "سلّم" لکھا ہے ۔ مگر غالباً صحیح "سَلْم" ہے ،

ص ۱۰۳ س ۸ - قلعہ ہندوان بلخ ، یہ قلعہ امیر تیمور نے ۷۷۱ھ میں فتح کر کے ویران کر دیا ۔ دیکھو یزدی ۱ : ۲۰۷ ،

ص ۱۰۴ س ۱۴ - پیر بادشاہ ۔ یعنی پیرک بادشاہ بن لقمان بادشاہ بن طغا تیمور خان

(از اولادِ جوجی) جو ۷۹۰ھ سے ۸۱۲ھ تک حکمران رہا۔ دیکھو زامباور ص ۲۵۶،

ص ۱۰۵ س ۷۔ طُرق مشہد، یاقوت نے "طُرق من اعمال اصبہان" دیا ہے اور ایک طُرق در نواحِ یزد بتایا ہے۔ مگر مشہد کے طُرق کا ذکر سطان میں نہیں ملا،

ص ۱۰۷ س ۳۔ خاری، حاشیہ میں لکھا گیا تھا کہ بظاہر صحیح نام خماری ہے۔ یزدی ۱: ۲۱۶ س ۹ پر شاید اسی کا ذکر "خماری ایناق" کے نام سے ہے، یزدی ۱: ۲۳۷ کے حاشیہ سے ظاہر ہے کہ "خماری" اور "خماری" ایک ہی نام کی دو صورتیں ہیں۔ ذیل جامع التواریخ ص ۲۳۹ پر امیر خماری ایناق ہی لکھا ہے،

ص ۱۰۸ س ۱۴۔ آب کاروبار، اصل میں اسی طرح ہے۔ مگر "آب کار دبار" بظاہر زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے،

ص ۱۱۰ س ۳ و ۴۔ قصائد ظہیر فاریابی میں "تیغش" ہے بجای تیغت اور دوسرا شعر اس طرح ہے:-

هر سر گرانی که کند خصم او بعمر   بازوش وقت حمله بگرز گران دهد   (قصائد ص ۲۶ س ۱۰)

ص ۱۱۰ س ۱۲ - گندُمان، فارس نامۂ ناصری ۲ : ۲۲۱ پر اس کا محل وقوع سمیرم سے ۱۲ فرسخ شمال مغرب کو بتایا ہے۔ یہ گاؤں بلوک سرحد شش ناحیہ میں واقع ہے جو شیراز کے شمال مغرب میں سردسیراتِ فارس میں سے ہے۔ نیز دیکھو شیراز نامہ ص ۴۹،

ص ۱۱۱ س ۱۴ - شہرک، یہ گاؤں بلوک ابرج میں ہے جو شیراز کے شمال میں واقع ہے شہرک دشتک کے جنوب میں اور اس سے ½۱ فرسخ کے فاصلہ پر ہے، فارس نامہ ۲: ۱۷۱

ص ۱۱۲ س ۴ - سنبلہ، چھٹے برج کا نام ہے۔ جہاں آفتاب تقریباً اسوج کے مہینے میں ہوتا ہے،

ص ۱۱۳ س ۲ - جمال الدین بلغر، مذکور در ذیل جامع التواریخ ص ۲۰۶،

" " ۱۰ - سلطان معتصم الخ، سلطان زین العابدین آل مظفر کا چوتھا بادشاہ تھا

شیخ اویس بن حسن بزرگ جلایری والیٔ عراق (م ۷۷۶ھ) کی بیٹی اس کو بیاہی تھی۔ اس کے بطن سے سلطان معتصم پیدا ہؤا، مظفری کرمان و کردستان و فارس کے حاکم تھے۔ دیکھو زامباور ص ۲۵۳ ببعد،

ص ۱۱۵ س ۹ - جلال الدین دیزک، بظاہر منسوب ہے دیزک یا دیزق کو جو ماوراء النہر کا ایک قصبہ ہے۔ دیکھو ص ۱۳۰ (و حاشیہ)،

ص ۱۱۸ س ۷ - دیکھو دیوان حافظ ص ۳۶،

" ۱۲۳ " ۱۷ - پکنہ، فربہ کوتاہ قد (فرہنگ ناصری)،

" ۱۲۴ " ۱۱ - شاہ شاہان ابو الفتح الخ، اس کو امیر تیمور نے فتح سیستان کے بعد ۷۸۵ھ میں حکومت ناحیہ عطا کی۔ دیکھو یزدی ۱ : ۳۶۹،

ص ۱۲۵ س ۶ - صاحبقران را کوچ دادند، یعنی خدمت گذاردند، دیکھو سٹائن گاس (کوچ دادن = service)، یزدی ۱ : ۲۸۹ پر ہے : درخواست کرد کہ ایل و کسان اور ابازدہید تا خان را کوچ دہد،

ص ۱۳۶ س ۱۶ - مور دستان، ہُوژد بواو مجہول و رای موقوف ہے (فرہنگ ناصری)،

ص ۱۴۰ س ۴ - بے درد سر الخ، دیکھو ص ۶۳۲، حاشیہ ص ۶۴ س ۱۱ پر،

" ۱۴۱ " ۱۰ - برادر خود شمع جہان پادشاہ را، 'شاہ جہان' چاہیئے بجاے 'شمع جہان'، اسلئے کہ محمد خان شمع جہان کے مرنے کے بعد ۸۱۰ھ میں تخت نشین ہؤا (مطلع ص ۳۸۶ و زامباور ص ۲۷۲) مطلع کے دونسخوں میں 'پادشاہ جہان' ہے جس سے مراد بظاہر 'شاہ جہان' ہے۔ جو شمع جہان کی طرح محمد خان کا بھائی تھا مصنف نے شمع جہان اور شاہ جہان کو بار بار ملتبس کیا ہے۔ دیکھو ص ۲۰۰ اور ۲۰۲ ، اور ۳۸۷،

ص ۱۴۲ س ۴ - دیکھو دیوان حافظ ص ۲۰۹،

ص ۱۴۲ س ۵ - قصائد ظہیر فاریابی ص ۱۵۲ پر 'دشمن تو' بجای (دشمن شاہ) اور 'خصم باد' (بجای خصم بود)،

ص ۱۴۳ س ۱۱ - الان کوہ . . . . قلعہ آنرا الخ، دیکھو معجم البلدان ۱ : ۳۵۱،

" ۱۵۶ " ۵ - شیخ زین الدین الخوافی، شرح احوال شیخ زین الدین ابوبکر الخوافی المتوفی ۸۳۸ھ کے لئے دیکھو حبیب السیر ۳ : ۳ : ۱۴۶،

ص ۱۵۹ س ۱ - امیر علی شَقّانی، رک بہ حاشیہ ص ۳۴۸،

" ۱۶۶ " ۱ - چہار دانگہ و دو دانگہ، دریای دُجَیل شوستر کے قریب دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ ایک حصہ شوستر سے اوپر مشرق کو ہو کر بہتا ہے۔ اسکو دو دانگہ (یعنی ۲/۶) کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ بند شوستر کے اوپر سے گذر کر شہر کے مغربی جانب سے ہو کر بہتا ہے۔ اس کو چہار دانگہ (یعنی ۴/۶) کہتے ہیں۔ دیکھو لیسترینج ص ۲۳۶،

ص ۱۶۸ س ۶ - مملکتی کہ بہ تخت گاہ سلیمان منسوب است، میرزا محمد قزوینی نے رسالۂ تعلیم و تربیت میں مفصل بتایا ہے کہ کیوں عہد سلغریان میں خصوصاً "ملک سلیمان" سے مراد مملکت فارس لی جاتی تھی۔ حاصل ان کی تحریر کا یہ ہے کہ ایرانیوں کے نزدیک تخت جمشید ملک فارس میں تھا (دیکھو ص ۴۶۲ حاشیہ ص ۹۹ س ۱۵ پر) اور آثار ہخامنشیان کو وہ آثار جمشید سمجھتے تھے، اور ان میں سے بعض کا یہ بھی خیال تھا کہ جمشید اور سلیمانؑ ایک ہی ہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ عوام میں شایع ہو گیا کہ مملکت فارس تخت گاہ حضرت سلیمانؑ ہے،

ص ۱۷۶ س ۹ - آلپ قرا = پہلوان سیاہ (مثل سوار سیاہ)،

" ۱۸۳ " ۷ - وصائل جمع وَصِیلَہ کی یعنی گروہ ہم سفر، الرُّفقہ (اقرب الموارد)،

" ۱۸۳ ح ۷ - برائے فیروز کوہ رک بہ نزہۃ ص ۱۶۱ س ۲۰،

ص ۱۸۴ س ۳ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۶۷ س ۵ ،

" ۱۸۸ " ۱ - زہاب، آن موضع از چشمہ کہ آب ازان جوشد و تراوش کند و ہمانا زہاب اصح باشد چہ زہیدن بمعنی زائیدن بکسر است (فرہنگ ناصری)، کلیات سلمان ص ۱۷ پر ہے ۔

ای زفیض خاطرت بحر سخن کوثر زہاب وی ز ابر ہمتت شاخ اجل طوبی نما

ص ۱۹۳ س ۷ - دستجرد، بقول سمعانی متعدد دیہات اس نام کے مختلف مقامات میں ہیں۔ مثلاً مرو، طوس، سرخس، اصفہان، چغانیان اور نہاوند میں، متن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصفہان والا دستجرد مراد ہے ،

ص ۱۹۴ س ۱۰ - دربندان، ہڑتال سے

شہر رمضان گرچہ مبارک شہر بیست - امّا در وی ہمیشہ دربندان است (فرہنگ آنندراج)،

ص ۲۰۰ س ۳ - شمع جہان، غالباً شاہ جہان پڑھنا چاہیئے - دیکھو ص ۶۲۶ حاشیہ ص ۱۴۱ س ا متن پر اور سطور آیندہ میں حاشیہ ص ۲۰۲ س ۸ پر ،

ص ۲۰۰ س ۷ - اخبار ساریہ، حاشیہ میں لکھا گیا تھا کہ ساریہ تصحیف ساری ہے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ تصحیف سارّہ یا سارّ بمعنی خوش کن ہو۔ دیکھو یزدی ۲ : ۲۱۶ (ذکر رسیدن اخبار سارّہ از اطراف و اقطار) ،

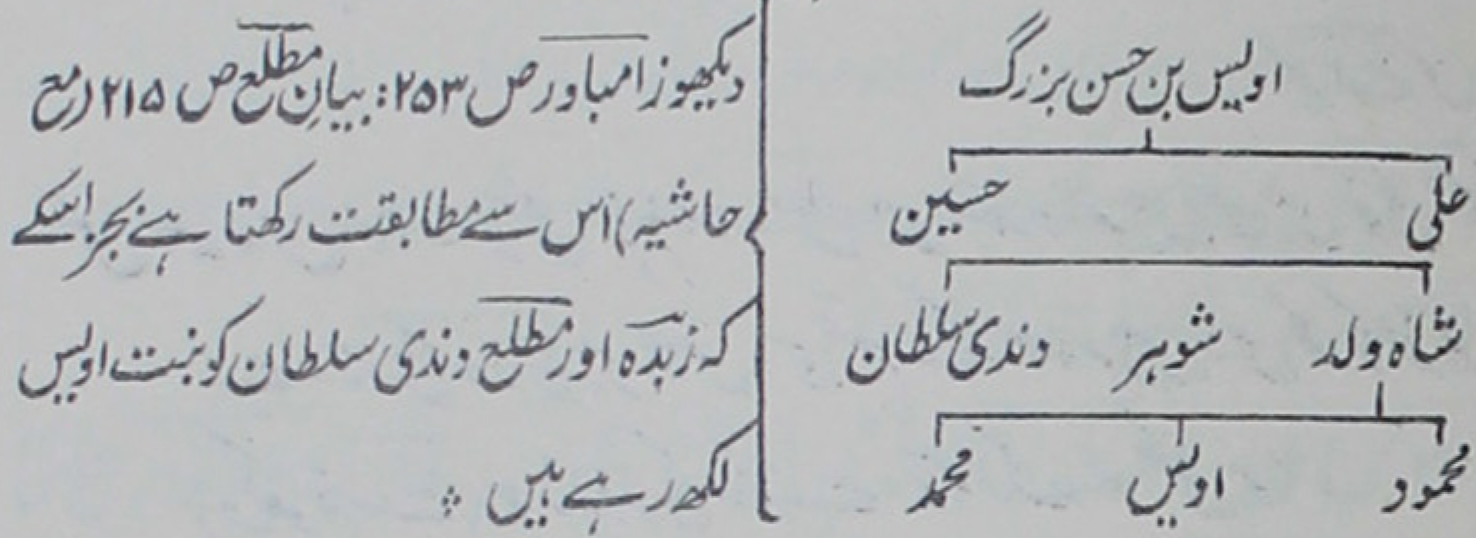
ص ۲۰۲ س ۸ - شمع جہان، غالباً صواب 'شاہ جہان' ہے۔ جیسا کہ زبدہ میں ہے دیکھو حاشیہ متن ص، حبیب السیر ۳ : ۳ : ۱۰۷ پر بھی 'شمع جہان' لکھا ہے۔ مگر غالباً مطلع ہی کی تقلید میں صاحب حبیب السیر اس غلطی میں مبتلا ہوا ،

ص ۲۰۶ س ۴ - دیکھو کلیات انوری ص ۳۸ ،

ص ۲۰۸ س ۱۰ - دیوان حافظ ص ۵۶ پر پنجروزی (بجائے چندروز) ،

" ۲۱۶ " ۲ - وندی سلطان بنت سلطان اویس، اس کا اور اس کے شوہر کا

نسب اور ان کی اولاد حسب ذیل ہے :-



صاحب مطلع نے ص ۲۱۶ ، ۲۷۵ س ۴ ، اور ۲۹۹ س ۴ پر ہر جگہ دندی سلطان (زامباور : Tandū Sulṭān) کو بنت سلطان اویس لکھا ہے ۔ ص ۲۱۵ کے حاشیہ ۷ سے ظاہر ہے کہ مصنف زبدۃ التواریخ کے تتبع میں ایسا کہہ رہا ہے لیکن اگر زبدہ کا بیان درست ہے تو شاہ ولد نے گویا اپنی پھوپھی یا چچی سے شادی کی !

ص ۲۱۸ س ۶ ۔ دیکھو کلیات انوری ص ۱۸۱ ،

" ۲۳۲ " ۶ ببعد ، بغلجہ ، حبیب السیر ۳ : ۳ : ۱۱۰ پر 'بغلچہ' ہے بجای بغلجہ ، ،

" ۲۳۹ " ۷ ۔ قلعۂ گیو ، کذا ایضاً در یزدی ۱ : ۵۸۷ ،

" ۲۴۴ " ۱ ۔ ازان زمان الخ ، دیکھو ص ۳۹۵ س ۱۵ ،

" ۲۵۸ " ۱۴ ۔ دیکھو کلیات سعدی ص ۱۰۱ سطر آخر ،

" ۲۶۴ " ۸ ۔ نعل اسپان ، گمان "نعل بہای اسپان" کا ہے مگر کہیں نعل ہی لکھا ہے ،

ص ۲۶۷ س ۱۳ ۔ سگان مُعَلَّم ، تعلیم دادہ شدہ وآداب آموزانیدہ واکثر استعمالِ این لفظ در حیوانات است چو سگ معلّم و بوزنۂ معلّم و طوطی معلّم و علی ہذا القیاس (فرہنگ انندراج) ، انوری ؎

تا چند روز بینی سگبانش بر نہادہ　　　شیر مرا قلادہ ہمچون سگِ معلّم

(کلیات ص ۲۸۴)

؎ در زیر طوق طاعت او شیرِ آسمان گردن نهاده راست چو کلب معلّم است
(کلیات ص ۸۴)،

ص ۲۷۶ س ۱۲ - توکل قرقرا، مطلع میں متعدد نام ہیں جن میں 'توکل' کا کلمہ شامل ہے۔ تاریخ غازانی میں بعض اسی قسم کے اعلام ہیں اس کلمہ کو 'توکال' لکھا ہے (دیکھو فہرست)، جو شاید ترکی لفظ ہے، توکالمک = مکمل ہونا،

ص ۲۷۹ س ۱۳ ابعد۔ کہ جانب اخوۃ فرونگذارد، اس کے برعکس ایک دوسری روایت دولت شاہ نے دی ہے۔ دیکھو تذکرہ ص ۱۷۳ س ۱۰،

ص ۲۸۰ س ۴ - دورِ خلافت بخلاقت رسید، خَلَقَ الشَّئُ خَلَاقَۃً املاس کے معنی میں ہے نہ کہ کہنگی کے معنوں میں۔ البتہ خَلَقَ الثوبُ خُلُوقَۃً کے معنے کہنہ ہونے کے ہیں (دیکھو اقرب الموارد)، پس خلاقت کی بجائے خُلُوقت ہونا چاہیئے تھا (علی رغم التجنیس)،

ص ۲۸۲ س ۲ - بحکم احتساب، احتساب = چشمِ مزد داشتن از کسی و بشمار آوردن،

ص ۲۹۲ س ۴ و ص ۴۴۲ س ۱ و ص ۳۱۷ س ۳ - قُرابتان، مصنف نے اس کو بمعنی قرابتیان استعمال کیا ہے (ص ۵۸ س ۱۱ پر بھی قُرابت بمعنی قرابتی آیا ہے)، لغت میں قُرابۃ بمعنی قریب موجود ہے، اقرب الموارد میں ہے: القُرابۃ القریب یقال ماھو بشبھك ولا بقُرابۃٍ منك ای ولا بقریب منك، شٹائن گاس نے بھی قُرابت بمعنی قرابت دار دیا ہے،

ص ۲۹۴ س ۱ - جرمغان، معجم البلدان میں (ج ۳ ص ۲۸۰ پر) بذیل شُرمَقان لکھا ہے: والعجم یقولون چَرمَقان بلیدۃ بخراسان من نواحی اسفرایین فی الجبال بینھا وبین نیسابور اربعۃ ایام،

امیر تیمور ۷۸۴ھ میں یہاں سے گذرا، یزدی (۱ : ۳۵۱) نے لکھا ہے :
از راہ شملغان وچرمغان عبور نمودہ مرغزار رادکان را مضرب خیام سلطنت ....
گردانید" رادکان خبوشان اور طوس کے درمیان ہے۔ امیر موصوف
"کبود جامہ وشاسمان" سے آیا تھا ،

ص ۲۹۴ س ۱۳ - مغاکی ، گڑھا ، گہرائی (شتاٹن گاس)، ذیل جامع التواریخ ص ۲۶
پر ہے : چون .... بدرب خوش رسیدو .... تندی دیوار بارو ومغاکی
خندق .... بدید تعجب نمود ،

ص ۳۱۱ س ۱۱ - ولوکان النساء الخ شعر متنبّی ہے بتصرّف ، متنبّی نے
سیف الدولہ کی والدہ کے مرثیے میں لکھا تھا ؎

ولوکان النّساء کمن فقدنا ـــ لفُضِّلَت الخ ،

ص ۳۴۴ س ۳ - طالع عالم مبارک شد الخ ، کلیات سلمان ص ۱۲۱ پر ہے :

طالع عالم مبارک شد بمیمون اختری   منتظم شد سلک ملک و دین بوالا گوہری
تاج شاہی سرفرازی میکند امروز زانک   گرو نانِ مملکت را دوش پیدا شد سری

مصنف نے قصیدے کے ان دو شعروں سے پہلا اور چوتھا مصرعہ لے کر ایک
شعر بنالیا ہے ،

ص ۳۴۶ س ۴ - دیکھو دیوان حافظ ص ۳ ،

" ۳۵۲ " ۱ - تاریخ فوت او الخ ، اس مادے سے تاریخ یوں حاصل ہوتی ہے :-

امین دلند اہل جہانی	=	۲۹۴
تامل	=	۴۷۱
دان	=	۵۵
		۸۲۰

ص ۳۶۰ س ۱۶ - قصائد ظہیر فاریابی ص ۶۸ پر نہی مصراع اول میں اور کہنی مصراع دوم میں ،

" ۳۸۰ " ۹ - دیوان حافظ ص ۲۷ پر "سخن عاشق" ہے بجای "سخن خوب" ،

" " ۱۶ - دیکھو کلیات سعدی ص ۱۲۲ س ۳ ،

" ۳۸۶ " ۱۳ - در آن زمان الخ ، دیکھو ص ۱۵۵ س ۱۱ بذیل واقعات سنہ ۸۱۲ھ ،

" ۳۸۷ " ۷ - دختر شمع جہان الخ ، مصنف نے ص ۴۸۰ س ۷ پر کہا ہے کہ میرزا محمد جوکی شاہ جہان (برادرِ شمع جہان) کا داماد تھا - اوپر ذکر آ چکا ہے کہ مصنف نے جابجا شاہ جہان اور شمع جہان کو ملتبس کر دیا ہے دیکھو ص ۶۲۶ حاشیہ ص ۱۸۱ س ۱۰ پر ،

ص ۳۹۰ س ۹ - تُغماق ، دیکھو نقشۂ جو بارتولڈ نے ترکستان میں دیا ہے - اس کا طول بلد ۷۵ اور عرض بلد ۴۲ ہے - ظفرنامہ یزدی میں ۱ : ۵۵۰ پر ہے :

گر بماند حیات ما باقی — بکف آریم ترک نقماقی

ص ۳۹۵ س ۱ - دیکھو کلیات خاقانی ص ۴۰۹ س ۸ ،

" ۳۹۶ " ۸ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۱۱۵ ، مگر وہاں "ایران زمین را" ہے - (بجای "ایران و توران") ، اور "ترک ترکان" (بجای "فرق ترکان") ،

ص ۴۰۰ س ۱ - جرمغان ، دیکھو ص ۶۳۰ حاشیہ ص ۴۲۹ س ۱ پر ،

" ۴۰۳ " ۶ ببعد - دیکھو مخزن اسرار (خمسہ نظامی) ص ۴ س ۲۵ و ص ۵ س ۲۱ ،

" ۴۰۶ " ۱۱ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۶۰ ،

" ۴۰۹ " ۱۱ - ذیل جامع التواریخ ص ۱۳۶ پر "تا" ہے بجائے "با" (در مصراع ثانی) ،

" ۴۱۳ " ۱۲ ، ۱۳ - دیکھو کلیات انوری ص ۱۲۶ س ۱۱ و ۱۲ ،

" ۴۱۳ ح ۱ - کُنگ ، کردوں کی ایک شاخ کا نام ہے - دیکھو آ ر ۳ : ۱۰ ،

" ۴۱۸ س ۹ - اوایل سنہ اربع ، حاشیہ میں "اوایل این سال" کی قرأت دی ہے وہ بہتر ہے یعنی اوائل سنہ ۸۲۳ھ کا واقعہ متن میں مذکور ہے نہ سنہ ۸۲۴ھ کا - بقول صاحب زبدۃ (۳۸۴ ر) ایلچی ۲۲ محرم سنہ ۸۲۳ھ کو سمرقند پہنچے (سفرنامہ چین ص ۵ س ۱۱

اور مطلع ص ۴۷۹ س ۳)،

ص ۴۱۸ س ۱۳ - پہلوان جمال، بقول صاحب زبدۃ (۴۱۱ ب) پہلوان جمال اصفہان سے آیا تھا اور امیر زادہ رستم کا ایلچی تھا نہ میرزا ابراہیم سلطان کا، یہ اور امیر حسن ایلچی شیراز سفیروں کو واپسی پر سنگچو میں ملے یعنی ذیقعدہ ۸۲۴ھ میں،

ص ۴۱۹ س ۳ - یازدہم محرم، اس تاریخ کو طوی ناممکن ہے، اس لئے کہ بقول صاحب زبدۃ ایلچی ۲۲ محرم کو سمرقند پہنچے (دیکھو اوپر ص ۶۳۲ کا آخری حاشیہ گو اس مقام پر زبدۃ میں ۲۱ محرم بجائے ۲۲ محرم کے ہے، بہر حال متن کا "۱۱ محرم" تصحیف "۲۱ محرم" یا "۲۲ محرم" کی ہے،

ص ۴۱۹ س ۴ - غرّہ صفر، زبدۃ (۴۳۸ ا) پر ایلچیوں کی روانگی کی تاریخ ۱۰ صفر ۸۲۳ھ ہے،

ص ۴۲۳ س ۹ - دوایر قسمہ، ان کی تفصیل کے لئے دیکھو فرہنگ انندراج ج ۲ ص ۱۰۸ (بذیل دوائر فلکی)،

ص ۴۳۲ س ۱۳ - شَنگل، دزد، راہ زن، ڈاکو، کسی کہ بہ غدر کُشد، (اشتائن گاس و فرہنگ ناصری)، نام پادشاہ ہند کہ بیاری افراسیاب، بتسخیر ایران آمدہ بود و ور شاہنامۂ فردوسی مکرّر بذکور است (فرہنگ ناصری)

ص ۴۳۸ س ۹ - یہ سلمان ساوجی کے قصیدے کا مطلع ہے۔ دیکھو کلیات ص ۲،
" ۴۴۰ " ۱۳ - حرکت المذبوحین - دیکھو آزون ص ۲۳۹،
" ۴۸۰ " ۷ - دختر دیگرا و را الخ، دیکھو ۶۲۲ حاشیہ ص ۳۸۰ س ۷ پر،
" ۵۱۸ ح ۱۲ - اس حاشیہ میں لکھا گیا تھا کہ نمتای کے متعلق ظفر نامہ یزدی سے لے کر صاحب گنج البحر نے جو اطلاع درج کی ہے مجھ کو ظفر نامہ میں نہیں ملی، یہ اطلاع ظفر نامہ کی ج ۲ ص ۲۱۹ پر موجود ہے۔ یزدی نے منازل ختن تا خان بالغ

شمار کئے ہیں۔ اس کے بعد لکھا ہے: وازانجا (یعنی از کنجانفو) تا بخان بالغ
چہل منزل است و بہ بمنای (کذا) چہل منزل،

ص ۵۲۱ س ۱۴۔ تُنْغُمار، تغمار تیرے کہ پیکان نداشتہ باشد، بجای پیکان گرہی داشتہ باشد (ہفت قلزم و شٹائن گاس)، فرہنگ ناصری میں اس لفظ کو تُنگمار لکھا ہے

ص ۵۳۶ س ۳۔ دیکھو خمسۂ نظامی (خسرو شیرین) ص ۱۳۵ س ۲۱،

" ۵۴۱ " ۱۔ شیر محمد اغلان الخ، اس کی تخت نشینی زاماً اور (دیکھو ص ۲۷۲) کے نزدیک ۸۲۴ھ کا واقعہ ہے۔ شیر محمد اغلان شاہ جہان تغلق تیموری کا لڑکا ہے اس شاہ جہان اوغلان کا ذکر ان حواشی میں متعدد دفعہ ہوا ہے۔ نیز دیکھو یزدی ۲، ۲۱۷،

ص ۵۴۲ س ۱۰۔ دیکھو کلیات خاقانی ص ۳۵۷ س ۷، ص ۳۵۸ س ۶،

" ۵۴۵ " ۳۔ دیکھو کلیات سعدی ص ۴۱۵ س ۳،

" ۵۵۴ " ۱۳۔ دیکھو کلیات انوری ص ۱.۴ و ۴۰۰؛ دوسرا شعر کلیات میں یوں ہے،
آنکہ پیش کلک و طبعش آن دو سحر انگہ حلال
صد چو من ہستند چون گوسالہ پیش سامری
تیسرے شعر میں کلیات میں 'لحہ' ہے (بجای لہجہ) اور 'ہین' (بجای ہان)،

ص ۵۵۹ س ۸۔ کلیات انوری ص ۱۹۵ پر یہ شعر یوں ہے:۔
ای کاینات را بوجود تو افتخار ای ہیش زآفرینش و کم زآفریدگار
سلمان ساوجی نے ان دونو مصرعوں کو دو شعروں میں تضمین کیا ہے۔ دیکھو کلیات سلمان ص ۸۲، معلوم نہیں صاحب مطلع نے پہلا مصرعہ خود لگایا ہے یا کسی اور سے لیا ہے،

ص ۵۶۲ س ۱۵۔ کلیات سعدی ص ۱۲۲ پر "ہر آنکہ استعانت" ہے (بجای

(کسی کا استعانت)،

ص ۵۶۸ س ۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (خسرو شیرین) ص ۵۱ س ۲۲،

" ۵۸۹ " ۷ - خواجہ جمال الدین سلمان - یعنی سلمان ساوجی مشہور، اسکے قصیدے کا مطلع ہے:-

مصوّر ازل از روح صورتی می خواست مثال قدِ تر ابر کشید و آمد راست

ص ۵۹۲ س ۱ - سید قاسم، رک بہ اینسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۲: ۷۹۸ (گو اس میں متعدد غلطیاں ہیں)

" ۵۹۳ " ۸ - دیکھو دیوان حافظ ص ۹۷،

" ۶۰۰ " ۱۱ - دیکھو دیوان حافظ ص ۳۶،

" ۶۰۲ " ۳ - ابو الحسن خَرَقانی - یعنی علی بن احمد" وقد مات یوم عاشوراء سنۃ ۴۲۵ عن ۷۳ سنۃ" (معجم البلدان ۲: ۴۲۴)،

ص ۶۰۲ س ۴ - شیخ ابو یزید - طیفور بن عیسی بن شَرُوسان الزاہد البسطامی المتوفی سنہ ۲۶۱ھ او سنہ ۲۶۴ھ، یاقوت نے (بذیل بسطام) لکھا ہے: رأیت قبر ابی یزید البسطامی رحمہ اللہ وسط البلد فی طرف السّوق (معجم البلدان ۱: ۶۲۳)

ص ۶۰۲ س ۸ - طرزہ کوہ - فرہنگ ناصری میں ہے: تَرَزہ نام قریہ ایست کوچک در کوہ فیما بین بسطام و دامغان و در آنجا مدفونند بیست و یک کس از اولاد عماد الدین عبد الوہاب بار سینی کہ بعقیدۂ شیخ علاء الدولہ سمنانی از اولیای آن عہد بودہ و ہفتاد و شش سال عمر نمودہ،

ص ۶۰۹ س ۵ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۴۶، وہاں دوسرا مصرعہ یوں ہے:-

جہندہ ہمچو اعادی رسندہ ہمچو قضاست

فائت حواشی و زیادات

ص ۷۶ س ۱۰ و ۱۱ — قصائد ظہیر فاریابی ص ۷۶ س ۱۳ و ۱۰ میں 'حلم' (بجای 'عدل')، اور 'بعدل' (بجای 'زجود')، ہے اور ضمیر غائب کی بجای ضمیر مخاطب،

ص ۱۱۶ س ۳ - خمسۂ نظامی (لیلی و مجنون) ص ۲۸۷ س ۲ پر 'برین راہ' بجای 'ازین راہ' ہے،

ص ۲۲۱ س ۱۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (مخزن الاسرار) ص ۲۰ س ۳،

" ۲۸۵ " ۵ - رک بہ خمسۂ نظامی (خسرو شیرین) ص ۸۰ س ۲۵،

" ۳۱۴ " ۶ - خمسۂ نظامی (خسرو شیرین) ص ۹۷ س ۲۲ پر ہے 'زآنکس بود' (بجای 'آنکس برد')،

ص ۳۸۱ س ۴ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۱۸۹،

" ۴۲۷ " ۸ - دیکھو خمسۂ نظامی (اسکندر نامہ) ص ۱۴۷ س ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ بظاہر مصنّف نے بعض تصرّفات کئے ہیں. سکندر نامہ میں ہے ؎

بہ نوروز بنشست و می نوش کرد   سرود سرایندگان گوش کرد

نبودی زشہ الخ،

پھر ایک اور شعر کے بعد ہے ؎

نشستہ جہاندار گیتی فروز   بفیروزی آورد شب را بروز

پھر دو شعر کے بعد ہے ؎

مغنّی سراینده بر نیک رود   بنوروزی شہ نو آیین سرود

کہ دولت پناہا الخ

پھر چھ شعروں کے بعد ہے ؎ علم برفلک الخ - بدولت الخ

ص ۴۴۶ س ۱۰ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۱۰۲، س ۲ و ۳ ،

" ۴۵۴ " ۱۴ - دیکھو خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۳ س ۷ ،

" ۴۵۵ " ۱۰ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۶۳ س ۹ پر ہے :

برانگیخت رزمی چو بارندہ میغ ،

ص ۴۵۵ س ۱۴ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۱ س ۲۳ پر ہے: "مرد انجم شناس" (بجای انجم رہ شناس) ،

ص ۴۵۹ س ۱ تا ۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۴ س ۲ و ص ۱۶۳ س ۱۵ و ۱۷ ،

ص ۴۶۲ س ۱۳ تا ۱۶ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۴ س آخر (زنگی بجای دشمن)؛ ص ۱۴۵ س ۱ (زنگیی بجای دشمنی) ، و س ۳ (بر بجای چون) و ۴ ،

ص ۴۶۳ س ۸ و ۹ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۵ س ۶ و ۱۰ (بر کنجینۂ بجای گنجینہا) ،

" " ۱۴ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۵ س ۵ ،

" ۴۷۸ " ۳ - نقاش سے صرف مصور ہی مراد نہیں بلکہ ہر قسم کی گلکاری کرنے والے کو بھی نقاش ہی کہتے تھے ، خواہ وہ چمڑے یا کپڑے پر ہی کام کرتا ہو ، دیکھو آ ۳ : ۱۳ بذیل لامی)

" ۵۸۲ " ۴ - سکندر نامہ ص ۱۵۵ پر ہے :

سگ کیست روباہ نازورمند کہ شیر ژیان را رساند گزند ،

ص ۶۰۶ س ۱۱ - وان یفق الخ ، شعر متنبّی (در مرثیۂ والدۂ سیف الدولہ) یوں ہے :

فان تفُقِ الانامَ وانتَ منھم الخ ،

ص ۶۱۶ س ۵ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۳ س ۱۵ ،

فرہنگ الفاظ ترکی ومغولی

علامات واختصارات :- ج = فرہنگ انندراج ، لکھنؤ ۹۲-۱۸۸۹ء ،

ر = رسالہ فضل اللہ خان ، کلکتہ ۱۸۲۵ء ،

س = پرشین انگلش ڈکشنری از شٹائن گاس ، لنڈن ،

ن = اللغات النوائیۃ از پاوہ دکورتی ، پیرس ۱۸۸۰ء ،

آ = اینسائکلوپیڈیا آف اسلام

ھدایات :- (۱) خط کے اوپر کے ہندسے سے سطر اور نیچے کے ہندسے سے وہ صفحہ کتاب مطلع سعدین کا مراد ہے جہاں کلمۂ مطلوبہ آیا ہے۔ تمام مواضع جہاں کوئی کلمہ کتاب میں آیا ہے درج نہیں ہوئے (۲) ترکی الفاظ کے ہجے مختلف کتابوں میں مختلف ہیں۔ ایک حد تک اس کی وجہ یہ ہے کہ اصوات ترکیہ عربی حروف میں بخوبی ادا نہیں ہوتیں ؛

اَتَگہ - ۹۷/۷ [اتکا ، اتاکا ، اتکہ (ن)] شیر پدر (ف ن) ، استاد (ن) ،

اختاچی - ۳۵۵/۳ اختہ چی وہ افسر جو سر اسپ کے پاس پاس چلتا ہے۔ کلمہ اختہ ماخوذ از مغولی سے لیا گیا ہے اور بمعنی (۱) اسب خایہ کشیدہ اور (۲) غاشیہ ، پوشش زین کے ہے (ن) ، شخصی کہ اختہ کردن حیوانات باستصواب او باشد ، و داروغۂ اصطبل را میر آخور گویند نہ آختہ بیگی و این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ و بمعنی داروغۂ اصطبل چنانکہ در آئین اکبری و تاریخ عبدالقادر بداؤنی مذکور است (ج) ،

اُرُدُو - ۱۰۲/۲ ، لشکرگاہ و لشکر بادشاہی (ج) ، اوردو شاہی کیمپ ، کیمپ (ن) ،

ارلات - ۴/۸۵ ، قبیلۂ از چغتائی (ف) ،

اُرُوق - ۳۳/۷ ، اوروغ ۲۳۴/۶ ، خاندان ، قبیلہ ، نیز دیکھو ص ۳۳ حاشیہ ۶ ،

اُغروق قول ۲۳/۱۱ ، اُغروق = بوجھ ، وزن (ن) ، اُغروغ = خیمہ ، کیمپ (س) ،

قُول = فوج میانہ (ن) ، فوج درمیان وانبوہ

سپاہ (ج) ظاہراً اغرق قول سے چنداول مراد ہے جسکی
حفاظت میں بیروبنگاہ ہوتا تھا (دیکھو آژون
ص ۲۲۴)،

آقا - ۱۵/۹، برادر کلان،

آقار - ۵۰۹/۱۰، یہ لفظ لغت میں نہیں ملا۔
زبدہ میں اس کی بجائے 'خاد' ہے جو مرادف
غلیواز اور باز کا ہے - ن میں اوقار
بمعنی بوتیمار دیا ہے - مگر یہ محل آبی جانور
کا نہیں ہے ؟

اُلکاکا - ۵۰/۱۱، یا اوکالکا، عطیہ (ن)،

اُلجا - ۶۲/۱۲، ۲۳۵/۱۱، اُلجہ و اُلجی و اُلچہ،
مال و جنسی و بندی کہ در تاخت ملک بیگانہ
گیرند (ج)، ن میں اس کو اولجا اور اولجہ
لکھا ہے،

اُلُغ (اولوغ)، ۴۶/۱، کلان،

اُلنگ (اولنگ)، ۶۳/۴، ۳۸۷/۱۴، سبزہ زار
مرغزار (ج - ن)،

اُلُوس - ۱۴/۱، ۲۰/۲، ۵۷/۱۰، قبیلۂ بزرگ (ف)،

اندا - ۲۰۷/۴، اندا یا اندہ کو مغول کلمۂ محبت
کے طور پر استعمال کرتے ہیں بجای بھائی
یا چچا یا خالہ کے، تاہیل و ترحیب کے
وقت وہ کہیں گے 'اندا' یعنی برادرم،
عزیزم، دراصل اس سے مراد وہ قبیلہ ہے
جو کسی دوسرے قبیلے سے رشتہ پیدا کرے
(ن)، چنانچہ تاریخ غازانی ص ۳۰۸ س ۷
پر ہے: براندا و قودا و اقا و اینی و خویشاوند
و کابین و قلنک ندہند - اسی طرح وہیں ص ۸
س ۱۲ پر ہے: میان ایشان مرتبہ اقا
و اینی و اندہ و قودای معین فرمودی،

اورج اوغلان - ۳۰۴/۶، اورچ تین کو کہتے
ہیں اور اُوغلَن فرزند کو یا اس جماعت کو
جس کی نسبت سلاطین تک پہنچتی ہے۔
بظاہر یہ ترکمانوں کا قبیلہ ہے مگر اس تحریر کے وقت
اس کلمہ کی تحقیق کا سامان میسر نہ آیا + آ ۳: ۱۹۸۰ اور
۲: ۴۴۴ پر اورج اوغلان بمعنی Sultan's page
دیا ہے، مگر بظاہر وہ اور اصطلاح ہے'

اولاغ - ۱۱۱/۱۴ یا اولاق (۱) گھوڑا (ف)
(۲) یہی کلمہ ڈاکٹے کے معنوں میں بھی ہے
یعنی تیزروی کہ برای او اسپ و توشہ مہیا
دارند تا بجاییکہ نام زد باشد بزودی برسد
(ف ن)، (۳) خراج، یزدی ۱: ۱۴۱
پر ہے: راہ غلط کردند و بسی اسپ و اُلاغ
ازان سبب تلف شد،

اولنگ - دیکھو النگ ؛

اویرات - ۳۲/۴۴ ، بظاہر یہ بھی ترکمانوں کا کوئی قبیلہ ہے۔ مگر اس کا ذکر کہیں ملا نہیں ؛

ایچکی ۵۸۶/۴ ، معتمد ، دروني ؛

آیدکو - ۲/۲۸ ، ۳/۱۵ ، باہوش (ف ن) ،

ایل - ۲/۴۸ ، (۱) (بترقیق کسرۂ ہمزہ) مطیع ، (۲) (بتفخیم کسرۂ ہمزہ) مردم (ف) ؛

ایناق - ۲۲/۱۵ ، اناق ۲۶۵/۳ ، اناغ = صاحب ، محمد (ف) ، ایناق ، ایناغ ، ایناج = مصاحب ، مشیر ، معتمد (ن) ؛

اینجو - ۲۹/۴ ، (۱) غلام ، غلام جو کسی شہزادے کی جاگیر سے متعلق ہو (ن) ، (۲) انجو موتی (ف) ؛

اینی - ۴۴/۳ ، برادر خرد ،

ایو اغلان - ۲۹/۵ ، خانہ زاد (ایو = خانہ ، اغلن = فرزند)

باشمہ - ۵۰۷/۱۱ ، نقش جو کپڑوں پر چھاپتے ہیں (ن) ، بَسْمہ ، نقش اوراق طلا و نقرہ کہ بر جامہ بقلم و خواہ بقالب کاری بُنہ بطور معہود کنند و باسمہ بالف مشبع آنست (ج) ؛

برانغار - ۶۰/۳ ، ۳۲۰/۳ ، (فوج) دست راست (دیکھو آزوِن ص ۲۲۶) ،

بُرغُو - ۱۱/۱۶ ، شاخ درمیان تہی کہ آں را مانند نفیر نوازند (ج) ، بورغو (رن) ،

بَرلاس - ۱۶۶ ، الوسی از الوس چغتا و جوان شجاع (ف) ، ایک ترکی قبیلہ جس کی نسل سے سلاطین تیموریہ ہند تھے۔ بارلاس بمعنی سپہ سالار ہے (ن) ،

بُکاوُل - ۱۰۳/۱ ، چاشنی گیر (ف) ، باورچی ، لیکن در ہندوستان بفتح با (و) واو بمعنی داروغۂ مطبخ و باورچیخانہ و کسی کہ اطعمہ را پیش امرا و سلاطین قسمت کند (ج) ؛

بُلجار - ۱۳۱/۱۳ ، وعدہ (ف) بولجار ، ملجار ، جای جمع شدن فوج ، وعدہ گاہ ، محل و مقام معینِ فوج ، دست راست و دست چپ وغیرہما (ن) ؛

بُلغاق - ۳۹/۴ ، بولغاغ بدنظمی ، اضطراب ، نزاع (ن) ، بُلغاق معرب بلغاک است کہ شور و غوغای بسیار باشد ، بعضی این را مغولی دانستہ اند (ج) ، بُولغاق فتنہ و آشوب (ف) ؛

بُلوکات ۱۹/۲ ، چندہ کہ باہم تعلق داشتہ باشند ، بہ ہندی پرگنہ گویند ، جمع بلوک بمعنی قصبہ و دہ (ج) ، قوم بزرگ (ف) ، بُولُک

فوج، علاقہ کا ایک حصہ مثلاً این ولایت پنج تومان و دو بلوک دارد، ۱۲۵/۲ پر بُلوک بمعنی جماعت ہے ؂

بوقچہ ۲۳۵/۳، بُوغچہ جامہ پیچ (ف)، بُقچہ بستۂ خورد (ج) ؂

بَیرق - ۹۷/۱۳، عَلَمِ خرد (ف) ؂

بیلاک ۱۰۳/۵، تحفہ (ن) ؂

پرواچی - ۲۶۷/۵، چانسلر، پیش رو لشکر (ن) ؂

تالان - ۹۵/۱، غارت و تاراج (ن ج) ؂

ترخان ۱۷۵/۱، لقبی است از القاب کہ سلاطین ترکستان کہ ایشان را خان گویند بکسی دہند کہ ہر وقت خواہد بی احضار بحضور پادشاہ رود و اگر تقصیری و خطائی کند اورا بمواخذہ نگیرند (فرہنگ ناصری)، نام او سی از چغتای (ف)، ترخان لوٹ کا کوئی حصہ امیر کو نہیں دیتا اور قصور کرنے پر مستوجب تفتیش و تحقیق نہیں بنتا، نیز دیکھو بلاخمن کا ترجمۂ آئین اکبری ص ۳۶۴ ؂

ترغو - ۲۲۰/۳، ۲۵۴/۵، نوعی از بافتہ ابریشمی سرخ رنگ (ج)

تغار ۲۶۴/۳، رسد جو سپاہیوں کو دیتے ہیں (ن)، تغار دادن مہمانی بزرگ و آش دادن (ج)،

یزدی ۱: ۲۸۱ پر ہے فلان و فلان و رشہر از ار بودند و لشکر را تغار می دادند ؂

نُقُوز - ۴۲۵/۹، توقوز نو کا عدد، نو (ن ف)، تحفہ - اسلئے کہ امراء و ملوک کو تحائف نو نو کی تعداد میں پیش کئے جاتے تھے - جو مغلوں کے نزدیک ایک مبارک عدد ہے (ش)، نیز دیکھو بلاخمن کا ترجمۂ آئین اکبری ص ۳۶۴ ح ۲ ؂

تگامشی ۶۱۶/۱۱، تکامیشی عجلت، تعاقب (ن)، یزدی ۱: ۲۵۴ پر ہے: از لشکر جتہ ہیچ کس آنجا نماندہ بود بہادران فتح آیین تگامشی کردہ بسیاری ازان لشکر بی دین را بقتل آوردند، اسی طرح دیکھو یزدی ۱: ۱۵۶ ؂

تلبہ ۳۱۳/۷ دیکھو تیلبہ ؂

تنسُوق ۱۲۸/۱۵، تحفہ و چیز نفیس و نادر (ج)، تانکسوغ، تانسوغ اعجوبہ (ن)، تانسُوق نادر (ف) ؂

توَاچی ۲۲/۱۴، نقیب (ف)، دربار شاہانِ مغول کا وہ افسر جس کے سپرد فوجوں کی بھرتی - فوجوں کا معاینہ اور یاسا (سزای قتل) کی نگرانی ہوتی تھی - انسپکٹر، شتر سوار، قاصد (ن)،

تواچی گری تالی منصب سلطنت است پیش
اتراک (یزدی ۱ : ۲۱٦) ؛

تُورَہ ۸۴/۸ ، سپر بیست قدِ آدم دشار ہوا ہی
ص ٦۷ ، لکڑی اور لوہے کے ٹکڑے جنکو
زنجیروں اور قلابوں سے باندھ کر آڑسی
بنا لیتے ہیں اور سپاہی ان کے پیچھے کھڑے
ہو کر لڑتے ہیں palisade; stockade.
(ن) ، یزدی ۱ : ۳۱۷ پر ہے : از ہر دو طرف
تا روز پاس داشتند و بہادران لشکر منصور
تورہا و چپرہا گرفتہ ہیچ دقیقہ از شرایط حزم
فرو نگذاشتند۔ نیز دیکھو اُزون ص ۱۴۲
ببعد جو اس کو Mantelet کا مرادف
قرار دیتا ہے ؛

توق ۲۳۵/۲ ، نوق یا توغ بواو مجہول ، چیزی
است از عالم علم کہ شکل پنجہ بر سر آن نصب
کنند و آن بر دو گونہ بود یکی چتر توق از عالم
علم لیکن کوتاہ تر از و کہ قطاسی چند برافزایند
و دوم ہم ازان عالم لیکن دراز تر از و و در
علمہا این را پایہ برتر نہند و آخرین را بزرگ
نویسیان اختصاص دارد (از آیین اکبری
بعینہ نقل کردہ شد) (ج) ، بھنڈا ، جھنڈا

یوں بنتا تھا کہ دُمِ قُطاس کو ایک چھڑ پر
لگا کر اس کے اوپر ایک مثلث
شکل کی جھنڈی لگاتے تھے (ن) ؛

تومان ۳۴/۳ ، دہ ہزار (ف ن) ، دہ ہزار
دینار (ن) ؛

تیلبہ ۳۱۳/۳ ، دیوانہ (ف) ، بیوقوف (ن) ؛

تیُول ۸۰/۱ ، جاگیر ، مدد معاش (ج) ؛

جاخوریان ۱۲٦/۲ ، بظاہر مراد ہے اولاد
واتباعِ امیر جاکو برلاس سے جو امیر تیمور کی
تخت نشینی سے پہلے اس کی دولت کا رکن
اور بعد میں اس کا امیر لشکر اور تواچی تھا
(دیکھو یزدی ۱ : ۵۳ و ۱۹۱ ببعد و ۲۱٦)
اس کے مرنے کے بعد اسکے لڑکے کو امیر تیمور
نے اس کا جانشین مقرر کیا (دیکھو یزدی
۱ : ۳۷۷) ؛

جار ۲۷/۲ ، ۱۰۱ ، ندا کردن ، منادی (۲)
جمعیت (ج) ، چار منادی (ف) ، جار ، جر
شور ، آواز ، فوجی خدمت کیلئے طلبی ، قاصد (ن) ؛

جالق ۲۴۴/۲ ، چالیغ سرکش یا اڑیل گھوڑا (ن) ؛

جاونی قربانی ۱۶ ببعد ، ۴۴ ، ۱۵/۱۰ ، ایک قبیلہ
یزدی نے جا بجا اس کلمہ کو جون غربانی لکھا ہے

اس طائفہ کے لوگ امیر تیمور کے عروج سے
پہلے خراسان کے شمالی حصے پر متصرف تھے،
دولت شاہ نے لکھا ہے کہ ابو سعید خان
(م. ۷۱۶ھ) کے بعد طغا تیمور خان
(۷۳۷ھ میں) خان بنا اور سلطنت استراباد
و جرجان اس کو ملی اور سربداران خراسان
اس کے مطیع ہوئے، ۷۵۴ھ میں وہ قتل
ہوا تو سلطنت سربداروں، امرای جانی
قربانی اور ملوک کرت کے قبضے میں آئی،
مرو و طوس ان کے مرکز تھے مگر ان کے
اور کرتوں کے درمیان حکومت کے متعلق
تنازعہ ہوتے رہتے تھے۔ ۷۳۸ھ کے
قریب ارغون شاہ جانی قربانی نیشاپور اور
طوس میں بادشاہ تھا (دیکھو دولت شاہ
بذریعہ فہرست اول)، اس کے لڑکے
علی بیگ نے امیر تیمور کو گرفتار کر کے کچھ
مدت قید میں رکھا۔ تیمور نے ۷۸۳ھ میں
اس کو کلات میں محصور کیا اور قلعہ لینے پر
سارے جون غربانیوں کو خانہ کوچ کر کے
ماوراءالنہر میں منتقل کیا (دیکھو یزدی ۱: ۲۶۶،
۳۲۴، ۳۵۲، ۳۵۵ و دیگر مواضع)،

ان کے ساتھ ہی تیمور کے ہاتھوں اسی سال
سربداروں کا خاتمہ ہوا اور اس سے دو سال
پہلے کرتوں کا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیمور کے
مرنے کے بعد اس طائفہ کے لوگ پھر کچھ
سنبھلے اس لیے کہ شاہ رخ کے زمانے
میں وہ ابیورد کے نواح میں پھر برسر طاقت
ہو گئے (دیکھو دولت شاہ ص ۴۲۱)،
بابا سودائی (معاصر شاہ رخ) ان کو جانی قربانیٔ
لکھ رہا ہے۔ اس کا شعر ہے:

نیک خواہان ترا دولت برلاسی باد
بدسگالان ترا محنت جانی قربان

جتہ ۱۴/۳۸۰، ۱/۴۹۱، مغول، بلاد جتہ
مغولستان، Zungaria، بلاد جنگر ٭

جلاو ۴/۴۹۱، ۹/۵۲۱، جیلاو عنان (ف)،
عنان اسپ، پیش پیش (ن)، جلو عنان
اسپ، اسپ کوتل (ج) ٭

جُوانغار ۳/۸۰، ۹/۳۲۰، (فج) دست چپ
(دیکھو اُرون ص ۲۲۶)،

جیبَہ (یا جیبا) ۱۵/۴۲، زرہ بکتر (ن
ف ج) ٭

چاؤ ۱۱/۵۲۳، بزبان چیناوی کاغذی بود

از طرف پادشاہ ہر دو روی آن عباراتی چند
نوشتہ و در بازار چون زر رائج بود و خرج می شد"
(ج)، بانک نوٹ، اس کی تصویر کیلئے دیکھو
سفرنامہ مارکوپولو مرتبۂ یول جلد اول مقابل
ص ۳۷۸، فرہنگ ناصری میں ہے۔ کہ
کیخاتو خان ایلخانی نے ایران میں بھی چاؤ کو
رائج کرنا چاہا مگر نہ ہوا" اکنون چاو و چاپ
بر صنعت طبع و باسمہ خط اطلاق می شود"۔

چاؤش ۱۱۹/۱۱، بروزن پاسخ و چاؤوش
نقیب لشکر و قافلہ (ج و ن)،

چپّر ۵۴۴/۳، و چپّر، دیوار یست کہ از
چوب و خاک در برابر قلعہ برای تسخیر آن
سازند و در پناہ آن جنگ کنند (ج ن)،
حلقۂ دائرہ را نیز چپر نامند کہ از مردم و حیوانات
دیگر کشیدہ شدہ باشد، A ring of
iron, hedgrow, bits of iron
with which one forms
an obstruction شارموی ص۶۷ بترجمہ
نگر بزدی کی اس عبارت سے جو بذیل تورہ
نقل ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ چپر کا اطلاق کسی
قسم کی متحرک آڑ پر بھی ہوتا تھا۔

چلکا ۳۸/۱۵، چلگۂ مرغزار (ج)، چولکہ،
چلکا، چولکا، میدان جو دامن کوہ میں یا
دو پہاڑوں کے درمیان ہو (ن)۔

چماق ۱۶۳/۶ چوماق، عصا (ن)،
چماق گرز و عصای گلولہ سر (ف)، چماق
چوب سرکج کہ در درازی مانند عصا بود و از
چوب بادام تلخ باشد کہ نگہداشتن آن در
دست در مذہب امامیہ مسنون است
و در برہان بمعنی گرز آہنی شش پرہ نوشتہ
(ج)۔

چنداول ۹۵/۱، ساقۂ فوج، دیکھو اردو ص ۲۲۴،

چہرہ ۲۰۰/۱، غلام یعنی جوان نابالغ (ج)،
چہرہ خواص (ف)، غلام، پسر سادہ، ملازم
امرد، ہندی است و بجیم عربی ہم آمدہ
(فرہنگ ناصری)۔

خاتون ۲۴/۶، زن بلند نسب (ن)، عروس
(ف)، از القاب زنان کبار است (ج)،
مغولی کا لفظ ہے۔ جیسے ناز بیگوں کے ہاں
بانو (ن بذیل نوجیبن) اس لقب کی چھٹی صدی
سے پتہ مل رہا ہے دیکھو آ آ: ۲: ۹۳۲۔

خماری ۴۴/۱۴، خمار، نام شہری است در ترکستان

منسوب بہ خوبر دیان (ج)، مگر ممکن ہے کہ
متن میں بہ عَلَم ہو ؛

داجی ۲۸۰/۸۰ ، بظاہر یہ چینی لفظ تاجین
کی تاتاری صورت ہے۔ اس کے معنی ہیں،
بڑا آدمی، آج بھی تاتاری سرحدی حکام پر
اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ وہ چینی عہدہ دار
تھے۔ جو سفیروں کے ساتھ بہت پہلے شامل ہو
چکے تھے۔ (تاجین ایک لقب ہے جو چینی
حکام کے لئے مستعمل ہے۔ خواہ وہ بڑے
ہوں یا چھوٹے خطا اور اس کی راہ۔
مرتبہ لول ج ۱ ص ۲۷۳ ھ ۱۹۱۵ء) ؛

ساچق ۵۹۹/۸ ، ساچُوق ، ساچیق تحفہ
(ن) ساچق تحائف جو دلہن کو بھیجے جاتے
ہیں۔ (س)، ساچق دستوریست کہ یک
دو روز پیش از یوم شادی کتخدائی از قسم
پیرایہ و البسہ مع سبو چہای شیرینی نقل و
آرایش از طرف داماد بخانہ عروس
فرستند (ج) ساچیق دستوریست کہ پیش از
کتخدائی بعمل آرند، هندش بری خوانند (ف)

سان ۷۰/۱ ، شمار تعداد (ف ن)، ذیل
کے معنوں میں از روی فرہنگ ناصری
یہ فارسی لفظ ہے، سان لشکر (۱) سامان
کار لشکر، سان لشکر دیدن و دادن و گرفتن
دیدن سلاح و سامان لشکر (۲) رسم و عادت
انوری گفتہ ؎

از سیرت و سان رشک ملوک و ملک آید،

(مطلع ۱۰۱/۴ پر ہے: بسان ویسون یورش
اول)، مطلع ۷۰/۱ دفتر ہا رسان سے معلوم
ہوتا ہے کہ مغلوں کے ہاں سان یعنی شمار
افواج کے رجسٹر ہوتے تھے۔ یعنی
Muster roll اسی طرح ص ۳۹۶/۱ پر ہے
سانات لشکر ہا ز طلبند، ازوَن نے ص ۳۲۱
پر سان دیدن کو (a parade) کے
معنوں میں لیا ہے ؛

ساوری ۳۹/۳ ، تحفہ و پیشکش (ج)، یزدی
۱: ۲۸۶/۱ پر ہے: برسم پیشکش و ساوری کسی چیز فرستاد ؛

شگورچی ۲۲/۱۴ ، شگرچی چتر بردار (ف)،
{ شوگور = خیمہ، چتر (ن) } ، نیز دیکھو ذیل
جامع التواریخ ص ۶ ؛

سلدوز ۱۸۲/۱ ، سیدوز (محرف سلدوز؟) منگولیا
کی ایک قوم جو آج کل بھی نواح ساوہ (ایران) میں موجود ہے۔
(۱/۱۱۱: ۵۴۰) نام الوسی از چغتائی (ف)، سولدوز نام

الوسی از چغتای (ن)، عروج تیمور سے
پہلے یہ الوس ترکستان اور خراسان میں بہت
اقتدار رکھتا تھا۔ حصار شادمان کے نواح
میں بیان سلدوز برسر قوت تھا۔ بلخ کے
نواح میں ایک اور امیر مسلّط تھا (یزدی
۱: ۲۳ و ۴۴ ببعد) امیر بیان نے متعدد
اور چغتائی امرا کے ساتھ ۷۵۲ھ میں ہرات
کو کرتوں سے مستخلص کرنے کے لئے اس
علاقہ پر حملہ کیا، بعد میں امیر حسین کے ساتھ
سلدوزیوں کی کئی لڑائیاں ہوئیں جن میں
تیمور امیر حسین کی امداد کرتا رہا۔ آخر بیان
قتل ہوا (یزدی ۱: ۴۸ ببعد، ۵۹) جب
تیمور اور امیر حسین میں نزاع پیدا ہوا۔ تو
سلدوزی تیمور کے ساتھ ہو گئے (یزدی
۱: ۸۸) ۷۷۶ھ میں تیمور نے محمد بن بیان
سلدوز کو غدر کے الزام میں قتل کیا اور
تومان سلدوز کی ایالت اور ان کا ضبط و نسق
ایک اور امیر کو سپرد کر دیا (یزدی ۱: ۲۶۰)۔
تیمور کی مہموں میں سلدوز اسکے ہمراہ رہے ؛

سورُن ۵۴۹ ۶/۵، سوران، سورون
نعرہ جو سپاہی ایک دوسرے کے مقابلے
صف آرا ہو کر لگاتے ہیں، شور و غوغا
(ن)، اللہ اکبر یا مثل آں گفتن لشکریان
باآواز بلند در ہنگام تاختن بر خصم، ہای ہوی
کہ اتراک وقت محاربہ کنند، ہاتفی ؎

زہر دو طرف سورن انداختند
ہژبرانہ بر یکدگر تاختند (ج)،

یزدی ۱: ۳۱۲ پر ہے ؎

سپہ کار پیکار بر ساختند
کورگہ زدہ سورن انداختند ؛

سیُورغال ۱۴۲ ۱۴/۱، مدد معاش، انعام
(ج)، سویورغال تحفہ، عطیہ (ن)،
سُیُرغال انعام، التمغا (ف) ؛

شانقار ۱۰۳ ۵/۱، **شانغار** ۱۵۵ ۳/۱۱، **شنغار**
۲۹۷ ۱۱/۲، **سونکقور** ۳۸۵ ۶/۳، **سُنقُر**
پرندہ است شکاری مثل باز (ج)، سُنغُر
شکرہ، سُونقار جانور پرندہ کہ حکم عنقا
دارد (ف)، شونقار باز، properly
gerfalcon سونغار، سونقور
falcon (ن)؛

شقاول ۵۰۴ ۶/۵، مہماندار (فاتر میر در

حواشی اقتباسات از مطلع سعدین)،

شاہان وسط ایشیا کے دربار میں ایک صاحب
منصب کبیر جو قاضیوں اور ملاؤں پر حاکم
ہوتا ہے۔ فرہنگ ترکی از شا (Shaw)،
شیغاول وہ شخص جو ایلچیوں کے ہمراہ رہتا
ہے (ن)، آنہارا می گویند کہ ایشان را
ملازم ایلچیان کردہ درار دوی بادشاہ ہر جا
کہ باشد کر کیراق ایلچیان ایشان می سازند
(زبدۃ التواریخ حافظ ابرو)۔

طوی ۵/۴۸، شادی عروسی، شادی (ج
ن)، ضیافت (ن)، ۲/۲۸۹ طوی کشید
یعنی ضیافت کرد۔

فنار ۱۱/۵، کاغذ کی لالٹین، فانوس
(الفرائد الدریہ)۔

قاپوچی ۵/۴۸۵، دربان (ج)، قاپو بمعنی
درخانہ ہے (ف) اور چی کلمۂ نسبت
یعنی محافظ درخانہ، گویا قاپوچی متن میں
بمعنی باڈی گارڈ ہے۔ عثمانی ترکوں کے ہاں
اس لفظ کے استعمال کیلئے دیکھو ۱۲ ۲:۲۵:۷،

قبچاق ۲/۱۵۵، ۳/۱۸۳، ۱۱/۲۲۵، ۹/۴۶۷، ۱۳/۵۲۹، (۱) نام فرقۂ از ازبک (۲) نام
دشت ہرگاہ ہزار فرسنگ طول و عرض داشتہ
باشد (ف)، شار مروای نے لکھا ہے
دشت قبچاق رود خانہ ہای یئق (اورال)،
اتل (والگا) طورلی (دینسٹر) اور کریمیا سے
محدود ہے۔ کبھی اس کلمہ کا استعمال محدود تر
معنوں میں کرتے ہیں۔ تب اس سے مراد
وہ دشت (Steppe) ہوتا ہے جو دریائے
اتل (والگا) اور اوزی (ڈینیپر) کے درمیان
ہے۔ اب اس میں پچناگ رہتے ہیں۔

ابن عرب شاہ نے دشت قبچاق کا حدود اربعہ
یوں بیان کیا ہے: شمال میں ابیر سیبر (سائبیریا)،
جنوب میں بحر خزر اور بحر اسود جنکے درمیان
جبل چرکس (کوہ قاف) ہے۔ مشرق میں خوارزم
صوبہ ہای اترار و صغناق و دیگر بلاد ترکستان،
و بلاد جتہ (زونگاریا یا نزہۃ القلوب ص
۲۵۷ کا جنگر) تا بلاد مغول وحدود چین۔
اسی دشت کو برکہ خان کے نام پر دشت برکہ
بھی کہتے ہیں۔ برکہ خان جو ۶۵۴ھ سے
۶۶۴ھ تک حکمران رہا جوجی نژادوں میں
سے پہلا مسلمان بادشاہ تھا (تیمور لنگ کی مہم
خلاف توقتمش خان از شار مروای ص ۳۹)،
لین پول نے (خاندانہای سلاطین اسلام
میں ص ۲۲۴ پر لکھا ہے: دشت قبچاق

سے مراد وہ علاقہ ہے جس کو دریائے ڈون اور
والگا سیراب کرتے ہیں۔ جو شرقاً غرباً دریائے
یورال یا ائیق سے دریائے ڈینیپر تک اور شمالاً
جنوباً بحر اسود اور بحر خزر سے آگے تک پھیلا
ہوا ہے۔ نیز دیکھو نزہۃ ص ۲۵۸ - آآ ۲:۱۰۲۲
جو اس کلمہ کو قبچاق یا قفچاق لکھ رہا ہے۔

قفچقار ۹۶ ہ ۱۳ر، قوچقار گوسفند شاخدار (ف)
قوچقار۔ بیندھا (پہاڑی یا میدانی) (ن)،
قچقار گوسفند گشتی، قوچ گوسفند شاخدار جنگی (ج)

قراول ۴۴ ہ ۹ر، فوجی کہ برای جنگ ہکانی
تعین شود (ف) **قاراول، قاراغول**
محافظ دیدبان (ن)، قراول دیدبان، فوجی
کہ پیش پیش رود واز سپاہی دشمن خبر دہد
(ج)، یزک، پیشرو سپاہ (فرہنگ ناصری بذیل یزک)
دیکھو آزدن ص ۲۲۴ skirmishers
لکھتا ہے، نیز دیکھو آآ ۲:۷۶۱، قراول قول ۸۰ ہ ۷ر
ہراول قول کے معنوں میں ہے۔

قراوناس ۸۴ ہ ۷ر، ایک جنگجو مولد تاتاری
طائفہ جسکا ذکر عروج تاتار سے تھوڑے ہی
زمانہ کے بعد ملنا شروع ہوتا ہے۔ یعنی ساتویں صدی
سے وہ آٹھویں صدی ہجری کے وسط کے
قریب ماوراء النہر اور ترکستان کے امراء کی
فوج کا ایک اہم جزء تھے۔ تخت نشینی سے پہلے
امیر تیمور کو کئی سال تک امیر حسین سے لڑنا
پڑا جو ماوراء النہر اور ترکستان کے اکثر
حصہ پر قابض تھا۔ امیر حسین کی فوج میں ہزاروں
کی تعداد میں اس طائفہ کے لوگ شامل تھے۔
(دیکھو یزدی ۱:۴۲۲ اور ۱۷۱)، کہتے ہیں
کہ تغلقوں کا خاندان انہی میں سے تھا۔ دیکھو
اورینٹل کالج میگزین بابت مئی و اگست ۱۹۲۷ء

قرمچی ۵۰۳ ہ ۱۱ر، کتب لغت میں یہ لفظ نہیں ہے
قورمق توجہ کرنیکو کہتے ہیں شاید صاحب توجہ بمعنی محل توجہ اور لئے ہے

قشلاق ۲۱ ہ ۳ر، جاہی زمستان (ف)، جاہای
گرم کہ زمستان دران بسر برند (ج)۔

قطاس ۸۲ ہ ۲ر، قوتاس عند البعض ایک
حیوان ہے جو چین اور ہندوستان کے درمیانی
پہاڑوں میں ہوتا ہے۔ اور جس کی دم بڑی اور
گچھے دار ہوتی ہے (ن)، قطاس معرب قوتاس
است ... یعنی موی دم گاو کوہی کہ آنرا گجگاو خوانند
(ج)، یاک تبتی (س)

قلاق ۹ ہ ۶ر، قُلاق و قلاغ گوش
(ف)، قلاق گوش (ج)، مگر متن میں

بظاہر مراد مخبر سے ہے ؛

قمرغہ ۲۶۷، ۱۳/، شکارگاہ (ف)، شکارگاہ کہ امراء و سلاطین در احاطۂ کلان آہو و گوزن وغیرہ می گذارند (ج)، شکارِ جرگہ، دیکھو آژون ص ۱۸۹ ؛

قُمَّہ ۶۴ ۲/، سُریّہ (ج)، قُمّہ یا قُمّا ' a concubine (س)، لونڈی،

قُنبُل قُول ۶۱ ۴/، ۴۷، ۵/ ۳، قومبول کمپنی، پلٹن (ن)، قُول (بواو مجہول) فوج میانہ (س) پس معنی ترکیب میانہ فوج کی پلٹن کے ہیں۔ شاید اس سے ایلتمش مراد ہو یعنی فوج قلب کا ایڈوانس گارڈ (دیکھو آژون ص ۲۲۶)،

قوچین ۹۵ ۵/، اہل کاشغر کا فوجی طبقہ (س) ؛

قُورچی ۹۹ ۴/، سلاحدار، قُور بمعنی سلاح و ادوات حرب و چی علامت فاعلیت، اہتمام کنندۂ دربار پادشاہ (ج)، میرشکار، حرم کا پہرہ دار (س)، میرشکار (ن)، نیز دیکھو آژون ص ۱۶۹ جہاں بادشاہ کے ہاتھی کے اردگرد رہنے والے قورچیوں کی جماعت کا ذکر ہے ؛

قُورُق ۹/۷ ۱۲/، ممنوع، منع کردہ شدہ (ج)، قوروغ، قوروقِ سلطانی چمن (ن)، آژون ص ۱۸۹ پر یہ کلمہ بمعنی privilege ہے ؛

قُورِلتای ۱۶۳ ۱۱/، جشن (ف)، قوریلتای (۱) مجمع کنگاش و مشورہ؛ (۲) جشن (ج)، قوریلتای، قورولتای مغلوں کی بڑی مجلس مشاورت (ن)،

قُوش قراو ۸۶ ۴/ ۱، متن میں ہے قوش قراو داد و خوردند، زبدۃ التواریخ میں اسکی بجای ہے: قوش داد و قراو خوردند، یزدی ۲ : ۶۱۷ پر ہے: بآیین تورہ و رسم معہود کاسہای مدام مملو از بادہ یاقوت فام برحسب مرام پی در پی داشتہ مراسم قوش و قارو بتقدیم پیوست، ان مراسم کی تفصیل کہیں نظر نہیں آئی، ف میں قوش بمعنی جفت ہے اور قارُو بمعنی جواب، ن میں ہے کہ قارو بمعنی عوض ہے اور اس سے مراد وہ پیالہ ہے جو ایاقچی کو اس پیالے کے عوض میں دیتے ہیں جو وہ دورِ اوّل میں پُر کرکے دیتا ہے۔ اگر ایک شخص

دو پیالے پئے تو اس کو قوش کہتے ہیں۔ مثال
میں نوائی کا ایک شعر دیا ہے جس کا ترجمہ
یہ ہے: چون وی نوائی را از می لعل پے در پے
قوش (دو پیالہ) داد بہ قار و عوض جان
طلب کرد، کیست کہ ہمچنین پر نفع سودا
نمودہ است ؛

قُوشچی ۲۲/۱۳ ، بازدار (ت ن)، میر شکار
(ج) ؛

قُوشلامشی ۳۸۲/۲ ، ۳۹۳/۱۴ ، قوشلامق
سے ہے۔ یعنی حیوانوں اور پرندوں کا شکار کرنا ؛

قُوشون ۲۳/۱ ، فوج (ف)، گروہی از
فوج (ج)، اَرْوِنْ کے نزدیک (دیکھو
ص ۱۸۳) اٹھارویں صدی کے نصف
آخر میں یہ لفظ درانیوں سے مستعار لیا گیا
مگر تومان کی طرح اس سے کوئی معین تعداد
سپاہیوں کی مراد نہ تھی۔ مطلع میں ص ۲۳
س ۱۰ پر قشون کی تعداد پانصد سوار دی ہے ؛

قُول ۸/۱۱ ، ۱۹/۱۵ ، فوج میانہ (ف)، انبوہ
سپاہ (ج)، منغولی لفظ ہے، بواو مجہول
(س)، قلب گاہ، (دیکھو اَرْوِنْ ص ۲۲۴
و ۲۲۶) ؛

قِیتُول ۳۶/۶ ، کیمپ، فوجی ڈیرہ، قلعہ
(س)، یزدی ۱: ۱۳۷ پر ہے: بگریخت
و بقیتول خود شتافت،

کپکی ۸۰/۶ ، اس عبارت سے ظاہر ہے کہ دینار
کپکی چاندی کا سکہ تھا جس کا وزن ۱/۲ مثقال
تھا یعنی ۳ ماشہ۔ اگر مثقال کو اقوی الاقوال
کے مطابق ۴ ۱/۲ ماشہ کا تصور کریں، دیکھو
(ج) ؛

کِلین اُغُول ۳۸۷/۱۶ ، کیلین منسوبہ،
بہو (ن)، اُوغُول پسر (ف)، مراد بہو سے ہے ؛

گُوچ ۴۹/۱۲ ، (۱) از جائی بجای رفتن،
(۲) زوجہ (ف)، از منزل بمنزل نقل کردن
با اہل و عیال و اسباب خانہ، بطریق
کنایہ بمعنی زن شخص (ج)، گوچ، زوجہ،
کنبہ (ن) ؛

گُورکا ۱۱۰/۱۶ ، گُورکہ نقارۂ کلان (ف) ؛

گورگان ۹/۹ ، بتفخیم ضمۂ کاف و رای
مہملہ و فتحۂ کاف فارسی، شخصی کہ نسبتش
بسلاطین رسد و نسبت دامادی ہم داشتہ
باشد (ف) تیموری شہزادہ جس کے
ماں باپ خانوں کی اولاد سے ہوں اور

جو بنت خاقان سے شادی کرے (ن)،
بالضم و واو معروف و رای مهمله موقوف،
آنکه از جانب مادر هم پادشاهزاده باشد
... و در سروری بکاف اول فارسی و کاف
دوم عربی بمعنی پادشاهی که دختر خاقان
چین در حبالهٔ نکاح او باشد (ج) ؛

کوکلتاش ۷/۲ ، دودھ کا بھائی (ن)،
گوکلتاش، گوکلداش دودھ کا بھائی (س)،
کوکلداش هم شیر (ف) ؛

کومک ۵۴۸/۳ ، **کومک** ۶۰۸/۱ ، کمک
اعانت و مددگاری چه در کار و بار و چه در
جنگ (ج)، کومک معاون، مددگار (ن) ؛

لاچین ۲۶۷/۱۴ ، **لاچین** شاهین (ف)
شاهین شکاری (ج) ؛

مانکقوت ۵۵/۱۴ جوجی نژادوں کا ایک قبیلہ، دیکھو
یزدی ۱: ۲۷۷ جہاں اسی کو منغوت لکھا ہے
آ ۳: ۴۴۲ پر اس نام کی سات اور صورتیں دی
ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اس قوم کے قریباً ایک لاکھ فرد
اسوقت بخارا اور اسکے نواح میں بستے ہیں ؛

مرگن ۶۵/۱۵ ، بہادر، Hero (ن) ؛

موجب ۶۵/۵ ، ۱۰۷/۱ ، ۵۶۷/۵ ، شغل
عمل، منصب، درجه، عهده (ن) ؛

منغلای ۳۰/۹ ، پیشانی (ف)، منغلای،
منقلای، مانگلای پیشانی، فوج هراول
(ن)، مقدمة الجیش، (آرون ص ۲۲۵) یہ
لغت مغولی ہے ؛

نایمان ۱/۷/۲ ، فرقه ایست از اوزبک
(ف ن) ؛

نوئین ۲۸۴/۱۵ ، در اصل داماد را گویند
و ترکان سلاطین را باین لفظ خطاب کنند
و بمعنی امیر اعظم، پادشاهزاده (ج) ؛
نوئین نویان، جنرل، شاهزاده، امیر
(ن)، از القاب بزرگان ترک است
و این لغت فارسی نیست ترکی است
بلکه مغولی، (فرهنگ ناصری)، نوئین
شہزادہ، دس ہزار فوج کا کمانڈر، لغت
مغولی ہے۔ **نویان** شہزادہ (ترک
و تاتار میں یہ لغت مستعمل ہے، مغولی لفظ
ہے) (س) ؛

یاتوغن ۵۰۹/۱ ، آلهٔ موسیقی است که او را
بفارسی سمتور گویند، ظفرنامهٔ یزدی ۱ :
۲۲۷/۲ پر اسکو (شعر میں) یاتغان کہا ہے
اور ۴۶۲/۶ اور ۹۸۷/۳ پر تیتخان لکھا ہے جو

تصحیف یتخان ہے۔ اس آلہ کی تصویر
انسکلوپیڈی ڈلا میزیک (پیرس ۱۹۲۲ء)
میں دی ہے ٭

یارغُوجی ۳۳۴/۵ ، فیصلہ کرنے والا ، سزا کا حکم دینے والا (ن)، یارغوچی (ج)، حُکّم (س)، نیز دیکھو یرغو ٭

یام ۰۹۴/۹ ، منزل ، برید ٭

یام خانہ ۷۸۴/۵ ، ڈاک بنگلہ ٭

یاسا ۰۳/۲ ، "آسیب یاساداد" ۵۶/۶ بیاسا رسانید، یعنی سزائے موت دی" اس مغولی کلمہ کے کئی معنی ہیں (۱) فرمان شاہی، حکم ، اعلان (۲) قانون ، مجموعۂ قوانین" خصوصاً چنگیز خان کا بنوایا ہوا مجموعۂ قوانین (۳) سزائے موت (س)، بنزکی ماتم را گوبند و مجازاً بمعنی قتل مستعمل ، قتل ، غارت ، قصاص ، رسم ، قانون ، قاعدہ (ج)، یاسہ و یاسا و یاسُون طرز و طور و قوانین و حکم و قرار داد چنگیز خان و مغول بودہ (ج) ٭

یاساق ۵۹۶/۱۳ چوب یاساق ، چوبی بود کہ سلاطین اتراک گناہگار را بدان می زدند ، ظاہراً بمعنی چوب حاکم (ج)، چوب یاسا The bastinado (س)، یاساق (۱) شریعت مغلان (۲) بدعت (۳) مهم (۴) سفر؛ (۵) مددی کہ پادشاہان را رعیت کنند ورداون لشکر بدون مواجب بوقت ضرورت وطیاری جنگ (ج)، یَسَاق تیاری جنگ و جہاد (ف)، قاعدہ؛ ممانعت، قرارداد، حکم، انتظام (ن)، ۰۹۴/۲ پر یاساق مرادف مهم ہے ٭

یاساقِ مغول ۲۵/۶ ، شریعت مغلان ٭

یاسال ۸۸۳/۲ ، صف ، قطار ، فوج (ن)، پرۂ فوج (ج) ٭

یاسامشی ۱۹۵/۱ ، یاسامیشی بمغولی پسندیدہ و کارسازی و سرانجام کارہا باشد (ج)، ترتیب ، تزیین (ن)، یزدی ۱ : ۲۵۴ س ۸ پر ہے: لشکرِ عدوبند.....را یاسامشی کردہ بر سر او راند ٭

یَرَاق (۱) اسلحۂ سپاہ مثل شمشیر و سپر و تیر و کمان (۲) مطلق سامان و اسباب و مصالح ہر چیز ، شفیع اثر ہ

نواب را بخوردن خونہا یراق کار (ج)

سلاح (ف)، ضروریات، برتن، کپڑے،

مصلحت، تیار کردہ (ن)،

تا یراق ببینیم ۴۸ ۵/۲، دیکھیں کہ مصلحت کیا ہے،

یراق تمام ساختہ ۴۸ ۵/۱، سامان مکمل کرکے

رای سلطان براق آن دید (۵۶/۱)، آنچہ

یراق و مصلحت دانند (۵۶/۱۲) میں

یراق بمعنی مصلحت ہے۔ اسی طرح یزدی

۱: ۷۴س ۱۲ اپر ہے: آنچہ یراق و مصلحتِ

وقت باشد بتقدیم رسد ؛

یُرْغُو ۲۲۶/۹ یارغو قانون (ن)، جھگڑا،

نظم و نسق، حکومت، ممانعت، شکایت

(ن)، تنازعہ، مقدمہ بازی، عدالت گاہ

(س)، ؛ یرغو سیاست (ج ف)، یارغُو

مواخذہ و پرسش گناہ و تفتیش آن؛ فرمان

و حکم (ج) ؛

یُرْغَہ ۹۰/۴۸، راہوار و تیز رو (ج)، یورغا

ڈاک کا گھوڑا (ن)، یورقہ رفتن اسپ (ج)،

یراغ و یرغ اسپی کہ از غایت سواری

قابلیت آن پیدا کردہ کہ باطمینان برآن

نشینند و تا ہر جا خواہند روند و ایلغار نمایند

در این ایام مشہور بیورغہ شدہ (فرہنگ ناصری)؛

یَرْگہ ۲ ۷/۲، یرگہ شکار = شکارِ جرگہ

نوعی از شکار و آن چنان است کہ لشکریان

گردِ صحرا حلقہ زنند، جرگہ بمعنی مطلق صف

و حلقہ است خواہ مردمان باشند خواہ سائر

حیوان از چرندہ و پرندہ ؛

یرگۂ شاہان ۱۲۵/۱، بمعنی جماعتِ شاہان

ہے۔ سعید اشرف ع

سرورِ جرگۂ شاہانِ جہان شاہ نجف ؛

یَرْلیغ ۲۱/۲، فرمان (ف)، فرمانِ بادشاہان،

مثال، منشور (ج) ؛

یَسَاوُل ۲۳/۲، میر تزک، نقیب،

چوبدار (ج)، یاساول ترتیب دہندۂ صفوفِ

سواران، نظم دہندہ (ج بذیل یاسہ)، ق

میں بھی یاساول ہے ؛

یورت ۲۳/۲، یُرت منزل (ف)،

یُورَت جا و مکان راگویند (ج)،

..یورت مکان، کیمپ، خیمہ،

ملک ؛

یُوسُون ۲۳۲/۵، طریق، صورت،

رواج، قانون (ن) یُسُن دستور

(ف)، بسان و بوسون یُورِش اوّل (۱۰۶ ۴/۱)، یعنی بدستور یورش اول ؛

یُونت ییل ۲۸۰ ۱۳/۲، یُونت ایل سال اسپ (ج)، [یُونت اسپ (ج)، گھوڑی (ن)، بالضمہ یا و نون خفی و سکون تا اسپ (ف)، ییل سال (ف)] ؛

ییلاق ۱۲ ۵/۲، یا ایلاق جای تابستان (ف)، جای سرد ہوادار کہ بفصل تابستان در آن باشند مثلاً فی زماننا در ہند شملہ و نیلگری از محال ییلاق است مقابل قشلاق کہ جای باش فصل زمستان است (ج) ؛

غلط نامہ

صفحہ و سطر	غلط	صحیح	صفحہ و سطر	غلط	صحیح
ص ۲۲ س ۱۴	سکورچی	قُشگُورچی	ص ۳۴۰ س ۷	ببیشۂ	ببیشہ
؍؍ ۲۳ ؍؍ ۱۱	اغرقِ قُول	اُغرُق قول	؍؍ ۳۴۹ ؍؍ ۷	۱۰ ای	وای
؍؍ ۲۵ ؍؍ ۱۴	آئین اکبریؔ ج ۱	آئینِ اکبری ج ۱	؍؍ ۳۵۲ ؍؍ ۱۵	داستادان	داستان
؍؍ ۸۷ ؍؍ ۱	تباوگانی	تبادگانی	؍؍ ۳۶۹ ؍؍ ۲	سیورعتمش	سیورغتمش
؍؍ ۱۰۱ ؍؍ ۴	عشر	عشرۃ	؍؍ ۳۸۷ ؍؍ ۱۴	لسپہر	بسپہر
؍؍ ۱۱۰ ؍؍ ۹	بُیراق	بیُراق	؍؍ ۴۴۶ ؍؍ ۱۱	کاندوو	کاندرو
؍؍ ۱۲۵ ؍؍ ۱	ملوکِ	بلوکِ	؍؍ ۴۴۸ ؍؍ ۶	مرکتوکۂ	مرکشوکہ
؍؍ ۱۳۰ ؍؍ ۵	سنجند	خجند	؍؍ ۴۴۹ ؍؍ ۵	فراعثمان	قراعثمان
؍؍ ۱۳۶ ؍؍ ۶	چوں ایں	چون این	؍؍ ۴۶۰ ؍؍ ۲۱	بھوکاہ	ھوکاہ
؍؍ ۱۳۹ ؍؍ ۱۰	کریز	گریز	؍؍ ۴۶۹ ؍؍ ۱۰	شرفنامہ	ظفرنامہ
؍؍ ۱۷۲ ؍؍ ۴	برآق	براق	؍؍ ۴۸۵ ؍؍ ۴	سرمہ پایہ	سرِسہ پایہ
؍؍ ۱۸۷ ؍؍ ۱۲	ثلثہ عشر	ثلث عشرۃ	؍؍ ۵۱۳ ح ۲	معطّر	مغفّر
؍؍ ۱۹۹ ؍؍ ۱	اربع عشر	اربع عشرۃ	؍؍ ۵۳۸ س ۲	بالیسنغر	میرزا بالیسنغر
؍؍ ۲۰۳ ؍؍ ۱۲	اوراء النہر	ماوراء النہر	؍؍ ۵۴۵ ؍؍ ۶	برخواست	برخاست
؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۷	شرف نامۂ یزدی	ظفرنامۂ یزدی	؍؍ ۵۴۸ ؍؍ ۱۰	نعموہ	نعرہ
؍؍ ۲۲۱ ح ۴	قطب الدینؒ	قطب الدین	؍؍ ۵۸۰ ؍؍ ۱۵	حعنیَن	حُنَین
؍؍ ۲۵۸ س ۱۰	سبع عشر	سبع عشرۃ	؍؍ ۵۸۷ ؍؍ ۵	یعلاج	بعلاج
؍؍ ۳۱۴ ؍؍ ۳	درخان جش	درخان جبش	؍؍ ۶۰۳ ؍؍ ۱۳	عُقد	عَقد
			؍؍ ۶۱۶ ؍؍ ۲	شرف نامہ	ظفرنامہ
			؍؍ ۶۱۷ ؍؍ ۱۴	حلۂ	حلہ

گیلانی پریس، ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام ضمیر احمد خان پرنٹر چھپی
اور مسٹر احمد ربانی پبلشر نے لاہور سے شائع کی۔
